گھلیت مال اردو

بھگت مال اُردو

جس مین انیک بھگتون کے ایشر پریم کتھائین اور بھگوت بھگتی

مہاتم بھگت مال سنسکرت سری نابھا داس جی و ٹیکا پریا داس جی

کے انوسار نہایت سلیس اُردو محاورہ مین

مولفہ و مرتبہ

پرم بھگت منشی تُلسی رام سرشتہ دار کمشنری دہلی نے

بھگت جنون و ایشر پریمیون کے لابھ ارتھ برنن کیا

گیارھوین مرتبہ بماہ جون سنہ ۱۹۳۴ء

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

نولکشور پریس لکھنؤ مین چھپا

فہرست مضامین بھگت مال اردو



سری گنیشا

ॐ श्री जानकी वल्लभो जयति श्रीगणेशाय नमः वैदेही सहितं सुरद्रुमतले हैमे महामण्डपे मध्येपुष्पक मासने मणि मये वीरासने संस्थितम् अग्रेवाच यति प्रभञ्जनसुते तत्वञ्च वि ज्ञैऽपरं व्याख्यातम्भरतादिभिः परिवृतं रामम्भजे श्यामलम् १ रामंरत्न किरीट कुण्डलयुतं केयूर हारान्वितं सीतालंकृतवाम भाग ममलं सिंहासनस्थं विभुम् सुग्रीवादि हरीश्वरैः सुरगणैः संसेव्यमानं सदा विश्वामित्र पराशरादि मुनिभिः संस्तूयमानं प्रभुम् २ यन्मायावश वर्त्तिविश्व मखिलं ब्रह्मादि देवाः सुरा यत्सत्वाद मृषेव भाति सकलं रज्जौयथा हेर्भ्रमः यत्पा दप्लव मेक मेवहि भवांभोधेस्त्ति तीर्षावतां वन्देहं तम शेष

कारराा परंरामारव्यमीशं हरिम् ३ दो० भक्तिभक्त भगवंत गुरुचतुर नामवपुएक जिनकेपदवंदन किये नाशत विघ्न अनेक १ मंगल आदि विचार रह्यु वस्तु न और अनूप हरिजन के गुन गावने हरिजन मंगलरूप २

سری سیتاپت اور وہ بہاری کے چرن کملون کو کوٹان کوٹ ڈنڈوت ہین جنکی اپار مہاکو شیش بار دا برہما شیو
بید پوران بہت سا استر بیان نہین کر سکتے سروپ جنکا مین بدہ وغیرہ اندریون کے وہم اور قیاس سے باہر ہی
با وجود ایسے پربہتا اور ایشرتا کے کرپا اور دیالتا اس درجہ پر ہی کہ جب کبھی سادہو براہمنون وغیرہ
کو تکلیف ہوا تب طرح طرح کے اوتار دہارن کرنے مین دیر یا شرم نہ کری اور ایسے پریم تو تیرتھ جگت مین
پھیلائے کہ جنکو کیرتن کرکے کیسا ہی ادھم اور پاپی ہووے وہ بھی سنسار سمندر سے اتر جاتا ہی اور یہ
خصوصیت کچھ انکے ہی واسطے نہین کہ جو قوم یا خاندان کے اچھے یا با علم و ہنر ہون بلکہ وہ قوم نالائق
وینچ راچھس دیت وغیرہ جو سب طرح قاعدہ لوک و بید سے باہر اور سب علم و ہنر وغیرہ سے خالی و عاری
تھے ان حیرتون کو گاکے اس درجہ کو پہونچے جہان جوگیون کا من بھی نہ جا سکے وحشی و بلیو و شل ریچھ
و بندر و گج و گراہ و جٹایو وغیرہ کو وہ درجہ عالی نصیب ہوا کہ جس درجہ کو رکھشی و منی انیک جنم تک نہین پہونچے
نام مبارک واسطے دور کرنے دکھ جنم و مرن کے وہ پرم اکھدی ہی کہ جسکے کہاتے ہی فی الفور اس روگ کا
ناس ہو جاتا ہی اور وہ ہی نام کاسنے مین مکت دایک ہی کہ شیوجی انت سمے اپدیش کرتے ہین اور ادہ مہیسہ
مع پاربتی ورد زبان رکھتے ہین جو کوئی جس درجہ کو پہونچا اسی نام کے پرتاپ سے پہونچا گسائین تلسی داس جیو
فرماتے ہین کہ نہین کہا جاتا ایشر بڑا ہی یا ایشر کا نام لیکن خیال کرنا چاہیے کہ اگر کسی چیز کا روپ ذہن مین ہی
اور نام یاد نہین تو کسیطرح بلا نام کے نشان اسکا نہین دیسکتے اور اگر کسی چیز کا روپ ذہن مین نہین اور
نام معلوم ہی تو نام سے نشان مل سکتا ہی علاوہ ازان کسی کو بلانا ہی گو نزدیک بھی ہی لیکن بلا نام
نہین بلا سکتے اور اگر نام معلوم ہی گو دور اور بیچ پردہ بھی ہی لیکن نام کے پکارنے سے فی الفور آسکتا ہی
پس غور کا مقام ہی کہ بزرگی ایشر کو ہی یا ایشر کے نام کو سوائے اسکے برہم کے دو سروپ ہین ایک
سگن دوم نرگن سو یہ نام دونون سے بڑا ہی کسواسطے کہ برہم ایک اور ویاپک اور ابناشی اور
ست چت آنند گھن ہی باوجود یکہ ایسا ایشر نرگن نرنکار ہر ایک کے قالب مین موجود ہی لیکن

تمام جیو عاجز و رنجور ہین اور جب اسی جیو نے نام کو جپا اور نام کا ہی خیال رکھا تو وہ نرگن برہم خود بخود ظاہر ہو جاتا ہی یعنے اپنے سروپ کو وہ جیو جان لیتا ہی پس غور کرنا چاہیے کہ برہم بڑا ہی یا نام اور سگن برہم سے بدین سبب بڑا ہی کہ جب بھگتون کو دکھ ہوا تب ایشر نے خود اپنے اوپر تکلیف گوارا کر کے طرح طرح کے اوتار دھارن کیے اور کمال محنت سے اُن دکھون کو دور کیا اور نام کیا ہی کہ جب بھگتون نے جپا بلا تکلیف و تکلف سب دکھ دور ہو گئے غرض یہ نام واسطے دینے ہر چہار مطلب یعنی ارتھ دھرم کام موکھ کے خود مالک و مختار ہی کچھ ضرورت اور کسی سادھن کی نہین اور اس کلجگ مین سوائے رام نام کے اور کوئی وسیلہ باعث نجات نہین باون پوران مین لکھا ہی کہ جسنے بھگوت کا نام جپا اُسنے اسمید وغیرہ سب جگ کر لیے بھاگوت کا مقولہ ہی کہ جسکو بہت دکھ ہی یا سنسار کے دکھون سے ڈرتا ہی اگر وہ دھوکہ سے بھی بھگوت کا نام لیوے تو جلد سب دکھون سے چھوٹ جاتا ہی اسکند پوران مین تحریر ہی کہ گوبند کا نام ایسا ہی کہ پاپون کے ہزارون ٹکڑے کر دیتا ہی نارد پوران مین ذکر ہی کہ جو نارائن نام کو نت نیا جانکر کہتے سنتے ہین اور امرت جانکر جپتے ہین وے جیون مکت ہین اور علی ہذا القیاس ہزارون اشلوک اور بید سرتی نام مہاتم مین ہین سو اسی نام مبارک کو جپکر اور ڈنڈوت کر کے ابتدا سے تحریر ترجمہ بھگت مال کی کرتا ہون

سری گورو کی مہما

اول سری گورو کے چرن کملون کو ڈنڈوت ہین کہ جنکی کرپا واسطے دور کرنے تاریکی دل کے آفتاب سے زیادہ روشنی بخش ہی بید سرتی فرماتی ہی کہ اگیان کی تاریکی کے اندھے کو گورو کے بچن سلائی گیان انجن کی ہین وہ بھگوت کہ جنکی مہا مہما اور شیش بھی نہین کہہ سکتے گورو مہاراج کی باتون سے حاصل ہوتا ہی بید اور شاسترون مین سوائے گورو کے اور کوئی تدبیر واسطے چھوٹنے کے نہین لکھی

بھگوت بھگتی کی مہما

بعد اسکے سری بھگوت بھگتی کو کرورون ڈنڈوت ہین اگرچہ بھگوت مین اور بھگتی مین کچھ فرق نہین لیکن ایک لطیفہ خیال مین آیا کہ اُس سے بھگوت بھگتی کو بزرگی حاصل ہوتی ہی یعنی بھگوت تو موافق اعمال ہر ایک کے دکھ اور سکھ دونون دیتا ہی اور بھگتی مہارانی دکھون کو دور کر کے سکھ ہی دیتی ہی اور دکھ کو کبھی نزدیک نہین آنے دیتی بھگتی کی مہما بید اور شاسترون مین اسقدر لکھی ہی کہ جسقدر بھگوت کی بلکہ بھگوت سے بھی زیادہ پدم پوران مین لکھا ہی کہ جسطرح بہت روشن آگ سبطرح کی لکڑی کو جلا دیتی ہی اسیطرح بھگوت بھگتی اس جنم اور جنمہاے گزشتہ کے گناہون کو فی الفور خاک سیاہ کر دیتی ہی اسی پوران مین لکھا ہی کہ دیوتا بھگوت سے

خواستگار ہین کہ جو ہمنے تپ جپ وغیرہ کیا ہی اُسکے پھل سے ہمارا جنم بھرت کھنڈ مین ہو کہ تمھاری بھگتی کرین نارد
پوران کہتا ہی کہ بھگوت صرف بھگتی سے حاصل ہوتا ہی نہ دولت وغیرہ سے جو بھگتی سے پوجن اُسکا کرتے ہین سب
تمنا حاصل ہوتی ہین اور وصف یہ ہی کہ صرف پانی یعنی آب وغیرہ سے پوجن کرنے کی بدولت سب دکھ دور
کر دیتا ہی پادم پوران کا مقولہ ہی کہ جن شخصون کی سنکھ چکر دھاری نارائن مین لاشرک بھگتی ہی وے لوگ باخبر
نارائن کو پہونچتے ہین مہا بھارتھ کا قول ہی کہ ہزارون جنمون مین جو تپ اور دھیان کر کے پاپ دور ہوے
ہین اُنکی بھگتی بھگوت مین ہوتی ہی مہا لکھ ماتم مین لکھا ہی کہ اول تو بھارت کھنڈ مین پیدا ہونا مشکل پھر آدمی
جسم پایا اور آدمیون مین اپنے کرم کا کرنے والا اور انمین بھگت ہونا بہت مشکل ہی مقولہ پدم پوران جنکے مین
پریم اور بھگتی موجود ہی اُنکو جمراج خواب مین بھی نہین دیکھ سکتا مقولہ ایضاً جو شخص بھگوت بھگت ہین انکا برہما
پشاچ راچھس وغیرہ منیر دیوتا کسی طرح سے نقصان نہین کر سکتے نارد پوران مین لکھا ہی کہ دھرم ارتھ کام مکھ
کے واسطے لوگ محنت کرتے ہین اور یہ چارون بھگوت بھگتی سے بآسانی حاصل ہو جاتے ہین قول پدم پوران
بھگوت بھگتون کو مکت کا دروازہ کھلا ہی اور بیشک وشبہہ ثابت کیا گیا کہ بھگتی سے سواے اور کچھ ساتھ ہین
نہین قول برہمانڈ پوران جو بشن کے بھگت نہین اُنکو کرورون کلپ تک مکت خواہ گیان نصیب نہین
ہوتا قول بھاگوت نارائن کی بھگتی کے واسطے براہمن کل مین جنم کی ضرورت نہین نہ دیوتا ہونے کی نہ رکھیشر کا
جسم چاہیے نہ برت نہ دان نہ جگ صرف بھگتی سے نارائن خوش ہوتے ہین اور سب سوانگ ہین بھاگوت
مین اودھو سے بھگوت کہتے ہین کہ سانکھ اور بید کا پڑھنا اور براگ یعنی ترک مجکو بس نہین کر سکتے ایک
بھگتی بس کرتی ہی قول اسکند پوران اس سے سواے اور کوئی راستہ نہین کہ بھگت بھگتی کیجاوے بھاگوت
نے فرمایا ہی کہ بھگتی کے ذریعہ سے گوپی اور گئو اور درخت اور بہائم اور سانپ وغیرہ پاک ہو کر مجکو پہونچے قول
بھاگوت جو کرمون سے اور تپ سے اور جگ اور گیان اور براگ اور دان اور سب دھرمون سے پھل ہوتا ہی
وہ صرف ایک بھگتی سے ہو جاتا ہی برہن ناردی پوران مین لکھا ہی کہ اکثر مکت کا ہونا گیان سے کہتے ہین سو وہ
گیان بھگتی سے متعلق ہی مقولہ ایضاً بلا نارائن بھگتی کے جو ہزار اسمیدھ جگ اور بید کے موافق کرم کیے جاوین
سب نشپھل ہین مقولہ اسکند پوران جہان نارائن کا بھگت رہتا ہی وہان برہما بشن شیو اور دیگر دیوتا اور
سب سدھ موجود رہتے ہین بھگوت گیتا کا قول ہی کہ صرف بھگتی سے جانا جاتا ہون جیسا مین ہون قول [illegible]
بھگتی سے جانا جاتا ہون قول ایضاً ارجن نے بھگوت سے پوچھا کہ گیان اور بھگتی مین بہتر کیا ہی بھگوت نے فرمایا کہ میرے
بھگت جگت تم یعنی اُتم بہتر ہین اور اگرچہ گیان سے بھی حاصل ہوتا ہون لیکن اسمین کلیس یعنی رنج زیادہ ہی اور اسی قسم کے
ہزارہا اشلوک اور بید شرتی ہین بخوف طوالت قلم انداز کیے در صورت جبکہ شاستر ون کا اور بید کا صاف

یہ مطلب ہو کہ واسطے حصول بھگوت کے و نیز دیگر مطالب کے ایک بھگوت بھگتی کافی ہی تو کمال کم نصیبی ہی
کہ اس بھگتی کو چھوڑ کر اور کسیطرف دوڑ دھوپ کیجاے

بھگوت بھگتی کا سروپ کہ کسکو کہتے ہین

اب یہ بیان واجب ہوا کہ جس بھگتی کی یہ مہما ہی وہ کیا چیز ہی اور کیا حال اسکا ہی سو واضح ہو کہ بموجب
سدھانت (सिद्धान्त) بید اور سوترون کے یہ بات ثابت اور قائم ہوئی ہی کہ بھگوت مین پریم انراگ یعنی کامل محبت کا
ہونا بھگتی ہی چنانچہ ساندِل (साण्डिल) رکھیشر نے اپنی سوترون مین یہ بات لکھی ہی واضح ہو کہ سوتر (सूत्र) اسکو کہتے ہین
کہ حکم متفرق بید کو رکھیشرون نے سلسلہ وار عبارت مختصر مین ایک جگہ تالیف کیا
سوتر: सापानुरक्ती ईश्वर
یعنی ایشر مین کامل محبت کا ہونا بھگتی ہی اور مفصل شرح اس سوتر کی پریم نشٹھا مین ہوگی اس سوتر مین
یہ اعتراض پیدا ہوا کہ گیتاجی مین بھگوت نے بھگتی اسکو فرمایا کہ جو لاشرک بھجن اور دھیان کرتے ہین
دوسری جگہ بھگوت سیوا کو بھگتی بیان کیا تیسری جگہ فرمایا کہ دل اور جان کا لگانا اور بھگوت کو ہی سمجھنا
اور بھگوت کا ہی بیان کرنا اسکا نام بھگتی ہی اور رامانج و مادھواچارج و نمارک وشن سوامی وغیرہ اچاریون (आचार्यों) نے
یہ تحقیق اور یقین کیا ہی کہ دن رات بلا تزلزل جسطرح سری گنگاجی کا پرواہ جاری رہتا ہی ہمیشہ بھگوت کا
تصور قائم رہنا اسکا نام بھگتی ہے اور ایک جگہ بھگوت کہتے ہین کہ جسطرح مجکو سرن (शरण) پناہ ہوتی ہین
اسی طرح انکو ملتا ہون اور ایک جگہ بھگوت رضا مندی کو بھگتی لکھا ہی اور لنگ پوران مین لکھا ہی کہ من
کرم بچن سے جو بھگوت سیوا ہی اسکا نام بھگتی ہی تنتر (तंत्र) شاستر کا قول ہی کہ بھگتی کے تین حرف ہین اول بھ
یہ حرف بھو یعنی اواگون کے دکھ کو دور کرتا ہی دوم گ ग یہ حرف گیان (ज्ञान) کرتا ہی سوم تی ति یہ حرف گیان کو
دیتا ہی اسواسطے بھگتی نام ہوا اور سنت کمار سنگھتا (संहिता) کا مقولہ ہی کہ جو سب دکھ دور کرے اسکو بھگتی کہتے ہین
اور ایک جگہ لکھا ہی کہ بھگوت کو مالک اور آقا اور اپنے آپ کو غلام اور بندہ سمجھنا اسی کا نام بھگتی ہی بھاگوت کا
مقولہ ہی کہ بسبب تخالف بھاؤ (भाव) بھگتون کے بھگتی چند طرح کی ہین سبھاو کو ہی بھگتی جاننا چاہیے بشن پوران
مین لکھا ہی کہ موافق شاستر کے عمل کرنا اور جو کام لائق ترک کے ہین انکو چھوڑ دینا اور بھگوت اجازت کا
پابند رہنا اسکا نام بھگتی ہی کہ اسکے سبب سے بھگوت کی کرپا ہوگی ساہت شاستر مین کہ عشق و شاعری اور
رس وغیرہ کو بیان کرتا ہی درج ہی کہ ساتوک بھاو سے جو عقل درست ہووے اسکو بھگتی کہتے ہین غرض ان سب
قولون سے بہت اختلاف بھگتی کے سروپ مین پائے گئے اصل ایک بات کیا ہی سو واضح ہو کہ اسی انراگ
یعنے بھگوت مین عشق ہونے کو بھگتی کہتے ہین یہ سب اختلاف ظاہری ہین اگر غور ہوتی ہی تو ان سب کا
انجام بھگوت کی محبت ہی جس قاعدہ علیحدہ علیحدہ سے دل کا روکنا اور بھگوت مین لگانا شاسترون نے

لکھا یا سالک جس قاعدہ علیحدہ علیحدہ سے بھگوت کو پہونچے اُسکو بھگتی لکھا اس واسطے
اختلاف معلوم ہونے لگے حقیقت مین کچھ اختلاف نہین اور تشریح اُس انراگ یعنی محبت کی یہ ہے کہ
जस उपासक
جس اوپاسک یعنی سالک کے جملہ حواس ظاہری و باطنی دوست و دشمن رنج و راحت سے علیحدہ ہوکر
नारद पंचरात्र स्मृति
موافق فرمودہ بید و سمرتی و پوران و نارد پنچراتر وغیرہ شاستروں کی شرون کیرتن پوجا وغیرہ مین بلاخواہش
वृत्ति
و آرزو کسی شی کے لگی ہوئی ہین ایسے اپاشک برتی یعنی توجہ دل سب برہمانڈون کی سوبہا اور خوبصورتی کا
स्वाभाविक
سار جو بھگوت کی مورتی اُسمین سوبھاوک یعنی خود بخود بلاخوف شاستر و دوزخ وغیرہ کے سب لذائذ سے دو جہان
विहित
ہٹے ہوئے اکھنڈ یعنی بلاتزلزل ہر وقت لگی رہے اُسکا نام بھگتی ہے سو دو طرح کی ہے ایک بہت دوم
अखंड
ابہت بہت اسکو کہتے ہین کہ جسطرح شاستر مین قواعد و احکام مندرج ہوئے اُسکے موافق ہو سو
अविहित
وہ بہت چار قسم کی ہے ایک کام یعنی خواہش سے مثل گوپکا و دہرو وغیرہ دوم دویش یعنی دشمنی سے
भय द्वेष स्नेह
مثل کنس و ماریچ وغیرہ سوم بھے یعنی خوف سے مثل راون و سیپال وغیرہ چہارم سنیہ یعنی محبت سے مثل نارد
उपासना
و سنکادک وغیرہ منجملہ انکے دو قسم کے دشمنی دوم خوف حسب قاعدہ اوپاسنا کے متروک ہین طرح دوم ابہت
اسکو کہتے کہ جو سوابھاوک یعنی خود بخود عقل کے تمیز سے بلا شاستر کے اجازت کی محبت ہو اور یہ درجہ اخیر و
انجام کا ہے اگرچہ یہ درجہ اخیر محتاج کسی شرح و تفصیل کا نہین لیکن اُسکی بعض و تفصیل بیان کرتے ہین
स्वतंत्र
ایک گیان انگا یعنی گیان کو پیدا کرکے مکت دیتی ہے دوم سوتنتر یعنی مختار یعنی خود مکت دیتی ہے گیان
ज्ञानांग
اسکا جزو ہے چنانچہ بھگوت گیتا کا قول ہے کہ میرے بھگت میری مایا کو ترتے ہین پھر فرمایا کہ میرے بھگت
مجھکو پہونچتے ہین سے بارہ اخیر گیتا مین کہا کہ جو سنسار سے چھوٹا چاہے تو میری استیون کر اور علے ہذا
القیاس بید شرتی و سب سمرتی و پوران وغیرہ اس بات مین متفق ہین پھر اُسی بھگتی کی تین قسم ہین
प्राकृत
اوتم مدہم پراکرت یعنی جو بھگوت کو سب جگہ بیاپک اور موجود دیکھتا ہے اور سب کو بھگوت مین جانتا ہے
उत्तम
مثل بالی اور ترنگ کے سو اوتم یعنی بدرجہ اعلے ہے اور جس شخص کا بھگوت مین عشق ہے الا بھگوت
मध्यम
بھگتون کو دوست اپنا سمجھتا ہے اور متوسط بھگتون پہ رحم و غفلت اور دشمنون سے علیحدگی رکھتا ہے
वह मध्यम
وہ مدہم یعنی بدرجہ اوسط ہے اور جو شخص بھگوت اور بھگوت کی ارچا مورتی یعنی پرتما وغیرہ کو اشیر
جانتا ہے اور بھگوت بھگتون مین محبت نہین وہ پراکرت یعنی بدرجہ ادنے ہے پھر وہی بھگتی
निष्काम तामस राजस
ساتوک راجس تامس کی تفریق سے موجب بھاگوت کے تین طرح کی ہے جو نشکام یعنی بلاخواہش
सात्त्विक
کسی طرح کی ہو وہ ساتوک ہے مثل پرہلاد وغیرہ اور جو کسیطرح کی خواہش اور کامیابی
کے واسطے ہو وہ راجس ہے مثل دھرو اور رگھ وغیرہ اور جو واسطے فتحیابی دشمن کے ہو وہ تامس ہے مثل

انہ بسے کر برترا ایشر کے قتل کرنے کو بھگوت کی آرادھنا کری پھر اُسی بھگتی کی تین قسم بھاگوت مین
कायिक वाचिक मानस
لکھی ہین یکے مانس جو دل سے ہو دوم باچک جو گفتگو سے ہو سوم کایک جو جسم سے ہو پھر وہی
आर्त
چار قسم کی لکھی ہی یکے آرت جو بہ سبب کسی دُکھ کے بھگوت کا آرادھن ہو مثل دروپدی و گج وغیرہ
अर्थार्थी जिज्ञासु
دوم جگیاسو یعنے جویاے عاقبت مثل پریچھیت وغیرہ سوم ارتھارتھی یعنے خواستگار دنیا مثل
ज्ञानी
دھرو وغیرہ چہارم گیانی مثل پرہلاد و سنکادک وغیرہ پھر اُسی بھگتی کی تین قسم اور لکھی ہین ایک وہ جو
خود کرے دوم وہ جو دیگر اشخاص سے ترغیب دیکر کراوے سوم وہ جو دیگر اشخاص کو بھگتی کرتا ہوا
दास्य
دیکھکر خوش ہو پھر اوسی بھگتی کی ۹ قسم بھاگوت مین لکھی ہین شروَن کیرتن سمرن سیوا ارچا بندن داس
श्रवन [illegible] स्मरण कीर्तन [illegible]
سکھا آتم نویدن اور منجملہ ان ۹ قسم کے اکثر اس بھگت مال مین نام و دشٹھا تحریر ہوئی پھر وہی بھگتی
आत्मनिवेदन सख्य
باعتبار بھومکا یعنی درجون کے گیارہ قسم کی ہی درجہ اول ست سنگ بھگتون کا دوم بھگتون کے
शान्त भूमिका श्रद्धा
رحم اور عنایت کے لائق ہوجانا سوم بھگتون کے اعمال پر کہ شانت و رحم وغیرہ ہین سردھا اور
یقین کا کرنا چہارم بھگوت چرترونکو سننا پنجم اوس سُننے ہوئے بھگوت کے سروپ مین محبت کا
پیدا ہونا ششم بھگوت کے سروپ کو کہ وہ کیا ہی اور کیا ہی اور اپنے سروپ کو کہ یہ جیو یعنے روح
अद्वैतवादी यथार्थ
کیا ہی جتھارتھ جان لینا اور اس درجہ کو ادویت بادی گیان کہتے ہین ہفتم اس بھگوت کے
سروپ مین محبت کا زیادہ ہونا ہشتم بھگوت کی روشنی کا روز بروز دلمین ازیاد ہونا نہم رحم اور
सर्वज्ञाता
ازمہ سو صاف وغیرہ عادات جو بھگوت مین ہین اُنکا آنا شروع ہونا دہم ایشرتا او سرب اگیتا ہمہ دانی
وغیرہ ایشر کے دھرم یعنے عادات بالکل اوس شخص مین آجانے یازدہم اوس شخص کو جسقدر محبت
اپنے جسم مین ہی اوسیقدر بھگوت مین نزلزل کہ کسیوقت طبع اُس بھگوت روپ کی جنبون سے علیحدہ
दान
نہ ہوجاتی پھر وہی بھگتی دان وغیرہ کی تفریق سے درجہ بدرجہ زیادہ ہوتی ہوئی تین قسم کی ہے
واضح ہو کہ یہ سب قسم ایک بھگتی کے اسواسطے ہین کہ جس جس قسم سے منجملہ اقسام بالا بھگتون کی
طبیعت رجوع ہوئی وہ ایک قسم ہوگئی جس طرح اودھو نے بھگوت سے پوچھا کہ مہاراج تتو یعنے
محسوسات کو کوئی چوبیس کوئی سترہ کوئی سولہ کوئی تین کوئی پانچ کوئی آٹھ کوئی سات کہتا ہی وجہ اختلاف
کی کیا ہی بھگوت نے فرمایا کہ حقیقت مین کچھ اختلاف نہین اصل یہ بات ہی کہ جس کسی نے ایک حواس کو
شامل دوسرے حواس کے سمجھ لیا اوسکے حساب مین تو کم اور جس کسی نے جدا جدا سمجھا اوسکے حساب مین
زیادہ ہین مثلاً جس کسی نے ایشر یا جیو کو علیحدہ علیحدہ سمجھا اوسکے حساب مین تین ہین اور جس کسی نے
माया [illegible]
مایا کو بھگوت کی خواہش جانی اُسکے حساب مین دو ہین اور جس کسی نے اون برنجہ تتو اور اہنکار
अहंकार

۵ جیون کا یتون ۲ ۵ بحث کنندگان وحدیث ۳ ۵ دیکھنا خواہ تصور کرنا ۴ ۵ بدھ تتو اور اہنکار منجملہ محسوسات پانچ عنصر اصل ہین

اور ہر پنچ عنصر کو ازدیاد کیا اوسکے حساب مین دخل ہین اور علی ہذا القیاس تا چھتیس ۳۶ نوبت پہونچی ہی
اصل بنیاد ایک بھگوت ہی دوسری تمثیل اور ہی کہ کسی نے درخت برگد کی ابتدا سے دو شاخ دیکھکر
دو شاخ والا بیان کیا پھر دوسرے نے اون شاخون مین اور شاخ دیکھی اوسنے چار یا زیادہ شاخ والا
بیان کر دیا حقیقت مین درخت برگد ایک ہی اسیطرح بھگتی ایک ہی وہ ہی موافق رجوعات طبع بھگتان کے
چند قسم کی معلوم ہوتی ہی اور خلاصہ سب کا یہ ہی کہ کوئی شخص کسی طور سے اور کسی فائدہ کے واسطے اور
کسی قاعدہ سے بھگوت آرادھن کرے (आराधन) انراگ (अनुराग) یعنی عشق کا ہونا ضروری ہی جب تک وہ عشق انتہا کے
درجہ کو نہین پہونچا تب تک سادھن (साधन) روپ ہی اور جب وہ استھائی (स्थायी) بھاو یعنے مستقل درجہ کو پہونچگیا
وہ ہی پھل (फल) یعنے ثمر ہی اور وہ مستقل بھاو کسی اور چیز کا سادھن نہین جیون (जीवन) مکت (मुक्त) اوسی کو کہتے ہین اور
مفصل حال مکتی کا اپنے موقع پر خاتمہ کتاب مین درج ہوگا

بھگوت بھگتون کی مہما

اب اون بھگوت بھگتون کو کہ اوس بھگتی مصرحۂ بالا کے عمل کرنے والے ہوئے یا آیندہ ہونگے اور
اب ہین بھگوت روپ جانکر ڈنڈوت کرتا ہون اگرچہ سادھ سیوا انشٹھا مین کچھ ذکر انکا تحریر ہوچکا
لیکن بیان بھی واسطے منگلاچرن (मंगलाचरण) اوس پوتھی کے پرتاپ (प्रताप) انکا تھوڑا سا لکھتا ہون بھاگوت مین
لکھا ہی کہ جنکے سمرن (याद) کرنے سے لوگ مع خاندان کے پاک ہوجاتے ہین اونکے درشن اور ملاقات اور
خدمت کرنے کا کیا کہنا ہی پھر بھاگوت کے ایکادس اسکند مین درج ہی کہ ڈوبتے اچھلتے کو سنسار سمدر
مین بھگوت بھگت مثل کشتی کے ہین پھر بھگوت نے بھاگوت مین فرمایا ہی کہ مین بھگتون کے اختیار
مین ہون اور بھگت خود مختار ہین پدم پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ جو میرے بھگتون کے بھگت ہین
وہ میرے ہی بھگت ہین گسائین تلسی داس جیو نے جو یہ چوپائی بدھ ہر کہب کو بدبانی + کہت سادھ مہما
سکچانی پر لکھی ہی اوسکے معنی چند ہین منجملہ اونکے یہ بھی ہین کہ آدمی کو بھگتون کے ست سنگ سے برہا بشن
مہیش کا درجہ حاصل ہوتا ہی اسواسطے انکی بانی سکچانی ہی کہ ہم اور ہمارے مالک ساختہ پرداختہ بھگوت
بھگتون کے ہین ہم کیا انکی مہما بیان کرین خوب جو غور سے نگاہ کیجاتی ہی تو جس کسیکو جو درجہ نصیب ہوا
وہ بھگوت بھگتون کے ست سنگ سے ہوا ایک دفعہ ہمدگر بسوامتر اور برہت رکھیشر کے بحث ہوئی کہ
بسوامتر جی تپ کو بڑا کہتے تھے اور برہت رکھیشر ست سنگ کو بڑا قرار دیتے فیصلہ شیش جی نے فرمایا کہ برابر
ہی کوئی تم دونون مین سے زمین کو اپنے پر رکھ لو بسوامتر جی نے کئی لاکھ برس بلکہ تمام عمر کی تپ کا
پھل لگایا زمین نہ ٹھہری برہت رکھیشر نے ایک لحظہ ست سنگ کا پھل دیا کہ زمین ٹھہر گئی اور انہین کی نصافی

ہوگیا ہے ستسنگ مدمنگل مولا ٭ سوئی پھل سدھ سب سادھن پھولا ٭ یعنی ستسنگ خوشی اور
آنند کا درخت ہی اور وہی یعنی ستسنگ کا ہی ہونا ثمرہ ہی اور سب سادھن پھول ہین اور یہ بھی معنی ہین کہ
بکتی ثمرہ ہی اور سب سادھن پھول ہین اب غور کرنا چاہیے کہ بھگوت بھگتون کو کسقدر بزرگی ہوگی کہ جنکے
ستسنگ کی یہ مہما ہی اور خیال کرنا چاہیے کہ بھگوت کو سب موجودات اپنا مالک تصور کرکے پرستش کرتی ہی
اور بھگت کیسے ہین کہ وہ ہی بھگوت اُنکے قابو مین ہوکر خود خدمت اونکی کرتا ہی اور ذکر ہی کہ ایک
شاعر نے چاہا کہ جو سب سے بزرگ ہو اوسکی تعریف تصنیف کرون زمین کو سب سے بڑا جانا اور اس سے
بزرگ شیش کو اور شیش سے شیوجی کو اور شیو سے برہما کو اور برہما سے بزرگ بھگوت کو پھر جو سب سے جا
تو بھگوت سے زیادہ بھگت جانے کہ جنھون نے بھگوت کو بھی زبردستی سے اپنے قابو مین کرلیا ہی اور
اپنے دل سے باہر نہین جانے دیتے غرض بھگوت بھگتون کا جو کچھ درجہ ہی اور جو اُنکی بزرگی ہی وہ اندازہ
تحریر و تقریر سے باہر ہے اور اُنمین اور بھگوت مین کچھ فرق نہین ٭

سبب تالیف

معمول ہی کہ دل آدمی کا کسی وقت خالی از تعلقات ظاہری یا باطنی نہین رہتا جو بھگوت کے بھگت ہین
اُنکا خیال بھگوت کے چرترون مین اور نیک باتون مین رہتا ہی اور اورونکا حسب رغبت طبع سو اس
خاکسار کا دل اکثر خیالات ناقصہ مین رہتا تھا اوسکے واسطے جو سوامین مان گرجی مہاراج سے کہ اس
زمانہ مین غنیمت و اچارج ہین اور سب شاسترون مین اونکو مداخلت اچھی ہی بالخاص ہدایات اور اوپانشد
شاستر کو خوب پڑھا اور سمجھا اور دونون مذہب کے صاحب کمالون سے ستسنگ اور تحقیقات و تھی کرکے
صفائی بہم پہونچائی جو علاج پوچھا تو فرمایا کہ پوتھیون کا ٹیکا یعنے شرح کرنی چاہیے حسب ارشاد اُنکے جو ارادہ
شرح کا کیا تو وہ مادہ اپنے مین نہ دیکھا کہ شرح سنسکرت پوتھی کی لکھون کسواسطے کہ سب علمون سے بے بہرہ
ہون لیکن ترجمہ کرنا کسی پوتھی بھاشا کا مناسب سمجھا اور بعد غور واسطے ترجمہ پوتھی بھگت مال کے سری
رگھنندن سوامین نے دلکو ہدایت فرمائی اس پوتھی کے ترجمے کے دو تین سبب ہین اول یہ کہ چند ترجمہ
فارسی کہ جسکا ذکر آئندہ ہوگا موجود ہین اور اصل بھگت مال اور اسکی شرح مصنفہ سوامین پریا داس جی کی
سریع الفہم ہی اُنکے موافق اردو مین ترجمہ لکھدینا آسان سمجھا بقول گسائین تلسی داس جی دوہرہ ات اپار جی
سرت برجو برپ سیت کرا نہہ ٭ چڑہ پپیلکا پرم لگھ بن سرم پار ہو جانہہ ٭ دوم ہدایت معرفت کا اور بھگتی کے شرح
اور اس بھگت مال مین بیان بھگتی کا مفصل ہی سوم اس پوتھی مین بھگوت بھگتون کا بیان ہی کہ اونکی بدولت
بھگوت اور بھگتی دونون حاصل ہوتی ہین بھاگوت مین لکھا ہی کہ بھگوت چرترون کا بیان کرنا واجب ہی ورنہ

سله نا پیدا کنار کسی ندی بزرگ کا جو راجہ پل کو دیتے ہین پر چڑھ کر چیونٹی بھی بلا تکلف پار جاتی ہی ۱۲۵

بھگوت بھگتون کے چرترون کا اور راماین مین لکھا ہی بہوتیرے مین کچھ اس بہواسا ۂ رام تین ادھک رام کے داسا ۂ اسواسطے بھگوت بھگتون کا چرتر لکھنا سب سے بہتر جانا

حال مصنف اصل بھگت مال و مترجمان آن

نارائن داس عرف نابھاجی مصنف اصل بھگت مال کے ہوے ہنومان نبس مین انکا جنم ہوا ہنومان نبس کا یہ حال ہی کہ تلنگ دیس دکھن مین متصل گوداوری سمت شمال رام بھدراچل ایک پہاڑ ہی وہان سری رگھنندن سوامین نے وقت تشریف بری ڈنڈک بن[١٢] کے چندے قیام فرمایا تھا اور وہ مقام اب بھی بڑا پرتاپی ہی وہان رام داس نامی برہمن مہاراشٹر ہنومان جی کا انس اوتار ہوے چنانچہ چھوٹی سی عمر ہی تھی سری رگھنندن سوامین و پرم بھگت ہو بیٹھے تھے پچاس ہزار اشلوک آریا چھند مین رام چرتر بزبان مرہٹی تصنیف کیا کہ اس ملک مین ازبس مشہور اور معروف ہی اور یہ صنعت اُسمین رکھی کہ اول مین ہر ایک اشلوک کے حرف گایتری کا لکھا جب چوبیس حرف گایتری کے چوبیس اشلوک مین ختم ہوے تب اُسی ترتیب سے آنند تصنیف کرے گویا وہ سب تصنیف انکی گایتری روپ ہی اور ہزار ہا لکھا آدمیون کو سیر رام او پاسنا مین رجوع کیا اور آخر مین بھگوت روپ کو پراپت ہوے اور اُنکے بھائیون کی اولاد بسبب ہنومان اوتار ہونے رام داس جی کے ہنومان نبس مشہور ہی اُن لوگون کو علم موسیقی مین ازبس مہارت ہی راجاؤن کے دربارون مین گانے پر نوکر رہتے ہین ایام خرد سالی سے یہ نابھاجی نابینا تھے جب والد انکا مر گیا اور قحط سال ہوا تو والدہ انکی ایک جنگل مین ڈالکر خود کہین چلی گئی اتفاقاً اُسطرف گذر سوامین کیلہ جی او اگرداس جی کا ہوا اور رحم کرکے پانی انکی آنکھون پر چھڑکا کہ بینا ہوگئے اور پوچھا کہ تو کون ہی نابھاجی نے جواب دیا کہ ایک تو جسم پنج عناصر کا ہی اور دوسری آتما یعنی روح ہی تم کسکو پوچھتے ہو یہ سنکر سوامین اگرداس جی انکو اپنے ساتھ گلتاجی مین کہ علاقہ جیپور متصل امیر واقع ہی لے آئے اور اپنا چیلہ کرکے نارائن داس نام رکھا اور خدمت ٹھاکردوارہ و پاشوئی بشنوونکی تفویض کرکے واسطے کھانے سیت پرشاد یعنی اولش سادھان کے اجازت فرمائی ایک روز سوامین اگرداس جی مانسی پوجن مین مصروف تھے اسوقت انکے ایک سیوک کا جہاز سمندر مین ڈوبنے لگا اُسنے سوامین اگرداس جی کو یاد کیا سوامین جی نے دل اُسطرف کو متوجہ کیا تھا کہ نابھاجی نے جو خدمت مین حاضر تھے عرض کیا کہ مہاراج جہاز بچگیا اور روانہ ہوا آپ پوجا مین مشغول ہون سوامی جی نے فرمایا کہ جو درجہ تمکو ملنا چاہیے تھا وہ حاصل ہوا اب ٹھاکردوارہ او بشنوان کی خدمت سے معاف کیا مناسب ہی کہ جن بھگتونکی بدولت یہ صفائی دل تمکو حاصل ہوئی ہی انکا حال مفصل قلمبند کرو نابھاجی نے عرض کیا کہ کیا تاب اور طاقت ہی جو بھگتونکا حال لکھ سکون کسواسطے کہ بھگوت سے چرترونسے بھگتون کے چرتر اپار ہین سوامین جی نے فرمایا

کہ جس بھگوت اور بھگتون کی کرپا سے یہ درجہ تمکو ملا ہی آپکی بدولت سب بھگتون کا حال بھی خود بخود تمکو معلوم
ہو جاویگا نابھاجی نے اپنے گرو کے ارشاد کو تسلیم کر کے بھاشا مین کہ اکثر چھپے چھند ہین بھگتون کا نام اور انکے
چرتر لکھکر بھگت مال نام رکھا یعنی بھگوت بھگت جو جواہر ہین انکی یہ مالا ہی اور دیگر مالاؤن سے فضیلت اس
مالا کو اسواسطے ہی کہ مالا کا ہونا براے بھگوت بھجن ہی یا براے زیب تن سو دیگر مالاؤن سے یہ دونون مطلب
بدیر حاصل ہوتے ہین اور یہ مالا ایسی ہی کہ جسنے اسکو پہنا اسکے دونون مطلب فی الفور برآمد ہوے یعنے جس
شخص نے ورد اسکے پڑھنے کا رکھا ممکن نہین کہ ایشر کو نہ جانے اور زیب تن اسوجہ سے ہی کہ وہ بزرگ و
مقبول ہر کہ و مہ کا ہوجاتا ہی جسطرح دیگر مالاؤن مین ایک سو آٹھ دانہ ہوتے ہین اسیطرح اس بھگت مال مصنفہ
نابھاجی مین ایک سو آٹھ شعر یعنے چھپے وغیرہ ہین سوامین پریا داس جی نے شرح اسکی بھاشا مین کبت بند
تصنیف کی یہ سوامین مادہ سنپرداے کے بشنو تھے اور پریم و بھجن مین مشہور و معروف سری برندابن مین
رہتے تھے اسکے بعد اول ترجمہ لالہ لعل جی داس صاحب نے سنہ ۱۲۵۸ ہجری مین بعد تحقیق از بشنو داس
نبیرہ سوامین پریا داس شارح کے کیا اور بھگت اورسبی اس ترجمہ کا نام رکھا یہ صاحب رہنے والے کاندلہ کے
تھے اور لچھمن داس نام سے بایام خدمت چکلہ داری وغیرہ نواح متھرا کے انگوست نگ ہوا اور سیوک گادی
ہنت ہرنس جی آپاتنک سری رادھا بلبھ لعل جی کے ہوئے اور گورو سے لعلجی داس نام پایا یہ ترجمہ از بس صاف اور
حسب قاعدہ آپاتنا کے سریع الفہم ہی اور بھگتی اور محبت مصنف کی عبارت ترجمہ سے مثل آفتاب کے روشن
و ظاہر دوسرا ترجمہ اور ایک صاحب نے لکھا لیکن ورق اول و آخر کتاب کے جاتے رہے نام مصنف
معلوم نہین ہوتا عبارت ترجمہ کی منشیانہ ہی اور ایسی بھگوت کی محبت پیدا کرتی ہی کہ خواہ نخواہ طبیعت نرم
ہوجاتی ہی تیسرا ترجمہ لالہ گمانی لال صاحب کایتھ ساکن رہتک نے سمت ۱۹۰۸ مین ختم کیا اور تحقیقات اور
ترجمہ کرنے مین بہت محنت کی کرتا دوا پر بھگت علیحدہ فصل مین اور کلجگ کے علیحدہ فصل مین انتخاب کیے
اور عبارت منشیانہ و رنگین و مفصل ہی اور محبت بھی مترجم کی معلوم ہوتی ہی اب یہ غلامان غلام بارگاہ
سری رگھنندن سوامین اودھ بہاری پوران برجھ سچی انند لچھمن کا تلسی رام ولد لالہ رام پرشاد اگروال
ساکن میرانپور اس اصل بھگت مال اور شرح اور ترجمون کو موافق سمت ۱۹۱۱ مین ماہ پوکھ بدی دوج
ترجمہ شروع کرتا ہی اور در باب انتخاب بھگتان و شرح الفاظ سنسکرت وغیرہ کے برخورداران جانکی داس
و سریرام داس پسران لالہ سالگرام برادر کلان سے کچھ مدد لیگا کہ وہ بھی اس ثواب عظمے مین شامل ہون
اگرچہ بموجب اصل پوتھی و شرح وغیرہ کے بزبان اردو ترجمہ لکھدینے مین چندان محنت نہ تھی لیکن منظور یہ ہوا
کہ علاوہ از حال بھگتان مندرجہ پوتھی ہاے مذکورہ کے جو ضروری قواعد طریق بھگتی کے ہین وہ بھی مندرج

اس نسخہ کے ہو جاوین اور جو لوگ نا واقف ہین انکو اپنے دھرم و اصول سے واقفیت حاصل ہو اسواسطے اسکی
تحریر و تلاش مین بہت فکر کرنا پڑا تاکہ کوئی امر خلاف شاستر اور قاعدہ کے تحریر نہو جاوے اور جو حال خاکسار کو
معلوم نہ تھا اُسکو شاستر کے موافق حسب ہدایت پنڈتان و اوپاسکان کے فراہم کیا لیکن بخوف طوالت سب
مندرج نکرسکا بلکہ جو قول بید سُرتی اور پُرانون کے جمع کیے تھے انکا کسی مقام پر ترجمہ اور کسی جگہ مطلب لکھدیا اور
چوبیس نشٹھا مقرر کرکے اکثر وہ قاعدے اُن نشٹھاؤن مین اور نیز کیتھا سے بھگتون مین تحریر کیے جو بھگت
جس نشٹھا مین مندرج کرنا مناسب جانا اُس نشٹھا مین درج کیا اور وقت اندراج و انتخاب مراتب ذیل پر نگاہ ہوئی
اول سنپردا بھگت یہ دوم اعتقاد یہ کہ جس نشٹھا کے سبب سے کمالیت اُس بھگت کو ہوئی سوم بعد کمالیت
جس نشٹھا کی طرف طبیعت بھگت کی رجوع رہی چہارم بعض بھگت کا نام اُس نشٹھا مین درج ہوا کہ جس نشٹھا کے
متعلق کیتھا اُس بھگت کی مندرج پوران اور بھگت مال کے ہے بیشک و بلا تکلف عبارت اس ترجمہ کی سطح
قاعدہ شاعری و فصاحت و بلاغت وغیرہ سے خالی و عاری ہے اور ایسی نہین کہ لائق پسند دانایان علوم
و واقفین محاورہ کے ہووے بلکہ صدہا جگہ خود دیدہ و دانستہ محاورہ غلط کردیا لیکن چونکہ بھگوت اور بھگتونکے
چرتر اور نما بھگتی کی اسمین مندرج ہوئی ہے و نیز اشخاص نیک بسبب اپنی نیکی کے برے کو بھی بھلا سمجھ لیتے ہین
اسواسطے امید ہوتی ہے کہ مقبول اچھے لوگون کے ہووے اور ہرگز مجھ سے اپنے گناہون پر جسکا حساب جراح اور
چترگپت بھی نہین کرسکتے نگاہ کرنی نچاہیے صرف یہ اعتقاد و تسکین کافی ہے کہ اگر ست سنگ نہ ہوا بید او شاستر نے
سچ لکھی ہے تو اس کلام اور ترجمہ کو بھگوت اور بھگتون کے نام و چرترون کا ست سنگ ہوا ہے پس کیا شک آسکے
اسباب مین بھگوت بھگتون کا ہوگا بھاگوت مین لکھا ہے کہ جو تصنیف نادان و نالائق شاعر کی خالی از قواعد
شاعری ہووے لیکن بھگوت کے نام اور چرتر کا اسمین بیان ہو تو بھگوت بھگت کہ مثل ہنس کے ہین اُسکو
مثل مان سروور کے جانکر اسمین قیام فرماتے ہین اور گسائین تلسی داس جی کا قول ہے + سب گن رہت کوکب
کرت بانی + رام نام جس انکت جانی + سادہ رکھ ہین سُن ہین بدہ تاہی + مدھکر سرس سنت گن گراہی + معنی
اسکے حسب قول بھاگوت کے یہ ہین کہ گو سب ہنرون سے خالی ناقص شاعر کی تصنیف کا کلام ہے لیکن رام نام
کے چرترون سے منقش جانکر تعظیم کرتے ہین اور سُنتے ہین عاقل تسپر کیونکہ بھنور کے موافق سنت ہنر قبول
کرتے ہین سہو اور خطا کا ذکر ضرور نہین کہ مجسم سہو اور خطا ہون مجھسا گنہگار نہ کوئی آجتک ہوا نہ ہے نہ ہوگا
دست بستہ کمال منت و الحاح سے گذارش بخدمت ناظرین کے یہ ہے کہ بصورت پسند واسطے اپنے فائدے کے
و بصورت ناپسند واسطے تفقد اور نہ سہی میری نا واقفیت و نا دانستگی کے پڑھنے سے دریغ نفرمائین جسقدر کسی شاعر کو
تلاش مضمون تازہ و باریک کی رہتی ہے اسیقدر تلاش اس بات کی خاکسار کو ہے کہ سریع الفہم ہو نام اس ترجمہ کا

بھگت مال بردین بصلاح و وتّہ کس بھگتان اور پنڈتان کے تجویز ہوا پردین کے معنی جلا دہندہ یا روشن کنندہ کے ہین بر جو بردار مہربان رام داس اور بعض اصحاب نے جو تاریخ تصنیف کری آخر مین مندرج ہونگی چوبیس نشٹھا جو بھگوت کے دل کو ہدایت فرما کر مقرر کرائی تو یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ جسطرح بر مہانا چوبیس تتو سے بنا ہی یا بھگوت نے جسطرح واسطے اُدھار جگت کے چوبیس اوتار دھارن کرے اسیطرح واسطے مغفرت و مکتی کے یہ چوبیس نشٹھا ہین نشٹھا اول در تعریف دھرم و کرم و بیان حالات ہفت آیا شکان این نشٹھا دوم بھاگوت دھرم یعنی چار کی نشٹھا یعنی رواج رہندگان بھگوت بھگتی مشتمل کتھا بست بھگت سوم سادھ سیوا و ست سنگ مشتمل کتھا سی بھگت چہارم سرون نشٹھا مشتمل کتھا چار بھگت پنجم کیرتن نشٹھا مشتمل کتھا پانزدہ بھگت ششم بھیکھ نشٹھا مشتمل کتھا ہشت بھگت ہفتم گورو نشٹھا مشتمل کتھا یازدہ بھگت ہشتم پرتما وار چا نشٹھا مشتمل کتھا پانزدہ بھگت نہم لیلا نوکرن یعنی راس و رام لیلا وغیرہ مشتمل کتھا شش بھگت دہم دیا و اہنسا مشتمل کتھا شش بھگت یازدہم برت نشٹھا مشتمل کتھا دہ بھگت دوازدہم پرشاد نشٹھا مشتمل کتھا چار بھگت سیزدہم دھام نشٹھا مشتمل کتھا ہشت بھگت چہاردہم نام نشٹھا مشتمل پنج بھگت پانزدہم گیان نشٹھا مشتمل کتھا دوازدہ بھگت شانزدہم براگ و شانت نشٹھا مشتمل کتھا چاردہ بھگت ہفتدہم سیوا نشٹھا مشتمل کتھا دہ بھگت ہیجدہم سوہارد نشٹھا مشتمل کتھا شش بھگت نوزدہم سنگار و مادھرج نشٹھا مشتمل کتھا بست بھگت بستم داتسل نشٹھا مشتمل کتھا نہ بھگت بست یکم داس نشٹھا مشتمل کتھا شانزدہ بھگت بست و دوم سکھیہ نشٹھا مشتمل کتھا پنج بھگت بست سوم سرناگتی خواہ آتم نویدن مشتمل کتھا دہ بھگت بست چہارم پریم نشٹھا مشتمل کتھا شانزدہ بھگت

مہاو تعریف بھگت مال کی

مہاو بزرگی سری بھگت مال کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہی اس لوک و پرلوک کی کامیابی کو مثل کلپ برکھ و کام دھین کے ہی جو شخص ہمیشہ اسکو پڑھتے ہین ممکن نہین کہ بھگوت بھگتی انکو نہو جاوے اور اگر واسطے کسی خواہش دنیا کے پڑھتے ہین تو وہ بھی بہت جلد حاصل ہوتی ہی کہ اکثر اشخاص و نیز اس خاکسار کو بارہا تجربہ ہوا جسقدر تیرتھون کے اشنان اور دان وغیرہ سے ثواب حاصل ہوتا ہی اس سے دہ چند اس بھگت مال کے پڑھنے سے ملتا ہی دنیا مین تین قسم کے آدمی ہین یکے بکت دوم سادھک سوم بشئی سو بکت یعنی وارستگان اور سادھک یعنی سالکان کو تو یہ پوتھی جان سے زیادہ ترعزیز ہی کہ انکا مطلب بخوبی نکلتا ہی اور بشئی یعنی ہوسان لہٰذا دنیا کو اسواسطے مفید ہی کہ مراد دنیا وی اسکے پڑھنے سے حاصل ہوتے ہین اور بالیقین کہ بھگوت کی طرف بھی طبیعت لگ جاوے و علاوہ ازان حکایات عجیب و غریب مفصل مندرج

عشق و ہجر و وصال و رس و سرنگار کے درج ہوئے ہین گو وہ متعلق بھگوت عشق سے ہین لیکن قاعدے
عشق حقیقی و مجازی کے یکسان ہین اسواسطے وے لوگ اُن قواعد کو متعلق بہ عشق مجازی کے سمجھکر قواعد
ومدارج سے واقف ہونگے اور حظ اُٹھاوینگے غرض ہر سہ قسم کے لوگون کو مفید و فرحت بخش ہی اور کیون نہو
کہ بھگوت کو شل اپنے بھگتون کے عزیز و دلچسپ ہی کہ خود سنتے ہین ایک بشنو گورو جن داس نامی ساکن
کامان سرزمین برج کے شہر جیپور مین وارد ہوئے پوجاری مندر سری گوبند دیو جی نے کہ نام انکا راودھان
تھا کتھا بھگت مال کی بشنو موصوف سے سنی شروع کی ہنوز کتھا ختم نہین ہوئی تھی کہ طرف سانبھر کے (نام ملک)
چلے گئے اور جب واپس آئے تو لوگون سے پوچھا کہ کہان تک کتھا ہو چکی تھی کوئی نہ بتا سکا اور سری
گوبند دیو جی نے نشان دیا کہ فلان بھگت تک کتھا ہو چکی تھی اس سے ثابت ہو گیا کہ خود بھگوت اس بھگت مال کو
سنتے ہین دوسرا تذکرہ ہی کہ سوامین پریا داس جی شارح اصل بھگت مال کے قصبہ ہوڈل مین کہ برج سے بیس کوس ہی
تشریف لیگئے اور بعد اس مہنت (سرغنہ) ٹھاکر دوارہ کو کتھا سنائی اتفاقاً مندر مین چوری ہو گئی اور اشخاص لی الذہن
نے نسبت کتھا کے اس چوری ہونے کو تعبیر کیا لیکن مہنت موصوف کو کچھ خیال نہوا اور سوامین پریا داس جی سے
واسطے کتھا کہنے کے کہا سوامین جی نے فرمایا کہ سرتیا (سامع کنندہ) اس کتھا کے خود بھگوت ہین جب تک سنگھاسن بھگوت کا
واپس نہ آویگا تب تک کتھا بند رہیگی غرض کتھا بند رہی اور سب لوگ ٹھاکر دوارہ کے اُس روز مہاجرت بھگوت سے
بے خور و خواب رہے جب رات ہوئی تو بھگوت نے اُن چورون کو ایسا خوف دیا کہ صبح کو سنگھاسن (सिंहासन) بھگوت کا سر پر
رکھکر مع اسباب مہنت جی کی خدمت مین حاضر ہوئے سب کو سری بھگت مال پر اعتقاد ہوا اور خالی الذہن لوگون کے
منہ مین خاک پڑی اور کتھا شروع ہوئی یہ بات بعید از قیاس نہین کسواسطے کہ جس حالت مین خود بدولت واسطے
سہارے بھگتون کے سنچدانند دھام کو چھوڑ کر چلے آتے ہین اور طرح طرح کے اوتار دھارن کرتے ہین تو کیا بعید ہی اب دو ایک
بات وہ تحریر ہوتی ہین کہ جنکے مقاصد صرف پوتھی کے اعتقاد سے حاصل ہوئے سمیر دیو برہمن (निवासी) ساکن کونڈینہ لیے
دریاے نربدا نے گلتا جی مین بشوق تمام کتھا بھگت مال کی سنی اور پوتھی کی نقل لیکر گھر کو روانہ ہوا راستہ مین
غارتگرون نے قتل کیا اور پوتھی مع اسباب کے لے گئے چونکہ یہ پوتھی جہان رہتی ہی سیاہی دل کی دور کردیتی ہی
اسواسطے چورون کو افسوس اپنی حرکت کا ہوا اور سری بھگت مال نے بصورت خوفناک خواب مین ہدایت
فرمائی کہ نعش سمیر دیو کو اسکے گھر پہونچادو اور پوتھی کو اسکے سر پہ رکھو کہ زندہ ہو جائیگا چورون نے اُسی کے
موافق عمل کیا اور وارثان مقتول کے ہاتھ سے پوتھی سر پر سمیر دیو کے رکھوائی کہ فوراً زندہ ہو گیا گویا
خواب مین تھا اس حال کو دیکھکر سب کو تعجب ہوا اور بھگت مال کے معتقد ہو کر بھگوت سرن ہوئے
اور بشنو ہو کر کرتارتھ ہو گئے اسی طرح ایک تاجر نے اس پوتھی کی کتھا سوامین پریا داس جی سے سنی

اور اعتقاد کرکے پوتھی کی نقل لیگیا کچھ عرصہ بعد موت اُسکی آپہونچی اور بحالت نزع بخوف جم دوتان کے اپنے وارثان کو کہاکہ میرے سینے پر پوتھی کو رکھدو ہنوز پوتھی نہ آئی تھی کہ جان اُسکی نکل گئی اور وارثان نے بعد مرگ بھی پوتھی اسکے سینے پر رکھی اُسکے پرتاپ سے جمدوت تو فوراً بھاگ گئے اور تاجر مذکور اُٹھ بیٹھا اور کہنے لگا کہ جمدوت تو جم لوک کو لیے جاتے تھے بھگوت بھگتوں نے چھڑایا ہی اب مین بکنیٹھ کو جاتا ہون اور وصیت کرتا ہون کہ جو میری اولاد مین ہو اس پوتھی کو پڑھتا اور سُنتا رہے اور بروقت مرگ اپنی چھاتی پر رکھے یہ کہکر پرم دھام کو گیا اور اُسکی اولاد مین اب تک وہ دستور وصیت کردہ جاری ہی لالہ گمانی لال صاحب مترجم ثالث اپنا حال لکھتے ہین کہ ایک بیٹا انکو کمال آرزو تمنا سے نصیب ہوا بیماری ام الصبیان کی اُسکو رہتی تھی ایک روز لالہ موصوف ترجمہ مین مصروف تھے کہ آواز گریہ وزاری کی گھر مین سے آئی اٹھکر اندر گئے دیکھا کہ لڑکا بیہوش وحواس زمین پر پڑا ہی اور والدہ اُسکی روتی ہی اُسنے شدت غم سے کلمات غصہ آمیز کہے اور نسبت پوتھی کے بھی ایک لفظ ثقیل زبان پر آیا چونکہ لالہ موصوف کو اعتقاد کامل اس پوتھی پر تھا اسواسطے کلمہ ثقیل کو برداشت نکر سکے اور کہا کہ پوتھی کو اس لڑکے کے سر پر رکھکر دیکھلو کہ بھگوت بھگتونکا اور اس پوتھی کا کیا پرتاپ ہی اُسنے پوتھی جو طفل کے سینے پر رکھی گویا جان بدن مین ڈالدی کہ فی الفور لڑکا اُٹھ بیٹھا اور پھر بیماری اسکو نہوئی الغرض جو کچھ مہاو پرتاپ وبزرگی اس پوتھی کی لکھی جاوے وہ کم ہی اور ہرگز جای تعجب کی نہین کسواسطے کہ جس حالت مین اس پوتھی کی کرپا سے سنسار یعنی آواگون کے دُکھ دور ہوجاتے ہین تو دیگر صعوبات دنیاوی کی کیا حقیقت ہی

بیان رس بھید
रसभेद

اگرچہ دیباچہ ختم ہوگیا لیکن جو چونتیس نشٹھا تحریر ہونگے وے متعلق رسون کے ہین اور اصل بھگت مال مین پانچ رس متعلق بھگتی کے لکھتے ہین لیکن اصل یا کسی شرح مین کچھ صورت اور اصلیت رسون کی مندرج نہین سو بعد تحقیق لکھتا ہون واضح ہو کہ بنیاد رسون کی بید شرتی ہی रसावेशः یعنی ایشر پرتما رس روپ ہی صورت ومعنی رس کے یہ ہین کہ ایکاگرچت کی برتی یعنے یک سودل کی توجہ جس آنند سروپ کے مزے کو چکھکر محو ہوجاوے یعنے سچدانند گھن پربرہم اپنے سوامین کا جو تصور یہ سروپ ہو اس مین وہ توجہ مستقل ہوجاوے وہ رس ہی پھر اُسی کی دوسری شرح ہی کہ جو سروپ بھگوت کا سرنگار یا تیل یا سکھا وغیرہ رسون کے سامان سے کہ وہ سامان مفصل بموقع خود تحریر ہونگے سالک کے دل مین نمود ہو اُس سروپ مین دل کی توجہ مستقل ہوجاوے اُسکو رس کہتے ہین اور بعض شارحان رس بھید نے

اُس سروپ نمودار شدہ کا نام بھاؤ لکھا اور اُس بھاؤ مین توجہ دل کا مستقل ہونا رس قرار دیا سو وہ رس ایک
اور بیاپک پورن برہم سچدانند گھن ہی سامان جو اُسکے نمودار ہونے کے علیحدہ علیحدہ ہین اسواسطے جدا
جدا نام ہوئے حقیقت مین وہ رس ایک اور بیاپک ہی جسطرح ایک مٹی سے چند قسم کے کوزے جدا جدا
نام اور صورت کے ہوتے ہین لیکن مٹی سب مین ایک اور بیاپک ہی و علیٰ ہذا القیاس پانی مین جیسا رنگ
ملایا جاوے ویسا ہی معلوم ہونے لگتا ہی لیکن پانی چند رنگ اور چند قسم کا نہین اسیطرح وہ رس جس جگہ
حسن و آرایش و ناز و ادا وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا اسکو سرنگار کہتے ہین اور جہان شجاعت و طاقت
و صلاح و اومنگ وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا اسکو بیر رس و علیٰ ہذا القیاس دیگر سامان باتسل وغیرہ
وغیرہ کی جدا جدا و مختلف باہمہ گر ہین غرض رس ایک ہی سامان مختلف کے سبب سے علیحدہ علیحدہ
نام ہوئے اب ایک اعتراض یہ لازم آیا کہ پہلے تو دل کے مستقل توجہ کو رس لکھا اور پھر رس کو بیاپک
سچدانند ایشر بیان کیا دونون مین درست کیا ہی سو واضح ہو کہ رس بھگوت روپ بیاپک ہی دل کے
مستقل توجہ کو جو رس لکھا تو سبب یہ ہی کہ جسطرح کہنے مین آتا ہی کہ غذا کیا ہی ایک زندگی ہی سو حقیقت مین
وہ غذا زندگی نہین زندگی کا سامان قوی ہی اسیطرح وہ مستقل توجہ سامان قوی رس کا ہی اور اُسکو ہی رس
کہا جاتا ہی رسون کی تعداد مین باہم گر شاسترون کے اختلاف ہی سرنگار آپاشک کہتے ہین کہ آنند صرف
سرنگار سے حاصل ہوتا ہی دیگر رس ناحق ہین جواب یہ ہی کہ اگر وصول آنند کا صرف سرنگار ہو تو شیر و پلنگ و
اور ہاتھی وغیرہ کی لڑائی دیکھنے و دیگر ایسے امور سے کہ جنکا سرنگار سے تعلق نہین آنند ہونا نچاہیے کو رس
شاستر والے آٹھ رس کہتے ہین شانت رس بیان نہین کرتے ہین اوپنشد شاستر والے شانت رس
بیان کرتے ہین دیگر رس اُسکی فرع بتلاتے ہین شانت شاستر والے کہ وہ شاستر عشق اور شاعری اور
رس بھید وغیرہ کا ہی ۹ رس ہین تفصیل سرنگار ہاسہ کرونا رودر بیر بھیانک
بیبھتس ادبھت شانت کہتے ہین بھگوت آپاشک کسی کا نسخ نہین کرتے لیکن
آپاشنا کے کام آمد منجملہ ۹ رس مرقومہ بالا کے دو رس یعنی سرنگار دوم شانت اور تین رس علاوہ ازان
یعنی سکھ و داس باتسل کل پانچ رس قبول کرتے ہین اگرچہ سب رسون سے بھگوت کا چنتون ہو سکتا ہی
کہ بھگوت سب رسون مین بیاپک ہی لیکن آپاشنا والون نے جو پانچ رس قبول کرے تو وجہ یہ ہی کہ ان
پانچون رسون کو بھگوت کی جلد اور بالضرور حاصل ہو جانے مین خصوصیت ہی دیگر رسون سے بمقدار
جلد بھگوت کا حصول نہین بلکہ بعض منجملہ ہر ۹ رس مرقومہ بالا سے مثل ہنکر و بیبھتس کے ایسے ہین
کہ کوئی طالب اُن رسون کے ذریعہ سے آپاشنا نہین کرتا ہرن کتب وداون کنس وغیرہ کو جو اس رس کے

روپ سے بھگوت سنے منفرت اور کمتی عنایت فرمائی اسواسطے رسون مین شمار ہوے غرض آیا شناکے متعلق پانچ رس ہین اور اس ترجمہ مین وہ پانچون رس بنام ونشمہا لکھے جاوینگے باقی نشمہا اون رسون کا ضمیمہ ہین اور کوئی شخص کسی بھاو اور کسیطرح اور کسی اعتقاد اور کسی قاعدہ اور نشمہا سے بھگوت ارادھن کرے رس سے خالی نہین اب جو بات کہ شامل اور متعلق سب رسون کے ہین وہ تو یہان تحریر ہوتے ہین اور جو خاص رسون کے تعلق ہین وہ اپنے موقع پر تحریر ہونگے لیکن اسواسطے سریع الفہمی کے تمثیلات سرنگار رس کی بیان لکھی جاوینگی واضح ہو کہ رس مرقومہ بالا چار سامان سے ظاہر ہوتا ہی یکم विभाव بھاو دوم अनुभाव انوبھاو سوم सात्विक ساتوک چہارم व्यभिचारी بیبھچاری بھاو اسکو کہتے ہین کہ جو باعث وموجب ظاہر ہونے رس کا ہو اسکی دو قسم ہین یکے आलंबन آلنبن سو دو نوع کا ہی اولاً आश्रयालंबन آشریالنبن یعنے رس کے رہنے کا یا عود کا مقام سو وہ تصور کرنے والا یعنے بھگت وعاشق ہو ثانی वि‍षयालंबन بشیالنبن یعنی مجسم رس مذکور کہ جسکا تصور کیا جاوے یعنے بھگوت ومعشوق قسم دوم उद्दीपन اودیپن چار طرحکا ہی اول गुण گن یعنی حسن وخوبصورتی ونوجوانی دلپذیر خواہ بالک روپ وخوش گفتاری واخلاق وغیرہ دوم चेष्टा چیشٹا یعنی آب وتاب وناز وادا ونازکی وغیرہ سوم अलंकार النکار یعنی لباس وزیور وآرایش وغیرہ چہارم तटस्थ تٹستھ یعنے عطر پھول پان وغیرہ بھاو کی شرح ہو چکی ہو دوسرا سامان انوبھاو وہ ہی کہ عاشق ومعشوق کے یکجا ہونے سے جو بات ظہور مین آوین اور اس سبب سے رس نمودار ہو مثلاً باہم گرملنا گلباہین بیٹھنا کھیلنا ایک بستر پر لیٹنا ہنسی قہقہہ بوس وکنار وغیرہ اب باقی رہے سامان سوم وچہارم یعنی ساتوک وبیبھچاری انکا حال یہ ہی کہ متقدمین نے ان دونون کو حالت متزلزل عاشق کی سمجھکر صرف بیبھچاری ایک نام لکھا ساتوک کا مطلق ذکر نہین چنانچہ بھرت رکھیشر نے صرف بیبھچاری لکھا ہی لیکن متاخرین نے یہ باریکی نکالی کہ جو ایک حالت سب رسون مین برابر عمل رکھتی ہو اسکا نام ساتوک ہی اور جو حالت کہ ایک رس مین عمل کرتی ہی اور دوسرے رس مین عمل نہین کرتی وہ بیبھچاری ہی کہ دنش وکیب وغیرہ رس بھید کے شاستر مین ساتوک وبیبھچاری علیحدہ علیحدہ لکھی ہین سو ساتوک اسکو کہتے ہین کہ معشوق گویا معشوق کی جانب سے راحت ورنج کے پہونچنے سے دل کی توجہ کو ایک حالت عائد ہو کر ظاہر کو حالت اصلی سے متغیر کردیوے سو وہ حالت آٹھ ہین اور واضح رہے کہ جسطرح سامان اول ودوم یعنے بھاو وانوبھاو سب رسون کے جدا جدا ہین اسطرح یہ ساتوک یعنی سامان سوم سب رسون کے جدا جدا نہین یکسان عمل سب رسون مین ہی اول حالت کا نام स्तंभ استنبھ ہی یعنی جیون کا نیون ہجانا دوم प्रलय پرلی یعنے غش سوم रोमांच رومانچ یعنی جسم پر بال کھڑے ہوجانے چہارم स्वेद سوید یعنی عرق آجانا پنجم वैवर्ण्य برن یعنی

رنگ چہرہ کا متغیر ہونا ششم कम्प کمپ یعنے لرزہ ہفتم अश्रु آنسو یعنی آنسو ہشتم स्वरभंग سربھنگ یعنی آواز مین
تغیر کا ہوجانا اور یہ بھی واضح رہے کہ یہ آٹھوین حالت اور ایک حالت مرن یعنی موت کی کہ منجملہ بھچاری کے
لکھی جاویگی بحالت نہایت خوشی و نہایت غم یا ہجر یا وصال دونون صورت مین یکسان و برابر ہوتی
ہین اور چونکہ حالت موت سب رسون مین برابر عمل نہین کرتی اسواسطے وہ حالت بھچاری کے متعلق
رس کے جاننے والون نے شمار کی ہے سامان چہارم بھچاری اسکو کہتے ہین کہ جو حالت قبل مستقل
ہونے رس کے یا بعد مستقل ہونے کے ظاہر ہوکر جاتی رہے سو وہ حالت سی و سہ ۳۳ ہین اور سب رسون
مین برابر سب کا عمل نہین اول निर्वेद نربید یعنی محبوب کی جدائی یا رقیب کے ساتھ محبت یا بات بالعکس
سمجھ لینے کا رنج ۲ ग्लानि گلانی طاقت کم ہونی اور امنگ کا نہ رہنا ۳ शंका شنکا محبوب کے ملنے مین کسی
خلل کا خیال ہونا ۴ श्रम شرم راہ چلنے یا بعد وصال تھک جانا ۵ धृति دھرتی تسلی دل ۶ जड़ता جڈتا
ہجر وغیرہ کی شدت رنج سے بے حس و حرکت ہوجانا ۷ हर्ष ہرکھ محبوب کو دیکھکر یا ہم کلام ہوکر یا بسبب
دیگر خوش ہونا ۸ दीनता دینتا بیقراری سے دل کا گھٹنا اور جدائی کو نہ سنبھارنا ۹ उग्रता اوگرتا قصور جو
محبوب سے ہوا اسواسطے غصہ کا آجانا ۱۰ चिन्ता چنتا محبوب کے ملنے کے واسطے فکر کرنا اور سوچنا ۱۱ त्रास
تراس یکایک کسی خوف کا آجانا ۱۲ ईर्षा ایرکھا اپنے محبوب مین دوسرے کی شرکت نہ سہارنی اول مین
جو ذکر رقیب کا ہوا وہ بات اور ہی اور یہ اور ۱۳ आमर्ष امرکھ محبوب نے جو قصور کیا اسکا رنج ہونا اور نہ سہارنا
اس حالت مین اور نہم حالت مین فرق بہت ہے ۱۴ गर्व گرب اپنے سے دوسرے کو زیادہ نہ جاننا یعنے
غرور ۱۵ स्मृति سمرتی اپنے محبوب کو یا اسکے گنون کو یاد کرنا ۱۶ मरण مرن موت کی تدبیر کرنی یا مرجانا ۱۷
मद مد خوشی اور غرور کے یکجا ہونے سے جو حالت ہوتی ہو یعنے یہ خیال نہ کرنا کہ یہ کام کرنا چاہیے
یا نہین ۱۸ निद्रा نندرا ظاہری امور سے اندر کے طرف رجوع ہونا مثل خواب ۱۹ सुप्ति سپت
اس حالت کی زیادتی ۲۰ अवबोध اب بودھ ہوش کا آنا بعد بیداسی ۲۱ व्रीडा بریڑا شرم
۲۲ अपस्मार اپسمار دکھ اور غفلت سے دل کو تپش ہونی ۲۳ मोह موہ تزلزل دل اور رنج اور خوف
سے جو غفلت ہو ۲۴ मति مت اصل راہ کو تحقیق کرکے یقین کرلینا ۲۵ आलस्य آلسیہ
کامون مین تدبیر کی غفلت ۲۶ आवेग آویش دل کی خواستہ یا ناخواستہ کا یکایک ظاہر ہوجانا
اور اسواسطے دل کو تزلزل ہونا ۲۷ वितर्क بترک اشتباہ سے طرح طرح کے خیال ہونے ۲۸ अवहित्था
اوہت تھا بسبب خوشی یا غم کے دانستہ اپنے کو چھپانا ۲۹ व्याधि بیادھ ہجر مین بیمار ہوجانا
۳۰ उन्माद انماد احس وغیرہ حس کو با ہوجان لینا یعنے دیوانہ وار ۳۱ विषाद رنگیا وجہ برخلاف

طبع ہی اسکے دفع کی تدبیر نظر نہ آئی ۳۲ اوتسنک محبوب کے ملنے مین ویکانہ سہارنا ۳۳
چپلتا دوست اور دشمن کے سبب سے دل کا قیام نہ ہونا بیان ہر چہار سامان کا ہو چکا اب
استہائی بہاو کی شرح باقی رہی سو استہائی بہاؤ اسکو کہتے ہین کہ جو رس اپنے سجاتی یعنے ہمقوم
وبجاتی یعنے دیگر قوم سے دور نہو سکے اور برابر اپنے حالت بر بنا رہے وہ استہائی بہاو یعنی مستقل
توجہ ہی کہ ابتداے بیان رسون مین جسکا ذکر ہوا ہمقوم یہ کہ رس سے رس کا موقوف ہوجانا مثلاً
طفل ہنسی اور قہقہہ یعنے ہاسیہ رس مین مصروف ہین کہ کسی بزرگ نے غصہ یعنے رَودر رس سے
وہ ہنسی انکی موقوف کردی اور دیگر قوم یہ کہ مثلاً طفل ہاسیہ رس مین مصروف ہین پھر روٹی کھانے
چلے گئے اور وہ موقوف ہوگیا یعنے رس سے رس موقوف نہوا دوسری چیز سے موقوف ہوا مطلب
یہ کہ کسی صدمہ اور کسی طرح پر دل بھگوت سروپ کے تصور اور چنتون سے نہ ہٹے وہ درجہ اخیر
اور مستقل بہاو ہی فقط ہے رگھنندن سوامین کرپا سندھو دین تبسل ہے کرنا کر ہے تیت پاون ہے
ادہم اودھارن مہاراج مین کیسا ادہم و بہت مند ہون کہ خود تو ہر وقت و ہر لحظہ حسد بغض غصہ
غرور و دروغ گوئی دل آزاری وغیرہ ہزارہا گناہون مین مصروف رہتا ہون اور بھولکر بھی آپ کی
طرف رجوع نہین ہوتا اور دیگر اشخاص کے اعمال و افعال پر طعن کرکے انکے واسطے ہدایات
لکھتا ہون میرا وہ حال ہی ذ دوہرا آپ پاپ کے نگر بساوت ✢ آسہ سکت پر کہت رہو ✢ اگر
یہ عرض کرون کہ مجھہ میرے اوپر بھی رحم کی نگاہ ہو تو کیا مونہہ لیکر گزارش کرون کہ ایک بات
بھی نیک نہین ہی اور اگر نہ عرض کرون تو چارہ کار نہین دیکھتا سو اب ایک بات نظر آئی کہ سب
گنہگارون مین بے نظیر اور بے عدیل ہون چونکہ راج دربار مین ہر فن کا صاحب کمال مطلوب ہوتا ہی
لہذا اگر یہ گن اس خانہ زاد کا پسند بندگان بارگاہ والا کے ہو تو عرض مختصر قبول ہووے کہ اگر کسی
وجہہ مین جنم ہو اور دوزخ مین جاؤن یا بہشت مین یہ سروپ آپ کا میرے دل مین بلا تزلزل
بسا رہے سرجو کے نکٹ اجودھیا شدھام مین جو راج دوار ہی اور اسمین خاص کچہری کا مکان
بنا ہوا ہی جسکے در و دیوار اور زمین طرح طرح کے جواہرات سے جڑت ہین وہان ایک ایسا
منڈپ زردوزی ہی کہ جسکے جھالرون مین نقش اور موتی ٹکے ہین اسکے نیچے رتن سنگھاسن ہی
کہ جسکے جڑاؤ جواہرات کو دیکھکر نظر کو چکاچوندہی ہوتی ہی اس سنگھاسن پر خود بدولت اس
سامان سے کہ کشور اوستہا ہی اور چہرے کی سوبھا سے سوبھا بھی سوبھا پاتی ہی کرٹ مکٹ
دھارن کیے کانون مین کنڈل اور آنہین سری مہارانی جی نے پھولون کے گچھے گتھوا دئے ہین

بڑی آرایش کے ساتھ لباس فاخرہ زرق برق کا پہنے ہوے اور ناسپر مالا جواہرات اور پھولون کے
پڑے ہوے موتیون کے کنٹھے گلے مین ہاتھون مین کڑے اور پہونچی انگلیون مین انگوٹھی
چھلے چرن کملون مین گھونگھرو کڑے براجمان اور سوبھت ہین اور ایسی ہی سوبھا کے سری جنک
نندنی اکھل برہمانڈ ایشوری بام انگ سوبھایمان مکس چہرے اور زیورات ہار گر کا زیورات اور چہرہ ہار گر
پر جو پڑتا ہی تو ایسا ایک سما اور بہار ہی کہ موجودین خودی سے محو ہین بششٹ جی راج تلک کرتے ہین بھرت
لچھمن ستر گھن جی چھتر چنور و بخشش بان وغیرہ لیے ہنومان جی سامنے دست بستہ کھڑے ہین شیو
برہما دک دیوتا اور راجہ ہاے دیس دیس کے بھینٹ لیے موجود ہین اور دیگر سامان و آرایش راج تلک
کا جو بھگتون کے ذہن اور دل مین سمایا ہی موجود ہی اور یہ خانہ زاد بھی اپنے عہدۂ کفش برداری کے
حاضر دو وہ ہرہ کامی ہی نار پیار جم لوبھی ہی پریہ جم دام ॥ ایسے ہوے کبین لاگ ہو تلسی کے من رام

آغاز نشٹھاے اول دھرم و کرم نشٹھا

سری رگھنندن سوامی کے چرن کملون کی انکس ریکھا کو ڈنڈوت ہی کہ جسکا دھیان کرنے سے
من جو مثل ہاتھی مست کے ہی فی الفور قابو مین ہو جاتا ہی اور بھگوت کے مین اوتار کو ڈنڈوت ہین
کہ واسطے ہدایت جہان کے راجہ سُرت دیو کو دھرم کا اُپدیش کیا اور اپنی مایا اسکو دکھلا کر رچھیا کری
بموجب بید اور سوترون کے جو عمل نیک کرم نیک لکھے ہین وہ داخل دھرم کے ہین اور برعکس
اُسکے داخل ادھرم کے پس اختیار کرنا عمل نیک کا اور چھوڑنا اعمال قبیحہ کا بموجب اجازت بید کے
ازبس واجب ہی اور جو کوئی خلاف حکم بید کے مرتکب ہوتا ہی جہنمی ہو کر انواع انواع کے عذاب سخت
مین گرفتار ہوتا ہی علاوہ از عذاب دوزخ کے چوراسی لاکھ جسم مین پیدا ہونے کی ایسی سزا شدید ہی
کہ اُسکا بیان نہین ہو سکتا کیا معنی کہ دوزخ کے عذابون سے تو ایک میعاد معینہ پر رہائی ہو جاتی ہی
لیکن آواگون کے عذاب سے چھوٹنے کی کوئی میعاد معین نہین کسواسطے کہ آواگون مثل دورہ
ہرٹ کے ہی جب ایک دفعہ ختم ہوا پھر شروع ہو گیا اتفاق سے جسم انسانی ملتا ہی اور واسطے دریاے
ناپیداکنار آواگون کے مثل کشتی کے ہی اگر اس جسم کو پاکر تدبیر واسطے اپنی رہائی کے کریگا وسے
تو بیڑا پار ہی ورنہ پھر اُسی عذاب مین گرفتار ہوتا ہی تعمیل حکم کرن شاستر کی مثل سیڑھی کے ہی کہ جلد
و باسانی درجۂ اعلے کو پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی اس سے محروم ہی وہ ہمیشہ کی مغفرت سے محروم ہی بعض
آدمی ایسے دیکھے کہ کرم کرنے مین تو محنت نہین اور درجۂ اعلے کی باتین بناتے ہین ایسے شخص ہرگز

منزل مقصود کو نہ پہونچینگے خیال کرنا چاہیے کہ خود بھگوت تو واسطے اجراے احکام بید و تعمیل
کرم شاستر کے اوتار لیتا ہی جو شخص کہ بلا کرم کرنے کے مغفرت چاہے یہ کب ممکن ہی اور جس حالت مین
کہ خود بھگوت نے اپنے آپ کو کرم کرنے سے بری نہ کیا یعنی گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ مین خود
کرم کرتا ہون اگر کرم نہ کرون تو دیگر اشخاص بھی چھوڑ دیوین اور درینصورت مین ہی کہ اس جگت کا
برن سنکر اور ناس کرنے والا ہو جاؤن سری رگھنندن سوامین کو بعد قتل راون کے یہ معلوم ہوا کہ راون
کا جنم براہمن بنس مین تھا واسطے رفع گناہ کے چند اسمید (अश्वमेध) جگ کیے اور تعمیل کرم شاستر سے قدم
باہر نہ رکھا پس اس آدمی کی کہ انواع انواع کے عذابون مین گرفتار ہی کیا حقیقت ہی کہ بلا کرم کرنیکے
عذاب آواگون سے رہائی پاوے اگر یہ اعتراض ہو کہ کرم خود غیر حس یعنی جڑھ (जड़) ہین اس ادمی چیتن (चेतन)
یعنی باحس کو کسطرح چھڑاوینگے جواب یہ ہی کہ جسطرح کشتی جڑھ ہی بہ ہشیاری ملاح کے ہزارون کو پار اتار
دیتی ہی یا سیڑھی جڑھ ہی بلا اسکے ہرگز بالاخانہ پر نہین جا سکتا اسیطرح کرم ہین کہ واسطے پار اتارنے
کے سنسار ساگر سے سہارے ہوتے ہین اور درجہ اعلے کو پہونچا دیتے ہین اگر یہ اعتراض ہو کہ جو
نیک کرم کرینگے تو انکے بھوگنے کے واسطے جسم ضرور ہوگا اور جبکہ جسم ہوا تو اسکو ایک روز موت آویگی
اور اسیطرح پیدا ہونے اور مرنے مین رہینگے اعمال نیک سے صورت رہائی کی کیا ہوگی حال یہ ہی کہ
کرم نیک دو قسم کے ہین ایک سکام (सकाम) یعنی جو واسطے کسی مطلب برآری کے کیے جاوین وہ تو ضرور باعث
آواگون کے ہوتے ہین کسواسطے کہ جب اس کرم کا پھل ختم ہوگیا سرگ وغیرہ سے زمین پر آکر جنم لیتا ہی
دوسری نسکام (निष्काम) کہ وہ باعث مغفرت و رہائی کے ہین نسکام کے یہ معنی ہین کہ بلا کسی کامنا یعنی
خواہش و مطلب کے کرنے مین آوین صرف آرزو بھگوت رضامندی اور بھگتی کی ہو مطلب یہ کہ جو کرم
کرے تو پھل یعنی ثمرہ اسکا ہرگز نہ چاہے بھگوت کے ارپن کردیوے چونکہ بھگوت اچیت یعنی کبھی نہ گرنے
والا اور انت یعنی بیشمار و لاتعداد اور اناسی یعنی جسکا ناس نہووے ہی اسواسطے وہ بھگوت کو پہونچکر
ویسا ہی اچیت و انت (अनन्त) و اناسی (अविनाशी) ہو جاتا ہی اور اسکی بدولت بھگوت اپنا روپ اس شخص کے دل مین
ظاہر کرتا ہی یعنی بھگوت جیونون مین محبت ہو جاتی ہی جسطرح کوئی غریب آدمی کسی مہاراج ادھراج کی خدمت
مین کوئی تحفہ دو چار پیسے کا لیجاوے تو راجا اسکو بہ نظر قیمت تحفہ یا حیثیت اس آدمی کے انعام نہین
دیتا بلکہ اپنی طرف نگاہ کرکے دیتا ہی اور اسکا افلاس مدت العمر کا دور کر دیتا ہی علاوہ ازان لوگون کا قاعدہ ہے
کہ اگر کسی نے کسی کو کچھ شے مفت دی تو اسکے احسانمند ہو کر کاربراری کر دیتے ہین اسیطرح وہ بھگوت
بھی کہ سب احسان کے قاعدے جاننے والونکا مالک اور افسر ہی سب کام کر دیتا ہی غرض جب اس آدمی کی

بھگوت چرنون مین محبت ہوئی تو وے ہر روز نہ کے کرم روز بروز بھگوت کی محبت زیادہ کرتے ہوے ایسے
اننت ہوجاتے ہین کہ دل صاف ہو کر بھگوت کی بھگتی مستقل ہو جاتی ہی اور اُس بھگتی کی بدولت کرتارتھ ہو کے
بھگوت کو پہونچ جاتا ہی اور پھر جنم نہین ہوتا علاوہ ازان کرم شاستر بھگوت کا حکم ہی اور قاعدہ ہی کہ جو کوئی غلام
اپنے آقا کی تعمیل حکم مین سرگرم رہتا ہی تو وہ آقا اُس غلام پر خوش ہو کر سب مطلب براری کر دیتا ہی پس
بھگوت کہ سب آقاؤن کا آقا ہی جو بندہ کہ تعمیل حکم کریگا اسپر خوش ہو کر کیون نہ کاربرآری کر دیگا اور کیون نہ
عذاب آواگون سے چھڑا دیگا اور وصف یہ ہی کہ نسکام کرمون کے سبب سے دنیاوی مطلب خود بھگوت
کر دیتے ہین کہ پرہلاد ارجن جدہشٹر دھروو غیرہ بھگتون کی کتھا سے ظاہر ہی اب یہ اعتراض لازم آیا کہ
نیک کرم تو اسواسطے نہ رہے کہ بھاوت مین جا ملے لیکن اکثر بدکرم بھی تو آدمی سے ہو جاتے ہین وہ
کسطرح جاوینگے سو واضح ہو کہ روزمرہ کے گناہ صغیرہ جو بروقت اشنان و چوکہ و رسوئی وغیرہ ہوتے ہین
سندھیا و ابھیاگت پوجن و بل بیس شرادھ سے جاتے رہتے ہین اور گناہ کبیرہ جو شخص کہ بھگوت کی طرف

सन्ध्या　अभ्यागत　बलिवैश्व

رجوع ہین اُنسے سرزد نہین ہوتے اور اگر شاذو نادر بسبب زبردستی اعمال سابقہ کے کوئی ہو گیا تو پراسچیت
یعنی کفارہ سے جاتا رہتا ہی علاوہ ازان وہ بھگوت جو نیک کرمون کا مالک ہوتا ہی وہ بدکرمون کے گناہ کو
رفع کر دیتا ہی چنانچہ بید سمرتی مین صاف لکھا ہی اور انصاف سے بھی قرین قیاس ہی کہ جس شخص نے نیک کرمون کا
پھل تو بھگوت کی نذر کیا بدکرم اُسکے ذمہ کیون رہینگے اس معاملہ سکام اور نسکام کرمون مین ایک تمثیل یاد آئی کہ
جو کوئی نوکر یا اجرہ دار کسیکا ہوتا ہی اور اُس سے کچھ نقصان کسی شی مفوضہ کا ہو جاوے تو اُسی نوکر کے ذمہ عائد
ہوتا ہی اور اگر غلام سے نقصان ہو جاوے تو بذمہ مالک کے ہی غلام سے کچھ تعلق نہین مطلب یہ کہ سکام کرم
کرنیوالا مثل نوکر اجرہ دار کے ہی اور نسکام کرم کرنیوالا مثل غلام کے غرض نسکام کرمون کا کرنا موافق حکم بید کے
از بس واجبات سے ہی جو گیانی اور بھگت زمانہ سابق مین گذرے اور جو اب ہین یا آئندہ ہونگے صرف کرمون کی
بدولت مدارج اعمال انکو حاصل ہوے اور ہونگے چنانچہ بھگوت گیتا مین لکھا ہی کہ کرمونکی بدولت جنک وغیرہ
کو دل کا قرار نصیب ہوا پھر لکھا ہی کہ بلا کرم کرنے کے ہرگز نہین چھوٹتے چونکہ سب شاستر اس بات مین متفق
ہین کہ بلا کرنے کرم کے مغفرت نہین اسواسطے ترجمہ بید سمرتی و اشلوک وغیرہ کا فضول سمجھا اگرچہ حکم حاکم
مین چون و چرا کو دخل نہین یعنی یہ بات عقل سے کہنی کہ ایسا حکم جو بید نے دیا فلان فائدہ کے واسطے ہوگا
ممنوع ہی لیکن ضرورتاً لکھا جاتا ہی کہ وے احکام امرونہی کے اگرچہ برائے عاقبت کے ہین لیکن دنیا کے فائدہ
کو بھی اکسیر ہین مثلاً صبح کا اٹھنا اشنان کرنا ماں باپ گرو کی خدمت تعظیم رہت گوئی خوش خلقی شیرین گفتاری
صحبت اشخاص نیک پڑھنا علوم کا کسی کو برا نہ کہنا آقا کی خدمت اکل حلال دیانت داری بھگوت بھجن و

علے ہذا القیاس ہزارہا اسی قسم کے اعمال نیک کا اختیار کرنا دروغگوئی دزدی زناکاری جان آزاری
قماربازی میخواری صحبت اشخاص بدفساد کج خلقی جہالت وغیرہ کا ترک کرنا دریا مین غسل کرتے حاجت
کرانی یا بارش مین چلتے ہوے دوسری طرف متوجہ نہونا باسی ثقیل کسی کا جوٹھا بہت تیز و ترش و شور کا
نہ کھانا مرغن خوش ذائقہ شیرین لطیف خوشرنگ غذا کا کھانا رات کو پہاڑ پر نہ چلنا علے ہذا القیاس صدہا
ہزارہا احکام قابل خیال کرنے کے ہین کہ دنیا مین کسقدر فائدہ بخش ہین فقط بعض کرم ایسے ہین کہ اگر ہر روز
نہ کیے جاوین تو آدمی اپنی قوم سے جاتا رہتا ہے مثل سندھیا وغیرہ اور بعض کرم ایسے ہین کہ انکے کرنے سے
ثواب تو عظیم ہے اور لحظہ دو لحظہ مین ہو جاتے ہین لیکن ایسی کم قسمتی نے زور کر رکھا ہے کہ ہرگز اسطرف توجہ نہین
ہوتی بلکہ اکثر لوگ یہ فرماتے ہین کہ آج صاحب شاستر کے موافق کس سے عمل ہو سکتا ہے قدم رکھنے کو ٹھکانا نہین
گو مگو کا معاملہ ہے سو معلوم ہوتا ہے کہ ان صاحبان کو قطع نظر از تعمیل ان احکام کے سننے کی بھی نوبت نہین پہنچی
کیا معنی کہ جو احکام امر و نہی کے ہین ایسے آسان ہین کہ ہر ایک انپر عمل کر سکے اور جہان کوئی قاعدہ ایسا بھی ہے
کہ وہ بمشکل انجام ہووے تو اسکے پاس ہی دوسرا قاعدہ ایسا لکھدیا ہے کہ سب مشکلات رفع ہو جاوین مثلاً چراغ کو
ہاتھ لگ جاوے تو اسقدر مٹی لگا کر ہاتھ دھونے لکھے ہین کہ تعمیل اسکی مشکل ہے وہان ہی یہ بات لکھدی ہے کہ
زمین سے ہاتھ ملکر دھو ڈالے اکثر جگہ واسطے کفارت کسی گناہ کے چندراین برت لکھے ہین اور وہان ہی یہ
بھی لکھا ہے کہ اگر نہو سکے تو کرچھ ورنہ تین روز یا ایک روز کا برت کرے مطلب یہ ہے کہ احکام سب ایسے ہین
کہ باسانی ہو سکین لیکن اول تو سمجھنا اور پھر تعمیل پر کمر باندھنی مشکل ہو رہی ہے اور یہ بھی تو غور وجب ہے
کہ اگر تعمیل ان احکام کی غیر ممکن ہوتی تو شاستر مین مندرج کیون ہوتے اکثر قوم جو ناستک اور ملیچھ کہی
جاتی ہین تو وجہ یہ ہے کہ وے بید کے احکام کو نہین مانتے اور اس سے خلاف ہین پس جو بید و شاستر
کے فرمودہ پر عمل نہ کرے وہ ناستک و ملیچھ ہے اور جو شخص بید اور شاستر کو نہین مانتے اور خلاف کہتے
ہین یا مثل دیگر علوم کے سمجھتے ہین انکے ناستک اور جہنمی ہونے مین کچھ شبہہ ہی نہین اور جو دوزخ بہشت کو
خلاف کہتے ہین وے بھی بیشک دوزخی ہین یہ قول شرتی کے ترجمہ کیے گئے اب کتھا ان صاحبان صاحب کمال کی
کہ جو اس نشٹھا مین ثابت قدم ہو کر اور بھگوت بھگتی کو پاکے بھگوت پارائن ہوے تحریر ہوتی ہے تو وہ [illegible]
جانکی لکھمن دونہی اور ... دھیان پریم کلمیان پر تلسی سر تور ہو گئتھا راجا ہرشچندر سورج بنس مین اجودھیا کے راجہ
عظیم الشان اور دھرم آتما دن مین ایسے نامور ہوے کہ جنکی کتھا شاستر اور پرانون مین بڑی عظمت اور بزرگی کے
ساتھ لکھی ہے اور اب تک زبان زد خلائق ہے مختصر بیان بھی لکھتا ہون کہ راجہ موصوف کی زبان سے بحضرت بسوامتر
رکھیشر بعد اختتام جگ کے یہ کلمہ سرزد ہوا کہ دچھنا جو ارشاد ہو حاضر کرون بسوامتر جی نے براے امتحان راجہ

ونیز بسبب ایک عداوت کے کہ بشسٹ جی پر بہت راجہ سے تھی بالکل راج و سہ بھار طلا کی درخواست
کی راجہ نے راج تو فی الفور دیدیا اور جب سہ بھار طلا کے دینے لگا تو بسوامتر جی نے منجملہ راج کے قرار دیا
آخر یہ ٹھہرا کہ واسطے ادا ے ہر سہ بھار کے راجہ و رانی و کنور تینوں تاس فروخت ہووین لیکن جس شہر مین
واسطے فروخت ہونے کے گئے وہی شہر منجملہ راج کے پایا بشسٹ جی نے راجہ کو اشارہ کیا کہ کاشی کسی
راج مین شمار نہین وہان جاؤ اسواسطے کاشی جی کو گئے راجہ کو ایک مہتر خاکروبان و جلاد نے خرید لیا
اور خدمت لینے کفن اور محصول جلانے مردگان کی تفویض کی رانی و کنور کو ایک براہمن نے خرید کرکے رانی
کو واسطے چوکا و ظروف شوئی کے رکھا اور کنور کو واسطے لانے لکڑی و پھول کے مامور کیا جب بسوامتر جی نے
دیکھا کہ راجہ باوجود اسقدر مصائب کے اپنے دھرم سے برگشتہ نہوا تب ایک روز سانپ ہوکر کنور تیاس کو
کوکاٹ کھایا رانی شدت غم سے بیتاب ہوکر واسطے جلانے کے اسکی نعش لے گئی راجہ نے جب محصول مانگا
تو رانی نے بتعرف سابقہ بیان کیا کہ ای راجہ یہ مردہ تیرا فرزند دلبند ہی یہ کیا سخت دلی ہی کہ قطع نظر از غم
والم محصول کا مطالبہ کرتا ہی اگرچہ رانی نے کلمات دردآمیز اور غمناک بہت کہے لیکن راجہ کہ دھرم مین
مستقل و سما دھان تھا اُسحالت مین بھی دھرم سے نہ گذرا یعنی رانی کو فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا کہ بلا لینے
محصول کے اجازت جلانے نعش کی دون چونکہ رانی کے پاس کچھ واسطے دینے کے نہ تھا نعش کو لیکر
گنگا کنارے رات کو بیٹھی رہی بسوامتر جی نے جب استقلال راجہ کا اس درجہ پر دیکھا تو ایک اور شعبدہ برپا
کیا کہ رات کو بیٹا شہر کے راجہ کا مارکر متصل رانی ممدوحہ کے ڈال دیا اور پھر والی شہر سے کہا کہ گنگا کے
کنارے ایک ڈائن عورت رہتی ہی طفلان کو کھایا کرتی ہی شاید یہ لڑکا بھی اُسی نے مارا ہو راجہ شہر نے
جو تلاش کرائی تو نعش اس طفل کی جہان رانی بیٹھی تھی وہان پائی والی موصوف نے بلاتحقیقات واسطے
قتل رانی ممدوحہ کے مہتر جلادان کو حکم دیا مہتر نے راجہ ہرشچندر کے پاس بھیجدیا راجہ ممدوح بفور سننے
حکم اپنے آقا کے شمشیر بکف بے تامل اُٹھا اور ارادہ تلوار مارنے کا گردن رانی پر کیا تھا کہ زمین و زمان
مثل بید کے کانپنے لگے اور آسمان سے آواز ہائے ہائے کی آئی اور سب دیوتا برھما بشن مہیش وغیرہ
دوڑے اور راجہ کے پاس آکر ہاتھ راجہ کا پکڑ لیا اور کمال مہربانی سے بھگوت نے فرمایا کہ ہم سب دیوتا
تیرے دھرم اور اعتقاد کامل سے ازبس خوشنود و رضامند ہوگئے جو کچھ تمنا ہووے بیان کر کہ سب پورن
ہونگی راجہ نے عرض کیا کہ بجز آپ کی بھگتی کے اور کسی چیز کی تمنا نہین چنانچہ بھگوت نے بھگتی کا بردان
دیا اور پھر راجہ کا کنور روہیسر والی بنارس کو زندہ کرکے راجہ ہرشچندر کو اجازت فرمایا کہ تم ہماری اجازت سے
اجودھیا جی مین جاؤ اور بدستور اپنا راج کرو راجہ نے بعد مبالغہ قبول کیا اور تمام عمر انصاف اور بھگوت بھگتی مین

صرف کی اور رہایا کا حال بھی مثل بھگتی راجہ کے ہوا جب راجہ پرم دھام کو جانے لگا تو سب راج کاج سپرد
کنور رنتاس سے فرما کر اجودھیا باسیون کو ہمراہ لیگیا اب غور کرنا چاہیے کہ دھرم کا استقلال اور بنا
کس کس مقاصد خارج از وہم و قیاس کو عنایت نہین کرتا اور کونسا مشکل کام ہی کہ کرم کے بدولت حاصل
نہین ہوتا جو بھگوت کہ نہ کسی نے دیکھا اور نہ کوئی اُسکی کُنہ کو پہونچا وہ کرم کی عنایت سے مع تمامی دیوتا
راجہ ممدوح کا بسی بھوت ہوگیا ۲ کتھا سے صحیح نام بلی ہی راجہ بل مشہور ہوگیا ہی یہ راجہ بسیر
راجابلि
वशीभूत
پروچین و نبیرہ پرہلاد جی پرم بھگت بھگوت کے ہوے اگرچہ بعض جگہہ آٹھم نو دیان نشٹھا مین انکو شمار
کیا ہی لیکن بضمیمہ استقلال دان و دھرم کے آتما کو نویدن کیا د بہ لاچاری اسواسطے دھرم نشٹھا مین
انکو مندرج کیا جب اندر لوک اور روی زمین کا راج راجہ موصوف کو حاصل ہوگیا تب واسطے رضا مندی
بھگوت کے ننواسمید جگ کری آخرکار جگ ختم ہونے کو تھا اندر گھبرایا کہ میرا راج ہمیشہ کو چلا اور رو تحریب
اس جگ کے ہوا اور ادت ما در اندر وغیرہ دیوتاؤن نے واسطے حق رسی اپنے بیٹون کے بھگوت کا آرادھن
کیا بھگوت باون اوتار دھارن کرکے بہ سروپ برہمچاری راجہ بل کے پاس گئے راجہ نے پرنام و تعظیم
کرکے کہا کہ مہاراج جو خواہش ہو بیان کرو کہ پورن کرونگا بھگوت نے فرمایا کہ تین قدم زمین کی تمنا ہی
اس اثنا مین شکر جی راجہ کے گرو نے راجہ سے کہا کہ یہ برہمچاری بشن نارائن ہین تیرا راج چھین لیوینگے
اور ذلیل کرینگے راجہ نے کمال خوشی سے جواب دیا کہ مہاراج یہ راج آگماپائی ہی کب مناسب ہی کہ اپنے قول سے
आगमापायी
پھر جاؤن علاوہ ازان سب جپ تپ جگ دان وغیرہ اسواسطے ہین کہ انکا پھل بھگوت کے ارپن کرکے
بھگوت کو پراپت ہون جس حالت مین کہ وہ خود مجسم ہوکر میرے دروازے پر بھکھاری بنکر آئے تو اس سے بہتر
کیا ہی کہ انکو دان دیا جاوے اور جبکہ انکو دان دیا تو یہ راج و دولت وغیرہ کہ ابتک کسی بھگوت کام مین نہین
آیا تھا سب سپھل اور کام کا ہوگیا یہ کہکر واسطے شنکلپ کے تیار ہوا شکر نے بخیال خیرخواہی کمنڈل کے سوراخ
مین گھسکر راہ آمد و شد پانی کا بند کردیا بھگوت نے کُشا سوراخ کمنڈل مین ڈالی کہ شکر جی نے اپنی آنکھ نذر کرکے اور
راہ آمد آب کمنڈل کا چھوڑ کر اپنی راہ لی اور راجہ نے اُس کمنڈل سے جل لیکر شنکلپ کردیا جب شنکلپ ہوچکا تو
بھگوت نے اپنا براٹ سروپ ظاہر کرکے دو قدم سے تریہ لوک کو پیمود کرلیا اور واسطے تیسرے قدم زمین کے
विराट
راجہ کو گرفتار کرکے فرمایا کہ اور زمین تبلا راجہ نے عرض کیا کہ بموجب دھرم شاستر کے میرا جسم قیمتی تمام راج سے ہی
قیمت کا ہی ایک قدم زمین کے عوض یہ جسم موجود ہی بھگوت اُسکے بسواس اور بھگتی سے کہ اپنے دھرم مین مستقل
رہا کمال خوش ہوے اور فرمایا کہ یہ جگ وغیرہ اور سب دھرم کرم تیرے پورن اور مقبول ہوے اب تو پاتال لوک کا راج کر
منونتر آیندہ مین مستقل اندر لوک کا راج تجکو حاصل ہوگا راجہ بل نے گزارش کیا کہ ہے کرپاسندھو یہ راج وغیرہ دنیا کا بکھیڑا
मन्वन्तर

ونا پایدار ہی تمنا میری یہ ہی کہ آپ کے قدموں مین رہکر ہمیشہ فیضیاب درشنونکا رہون بھگوت نے منظور کیا
اور اب تک راجہ بل کے دروازہ پر براجمان ہین اس چرتر مین اگرچہ بھگوت نے بید مرجاد کو قائم رکھا
یعنی حسب استغاثہ دیوتاؤن کے راج اندرلوک کا اُسکو دلادیا اور عوض ذلت و بیحرمتی کے راجہ بل کو گرفتار
کرلیا لیکن بھگوت نے کرپالتا اور بھگت تبسلتا کو بھی ہاتھہ سے ندیا کیونکہ اگر کسی اور تقریب سے نصاف
دیوتاؤن کا کرتے تو یہ جابے گفت ہوتی کہ فلان بھگت کو فلانے کے ہاتھہ سے ذلت ہوئی اسواسطے خود
اوتار دھارن کیا اور تسپر بھی اپنی خواہش پوری ہونے کے واسطے اپنے ہی بھگت سے بھیک مانگی و ہتھیار
خود کچھہ نہ کیا تاکہ دل شکنی بھگت کی نہووے اور پھر جب اسپر بھی دل کو صبر نہوا تو سب دھرم کرم اور سب
جگ منظور و مقبول فرماکر مستقل راج اندرلوک کا بمنونتر آئندہ بخش دیا اور جب یہ بھی کم جانا تو اور کوئی بات
خیال مین نہ آئی سوا اسکے کہ میرے بھگتونکو میرا درشن ہمیشہ رہے اسواسطے خود راجہ کے دربان ہوگئے
اگر یہ دل کم بخت ایسی کرپالتا و دیالتا بھگوت پر غور کرکے اور نرم ہوکر چرن کملون مین نہ لگے اور تتپر نہو
تو بالضرور سنگ خارا سے بھی زیادہ تر سخت ہی اس چرتر سے چند ہدایت اور بھی ثابت ہوتی ہین اول یہ
جو کوئی دان وغیرہ سے ممانعت کرتا ہی اسکی یہ حالت ہوتی ہی کہ جو شکر جی کی ہوئی بقول کسی شاعر کے بیت
کوئی اور لیت کوئی + پہ شکر نے آنکھ ناحق کھوئی + دوسرے اگر بھگوت سنمکھ ہونے کے واسطے گرو بھی
منع کرے تو اسکا کہنا نہ ماننا چاہیے جسطرح راجہ بل نے شکر کا کہنا نہ مانا تیسرے بھگوت آتم نویدن کی مہما
ثابت کرتے ہین دیکھو آتم نویدن کی بدولت مین کس طرح راجہ بل کے بسی بھوت ہوگیا چوتھے کرمونکی
بزرگی دکھلاتے ہین کہ کرمون کا استقلال کیا کیا نعمت بخیر مرتبہ بخشتا ہی پانچوین بھگوت یہ سمجھاتے ہین
کہ اگرچہ مین نے راجہ بل کا کچھہ نقصان نہین کیا الا ظاہری اندر کے نقصان نظر آتا ہی سو باوجود اسکے کہ
مین ایشر و مالک ہون لیکن بھگت کے نقصان اور اسکے ساتھہ کپٹ کرنے سے اپنے واسطے بھی ملنے
سزا تجویز کرلی یعنے ہمیشہ کو دربان راجہ موصوف کا ہوگیا اگر کوئی اور شخص نقصان بھگت کا یا اسکے ساتھہ
کپٹ کریگا تو نہ معلوم اسکو کسقدر سزا دونگا اور کس جہنم کو پہونچاؤنگا + ۳۲ کتھا سے دوہیچ رکھیشر اگرچہ
گیانی بھگت تھے لیکن چونکہ پراپکار کے واسطے اور براے محافظت دھرم کہ مانگنے والے کو ندینا دھرم شاستر
مین ممنوع ہی جان سے بھی دریغ نہ کیا اور کرم شاستر کو بمقام دکھایا اسواسطے اس نشٹھا مین انکو لکھا کہ جب
باہم برتاسر اور راجہ اندر کے عداوت ہوئی اور برتاسر غالب آیا تب اندر نے بھگوت ارادھن کیا وہان سے
اجازت ہوئی کہ اگر دوہیچ رکھیشر کے استخوان سے کوئی سلاح تیار ہووے تو برتاسر باسانی قتل ہوسکتا ہی
راجہ اندر پاس رکھیشر موصوف کے گیا اور بنت و التماس ایسے نرم بیان سے کی کہ رکھیشر ممدوح کو رحم آجاوے

دردِ دل ظاہر کیا رکھیشر نے بیر آنکار مقدم تر سمجھکر خیال کیا کہ مانگنے والے کو دھرم سے محروم کرنا دھرم سے بعید ہی اسواسطے درخواست اندر کی منظور کرکے جوگ ابھیاس سے اپنی روح کو بھگوت دھام مین پہونچایا اور جسم اپنا اندر کو بخش دیا اندر نے استخوانون سے سلاح بجر بنوا کر اپنی کاربرآری کی اب غور کرنا چاہیے کہ جو لوگ درجۂ انتہا کو پہونچ گئے تھے اور کرم کے کرنے یا نکرنے سے انکو کچھ تعلق باقی نہین رہا تھا انکو بھی کرم شاستر کی کسقدر پیروی تھی اب ہمارا یہ حال ہی کہ تعمیل حکم شاستر تو ایک طرف رہی یہ بھی نہین جانتے کہ دھرم شاستر کسکو کہتے ہین صد آفرین * ۴ کتھا دشرتھ مہاراج ادھراج پرم بھاگوت ہوے لیکن بعض کا قول یہ ہی کہ خفیف دھرم یعنی عورت کے ساتھ جو عہد کیا تھا اسکے رہت کرنے کو جو سب دھرمون کا خلاصہ اور سب شاستر اور بیدون کا سارا اور برہما شیو وغیرہ پرم جوگیون کا دھیہ سری رگھنندن سوامی کو چھوڑ دیا یعنی بن باس دیا اسواسطے راجہ دشرتھ کرم شاستر کے عامل بھگت ہین سو تائید قول انکے اس نشٹھا مین مندرج کیا اور جو نظر غور کیجاتی ہی تو کرم او بھاگوت دھرم مین کچھ فرق بھی نہین کہ حاصل و مرجع دونون کا ایک ہی نسکام کرم جو بھگوت کی ارپن کیجاوین وہی بھاگوت دھرم ہی ان مہاراج دھراج کے بھاگ کی بڑائی شیش اور سارد ابھی بیان نہین کرسکتے اس پر گناہ ومت مند سے تو کیا بیان ہو سکتا ہی اور انصاف بھی شرط ہی کہ جس پورن برہم سچدانند گھن کو کوئی نرگن اور کوئی سگن وغیرہ طرح طرح کے سمادھی لگا کر دھیان کرتے ہین وہ ان مہاراج کی بھگتی اور پریم کے بس ہو کر خود ظاہر ہوئے اور انواع انواع کے بال چرترون سے پرانند بھی پورن کیے پھر کسکو تاب اور طاقت ہی کہ انکی بھگتی اور بھاگ کی بڑائی لکھ سکے پہلے جنم مین یہ مہاراج سوانبھو منو تھے انکے اور ست روپا انکی رانی کے تپ سے برہما اور شیو جی خوش ہو کر آئے لیکن راجہ موصوف نے کسی سے کچھ درخواست نکری اور یہ تمنا رکھی کہ جو سب کا مالک اور سوامی ہی اسکے ہمکو درشن ہووین سو بوباس بھگتا انکول وہنر بان دھنادھاری مہاراج مع سیتا سکل گن کارنی اکھل برہمانڈیشری کے ظاہر ہوئے راجہ اور رانی پرم منوہر روپ دیکھکر بیحال ہوگئے اور یہ درخواست کی کہ مہاراج تمہارے موافق ہمارا پتر ہووے اور راجہ نے اسقدر زیادہ چاہا کہ میری زیست آپ کے درشنون سے متعلق ہو بھگت سکھ دایک مہاراج نے انکے بھاو پر آنند ہو کر جب خواہش انکے بردان دیا سو وہی راجہ اجودھیا جی مین دشرتھ مہاراج ہوے اور وہی سچدانند گھن پورن برہم حسب وعدہ پتر روپ ہو کر ظاہر ہوا اور جو چرتر کیے بالمیک رکھیشر نے سو کروڑ اشلوک مین لکھے اور پھر بھی پار نہ پایا بلکہ برہما جی او نارد و سنکادک و شیو و شیش وغیرہ اور رکھیشر ابتک کیرتن کرتے ہین اور اختتام کو نہین پہونچے جب مہاراج ادھراج نے یہ چاہا کہ سری رگھنندن سوامی کو

راج ملک اپنی حیات مین کرو ون کیکئی نے حسب وعدہ ان سابقہ کے درخواست کری کہ ایک برس سے تو رگھنندن
سوامین کو چودہ برس کا بن باس ہوا اور دوسرے سے بھرت میرے بیٹے کو راج ملے چنانچہ سری رگھنندن سوامین مع جانکی
مہارانی اور لچھمن جی کے بن کو تشریف لے گئے اور مہاراج ادھراج نے چار روز تک انتظاری واپسی کی دیکھی جب
سومنت وزیر واپس آیا اور پیغام سری رگھنندن سوامین کا سنایا اور واپسی کی مایوسی ہوئی تب مہاراج ادھراج
موصوف نے اپنے جسم کو فی الفور اسطرح چھوڑ دیا کہ جسطرح بیدریغ تنکا توڑ ڈالتے ہین اور سرگ لوک کو تشریف
لے گئے ایک اعتراض عظیم اس موقع پر اکثر لوگون نے یہ بیان کیا اور کرتے ہین کہ جسوقت مہاراجہ موصوف نے
جسم کو چھوڑا تو زبان پر رام نام اور دل مین تصور بھگوت سروپ کا تھا اور بموجب قاعدہ شاستر کے یہ بات ثابت ہی
کہ ان دونون مین سے کوئی ایک یعنی خواہ تصور بھگوت سروپ کا خواہ رام نام زبان پر ہووے وہ شخص مکت
ہوجاتا ہی اور نام مہامین یہانتک لکھا ہی کہ اگر کوئی دھوکھہ سے بھی نام لیوے تو مکت مین شک نہین بھاگوت
وغیرہ پوران اور تمام شاستر و سمرتی و سوتر و بید اس بات پر متفق ہین اور اجامیل کی نظیر تری کامل دیتے ہین
کہ دھوکھہ مین نام لینے سے مکت ہوا پس کیا سبب ہی کہ راجہ دشرتھ مکت نہوئے اور سرگ کو گئے سو اسکا جواب
بعض بعض راماینون مین مندرج ہی اور شرح کرنے والون نے دلائل کے ساتھ خوب جواب لکھے ہین اور سب درست
ہین لیکن یہان صرف دو جواب لکھتا ہون ایک یہ کہ راجہ کی درخواست مکت کی نہ تھی بلکہ یہ تمنا تھی کہ مجکو بھگوت بھگتی
ہوتی رہے اور بھگتی کا ہونا تعلق بجسم ہی اسواسطے سرگ لوک کو گئے دوسرا یہ کہ بروقت مرگ راجہ کو خواہش اور تمنا
بھگوت کے درشن کی تھی اور نام کا لینا اور تصور سروپ اس تمنائے درشن سے متعلق ہو رہا تھا اسواسطے مکت
نہوئی اور بعد قتل راون سب تمنا کے درشن نصیب ہوئے فی الحقیقت جنکو بھگوت سروپ کا لطف حاصل ہی انکی
نظر مین مکت کی کیا حقیقت ہی ۵ جے زمین پر بھگت بیانے + مکت نرادر بھگت لبھانے + ۵ کتھائے بھیشم جی
پریم بھگت بھگوت کے ہوکے بارہ مہابھاگوتون مین انکی شمار ہی اس گرنتھ مین جو انکو شامل کیا تو وجہ یہ ہی کہ باوجود
حاصل ہونے بھگتی اور گیان کے تعمیل حکم کرم شاستر کی مقدم سمجھتے تھے چنانچہ شرادھ کے وقت انکے والد نے خود
آکر ہاتھ پسارا لیکن پنڈ کو انکے ہاتھ مین نہ دیا اور بیدی پر رکھا کہ حکم رکھنے پنڈ کا بیدی پر ہی بوقت شروع جنگ
مہابھارتھ باوجودیکہ بھگوت طرف جدھشٹر کے تھے اور بھیشم جی کو جدھشٹر بہ نسبت دُرجودھن کے زیادہ عزیز تھا
لیکن بتقدیم کرم شاستر کے کہ دُرجودھن کا نمک کھایا تھا دُرجودھن کی طرف رہے اور جدھشٹر کیطرف نہوئے اور رضامندی
بھگوت کی تعمیل حکم دھرم شاستر مین سمجھی ان وجوہ سے اس گرنتھ مین انکو مندرج کیا بھیشم جی موصوف دُرجودھن
وغیرہ کوروان اور جدھشٹر وغیرہ پانڈوان سے دادا یعنی جد کے برادر کلان تھے اسواسطے پتامہ مشہور ہوئے منجملہ
آٹھ بسو کے ایک بسو کا اوتار ہین گنگا جی کے بطن سے پیدا ہوئے راجہ سنتن کا گنگا جی سے یہ اقرار تھا کہ میرے افعال

انکمال کا متعرض نہووے چنانچہ سات پسر گنگاجی سے پیدا ہوے گنگاجی نے اپنے جل مین انکو چھوڑ دیا بروقت
ولادت بھیشم جی کے راجہ موصوف متعرض ہوا گنگاجی چلی گئین راجہ کو ازبس غم انکی مہاجرت کا ہوا بھیشم جی
برای خاطر داشت اپنے والد کے ستوتی کو کہ جوجن گندھا بھی اُسکو کہتے ہین اور جسکے بطن سے بیاس جی
تولد ہوئے لائے اور اقرار کرلیا کہ راج اُسکی اولاد کو ملیگا چنانچہ بعد فوت راجہ سنتن مہاتنک اس اقرار کا نباہ
کیا کہ اپنی شادی نہ کی بدین خوف کہ ایسا نہو جو اولاد ہووے دعوی راج کا کرنے لگے اور پسر کلان
ستوتی کو راج پر بٹھلایا اور خود مثل نوکران کے اُسکے اور اُسکی اولاد کے سامنے کام کرتے رہے راجہ بنارس کی
دختر کے سبب سے کہ نام اُسکا انبا تھا نوبت جنگ کی پرسرام جی سے پہونچی لیکن شادی اُس عورت کے ساتھ
نہ کی اور پرسرام جی کے ساتھ ایسے لڑے کہ اُنکو بجز آشتی کرلینے کے اور کچھ علاج نظر نہ آیا رحم اور پیار کا یہانتک تھا
کہ اپنی جان سے بھی دریغ نکیا یعنی ہراول فوج دُرجودھن کے بروقت جنگ مہابھارتھ بھیشم جی موصوف تھے
راجہ جدھشٹر نے جب دیکھا کہ تا حیات بھیشم جی کے ہرگز فتح ممکن نہین رات کے وقت بھیشم جی کی خدمت مین
حاضر ہوا اور اپنا درد دل ظاہر کیا بھیشم جی کو رحم آگیا اور اپنے قتل کی تدبیر بیان کردی اور اگلے روز
ارجن نے حسب فرمودہ انکے سکھنڈی کو درمیان مین کھڑا کرکے ایسے تیر مارے کہ سر بچھا یعنی تیرون کے
بچھونہ پر آرام فرمایا بھگوت کو رضامندی بھیشم جی کی اسقدر منظور تھی کہ انکی بھگتی کے بس ہوکر اپنے
عہد کو چھوڑ دیا اور انکا عہد پورا کیا یعنی بروقت سامان جنگ باہم کوروان اور پانڈوان کے بھگوت نے
ایک اچھوہنی فوج بطرف دُرجودھن کے بھیجدی اور بعوض اُسکے خود تنہا طرف پانڈوان کے رہے لیکن
دُرجودھن سے اقرار نہ لینے سلاح کا اپنے ہاتھ مین کرلیا بھیشم جی نے جو یہ سنا تو رہنا بھگوت کا طرف پانڈوان کے
صرف بباعث بھگت بتسلتا کے جانکر بحالت پریم بے محابا یہ بات زبان پر لائے کہ جو بھگوت کو جکڑ نہ پکڑا دون تو
گنگا اپنی ماتا کو شرمانے والا ہون اور راجہ سنتن کا بیٹا نہین جب لڑائی شروع ہوئی تو ایک روز بھیشم جی نے
فوج پانڈوان کو زیر و زبر کرکے ارجن کو اپنے تیرون سے ایسا دبایا کہ قریب تھا تنگ اور عاجز ہوکر ہلاک ہوجاوے
بھگوت جو رتھبان تھے یہ حال متغیر اور پریشان اپنے بھگت کا نہ دیکھ سکے اور بتقاضاے بردبھگت جھکت
کے چکر ہاتھ مین لیکر طرف بھیشم جی کے دوڑے بھیشم جی بھگوت کو آتا دیکھکر اور
بھگت بتسلتا کا خیال کرکے پرم آنند مین مگن ہوگئے اور سوربیر روپ بھگوت کا دیکھنے مین اسقدر
مصروف ہوئے کہ کچھ خبر اپنی اور تیر و کمان کی نرہی بھگوت جب نزدیک پہونچے اور یہ حال بھیشم جی کا
دیکھا تب اپنا اور انکا عہد یاد آیا اور ہنسکر لوٹ آئے اس چترتر سے ہرگز یہ خیال نہین ہوسکتا کہ
بھگوت ایک بھگت کے خاطر دوسرے بھگت کا قتل کردیتے لیکن یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بھگوت

اپنے بھگتون کی دلجمعی فرماتے ہین کہ مین اپنے بھگتون کی سہاسے یا انکا عہد پورا کرنے کے واسطے اپنے
عہد اور بید مرجاد پر نگاہ نہین کرتا ایک اعتراض خفیف یہ پیدا ہوا کہ بھگوت بھگت مثل عورت پتی برتا کے تابع पतिव्रता
مرضی مالک کے ہوتے ہین بھیشم جی نے جو یہ ہٹھ کی کہ بھگوت کو سلاح پکڑوا دونگا اسکی کیا وجہ ہی سو
واضح ہو کہ بھگتون کے چرترون مین مثل بھگوت چرترون کے چون و چرا کو دخل نہین نہ معلوم اسوقت
کیا خیال تھا الا بظاہر دو ایک سبب یہ معلوم ہوتے ہین کہ بھیشم جی کو شاسترون سے معلوم تھا کہ جو
بھگوت چکر سے قتل ہوتا ہی اسکو آواگون نہین ہوتا اسواسطے بھیشم جی کو یہ خیال ہوا کہ آخر اس لڑائی
مین قتل نیچ (?) دشمن شدنی ہی لیکن جو بھگوت چکر سے مارا جاوے غنیمت ہی اسواسطے بھگوت کو چکر
پکڑوا دینے کا عہد کیا علاوہ ازان بھگوت بھگتون کا دستور ہی کہ کسی حالت مین ہون بھگوت دھیان سے
خالی نہین رہتے سو بھیشم جی کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو بروقت لڑائی کے بھگوت کا دھیان چھوٹ جاوے
کسواسطے کہ بھگوت کے بیر بھیس روپ کو کبھی نہین دیکھا تھا مادھرج روپ کا دھیان کیا کرتے تھے سو واسطے
دیکھنے بیر بھیس روپ کے یہ تدبیر کری اور یہ بات اُن اشلوکون کے مطلب سے پیدا ہوتی ہی کہ جو بروقت پرم دھام
ہونے بھیشم جی کے بھگوت دھیان مین لکھے ہین اور سورداس جی کا پد بھی موید اُس مطلب کا ہی کہ مطلع اسکا
یہ ہی پدوا ایٹ پیت کے پھراں + کر گہہ چکر چرن کے دھاون نہین بسرت وہ بان + عرصہ تک سر سجیا پر
رہنے کا سبب بموجب نوشتہ مہابھارت کے یہ ہی کہ اُنکے والد نے دعا قادر رہنے کی ملک الموت پر اُنکو دی تھی
سو واسطے مشہور ہونے بزرگی وسد ھتا اپنے والد کے باون روز تک سر سجیا پر رہے در باختیار خود جسم کو
چھوڑا اور اصل سبب یہ ہی کہ بھیشم جی کو یہ منظور تھا کہ بھگوت کا روپ انوپ دیکھتے ہوئے دیہہ تیاگ کرین
سو اگرچہ مابین اس عرصہ کے ایک دو دفعہ بھگوت کے درشن ہوئے لیکن حسب دلخواہ فرصت نہ دیکھی
اسواسطے باون روز تک سر سجیا پر رہے جس روز خوب فرصت مین بھگوت کے درشن ہوے اُس روز
اسطرح سے بھگوت دھام کو گئے کہ سامنے آنکھون کے خود بھگوت سب سو بھا کے دھام موجود تھے
اور دل مین بھگوت کے چرتر اور زبان پر نام مبارک کہتا ہے سورتھ سو سودھنوان सुरथ सुधन्वा
ہر دو برادر حقیقی پسران راجہ نیل دھج ایسے پرم بھگت اور شاستر دان و عامل ہوئے کہ بھگوت نے
جنکو درشن دیئے اور بھگوت روپ کو دیکھتے ہوئے پرم دھام کو پہونچے جب ہیب جگ راجہ جدھشٹر کا
راجہ نیل دھج سوروت کے ملک مین پہونچا تو راجہ نے گھوڑے کو پکڑ لیا اور محافظان ہیب کے ساتھ
دوسطے لڑائی کے تیار ہو کر حکم دیا کہ صبح کو جو رزم گاہ مین حاضر نہوگا تو گرم تیل کے کراہ مین
ڈالا جاویگا سو سب فوج حسب الحکم حاضر ہوئی لیکن سودھنوان پسر خورد راجہ جب تیار ہو کر چلا تو

اسکی استری نے کہ اسی روز استری دھرم ماہیانہ سے فارغ ہوئی تھی درخواست رت دان (مباشرت) کی کری سودھنوان
نے دھرم کو بچار کر بہ تعمیل حکم شاستر کے ادائے فرض استری کا اول دھیب جانا اور بعد فراغ از رنگاہ مین
حاضر ہوا سنکھہ اور لکھت وزیران راجہ کو سودھنوان کے ساتھ چشمک تھی اسواسطے بحضور راجہ شاکی
دیرپرسی اور عدول حکمی کے ہوئے اور عذرات سودھنوان پر فتوا عدم جواز لگایا آخر گرم تیل کے کڑاہ مین ڈالدیا
بھگت رچھک مہاراج نے جسطرح پہلاد پر آتش سوزان کو سرد کر دیا تھا اسیطرح اس تیل مجسم آتش کو بھی سرد
کر دیا کہ سودھنوان اسمین اشنان کرنے لگا معاندین کو خیال ہوا کہ شاید یہ تیل خوب گرم نہوگا واسطے امتحان کے
ایک ناریل اسمین ڈالا کہ فی الفور جلکر پھٹ گیا اور ایک ٹکڑا اسکا سنکھہ کی پیشانی پر اور دوسرا لکھت کے
اس زور سے لگا کہ دونون مرگئے اور سزائے اپنے کردار کو پہونچے فی الحقیقۃ + بھگت دروہ کر کو اوہ
نہ بانچھو + راکھت نہین بھگت کو دروہی یہ پرن کر پاندھ کو سانچو + بعدازان سودھنوان ارجن (دشمنی ۱۲) کے
مقابل ہوا اور ایسا لڑا کہ ارجن کو تنگ کر دیا خود بھگوت (عہد ۱۲) کہ اسوقت رتھ بان ارجن کے تھے اسکے ہر ایک حملہ
اور تیر کے زور کو دیکھکر واہ واہ اور آفرین کرتے تھے ارجن یہ ستایش اور تعریف نسہار سکا اور ایک تیر ترکش سے
تند نکالکر بولا کہ اس تیر سے سودھنوان کو ہلاک کرونگا سودھنوان نے جواب دیا کہ مین اس تیر کے راستہ ہی
مین دو ٹکڑے کردونگا جب ارجن نے اس تیر کو چھوڑا تو سودھنوان نے ایسا تیر مارا کہ راہ ہی مین دو ٹکڑے
ہوگیا لیکن چونکہ ارجن پرم بھگت تھا عہد اسکا اسطرح پورا ہوا کہ بعد کٹ جانے اس تیر کے نصف تیر کہ
جسمین پیکان تھی سیدھا سودھنوان کے سر پر پہونچا اور سر اسکا تن سے جدا کر دیا پھر سورتھ اسکا
بڑا بھائی مقابل ہوا اور وہ بھی سودھنوان سے بڑھکر لڑا ارجن نے ایک تیر لیکر عہد کیا کہ اس تیر سے
قتل کرونگا اور سورتھ نے کہا مین تجکو رتھ سے آلٹ دونگا بعدہ ارجن نے اس تیر کو چھوڑا کہ سر
سورتھ کا علیحدہ ہوگیا لیکن بعد جدا ہونے کے اس زور سے ارجن کے رتھ مین آکر لگا کہ رتھ ارجن کا
آلٹ گیا اور ارجن و سری کرشن مہاراج زمین پر گر پڑے سران دونون بھائیونکے شیوجی کے رنڈمال (سرون کی مالا ۱۲) مین
پہونچے اور یہان بھگوت مین سما گئے مطلب شیوجی کا اپنے رنڈمال مین رکھنے سے واسطے اس
ہدایت کے ہی کہ بھگوت بھگتون کے درجہ کو دیکھنا چاہیے کہ جنکا سر بیت تن ایشون کے ہوتا ہی یا یہ بات
شیوجی سمجھے کہ یہ دونون بھائی ایسے پرم بھگت تھے کہ انکا درشن ہر وقت واجب ہی اسواسطے اپنی
مالا مین ان سرون کو رکھا یا یہ خیال فرمایا کہ بھگوت کے حصہ مین تو انکے پران آئے ہمکو بھی تو کچھ ملنا
چاہیے اسواسطے دے سر اپنی مالا مین رکھے غرض شاستر کے احکام کی تعمیل اور بھگوت بھگتی
کو سب کچھ طاقت ہی جو کچھ کہا جاوے سو کم ہی + کتھا سے راجہ ہرکاس پرم بھگت

اور سادھ سیوا ہوبے لیکن دھرم شاستر کی تعمیل ازبس واجب اور لازم سمجھتے تھے اسواسطے اس شلوکمین
تحریر کیے گئے یہ راجہ پاٹن شہر کے راجپوت تو ور پناہ دہی مین مثل راجہ شیوی کے اور دان دینے مین
مثل دد ھیچ کے اور ایفاے وعدہ مین مثل بل راجہ کے اور بھگوت بھگتی مین مثل پرہلاد کے تھے کہ
ان سب کا ذکر اس بھگت مال مین مندرج ہی اور رچھوار نشٹھا مین مثل راجہ جگدیو کے ہوئے کہ حال
اُسکا اسجگہ لکھا جاتا ہی راجہ جگدیو موصوف شجاع و عادل و سخی تھا اور رچھوار نشٹھا اسقدر رکھتی کہ ایک
نٹنی نے تماشا راجہ کے روبرو کیا اُسکے راگ اور ناچ اور کلا وغیرہ سے محظوظ ہوکر فکر واسطے انعام کے
کرنے لگا لیکن بمقابلہ اُسکے ہنر کے کچھ خیال مین نہ آیا بجز اسکے کہ سر اپنا اُسکو بخش دیوے نٹنی نے
عرض کیا کہ جب ضرورت ہوگی لیجاؤنگی اور یہ عہد کیا کہ انعام کا دینا اس راجہ پر ختم ہوگیا واسطے انعام کے
دست رہت کسی کے سامنے دراز نہ کرونگی بعد ازان دوسرے راجہ کے سامنے جو تماشا اُس نٹنی کا ہوا
اور وہ انعام دینے لگا تو نٹنی نے دست چپ واسطے انعام کے پسارا راجہ ناراض ہوا اور سبب پوچھا نٹنی نے
بیان کیا کہ دست رہت راجہ جگدیو کے نذر ہوچکا ہی اُس سے سواے اور کون ایسا داتا ہی کہ جسکے روبرو
ہاتھ پھیلاؤن راجہ مذکور نے کہا کہ مین وہ چند راجہ جگدیو سے دے سکتا ہون بیان کر کہ اُسنے کیا دیا ہی
بعد گفتگو بسیار کے راجہ نے عہد کیا کہ جو راجہ جگدیو نے دیا ہی اُس سے دوچند بالضرور دونگا نٹنی پاس راجہ
جگدیو کے گئی اور اسکا سر لیکر راجہ کے پاس آئی اور روبرو رکھکر بیان کیا کہ راجہ جگدیو نے سر اپنا مجکو
بخشا تھا سو موجود ہی تو بھی ایفاے اپنے وعدہ اور عہد کا کر راجہ مذکور شرمندہ ہوکر اٹھ گیا اور پھر
نٹنی کو صورت اپنی نہ دکھائی نٹنی مذکور نے سر راجہ جگدیو کا اُسکی نعش پر رکھکر وہ راگ کہ جس سے راجہ موصوف
خوش ہوا تھا گایا کہ فی الفور زندہ ہوگیا اور یہ رچھوار نشٹھا اُسکی تمام جہان مین مشہور ہوئی ایکبار ذکر
جگدیو کا ہی کہ کسی راجہ کی لڑکی اُسپر عاشق ہوگئی اور پیغام شادی کا بھیجا راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا
والد دختر مذکور نے کسی بہانہ سے راجہ جگدیو کو اپنے شہر مین بلواکر معرفت وزیران کے اُسکو فہمایش
کرایا اور دختر نے بھی اپنا تعشق اور اضطراب ظاہر کیا لیکن راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا آخر یہ نوبت
پہونچی کہ اُس دختر بداختر نے سر راجہ جگدیو کا واسطے دیکھنے کے کٹوا منگایا لیکن اس حالت مین بھی بھگوت نے
راجہ جگدیو کا ایسا عہد پورا کیا کہ بےجان سر نے صورت اُس دختر کی نہ دیکھی حالانکہ چند دفعہ وہ دختر مقابل چہرہ کے
گئی لیکن جسوقت وہ سامنے آتی تھی اسیوقت چہرہ راجہ کا دوسری طرف کو پھر جاتا تھا مطلب یہ نکلا کہ عورات سے
پرہیز جو تھا اسقدر ہوا اور بیشک قرب عورات کا واسطے سالک کے ایسا دکھدائی ہی کہ کبھی بھگوت کے حصول
کا بمانند مرنے کے نہیں ہے دنیا بھگوت وغیرہ پرانون مین ہزار جگہ اس بات مین ہدایت ہی قصہ کوتاہ یہ

راجہ ہرداس بھی بھواز نشٹھا مین ایسے ہی تھے گویا تو نورکل مین مثل آفتاب کے ہوے بعد ارجن کے کلجگ مین
یہ راجہ دھرماتاون مین بڑے جس وانے گذرے اور تلک و مالا وغیرہ بھگوت بھیکھ و سادھو سے جو کچھ
محبت تھی اسکا تو بیان نہین ہو سکتا یکے از ہزار یہ ہی کہ ایک دفعہ نصف شب کو واسطے رفع حوائج ضروری کے
بالاخانہ پر جانے کا اتفاق ہوا وہان اپنی دختر کو ایک فقیر کی بغل مین برہنہ سوتا دیکھا چادر اپنی اون
دونون پر ڈالکر چلے آئے صبح کو جو وہ دونون اٹھے تو چادر کو پہچان کر خائف و ہراسان ہوے اور
فقیر بیچارے نے ارادہ فرار کا کیا لیکن راجہ نے بشیوہ دھرم کو بچار کر کچھ نہ کہا بلکہ جب اس فقیر کو نادم اور
پشیمان دیکھا تو اسکے قدمون مین اپنا سر رکھا اور صرف اسقدر ہدایت کافی سمجھی کہ ایسے کامون سے
تمھارے فریق کی مذمت ہوتی ہی اور مجکو سننا مذمت کا ناگوار ہی اسواسطے ایسے کام پردہ کے ساتھ کرنے
چاہیے چونکہ راجہ بھگوت بھگت تھا اسقدر ہدایت واسطے اوس فقیر کے مثل پرم منتر کے ہوئی کہ بازی
کو چھوڑکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوا غور کرنا چاہیے کہ اسقدر تحمل اور رحم و عیب پوشی و اعتقاد

سوائے ہر بھگتان کے اور کس مین ہی

نشٹھا دوم بھاگوت دھرم پرچارک یعنی رواج دہندگان بھگوت بھگتی مشتمل بر کیتھا بست بھگت
سری رگھنندن سوامین کے بیاس اوتار کو ڈنڈوت ہی کہ واسطے اودھار جگت کے بیدون کو ترتیب
اور برمہہ سوتر اور مہابھارت اور اٹھارہ پوران و سمرتی کو تصنیف کرکے بھاگوت دھرم کا رواج دیا اور چرن
کملون کی کلس بیکھا کو ڈنڈوت ہی کہ مہاموہ بر تراشمر اور پاپ کے پہاڑون کو نیست و نابود کنندہ ہی بھاگوت
دھرم اسکو کہتے ہین کہ بھگوت بھگتی کے متعلق جو کچھ کیا جاوے یعنی سیوا پوجا بھجن سمرن کیرتن وغیرہ
اور پرچارک کے معنی رواج دہندہ کے ہین اگر کسی کو یہ شبہہ ہووے کہ دھرم نشٹھا جو اول تحریر ہوئی
اسمین اور بھاگوت دھرم مین کیا فرق ہی سو واضح ہو کہ دھرم نشٹھا تو مراد کرم سے ہی خواہ وہ کرم سکام ہون
یا نشکام اور بھاگوت دھرم اسکو کہتے ہین کہ جو نشکام کرم اس جنم خواہ جنمہای ماضیہ مین کیے ہین اور انکو بھگوت
کی نذر کرکے بھگتی حاصل ہوئی ہی اوس بھگتی کے متعلق جو کچھ کرنا رہجب ہی وہ بھاگوت دھرم ہی جبکہ بھگوت
دھرم مین سالک کا دل لگا اور ہر وقت ظاہر و باطن کی توجہ اوس طرف رجوع ہوئی تو دیگر کرم کرنے نکرنے کا
اختیار ہی اور اکثر آچاریون کا اتفاق اس بات پر ہی کہ کرمون کی بدولت بھگوت بھگتی حاصل ہوتی ہی
جب تک کہ استغراق اور محو کے درجہ کو نہ پہونچے تب تک جو کرم مثل سندھیا وغیرہ کے فرض ہین انکو کرتا رہے
اور واضح ہو کہ اگرچہ بظاہر یہ دو بات مختلف سی معلوم ہوتی ہین لیکن حقیقت مین کچھ اختلاف نہین ہو واسطے
کہ جو شخص بھاگوت دھرم مین بدل متوجہ ہی وہ جو کرم کرتا ہی وہ سب متعلق بھگوت بھگتی کے ہین انکو کرم

نہ سمجھنا چاہیے سو اُس بھاگوت دھرم کے کہ جسکا بیان ہوا پرچارک یعنی رواج دہندہ مثل کشتی کے ہین
کہ خود پار جاویں اور اوروں کو بھی اُتار دین ترن تارن جو لفظ مشہور ہے وہ سالکان موصوفین کے واسطے ہے اگرچہ
رواج دہندہ بھاگوت دھرم کے خود بھگوت ہین کہ برہما جی کو بید کا اُپدیش کیا اور بید کے موافق بھاگوت
دھرم نے رواج پایا لیکن بمقتضائے کرپا تھا اسقدر توجہ اُس دھرم کے رواج مین فرمائی کہ بید اور برہما
پر بھی حصر نہ رکھا اور چند تدبیر دیگر پیدا کردی یعنے بھگتون اور رکھیشرون کی زبان سے سوتر اور تنتر اور
سمرتی اور بیدانت پاتنجل میمانسا وغیرہ چھہ شاستر و بالمیک رامائن و مہابھارتھ وغیرہ اتہاس و پوران
تصنیف کرائے انکے بموجب رواج اس بھاگوت دھرم کا ہوا اور لوگ اُنکا سرون کیرتن کرکے کرپا رتھ ہوتے
اور ہوتے ہین بعد ازان جب بھگوت نے دیکھا کہ لوگون کی طبیعت طرف مضامین شاعرانہ کے راغب ہے تو
بذریعہ ناٹک و چمپو و کاویہ و ساہت شاستروں کی ہدایت کی اور جب اُنکی فہمید سے لوگونکی عقل کو کوتاہ دیکھا
تو تصنیف شرح کا رواج دیا اور جب انکو بھی لوگ بسہولیت نہ سمجھ سکے تو پہلے آچارجون کو بجسم گسائین تلسی داس
و سور داس و نابھا و اگر داس و نند داس و کرشن داس وغیرہ کے کلجگ مین پیدا کرکے بھاکھا مین چرتر اور
بھاگوت دھرمونکو تصنیف کرایا اور اسکا رواج دیا علاوہ ازان دوسری تدبیر واسطے رواج اس بھاگوت دھرم
کے یہ کری کہ خود زبان مبارک سے نمایش اُن دھرمونکی فرمائی اور پھر لچھمی جی مہارانی اور اپنے پارشدو
برہما و شیو و سنکادک و نارد و شنکر آچارج و برہست و بشسٹ و بیاس وغیرہ ہزارہا رکھیشونکو گرو بناکر ہدایت
اور افزایش اُن بھاگوت دھرمون کی کری اور زمانہ کلجگ مین شنکر آچارج و رامانج سوامین و نمبارک سوامین
و مادھو آچارج و بشن سوامین و ولبھ آچارج و بہت ہرنبس جی وغیرہ صدہا آچارج اپنی بھبھوتی کلا و انس اویس
اوتار سے ظاہر کرے اب تک جنکی کرپا سے کرورون جیو مہاپاپ آتما اُنکا اُدھار ہوتا ہے پھر تیسری تجویز یہ کی
کہ اپنے مندر و مورتی و عبادتخانہ مثل بدرکاشرم وغیرہ اور اپنے دھام مثل اجودھیا و متھرا وغیرہ اور
تیرتھ مثل گنگا جمنا پشکر وغیرہ پیدا کیے کہ اُنکی بدولت بھگتی کا رواج ہوا مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ
بھگوت کو رواج دینا اپنے بھاگوت دھرم کا اور قائم رکھنا اُسکا اسقدر منظور ہے کہ جب کبھی اندک بھی
اسمین خلل آتا ہے یا کوئی ہارج ہوتا ہے تو خود اوتار لیکر اُن ہارجان کا قتل کر دیتے ہین اور اپنے دھرم کو
قائم رکھتے ہین چنانچہ گیتا مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ اے ارجن جب دھرم مین کمی آتی ہے اور ادھرم
کی ترقی ہو جاتی ہے تو مین خود واسطے سہائی اپنے بھگتون کے اور ناس کرنے دشٹون اور قائم کرنے اپنے
دھرم کے اوتار لیتا ہون پس بہت ضرور اور لابد ہے کہ جہان تک ہو سکے رواج بھاگوت دھرم مین سعی
و کوشش کرے کہ اس سے رضامندی بھگوت کی جو سب مقدمات پر مقدم تر ہے ہوتی ہے اور رواج ہند

وبھبھوتی اوتار بھگوت کا تصور کیا جاتا ہی ایک جگہ شاستر مین لکھا ہی کہ جو کوئی ایک شخص بلکہ کہ بھگوت
کے سنمکھ کر دیتا ہی اُسکو دس ہزار اسمید جگ کا پھل ہوتا ہو بھگوت کتھا کرانی ٹھاکر دوارہ وغیرہ دیو مندر
عبادتخانہ دھرم سالہ باغ تالاب پانتھ سالہ چاہ وغیرہ ایسی عمارت کہ جنکے سبب سے بھگوت بھجن کرنیوالون
اور خلقت کو آرام ہو طرح دینی بھگوت جریترون کو تصنیف کرنا اور شرح پوتھی ہاے متقدمین کی بنانی
ادھرم سے ہٹا کر بھاگوت دھرم مین لگا دینا سدا برت وغیرہ ہر جگہ اور بالخاص شل ہر کا سمرتم اجودھیا
دہردوار وغیرہ معبد کلان پر جاری کرنی ہر روز ایکادشی و دیگر بھگوت برت مین جاگرن (जागरण) کرنا اور سماج
بھگوت کیرتن کا ہونا اور جس روز کہ بھگوت کے اوتار ہوئے ہین اُس روز اور دیگر تیوہارون کو بھگوت کا
تیوہار جانکر کمال خوشی اور محبت اور دھوم دھام کے ساتھ اُتساہ (उत्साह) کرنا اور بڈیا یعنی علم کے پڑھنے مین
کوشش کرنی وعلی ہذا القیاس ایسے ہی اور کام کہ جنکے سبب سے لوگون کو طرف بھگوت کے رجوعات
اور رغبت ہو کرنے یہ سب اسباب افزایش بھاگوت دھرم کے ہین جو شخص کہ بھگوت بھگوت ہین اور صرف
واسطے اُدھار اور اُپکار لوگون کے اُنکی توجہ ہی اُنکی تعریف توصیف تو کس سے ہو سکتی ہی کہ کرتا تجھ
روپ ہین لیکن جو شخص واسطے نیکنامی اور نمایش وغیرہ دنیا کے اس بھاگوت دھرم کا پرچار
کرتا ہی وہ بھی بھگوت کو عزیز ہی کہ اُسکے بدولت ہزارون لاکھون کو فیض عام ہوتا ہی اور بالیقین کہ
اُس دھرم کے ثواب اور کسی بھگت کی دعا سے اُسکا دل بھی بھگوت مین رجوع ہو جایگا مہا بھگوت
دھرم کے رواج دینے والون کی شاسترون مین اس درجہ نہایت سے لکھی ہی کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا
اور ایک کتھا اننتا چارج (अनन्ताचार्य) کی جو پوتھی پرپنّ امرت (प्रपन्नामृत) مین مندرج ہی یاد آئی کہ اُس سے مہا ایسے بھگتون کی ظاہر
ہوتی ہی یا بین ٹھاکردوارہ اور شہر کے راہ آمد شد مین غار پڑ گیا اور راستہ خراب ہو گیا اننتا چارج موصوف
خود ٹوکری اور پھاوڑہ لیکر اُس غار کو بھرنے لگے تا کہ لوگون کو تکلیف آمد و رفت کی نہووے اور
استری کہ حاملہ تھی اُسکو بھی اس خدمت مین شامل کیا جب ایام وضع حمل کے قریب آئے اور استری
ممدوحہ کو بسبب ڈھونے ٹوکری کے تکلیف ہونے لگی تو بھگوت نے مزدور کا روپ بنا کر استری
ممدوحہ کو فرمایا کہ تمھاری عوض مین ٹوکری ڈھوتا ہون تم آرام کرو بعد تھوڑی دیر کے اننتا چارج نے
دیکھا کہ سواے عورت کے کوئی مزدور ٹوکری ڈھوتا ہی سونٹا لیکر دوڑے اور فرمایا کہ تو کون ہی جو ہمارے
حصے مین زبردستی شریک ہوتا ہی جب نزدیک پہونچے تو بھگوت کو بجز گریز کے اور کوئی تدبیر نسوجھی
اور مندر مین جا گھسے اننتا چارج جی کو سونٹا لیے پیچھے تھے جو مندر مین پہونچے تو بھگوت کا جسم
مبارک مٹی اور گرد مین بھرا دیکھکر جان گئے کہ خود بھگوت استری پر رحم کرکے ٹوکری ڈھوتے تھے

اننتا چارج نے دست بستہ پریم مین مگن ہوکر عرض کیا کہ مہاراج کار غلامی غلامون کو لائق ہی نہ آقا کو
درینصورت ہر ایک کو بقدر اپنے اپنے حوصلہ اور اعتقاد کے ازبس واجب اور لازم ہی کہ اس پریم دھرم
کے رواج مین ہمہ تن دل وجان سے کوشش کرے جسکیو جس کسی زبان مین علم نصیب ہوا ہی
اور شاعری کی طرف توجہ ہی تو بھگوت چرترون کو تصنیف کرے لیکن صدہا شاعر دیکھنے مین آئے سوائے
واہیات بکواد کے مطلق انکو اسطرف توجہ نہین بعض سے جو گفتگو ہوئی کہ تم بھگوت کے چرتر بیان کرکے
کسواسطے اپنی گویائی اور ظاہر باطن کو پاک نہین کرتے تو کسی نے جواب دیا کہ صاحب ہم وحدانیت کا
بیان کرتے ہین اور بعض نے فرمایا کہ بندش مضمون کی اسی طرز پر اچھی ہوتی ہی کہ جیسا رواج ہی اور بعض کا
یہ قول ہی کہ شاعرون کا دل سوائے فکر مضمون کے دوسری طرف نہین جاتا یہ بھی تو عبادت ہی اور علے
ہذا القیاس ایسے ہی دیگر جواب نامعقول وواہی دیتے ہین شرح ان جوابات کی اور پھر انکا قدح کرنا داخل
مزخرفات مثل انکی شاعری کے سمجھا خلاصہ کلام کا یہ ہی کہ جس شاعری و تصنیف مین بھگوت چرترون کا
بیان نہین وہ محض ناکارہ اور ہیچ ہی گو سب قاعدے شاعری کے اسمین ادا ہوئے ہون گسائین
تلسی داس جی نے ایسی تصانیف کے واسطے راست فرمایا ہی ✤ بدہ بدنی سب بھانت سنواری ✤
سوہ نہ لشن نبا بر ناری ✤ یعنے بلا بھگوت چرترون کے جو تصانیف سب قاعدے سے درست بھی ہین
لیکن ایسی ہین کہ جسطرح کوئی عورت خوبصورت مثل ماہتاب کے بلا پارچہ برہنہ اچھی معلوم نہین ہوتی
اکثر معاملات کا رواج حصر بر دولت ہی سو دولتمندون کو خوب معلوم ہی کہ دولت کسی کے گھر نہ پہلے قائم
رہی نہ اب رہیگی ہاتھ خالی آئے اور اسیطرح چلے جاوینگے اس دولت کا نام مایا اور لچھمی یعنی بھگوت کی
پتی برتا استری ہی جہان انکا خاوند رہیگا وہین وہ رہیگی ورنہ فوراً چلی جاویگی مطلب یہ ہی کہ اگر دولت کو
برائے دوام قائم کرنا چاہے تو بھگوت کی راہ پر اسکو خرچ کرکے ہمیشہ بھجن اور سیوا مین مصروف رہے
ہزارہا ساہوکار اور امیر ہوگذرے کسیکا نام بھی کوئی نہین جانتا اور جن لوگون نے قدیم مندر تالاب
دھرمسالہ معابد وغیرہ بنوائے اب تک انکا نام روشن ہی اور آیندہ رہیگا پس نہایت افسوس کی
بات ہی کہ دولت کو پاکر بھگوت دھرم کا رواج نہ ہے ایشر اور جیو اور سنسار اور بیراگ اور
بھکتی اور گیان اور بیراگ اور دیگر مدارج مذہب کا جاننا حصر اوپر بدیا یعنی علم کے ہی جب سے چارون برن
یعنی براہمن چھتری بیس شودر مین سے شاستر کا پڑھنا موقوف ہوا تب سے سب دھرمونکا ناس ہوگیا
ملک دکھن یعنی چینا پٹن مین تیلنگ دور اور دوبارہ مہار مین دستور ہی کہ اگر کسی کا لڑکا شاستر پڑھنے مین
شرارت کرتا ہو تو والی آسکے باطلاع حاکم باجلانہ پاٹھ شالہ مین بھیجدیتے ہین اور جب تک شاستر

نہین پڑھ لیتا جولانہ نہین نکالتے اس سبب سے اُس ملک کے سب لوگ اپنے دھرمون پر
قائم ہین بلکہ براہمن سے لیکر نیچ قوم تک کوئی شخص اِشٹ آپاسنا سے خالی اور ناواقف نہین
اور ودام تزویر مخالفین مین کم آتے ہین اسواسطے جہان تک ممکن ہو خویش و بیگانہ کو شاستر کے پڑھنے
پڑھانے کی ہدایت کیجیے اور اگر سنسکرت بسببہ نہ پڑھ سکے تو بھاکھا پڑھ لینا مطلب کو پہونچا دیتا ہی
گسائین تلسی داس جی کی رامائن اور سور ساگر کو منجملہ دیگر گرنتھون کے بھگوت نے یہ پرتاپ اور معجزہ
بخشا ہی جو نیم کرکے پڑھتے ہین ضرور بھگوت کی پریت ہوجاتی ہی و علی ہذا القیاس نندہ ہس کرشندا
اگر داس جیسے سوامین پرمانند وغیرہ کی تصانیف کا حال ہی اور بھگت مال کا ذکر ابتدا مین تحریر
ہوا بھگوت کتھا کا کرانا اور اسکے سننے کی ترغیب دینی لواحقین اور اولاد کو جسطرح واسطے حصول
دنیا کے علم مروجہ پڑھانے کی فکر ہوتی ہی اسیطرح بھگوت کی طرف رجوع کرنا اور بشن سہسر نام و گیتا و
استوار اج وغیرہ بھگوت استوترون کا پڑھا دینا بہت ضروریات سے ہی جو شخص اپنی اولاد اور لواحقین
کو بھاگوت دھرم مین رجوع نہین کردیتے اور دھرم کے متعلق علم نہین پڑھاتے تو جو گناہ او نسے
مدت العمر مین ہوتے ہین اُنکے بزرگون کے ذمہ ہی کسواسطے کہ بموجب شاستر کے پڑھا دینا اُن علوم کا
اُنپر فرض تھا اور جنکی اولاد بھگوت بھگت ہوتی ہی تو اپنے بزرگون کو بھی دوزخ سے نکالکر مکت
کردیتے ہین گواہی پرہلاد وغیرہ بھگتون کی کافی ہی ہے کرپاسندھ ہے دین بندھو ہے سکھنندن مہاراج
کچھ اس خانہ زاد کی طرف بھی نگاہ ہی کہ سواے آپ کے چرن کملون کے اور کوئی سرن و پناہ مجھکو
نہین اگر میرے اعمال و افعال پہ نظر ہوگی تو بشیار جنمون تک ٹھکانا میرا لگنا غیر ممکن ہی اسواسطے صرف
کرپا اور رحم کا امیدوار ہون اگرچہ یہ بات جانتا ہون کہ جسقدر دکھ اور سنساری لوگون کے سامنے
دست بستہ اپنی عاجزی وغیرہ کا بیان کرکے چاپلوسی اور منت خوشامد کرتا ہون اور خوف سے بیحواس
ہوکر انکی رضامندی سب مقدمات پر مقدم تر سمجھتا ہون اگر اُس سے ہزاروان حصہ بھی آپکا خوف
کرکے بھجن مین معروف ہون تو ایک لحظہ مین بیڑا پار ہی لیکن یہ دل کم بخت ایسا مہاپاپی اور زبردست ہی
کہ بھول کر بھی اسطرف متوجہ نہین ہوتا اگر اب بھی یہ نالائق و مت مند ایسا چنتون آپ کا کرتا رہی
تو جلد از جلد اپنی مراد کو پہونچ جاوے جمنا جی کے کنارہ ایک باغیچہ پریم منوہر ہی کہ جسمین نہرین جاری
ہین اور روش بندی بکمال خوبصورتی کے ساتھ بنی ہی سب قسم میوہ جات اور پھلون کے درختون پر
بیل سبز چھائی ہین اور بیچ مین پھلواری رنگارنگ پھولون کی بہار دیتی ہی مور اور طوطی اور مینا اور
سارس اور ہنس اور کبوتر وغیرہ اپنی آواز اور چہچہے سے خواہ نخواہ طبیعت کی کشش کرتے ہین اس باغیچہ مین

سری نند نندن سو بھا دھام اپنے سکھاؤن کے ساتھ طرح طرح کی سیر اور بازی مین مصروف ہین چہرہ مبارک کی سوبھا کو تمثیل سورج و چندرمان و جواہرات یا کسی پھول کمل و گلاب وغیرہ کی دیجاوے تو انمین ایک ایک قسم کی زیبایش ہی اور اس چہرہ دلربا مین اُن سب کی خوبصورتی یکجا جمع ہی مکٹ جڑاؤ مورپنچھ کا سر پر کانون مین کنڈل کہ بھولونکے گچھے انمین گتھے ہین اور لٹکن یعنے چھوٹا سا بلاق کہ جسمین موتی لٹکتا ناک مین گلے مین موتیون کے کنٹھے اور سنبرہ وغیرہ جواہرات کی مالا اور اسپر پھولون کی مالا ہی کڑے اور پہونچی ہاتھون مین زردوزی باگھے پر دوپٹہ کہ جیسا بروقت کھیلنے کے باندھنا چاہیے بندھا ہوا پیتامبری دھوتی پہنے ہوئے چرن کملون مین کڑے اور جھانجھن سوبھت ہین اور کھیل دوڑ دھوپ مین جو پسینا آگیا ہی تو اسکے چھوٹے چھوٹے بوند چہرے پر جھلکتے ہین اور زلفین گھونگھروالی کہ ہوا کے لگنے اور دوڑنے سے پریشان ہو کر رخسارون پر آتی ہین ایسی بہار اور سما پیدا کرتی ہین کہ دیکھنے والون کا دل زبردستی ہاتھ سے جاتا ہی + کتھا ब्रह्माजी برمھاجی جگت کے پتا بھگوت بھگتون اور سب دھرم پرچارکون مین اول بھگوت روپ ہین جب نابھ کمل[1] سے انکا جنم ہوا اور بعد تپ کرنے کے اپنے سنسار کے پیدا کرنے کی خبر و طاقت پائی تو بھگوت نے بید انکو عنایت کیے انکے موافق اول تو سنکادک اور مریچ وغیرہ رکھیشرون کو ہدایت فرمائی اور پھر ان بھاگوت دھرمون کا جگت مین رواج دیا انکا اب تک انکا برابر اپدیش چلا جاتا ہی یعنے برمھ لوک مین نارد اور سنکادکون کو اپدیش فرماتے ہین اور جو کوئی نیک کرم کر کے انکے لوک مین جاتا ہی اسکو اپدیش بھگتی اور گیان کا کرتے ہین کہ اسکی بدولت مکت ہو جاتا ہی چنانچہ یہ بات سب پورانون سے ثابت ہی جب کبھی اوس بھاگوت دھرم مین خلل آتا ہی اور دیوتا و بھگوت بھگتون کو تکلیف ہوتی ہی تو برمھاجی تدبیر بھگوت کے اوتار ہونے کی کرتے ہین اور دشٹون کا ناس ہو کر بھگوت بھگتی کا رواج ہوتا ہی برمھاجی کی کتھا مفصل پورانون مین تحریر ہین یہان اسقدر لکھنا کافی سمجھا + کتھا शिवजी شیوجی مہاراج کا بھگوت بھگت اور بھاگوت دھرم پرچارکون مین اول درجہ ہی اگرچہ برمھاجی بھی درجہ اعلے مین شمار ہوتے ہین لیکن بھگت راج خطاب شیوجی ہی مہاراج کے واسطے شاسترون مین لکھا ہی یہانتک بھگوت بھگتی کے رواج مین کوشش اور فکر ہی کہ کیلاس سے آکر جابجا رکھیشرون کو اپدیش کیا بلکہ خود اکثر آچارج اور گرو ہوئے چنانچہ بشن سوامین سنپردا کے آچارج شیوجی مہاراج ہین اور سمارت سنپردا جو بسبب فساد اور زیادتی سرئیورون کے کم ہوگئی تھی تو شنکر سوامین کا اوتار لیکر پھر جگت مین اسکا رواج دیا جو سنپردا مشہور و معروف و مروج ہین انکے شیوجی ہی مہاراج نے اول شاسترون مین بیان کیا ہی کہ اسکے موافق رکھیشر و آچارج پیرو پابند ہوئے بھگوت نام مین اسقدر اعتقاد ہی کہ کاشی مین صرف اسکے ذریعہ سے ہر ایک

[1] नाभिकमल

سلہ ناف کا کمل
یعنی ناف ۱۲

نکت دیتے ہین اور جسوقت سمدر مین سے زہر قاتل نکلا اور اُسکی حدت سے دیوتا جلنے لگے تو سب دیوتا
شیوجی کے سرن مین گئے شیوجی مہاراج نے بمقتضاے کرپا و رحم کے بھگوت کا نام لیکر اُس زہر کو
پان کر لیا اور دیوتاؤن کو اس عذاب عظیم سے چھڑایا اتبک جو شیوجی کے کنٹھ مین علامت اُس
زہر کی قائم اور موجود ہی تو اس ہدایت کے واسطے ہی کہ بھگوت نام کو یہ پرتاپ اور طاقت ہی کہ زہر قاتل بھی
آب حیات کا ثمرہ دیتا ہی یعنے وہ زہر اپنی خاصیت کو چھوڑ کر کنٹھ کا ابھوکھن ہو گیا ہی بھگوت بھگتی کے
رسیک اور معتقد اسقدر ہین کہ ایک دفعہ پریم پریا ستی جی سے اندکے قصور ہو گیا تھا فی الفور انکا ترک
کیا اور محبت و اختلاط انکے ساتھ بعید از قاعدہ بھگتی دسوامین دھرم سمجھا کہ مختصر حال اُسکا یہ ہی کہ ایک دفعہ
شیوجی مہاراج واسطے سیر کے بھومنڈل مین مع دھرم پتنی ستی جی کے تشریف لائے کہین تو رکھیشرون کو
بھگوت بھگتی اور گیان کا اُپدیش کیا اور کہین رام چرتر آنسے سنا بعد سیر کے جب کیلاس کو واپس چلے
تب جانا کہ سری رگھنندن سوامین نے جو اوتار لیا ہی تو اُسی طرف حسب اجازت راجہ دسرتھ کے
براے بن باس تشریف لائے ہین از بس مشتاق درشنون کے ہوئے اور اُس حالت مین درشن
پائے کہ جسوقت سری رگھنندن سوامین تلاش مین سیتا جگت جننی کے جنگل اور پہاڑون مین مثل
مہجورون کے پھرتے تھے واسطے قدمبوسی کے نزدیک جانا تو مناسب سمجھا دور سے پرنام کر کے
اور جے سچدانند جگ پاون کمال پریم سے کہکر روانہ ہوے ستی جی نے جو وہ حالت پریم شیوجی کی
دیکھی تو متعجب ہوئی کہ شیوجی خود ایشر ہین کیا سبب ہی کہ آنہون نے راجہ کے پتر کو پرنام کیا اور
پورن برمھ کہا اگر بشن اوتار ہوتے تو کب مثل اگیانیون کے تلاش مین پھرتے غرض ایسا شبہہ و سندیہہ
ستی جی کو ہوا اگرچہ شیوجی نے بہت سمجھایا کہ یہ راج پتر نہین وہی ایشر ہین کہ جنکی بھگتی رکھیشرون کو
مین نے اُپدیش کری اور جنکو سب پنڈت اور منیشر اور جوگی اور سنت صاف دل سے دھیان اور
بید و پوران و آگم نیت نیت کہکہ بیان کرتے ہین اور پورن برمھ و بیاپک و سب برمھانڈون و مایا کے
سوامین ہین لیکن ستی جی کو کچھ گیان نہوا اور سیتا مہارانی کا روپ دھارن کر کے سری رگھنندن
مہاراج کے سامنے گئی اور رگھنندن سوامین نے فی الفور ستی کا کپٹ جان لیا اور پرنام کر کے
پوچھا کہ دھرم کی مرجاد شیوجی کہان ہین اور تم جنگل مین اکیلی کسواسطے پھرتی ہو ستی جی ان الفاظ کے
کنایات کو سمجھکر شرمندہ ہوئی اور شیوجی کی طرف چلی راہ مین کچھ اور بھی پرچتا اور مایا رگھنندن جی کی
دیکھی شیوجی مہاراج نے دھیان کر کے سب حال ستی جی کا جان لیا اور دلمین کہا کہ ستی نے سیتا میری
ماتا کا روپ بنایا اب اُسکے جسم سے محبت و اختلاط واجب نہین اُسیوقت ستی جی کو تیاگ کیا

اور بعد اُس ستی تن سے ملاقات نہ کی جب اُس جسم کو چھوڑ کر ہمانچل کے یہان جنم لیا اور پاربتی نام ہوا تب
حسب الحکم سری رگھنندن سوامین کے بعد تپ و محنت بسیار شیوجی کو ملی اور سری رگھنندن سوامین کا
چرتر شیوجی سے سُنکر پریم بھگت ہو گئی بھگوت کے ہزار نام لیکر بھوجن کیا کرتی تھی ایک دفعہ شیوجی نے
بلایا پاربتی جی نے عذر کیا کہ بھگوت کے نام نہین لیے شیوجی نے فرمایا کہ رام نام مثل ہزار نام کے پھل
دیتا ہی سو رام نام لیکر چلی آؤ پاربتی جی نے موافق فرمودہ شیوجی کے اعتقاد اور عمل کیا شیوجی مہاراج
اس اعتقاد و سبب اس سے کمال خوش ہوئے اور اپنے نصف جسم مین پاربتی جی کو جگہ دی ایک دفعہ
بھگوت نے شیوجی کے واسطے اپنا مہا پرشاد بھیجا تھا شیوجی کمال خوش ہوئے اور بسبب غلبہ پریم کے
پاربتی جی کی یاد نہ رہی خود اُس مہا پرشاد کو بھوجن کر لیا پاربتی جی کو جب یہ خبر ہوئی تو غصہ آیا اور فرمایا کہ
निर्माल्य
جو کوئی تمہارا جھوٹھا کھا دیگا دوزخی ہوگا چنانچہ اُس روز سے شیو نرمالیہ کھانا موقوف ہی شیوجی مہاراج
سیر کنان جاتے تھے راستہ مین دو کھیڑے ویران دیکھے سواری سے اُتر کر دونوں کو جدا جدا اشٹانگ ڈنڈوت
साष्टांग
کری پاربتی جی متعجب ہوئی اور پوچھا کہ کیا سبب ڈنڈوت کا ہر دو ویرانہ کو ہی فرمایا کہ دس ہزار برس ہوئے ایک ویرانہ
مین ایک ہر بھگت ہو گیا ہی اور دس ہزار برس بعد دوسرے ویرانہ مین ایک ہر بھگت ہوگا اسواسطے یہ ہر دو ویرانہ لائق
ڈنڈوت و پرستش کے ہین اس قسم کے چرتر شیوجی مہاراج کے لاانتہا و بیشمار ہین کہ شیش اور سارد بھی بیان نہین کر سکتے
بعض کا یہ مقولہ ہی کہ شیوجی مہاراج بال روپ رگھنندن سوامین کے آپا شنک ہین سو اگرچہ درست ہی لیکن
دیگر نشھاؤن مین بھی ویسی ہی محبت تھی چنانچہ سری کرشن اوتار مین بوقت راس بلاس کے سکھی روپ ہو کر
شامل ہوئے و علے ہذا القیاس بیرس وغیرہ چرترون کو کمال شوق سے جا کر دیکھا در صورت شیوجی مہاراج
अगस्त्य
گیانی بھگت بھگوت کے ہین + کبتھا اگست جی رکھیشر پریم بھگت اور اچاریج اکثر علوم علمی و
عملی کے ہوئے اور بھگوت بھگتی کے رواج مین اسقدر سعی و کوشش تھی کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا انکی
بدولت قواعد اُپاشنا کے جو جہان مین جاری ہوئے تو اب تک مہا پاپی اور گنہگارون کو اس سنسار سمندر سے
اُتارتے ہین اور دکھن دیس مین جو زیادہ تر بھگتی کا رواج ہی تو اُنکے ہی چرنون کی عنایت سے ہی ورنہ اُس
ملک کے رہنے والون کو جو کچھ شاسترون مین لکھا ہی وہ ہر ایک کو ظاہر ہی اگست سنگھتا جو مشہور اور معروف
اور سب رکھیشر اور اچاریون کے نزدیک معتبر و مقبول ہی اُسکے آچاریج اگست جی مہاراج ہوئے اُپاشنا
کے قواعد بالخاص رام منتر اور رام بھگتی کی بزرگی اُسمین مفصل مندرج ہی حال پیدایش انکا شاسترون
मित्रा
مین اس طرح پر لکھا ہی کہ ایک راجہ نے متر نام جگ کرایا اور کھیر بر آمدہ جگ بسبب بیار ہو جانے استری کے
पुत्रकाम
ایک سبو مین رکھدی اُس سبو سے اگست جی کا جنم ہوا جنگل مین جا کر بھگوت کے بھجن اور دھیان مین

ملہ عوام زنان سکتے ہین بہ معنے با قحبانہ دیس خوارد ۔۔۔ جس بیجرہ مین آنکہ عنفہ ۔۔ سر جھکا لی دونون پاؤن دونون گوڈی زمین سے لگ جاوین ۔۔ بخواہش پسر

مصروف ہوئے تھوڑے عرصہ مین رام منتر کے پرتاپ سے سدھو وہہ دان بجیون مکت ہوگئے اور ہقدر
پرتاپی ہوئے کہ اندک گستاخی سے سمدر کو تین آچمن کرکے خشک کردیا روایت جذب کرنے سمدر کی مختلف
ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ بسبب گستاخی کے خشک کردیا اور دوسری جگہ لکھا دیکھا کہ ایک پرند کے استغاثہ پر
جذب کیا تیسری جگہ لکھا پایا کہ بعد مارے جانے برتراسر کے ہمراہیان اُسکے سمدر مین جا چھپے اگست جی نے
سمدر کو خشک کرکے انکو قتل کیا اور ایک راماین مین یہ تحریر پائی کہ بسبب الول وبتاپی راچھسون کے خشک
کیا لیکن اصل وجہ خشک کرنے اور پھر بدستور بھر دینے سمدر کی بدنسبت ناقص یہ ہی کہ اگست جی پرم بھگت
وترکال درسی تھے اُنھون نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ بھگوت کو بروقت جانے لنکا کے برائے قتل راون
त्रिकाल دانندہ ۱۲
ضرورت سمدر سے اترنے کی ہوگی سو ابھی سے کچھ خدمتگذاری کرنی چاہیے اسواسطے سمدر کو خشک کردیا
تھا کہ بوقت اترنے فوج مہاراج ادھراج کے دیر نہووے لیکن پھر جو یہ خیال ہوا کہ راون ایک لحظہ مین
کوٹان کوٹ برہمانڈ کو پیدا کرکے پھر ناس کرسکتا ہی ایسا سمجھنا کہ واسطے سہولیت عبور لشکر اس پورن برہم کے
تدبیر خشک کرنے سمدر کی کرنی چاہیے دخل گستاخی ہی اس خوف سے پھر بدستور کردیا شیوجی مہاراج کا جب بیاہ
विवाह
ہوا اور برات بجانب ہماچل آئی تو بسبب گرانی کے کہ تمام دیوتا اور رکھیشر وغیرہ ایک جگہ جمع ہوگئے تھے
हिमाचल
زمین جانب شمال سمدر مین ڈوبنے لگی اور جنوب کی زمین اونچی ہوگئی سب دیوتاؤن کو فکر ہوئی اور
ایسا پرتاپ اگست جی مین جانا کہ زمین کو برابر کردینگے چنانچہ اگست جی حسب فرمودہ برہما و شیوجی کے
دکھن مین آئے اور اپنے قدم سے زمین کو ایسا دبایا کہ شمالی زمین اونچی اور جنوبی نیچی ہوگئی اور آیک
اُسیطرح ہی اگست جی جو ہمیشہ دکھن مین رہتے ہین اور جانب شمال نہین آتے تو وجہ یہ ہی کہ ایک دفعہ
مندراچل نے خیال کیا کہ آفتاب سمیر پربت کی پکریان کرتا ہی میری کسواسطے نہین کرتا سو راہ آمد و شد
آفتاب کی بند کردینا چاہیے اسواسطے اپنا جسم بڑھانا شروع کیا سب دیوتاؤن کو فکر ہوئی اور اگست جی
کی پناہ مین آئے اگست جی مندراچل کے پاس گئے اور مندراچل نے ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے عرض کیا
کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن اگست جی نے فرمایا کہ تا معاودت میرے جسطرح تو اب پڑا ہی اسی طرح رہنا چنانچہ
اب تک اگست جی جنوب سے بطرف شمال نہین آسکے اور مندراچل ویسا ہی پڑا ہی + کتھا راماںج رामानुज
سوامین قبل از تحریر کتھا سوامین موصوف کے توضیحاً لکھنا واجب ہوا کہ جسطرح بھگوت نے واسطے اودھار
उद्धार
سنسار کے چوبیس۲۴ اوتار دھارن کرے اسیطرح کلجگ مین چار اوتار دھارن کرکے بھگوت دھرم کا رواج
आचार्य श्रीसंप्रदाय
دیا اور چار سنپردا تجویز فرمائی ایک سری سنپردا کہ اسکے آچارج ورواج دہندہ راماںج سوامین ہوئے دوم
سنپردا اسکے آچارج بشن سوامین ہین سوم برہم سنپردا اسکے آچارج مادھواچارج ہین چہارم سنکادک سنپردا

اُسکے آچارج نمارک سوامین ہین کہ مفصل حال ہر ایک سنپردا کا تحریر ہوگا آنند و بیاس دیو وبہت ہر بنس وغیرہ ہے جو سنپردا انکالی تو ضمیمہ ہر چہار سنپردا مذکور کا ہی کہ اُنہین سے قواعد بہتنباط کیے ہر چہار سنپردا مذکور واسطے قائم رکھنے زمین بھگتی کے مثل دگج کے ہین سو منجملہ ہر چہار سنپردا موصوف کے سری سنپردا کے آچارج حسب نوشتہ بالا یہ رامانج سوامین ہوئے کہ جنکی بدولت کروڑان کوٹ مہاپاپی اور پاتکی سنسار سمندر سے پار ہوئے اور ہوتے ہین بھگتی اور پرتاپ اور مہا سوامین موصوف کی مثل آفتاب کے روشن و ظاہر ہی محتجب و پوشیدہ نہین اور پوتھی پرپن امرت مین مفصل حال سوامین ممدوح کا روز تولد سے تا جلوس پرم دھام کے مندرج ہی اُسمین سے دو چار بات لکھی جاتی ہین جب بھاگوت دھرم جہان مین کم ہوگیا تب بھگوت نے شیش جی کو واسطے رواج کے اجازت دی سو ہارت رکھیشر کے خاندان مین بخانہ کیشو جوا نامی برہمن بطن کانت متی سے بموضع بھوت نگری کہ وہ کانون ونڑوار دیس مین کانچی پوری سے جانب گوشہ شرق و جنوب واقع ہی اوتار ہوا یا وہ آٹھ سو برس سے گذرے جادو نامے پنڈت سمارت کے پاس تعلیم علم کی پائی جب بید پڑھتے تھے ایک سُرتی مین کپیاس لفظ آیا اور پنڈت موصوف نے یہ معنی بیان کیے کہ بھگوت کی آنکھ ایسی ہین جیسے کپ یعنی بوزنہ کا آسن اسکی مراد سرخی آنکھون سے سمجھ لینی چاہیے یا چھپلتا ہے سوامین رامانج نے یہ معنی تسلیم نہ کیے اور قاعدہ بیاکرن سے کمل کے معنی نکالے چونکہ بات معقول تھی پنڈت موصوف بظاہر کچھ نہ کہہ سکا لیکن دل مین ناخوش ہوا اسی عرصہ مین دختر راجہ شہر پر ایک عفریت فریفتہ ہوگیا اور انواع انواع کی تکلیف دینے لگا اُسکے دفع کے واسطے ہزارہا لوگ منتر جنتر جاننے والے گئے اور پنڈت موصوف بھی اپنی پنڈتائی خرچ کر آئے لیکن کچھ فائدہ نہوا بعد ازان راجہ مذکور بہ ہدایت کسی شخص کے رامانج سوامین سے ملتجی ہوا چنانچہ سوامین موصوف گئے اور صرف اُنکے قدمون کی برکت سے وہ جن چلا گیا اگرچہ سوامین موصوف نے راجہ سے پنڈت جی کو نقد اور جنس کثیر دلایا اور خود کچھ نہ لیا لیکن پنڈت جی راضی نہوئے بلکہ دشمن جانی ہوگئے اور صریحاً تلف کرنا اُنکی جان کا مصلحت نہ سمجھکر بارادہ غرق کر دینے کے گنگا مین طرف پریاگ کے روانہ ہوئے گوبند نامے برادر خالہ زاد سوامین رامانج کو کسیطرح یہ حال معلوم ہوگیا اور اُنکو مطلع کر دیا سو سوامین موصوف ایک جنگل لق و دق مین پوشیدہ ہوگئے اور رات کو اُسی جنگل مین رہے لچھمی جی اور بھگوت بسروپ بھیل بھیلنی کے آئے کہ رات کے وقت خوف جنگل و تنہائی سے تکلیف نہو اور سوامین موصوف سے پانی طلب کیا صبح کو سوامین جی نے پانی پلایا اور کانچی پوری مین واپس آئے کانچی پورن نامے بشنو چیلہ یامن اچارج سے یہ حال کہا انھون نے فرمایا کہ بھگوت نے پانی اُس چاہ کا کہ جسکا پانی تمنے پلایا بہت مرغوب ہی اور جو کوئی اُس چاہ کے پانی سے بھگوت کا پوجن

چاروں ہاتھی ہین کہ زمین اُن پر قائم ہے ۱۲

طریق جو موافق ... ہو ۱۲

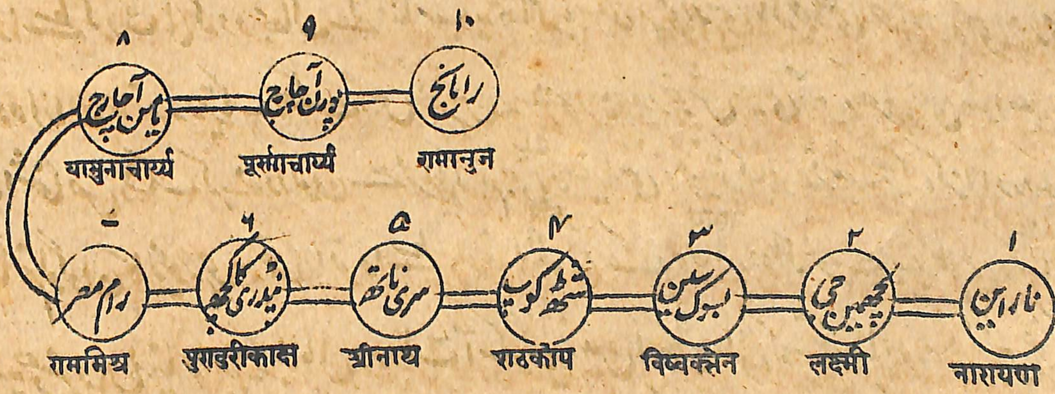
مراد کو پہونچتا ہی سو بھگوت نے تمکو ہدایت فرمائی ہی تم اُس جاوہ کے پانی سے بھگوت کی سیوا کرو رامانج
سوامین نے مدت تک سیوا بردراج مہاراج کی کہ کانچی پوری مین براجمان ہین کری بعدازان واسطے لینے
منتر آپدیش کے یامن آچارج سے سری رنگ ناتھ جی کو روانہ ہوئے وہان پہونچے ہی تھے کہ یامن
آچارج پرم دھام کو روانہ ہوئے اُنکے ہاتھ کی تین اُنگلی بند تھین رامانج جی نے کہا کہ اگر یہ ہر سہ
انگشت واسطے ہدایت سہ مطلب کے ہین اول یہ کہ سری سنپردا جہان مین مشہور اور مروج کیجاوے دوم بھی
سوترون پر بھاشیہ بنایا جاوے سوم ایشر اور جیو اور مایا اور منتر و دیگر مطالب ضروری کی تشریح
ہووے بند ہین تو کھل جاوین چنانچہ کھل گئین پھر مہا پورن چیلہ یامن آچارج سے منتر کا آپدیش
ہوا یامن آچارج کے پانچ چیلے تھے پانچون سے ایک ایک بات کا آپدیش پایا یعنے کانچی پورن سے
تو آپدیش پوجا بردراج جی کا اور مہا پورن سے بھگوت منتر کا اور گوشٹی پورن سے منتر کے ارتھ
وغیرہ کا اور شیل پورن سے رامائین کے ارتھ کا اور مالادھر سے سہسر گیتا کے ارتھ کا بعدازان سوامین
موصوف نے ترک خانمان کیا اور سنیاسی ہو کر رنگ ناتھ پوری مین رہنے لگے اور ہر سہ امور بالا کی
حسب منشاے سوامین یامن آچارج کے بخوبی تعمیل کی جو اُنکا رحجت کے واسطے سوامین رامانج نے
کیے تحریر سے باہر ہین یہ مرکوز خاطر رہتا تھا کہ کسیطرح آدمی بھگوت کے سنمکھ ہووے چنانچہ جب اُنکے
گورو نے سرناگتی منتر آپدیش کیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ یہ منتر جو کوئی سُنتا ہی پھر اُسکو جنم نہین ہوتا تم
کسی سے اس منتر کو نہ کہنا تب سوامین جی نے یہ سمجھا کہ اگر مجھکو گناہ عدم تعمیل گورو کا ہووے تو باعث
دوزخ گوارا ہی لیکن کسی طرح اس جہان کا بھلا ہو اسواسطے منتر مذکورہ بآواز بلند لوگون کو سُنایا اُسوقت
جس جس نے وہ منتر سُنا سب بھگوت کو پراپت ہوئے دگ بجے کے وقت ہزارہا لکھا کو بھگوت سرن کیا
اور معابد و تیرتھ پنہان شدہ جابجا قائم اور ظاہر کیے ایک راجہ سرپوڑون کا معتقد تھا اُسکو
بحث کرکے بھاگوت دھرم مین لائے اور دس ہزار سرپوڑہ اُس راجہ کے پاس رہتے تھے اکثر
بھگوت سرن ہوئے اور کچھ بھاگ گئے اور باقی جہنم کو پہونچے ایک راجہ چول دیس نے مذہب کی
تکرار پر مہا پورن گورو و کرویش چیلہ سوامین موصوف کی آنکھین نکلوادین سو مہا پورن تو دو تین روز
بعد پرم دھام کو گئے اور کرویش بخدمت سوامین ممدوح کے حاضر آئے چند روز بعد اُنکی آنکھ پھر روشن
ہو گئین جابجا بھاگوت دھرم اور آچار کا جو رواج دیا تو پرشوتم پوری مین بھی اُسی موافق رواج ہونا چاہا
لیکن جگناتھ راے سوامین کو یہ منظور رہا کہ دستور قدیمی جاری رہے اسواسطے خود بھگوت نے معافی
اُس رواج کی رامانج سوامین سے کرائی اور جگناتھ پوری سے ایک رات مین رنگناتھ پوری مین پہونچا دیا

جادو پنڈت مذکورہ بالا اور کرور یش چیلہ سوامین موصوف کے آپس مین چرچا ہوا اور پنڈت ممدوح مغلوب
ہوکر بھگوت کے سرن ہوا اکثر لوگ سوامین معزالیہ کی گفتگو اور اُپدیش سے براہ راست آگئے مثل کروریش
دو داسر تھی و پیران مہاپورن و تیل پورن وغیرہ اور صدہا ایسے شخص بھگوت کے سرن ہوئے کہ انکی طبیعت کو
سوامین موصوف نے بزور اپنی بھگتی اور عبادت کے کشش کرکے اور گمراہی و اعمال قبیحہ سے فی الفور چھڑاکر
بھگوت کے سرن کیا مثل دھنیرداس و کنکانگا وغیرہ غرض منجملہ سیوک ہاے دیس و بیس کے بارہ ہزار تو ایسے
تھے کہ ہمیشہ ساتھ رہتے تھے اور انمین ہفتاد و چار ایسے تھے کہ سرمشا و دیگر سیوکان کے وہ خاص تھے
اور ہر ایک نے سلسلہ منتر اُپدیش اور بھگوت دیچھا کا جدا جدا جاری کیا اور انمین بھی کروریش و داسرتھی
خاص الخاص تھے ایک سو بیس برس کی عمر سوامین ممدوح کی ہوئی سرناگتی سری سنپردا کی نشٹھا ہی کہ مفصل
قاعدہ اسکا سرناگتی نشٹھا مین مندرج ہوگا اور تلک وغیرہ پنچ سنسکار کا حال بھگیہ نشٹھا مین لکھا جاویگا اس
سنپرداوالون کے صدہا مقام اور گورودوارہ ہر چہار سمت تو ہر یک ملک مین مشہور و معروف ہین مثل
گلتاجی و پنڈوری و کانسی و گوردھن وغیرہ لیکن چند مقام زیادہ تر معزز ہین یکے رنگناتھ سوامین کہ جہان
یامن آچارج رہتے تھے دوم جادو اچل کہ وہ قدیمی تیرتھ ہی لیکن پوشیدہ ہوگیا تھا رامانج سوامین نے
اسکو ظاہر کیا اور ایک مورتی بعد چند و چہار معرکہ کے راجہ دہلی سے لے گئے اور سنپت تیرتھ موسوم کرکے
براجمان کیا سوم تو داوری کہ غلط العام طوطا دری کہتے ہین چہارم بھوت نگری جہان رامانج سوامین کا
جنم ہوا پنجم بیکنٹ آوری ششم وہ مقام کہ جہان سٹھ کوپ سوامین نے تپ کیا سری سنپردا اسواسطے
مشہور ہی کہ اول نارایین نے طریق اس اُپاسنا کا سری یعنی لچھمی جی کو اُپدیش کیا اور لچھمی سے بسوک سین
مہاراج کو اور بسوک سین سے بسلسلہ مندرجہ شجرہ جگت مین رواج پایا رامانج سوامین کو اعتقاد اپنے گورو
مین مثل بھگوت کے تھا منجملہ چند ذکر مندرجہ پرپن آمرت کے دو شخص کا ذکر یہان لکھتا ہون دھنرداس
ایک شخص رند مشرب و عیاش تھا میلہ رنگناتھ سوامین کو مع اپنی معشوقہ کنکانگا کے آتا تھا رامانج سوامین نے
اُسکو دیکھا کہ ہزارہا آدمیون کے انبوہ مین اُس عورت پر چھتری کا سایہ مثل غلامون کے کیے ہوئے آتا ہی اور
سواے اُس عورت کے کسی اور طرف خیال نہین کرتا اور نہ کسی کی شرم و حیا ہی سوامین موصوف کو اُسکے حال
پر اختلال پر رحم آیا اور اپنے روبرو طلب کرکے کچھ ایسی نظر سے دیکھا اور گفتگو کی کہ وہ اور اسکی معشوقہ فوراً
بھگوت سرن ہوئے اور اپنے گھر کو چھوڑکر رنگناتھ پوری مین بخدمتگزاری اپنے گورو کے رہنے لگے اسقدر
گورو بھگوت مین انکا پریم اور بھاؤ ہوا کہ سوامین ممدوح خوش ہوکر اکثر دھنرداس کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین
لیکر چہل قدمی فرماتے تھے اور انکے عزیز لیتے تھے دیگر سیوکان سوامین موصوف کو یہ رشک ہوا کہ یہ شخص دنیادار کا

آیا ہوا تو ایسا عزیز ہو گیا کہ سب طرح سے مورد مراحم ہی اور ہم لوگون کو کہ قدیم سے خدمتگار ہین نوبت
گفتگو کی بھی نہین پہونچتی یہ حال سوامین ممدوح کے بھی گوش زد ہوا اور واسطے رفع شک و اظہار پریم و
اعتقاد دھنرداس کے ایک روز کسی بشینو (वैसव) کو اجازت کردی کہ اُسنے سب بشینوان کی دھوتی اور انگوچھہ کسی
مکان مین مخفی کر دیے اور تھوڑا تھوڑا اُنکو چاک کر دیا صبح کو جب تلاش ہوئی تو بکمال جستجو اُنکے ہاتھہ آئے
اور دریدہ و چاک دیکھکر باہمدگر لڑنے لگے یہان تک نوبت درشت گوئی اور سخت کلامی کی پہونچی کہ
سوامین ممدوح کو رفع فساد کرنا پڑا دس پانچ روز بعد سوامین ممدوح نے اُن لوگون کو فرمایا کہ دھنرداس
مالدار ہی اوسکا مال مع زیور وغیرہ سب چرا لاؤ تمھارے خرچ ضروریات مین آویگا سب بشینو حسب اجازت گئے
اور سب مال نکال لیا کنگا نگا اُسکی جورو بخبر کروٹ لیے سوتی تھی اُسکا زیور بھی اُتارا اُسکی آنکھہ کھل گئی اور
جانا کہ یہ شخص سوامین جی کے سیوک ہین خوب ہوا جو زیور اور اسباب انکے کام مین آیا لیکن دوسری کروٹ
کا زیور بھی اگر اُنکے ہاتھہ آجاوے تو بہتر ہی اسواسطے اُسنے دوسری طرف کو کروٹ لی سب بشینو بعد کروٹ
لینے کے بھاگ گئے صبح کو یہ حال اُس عورت نے دھنرداس سے بیان کیا دھنرداس کو از بس غصہ آیا اور
خوب زد و کوب کرکے گھر سے نکال دیا وہ عورت گریان و نالان سوامین جی کی خدمت مین گئی اور حال کہا سوامین جی
نے دھنرداس سے پوچھا کہ اسکا اعتقاد و بھاؤ تو بہت درست تھا تو نے کسواسطے اُسکو مارا دھنرداس نے
عرض کیا کہ فی الحقیقت الا اسقدر عدول بھگتان کا اس عورت سے ہوا کہ خود اسنے خلاف خواہش بھگتونکے
کسواسطے کروٹ لی کہ وہ بھاگ گئے مناسب یہ تھا کہ بدستور پڑی رہتی تاکہ جو اُنکی خواہش تھی پوری ہو جاتی
علاوہ ازان جسقدر دیر تک بھگت اُس گھر مین رہتے اُسیقدر خوش نصیبی اُس گھر کی تھی سوامین ممدوح نے
اُن اشخاص رشک کرنے والون سے فرمایا کہ تم جتی (یتی) و سنیاسی و بشینو کہلاتے ہو کہ ترک کرنا اور دکھہ سکھہ برابر
جاننا تم لوگون کا زیور ہی سو تمھارا تو واسطے پارچہ لنگوٹی کے وہ حال ہوا کہ نوبت بدکلامی و کشاکشی پہونچی
اور یہ دھنرداس دنیا دار ہی کہ بلا مال و دولت اُسکو گریز نہین اُسکا یہ حال کہ تمنے سنا اور دیکھا پس غور کرو کہ
واجب الرحم و عنایت یہ شخص ہی یا تم ایک دفعہ سوامین موصوف کو اتفاق جانے کا ایک گانون مین ہوا وہان
دو سیوک سوامین ممدوح کے رہتے تھے ایک اقبال ساہوکار سو اُسکے گھر تو بسبب غرور و نالائقی اُسکی کے
تشریف نہ لے گئے دوسرا برد آچارج (वरदाचार्य) براہمن کہ مفلس تھا اُسکے گھر تشریف لائے اسوقت برد آچارج
موصوف واسطے گداگری کے گیا تھا اور عورت اُسکی گھر پر موجود تھی سوامین جی کو آتا دیکھکر کمال
خوش ہوئی لیکن چونکہ نہایت مفلسی سے ایک پارچہ دریدہ جسم پر تھا بسبب شرم کے گھر مین چھپ گئی
جب سوامین ممدوح کو یہ حال معلوم ہوا تو اپنا پارچہ اُسکے گھر مین پھینک دیا اُسکو پہنکر باہر آئی اور

[illegible] کو قابو مین کرنیوالا

ڈنڈوت کرکے اسقدر خوش ہوئی کہ گویا دولت ہر دو جہان کی حاصل ہوئی پھر فکر ہوئی کہ واسطے رسوئی کے سامان کہان سے آوے اسی عرصہ مین اُسکا شوہر آگیا اور سوامین کو ڈنڈوت کرکے بعد لینے چرن امرت کے فکر سامان رسوئی مین ہوا لیکن کچھ تدبیر نظر نہ آئی عورت نے بیان کیا کہ ایک بقال بدخصال مجکو بنظر خوش دیکھا کرتا ہے اور اُسنے زیور وغیرہ بھی میرے پاس بھیجا تھا کہ مین نے واپس کردیا اگر اجازت ہو تو اُسکے پاس سے کچھ لے آؤن بردآچاج نے اجازت دی کہ جسطرح ہوسکے جلد لاؤ براہمنی اُس بقال کے پاس گئی اور وعدہ رات کے آنے کا کرکے سامان ضروری لے آئی اور رسوئی وغیرہ سے مع تمامی ہمراہیان انکے خدمت کری جب رات ہوئی تو سوامین کو کسیطرح سب حال معلوم ہوگیا اور براہمنی کو تھوڑا سا بھگوت کا پرشاد دیا کہ اُس بقال کو دینا براہمنی جب بقال کے پاس پہونچی اور بھگوت کا پرشاد اُسکو دیا تو وہ اپنے اعمال قبیحہ سے کانپا اور اُس براہمنی کے چرنون مین بیتاب ہوکر پڑا اپنی والدہ قرار دیکر درخواست عفو تقصیرات اور بھگوت سناگتی کی کری سو براہمنی نے اُسکے حال پر رحم کرکے سوامین سے سفارش کی سوامین نے اُسکو اپنا سیوک کرکے بھگوت بھگت کردیا شجرہ از ابتداے سنپردا تا رامانج سوامین یہان مندرج ہے اور آئندہ صرف ایک گاڈی کا رامانند جی کی کتھا مین لکھا جاویگا ہفتاد وچہار گاڈی کا شجرہ ملنا غیر ممکن تھا



کتھا سوامین رامانند جی پرم بھگت و سدھ آچارج و بھگتی کے مراج دہندہ ایسے گذرے کہ स्वामीरामानन्द जी رگھنندن سوامین نے جسطرح واسطے عبور فوج ظفر موج کے سمندر کا پل باندھا تھا اسیطرح رامانند جی نے واسطے اُترنے سنسار سمندر کے اپنی کرپا و سنپردا کا پل باندھا انتانند و سریشر آنند و سکھا آنند و بھاوانند و پیپا و سین و دھنا جٹ و ریداس و کبیر وغیرہ کو انکا ہی فیض و اُپدیش ہوا تھا کہ ہر ایک نے لاکھہا دکرورہا کا اُودھار کیا اور سب سدھ نامی گرامی گذرے رامانندی سنپردا جو مشہور و معروف ہے اُسکے آچارج و موجد سوامین موصوف ہوئے یہ سوامین کل اُپاسین بقاعدہ سمارت سنپردا کے ایک

سنیاسی کے آپدیش سے بھگوت آرادھن کیا کرتے تھے ایک روز باغ مین واسطے لینے پھولون کے گئے وہان
راگھوآنند سوامی سے کہ رامانج سنپردامین تھے درشن ہوئے اُنھون نے رامانندجی کو فرمایا کہ تمکو کچھ اپنا
حال بھی معلوم ہی کہ عمر تمھاری باقی نہین رہی اس اخیر وقت مین بھگوت کے سرن ہونا چاہیے رامانندجی
سنیاسی اپنے گورو کے پاس گئے اور حال کہا سنیاسی نے بکشف باطن جانا کہ حقیقت مین عمر رامانندجی کی
ختم کو پہونچی لیکن کچھ تدبیر نکر سکا اور دونون راگھوآنندجی کی خدمت مین حاضر آکر واسطے کامیابی ہر دو جہان کے
اُنکے سرن ہوئے چونکہ بھگوت بھگت چارہ فرماے بیچارگان مثل بھگوت کے ہوتے ہین اور غیر کے دکھ سے
مثل ماکھن کے نرم ہوجاتے ہین اسواسطے راگھوآنندجی نے انپر رحم کرکے منتر آپدیش کیا اور رامانندجی کی
روح جوگ ابھیاس سے دسوین دروازہ یعنے نارک سُرُم پہونچادی جب وقت موت کا گذر گیا تو پھر بدستور
زندہ کرلیا اور عمر کثیر کا بردان دیا بعد اُسکے رامانندجی عرصہ تک گورو کی سیوا مین حاضر رہے پھر واسطے
تیرتھ جاترا کے طرف بدرکاشرم وغیرہ کے آئے اور چندے کاشی جی مین اور پہ گھاٹ پنج گنگا کے قیام کیا کہ آج تک
کھڑاون اُنکی وہان موجود ہین جب واپس ہوکر گورو کی خدمت مین حاضر ہوئے تو ہم مذہب اور ہم مشربان نے
حال اُنکے آچار وکریا کا پوچھا اور معلوم ہوگیا کہ کبھی کبھی اصلی دھرم وآچار مین کچھ فرق آگیا ہی واضح ہو کہ
رامانج سنپردا مین آچار رسوئی وغیرہ کا از بس ہی اور سبب یہ ہی کہ چوکا دنیا پانی لانا رسوئی بنانی و دیگر کام
روزمرہ کے یہ لوگ اپنی ذات کے واسطے نہین سمجھتے بلکہ واسطے بھگوت کے سب کام کرتے ہین چنانچہ جب
بھگوت بھوگ لگ جاتا ہی تو پردہ وغیرہ کچھ نہین رکھتے اور قبل بھوگ لگنے کے کوئی شخص اگر رسوئی کو دیکھ لیوے
تو چھوڑ دیتے ہین اگرچہ اس باب مین سب سنپردا والے متفق ہین لیکن بالخاص سری سنپردا والے کریا وآچار
کو منجملہ خصوصیات بھگوت سیوا کے جانتے ہین غرض جب رامانندجی کا حال اُنکے مذہب والون کو معلوم
ہوگیا کہ کریا وآچار اُنکا قائم نہین رہا تو اپنے شمول سے علیحدہ کردیا راگھوآنند اُنکے گورو نے اجازت
دی کہ تم اپنا طریق علیحدہ جاری کرو سو علیحدہ جاری کیا کہ رامانندی سنپردا مشہور ہی اگرچہ عقائد وقواعد موافق
سری سنپردا کے ہین لیکن اکثر رام اُپاسک ہوتے ہین کریا وآچار وغیرہ جسقدر سری سنپردا مین ہی اُسقدر
اُس سنپردا مین نہین تلک وغیرہ کا بیان بھیکھ نشھا مین ہوگا بعد ازان سوامی موصوف نے از روے
شاسترون کے یہ ثابت کیا کہ جو شخص بھگوت سرن ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرے تو اُسکی نسبت پابندی
برن آسرم کی فضول ہی اسواسطے یہ طریق جاری کیا کہ جو کوئی ہر چار برن والا کسی سنپردا مین بھگوت سرن
ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرے سبکا خورد ونوش شامل ہو کچھ خصوصیت برن یعنی قوم کی نہ رہی اگرچہ
اس باب مین احکام کثیر پائے جاتے ہین لیکن دو ایک کا ترجمہ لکھا جاتا ہی نارد پنچراتر مین لکھا ہی کہ جسطرح باب

دگوروں کے گوت سے اس آدمی کا گوت مشہور ہوتا ہی اسیطرح بھگوت بھگتی اختیار کرنے سے اُچیت یعنی بھگوت کا
گوت ہو جاتا ہی سو سب بھگت بھائی ہیں اگست سنگھتا میں لکھا ہی کہ جسطرح برہمچرج گرہستہ بان پرستہ
سنیاس چار آشرم ہیں اسیطرح بھگوت بھگتی آشرم ہی یعنی سب بھگوت بھگت ایک قوم ہیں بھاگوت
میں لکھا ہی کہ جو براہمن سب اپنے کرموں میں سماودھان ہی لیکن بھگت نہیں اس سے کوئی نیچ قوم جو
بھگوت بھگت ہووے تو بہتر ہی اور ایک تصدیق یہ بھی ہی کہ بھگوت نے بعد ختم ہونے جگ راجہ جدھشٹر
کے بالمیک نیچ قوم کی بسبب بھگوت بھگتی کے سب برن آشرم والوں سے زیادہ عزت کری اور خاص سعی
راجہ جدھشٹر میں بٹھلا کر درودپدی کے ہاتھ سے بھوجن کرایا غرض اسیطرح کی بہت گواہی ہیں سو یہ
طریق جاری کردہ رامانند جی کا اُن اقوام میں کہ جو دنیا دار ہیں مروج نہیں اِلّا جو قوم کہ دنیا کو چھوڑ کر
کسی سنپردا میں بھگوت سرن ہوئی یعنی برکت ہو گئی اُنمیں اب تک مستعمل ہی مشہور ہی کہ جہان گنگا سنگم
ہوا ہی اور کپلدیو جی کا وہان استھان ہی وہ جگہ مدت سے بے نشان ہو گئی تھی رامانند جی نے اس
جگہ کو ظاہر کیا کہ اب تک پرستشگاہ خاص و عام کی ہی اور بیراگی و سنیاسی وہاں کے پوجاری ہیں اور
بعض کہتے ہیں کہ شنکر سوامی نے وہ جگہ ظاہر کی شجرہ از ابتدائے رامانج سوامی تا گوبند داس رواج
دہندہ بھگت مال اور دو گادی یعنی گلتا و رام گڈھ کا تا حال تحریر ہوتا ہی ✣



کتھا कृष्णदास کرشنداس جی پیاہاری مندرجہ شجرۂ بالا ایسے پرم بھاگوت اور بھگتی کے رواج دہندہ ہوئے
کہ جنکی کرپا کا منضبوط و مستقل پُل اتبک کروڑون پاپی اور گنہگارون کو اس سنسار سمندر سے پار کرتا ہی جسکے
سر پر ہاتھ دھرا وہ دونون جہان سے ایسا مستغنی و بیفکر ہوگیا کہ پھر کسی کے روبرو ہاتھ نہ پسارا بلکہ نرباڻ
निर्वाण درجہ کو فائز ہوا بھگوت بھجن کے پرتاپ سے کلجگ مین مہا منیشر اور رکھیشرون کے مراتب کرشنداس جی کو
मुनीश्वर حاصل ہوئے اور جنکے چرن کماون کے دیس دیس کے راجہ ورانا سیوا کرکے مراد دلی کو پہونچے وا ہمہ
براہمن جو مشہور رہین انکے نبس مین مثل آفتاب کے ہوئے کہ بھگوت بھگتون کے دل مانند کمل کے کھلائے
اور اگیان کا اندھیرا دور کیا کیلہ و اگرداس و کیول رام ہٹی نارائن و پدم نابھ و گدادھر و دیوا و کلیان وغیرہ
صدہا چیلے ایسے سدھ و پرم بھگت ہوئے کہ ہر یکنے لاکھون کا اودھار کیا یہ مہاراج اننتانند چیلہ
رامانند جی کے چیلے تھے گلتا کہ متصل امیر کے گوروددوارہ مشہور و معروف ہی ظاہر و قائم کردہ انکا ہی اور
گورودوارہ نینڈوری جو پنجاب مین ہی اور اُس گادی کے ہزارہا سیوک ہین وہ بھی چیلہ ہاے کرشنداس
موصوف سے قائم ہوا پہلے گلتا جی مین جوگی رہا کرتے تھے وہان براے سیر اتفاق جانے کرشنداس موصوف
کا ہوا سر منشاے جوگیان نے مکان پر ٹھہرنے نہ دیا کرشنداس جی وہان سے علحدہ جا بیٹھے اور جو آگ
دھونی کی جلا رکھی تھی وہ بھی بسبب بیہودہ گوئی اُسکے اپنے پارچہ مین اٹھا کر لے گئے جوگی سرغنہ وہانکا
یہ حال دیکھکر واسطے نمایش اپنی عظمت و سدھتا کے شیر کی صورت بنا کر کرشنداس جی کے دھمکانے کو آیا
کرشنداس جی کو نصیحت دینا اُسکا ضرور ہوا فرمایا کہ یہ شخص کیسا گدہا ہی کہ ناحق تنگ کرتا ہی جوگی مذکور فی الفور
گدہا ہوگیا اور جسقدر اسکے سیوک تھے سبکے کان مین سے مندرا کہ مدار اعظم اُنکے فرقہ و فقیری کا ہی نکلکر کرشنداس
جی کے پاس آگئے پرتھی راج والی آمیر چیلا جوگی مذکور کا تھا واسطے درشن اُسکے آیا اُسکو نہ دیکھا اور دیگر
جوگیون کے کان مین مندرا نہ پائے درپی تفتیش حال ہوا اور بعد دریافت بخدمت کرشنداس جی کے حاضر ہوکر
قدمون مین پڑا سب جوگی حاضر آئے اور دست بستہ کھڑے ہوکر بعد ڈنڈوت و قدمبوسی کے منت دار و ملتجی
واسطے عفو تقصیرات کے ہوئے چونکہ بھگوت بھگت مجسم رحم اور کرپا کے ہوتے ہین اسواسطے
کرشنداس جی نے انکی تقصیرات کو معاف کیا اور اُنکے سرغنہ کو بدستور آدمی بنا کر فرمایا کہ اس مکان مین بھگوت
بھگت رہا کرینگے تم اپنے واسطے کچھ اور تجویز کرلو اور بھگوت بھگتون کی خدمت کرتے رہو سو جوگیون نے
وہ مکان چھوڑ دیا اور گورودوارہ بشنوان کا قرار پایا چنانچہ اتبک قائم ہی اور جوگی لوگ خدمت اُس مکان کی
کرتے ہین راجہ پرتھی راج نے جو پرتاپ کرشنداس جی کا دیکھا تو چیلا ہوگیا اور اسقدر کرپا کرشنداس جی اور
بھگوت کی اُسپر ہوئی کہ بھگوت کے درشن ہوئے سو حال مفصل اُسکا گورو شِشتا مین مندرج ہوگا

کلو دیس جو پہاڑ مین واقع ہی وہان جانیکا اتفاق کرشنداس جی کو ہوا ایک مفلس کے طفل نے خدمت کری
اور شیر مادہ گاو کا لایا کرشنداس جی کو اُسکے حال پر رحم آیا اور فرمایا کہ بلندی پر چڑھکر ہر چہار طرف
نگاہ کر جہان تک نظر پہونچیگی وہان تک کا تیرا راج ہوگا چنانچہ درگا مہارانی نے کہ اُنکا مندر وہان تھا
اُس طفل کو بلندی پر چڑھا کر دکھایا جہان تک اُسکی نظر گئی وہان تک کا راج اُسکو ہوگیا پھر کرشنداس
جی نے کرپا کرکے اپنا چیلا کیا اور ایسا پرم بھگت کر دیا کہ قلیل عرصہ مین بھگتون مین مشہور
ہوگیا مختصر حال اُسکا یہ ہی کہ ایک دفعہ واسطے بھگوت بھوگ کے جلیبی آئی تھین ایک جلیبی مین سے
گر پڑی اُسکے پسر نے کہ خورد سال تھا اُٹھا کر اپنی زبان سے لگائی یہ حال دیکھکر راجہ موصوف کو کمال
غصہ آیا اور فرمایا کہ اس کمبخت کو بھگوت مین محبت نہین کہ بدون بھوگ لگے جلیبی کو کھایا اسواسطے
واجب القتل ہی اور تلوار لیکر مستعد بقتل ہوا سادھو موجود تھے اُنھون نے اُس طفل کو اپنا بیان کرکے
بچایا اور راجہ کو سمجھا کر بقیمت اُسکے ہاتھ فروخت کر دیا کہ بعد پرم دھام ہونے راجہ موصوف کے
وہ لڑکا راجہ ہوا اور ایسی نشٹھا اُسکی بھگوت مین ہوئی کہ تمام اُس دیس مین بھگوت بھگتی کا رواج ہوگیا
اور اب تک اولاد اُسکی راج بخشیدہ کرشنداس جی پر موجود ہی کرشنداس جی نے ایکدفعہ جھنڈارہ کیا ایک سیاہ پوش کی
استری حاملہ تھی ذو نفیدا اڑہ اسکو دیے اور فرمایا کہ اسکے شکم سے میرا اشٹ دیو یعنی بھگوت بھگت پیدا ہوگا
इष्टदेव
ابھی سے خدمت واجب ہی کوئی شخص بلباس لباسی سادھو کے پاپوش فروشی کیا کرتا تھا ایک دفعہ کرشنداس
جی کی خدمت مین ملتجی بھگوت بھگتی کے اُپدیش کا ہوا کرشنداس جی نے وہ پیشہ اس سے چھڑا دیا کہ لباس
سادھان سے بعید ہی اور پھر بھگوت سرن کیا سادھو نہ کو راگرچہ بھجن سمرن کیا کرتا تھا لیکن اکثر یاد
اُس پیشہ اور دولت و عیش و عشرت کی رہتی کرشنداس جی نے بکشف باطن حال اُسکے اندرونہ کا جانا
اور اسقدر نعمت بیقیاس عنایت فرمائی کہ مستغنی ہوکر سب مزخرفات کا تارک ہوگیا اور بھگوت کے بھجن و سیوا مین
بتہ دل مصروف ہوکر کرتارتھ ہوگیا + کتھا गोविंददास گوبند داس جی چیلہ نارائنداس عرف نابھا مصنف
بھگت مال کی پرم بھگت نیک طبع خوش اخلاق راحم سبکو برابر دیکھنے مین مثل ابر باران کے کہ دوست دشمن
اُسکے نزدیک برابر ہوتا ہی ہوئے پرم آنند کے دینے والے جو بھگوت چترہین اُنکی کتھا اور نو دھا بھگتی اور
پنچرس کے اپاسک جو بھگت ہین اُنکی کتھا اور چترہ کے نیم اور چتر تھے بھگوت بھگت جو مثل خوشبو ہر سبہا کے ہین
اُنکی مالا یعنی بھگت مال جب تیار ہوئی تو یہ دولت لازوال کہ ہریک کو فیض عام ہی اور دنیا و دین دونون اسی
حاصل ہوتے ہین اور جسقدر اُسکے پڑھنے اور سُننے مین توجہ ہوا اُسیقدر سب مراج کی روز بروز ترقی ہوتی ہی
سے پہلے گوبند داس موصوف کو نصیب ہوئی یعنے نابھا جی نے اُنکو پڑھائی تب اُنھون نے تمام جہان مین

مشہور کیا بروقت پڑھنے و سُنانے کے زیر و زبر یا حرف کا فرق و تجاوز نہین ہوتا تھا اور بسوباس جو رگھنندن
سوامین ہین اُنکی بھگتی کا اعتقاد اور داس بھاونا کی بزرگی اور بھگتون کی مہما اور اُنکے معجزات ایسے بیان
کرتے تھے کہ سامعین بھگوت سرن ہو کر کرتارتھ ہوجاتے تھے لوگون کے اُودھار مین دل و جان سے
کوشش کرتی اور اب تک اُنکی بدولت چشمہ فیض کا جہان مین جاری ہی چونکہ یہ بھگت مال پرم بھاگوت دھرم ہے
اسواسطے اُن مہاراج کی کتھا بھاگوت دھرم پرچار کون مین درج کی گئی + کتھا بشن سوامین
مہاراج پرم بھاگوت اور رواج دہندہ بھگوت بھگتی کے براہمن نسب مین بلک دکھن ہوئے ہر چہار سنپردا
مین جو رودر سنپردا مشہور ہی اُسکے آچارج سوامین موصوف ہین اگرچہ یہ سنپردا قدیمی ہی لیکن زیادہ تر رواج
اُسکا جو سوامین موصوف سے ہوا اسواسطے اُنکے نام سے مشہور ہی اور وجہ شہرت شیوجی مہاراج کے نام سے
یہ ہی کہ اصل موجد و آچارج اس سنپردا کے شیوجی مہاراج ہین یعنی اوّل اُپدیش اس اُپاسنا کا شیوجی مہاراج نے
پرمانندسُن کو کیا تھا پرمانند موصوف بشن کانچی مین ہوئے ٹھاکر دوارہ بردراج مہاراج مین بھگوت آرادھن
کیا کرتے تھے اُنکی بھگتی کے بھاو سے بھگوت بردراج مہاراج خوش ہوئے اور شیوجی کو اجازت منتر اُپدیش کی
فرمائی شیوجی نے درشن دیکر منتر اُپدیش کیا اور سب قواعد اُپاسنا کے ہدایت فرمائے اور چونکہ شیوجی مہاراج
کو زیادہ تر بال چریترون سے رغبت ہی اسواسطے سری کرشن مہاراج کے بال روپ کا دھیان اور سری کرشن
سرناگتی کا منتر اُپدیش کیا اس سنپردا مین ایشر کو سدھ ادویت مانتے ہین یعنی وہ ایشر سچدانند گھن پورن
برہمہ سری کرشن ایک اور سب سے علحدہ ہی بلکہ مایا کا بھی پریرک نہین اور مایا اُسکے قریب خود بخود سب
کام برہمانڈون کی پیدایش وغیرہ کا کرتی ہی جسطرح سنگ مقناطیس کہ وہ آہن کو واسطے حرکت کے
متحرک نہین ہوتا لیکن آہن جب سنگ مقناطیس کے نزدیک جاتا ہی خود بخود حرکت کرتا ہی اور
وہ ایشر موصوفہ بالا نندن نندن برابن چند گولوک نواسی ہمیشہ مثل طفل ہفت سالہ کے اپنے سکھاون کے
ساتھ کھیل اور بہار کرتا ہی برج کی زمین اور گولوک مین کچھ کمی بیشی نہین تلک اور سنیاس کا حال جبکہ نشٹھا مین
مندرج ہوگا جو قواعد خاص اس سنپرداوالون کے ہین اُسکے پیرو اور معتقد گجرات مین اکثر ہین لیکن
حسب قواعد مروجہ بلبھ آچارج کے زیادہ تر رواج اس سنپردا کا ہی اور اگرچہ قواعد قدما اور بشن سوامین
اور بلبھ آچارج مین کچھ فرق نہین کہ سب بال سروپ کے اُپاسک ہین لیکن بلبھ آچارج جی نے بعض بعض
بھاو اور قاعدے حسب جذبۂ محبت دلی ایسے نکالے کہ زبردستی سے دلکو کشش کرتے ہین سو اُنکا
حال قدرے قلیل بلبھ آچارج کی کتھا مین اور باقی نشٹھا مین مندرج ہوگا اور بابا لعل کہ جنکا
معتقد داراشکوہ برادر عالمگیر تھا وہ بھی اسی نشٹھا اور سنپردا مین تھا اگرچہ بعض مادہ سنپردا مین

کہتے ہین لیکن تحقیقاً اسی سنپردا کا پیرو ہوا اُسنے ایک دو قاعدہ مین کمی بیشی کرکے اپنے طور پر اس سنپردا کو رواج دیا واضح ہو کہ یہ سنپردا بشن سوامین مہاراج کی ایسی پرم پوتر اور جلد بھگوت مین دل لگا دینے والی ہو کہ اسکا بیان نہین ہوسکتا کروڑون بھکت اس آپاشنا کے بدولت اپنی مراد کو پہونچے اب گورو دوارے کلان اور مشہور اس سنپردا کے گوکل مین ہین کہ جنکا ذکر بلبھ آچارج کی کتھا مین ہوگا اور ما بقی گورو دوارے گجرات مین ہین مگر مثل گوکل ناتھ دوارہ کے کہ وہ بھی گورو دوارہ گوکلسیہ (गोकुलस्य) یعنی بلبھ آچارج کے خاندان انکا ہی مشہور و نامی نہین مگر پنڈرپور (पंडरपुर) کا گورو دوارہ کہ وہ حسب قاعدہ متقدمین کے ہی اور مجتہدان اس سنپردا کے قائم ہوا گجرات مین زیادہ تر نامی ہی اب شجرہ از ابتدائے شیو جی تا بشن سوامین یہان لکھا جاتا ہی اور آیندہ کا بلبھ آچارج کی کتھا مین مندرج ہوگا اور یہ شجرہ باعتبار گرو و چیلہ کے ہی

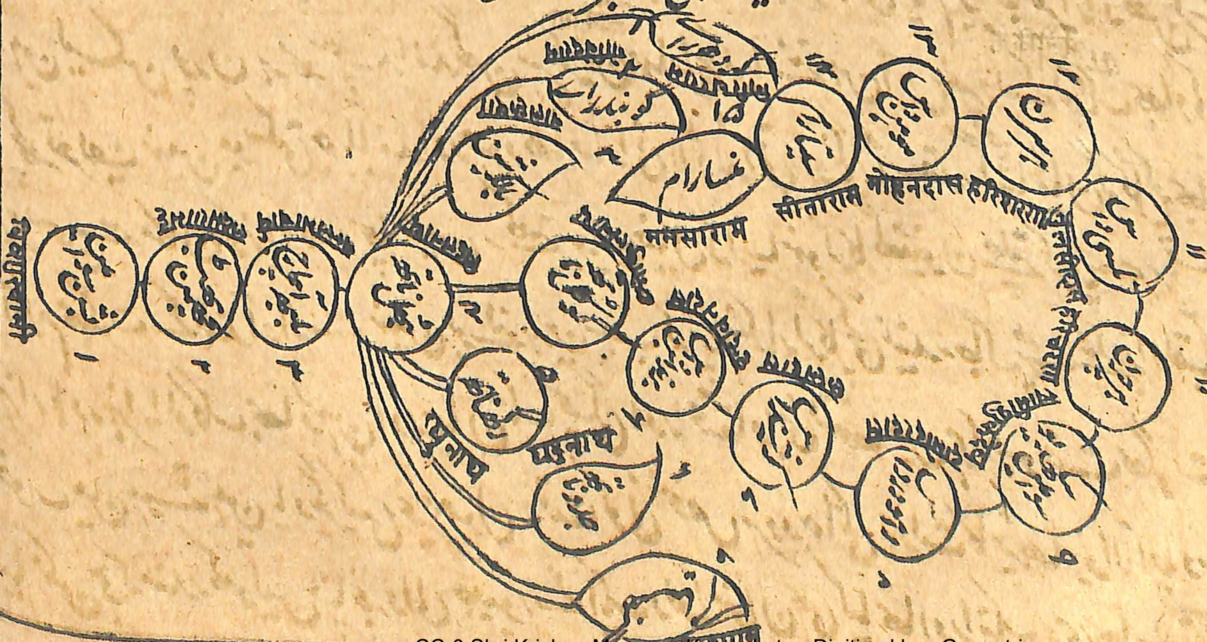


کتھا بلبھاچارج वल्लभाचार्य مشہور بلبھ آچارج پریم بھاگوت اور پریمی اور سنپرداے کے آچارج اور سنسار سمدر ڈوبنے والون کو شل کشتی کے ہوے بشن سنپردا مین اگرچہ آچارج اور بھگت بہت گذرے لیکن اخیر مین یہ مہاراج سب سے بڑھکر وسرمشتہ ہوے اپنے مقام قیام کو چھوڑکر اول گوکل مین اور پھر برندابن مین آئے اور بھگوت آرادھن مین مشغول ہوے بخواہش بھگوت کے یہ تمنا ہوئی کہ باتسل نشٹھا کا رواج اس سنسار مین خوب ہووے تاکہ پاپی اور گنہگارون کا اودھار ہو اسواسطے برندابن سے پھر گوکل مین آئے اور بھگوت نے خواب مین واسطے رواج اس آپاشنا کے ارشاد فرمایا سو اول بھگوت مورتی براجمان کرکے لوگون کو ہدایت اور تلقین فرمائی اور پھر بھگوت سیوا کا ایسا طریقہ جاری کیا کہ خواہ نخواہ طبیعت گرویدہ ہووے چونکہ باتسل نشٹھا مین تیاری اشیاے راگ بھوگ و سنگار بال روپ بھگوت کے وقت بوقت علیحدہ علیحدہ قسم و طور سے ضرور ہی اسواسطے بھگوت نے واسطے شادی کرلینے کے اجازت فرمائی اور جو سوامین ممدوح نے کچھہ انکار کیا تو بھگوت کی جانب سے مبالغہ ظہور مین آیا سبب مبالغہ کا یہ ہی کہ جو کوئی بھگت جس اعتقاد راسخ سے بھگوت آرادھن کرتا ہی تو بھگوت اسی بھاو اسکے دلمین نیز بروقت کمال کو پہونچ جانے بھگتی کے ساکھیات ظہور فرماتے ہین سو بھگوت کو خیال ہوا کہ بجاے نند بابا کے خود بلبھ آچارج جی موجود ہین لیکن بجاے جسودھا مہارانی کے والدہ کسکو کہونگا اسواسطے مبالغہ کیا بلکہ ایک براہمن سے دلکو پریشان کرکے لڑکی اسکی بھینٹ کرادی پھر تو ایسا آرادھن ورواج اس باتسل بھاؤ کا ہوا کہ گویا بھگوت نے پھر اوتار دھارن کیا ہی کچھہ عرصہ بعد بٹھل ناتھہ مہاراج پیدا ہوئے کہ انکا ذکر باتسل نشٹھا کے بھگتون مین ہوگا انکے سات صاحبزادے ہوئے کہ ہر ایک کے نام سے سات گادی گوکل مین اب تک موجود ہین بعض گادی مین سات دفعہ اور بعض مین پانچ دفعہ سیوا آرادھن ہوتا ہی اگرچہ رادھکا مہارانی کہ سوکیا بھاو سے بھگوت کی پریم پرایا جانکر آرادھن کرتے ہین لیکن پورن برہمہ سچدانند گھن سری کرشن مہاراج کو مانتے ہین اس سنپردا کے لوگ بھاو کی کچھہ تعریف نہین ہوسکتی جو بابا نند اور جسودھا مہارانی لاڈلڈاتی ہونگی اسیقدر گسائیان گوکل کے بھاو کا ہی صحن سے مکان کو زیادہ اونچا نہین رکھتے بدین خیال کہ ایسا نہو لڑکا گھٹیون چلتے گر پڑے بروقت آرام بھگوت کے بلند آواز سے نہین بولتے بدین سبب کہ پریم شکمار لڑکا کچی نیند نہ جاگ پڑے علےٰ ہذا القیاس ہزارہا در ہزارہا لوگ کہ بھاو ہین اور یہان تک پختگی اور اعتقاد اپنی نشٹھا مین ہی کہ جسوقت بھگوت خواب مین ہوتے ہین یا دیگر کسی غیر معمول وقت کوئی شخص ہر وہ جہانگی دولت کا چڑھانیوالا آجاوے تو کیا ممکن ہی کہ مندر کھولین چنانچہ والی جیپور نے ایک دفعہ امتحان بھی کیا تھا اور اب تک وہی بھاو اور قاعدہ

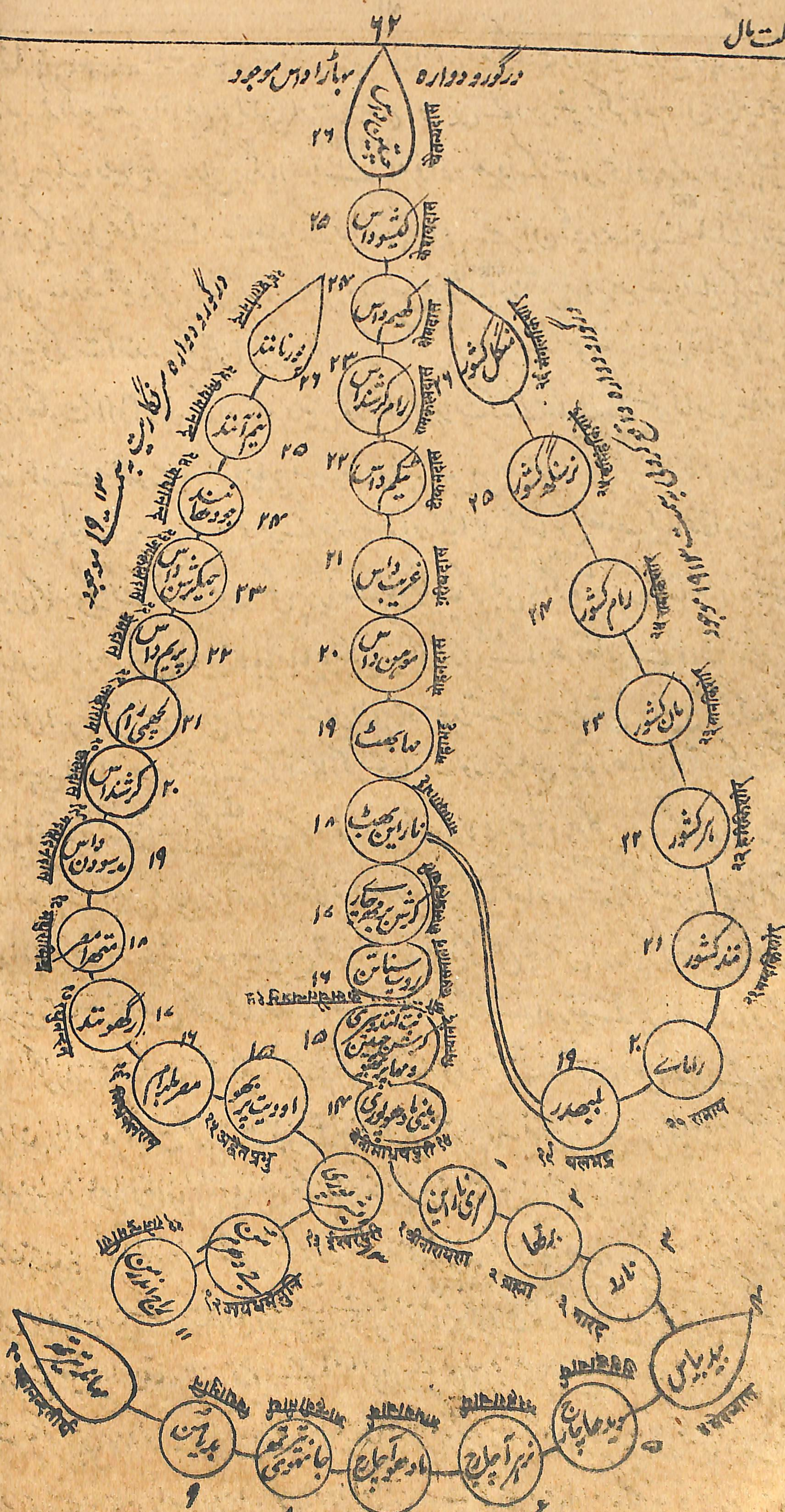
۵۷ جو دربھگتی مین ہین اتا ریگنا در ۱۲

بدستور جاری ہین کسی گادی مین پچاس ہزار اور کسی مین تین چالیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہی سب بھگوت
آرادھن اور تیاری آرایش و اسباب بال سروپ و راگ بھوگ بھگوت مین خرچ کر دیتے ہین بلکہ قرضدار رہتے
ہین گسائین بلفظ گوکلستہ مشہور ہین جیسا اوتم بھاؤ ان گوکلستہ گسائیونکا دیکھا اور سنا تحریر مین نہین آسکتا اور
गोकुलस्थ
اُنکے چیلون کو جسقدر بھاو و بھگتی اپنے گورو مین ہی وہ بھی بیان نہین ہو سکتی بشبک اور کسی سنپرداء مین
वल्लभाचार्य
اسقدر اعتقاد اپنے گورو مین نہین مارواڑ و گجرات مین سیوک اس سنپرداء کے بکثرت ہین بلبھ آچارج جی کے
خاندان مین اکثر بھگت کامل و سدھ گذرے اور جو انکی کرپا کے ذریعہ سے بھگوت پراپن ہوئے انکی شمار تو
کس سے ہو سکتی ہی بلبھ آچارج سوامین کے بھاو کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنا نام بھی موافق اپنے بھاو کے مشہور
کیا یعنی بلبو گوپ قوم کو کہتے ہین کہ جس قوم مین نند بابا تھے سو اپنے خاندان کو بلبو کل مشہور کیا یعنی گوپ کل
ایک دفعہ ایک سادھو برج مین آیا اور بٹوہ سالگرام کا درخت چھوکر کے شاخ پر لٹکا کر واسطے ملاقات بلبھ آچارج کے
ठाकुर
گیا جب واپس آیا تو بٹوہ مذکور شاخ پر نہ پایا اور انکی خدمت مین حاضر ہو کر حال کہا انھون نے فرمایا کہ تم کیسے سیوک
वहवह
ہو کہ سوامین کو چھوڑ کر چلے جا پھرتے ہو سادھو مذکور نے عذرات پیش کیے اور پھر آکر جو دیکھا تو صدہا بٹوہ ایک
قسم کے اُس درخت پر پائے پھر آچارج ممدوح کی خدمت مین آیا اور جو حال دیکھا تھا بیان کیا آچارج نے فرمایا کہ
تم اپنے سوامین کو کسواسطے نہین پہچان سکتے سادھو خاموش ہوا اور مطلب بلبھ آچارج جی کا سمجھ کر قدمون
مین پڑا اور اپنا بٹوہ سالک رام جی کا لیکر بھگوت آرادھن و سیوا مین دل سے مصروف ہوا واضح ہو کہ آیا سک
کو بھگوت مین ایسی نشٹھا چاہیے کہ جیسے ہو قوف کو اپنے جسم مین ہوتی ہی نہ یہ کہ سو امین ہر شاخ و خود در بسیر +
اب شجرہ خاندان بلبھ آچارج کا باعتبار توالد و تناسل کے لکھا جاتا ہی لیکن منجملہ سات گدّی کے چند گدّی بسبب
نہونے اولاد پسری کے نواسون کے پاس ہین اور تین چار گدّی پر اصل اولاد بٹھل ناتھ جی کی ہی سو انمین سے
ایک گدّی کا شجرہ لکھنا کافی ہی +

ے درجہ انتہا دانخر کا جسکو حاصل ہو گیا ہو ۱۲



کتھا माधवाचार्य مادھو آچارج سوامین برہمہ سنپردامین پرم بھگت و آچارج و رواج دہندہ ہس سنپردا
کے ہوئے اگرچہ سنپردا قدیمی ہی لیکن مادھو آچارج سوامین نے اس سنپرداکو تمام جہان مین ایسا پھیلایا
کہ بخوبی ہریک دیس مین رواج ہوگیا اسواسطے بنام و مادہ (माध्वसंप्रदाय) سنپرداکے مشہور ہی اور برہمہ (ब्रह्म) سنپردا اسواسطے
کہتے ہین کہ اول بھگوت نے اس سنپرداکے قواعد برہماجی سے بیان کیے برہماجی نے بسلسلہ گروچیلہ کے
بھگتان مندرجہ شجرہ کو اپدیش کیا اور رواج دیا بعض جو گوڑیہ (गोडिया) اور بعض مہا پربھو سنپردا بیان کرتے ہین
تو وجہ یہ ہی کہ نت آنند و سری کرشن چیتین و مہاپربھو ساکن گوڑدیس کے اسی سنپردامین آچارج اور بھگت
نامور بھگوت کا اوتار ہوئے اور تمام دیس گوڑ بنگالہ کو ہدایت کرکے بھگوت کے سنمکھ کیا اسواسطے مہا پربھو
و گوڑیہ نام سے مشہور ہی مادھو آچارج موصوف براہمن تھے مین بموضع اوڑپی (उडपी) کرسنا (क्रसना) کہ کانچی پوری سے
گوشہ غرب و جنوب مین واقع ہی ہوئے برہمہ سوتر اور گیتا جی پر بھاش تصنیف کیا اعتقاد رہن اپاسنا
والون کا یہ ہی کہ اپنی نشٹھہ ہی کہ اسکی پرپاسنے (भाव) مادھا جگت کو رچتی ہی اگرچہ قاعدہ متقدمین اس نشٹھا کے
دھیان و آرادھن بشن نارائن کا پایا جاتا ہی لیکن اب بلکہ روبروے (तटस्थ) مادھو آچارج سے اپاسنا سری کرشن
اوتار کی اس سنپردامین مروج ہی اور ایشر پوران برہم سمپدا انند گھن سری کرشن سوامین کو لوگ نو ہی
مانتے ہین اور مادھوج نشٹھا سے کہ اسکا ذکر نشٹھا ہے نوز دہم مین ہوگا دھیان و تصور کرتے ہین (निवासी)
اگرچہ مادھوج نشٹھا مین جگل سروپ کا دھیان و تصور لازمہ ہی اور جو گل سروپ کا ہی آرادھن و
سیوا اس سنپردامین مروج ہی اور رادھکا مہارانی جین پر کیہا (परकीया) بھاو (युगलस्वरूप) رکھتے ہین لیکن ایشرتا اور وحدنیت (माधुर्य)
اور پوران برہمتا سری کرشن سوامین مین تصور کرتے ہین کہ انکی بھاش اور دیگر گرنتھون سے یہ بات
ظاہر ہی اس سنپردامین لکھو کھا بھگت اور سدھ نامور گذرے اور ہوتے ہین واسطے دور کرنے
دکھہ آواگون کے بھگوت نے ایک اپاے ایسا تجویز کیا ہی کہ بلا محنت و مشقت اس سنپرداکے ذریعہ سے
کروڑون مہا ادھم بھگت کو پراپت ہوتے ہین اگرچہ دکھن دیس مین رواج اس اپاسنا کا بکثرت ہی
اور گوردوارہ عظیم الشان وہان ہین لیکن درمیولا برج اور بنگالہ مین بھی یہ سنپردا زیادہ تر مروج ہی اور
برندابن مین چند گوردوارہ مشہور و معروف مثل مندر گوبنددیو و مدن موہن و سرنگار بٹ وغیرہ کے ہین (गोविन्ददेव) (मदनमोहन) (श्रृंगारवट)
کہ فیض عام بھگوت کے درشنون اور دیکھنے لینے کا ہوتا ہی معجزات مادھو آچارج سوامین کے لکھنے کی
کچھ ضرورت نہین اسیقدر کافی ہی کہ انکے نام اور انکے قاعدہ مقررہ کے عمل سے کروڑہا مہا پاپی بھگوت
بھگت ہوکر اپنی مراد کو پہونچے اب شجرہ خاندان باعتبار گروچیلہ کے بابت ایک گوردوارہ کے تحریر
ہوتا ہی اس سنپردامین ہزارہا درہزارہا گوردوارہ ہین سب کا شجرہ ملنا اور لکھنا غیر ممکن تھا۔



کتھا नित्यानन्द نت آنند جی مہاراج ایسے پریم بھگت اور بھاگوت دھرم پرچارک ہوئے جنکی مہما اور پرتاپ تمام جہان مین مشہور اور معروف ہی جنہون نے گوڑ دیس بنگالہ سے پاکھنڈ (पाखंड) اور ادھرم کو دور کرکے بھگوت بھگتی اور اپاسنا کا رواج دیا اور ایسے ایسے مہاپاپی اور گنہگارون کو بھگوت پاراین کر دیا کہ جنکو اجامیل پر شرف تھا جسطرح بلدیو جی مہاراج نشہ اپنے حال مین مخمور و مسرور رہتے تھے اسیطرح یہ مہاراج کہ بلدیو جی کا اوتار ہوے بھگوت کے روپ مادھری اور پریم کے نشہ مین مدہوش و متوالے رہتے تھے کہ جس پریم اور بھاو کو دیکھ سنکر دیگر اشخاص ہشیار پریم آنند کے رس مین غرق اور مگن ہوئے جنم مہاراج موصوف کا ندیا شانتی پور (नदिया शान्तीपुर) بنگالہ دیس مین ہوا سری کرشن چیتن مہاپربھو کے بڑے بھائی تھے جب دیکھا کہ گوڑ دیس کے لوگ بھاگوت دھرم سے بچھڑے ہین تو انپر رحم اور چند عرصہ تک سخت تپ کرکے بھگوت کو خوشنود کیا بھگوت نے حسب خواہش انکے بردان (वरदान) دیا اور بعدش بھگوت بھگتی کو تمام اُس دیس مین مہاراج موصوف نے مہنت (महन्त) اور گورو روپ ہوکر مروج فرمایا اتبک اس دیس مین اسقدر بھگتی کا رواج ہی کہ اکثر بھگوت پاراین ہوتے ہین اور ترک خانمان کرکے برندابن مین باس کرتے ہین جو بھاو اور پریم اُس دیس کے رہنے والونکا برندابن اور سری برندابن چند مین دیکھا گیا اور تقریر سے باہر ہی اب بھی برندابن مین قریب نصف لوگون کے یہ لوگ موجود ہین اور بھگوت بھجن و کیرتن مین رہتے ہین ۞

کتھا श्रीकृष्णचैतन्य سری کرشن چیتن برادر خورد نت آنند جی سری کرشن مہاراج کا انس اوتار ہوئے چونکہ بھگوت کا عہد اور ارشاد ہی کہ جب دھرم کم ہوجاتا ہی تب واسطے قائم کرنے بید مرجاد (मर्याद) کے اور دور کرنے ادھرم کے میرا اوتار ہوتا ہی کہ یہ بات گیتا جی مین مندرج ہی سو گوڑ دیس بنگالہ مین بھگوت بھگتی موقوف ہوکر بالعکس دھرم کا رواج ہوا تھا اسواسطے بھگوت نے واسطے قائم کرنے بھگتی مارگ (मार्ग) کے جسطرح برج مین اوتار لیا تھا اسیطرح بنگالہ مین سچی جی (सची) کے بطن سے ظہور فرمایا اگر کسیکو یہ اعتراض ہو کہ بھگوت کا شیام رنگ شاسترون مین لکھا ہی یہ مہاراج گورہ رنگ کس واسطے تھے سو واضح ہو کہ بروقت کھیل و بہار کے گوپیکا اپنے پریم پریتم (प्रीतम) نند کشور کو طعنہ دیا کرتی تھی کہ تو کالا (काला) ہی اور ہم گوری ہین تیری خوبصورتی اور تیرا آن ہماری خوبصورتی اور صفائی چہرہ کے مقابلہ پر کب برابر ہی اسواسطے سری کرشن چیتن مہاراج نے گورہ رنگ دھارن کیا جسطرح سری کرشن مہاراج نے پریم اور رس کا دریا برج مین جاری کیا تھا اسیطرح سری کرشن چیتن مہاراج بعینہ اُس پریم آنند اور رس کا پریم اور سکھ جگل (युगल) سروپ (स्वरूप) کے تصور مین محو اور تدروپ ہوکر اپنے سیوکان کے دل مین ظاہر کیا یہ مہاراج خورد سالی سے ہی بھگوت روپ کے دھیان اور بھگتی مین مگن رہتے تھے ہفت سالہ عمر کا ذکر ہی کہ کیشو بھٹ کاشمیری تمام جہان کے براہمنون کو مناظرہ اور بحث مین فتح کرتا ہوا اُنکے مسکن مین پہونچا

کیتر ہمراہ تھے سری کرشن چیتن موصوف نے ایک لحظہ مین وہ غرور اسکا رفع کردیا اور پھر ایسی کرپا کری کہ وہ بھگوت
بھگت ہوگیا مفصل یہ حال کیشو موصوف کی کتھا مندرجہ نشتمارے نوزدہم سے واضح ہوگا ایکدفعہ مہاراج ممدوح
روبروے جگناتھ راے (नगन्नाथराय) سوامین کے کیرتن (कीर्तन) کرتے تھے بحالت کیرتن بھگوت چیترون کے ایسے پریم و تصور بھگوت
مین محو اور بیخبر ہوے کہ تدروپتا (तद्रूपता) کی نوبت پہونچ گئی اور موجودین کو چتربھج (चतुर्भुज) روپ نظر آیا لوگون نے باہدگر یہ
گفتگو کری کہ اس پرشوتم پوری (पुरुषोत्तमपुरी) مین ہر یک ذی روح چتربھج ہوا اگر سری کرشن چیتن کا چتربھج روپ نظر آیا ہے تو
کیا تعجب اور بڑی بات ہے یہ خبر مہاراج موصوف تک پہونچی اور دلمین خیال کیا کہ منجملہ ان اشخاص کے کثیر
ہمارے سیوک ہین اگر انکے دلمین اعتقاد کامل نہوگا تو بھگوت بھگتی انکو حاصل نہوگی اسواسطے چتربھجا
دھارن کرکے درشن دیے اور سبکا اعتقاد درست کردیا اب تک چتربھج مورتی انکی پرشوتم پوری مین ہے
کہ درشن ہوتے ہین مہاپربھوجی کو انکا چھوٹا بھائی مشہور کرتے ہین وہ بھی اچاریہ اس سمپرداے کے اور پریم
بھگت ہوئے **کتھا** روپ وسناتن (रूपसनातन) جی دونون بھائی حقیقی پریم بھگت اور بھاگوت دھرم
پرچارک ہوئے اور ایسا اس بھگت کام آپکار کیا کہ سنسار سمدر کا پار ہونا ازبس آسان ہوگیا یہ ہر دو صاحب
گوڑ دیس بنگالہ کے رہنے والے بادشاہی منصب دار ذوی الاقتدار تھے خزانہ کثیر رکھتے تھے ایک رات
شمار اور حساب خزانہ کا کرتے کرتے صبح ہوگئی کمال مغموم و متردد ہوئے اور باہم کہنے لگے کہ افسوس تمام
رات مزخرفات اور کار بیہودہ مین گذر گئی اگر بھگوت سماج اور کتھا مین بیٹھتے تو دم بدم خبر منگاتے کہ کسقدر
رات گذری آج کچھ بھی خیال نہوا یہ عمر بلا بھگوت کے بھجن ناحق رائگان گئی اور جاتی ہے یہ کہکر اسیوقت تمام
نعمت اور دولت کو مثل ریزہ خاک کے ترک کیا اور خدمت مین نت آنند و سری کرشن چیتن و مہاپربھوجی
اپنے گوروے کے حاضر ہوکر ہدایت خواہ ہوے انھون نے اجازت فرمائی کہ برج متھرا (मथुरा) مین جاؤ اور وہانکے بن
اور مقامات بہار سری کرشن سوامین کے جو مدت سے پوشیدہ اور خفیہ ہوگئے ہین ظاہر کرکے گرنتھہاے [illegible]
ویا دھرم ذریں بلاس کا رواج دو حسب الارشاد ہر دو صاحب موصوف روانہ ہوے اور جسوقت برج بھوم مین پہونچے
تو بمجرد تاثیر اس زمین اور ہواے خوشگوار و سبزہ دلکش سے روپ ماذھری (माधुर्य) بھگوت مین محو اور مدہوش
ہوگئے اور ایسی بوے عشق پرماپریتم مہاراج کی دماغ جان کو پہونچی کہ نیک و بد کا تمیز سبکو فراموش کرکے پریم آنند
مین مگن ہوے جب کچھ ہوش ہوے تو مزارعان سے پوچھا کہ برج کہان ہین ایکنے جواب دیا کہ کیا تیرا تو اکنند
اندھا ہوگیا ہے یہ برج نہین اور کیا ہے گستاخین جی مہاراج اس گالی سے ایسے خوش ہوے کہ جیسا کوئی
سنگین پرہیز کے اندیشہ سے خوش ہوتا ہے اور شادان و فرحان نشاء تصور مین چلے ہوئے اول متھرا جی مین اور
[illegible] دیکھا کہ [illegible] سرسبز و شاداب ہے کہ آفتاب کا طلوع و غروب

معلوم نہین ہوتا بعد تلاش کے دو چار گھرون کی آبادی پائی اور دریافت ہوا کہ باشندے اس آبادی کے واسطے پوجا برندا دیوی کے گئے ہین وہانسے برندا دیوی کی تلاش کرتے ہوئے روانہ ہوئے دیکھا کہ وہ لوگ ایک جگہ پر دودھ دہی چڑھا کر روانہ ہوگئے سو اسی جگہ قیام کیا رات کو برندا دیوی نے درشن دیے اور فرمایا کہ ہمارا سروپ اسی جگہ ہے تم نکالکر استھاپت کرو سو گسائین روپ نے حسب الارشاد عمل کیا اب تک برندا دیوی موجود ہین اور جنگلے گھر یادہ گاہ بچہ دیتی ہی اول دودھ درگاجی صدمعہ کو چڑھایا جاتا ہی بعد ازان سری گوبند دیوجی نے گسائین روپ ممدوح کو خواب مین ہدایت فرمائی کہ فلان مقام پر ہمارا سروپ موجود ہی اور ایک مادہ گاو اپنا دودھ وہان چڑھاتی ہی تم ظاہر کرو گسائین موصوف نے اس سروپ کو نکالکر استھاپت کیا اور واسطے پوجا کے جیو گسائین اپنے برادر زادہ کو کہ اسی عرصہ مین بعد ترک خانمان کے آگئے تھے اجازت دی اور فرمایا کہ راجہ ہای کلان بھوگ وغیرہ کا لوازمہ جاری رکھینگے راجہ مانسنگہ والی آمیر کا بشوق درشن گسائین موصوف کے آیا اور بعد درشن بروقت رخصت کے عرض کیا کہ کچھ اجازت کسی چیز کی مجکو ہووے جیو گسائین جی نے فرمایا کہ ہم کچھ نہین چاہتے اگر چاہو تو مندر گوبند دیوجی کا بنوا دو راجہ نے قبول کیا انھین ایام مین قلعہ اکبر آباد کا تیار ہوتا تھا اور سنگ سرخ اور کسی جگہ نہین جا سکتا تھا راجہ موصوف نے بادشاہ سے حکم لیکر مندر سنگین گوبند دیوجی کا تیار کرا دیا تیرہ ١٣ لاکھ روپیہ صرف اجرت اور مصالحہ مین خرچ ہوا اب تک وہ مندر برندابن مین مشہور اور موجود ہی کہ نظیر اپنی نہین رکھتا لیکن واضح ہو کہ عہد محمد شاہ بادشاہ مین راجہ جےسنگہ نے باداہیان مین یہ بات سُنی کہ جو کوئی گوبند دیو کے درشن کرتا ہی پھر اسکو آواگون نہین ہوتا کمال منت و آرزو سے وہ سروپ گوبند دیوجی کا جیپور کو لیگیا کہ وہان براجمان ہین اور برندابن مین دوسری مورتی استھاپت ہوئی گسائین روپ موصوف کو بروقت رخصت اُنکے گورو نے فرمایا تھا کہ گرنتھ رس پرکاش کی تصنیف کرنا اُسکی بجا آوری گسائین موصوف سے بدین خیال کہ دوات قلم کاغذ وغیرہ کا سنگرہ کرنا پڑیگا اور ترک براگ مین خلل آویگا نہین ہوئی تھی شیوجی بھگت راج مہاراج نے خواب مین ارشاد فرمایا کہ فراموشی ہدایت گرو دیو کی ممنوع ہی گسائین جی نے بانقیاد حکم بہت گرنتھ مثل رس سدھانت واوجل نیلمن و بھگت رس امرت و بھاگوت امرت وغیرہ سب پانچ لاکھ اشلوک مین تصنیف کرے کہ مشہور و معروف ہین اور بھگتون کو پریم رس سے پورن کرتے ہین ایک اشلوک مین صدف بنی یعنی جد سری لاڈلی جی کے یہ تمثیل لکھی کہ مثل ناگنی کے ہی گسائین سناتن جی کو یہ خیال ہوا کہ گسائین روپ کی شاعری اگرچہ دلپذیر ہی لیکن بھاو پریا پریتم کا خوب نہین سمجھا کہان تو لاڈلی جی پریم سکمار کہ جنکی نازکی اور کوملتائی کے مقابلہ مین کلپ برچھ کا پھول بھی سخت ہی اور جن کی سوبھا کے اوپر سوبھا بھی تصدق ہوتی ہی اور کہان موذی کی تمثیل کہ اگر وہ پریم سکماری تصویر بھی سانپ کی دیکھتی ہی تو خوف کرتی ہی غرض اس خیال سے اکثر

گسائین سناتن جی کو اُس تمثیل کا تعلق رہتا تھا ایک روز سیر کنان جاتے تھے درخت کے نیچے ایک طفل خوبصورت
اور چند دختر برجباسیون کو دیکھا کہ جھولا ڈال کر جھول رہی ہین اور بازی و قہقہہ مین مصروف ہین اور اگرچہ
سب دختر موصوفہ حسین و خوبصورت ہین لیکن ایک لڑکی اسقدر حسین اور نازک ہو کہ ایسی سندرتا مدت العمر
نہین دیکھی تھی وہ لڑکی ایک چیتھڑی باریک اوڑھے ہوئے ہو اور اُسمین ہلتی یعنی جعد مشکین مثل ناگن کے اہی
لہلہاتی ہو کہ سر مو بھی ناگن مین اور اُسمین فرق نہین گسائین سناتن جی بے محابا پکارے کہ مار یار کوئی دوڑکر
ناگن کو اِس پریم سندری کے سر سے اُتار دو اور یہ کہکر بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو اشلوک گسائین
روپ کا یاد آیا اور جانا کہ سری لاڈلی جی نے واسطے رفع شک اُس اشلوک کے یہ حیرت کیا ہو گسائین روپ جی
کی خدمت مین آئے اور پرکرمان کر کے سرگذشت بیان کری واضح ہو کہ گسائین سناتن جی بڑے بھائی
روپ گسائین کے تھے لیکن بھگتی مین اُنکو بڑا جانکر ڈنڈوت و پرکرمان کری گسائین روپ جی فربہ تھے اور
گسائین سناتن جی لاغر اور ہر روزہ یہ پرکرمان برج کی کیا کرتے تھے ایک روز بعد پرکرمان جو روپ گسائین کے پاس
آئے تو گسائین روپ موصوف کو خیال ہوا کہ سناتن جی اپنے گھر غذائے لطیف کہ ہر ایک کو نہین مل سکتی کھایا
کرتے تھے اب نان خشک گدا گری سے کسطرح سیری ہوتی ہوگی یہ خیال ہوا ہی تھا کہ سری لاڈلی جی شیر
برنج و دیگر لوازمہ رسوئی لطیف بلباس دختر برجباسی کے لائین اور بکمال کومل گفتار سے فرمایا کہ ہماری گاے
کے آج بچہ جنا ہو میری والدہ نے یہ لوازمہ رسوئی کا تمھارے واسطے بھیجا ہو ہر دو گسائین موصوف نے اُسکا
بھوجن تیار کر کے بھوگ لگایا تو وہ مزہ پایا کہ مدت العمر کبھی غذا مین نصیب نہین ہوا تھا سناتن جی نے سبب
اسکا گسائین روپ سے پوچھا اُنھون نے سب حال اپنے خیالات کا بیان کیا سناتن جی نے فرمایا کہ باوجود
ترک و علیحدگی دولت و حشمت کے اب تک زبان کا مزہ باقی ہو کہ جسکے سبب سے لاڈلی جی کو تکلیف ہوئی
آیندہ کو خیال رہے جب نت آنند سری کرشن چیتن و مہا پربھو جی گورو روپ سناتن جی کے اِس جہان کا
ترک کر کے پرم دھام کو گئے تو سماجیان گورو موصوفین کے ٹھاکردوارہ کو کمال غم ہوا بعد عرصہ کے خیال آیا
کہ اب سوائے روپ و سناتن جی کے اور کوئی قدر شناس بھگوت کے کیرتن و بھجن کا نہین ہو اسواسطے
برندابن مین آئے اور ایک روز سماج ہوا سب بھگوت بھگت اور سادھو اُس سماج مین جمع ہوئے اور ایک
بڑی سبھا ہو گئی اِس لطف اور پریم سے کیرتن اور بھجن ہوا کہ حاضرین بپایہ پریم کے پریم مین بیہوش اور
از خود رفتہ ہو گئے لیکن گسائین روپ اپنی طبیعت کو مستقل کر کے کھڑے رہے گسائین کرن پوری نے
دیکھا کہ روپ جی سب پریمیون کے سر دفتر ہین اُنکو جو بھگوت پریم سے بیہوشی نہوئی تو اور ونکے واسطے
بہتر نہین گسائین روپ جی کے پاس گئے اور جب قریب پہونچے تو اُنکی سوانس یعنے دم لگی کہ آبلہ نمودار

ہو آئے گشائین روپ جی نے فرمایا کہ مہاراج جنکو کچھ تعلق جسم کا باقی ہے وہ یتیں انگو ہی اور جن لوگون کو جسم سے
تعلق نہیں رہا انکا دل دیکھنا چاہیے نہ جسم فقط یہان تک کہ تمہا روپ گشائین کی تحریر ہوئی سناتن جی سوائے
کمنڈل اور کوپین کے اور کچھ اپنے پاس نہیں رکھتے تھے سیر کنان ایک بادفروش کے گھر پہونچے اُسکے
لڑکی گلی یا چوبی ۱۲
گھر مین سروپ سری مدن موہن جی کا براجمان تھا سناتن جی درشن کرکے عاشق ہو گئے اور ہر روز اُس
بادفروش کے گھر جایا کرتے اور پریم کا جل آنکھون سے جاری رہتا بادفروش نے کہ پہلے ساہوکار تھا اور اب
مفلسی آگئی تھی جانا کہ جیسا اس مورتی نے مجکو خراب و پریشان کیا ہے شاید اس شخص کو بھی ایسا ہی
خراب کیا ہو کہ اس مورتی کو دیکھکر روتا ہے بادفروش نے گشائین جی سے پوچھا کہ مہاراج کیا تمکو بھی دھن دولت
گھربار سے اس مورتی نے بے آرام کردیا ہے گشائین جی نے بے اعتقادی بادفروش کی تصور فرماکر جواب دیا
کہ بھائی تیرے ساتھ اس مورتی نے کچھ بھی نہین کیا بمقابلہ اُسکے کہ جو میرے ساتھ کیا ہے بادفروش نے کہا کہ
کیا علاج کرون گشائین جی نے فرمایا کہ اس بھاگوان کو جلد اپنے گھر سے نکال ورنہ نہ معلوم کہ آئندہ کیا کریگا اُسنے
کہا کہ اگر یہ ایسا بدخو ہے تو کون لیویگا گشائین جی نے فرمایا کہ میرے ساتھ جو کچھ اُسکو کرنا تھا سو کر چکا مین
لیجاؤنگا چنانچہ لے آئے اور برندابن مین براجمان کرکے پوجا سیوا شروع کی گداگری کرکے بھگوت کو بھوگ
لگایا کرتے ایک روز بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ تھوڑا سا نمک بھی چاہیے اُس روز سے نمک کا لانا شروع کیا
پھر اجازت ہوئی روغن زرد بھی ضروری ہے لاچار اُسکی بھی گداگری شروع کی بعد ازان ارشاد ہوا کہ ترکاری بھی درکار ہے
کا جنگل سے لے آنا بہت آسان ہے وہ بھی لایا کرو تب سناتن جی نے محبت دلی سے خیال کیا کہ مدن موہن جی خوب
ہو گئے میرے براگ کو خاک مین ملاکر مجکو بھی چھوڑا کیا چاہتے ہین عرض کیا کہ اگر ایسا ہی مزہ زبان کا ہے تو
کوئی دولت والا غلام تلاش فرماوین یہ کہکر باہر آ بیٹھے اتفاقاً کسی ساہوکار کی کشتی پُر از مال اکبرآباد کو
جاتی تھی جسوقت برندابن مین متصل کالیادہ کے پہونچی تو چلنے سے رہ گئی ساہوکار نے مضطرب ہو کر
اپنے ملازمان کو ہر چہار طرف بھیجا کہ دیکھو اس جنگل مین کوئی فقیر سادھو ہے کہ جس سے چارہ جوئی کری جاوے
ملازمین نے جاکر کہا کہ ایک سادھو بیٹھا ہے شاید اُسکے سبب سے کشتی نہین چلتی ساہوکار آیا اور قدمون مین
پڑا گشائین جی اُسکو بھگوت کے روبرو لے گئے اور ساہوکار سے فرمایا کہ جو کچھ کرتوت ہے اس بابا کی ہے عرض معروض
کرے ساہوکار کہ بدولت درشن و مکالمہ گشائین جی و درشن بھگوت کے سردھاوان و با اعتقاد ہو گیا تھا
دست بستہ بامید اجازت کسی خدمت کے کھڑا ہوا بھگوت نے اجازت بخشی کہ مندر ہمارا خوشنگین تیار
ہو جاوے اور راگ بھوگ کے واسطے بھی کچھ مقرر ہو ساہوکار نے قبول کیا اور اُسیوقت کشتی روانہ
ہو گئی ساہوکار نے مندر نفیس اور کلان کمال بھگتی سے تیار کرایا اور راگ بھوگ کے واسطے ماہیانہ

مقرر کیا جب خوب سامان بھگوت سیوا کا مہیا ہو گیا تو گسائین جی نے وہان کا ادھکار کرشنداس برہمچاری کو سپرد کیا اور خود واسطے پرکرما برج بھوم کے روانہ ہوئے ایک دفعہ متصل نند گانون کے بر کنارہ مان سرور زیر درخت ہنس بیٹھکر تین روز تک واسطے خور و نوش کے نہ اُٹھے بھگوت نے خیال فرمایا کہ جو کوئی مسافر کسی مفلس و غریب کے گھر جاتا ہی تو وہ دل و جان سے خبرگیری کرتا ہی یہ شخص تخیر بستو بیشر کا مہان ہی نہوین ہو کہ بھوکا رہے اسواسطے خود بدولت بلباس طفلان برجباسی کے دھوتی باریک ابریشمی دوپٹہ زر دوزی کسے ہوئے چیرہ سرخ سرپر رنگین چھڑی بغل مین دبائے ہوئے تھالی شیر برنج خاص بھوگ کی لیکر آئے اور گسائین جی کو دیکر فرمایا کسواسطے آبادی کے قریب جاکر نہین بیٹھتا کہ لوگ تیری خور و نوش کی خبر لیوین یہان جنگل مین تیرے واسطے کون کھانا لایا کرے بھگوان نے ہاتھ پاؤن دیے ہین حرامخوری پر کمر باندھنی اچھی نہین گسائین جی ان کلمات کو سنکر پریم آنند مین مگن ہوئے اور عرض کیا کہ تمہارے ہاتھ سے حرامخوری وغیرہ سب روا ہین اسطرح تا سہ روز برج چند مہاراج کھانا پہونچاتے رہے بعد اُسکے گسائین جی نے اپنے محبوب مرغوب کو تکلیف کا دینا گوارا نہ کیا اور طفل ممدوح سے نشان مکان اور گانون کا پوچھا اگلے روز حسب نشان بیان کردہ کے جو تلاش طفل موصوف کی کری تو کہین سراغ نہ ملا بیقرار و مضطرب ہو کر اپنی فہمید اور عقل پر افسوس و نفرین کرنے لگے خواب مین بھگوت نے فرمایا کہ وہ طفل شیر برنج والا مین ہون اگر ایسی ہی تمہاری خوشی ہی تو حاضر ہون گسائین جی نے معذرات کیے اور اس پریم منوہر مورتی کا تصور اور دھیان کرتے ہوے پریم آنند مین مگن ہو گئے ٭ کتھا

نارایणभट्ट گسائین نارائن بھٹ پرم بھگت ہوئے کہ گیان سمارت دھرم وغیرہ کے اوپر بھگوت بھگتی کو تقدیم اور بزرگی ثابت و مستقل کر کے بھاگوت دھرم کا رواج دیا بھگوت نے واسطے اپکار جگت کے نارائن بھٹ کے بابر نارائن بھٹ کو ہی پیدا کیا دوسرا کوئی ہوا اور نہو گا جنکا اپکار آواگون کے اندھیرے کو مثل آفتاب کے ہی اور واسطے حاصل ہونے بھگوت کے پریم اور بھگتی کے پرم سار یہ گسائین جی کرشنداس برہمچاری چیلہ سناتن جی پوجاری مندر مدنموہن جی کے سیوک ہوے گرو سے کتھا دسم اسکندھ سری مدبھاگوت کی سنی اور جو چرتر بھگوت نے اپنی بال لیلا کے بابا نند اور جسودھا ماتا کو دکھائے اور جو بہار گوپیون کے ساتھ اور جو کھیل اور سکھہ شد امان وغیرہ اپنے سکھاؤن کے ساتھ مندراہن وغیرہ مین کرے سب گسائین جی کے دل مین سما گئے اور یہ تمنا ہوئی کہ وہ سب مکانات اور بن جہان چرتر کیے ہین دیکھنے چاہیے چونکہ ان سبکا نشان ملنا مشکل تھا کسواسطے کہ پانچہزار برس کے قریب بھگوت اوتار کو گذر گئے اور بسبب صدمات سخت کے سب مخفی اور پوشیدہ ہو گئے تھے اسواسطے بھگوت کے آرادھن اور دھیان مین مشغول ہوے اور نہایت شوق بیقراری سے کچھ خیال خواب و خور کا

نہ رہا بھگوت کہ پورن کرنے والے خواہش اپنے بھگتون کے ہین دل مین گسائین موصوف کے
ظاہر ہوئے اور جہان جہان جو چرتر کیے تھے موافق باراہ سنگھتا کے سب دکھا دیے موافق اسکے
گسائین جی نے بن ۱۲ اور اوپ بن ۲۴ و مکانات و کنج ۳۳ و بہار استھان ۴۴ ظاہر کیے تفصیل و تعداد انکی کس سے
بیان ہوسکتی ہی بعض مشہور مکانات و مندر وغیرہ کا نام لکھا جاتا ہی کہ اُنکے نام لینے سے خوانندگان کو
فیض و ثواب حاصل ہو اور اُس ذریعہ سے بالیقین کہ درشن اور جاترا بھی نصیب ہو جاوے ؛

تفصیل مکانات گوکل و مہابن ؛

रोह्निणी मंदर روہنی مندر و سیام مندر کہ وہان جنم بھگوت کا ہوا قلعہ مہابن مین مشہور ہی ؛

श्याम मंदर چوراسی کھنبہ یا آٹھ کھنبہ جنرات بولی جسودھا مہارانی کی جگہ ؛

चौरासी-खंभा **आदखंभा**

ब्रह्मघाट

برمھ گھاٹ جہان نندنندن مہاراج نے مٹی کھائی اور اپنی مایا جسودھا جی کو اپنے مکھ مین دکھلائی ؛

رون ریتی جہان جسودھا نندن مہاراج نے طرح طرح کے لیلا و چرتر سکھاؤن کے ساتھ کیے ؛

پوتنا کھال جہان نند کمار مہاراج نے پوتنا کی جان بہ بہانہ دودھ پینے کے کھینچ لی ؛

جملہ ارجن بیران کبیر جہان جسودھا ماتا نے اولکھل سے بھگوت کو باندھ دیا اور بھگوت نے انکا اودھار کیا ؛

यमलार्जुन

گوپ کوپ کہ بروز سوموتی اماوس کنارہ تک پانی آکر فرو ہو جاتا ہی ؛

गोपकूप

درشن سات مندر گوکلستہ گسائیان کہ جنکا ذکر بلبھ آچارج کی کتھا مین ہوا ؛

درشن نند بابا جسودھا ماتا ؛

ठकुरानाघाट ٹھکرانی گھاٹ و جسودھا گھاٹ و بلبھ گھاٹ وغیرہ ؛

تفصیل مکانات متھرا جی ؛

विश्राम

بسرام معروف بسرانت گھاٹ جہان کنس کو مار کر بسرام فرمایا ؛

केशवदेव

مندر کیشو دیو جی جہان چتربھج روپ ہوکر ظاہر ہوئے ؛

रंगभूमि

رنگ بھوم جہان کنس کو مارا ؛

कंसखाल

کنس کھال جہان کنس کو مار ڈالا ؛

جا و سات سمندر +

درشن ٹھاکر باراہ جی +

درشن دوارکا دہیش جی کہ اب پارکھ نامی ساہوکار نے بنوایا +

चक्रतीर्थ दशाश्वमेध बलटीला

द्वारकाधीश मथुरादेवी भूतेश्वर सप्तऋषि

چھتر وغیرہ متفرق + متھرا دیوی بھوت ایشر مہادیو سپت رکھ بل ٹیلا دس آسمیدہ چکر تیرتھ

ध्रुवक्षेत्र सरस्वतीकुंड रावणकुटी छाकविहारी कृसगंगा कंठाभरण

دھرو چھیتر سرستی کنڈ جوگ مارگ راون کوٹی چھاک بہاری کرشین گنگا کنٹھا بھرن -

گھاٹہاے مثل پراگ گھاٹ و رام گھاٹ و اکرور گھاٹ و بیکنٹھ گھاٹ و بنگالی گھاٹ و سورج گھاٹ وغیرہ

تفصیل مکانات سری برندابن +

مندر سری گوبند دیو جی و گوپی ناتھ و مدن موہن و رادھا بلبھ و بانکے بہاری و اٹل بہاری و رنگ بہاری و رادھا رون و سنگار بٹ و چھیل چکنیا مشہور ہین اور دو مندر جدید کلان ایک سری کرشن مہاراج کا لالا بابو بنگالی نے دوسرا رنگناتھ کا رادھا کرشن پسر پارکھ ساہوکار نے کہ تعریف بھگتی و بھاو ان دونون صاحبان کی اکثر گوش زد ہوئی بنوائے علاوہ ازان ہزارہا دیگر بر کنارہ سری جمنا جی کالیا دہ گھاٹ و نتھن گھاٹ و آنک لک و بہار گھاٹ و چیر گھاٹ و کیشی گھاٹ و سورج گھاٹ وغیرہ گھاٹ کثیر ہین +

نِدھ بن و سیوا کنج یہ بھگوت لیلا اور بہار کے کنج ہین اور راجگان و امیران و ساہوکاران وغیرہ نے جو کنج و مندر بنائے وے علحدہ ہین - دھیر سمیر و بنسی بٹ و گیان گودڑی و مونی داس جی کی ٹٹی و دیگر مکان قیام سادھان وغیرہ کے مشہور و معروف ہین - برہم کنڈ و گوبند کنڈ وغیرہ تالاب مین کوپ وغیرہ صدہا چاہ +

رادھا باغ و مدھو باغ و باغ دیبی سنگھ والا و دیگر باغ بہا سبز قابل درشن و سیر کے ہین +

تفصیل ان بن اور مکانات وغیرہ کی کہ بن جاترا کے وقت جنکے درشن ہوتے ہین واضح ہو کہ جاترا کرنے والے تا بھادون بدی چھٹ متھرا جی مین پہونچ جاتے ہین جب کسی کو جنم اسٹمی برندابن مین کرنی منظور ہوتی ہی وہ بعد اشنان گھاٹہاے درشن وغیرہ کے برندابن کو چلا جاتا ہی اور جسکو گوکل مین جنم اسٹمی کرنی منظور ہوتی ہی وہ گوکل کو اور بعض متھرا مین مقیم رہتے ہین سب لوگ جنم اسٹمی کرکے بروز نومی شام متھرا جی مین آجاتے ہین ایکادسی سے جاترا شروع ہوتی ہی پندرہ روز مین بالکل جاترا اور پر کرمان بیچ منڈل چوراسی کوس کی کرکے بروز بھادون سدی دسمی یا ایکادشی متھرا جی مین آجاتے ہین اور دوادسی کے روز متھرا جی کی پرکرمان ہوتی ہی دوسری جاترا بلبھ آچارج کے کل والونکی یعنی گوکلستہ گسائیون کی ہوتی ہی

لیکن ہر سال معمولی نہین یہ گسائین اسوج بدی دوج کو واسطے جاترا کے اُٹھتے ہین اور دوپہلا کا یعنے
دوالی گوبردھن جی مین کر کے کاتک سدی دوج کو شامل میلہ متھرا جی کے ہوتے ہین یہ جاترا بڑی فراغت
او دلجمعی کے ساتھ ہوتی ہے اور اکثر لوگ اُنکے ہی فریق کے شامل ہوتے ہین اب تفصیل منزل اور مقامات
درشن و جاترا یازدہ روزہ کی لکھی جاتی ہے۔ روز اول صبح کو بسرانت گھاٹ پر اشنان کر کے واسطے جاترا کے
پیادہ و پابرہنہ اُٹھتے ہین اور بھگوت بھجن کا نیم و برت واجب ہے پہلی منزل مین درشن و جاترا مدھبن मधुवन
مدھبن نندن تال بن तालवन کومدبن کُمुदवन کے ہوجاتے ہین कल्याण नारायण کلیان نارائن جو دھا
و کپل مُن و گردھر راے کے درشن ہوتے ہین و ستانتن کنڈ کے اشنان۔ روز دوم बहुलावन بھلابن
مین مقام ہوتا ہے او درشن ٹھاکر دوارہ موہن لال جی کے ہین۔ روز سوم گوردھن جی مین پہونچتے ہین गोवर्द्धन
روز چہارم وہان مقام ہوتا ہے گریراج یعنے گوردھن کی پرکرمان ہوتی ہے हरिदेव ہردیو جی नाथ ناتھ جی
وہان براجمان ہین اور ایک مندر سری سنپردا والونکا بھی ہے مانسی گنگا و سنکرکھن و اپسرا کنڈ و پونچھری کنڈ
دراسولی و گا بھولی و گلال کنڈ و ہرجی کنڈ و رودر کنڈ و بجے ناتھ و سینکرا و راودھا کنڈ و کرشن کنڈ
و کسم سرو رونار دکنڈ و ایراوت کنڈ و شر بھی کنڈ و دیگر تالاب و مکانات بنا کردہ راجہ ہاے بھرت پور کے
اشنان و درشن ہوتے ہین دیپ مالکا کو گوردھن جی مین ہجوم کثیر ہوتا ہے اور تمام گوردھن جی کے اوپر
روشنی ایسی ہوتی ہے کہ اور کہین نہین ہوتی اور بروز کاتک سدی پروا آن کوٹ اور پوجا گریراج کا اُتسو
अन्नकूट
دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ روز پنجم درنیولا ڈیگ مین مقام ہوتا ہے وہان عمارات والی بھرت پور کی کثیر
ہین پہلے یہان مقام نہین ہوتا تھا۔ روز ششم कामा کامان مین پہونچتے ہین اور وہان درشن ٹھاکر
گوکل چند و بجے گوبند و گوپی ناتھ جی و برندا دیوی و رادھا بلبھ و سیتا رام جی کے ہوتے ہین و دیگر مندر
بہ سدھ و براجمان ہین۔ روز ہفتم کامان مین مقام ہوتا ہے او پرکرمان کامان جی اور دیگر مقامات کی اور
بمل کنڈ و دھرم کنڈ کے اشنان ہوتے ہین و بھوجن تھالی و کھیسنی سلا پرکرمان مین آتے ہین۔ روز ہشتم
برسانہ مین پہونچتے ہین کہ جنم بھوم سری لاڈلی جی ہے پہلے جہان نندنی کی ہے سری لاڈلی جی کا مندر بلند در
बरसाना
عظیم الشان بالاے کوہ و بابا ہے جہان وہاتا کیرت جی و سری داما جی کے درشن ہوتے ہین ور دو اگنڈہ
کہ جہان دان لیلا ہوئی اور سانکری گڈھ جہان پرکہان کشوری نے نندکشور سے مان کیا اور بلاس گڈھ کہ
جہان پریا پریتم نے بہار و بلاس کیا و مور کوٹی کہ جہان باواز مور لاڈلی جی کو بلایا و سانکری کھور یعنے
सांकरी खोर
کوچہ تنگ کہ جہان تھا دیکھکر نندکشور نے لاڈلی جی کو پکڑ لیا اور جو چاہا سو کیا اور گہبربن کہ وہ بھی
مہا استھان ہے و دیگر استھان و مندروں کے درشن ہوتے ہین و ہیان کھرو سری پو کھر و پریم سرور

ونغیرہ کنڈ اور لاڈلی جی کے جھولنے و کھیل کے مقامات ہین اور موضع اونچہ گاؤن وطن گسائین نارائن بھٹ
جی کا کہ جنکی کتھا مین یہ سب حال لکھا جاتا ہی برسانہ کے قریب ہی اور ایک مندر بلدیو جی کے بھی درشن
ہوتے ہین اور دہیہ کنڈ و تربینی وہان ہی ۔ روز نہم نندگانون وطن بابا نندجی مین پہونچتے ہین یہان
بابا نندجی و جسودھا ماتاجی و جسودھا نندن و بلدیو جی و بہاری بہارن کے مندر و پان سرودر للتا کنڈ
و بساکھا کنڈ و جسودھا کنڈ و مدسودن کنڈ و موتی کنڈ و کرشن کنڈ کدم کھنڈی وغیرہ تیرتھ ہین متھانی کہ
جہان جسودھا مہارانی نے دودھ بلویا و ہاؤ کہ جہان نندنندن کو ہاؤ کہکر ڈرایا وہان ہین جاوہت کہ جہان
لاڈلی کے چرنین جاوک لگایا و کوکلابن کہ جہان کوکلا کی آواز سے لاڈلی جی کو بلایا اور آسولی کہ جہان اس کیا
و بتیھین کہ جہان لاڈلی جی کی بینی یعنی چوٹی گوندھی و رنگ محل و سنکیت بہاری ٹھاکر و سنکیت دیوی
براجمان ۔ روز دہم شیش سائی مین پہونچتے ہین اور چونکہ بھگوت شیش سائی مہاراج وہان براجمان ہین
اسواسطے اس گانون کو بھی شیش سائی کہتے ہین چھیرین نارائن کا مندر و چھیر سمدر تیرتھ ہی اشنان راہ مین
کدبلیہ و کدم کھنڈی و چھیربن کے درشن ہوتے ہین یہان سے اکثر لوگ تو واسطے کرنے رادھا اشٹمی کے
برسانے کو چلے جاتے ہین اور وہان مثل جنم اشٹمی کے لاڈلی جی کے جنم کا اوتسو کہ بھادون سدی اشٹمی کو
جنم ہوا ہوتا ہی اور بعض بندابن کو چلے آتے ہین اور باقی واسطے پورا کرنے پرکرمان برج منڈل کے جمنا پار
عبور کرتے ہین ۔ روز یازدہم نندگھاٹ سے عبور کرکے شیرگڈھ مین پہونچتے ہین متصل گھاٹ مذکور چیرہرن
و کاتیاینی دیوی کے درشن ہوتے ہین اور بھگوت مندر شیرگڈھ مین دو ہین بیل بن و بھاندیربن و کھندر
بن کی جاترا ہوتی ہی ۔ روز دوازدہم مانٹ بن مین مقام ہوتا ہی بھگوت مندر وہان ہین لیکن منجملہ مندر ہاے
قدیم و مشہور کے کوئی نہین روز سیزدہم لوہ بن مین مقام ہوتا ہی اور راستہ مین نندی دیوی و بندی دیوی کے
درشن ہوتے ہین روز چہاردہم بلدیو جی مین پہونچتے ہین اور بلدیو جی مہاراج کے درشن ہوتے ہین یہ مقام
مشہور ہی ایک مندر بھگوت کا اور دو تیرتھ بھی وہان ہین روز پانزدہم متھرا مین پہونچتے ہین راستے مین
گوکل و مہابن کے درشن ہوتے ہین کہ تفصیل تیرتھ و مقامات وہانکی اول تحریر ہوئی علاوہ از مقامات و
بن ہاے مصرحہ بالا بن و مقام کثیر ہین کہ بروقت جاترا راستہ مین نہین آتے جب استھان و بن ہاے مصرحۂ بالا
ظاہر ہوگئے تب نارائن بھٹ کو شوق بھگوت چرترون سے یہ تمنا ہوئی کہ جسطرح سری برج چند مہاراج نے
ان مقامات پر راس بلاس و چرتر کیے ہین وہ سب پرتچھ و ساکچھات ملاحظہ کرین سو بھگوت نے انکو ہدایت
فرمائی کہ بلبھ نامی زرنگ بادشاہی نوکری چھوڑ کر بندابن باس کرتا ہی تم اور وہ براہمنون کے لڑکون کو میرا
اور گوپکاؤن کا روپ بناکر لیلا نوکرن سے میرے چرترون کا ملاحظہ کرو چنانچہ گسائین جی نے

بلبھ مذکور سے ارشاد فرمایا اور اُسنے ایک براہمن کے بالک کو مچھ چند کا روپ اور ایک کو لاڈلی جی کا روپ
اور آٹھ لڑکیون کا للتا وبشاکھا وغیرہ سکھیون کا روپ بناکر سب سادھنا مرتب ذکر اُن کے سکھانے اور
جہان جہان جو چرتر وراس بلاس وغیرہ بھگوت نے کیے تھے سب چرتر سکھیے گویا سری کرشن اوتار کو نوتن
کردیا اور ابتک وہ سلسلہ راس لیلا کا جاری ہے جب یہ سب اُپکار جگت کے واسطے کر دیا تب قصد پرم دھام
کا کیا اور اپنے سیوکان سے فرمایا کہ ہمارا جسم ترہنی پر لیجانا انھون نے پوچھا کہ ترہنی کہان ہے نشان دیا
کہ اونچہ گانو مین متصل برسانہ کے ہے وہ تیرتھ بھی ظاہر ہوا اور ابتک اولاد گسائین جی کی اُس گانو
مین موجود ہے جب راس یا سماج ہوتا ہے تو اول اولاد کو سردار و مکھیا قرار دیکر بٹھلاتے ہین ❖

کتھا निम्मापकस्वामी نمارک سوامین پرم بھگت رکھیشر بھاگوت دھرم پرچارک ہوئے مہاراشٹر براہمن
تھے مونگیر مین گوداوری کے قریب بطن جینتی دھرم پتنی ارُن رکھیشر سے جنم ہوا اُنکا سنپردا جو مشہور
اور معروف ہے اُسکے رواج دہندہ واچارج سوامین موصوف ہین اگرچہ سلسلہ اس سنپردا کا بھگوت کے
ہنس اوتار سے ہے لیکن چونکہ اس جہان مین نمارک سوامی سے جاری ہوا اسواسطے سوامی ممدوح کے
نام سے شہرت پائی اور چونکہ ہنس مہاراج نے اول اُپدیش سنکادکون کو کیا تھا اسواسطے سنکا سنپردا
کہتے ہین شجرہ سے حال گورو چیلہ پشت در پشت کا معلوم ہوگا اگرچہ سیوکان اس سنپردا کے برہم سوترون
پر نمارک بھاشن بیان کرتے لیکن اس ملک مین نہین ملتا جو استوتر خاص مصنفہ سوامین موصوف کے ہین
وے البتہ ملتے ہین اُن استوترون مین طریق اُپاشنا او رایشر پایا جیو کا نردھار اور قواعد اُپاسنا کے
مندرج ہین اور شرح انکی طوالت کے ساتھ ہین کہ مفصل حال اُپاسنا کا اُس سے معلوم ہوتا ہے منجملہ اُسکے
مقدم تر دس اشلوکی استوتر ہے اُن سے خلاصہ اعتقاد اس سنپردا کا یہ معلوم ہوا کہ ایشر دویتا دویت
ہے یعنے جسطرح سانپ کا کنڈل سانپ سے علیحدہ نہین اور پانی ترنگ سے جدا نہین اسیطرح یہ جگت
ایشر سے جدا نہین لیکن براے نام علیحدہ سا معلوم ہوتا ہے وہ ایشر ایک پورن برہم سچدانند گھن سری
کرشن گولوک نواسی ہے قواعد پادھرج سے کہ فریع سرنگاری ہے اور مفصل حال اُسکا ذکر نشتھا ے نوزدہم
مین ہوگا دھیان و تصور کرتے ہین اگرچہ اس اُپاسنا مین جگل سروپ یعنی رادھا کرشن کی جوگل مورتی کا
دھیان اور سیوا مروج ہے لیکن اصل آچارج کی تصنیفات سے پورن برہم تا سری کرشن سوامین اور انکا ہی
تصور کرنا پایا جاتا ہے چنانچہ ترجمہ سدھانت سوامین نمارک کا یہ ہے نہین نظر آتی کوئی گت یعنی پہونچنے
کی جگہہ سواے کرشن چرن آربند کے کیسے ہین وے چرن کہ برہما او رشیو انکو ڈنڈوت کرتے ہین اور سری
کرشن مہاراج کیسے ہین کہ بھگتون کی خواہش کیواسطے طرح طرح کے اوتار دھارن کرتے ہین اور قیاس مین

نہین آسکتی مورتی جسکی اور نہ قیاس مین آسکتا ہو مافی الضمیر جسکا اور منتر مین بھی کہین رادھکاجی کا ذکر نہین
لیکن دھیان کے اشلوکون مین جو ہمراہ پدہتی (पद्धति) کے دیکھنے مین آسئے ایک جگہہ جگل مورتی کا دھیان لکھا ہی
اور دوسری جگہہ صرف سری کرشن سوامین کا سو یہ اختلاف صرف بالاحقیقت مین کچھہ اصل نہین رکھتا صرف
اسقدر غور و قیاس کرلینا کافی ہی کہ جب گولوک نواسی کی آپا اشنا قرار پائے تو جگل سروپ کا دھیان و تصور خود
ضروری لازم آیا تاکہ وغیرہ کا حال بھیکھہ نشٹھا مین درج ہوگا اگرچہ معجزات سوامین نمارک کے بہت ہین لیکن منجملہ
انکے اس معجزہ کا ذکر لکھا جاتا ہی کہ جسکے سبب سے نمارک نام مشہور ہوا ایک دفعہ ایک جتی (यती) یعنی سنیاسی آنکے
مقام پر وارد ہوا اسکی ضیافت سوامین موصوف نے کری لیکن رسوئی کی تیاری مین شام ہوگئی سنیاسی نے
شام کیوقت کھانے سے انکار کیا سوامن موصوف کو رحم آیا اور درخت نیم پر کہ صحن خانہ مین تھا ارک یعنی
آفتاب کو دکھا دیا کہ آسنے بدلجمعی بھوجن کیا جب بھوجن کرکے اٹھا تو چار گھڑی رات گذری معلوم ہوئی
اُس روز سے نام سوامین موصوف کا نمارک مشہور ہی اور بعض اصلی نام ارک کہتے ہین نامی گرامی
گوردوارہ ایک بمقام ارنا ملک دکھن دوسرے بمقام سلیم آباد ہی باقی ہزار ہا در ہزار +



ط پنجاب کے قاعدون کی کتاب ایک [illegible] ۱۲۵

کتھا हरिव्यासदेव ہربیاس دیوجی بیسر سوموکھن شکل برہمن نمارک سنپردا مین پرم بھگت ایسے ہوئے کہ اب تک جنکی کرپا سے ہزارون لاکھون کو بھگوت پراپتی ہوتی ہی جسطرح بھگوت مین یا نودھا بھگتی مین ہر بھگتون کو محبت کامل ہوتی ہی اسیقدر بیاس جی موصوف کو بھگوت جیکھہ یعنے تلک اور مالا مین ہوئی اصلی نام ہریرام اور باشندہ اوندچھ کے تھے سمت ۱۶۱۲ مین اپنے مسکن کو چھوڑکر بعمر چہل و پنج سالگی بندرابن مین تشریف لائے اور بھگوت دھرم کو مقدم تر از جملہ مقدمات سمجھکر اُسکا رواج دیا اگرچہ ہزارون کو سیوک کرکے بھگت کر دیا لیکن بارہ سیوک تو ایسے سدھ اور پرم بھگت اور پرتاپی ہوئے کہ جنکے نام سے علیحدہ علیحدہ گوردوارہ قرار پائے اور اب تک اُن گوردوارہ سے فیض عام بھگوت بھگتی کا ہر ایک کو ہی گوردوارہ مذکور بقاعدہ اصلی نمارک سنپردا کے مشہور ہین اور جو چند قاعدہ خاص بیاس جی موصوف نے جدید جاری کیے وہ گوردوارہ علیحدہ دوازدہ گوردوارہ موصوف سے ہی یعنی خاص اولاد جو بیاس جی موصوف کی ہوئی اُس قاعدہ کے موافق اُنکا گوردوارہ ہی اور بلقب گسائین بندرابن و اوندچھ مین مشہور ہین اور اس گوردوارہ کے سیوک بلقب ہربیاسی مشہور ہوتے ہین جب بیاس جی موصوف نے بندرابن مین باس کیا تو اسقدر محبت اُس پرم دھام اور بھگوت مین ہوئی کہ ایک دم بھی بندرابن سے علیحدگی گوارا نہین ہوتی تھی بلکہ جو کوئی واسطے جانے کے کہتا تھا اُس سے ناراض ہوتے تھے مدگر نامی راجہ اوندچھ کہ سیوک بیاس جی کا تھا بہ تمنا لیجانے کے بندرابن مین آیا اور بکمال عاجزی اور منت کری بیاس جی نے فرمایا کہ شاخ درخت و بن وغیرہ بندرابن کی پناہ و سایہ مین آباد ہوا ہون اُنسے رخصت ہوکر چلونگا چنانچہ واسطے رخصت ہونے کے چلے اور راجہ موصوف بھی ہمراہ ہوا جس درخت کے پاس جاتے تو دست بستہ عرض کرتے کہ مہاراج تمہاری سرن آیا تھا اب کیا اجازت ہی راجہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اسیطرح کہتے کہتے دیس کو چلے چلینگے اسی عرصہ مین ایک حلال خوری گوبند دیوجی کے مندر سے مواڑہ سیت پرشاد بھگتان اور پرشاد بھگوت کے اُٹھا کر اُس راستہ کو جاتی تھی بیاس جی نے پوچھا کہ کیا ہی حلال خوری نے جواب دیا کہ مہا پرشاد ہی بیاس جی نے دوڑکر اور ایک پھلوائی مہا پرشاد کی اُس سے لیکر بھوجن کر لیے راجہ مذکور نے یہ جانا کہ گورو دیو مہاراج کو چت بھرم یعنی خفقان ہوگیا ہی اگر دیس مین جاوینگے تو لوگون کو خراب کرینگے اسواسطے رخصت ہوکر اپنے وطن کو روانہ ہوا اور بیاس جی اُسکا جانا غنیمت سمجھکر شکر بھگوت کرپا کے ہوئے ہمیشہ سری کشور کشوری جی کی سیوا پوجا مین مصروف رہتے تھے ایک روز بوقت سنگار بھگوت کے چیرہ زرکشی باندھتے تھے اور بباعث چکنائی زری کے باندھنے مین درست نہین آتا تھا ہر دفعہ باندھا لیکن راست نہ آیا

بیاس نے غصہ ہوکر فرمایا کہ اگر لڑکاپن مین یہ حال شوخی کا ہی تو نہ معلوم پھر کیا ہوگا اگر میرا باندھنا خوش
نہیں آتا تو خود باندھ لو اور یہ کہکر کنج سے باہر جا بیٹھے تھوڑی دیر بعد جو لوگ درشن کرنے گئے تو بیاس جی سے
کہا کہ آج بھگوت کا چیرا خوب بندھا ہی بیاس جی بشوق تمام آئے اور دیکھکر کہنے لگے کہ جہان ایسی کا پگری
معلوم ہوں تو دوسرے کی بندش دستار کب پسند ہو سکتی ہی ایک روز ہر بھگتون کا سماج واسطے بھوجن
کرنے کے بیٹھا تھا اور استری بیاس جی کی بھوجن پرستی تھی اتفاقاً دودھ کی ملائی بیاس جی کے کٹورہ مین
گر پڑی بیاس جی کو خیال گذرا کہ باعث محبت شوہری یہ ملائی بہ نسبت دیگر سادھان کے مجکو زیادہ دی ہی
اسیوقت استری کو سنگت سے نکال دیا اور سادھو سیوا سے موقوف کیا اور جو عذرات اُسنے کیے تو کچھ
نہ سُنے استری ممدوحہ نے بباعث رنج و ملال کے تین روز تک خورونوش نہ کیا سب ہر بھگتون نے بیاس جی
کو سمجھایا تب اُسکو پھر داخل کیا لیکن جرمانہ مین سب زیور اُسکا فروخت کرکے بھنڈارہ کر دیا انکی دختر کی
شادی تھی اور پکوان چند قسم کا واسطے برات کے تیار ہوا تھا بیاس جی نے وہ طعام لذیذ قابل بھگوت بھگتون
کے سمجھا اور لواحقین سے مخفیہ بھگوت بھگتون کو بھین کرا دیا جب برات آئی اور کوٹھہ پکوان کا خالی پایا تو
فی الفور لوگون نے پکوان تیار کرکے برات کی ضیافت کی گھر کے لوگ بیاس جی سے کمال ناراض ہوئے اور
شکایت کری بیاس جی نے اسیوقت اشلوک بھگوت بھیٹ کیا مضمون اُسکا یہ ہی کہ جن لوگونکو سمدھی عزیز ہی
اور وے لوگ بھگوت بھگتون کو خشک آرد دیتے ہین اور سمدھی کو طعام لذیذ تو ایسے گمراہون کو جم کے
دوت کھینچتے کھینچتے ہار جاتے ہین ایک دفعہ بیاس جی بھگوت کے ہاتھ مین بانسری نقرئی وقت سنگار کے
دیتے تھے اُس سے کچھ خراش بھگوت کی انگلی مین آگیا کہ خون نکل آیا بیاس جی مغموم و متردد ہوئے اور بھگوت
کی انگلی پر کپڑا تر کرکے باندھا کہ اتبک یہ رسم بروقت سنگار کشور مہاراج کے جاری ہی اس جز سے بھگوت
اپنے بھگات کی بادھرج بھاؤ کو پختہ اور مضبوط کرکے ہدایت فرماتے ہین کہ جس بھاؤ سے میرا آرادھن
میرے بھگت کرتے ہین اُسی بھاؤ سے ظاہر ہوتا ہون ایک براہمن اوندچہ کا رہنے والا بیاس کے پاس
آیا اور جہان واسطے ہر بھگتون کے رسوئی تیار ہوتی تھی وہان شامل نہوا بیاس جی نے خشک جنس لا دی اور
وہ براہمن چرمی چھاگل مین پانی لاکر رسوئی کرنے لگا بیاس جی پاپوش مین روغن زرد لیگئے اور اُسکی سیوئی
مین رکھدیا براہمن ناراض ہوکر اٹھا اور کلمات ناملائمی کے کہنے لگا بیاس جی نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ ناراضی کی کوئی
بات نہیں جس دھات کا ظرف واسطے پانی کے آپ اپنے پاس رکھتے ہین اُسی دھات کے کٹورہ مین روغن زرد
لایا ہون وہ شخص شرمندہ ہوکر مطلب دلی بیاس جی کا سمجھا اور بھگوت سرن ہوکر بھگت ہوگیا ایک بیاس
عرصہ تک بیاس جی کی خدمت مین رہا کشور کشوری جی کے روبرو کیرتن خوب کیا کرتا تھا جب ارادہ روانگی

فیلسا اُس چیز کی وجہ معلوم ہوتی ہی کہ بروقت سنگار بیاس جی کو یہ خیال ہوا کرتا ہوگا کہ یہ بانسری سخت ہی اور سری کشوری جی ازبس سکمار و نازک ہین ایسا نہو کہ ہاتھ یا انگلی مین لگ جاوے ۱۲ منہ
ڈوڈل چرمی ۱۲

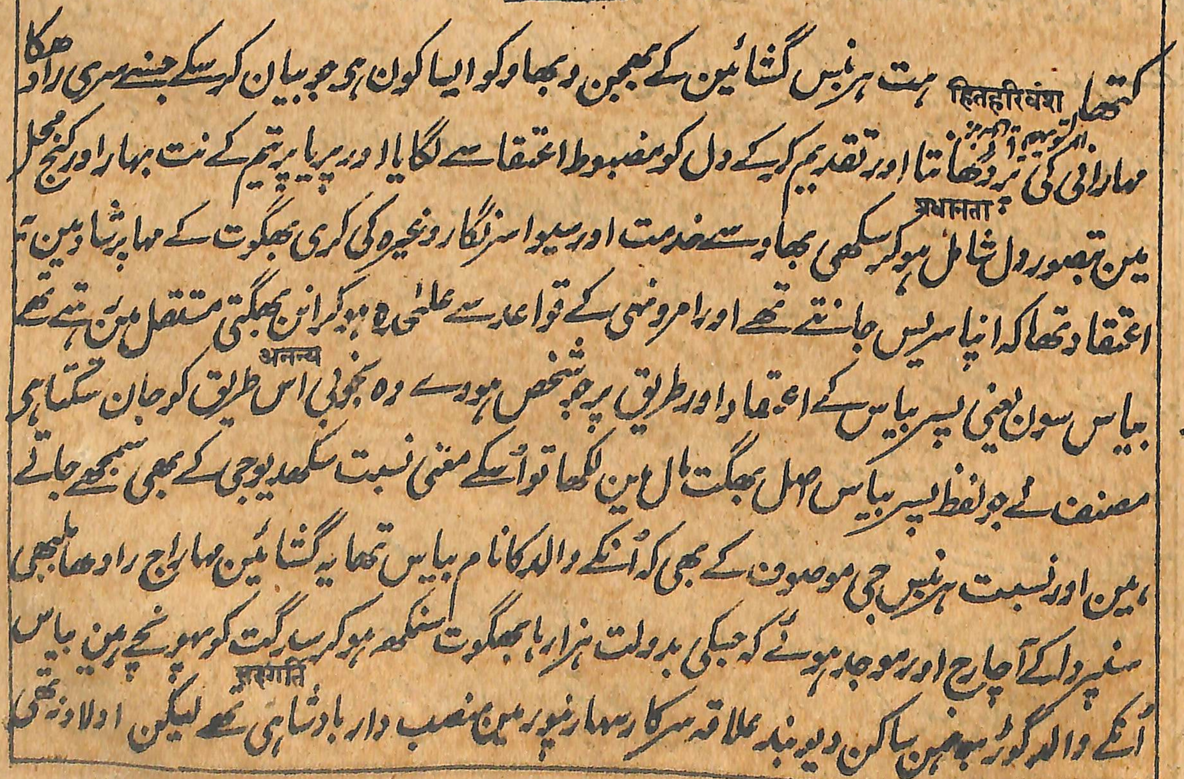
کرتا تب بیاس جی اُسکو سمجھا کر ٹھہرایا کرتے کہ برندابن کو چھوڑ کر کہان جاتے ہو ایک روز استبداد کرکے رخصت ہوا
اور بٹوہ سالگرام جی کا کہ مندر مین براجمان کر دیا تھا مانگا بیاس جی نے بجاے سالگرام جی کے ایک چھپا ہوئی بچھلیک
ڈبہ مین بند کر کے حوالہ کر دی سادھو سادہ لوح لیکر روانہ ہوا جب جمنا کے کنارہ پر واسطے سیوا پوجن کے ڈبہ
کو کھولا تو چڑیا اور گئی سادھو مذکور بیاس جی کے پاس گیا اور کہا کہ مہاراج میرے سوامین اسطرف کو اُٹھ ہین تلاش
کرا دو بیاس جی نے جواب دیا کہ فی الحقیقت تمھارے سوامین کی ملاقات کشور جی مہاراج سے ہو گئی تھی شاید
محبت کرکے چلے آئے ہون سو تلاش کرینگے یہ کہکر مندر مین گئے اور آکر سادھو سے بیان کیا کہ تمھارے سوامین
کشور جی کے پاس ہین جبھی حالت ہین کہ تمھارے سوامین برندابن سے جانا نہین چاہتے تو تم کسواسطے جاتے ہو
سادھو مذکور نے ارادہ سب طرف کا موقوف کر کے برندابن باس کیا شرڈیوٹون کو بھگوت کا اس سماج
برندابن مین ہوتا تھا سب رنگ جن پر پاپریم کی تھیب سے چھلکے ہوے پریم مین مگن تھے بحالت نرت بیاجی کے
چرن سے نوپر ٹوٹ گیا اور تال مین فرق آنے لگا بیاس جی نے فی الفور اپنا جگیوپویت توڑ کر نوپر کو درست
کر دیا اور بیان کیا کہ مدت العمر اس جگیوپویت کو گرہ کا بھار سمجھتا رہا آج اسکا رکھنا سپھل ہوا بھگت مال مین
جو بیاس جی کی تعریف مین نابھاجی نے یہ لفظ لکھے ہین + بھگت ہت ات بیاس کے + ایک مہنت برائے
امتحان لاہور سے آیا جماعت کثیر ہمراہ تھی سادھو ہمراہی اُسکے گرسنگی ظاہر کرنے لگے بیاس جی نے فرمایا کہ
اب رسوئی تیار ہو کر بھگوت بھوگ لگایا جاتا ہے کچھ دیر نہین لیکن سادھو مذکور اُس گفتگو سے باز نہ آئے بیاس
جی نے جو بھگوت پرشاد طیار تھا حاضر کیا اُنھون نے دو چار لقمہ تناول کیے اور بہ بہانہ درد وغیرہ کے اُٹھ
کھڑے ہوئے بیاس جی نے اس طعام پس خوردہ کو باحتیاط تمام رکھ لیا اور دست بستہ گزارش کیا کہ آپنے کمال
مہربانی فرمائی کہ پس خوردہ اپنا عنایت کیا اور چند روز کا توشہ ہو گیا آپ کرپا کرین کہ دیگر طعام تیار ہوتا ہے
اور اُسکو منظور فرماوین مہنت مذکور معتقد ہوا اور جانا کہ اسقدر مہر و بھاو اعتقاد بھگتون کا سواے بیاس
جی کے اور کسی مین کب سُننی ہی بیاس جی نے ایک پد بھگوت کی تعریف کیا کہ اُس سے مہاسیت پرشاد
بھگوت بھگتونکی ظاہر ہوتی ہی مضمون اُسکا یہ ہی کہ جو ہر بھگتون کا اولش نہین کھاتے اُنکے دہن مثل دہن
خوک اور سگ کے ہین کسواسطے کہ طفل خرد سالہ جسکی ناک سے رینٹ بہتا ہی اور رخسارون تک لگا ہوا ہی سکا
مُنہ چومتے اور کام یعنی شہوت کے تابع ہین ہو کر عورت کی رال چاٹتے تو ولکو کراہیت نہین ہوتی اور بھگوت
بھگتون کا سیت پرشاد یعنی آلش کھاتے نفرت کرتے ہین تو کیون نہ تھبی ہونگے اور کسواسطے مثل خوک اور سگ کے
نہین ۔ بیاس جی کے تین صاحبزادہ تھے واسطے رفع نزاع کے تقسیم کردینا مال و منال کا مناسب سمجھا اور بسطرح تین حصے
بنائے ایک تو تمام روپیہ دولت کا اور دوسرا کشور کشوری مہاراج کا اور تیسرا تلک چھاپ وسامندنی کا سو ہر ایک

دوم تورداس و اس بلاس داس پسران اول دروم نے لیا اور کشور داس کے حصہ مین تلک وغیرہ آیا آنحضور نے تو نانک
اور چھاپ لیکر اور سیوا مین ہرداس جی سے دھارن کراکر بھگوت بھجن شروع کیا اور چند عرصہ مین سدھ صادق ل
ہو کر بھگت کامل ہوگئے ایک روز کشور داس جی موصوف ہمراہی بیاس جی کے سوامین ہرداس جی کے جمنا
پر گئے وہان ایک بشن پد مصنفہ خود کیرتن کیا اور چلے آئے بیاس جی نے اُسی پد کو بحالت اہل رس
بھگوت پوران برہمہ کے لال جی کی زبان سے سُنا بیاس جی اس سبب سے کشور داس جی کی بھگتی کے معتقد ہوئے
ہر بیاس جی کے بارہ چیلہ سدھ اور صاحب کمال ہوئے منجملہ اُنکے پرسرام جی کا شجرہ کتھا نمارک سوامین مین
تحریر ہوا اور سوبھو رام جی کا اُنکی کتھا مین تحریر ہوگا اور اگرچہ شجرہ خاندان تو الد تناسل ہر بیاس جی کا حاصل
ہوا تھا مگر شکوک واقع ہوگئے اسواسطے نہ لکھا ہر دو شجرہ مصرحہ بالا کافی سمجھے + کتھا सोभूराम سوبھو رام جی
چیلہ ہر بیاس دیو کہ جنکی کتھا اوپر گذری قوم برہمن رہنے والے بوڑیہ کے پرم بھگت نمارک سنپردا مین ہوئے
ابتک مندر اور باغیچہ قیام اُنکا بوڑیہ متصلہ جگادھری سے ایک یا دو کوس پر موجود ہی اور ایسا گوردوارہ
مشہور و نامی و پرتاپی ہو کہ جسکی بدولت لکھہا کو فیض عام بھگوت بھگتی کا ہوا اور ہوتا ہی جب سوبھو رام جی
مہاراج اپنے گورو سے رخصت ہو کر آئے تو لوگون کو سنسار کے دکھ مین گرفتار دیکھکر ایسی کرپا و کوشش کی
کہ تھوڑے عرصہ مین بھگوت بھگتی نے اس ضلع مین رواج پایا بیشتر جمنا زیر بوڑیہ جاری تھی ایک دفعہ جمنا جی
کی طغیانی ہوئی اور شہر مذکور ڈوبنے لگا لوگون نے سوبھو رام جی کی پناہ لی اور واسطے بچانے شہر کے
آفت مذکورہ سے ملتجی ہوئے سوبھو رام نے جمنا جی سے عرض کیا کہ والدہ تو پسران کی پرورش کرتی ہی نہ غرق
اور اگر ایسی ہی مرضی ہی تو مین بھی واسطے مدد کے موجود ہون چنانچہ پھاوڑہ لیکر راہ آنے پانی کی بنانے لگے
جمنا جی ہٹ گئین اور اب تک وہان نہین آئین چند دفعہ آرتی مین سنکھ دھن ہوا کرتی تھی حاکم مخالف مذہب
متعصب کو ناگوار ہوئی اور دلمین ارادہ کیا کہ سوبھو رام جی کا کالا منہ کرکے گدہے پر چڑھانا چاہیے
سوبھو رام جی صبح کو ویسا ہی سامان بنا کر دروازہ حاکم پر موجود ہوئے حاکم نے جو آنکی تشریف آوری کی خبر
بلباس مذکور سُنی تو معتقد ہوا اور نادم و پشیمان قدمبوس ہو کر ملتجی معافی قصور کا ہوا آتما رام جی برادر اُنکے
اُنکی کرپا و دیا سے ایسے بھگت ہوئے کہ گویا کرشن بھگتی کا ستون تھے اور براہمن کل کے روشن کرنے والے
حلیم و سلیم اور سب گنون کے ماہر اور سادھو سیوا مین اسقدر محبت تھی کہ جو پاس ہوتا تھا سب اُنکی خدمت مین
خرچ کر دیتے تھے اور مخلوقات سے بعنایت و مہربانی پیش آتے تھے اور سنت داس و مادھو داس دو برادران
دیگر کی بھی بھگتی رہا ایسی ہی ہوئی کہ سنت داس جی نے تو اپنی نیک عادات اور بیراگ یعنی ترک و گیان سے
اس جہان کی تمامی لذائذ کو مثل خاک کے سمجھا اور بھگوت بھگتی کی مہا کر اعتقاد کامل کیا اور مادھو داس جی

اپنی بھگتی کی طاقت سے جوگیونکو فتح کر کے معجزہ دکھایا یعنی اُنکا گذر جوگیون کے مکان پر ہوا اور آگ روشن کر کے بیٹھ رہے سرغنار جوگیان بخشونت و درشتی پیش آیا مادھوداس جی آتش افروختہ کو اپنی چادر مین اُٹھا کر علیحدہ جا بیٹھے جوگی مذکور معتقد ہو کر قدمون پڑا مصنف اصل بھگت مال کا لکھتا ہی کہ یہ دونون ایسے رواج دینے والے بھگوت بھگتی کے ہوئے کہ گویا اسیواسطے انھون نے اوتار لیا تھا اور ایک زمانے کو جنکے قدوم مبارک سے فیض عام ہوا

درگوردوارہ واقع بوڑیہ بیرون شہر در سمت ۱۹۱۳ موجود ۱۲

درگوردوارہ اندرون شہر اور اس شاخ مین اندر کے اشتباہ ہے ۱۲



کتھا ہت ہرنبس گسائین کے بھجن و بھاو کو ایسا کون ہی جو بیان کر سکے جنھنے سری رادھکا

हितहरिवंश

مہارانی کی ترد ہانتا اور تقدیم کر کے دل کو مضبوط اعتقاد سے لگایا اور پریا پریتم کے نت بہار اور کنج محل

प्रधानता

مین تصور دل شامل ہو کر سکھی بھاو سے خدمت اور سیوا سنگار وغیرہ کی کری بھگوت کے مہا پرشاد مین یہ اعتقاد تھا کہ اپنا سر بیس جانتے تھے اور امر و نہی کے قواعد سے علیحدہ ہو کر ان بھگتی متقل مین رہتے تھے

अनन्य

بیاس سون یعنی پسر بیاس کے اعتماد اور طریق پر جو شخص ہووے وہ بخوبی اس طریق کو جان سکتا ہی مصنف نے جو لفظ پسر بیاس اصل بھگت مال مین لکھا تو اُسکے معنی نسبت سکھدیو جی کے بھی سمجھے جاتے ہین اور نسبت ہرنبس جی موصوف کے بھی کہ اُنکے والد کا نام بیاس تھا یہ گسائین مہاراج رادھا بلبھی سنپردا کے آچارج اور موجد ہوئے کہ جنکی بدولت ہزار ہا بھگوت سنکھہ ہو کر سد گت کو پہونچے ہین بیاس

सद्गति

اُنکے والد گوڑ برہمن ساکن دیوبند علاقہ سرکار سہارنپور مین منصب دار بادشاہی تھے لیکن اولاد نہ تھی

نرسنگھ آمیر برادر کلان اُپاشک نرسنگھ جی کی دعا و کرپا سے ہربنس جی موصوف از بطن تارا البیہ بائیس
ممدوح سمت ۱۵۵۹ مین پیدا ہوئے ابتدا سے بھگتی سری رادھا کرشن مہاراج کے تھے رادھکا مہارانی
نے بیل کے درخت پر منتر کا نشان خواب مین دیا اور ایک بھگوت مورتی کا پتا دیا گنسائین جی نے
وہ منتر و مورتی حاصل کر کے منتر کا تو جپ شروع کیا اور بھگوت کی مورتی اور بجائے رادھکا جی کے
گادی براجمان کر کے سیوا پوجن کرنے لگے بطن رکمنی نامی استری سے دو پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی جب
شادی وغیرہ اُنکی ہوگئی تو برندابن سیون کا ارادہ کر کے چلے قصبہ چرتھاول مین حسب اجازت بھگوت کے
सेवन
دو دختر اور سری رادھابلبھ جی کی مورتی ایک براہمن نے بھینٹ کری برندابن مین پہونچکر مندر بنوایا اور بھگوت
کی مورتی اور بجائے رادھکا جی کے گادی استھاپت کر کے طریق رادھابلبھی سنپردا کا رواج دیا اس سنپردا مین
भावना स्थापित
رادھا کرشن جگل سروپ کی اُپاشنا ہی لیکن رادھکا مہارانی کی بھاونا بہ نسبت سری کرشن سوامین کے زیادہ ہی
زاعتقاد ۱۲
اپنے آپ کو سکھی اور داسی سری رادھکا جی کی جانکر دھیان جگل سروپ اور سرنگار رادھکا مہارانی مین
مگن رہتے ہین اور یہ قول ہو کہ کرپا وانگرہ رادھکا مہارانی کا ہونا چاہیے سری کرشن سوامین خود بخود کرپا کرینگے
अनुग्रह
مابقی حال سرنگار و تلک وغیرہ کا نشہھائی سرنگار اور بھیکہ مین مندرج ہوگا رادھا سدھاندہ گرنتھ سنسکرت
राधा सुधा निधि
مین کہ اُسکی تعریف پریم و بھگتی و شاعری و فصاحت و بلاغت کی بیان سے باہر ہے اور بھاکھا مین
हितचौरासी
ہت چوراسی مصنفہ گنسائین ممدوح کے مشہور و معروف ہین گنسائین جی کو بھگوت پرشاد مین اسقدر نشٹھا
تھی کہ بیڑہ پان بھگوت پرشادی کو گرد اکادشی برت پر فائق تر سمجھتے تھے بعض مادہ سنپردا والے کہتے
ہین کہ گنسائین موصوف اول مادہ سنپردا کے سیوک اور خادم تھے اکادشی برت کے روز جو بیڑہ پان کا کھایا تو
اُسپر کچھ تکرار ہوئی اسواسطے طریق جدید نکالا لیکن اسمین کچھ شک نہین کہ تارک سنپردا اور مادہ سنپردا سے
احتیاط زائدہ کیے ہین رادھکا مہارانی مین اس سنپردا والونکا پرکیا بھاو ہی اولاد گنسائین موصوف کی دیوبند
و برندابن دونون جگہ موجود ہی اور سری رادھابلبھ لعلجی کی اُپاشنا کا اپدیش و فیض عام جاری ہی
चतुर्भुज
چترنج جی چیلہ ہت ہربنس جی کے بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ بھگوت بھگتی اور بھجن کتھا کا
प्रताप
پرتاپ منقوش خاطر ہر ایک کے کر کے بھگوت کی طرف رجوع کیا اور سری رادھابلبھ لعلجی کے ایسے چتر
پوتر شاعری دلپسند پد مین تصنیف فرمائے کہ ہزارہا آنکو پڑھ سنکر سدگت کو فائز ہوئے ہر بھگتون کی ایسی دیا کری
सदगति
کہ اُنکی چرن رج کو اپنے سر کا زیور سمجھا اور ست سنگ کا یہ اعتقاد تھا کہ اُسی مین مگن رہتے تھے جنھون نے
گورو چرن کی کرپا سے گوڑوانہ دیس کو بھگوت بھگت کر دیا یعنی اس دیس مین مطلق بھگوت بھگتی کا رواج نہ تھا
کالی جی کی اُپاشنا تھی آدمی کو مار کر چڑھا دیا کرتے تھے چترنج جی کا اتفاق اُس ملک مین جانیکا ہوا اور یہ حال

ﻪ
خصوصیت مرادو ملی بلکہ یعنی قیام ۱۲

ﻊ
بیچ زبان ۱۲

دیکھا تو اول کالی کو بھگوت بھگت کرنا ضرور جانکر بھگوت کا منتر سُنایا کالی جب ہر بھگت ہوئی تو لوگونکو
خواب مین ہدایت فرمائی کہ تم لوگ سوامی چتر بھج جی کے جلد سیوک ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ سب کا
ناس ہوجائیگا سب لوگ دوڑ سے آئے اور چیلہ ہوئے مالا تلک دھارن کرکے بھگوت بھگت ہوگئے
اور عذابہاے گذشتہ سے بری ہوئے سوامین موصوف نے چندے اُس ملک مین قیام رکھکر بھگوت ارادھنا
اور آتشاہ اور سادہ سیوا کا بخوبی رواج دیا اور سری مدبھاگوت کی کتھا سُنا کر بھگوت پریم مین پورن کردیا ایک
اوچکا کسی بقال کی تھیلی اُٹھا کر چلا مالک پیچھے ہوا اوچکا ڈر کو رہے جب کوئی جگہ پوشیدہ ہونے کی نہ دیکھی
تو سوامین جی کی کتھا مین جا بیٹھا اُسوقت یہ کتھا تھی کہ جو کوئی حسب قاعدہ دیکھ لیتا ہی اُسکا جنم جدید
ہوجاتا ہی یہ سُنکر اوچکا بھی چیلہ سوامین جی کا ہوگیا بعد ازان مالک تھیلی جا پہونچا اور سوامین جی سے
فریاد کری سادھو نے کہا کہ اس جنم مین کسی کا مال نہین چرایا چاہو قسم لے لو آخر یہ تنازعہ روبرو راجہ کے
پہونچا اور گولہ آہنی گرم کرکے سادھو کے ہاتھ پر رکھا بھگوت کرپا سے کچھ آسیب سادھو کو نہ پہونچا
اور راجہ نے حکم دیا کہ اس بقال کو سولی پر چڑھا دو ناحق لوگون کو تہمت لگاتا ہی جب واسطے سولی
دینے کے لے چلے تو سادھو موصوف کو رحم آیا اور راجہ سے کہا کہ حقیقت مین یہ تھیلی مین نے چرائی ہی
راجہ نے فرمایا کہ تیرا امتحان بخوبی ہوچکا کسواسطے اقرار کرتا ہی سادھو نے سب حال اول سے آخر تک
اور سوامین جی کی مہما کا اور بھگوت کرپا کا بیان کیا راجہ معتقد سوامین جی کا ہوا اور سیوک ہوکر بھگوت
بھگت ہوگیا ایک روز سادھو آتے تھے سوامین موصوف کا کھیت پختہ کھڑا تھا اُسمین گھس گئے اور
خوشہ توڑ کر کھانے لگے رکھوالے پکارے کہ یہ کھیت سوامین چتر بھج کا ہی چلے جاؤ سادھان نے جواب
دیا کہ اگر یہ کھیت سوامین چتر بھج کا ہی تو ہمارا ہی تم کسواسطے شور و غل کرتے ہو یہ خبر سوامین جی کو پہونچی
بباعث خوشی کے جسم مین نہ سمائے کہ آج ہر بھگتان نے میرا مال اپنا تصور کیا اور دیگر سامان شکر وغیرہ لیکر
آئے ڈنڈاوت پرنام کرکے اپنے مکان پر لے گئے اور سب طرح سے خدمت مین حاضر رہے ✱ کتھا

शंकरस्वामी

شنکر سوامین کلجگ مین دھرم کے پالک اور بھاگوت دھرم کے رواج دہندہ شیوجی کا اوتار اور آچارج ہوئے
اگیان کا سلسلہ کہ کوئی شخص جگت کو بلا بھگوت جانتا تھا اور کوئی جین دھرمی اور کوئی پاکھنڈی اور
کوئی بکمہ اور کوئی ناقص العقل تھا ایک قلم شکستہ کرکے شاسترون کے طریق پر سبکو چلایا مہاراج موصوف
کا دکھن دیس مین بعہد راجہ بکرما دت اوتار ہوا تھا بموجب قاعدہ سمارت دھرم کے ڈنڈی سنیاسی ہو
اور اُسی دھرم کے قواعد سے بھاگوت دھرم کا رواج دیا اُس عہد مین بسبب کثرت سریوڑہ وغیرہ اقوام
مخالف ازبسکہ اکثر دھرمون مین تخالف واقع ہوگیا تھا اُنکو سوامین موصوف نے ازسرنو درست

مروج کیا منڈن مصر کہ برہما کا اوتار اُنکو کہتے ہین میمانسا شاستر کے عالم و عامل نامی گرامی تھے اُنکو
بحث کرکے لاجواب کیا واضح ہو کہ میمانسا شاستر مین کرم کو ہی ایشر لکھا ہی مصر موصوف کی استری نے بحث
شروع کی اور کام کلا یعنی عیاشی کے معاملات مین سوال کییے چونکہ سوامی جی جتی یعنی سنیاسی تھے اور اس
کوچہ سے مطلق واقفیت نہین رکھتے تھے اسواسطے راجہ امروک کے جسم مین کہ اُسی روز مر گیا تھا جوگ کی
طاقت سے اپنی روح کو ڈالکر چھ مہینے تک اُس جسم مین رہے اور ایک گرنتھ امروک ستک کہ مضامین اُسکے
از بس دلچسپ ہین اُس جسم مین تصنیف کیا چند رانی امروک مذکور کی تھین اُنھون نے جان لیا کہ یہ اصلی
راجہ امروک نہین کوئی جوگی ہی اور اصلی جسم اسکا کہین پوشیدہ ہوگا سو اُس جسم کو جلا دینا چاہیے تاکہ یہ جسم
اور راج اور ہمارا سہاگ بنا رہے اسواسطے اُس جسم کی تلاش کرا کر جلانیکا حکم دیدیا آگ دی ہی تھی کہ روح
سوامی نے جسم امروک کو چھوڑ کر اصلی جسم مین پرویش کیا اور واسطے حفاظت اپنے جسم کے آتش سوزان سے
سری نرسنگھ جی مہاراج کا تصور اور آرادھن کیا بھگوت نے وہ آتش سرد کردی اور سوامی نے چتا مین سے
نکلکر استری منڈن مصر کو لاجواب کیا مصر موصوف چیلہ سوامی کے ہوئے بعد ازان چارواک مذہب والونکو
لاجواب کرکے دھرم مین رجوع کیا واضح ہو کہ اب چارواک مذہب کا پیرو برائے تمثیل بھی نہین ملتا البتہ
مسلمانون مین سننے جاتے ہین کہ اُنکو دہریہ کہتے ہین پھر سانکھ شاستر اور ہٹھ جوگ والون کو تلقین کیا
بعد اُسکے سرپوڑون کے ساتھ معرکہ عظیم پیش آیا یعنی اول تو بحث مین اُنکو لاجواب کرکے پھر اُنکی
دغابازی اور سحر کو دور کیا اور طلسم جو اُنھون نے کیا تو وہ بھی اُنکی ہی گردن پر پڑا یعنی بالاے بام سے
گر کر مر گئے اور کچھ دریا مین غرق ہوئے اور باقی کو بادشاہ وقت نے کشتیون مین بھروا کر غرق کردیا
اور جسقدر بھگوت سرن ہوئے سب آفات سے محفوظ رہے غرض جو کوئی بھگوت سے بیکھ تھا یا خلاف قاعدہ
چلتا تھا اُسکو بزور علم و معجزات یا جسطرح اُسنے اطمینان چاہا بھاگوت دھرم پر مستقل کردیا بعد ازان جابجا
بھگوت مندر و شوالہ وغیرہ بنوائے اور ہر یک دیوتا کی تعریف مین ستوتر تصنیف کیے اور قاعدہ پوجا وغیرہ
کی ہدایت فرمائی گیتا جی و اُپنشد و ستوتر و تین سہنسر نام پر بھاش کہ ایک قسم کی شرح ہی جدا جدا تصنیف کیا
تلک وغیرہ کا قاعدہ بھیکھ نشتھا مین تحریر ہوگا مفصل کیفیت سوامی ممدوح کی شنکر دگ بجے مین مندرج ہی یہان
برائے نام مختصر حال لکھا گیا نرگن اُپاشک تو یہ بات کہتے ہین کہ سوامی صرف نرگن برہم کے اُپاسک تھے
اور سگن اُپاسکون کا یہ قول ہی کہ بیشنو تھے اور دلائل معقول اُنکے بیشنو ہونے کی پیش کرتے ہین ہمارے سگن
اُپاسنا کا قاعدہ یہ ہی اپنے ایشٹ کو انگی اور باقی دیوتاؤنکو انگ مانتے ہین یعنی دیگر دیوتا تو مثل عضو کے ہین اور اُن
سب عضو کا مجموعہ اپنا ایشٹ و جدانیت بھگوت کی جسطرح دیگر سنبرداؤن مین بمقام ہی اسیطرح اس سنبردا مین ہو

علے ہذا القیاس پوجا و سمرن جپ وغیرہ کے قواعد نرگن برہمہ کا ذکر خاتمہ اس پوتھی مین لکھا جاویگا سوامین
ممدوح کے اگرچہ چیلہ کثیر سدھ اور کامل ہوئے مثل ہستاملک وسیونیشر آچارج وغیرہ مگر چار چیلہ ایسے ہوئے کہ
اُنسے اس سنپردا کا رواج بکثرت ہوا شجرہ سے نام اُنکے معلوم ہونگے و علے ہذا القیاس مٹھہ یعنی گوردوارہ بھی
بکثرت ہین لیکن چار مکان ہر چار سیوک مذکور کے سب سے مقدم تر ہین کہ اُن مٹھون کا نام بھی باسم نام ہر چار چیلون کے
شجرہ مین مندرج ہوتا ہی اور چونکہ ہزارہا در ہزارہا گوردوارہ ہین ہواسطے شجرہ اُنکا اجمال لکھا صرف تا چیلہ ہاے شنکر
سوامین کے لکھا

نقشہ سوم سادھو سیوا و ست سنگ مشتمل بحقائق بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کمل کی اُستبر رکھیا کو اور نیز باراہ اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ نجد ھام برہمہ روپ سری
مین وہ اوتار دھارن کرکے زمین کو سمندر سے نکالا اور ہرن آکچھ کو قتل کرکے سدگت فرمائی سب شاستر
و پوران متفق ہین کہ واسطے رہائی اس جیو کے قید آواگون سے سواے ست سنگ کے اور کچھ سادھن
نہین اور نہ کوئی اور پناہ ہی بھگوت نے ست سنگ کو وہ مہما عنایت فرمائی ہی کہ فی الفور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہی
اگرچہ اُسکے وصف اور صورت لکھنے مین قلم کی زبان بھی قلم ہی لیکن بشمار اور لا انتہا سے ایک شمہ لکھا جاتا ہی
اور چونکہ حصول ست سنگ کا او پر سادھو سیوا کے منحصر ہی اسواسطے سادھو سیوا کی مہما بھی اسی نقشہ مین
مندرج ہوگی واضح ہو کہ اگرچہ اصلی معنی لفظ ست سنگ کے یہ ہین کہ ست یعنی بھگوت بھگتون کا سنگ لیکن
بعض اس ست سنگ کی چند قسم بیان کرتے ہین اور ان اقسام مین مقدم تر دو قسم ہین ایک ست سنگ شاستر
و تیرتھون کا اور دوسرا جگت بھگتون کا شاستر ست سنگ سے یہ مراد ہی کہ اُسکا پڑھنا اور بچارنا اور ورد
رکھنا اور اُسکے موافق عمل کرنا تاکہ اُسکی بدولت سار اور آسار اور انشر یا جیو کا گیان ہو کر اور دوزخ

دُکھون سے دُور کر روپ انوپ مادھری اور پریم سو بھا بھگوت مین کہ سب بید اور شاسترون کا خلاصہ
اور اصل مطلب ہی ایسی طبیعت لگ جاویگی کہ مستقل و بلا تزلزل ہوکر یہ جیو کرتارتھ اور سب رنج و راحت
نیک و بد سے علیحدہ ہو جائیگا سو پڑھنے اور ورد کے لائق وے شاستر ہین کہ جنمین بھگوت سروپ اور
مہما وغیرہ کا بیان ہو مثل راماین و بھاگوت و گیتا وغیرہ پوران و سمرتی و بید یا دیگر تصانیف کھیشران و
ہر بھگتان کی اور اگر اُنکے پڑھنے اور ورد سے بسبب ناواقفیت از سنسکرت مجبوری ہو تو بھاکھا گرنتھ
مثل تلسی کرت رامائن و سنیہ تیرکا و سورساگر و دشم و برج بلاس و تصانیف کرشنداس و نندداس وغیرہ کا شغل و قت
رکھے کہ اُسکے ذریعہ سے مثل سنسکرت کے کار برآری ہو جاویگی اور جان لینا بھاکھا کا دو چار مہینے مین
تھوڑی محنت سے ممکن ہی دور نہین اور کم نصیبی امر دیگر یہ ہی بعض اشخاص ترجمہ مصنفہ مخالفین کا اکثر شغل
رکھتے ہین میری دانست مین متروک ہین اس باب مین چند دفعہ لوگون سے گفتگو ہوئی اگرچہ سب صاحبان نے
دلائل بیان کردہ خاکسار کو تسلیم کیا مگر اخیر مین یہ فرمایا کہ جس حالت مین ہم لوگونکو استعداد علم سنسکرت
و بھاکھا کی نہین تو اُن ترجمون کو پڑھکر کسواسطے واقفیت بہم نہ پہونچاوین شاید مطلب برآری ہو جاوے
اور اُس قول صاحبان ممدوحین کی ایک پنڈت شاستر دان نے بھی خاطراً خواہ حقیقۃً تائید کی لیکن
باانیہمہ نفرت اور ترجمون سے بسبب گستاخی اور کلمات ناملائم کے اسقدر طبیعت کو ہوگئی ہی کہ ہرگز قلم
کی زبان سے حرف جواز پڑھنے اُن ترجمون کا نہین نکلتا اگرچہ وہ دلائل کہ جس سبب سے ترجمون مصنفہ مخالفین کا
پڑھنا ناجائز ہی بشرح لکھے جاوین تو طویل ہین لیکن ایک دو بات لکھتا ہون اول یہ کہ مترجمین مذکورین سے
اصل مطلب مصنف کا ادا نہین ہو سکا چنانچہ کوئی سا اشلوک بھاگوت و گیتا و مہابھارتھ کا ترجمہ سے پڑھکر
پھر بموجب شرح مصنفہ اپنے مذہب کے مقابلہ کرین کہ مطلب اصل گم و مفقود ہی دوم کوئی ترجمہ ایسا نہین کہ
مترجمین نے بسبب تعصب و تخالف مذہب کے اسمین صریحۃً خواہ حیلۃً یا کنایۃً ہجو ہنود و مذہب کی
نہ لکھی ہو چنانچہ خطبہ ابوالفضل ابتدائے مہابھارت و دبستان مذاہب کہ قابل جلا دینے کے اور اسمین
اکثر مضامین کا ترجمہ لکھا ہی و ترجمہ جوگ باششٹ و بھاگوت سے ظاہر ہی اور اگر کسی نے بلا تعصب لفظ
بلفظ ترجمہ لکھ دیا ہی تو محاورہ تحریر ایسا ہی کہ نسبت بھگوت اور بزرگونکے مطلق رعایت ادب کی نہین ہوئی
بلکہ الفاظ سخت و ثقیل مثل تیر کے دلکو لگتے ہین سوم جو اثر لفظ ہای برآمدہ زبان رکھیشرون اور بھگتون
مین ہی وہ لفظ ان ترجمون مین نہین کہ موافق اسکے اثر ہوکر کار برآری ہووے بلکہ بالعکس اثر ہوتا ہی
یعنے جیسا دل مخالفین کا تھا ویسا ہی وے ترجمہ اثر بخشتے ہین اور اسیواسطے کوئی مراد کو نہین
پہونچا بلکہ آج تک کوئی اُن ترجمون کا پڑھنے والا بھگوت بھگت نہ دیکھا ہوگا بجز اسکے کہ

براہمن سے بحث کر کے رنجیدہ کر دیا یا کبھا وست سنگ سے بے اعتقادی ہوگئی جیا رام جو منتر رگیشر اور
بھگوت بھگتون نے اصل گرنتھون مین خفیہ وظاہر مندرج کیے ہین وے آن درجون مین نہین کہ جسکی
بدولت دل بھگوت مین لگے درینصورت ہرگز انکا پڑھنا جائز نہین اور خوب غور فرماوین کہ جن لوگون نے
سنسکرت اور بھاکھا تھوڑی سی بھی پڑھی ہی وے سب کم و بیش بر سر راہ ہین اور جن لوگون نے صرف
ترجمہ بھاگوت و راماین و مہابھارت و جوگ باشسٹ و دیگر صدہا ترجمہ مصنفہ مخالفین کے پڑھے اور
دھوئے کبھی کسیکو کچھ بھی اثر نہین ہوا قطع نظر از مراتب مصرحہ بالا اگر خواہ نخواہ یہ استبدادی کہ بلا
ترجمہ فارسی کے ہمارا مطلب نہین نکلتا تو ترجمہ مصنفہ ہنود بھی موجود ہین آنکو کسواسطے نہین پڑھتے
مثل ترجمہ راماین مصنفہ تو ڈرمل و ترجمہ بھاگوت مصنفہ یکسی کایستھ صاحب و ترجمہ گیتا مصنفہ یکسی
کاشمیری وعلے ہذا القیاس دیگر اشخاص کے آہم بہ مطلب تیرتھ ست سنگ سے مراد اشنان گنگا و جمنا
پشکر وغیرہ تیرتھون اور جاترا وغیرہ سے ہی اسمین بعض کا قول یہ ہی کہ جل تیرتھون کو بھگوت نے یہ تاپ
بخشا ہی کہ اسکے درشن اور اشنان اور پان کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہی اور بعض یہ کہتے ہین کہ بھگوت
بھگت جو ایک وقت معہود پر ایک جگہ جمع ہوتے ہین اسواسطے اس موقع کا نام تیرتھ کہا جاتا ہی اور ان بھگتون
کی صحبت کے ثواب اور جل کے اشنان وغیرہ کی بدولت کہ جسمین جرن ان بھگتون کے پڑے آدمی کو صفائی
قلب حاصل ہوتی ہی اس قول سے شاسترنے بہ نسبت تیرتھ کے بزرگی بھگوت بھگتون کو ظاہر کری
مگر بہر دو حالت اسمین کچھ شک باقی نہ رہا کہ تیرتھون کے ست سنگ و جاترا سے یہ آدمی صاف ہو کر
بھگوت مین لگ جاتا ہی اور قاعدہ تیرتھ اشنان کا دھام نشتھا مین مندرج ہوگا تشریح ست سنگ اول قسم کی
ہو چکی اب ذکر ست سنگ قسم دوم یعنی درجہ اخیر کا ہوتا ہی اور جو مہا ست سنگ کی ابتدائی نشتھا مین مندرج
ہوئی اور کچھ ذکر دیباچہ مین گذرا اور سب شاسترون نے جو ست سنگ بیان کیا وہ مراد بھگوت بھگتون کے
ست سنگ سے ہی بیشک جس کسی نے بھگتون کا ست سنگ کیا اپنی مراد کو پہونچ گیا بھگتون کا ملنا بھگوت کا ملنا ہی
چنانچہ بھاگوت کا قول ہی ایک لحظہ ست سنگ کے مقابلہ پر سرگ و اپبرگ یعنی مکتی کا سکھ برابر نہین ہو سکتا
دسم اسکند کا قول ہی کہ اس سنسار سے چھوٹنے کو اور اپبرگ یعنی مکتی کے حاصل ہونے کو ست سنگ ہی وسیلہ آیا ہے
ایکادس مین بھگوت فرماتے ہین کہ مین جوگ وغیرہ سے بس نہین ہوتا لیکن ست سنگ سے پدم پوران و اسکند
پوران اور وشن پوران وغیرہ بھی موید مضمون بالا کے ہین اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ سب سادھن و تیرتھ
وغیرہ سے جو بھگوت بھگتون کے ست سنگ کو بزرگ اور زیادہ لکھا اسکی کیا وجہ ہی سو واضح ہو کہ اول تو بھگوت
شیوجی مہاراج کا قول ہی کہ جہان بھگوت بھگت رہتے ہین وہان خود بھگوت موجود رہتا ہی سو جب اس شخص کو

بھگوت بھگتون کا ست سنگ ہوگا بیشک بھگوت کہ وہان موجود ہی ملجائیگا کہ یہ حال پر چیتا اور ناروجیو کی کتھا مندرجہ بھاگوت سے مفصل معلوم ہوسکتا ہی دوم دیگر سادھن یعنی تیرتھ و برت وجپ و تپ و نیم و سنجم وغیرہ سب ایسے ہین کہ ہر وقت سالک کی طبیعت انمین نہین لگتی بلکہ دوسری طرف رجوع ہوکر لزائذ دنیا مین جا لگتی ہی اور بھگوت بھگتون کے ست سنگ سے ہر وقت بھگوت مین رہتی ہی کسواسطے کہ وہان سوائے بھگوت چرتر اور بھگوت کتھا و سیوا و بھجن وغیرہ کے اور کچھ کام نہین ہوتا اگر کسی وقت طبیعت اُس شخص کی دوسری طرف متوجہ ہوئی تو پھر بھگوت کی طرف رجوع ہوجاتی ہی سوم دیگر سادھن یعنے شاستر وغیرہ سبکا یہ حال ہی کہ کہین تو قاعدہ عمل اور بھگوت بھگتی کا موجود ہی لیکن وہان حاصل نہین اور بعض جگہہ سالک واسطے عمل کے مستعد و موجود ہی لیکن اُسکو قاعدہ نہین ملتا اور بعض جگہہ ایسا اتفاق ہی کہ قاعدہ اور عمل کا طریق معلوم ہی لیکن شکوک کا رفع کرنے والا کوئی نہین یا کوئی غارتگر اُس راہ کا مثل شہوت و غصہ و طمع و حسد و بغض وغیرہ آگیا کہ اُسنے وہ سب متاع اندوختہ ایک لحظہ مین غارت کیا سو دیگر سادھن تو اسواسطے کمتر ہین کہ وہ جامع سب امور کے نہین اور بھگوت بھگتون کے ست سنگ کو اسواسطے بزرگی ہی کہ جس امر کی تلاش ہو وہ سب سامان ایک جگہہ مہیا و موجود ہین اور واسطے پہونچانے منزل مقصود تک بھگتی گیان براگ کے براق لیکر ہمراہ حاضر سو جس کسی کو خواہش بھگوت بھگتی کی ہی اور اس بسنسار سمدر کو اُترنا چاہتا ہی تو ست سنگ کرے اور واضح ہو کہ ست سنگ سب جگہہ حاضر و موجود ہی لیکن یہ اپنی بدگمانی و بدنیتی ہی کہ نظر نہین آتا کیا معنی کہ بسبب خود گنہگار اور معیوب ہونے کے دوسرے کو بھی مثل اپنے ہی جانتے ہین اور اُسکے عادات نیک اور بھجن وغیرہ پر نظر نہ ہوکر عیوب کو ترجیح دیتے ہین اگر برعکس اُسکے عمل ہو یعنی عیوب پر تو نگاہ نہو اور ہنر و نیک عادات پر ایجاب کی نظر ہو تو ست سنگ کے ہر جگہہ موجود ہونے مین کیا شک رہا اگر ایسی ہی بدگمانی اور عیب جوئی ہی تو کوئی ذی روح وغیرہ ذی روح عیب سے خالی نہین علاوہ قاعدہ مذکورہ سے بمقام تیرتھ مثل برندابن و چترکوٹ و پریاگ و اجودھیا و کاشی و جگناتھ رای و اوجین و کانچی و ہردوار و پشکر وغیرہ صدہا مقام پر ست سنگ حسب دلخواہ ملتا ہی لیکن سالک کو واضح ہو کہ ست سنگ کے یہ معنی نہین کہ چلو صاحب فلانے سادھو آئے ہین درشن کر آوین ست سنگ اُسکا نام ہی کہ بھگتونکو بھگوت روپ جانکر اُنکے قول پر اعتقاد کامل ہو کہ ہرگز بے اعتقادی نزدیک تک نہ آنے پاوے اور وہ ست سنگ ہر وقت و ہر لحظہ اسوقت تک ضرور ہی کہ جب تک خوب استقلال بھگوت چرنون مین نہوجاے اب زیادہ طوالت ضرور نہین نارد اور بیاس و بالمیک و اجامیل و شوری و بار مکھی واگست و پر چیتا و دھرو و پرہلاد وغیرہ ہزارہا بھگتون کی کتھا مندرجہ پران ہا و بعض اس بھگت مال کے پڑھ سن لیوے کہ ست سنگ کی بدولت کیسے کیسے گنہگارونکو کیا درجہ نصیب ہوا ہی سو ست سنگ موصوفہ بالا

اُسوقت اِس آدمی کو بلا محنت ملتا ہی کہ بھگوت بھگتونکی خدمت اور سیوا مین جان و دل سے کمر ہمت کی باندھے جسطرح بھگوت کی سیوا مین نشٹھا و اعتقاد بھگوت بھگتون کو ہوتا ہی اُسیقدر سادھو سیوے کو سادھان مین ہو بھاگوت مین بھگوت کا قول ہی کہ اے رکھیشر میرے بھگت میرا جسم ہین اور وے بھی پوجنے کے لائق ہین دیگر تدبیرات کو چھوڑ کر اُنکی خدمت کرے پدم پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ میرے بھگتونکو کھانا کھلانا اور خدمت کرنی مجکو کھلانا اور میری خدمت ہی اور جسطرح میرے بھگت بدون میرے کھلائے کچھ نہین کھاتے اسیطرح مین بدون اُنکے کھلائے کچھ نہین کھاتا اور پوران مین بھگوت نے کہا ہی کہ جو میرے بھگتونکے بھگت ہین وے میرے بھگت ہین پھر بھگوت بچن ہی کہ گنگا تو پاپ اور چندرمان تاپ یعنی تپش اور کلپ برکچھ دلدر یعنی افلاس دور کرتے ہین اور میرے بھگتونکا درشن کیا پوتر ہی کہ وے ہر سہ دُکھ لحظہ مین دور ہو جاتے ہین پھر رکھیشرونکا قول ہی کہ تیرتھ وغیرہ نہین پاک کر سکتے کہ جو سادھو بلا توقف پاک اور ہر دو جہان کی فکر سے بیباک کر دیتے ہین اس قسم کے ہزارہا قول ہین پس جسکو تمنا بھگوت کے نت آنند اور سنسار سے چھوٹنے کی ہی اُسکو خدمت بھگتان کی جان و دل سے واجب ہی اور کچھ خیال قوم وغیرہ کا مطلق نہین چاہیے جو کوئی جس قوم کا بھگوت بھگت ہووے وہ بھگوت روپ ہی مہابھارت مین بھگوت نے فرمایا ہی جو ہر بھگتون مین قوم وغیرہ کی تفریق کرکے انکی خدمت نہین کرتے وے دوزخی ہین سادھو سیوا طریق کے پانچ رہزن ہین ایک غرور قوم کہ سادھو کو کم قوم جانکر خدمت نہ کرے دوم غرور علم کہ بے علم سادھو کو کمتر جانے سوم غرور دولت کہ اُسکے نشہ مین کچھ برا بھلا معلوم نہو چہارم حسن کہ سادھو کو بدصورت تصور کرکے خدمت سے باز رہے یا غرور حسن کے سبب سے کچھ خیال مین نلاوے پنجم طاقت کہ اُسکے غرور سے بھی اکثر خیال نیک و بد کا نہین رہتا سو ان ہر پنج غرور کو تو طاق بلند پر رکھدے اور وے تیر بھگوت کے ہر وقت یاد رکھے کہ بھگوت نے خود بالمیک نیچ قوم کو جدھشٹر کے خاص رسوئی خانہ مین بٹھلا کر دروپدی کے ہاتھ سے خدمتگزاری کرائی اور خود بدولت سری رگھنندن سوامین نے بھیلنی کے جھوٹھے پھل کھائے ایک سادھو سیوی کا ذکر ہی کہ بیمار تھا عورت کو واسطے خدمت سادھو کے تاکید کری اُسنے عذر درد سر کا کیا اتفاقاً اُسیوقت داماد آگیا وہ عورت فوراً اُٹھی اور حلوا وغیرہ تیار کرنے لگی سادھو سیوی نے اُسیوقت اُس عورت کو گھر سے نکالدیا اور کہا کہ جب میرا داماد آیا تھا اُسوقت تو درد سر ہوگیا اور جب تیرا داماد آیا وہ درد سر فوراً دور ہوا مطلب یہ ہی کہ جسطرح فاسق فاجر کو عورت حسین اور طامع کو زر عزیز ہی اسیطرح بھگوت بھگتون کو عزیز اور محب صادق سمجھکر سیوا کرے تن من دھن سب سیوا مین لگادے جن اشخاص کو بھگوت بھگتون مین محبت نہین ہرگز کسی مطلب دنیا و دین کو نہین پہونچتے اور آج تک ایسا اتفاق مطلق

نہین ہوا کہ خدمتگذار بھگوت بھگتون کا مقاصد ہر دو جہان سے محروم رہا ہو جو شخص کہ بھگتون سے بگھڑ
ہین اور ہجو کرتے ہین راندۂ درگاہ ہین اور جو اُنکے ساتھ خصومت کرتے ہین یا تکلیف پہونچاتے ہین اُنکا
ناس ہو جاتا ہی اور بیشک تحت الثری کو جاتے ہین راون اور دُرجودھن وغیرہ کوروان اور کنس نے بھگوت
بھگتون کے ساتھ عناد کرکے اپنے نسل کے دروازہ کو قفل لگا دیا بھگوت کو ہرن کشپ پر ہرگز غصہ نہ آیا
باوجودیکہ سب دیوتاؤن نے گریہ وزاری کیا لیکن جب پرہلاد بھگت کو دُکھ دیا ایک لحظہ کے توقف کی
برداشت نہو سکی اور دیگر اشخاص کا تو کیا ذکر ہی خود بھگوت نے اپنے خاندان کا ناس کر دیا یعنی جب وہ ارکان
جادوان سے بخدمت بھگوت بھگت کے گستاخی ہوئی تو سب جادوان پربھاش (प्रभास) چھتر پر باہم گر لڑا کر
قتل کرادی اور دوارکا سمدر مین غرق کر دی پدم پوران مین لکھا ہی کہ بھگوت بھگتون کے دیکھنے ہی نینون
لوگ مین دُکھ کو پراپت ہوتے ہین جسطرح دریا ساگر جہان گیا کسی نے اسکا دکھ دور نہ کیا اور نہ ہتیا دی
اب اس خاکسار کی عرض بخدمت بھگوت بھگتون کے یہ ہی کہ کچھ نظر رحم کی اس گنہگار پر بھی ہووے اگر میرے
گناہون پر نگاہ کروگے تو اُس قول پر اعتراض آویگا کہ سادھو مثل ابر باران کے ہین دوست و دشمن
نیک و بد پر یکسان رحم فرمایا کرتے ہین درینصورت اپنے اوپر نگاہ وجب ہی نہ میرے گناہون پر علاوہ
ازان ایک استحقاق بھی رکھتا ہون کہ تمھارا بھاٹ ہون اگر یہ فرماؤ گے کہ یہ باد فروشی تیری دل سے
نہین ظاہری ہی تو عرض یہ ہی کہ سب بھاٹ ظاہری تعریف کیا کرتے ہین لیکن ججمان انکو محروم نہین کرتا
سوائے اس حق کے ایک رشتہ بھی تمھاری جناب مین ہی کہ سری رگھنندن سوامین کا خانہ زاد ہون
اگر یہ ارشاد کروگے کہ ایسے پورن برہم سچدانندگھن کا غلام ہوکر ہمسے کیا درخواست کرتا ہی اور کسکا خوف ہی سو عرض
یہ ہی کہ نالائق خانہ زاد ہون سوامین کے فرمودہ پر عمل نہین اور نہ بھول کر کبھی روبرو جاتا ہون مطلب میرا
سب بات بنانے سے یہ ہی کہ کسیطرح بھگوت چرنون مین یہ کم بخت دل لگے اور اُس سماج کا چنتون کرتا رہے جو اپنے
سچدھام مین کلپ برکچھ کے نیچے مہامندپ ہی وہان انیک سنگھاسن پر کہ جسکا پرکاس کرورون سورج کے برابر ہی
خود بدولت لباس شاہانہ پہنے ہوئے بیراسن سے براجمان ہین اور بام بھاگ سری جنک نندنی سوبھت ہین
ایسا منوہر روپ اپار ہی کہ کمال شرم سے لچھمی اور رتی بھی چھیرسمدر مین جا چھپے بھرت لچھمن سترگھن خدمتگذاری
حاضر ہین چارون بید پونارد وسنکادک و برہما وغیرہ استت کرتے ہین اور ایک طرف سگریو بھبیکھن وغیرہ اور
دوسری طرف سب وزیر اور سامنے دست بستہ ہنومان جی کھڑے ہین + کتھا विदुर जी. بدر جی ساکن
موضع چھپیرا علاقہ جودھپور بھگوت بھگت سادھو سیوی ہوئے جو کچھ کاشت زراعت سے پیدا ہوتا ہر گز
سادھو سیوا مین خرچ کر دیتے ایک دفعہ خشک سال ہوا زراعت خشک ہو گئی یہ ارادہ کیا کہ ملک کو چھوڑ

کسی اور ملک مین چلے جاوین کسواسطے کہ اگر سادھان کو بھوجن نہ ملا تو دھرم سے بعید ہی بھگوت کہ خواہش
برآرندے بھگتون کے اور محافظ اُنکے دھرم کے ہین خواب مین تشریف لائے اور فرمایا کہ تم مکدر مہو زراعت
خشک شدہ کو درو کرکے صاف کرو اسمین سے دو ہزار من غلہ ملیگا بدرجی حسب الارشاد زراعت درو کرنے لگے تو بگیہ
مزارعان نے خندہ کرکے کہا کہ تو کیسا نادان ہی ایسی زراعت مین کہین غلہ ہوتا ہی بدرجی نے اُنکے کہنے پر کچھ
عمل نہ کیا اور موافق حکم بھگوت کے زراعت کو کاٹ کر جمع کیا دو ہزار من غلہ اسمین سے حاصل ہوا اور بدرجی بھی
تمام سیوا بھگوت بھگتون کی کرہی سبکو بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا کا اعتقاد ہوا اور بھگوت سرن سادھو
सेवे ہو گئے بیشک سادھ سیوا درخت خشک دنیا و آخرت کا پھل پھول لگا دیتی ہے ۔ کتھا

भगवानदास

ٹھاکر بھگوانداس ولد بھیم سنگھ قوم راجپوت تو ور پرم بھگت اور بھگوت بھگتون کی سیوہ مین سادھان اور
کمال معتقد ہوئے ہر سال متھرا مین جاکر اور ایک مہینا رہکر بکمال خوشی و فیاضی و کشادہ پیشانی سے بشنیو اور سادھو
اور براہمن وغیرہ کی خدمت و سیوا نقد و جنس سے حسب دلخواہ کیا کرتے اور راس بلاس و بھگوت اوتساد و
کتھا وغیرہ مین زر کثیر خرچ کرتے غرض جو کچھ پاس ہوتا سب خرچ کرکے اپنے گھر آتے بسبب انقلاب زمانہ کے
کچھ افلاس آگیا اور موافق ہر سال کے روپیہ موجود نہوا تاہم کچھ سامان قرض کشی وغیرہ سے بہم پہونچا کر متھرا جی مین
آئے اور بہ نسبت سالہاے ماضیہ کے کچھ کمی سے ارادہ تقسیم کا کیا چوبہاے متھرا نے کہا کہ حسب دستور قدیم کے
لیوینگے ٹھاکر موصوف نے استطاعت نہ دیکھی اور جو کچھ روپیہ موجود تھا سب اُنکے روبرو رکھا کہا کہ بالکل سرمایہ ہی
جسطرح چاہو خرچ کرو آخر یہ تجویز قرار پائی کہ اس سال مین خشک جنس براہمن و سادھان کو تقسیم کرنی چاہیے سو
حسب صلاح جنس منگاکر مع نقد موجودہ ایک کوٹھہ مین رکھدی اور خرچ شروع ہوا بدذاتان نکوہیدہ کار کہ ہمیشہ
دشمن بھگوت بھگتون کے رہے ہین اس تدبیر مین ہوئے کہ کسیطرح بیحرمتی ادہنہی ٹھاکر موصوف کی
ہووے اسواسطے بجاے ایک سیدھا کے دس سیدھا دلانے شروع کیے چونکہ بھگت قبول کر یا سند ہو
بھگتونکی سہاے اور حفاظت مین اسطرح رہتے ہین کہ جسطرح والدہ اپنے طفل شیرخوارہ کے واسطے تشریف لائے
اور نقد و جنس کو مثل پارچہ دروپدی کے بڑھادیا یعنے اسمین سے جسقدر لا انتہا و بیشمار نکالا گیا اصل مین کمی نہ
آئی اور چاندی اور سونے کی لوٹ ہو گئی غرض وے لوگ خرچ کرتے کرتے ہار گئے اور کوٹھہ نقد و جنس سے
بدستور بھرا رہا سب نالائق خجل و شرمندہ ہوئے اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا پر اعتقاد لائے ۔ کتھا

वारमुखी.

ایک شہر بلاد دکھن مین بارمکھی یعنے طوائف بہت مالدار رہتی تھی مکان اقامت اُسکا ازبس
پاکیزہ و صاف اور دروازہ پر ایک درخت سرسبز و شاداب تھا کہ ہر چہار طرف اُس درخت کے چبوترہ صفائی اور
خوبصورتی کے ساتھ بنا ہوا تھا ایک روز گذر سادھان بشنیوان کا اُسطرف کو ہوا اور مکان مرغوب و دلکش جانکر

مقیم ہوئے درخت پر جابجا سالگرام جی کے بٹوہ لٹکا دیے اور اشنان دھیان کرکے بھگوت کی سیوا پوجن مین مصروف
ہوئے شام کے وقت وہ طوائف سنگار کرکے جو دروازہ پر آئی تو ہجوم بھگوت بھگتون کا دیکھا کہ بھجن اور
کیرتن کر رہے ہین شرمندہ ہوئی اور دلمین خیال کیا کہ اگر میرے حال سے انکو خبر ہوجاویگی تو دلمین افسوس کرینگے کہ
ایسے مقام پر کیون ٹھہرے اسواسطے اپنے مکان مین جاکر پوشیدہ ہوگئی اور رات کے وقت ایک رکابی
مین اشرفی رکھکر بخدمت ہر بھگتون کے حاضر ہوئی بشنوان نے اسکی ذات و صفات پوچھی اسنے کچھ
جواب نہ دیا آخر جب مبالغہ ہوا اور سمجھایا گیا کہ کسیطرحکا خوف مت کرو تب اسنے اپنی قوم اور پیشہ کو ظاہر کیا
سادھوان نے ہدایت فرمائی کہ تو اپنے مال اندوختہ کا مکٹ تیار کرکے سری رنگناتھ سوامین کے بھینٹ کر اسوقت
ہر یک کو تیرا مال مقبول ہوگا طوائف ممدوحہ نے عرض کیا کہ جس حالت مین براہمن اور بھگتون کو میرے مال کے
اسقدر پرہیزی کہ نزدیک نہین آتے تو بھگوت میرے مال کو کسطرح قبول کرینگے جواب دیا کہ اس جناب مین محبت اور
اعتقاد چاہیے ذات اور پیشہ کا استفسار نہین غرض اس طوائف نے تمام مال اندوختہ اپنا خرچ کرکے ایک مکٹ
جڑاؤ بصرف تین لاکھ روپیہ کے باعتقاد و شردھا تمام تیار کرایا اور بکمال محبت و انبساط سے شادیانہ بجاتی گاتی
ناچتی بھگوت پریم کے نشہ مین مست اور چھکی ہوئی اور خود رفتہ اس مکٹ کو لیکر چلی جب نزدیک مندر سری
رنگناتھ سوامین کے پہونچی استری دھرم یا حیانہ ہوگیا اور اسواسطے مندر مین نہ جاسکی بکمال مضطر و بیقرار ہوئی
و اپنی کم نصیبی اور واژگونی طالع پر افسوس کرتی ہوئی بیہوش و حواس گر پڑی انترجامی دین بتسل مہاراج نے
اسکا پریم دلی دیکھکر پوجاریان کو ارشاد فرمایا کہ باعزاز و اکرام تمام دست بدست روبرو لاؤ چنانچہ پوجاری دوڑے
اور باوجود انکار کے اس پریم پوتر شدھ آنگا (پاک جسم ۱۲) کو زبردستی لیجاکر روبرو کھڑا کردیا اسنے جو یہ پریم انگرہ اور کرپا بھگوت
کی دیکھی تو مکٹ موصوف بھگوت کے سر پر رکھنے کو ہاتھ اٹھائے لیکن سنگھاسن بھگوت کا اونچا تھا ہاتھ
نہ پہونچ سکا پھر کچھ ایک ملال اور دلگیری ہونے کو تھی کہ بھگوت نے اسکے اعتقاد اور پریم سے نرم اور محظوظ
ہوکر اپنی گردن نیچے کو جھکادی اور اس بڑبھاگی نے بدلجمعی تمام مکٹ بھگوت کے سر پر پہنادیا اور پریم بھگتون
اور بڑبھاگیون مین مشہور و معروف ہوئی واہ واہ ایک لحظہ کے ست سنگ و بھگوت کی کرپا لتا اور روا
میری سخت دلی و بیحیائی کہ باوجود لکھنے اور پڑھنے اس کتھا کے اسطرف کو متوجہ نہین ہوتا کتھا

त्रिलोकजी

تلوک جی قوم زرگر پریم بھگت ایک شہر پورب دیس مین ہوئے بھگوت بھگتونکی سیوا مین اسقدر نشٹھا اور محبت تھی
کہ ہمیشہ اسی مین مصروف رہتے تھے اور جو کچھ اپنے پیشہ سے پیدا کرتے تھے سادھو سیوا مین خرچ کردیتے تھے اس دیس کے
راجہ نے بضرورت شادی اپنی دختر کے زر کثیر واسطے بنانے زیور کے انکو دیا انھون نے وہ سب روپیہ سادھو سیوا
مین خرچ کردیا اور ملازمان راجہ جو برای تقاضا آتے رہے تو انسے وعدہ امروز فردا کا موافق دستور زرگران کے

کرتے رہے جب دو چار روز شادی دختر مین رہگئے تب تاکید شدید ہوئی اور صبح کے وعدہ پر راجہ سے رخصت
ہوکر چلے آئے اُسوقت چند سادھو آگئے اور اُنکی سیوا و ست سنگ کی خوشی مین وعدہ اور زیور کچھ یاد
نہ رہا صبح کو جب تاکید راجہ کی یاد آئی تو بھاگ گئے اور ایک جنگل مین پوشیدہ ہوکر بھگوت بھجن مین
مصروف ہوئے بھگوت کہ اپنے بھگتون کے نگہبان اور اُنکے وعدہ کے پورا کرنے والے ہین بلباس
تلوک جی زیور مطلوبہ راجہ کا تیار کرکے لے گئے اور راجہ کو کہ ایسا زیور خوشنما اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا کمال
خوش کیا راجہ مذکور نے انعام کثیر دیا بھگوت نے اُس زر انعامی سے مہوتساہ کہ جسکو مہوچھ کہتے ہین کردیا
اور بصورت بشنو پرشاد لیکر تلوک موصوف کے پاس گئے فرمایا کہ تلوک کے گھر مہوتساہ تھا اُسکا یہ پرشاد ہے
تلوک جی نے پوچھا کہ کون تلوک بھگوت نے جواب دیا کہ جسکے برابر تلوک یعنی ہر سہ جہان مین کوئی نہین تلوک جی
نے قرینہ سے جانا کہ یہ سب چرتر بھگوت کے ہین اپنے مکان پر آئے اور بدستور سادھو سیوا بھجن سمرن مین
مشغول ہوئے ٭کبتھا तिलोचन تلوچن جی ٭چیلہ گیان دیو بیس برن بھگوت بھگت مشہور معروف قسم چھیپا برن کے
ہوئے جو سنپردا بشن سوامین کی ہے وہی اُنکی ہے سادھو سیوا مین کمال اعتقاد اور پریم تھا لیکن چونکہ آمد و شد
بھگتان کی بکثرت تھی اور سیوا کرنے والے صرف تلوچن موصوف اور اُنکی استری تھی اسواسطے یہ خیال ہوا کرتا
تھا کہ حسب دلخواہ سادھو سیوا نہین ہوتی اگر کوئی ایسا خدمتگار ملے کہ سادھان کے دل کی بات جانکر
خدمت کرتا رہے تو نوکر رکھ لین ایسے ٹہلوہ کی تلاش مین رہتے تھے اور بسبب نہونے خدمت حسب دلخواہ
سادھان کے کبھی کبھی پژمردہ دل ہوجاتے تھے بھگوت نے اپنے بھگت کی پژمردگی دل گوارا نہ کری اور
ایک ٹہلوہ مفلس کے روپ سے ٹوٹی جوتی اور پھٹی گُدڑی پہنے تشریف لائے تلوچن جی نے پوچھا کہ تم
کون ہو اور کہان سے آئے ماں باپ گھربار تمہارا ہے یا نہین جواب دیا کہ ماں باپ گھر کچھ نہین رکھتا ٹہلوہ
ہون پانچ سات سیر کھاتا ہون ہر چہار قوم کا قاعدہ میرے ہاتھ مین ہے بھگوت بھگتون کی خدمت
بلاشرکت دیگرے خوب کرسکتا ہون میری عمر بھر بھگتون ہی کی خدمت مین گذری ہے انترجامی میرا نام ہے
تلوچن جی ازبس خوش ہوئے اور کہا کہ جسقدر تمہارے دل مین آوے خوب کھایا کرو اور اشنان کراکر نئے
کپڑے بنا دیے پھر استری پر تاکید کری کہ تو انترجامی کی مثل کنیز رہنا اور جو کھاوے خوش ہوکر کھانا
اُسکے عادات اور زیادہ خوری سے کبھی کدورت نہ کرنا اور رضا جوئی اُسکی مقدم سمجھنا بھگوت انترجامی نے
خدمت سادھان کی رسوئی و آبکشی و پاشوئی اور پاؤن دبانے اور اشنان کرانے وغیرہ کی ایسی کری کہ
تلوچن جی سادھو سیوا مین مشہور ہوگئے اور ہجوم سادھان کا و ست سنگ حسب دلخواہ رہنے لگا تیرہ مہینے اسیطرح
گذرے کہ ایک روز استری تلوچن جی کی اپنے ہمسایہ کے گھر گئی تھی اُسنے جو سبب میلین رہنے اور لاغری کا

پوچھا تو جواب دیا کہ میرے سوامین نے ایک ٹھلوہ نوکر رکھ لیا ہی اور وہ اسقدر کھاتا ہی کہ تمام دن آٹا دلائی اور
روٹی بنانے مین گذرتا ہی یہ بات استری موصوفہ کی زبان سے برآمد ہوئی تھی کہ انترجامی انتر دھیان ہو گیا
بدین سبب کہ اول روز تلوچن سے شرط ہو گئی تھی کہ جب میری شکایت زیادہ خوری کی زبان پر آویگی تب ہی
چلا جاؤنگا بعد ازان بر وقت خدمت سادھان کے جو تلاش انترجامی کی ہوئی تو نہ ملا تلوچن جی از بس
غمگین ہوئے اور اپنی استری کو لعنت ملامت کرکے کہنے لگے کہ تیری ہی خباثت سے وہ ٹھلوہ چلا گیا جب
تین روز تک اس غم مین بے خور و نوش پڑے رہے تب آکاش بانی ہوئی کہ تلوچن جی وہ ٹھلوہ مین تھا تمھاری جو
یہ تمنا تھی کہ دلکی بات جاننے والا ٹھلوہ ملے اسواسطے ٹھلوہ ہو گیا تھا اگر تمھاری مرضی اب بھی ہی تو مجکو دریغ
نہین تلوچن جی وہ غم تو بھول گئے اور اس غم مین مبتلا ہو گئے کہ ہاے مین نے اپنے سوامین کو نہ پہچانا اور
خلاف اسکے کہ مین خدمت کرون اُنسے خدمت کرائی بھگوت بھگتون نے سمجھایا کہ بھگوت نے اپنے بھگتون کے
واسطے کیا کیا نا کردنی کام نہین کیا یہان تک کہ بارہ اور مچھ کا روپ بنا لیا اگر ٹھلوہ ہو کر آ گئے تو کیا عجب ہی
تلوچن جی کو تسکین ہوئی اور بھگوت کے بھجن اور دھیان مین مصروف ہوئے ÷

जस्सू स्वामी कथा

جسو سوامین رہنے والے دوآبہ گنگا و جمنا کے بھگوت بھگت ہوئے پیشہ زراعت کا تھا جو کچھ پیدا ہوتا تھا
سادھو سیوا مین خرچ کر دیتے ایک دفعہ چور اُنکے بیل چورا لے گئے بھگوت نے دیکھا کہ اب میرا بھگت سادھو
سیوا کسطرح کریگا اسواسطے دیگر ینگا و کہ جسطرح بر وقت چوری جانے گوال بال اور بچھڑون کے دیگر گوال بال
اور بچھڑہ واسطے زعم کرنے غرور برہما جی کے پیدا کر لیے تھے پیدا کر دیے اور جسو سوامین کو مطلق یہ حال
معلوم نہوا ایک دفعہ وے چور پھر آئے اور دیکھا کہ وے بیل جسو سوامین کے گھر ہین متوہم ہو کر اپنے گھر گئے
وہان بھی ویسے ہی بیل دیکھے دو چار دفعہ آئے گئے اور دونون جگہ یکسان بیل دیکھکر زیادہ تر متعجب ہوئے
اور جسو سوامین سے اپنے وہم کا حال کہا سوامین نے جواب دیا کہ یہ سب چیز تو بھگوت کے ہین تم اپنا کام کرو اور ہم
اپنا کام کرتے ہین چور معتقد ہوے اور ان بیلون کو لاکر حوالہ اُنکے کر دیا جسوقت اصلی بیل آ گئے تو بیل
بھگوت مایا کے غائب ہو گئے اور چورون نے بھگوت پر اعتقاد کر کے پیشہ اپنا چھوڑ دیا سوامین جی کے
چیلہ ہو کر بھگوت سرن ہوئے اور بقیہ عمر سادھو سیوا اور بھگوت بھجن مین گذرانی

रामदास जी कथा

رامداس جی رہنے والے برج کے پرم بھاگوت اور سادھو سیوا مین ایسے ہوئے کہ جسطرح کمل سورج کو دیکھکر
شگفتہ ہوتا ہی اسیطرح ہر بھگت کو دیکھکر خوش ہوا کرتے تھے ایک دفعہ کوئی سادھو تعریف اُنکی بھگتی
اور سادھو سیوا کی سنکر آیا اور پوچھا کہ رامداس کہان ہین رامداس جی اُٹھے اور اس سادھو کے چرن دہونے
اور چرن امرت لیکر عرض کیا کہ رامداس آیا جاتا ہی آپ بھوجن پرشاد کرین سادھو موصوف نے کہا کہ ہمکو

رامداس سے ملنا ہی رامداس جی نے عرض کیا کہ رامداس یہ سیوک ہی سادھو خوش ہوا اور قدمونکو پکڑ کر ملاقات کی
رامداس جی کی دختر کا بیواہ تھا پکوان طرح طرح کا تیار ہوا پس ونہ بدگان رامداس جی کے خوف سے کوٹھہ پکوان کے
مقفل رکھتے تھے ایک روز جماعت بھگوت بھگتون کی آگئی اور رامداس جی کو خبر ہوئی رسیری تالی کی
قفل کھولکے سب پکوان بھگوت بھگتون کو اٹھادیا اور کچھ خیال نہ کیا کہ جب برات آویگی تب کیا ہوگا
اسیطرح سادھو سیوا اور سری بہاری لعل جی کے دھیان اور بھجن مین عمر بسر کری

सन्त भक्त کتھا

سنت جی ساکن جودھپور بھگوت بھگت سادھ سیوی مشہور و معروف ہوئے گداگری کرکے سیوا سادھان کی
کیا کرتے تھے ایک روز اُنکے گھر سادھو آئے اسوقت سنت جی واسطے گداگری کے گئے تھے سادھان نے
استری سے پوچھا کہ سنت جی کہان ہین استری نے کہ اُسوقت بسبب کثرت کار کچھ ملول تھی جواب دیا
کہ چولھہ مین ہین سادھان نے یہ کلمہ ناموزون سنکر اپنی راہ لی راستہ مین سنت جی ملے اور سادھان نے
اُنسے بھی پوچھا کہ مہاراج کہان گئے تھے سنت جی کہ صفائی قلب اور غیب دانی سے جواب بسخت
اپنی استری کا جان گئے تھے وہی لفظ زبان پر لائے کہ چولھہ مین گیا تھا سادھو متعجب ہوئے اور کہنے لگے
کہ یہ کیسی حال سادھو سیوا ہی ایسے کلمات زبان پر آتے ہین سنت جی نے عرض کیا کہ مراد چولھے مین
جانے سے یہ ہی کہ صبح سے مجکو یہ فکر ہوئی کہ بھگوت کی رسوئی پاک کرکے ہر بھگتونکو بھگوت پرشاد بنٹ
کرون اور انکا سیت پرشاد مجکو حاصل ہو پس فکر رسوئی کا ہونا مراد چولھہ مین جانے سے ہی سو وہ مطلب
میرا حاصل ہو گیا کہ آپ کے (پس خوردہ ۱۲) درشن ہوئے اور تمہارا سیت پرشاد مجکو ملیگا سادھو اس گفتگو سنت جی سے
خوش ہوئے اور انکے مکان پر جاکر ست سنگ اور بھگوت بھجن و سمرن کے آنند مین مگن رہے ÷

सेन کتھا سین بھگت قوم حجام چیلہ سوامی رامانند رہنے والے باندھون گڈھ کے ایسے پریم بھگت
ہوئے کہ بھگوت نے جسطرح گؤ (مادہ گاؤ ۱۲) اپنے بچھڑے کی پالنا (پرورش ۱۲) کرتی ہی اسیطرح انکی پالنا اور سہایتا (حفاظت ۱۲) کری حال یہ ہی
کہ بھگت موصوف سادھو سیوی تھے اور سیوا بھگتون کی مثل سیوا بھگوت کے کیا کرتے تھے ایک روز
حسب دستور ہر روزہ کے برائے مالش تیل وغیرہ راجہ کی خدمت مین جاتے تھے راستے مین سادھو ملگئے
بھگت جی نے سادھان کی خدمت کو مقدم تر سمجھا اور آنکو اپنے مکان پر لاکر سیوا مین مصروف
ہوئے بدرجہی تمام رسوئی اور بھگوت پرشاد انکو جوایا اور مطلق خوف راجہ کا نہ کیا جب راجہ کی خدمت کا
وقت آیا تو خود بھگوت سین بھگت روپ بناکر گئے اور مالش وغیرہ سے راجہ کو راضی و خوشنود کرکے
چلے آئے بعد ازان سین بھگت راجہ کے پاس پہونچے اور عذرات اپنی دیر رسی کے کرنے لگے راجہ نے کہا
کہ اسیوقت تم خدمت کرکے گئے تھے عذرات کی کیا وجہ ہی سین بھگت نے کہا کہ مین نہین آیا شاید میری

عدم رسی کے سبب سے آپ ایسا ارشاد فرماتے ہین یہ راجہ کہ مل اُسکا بسبب سپرس ہونے بھگوت ہاتھ سے
صاف ہوگیا تھا واقف ہوگیا کہ واسطے سین بھگت کے بھگوت نے خود روپ لمس بھگت موصوف کا بنا
معتقد ہوا اور سین بھگت کے قدموں مین بہ کمال اعتقاد و پریم سے چیلہ سین بھگت کا ہوکر بھگوت
سرن ہوگیا اور اب تک اُس راجہ کی اولاد مین یہ دستور جاری ہی کہ سین بھگت موصوف کی اولاد کے چیلے
ہوتے ہین + کتھا साहूकार सदाव्रती ساہوکار سدابرتی قوم بنیہ پرم بھگوت بھگت بچاروان ہوئے ساد
سیوا از بس محبت و اعتقاد کے ساتھ کیا کرتے تھے ایک سادھو آرام و آسایش دیکھکر اُنکے گھر مقیم ر
اور طفل خرد سالہ سدابرتی کو اسکے ساتھ محبت ہوگئی اُس سادھو کے پاس کھیلتا اور تماشا کرتا ایک رو
سادھو مذکور نے طفل موصوفہ کو جنگل مین لیجا کر مار ڈالا اور زمین مین دفن کر دیا لیکن جب شہر مین آیا تو
اپنے اس گناہ عظیم سے از بس نادم و پشیمان ہوا والد اُس طفل کے منتظر رہے جب شام تک نہ آیا تو شور و غل
جابجا تلاش شروع ہوئی اور شہر مین منادی کرائی گئی ایک سنیاسی نے اُس ساہوکار سے کہا کہ طفل کو
اُس سادھو نے مارا ہی کہ جو تمھارے گھر رہتا ہی چنانچہ جہان دفن کیا تھا وہ جگہ دکھا دی ساہوکار نے
وقوع اس حال کا اپنے اعمال سے جانکر دل شکنی سادھو مذکور کی بعید از سادھو سیوا سمجھی اور واسطے اخفا
اس حال کے یہ تدبیر کری کہ اُس سنیاسی کو گرفتار کر لیا اور کہا کہ تو نے ہی یہ کام کیا ہی سنیاسی گھبرایا اور
بولا کہ میرا کیا قصور ہی مین نے نفس الامر حال کی اطلاع کر دی تھی اب واسطے بھگوان کے مجکو رہائی دو
ساہوکار نے فرمایا کہ اگر اس حال کو کسی سے بیان نہ کرے اور اس شہر سے چلا جاوے تو البتہ چھوڑ سکتا ہون اُسنے
قبول کیا اور رہائی پائی جب ساہوکار اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ سادھو مذکور شرمندہ و خجل ہی واسطے رفع اسکی شرم
و ندامت کے اپنی استری عورت سے صلاح پوچھی استری نے کہا کہ اور کسیطرح اس سادھو کا قیام معلوم نہین ہوتا اگر
شادی دختر ناکتخدا کی اسکے ساتھ کر دیجاوے تو توقع قیام کی ہی ساہوکار اپنی استری پر کمال خوش ہوا اور اسکی
بھگتی کو اپنے سے زیادہ دیکھکر ہزار تحسین و آفرین فرمائی سادھو مذکور کو بلا کر اولاً گردش فلکی اور اعمال گذشتہ کی
حکایات بیان کی اور پھر بھگوت خواہش کو تقدیم دیکر بافی الضمیر بیان کیا سادھو کہ اپنی حرکت مذموم سے از بس خجل
اور محجوب تھا بولا کہ مہاراج کیا مین ہتیارا ہتھیارا استحقاق رحم اور دلجوئی کے لائق ہون بلکہ رحم نسبت میرے وہ ہی کہ
طرح طرح کی عقوبت و عذاب سے میرا قتل کیا جاوے ساہوکار نے پھر سمجھایا اور آخرکار ندامت اُسکی رفع کر کے
شادی اپنی دختر کی اُسکے ساتھ کر دی یہ نیکنامی و بلند ہمتی ساہوکار ممدوح کی جب عالمگیر ہوئی تو ساہوکار کا
گورو بھی حسب ایماے بھگوت کے اُسکے گھر آیا اور اپنے قدوم مبارک سے اُسکے گھر کو رشک افزاے بہشت بنا
کیا ساہوکار کمال خوشی سے اپنے جسم مین نہ سمایا اور سیوا خدمت پوجا وغیرہ حسب قاعدہ شاستر کے بجا لایا

گوروُ نے پُوچھا کہ تمھارا طفل کہان ہی ساہوکار نے جواب دیا کہ تھوڑا عرصہ ہوا مرگیا پھر پُوچھا کہ کیا سبب ہوا
عرض کیا کہ سنسار اس دنیا کا نام ہی موت کا کیا سبب عرض کیا جاوے گوروُ نے جب خوب اسکے استقلال
اور سادھو سیوا کا امتحان کرلیا تب فرمایا کہ ہمکو سب حال کی خبر ہی جو کچھ ہوا سو واسطے تیرے امتحان کے ہوا
اب نشان دے کہ وہ لڑکا کہان دفن ہی ساہوکار گوروُ ممدوح کو مدفن پر لیگیا اور نعش طفل کی نکالی بھگوت کی
خواہش اور گوروُ کی برکت سے لڑکا فوراً زندہ ہوگیا اور سب لوگون کو اعتقاد بھگتی اور سادھو سیوا کا ہوا +

کتھا केवलकूबा کیول کوبا قوم کمھار ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ اپنے تمام دل کو بموجب گیتا کے
بھگوت کو ہدایت کیا سادھو سیوی ایسے ہوئے کہ تن من دھن اسی کام مین لگا تھا ایک دفعہ انکے گھر
سادھو آئے گھر مین کچھ سامان موجود نہ تھا اور قرض وام بھی کچھ ہاتھ نہ آیا آخر بعد تدبیرات بسیار ایک
دکاندار نے بشرط کھودنے چاہ کے کچھ دینا منظور کیا کیول جی نے وہ شرط قبول کی اور جنس وغیرہ
لاکر خدمت سادھان کی کری حسب وعدہ جب چاہ کھودنے لگے تو دس بیس گز پر ریت نکلا اور گرکر
سب کیول جی کے اوپر پڑا لوگ دوڑے گئے اور زندہ رہنا اُس بشیار مٹی کے نیچے محال سمجھکر اپنے اپنے
گھر چلے آئے ایک مہینے کے بعد کسی شخص کا گذر اسطرف کو ہوا اور آواز سری رام نام کی سنکر گاؤن مین
دوڑ آیا اور لوگون کو اُس حال کی خبر کری سب لوگون نے خیال کیا کہ کیول ممدوح بھگوت بھگت تھا بیشک
زندہ ہی تمام گاؤن آیا اور دست بدست وہ مٹی علیحدہ کرکے دیکھا کہ کیول جی آسن لگائے بیٹھے ہین اور
رام نام کر رہے ہین سامنے ایک لوٹہ مین پانی رکھا ہی اور ایک طرف منوا اٹا جو ایک مہینے تک کھاتا کھاکر
ڈال دئیے تھے پڑے ہین سب کیول جی کی بھگتی اور سادھ سیوا کے معتقد ہوئے اور شادیانہ بجاتے ہوے
گھر پر لائے چونکہ ہزارہا من مٹی کے بوجھ سے کیول جی کُبڑے ہوگئے اسواسطے اُس روز سے بلقب
کیول کوبا مشہور ہوئے ایک دفعہ سادھو بھگوت کی مورتی واسطے استھاپن کرنے کے لیے جاتے تھے
کیول جی کے گھر ٹھہرے کیول جی نے بھگوت کا موہنی روپ دیکھکر دلمین تمنا کری کہ اگر یہ بھگوت مورتی
کرپا کرکے میرے گھر رہے تو خوب ہی صبح کو وے سادھو مورتی کو اُٹھانے لگے تو اسقدر گرانبار ہوگئی کہ
ہرگز جگہ سے نہ اُٹھی لاچار ہوکر چھوڑ گئے اور کیول جی نے استھاپن کرکے سیوا شروع کی کہ ابتک وہ مورتی
جنیر اگانون مسکن کیول جی مین موجود ہی اور درشن ہوتے ہین چونکہ بھگوت اپنے بھگت کی محبت دلی جانکر
مقیم رہے اسواسطے جان راے اُس مورتی کا نام مشہور ہی کیول جی کی یہ آرزو ہوئی کہ سنکھ چکر کی چھاپ
دوارکا مین لینی چاہیے بدین ارادہ گھر سے چلے بھگوت کی اجازت ہوئی کہ تم اپنے مقام پر رہو اور باعتقاد
و محبت سیوا بھجن کرتے رہو اس جگہ سب مطلب دلی تمھارے حاصل ہوجاوینگے چنانچہ واپس آگئے اور

اپنے جسم کو جو دیکھا تو سنکھ چکر کے نشان موجود پائے اس قسم کے معجزات کثیر کیول جی موصوف کے ہین گومتی
سمدر سے قریب ہی اور درمیان گومتی و سمدر کے ریت حائل ہی جب لہرین سمدر کی اٹھکر گومتی تک آتی ہین تو
گومتی و سمدر ایک ہو جاتا ہی اور جب وہ لہر اتر جاتی ہین تو پھر وہ ریت حائل ہو کر گومتی و سمدر علحدہ علحدہ
معلوم ہوتے ہین ایک دفعہ گومتی و سمدر کا ملنا موقوف ہو گیا اور آب و ہوا مین تخالف پیدا ہو کر تکلیف ملک کو
ہونے لگی سب لوگ کیول جی سے ملتجی ہوئے اور انکی بالا موقع پر لیگئے کہ اسکے پرتاپ سے ملنا گومتی و سمدر کا
شروع ہو گیا جب یہ پرتاپ کیول جی کا لوگون نے دیکھا تو ہزارون آدمی انکے چیلے ہو گئے اور بھگوت بھگتی اور
سادھو سیوا کا رواج اُس ملک مین بکثرت ہوا ایک روز کیول جی کے گھر سادھو آئے تھے انکے واسطے استری نے
خشک روٹی بنائی اتفاقاً اس عورت کا بھائی بھی آگیا اسکے واسطے اسنے کمال خوشی سے کھیر لطیف تیار
کری کیول جی کو کمال افسوس ہوا کہ حیف بھگوت بھگت تو خشک روٹی کھاوین اور یہ کھیر کھائے
اسواسطے بہ بہانہ یاشو دی سادھان کے تمام پانی خرچ کرکے استری کو واسطے لانے پانی کے بھیجدیا اور کھیر
سادھان کو کھلا دی استری نے آکر یہ حال دیکھا تو کمال ناخوش ہوئی اور کلمات سخت کہنے لگی کیول جی نے
اسکو بکھیہ جانکر گھر سے نکال دیا اور اس کم نصیب نے دوسرا خصم کرکے بیٹا بیٹی پیدا کیے اتفاقاً قحط سال ہوا اور وہ
عورت فاقہ کشی اور بھوک سے مرنے لگی لاچار ہو کر کیول جی کے سر آئی اور دیکھا کہ بھنڈارہ جاری ہی اور
انواع انواع کے بھوجن بھگوت بھگتون کو تقسیم ہوتے ہین کیول جی نے جو اُس عورت کا حال دیکھا تو کمال دیا آئی
اور فرمایا کہ اے بیوقوف اگر تجکو خصم کرنا تھا تو ایسا کیون نہ کیا جیسا میرا خاوند ہی اور اسقدر کارخانہ عظیم جسکا
جاری ہی کہ تیرا خصم بھی جسکا بھکھاری ہوا اور ہزارہا کو جسکے بھنڈارے سے بھوجن ملتا ہی عورت شرمندہ ہوئی
اور کیول جی نے اسکو جاریب کشی راہ سادھان پر مقرر کر دیا جب تک قحط سال رہا بخوبی اُسکی پرورش کری اور
جب وہ ایام گذر گئے تو رخصت کیا وہ اپنی بیوقوفی اور حماقت پر افسوس کرتی ہوئی اپنی قسمت بد اور نصیب
ناگون سے لڑتی ہوئی روانہ ہوئی اور کیول جی بھگوت دھیان اور بھجن مین مصروف ہو کے رہتے تھا
گوال جی ایسے بھگوت بھگت سادھو سیوے ہوئے کہ جو کچھ انکے ہاتھ آتا اور جو اپنے پیشہ سے پیدا کرتے اور
جو کچھ انکی والدہ واسطے کھانے کے دیتی سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیتے اور شب و روز اسی کام مین مصروف
رہتے ایک روز انکو کچھ پکوان مادر واسطے کھلانے سادھان کے جنگل مین چلے گئے چورون نے انکی بھینس کو
بلا حفاظت دیکھا اور لیگئے گوال جی نے جب بھینس نہ دیکھی تو بخوف والدہ کے یہ بات بنائی کہ بھینس بھوکھے براہمن کو سپرد
کر دی ہی اسنے یہ اقرار کر لیا ہی کہ بعد گذر جانے قحط سال کے بھینس کو مع قیمت روغن زرد واپس دیگا والدہ
انکی جان گئی کہ چور لیگئے لیکن بسبب الفت پسر کے خاموش ہو رہی دیوالی کے روز چورون نے اُس بھینس کو

گاو میش ۱۲

۵۷ گومتی کا نام کاوز ... گومتی متصل دوارکا کے ہے ۱۲

واسطے پوجا کے نہلا نقرئی مہنایا اور خود کسی کام کو چلے گئے بھگتون کے قول رہت کرنے والے ور برہمنان برہمن بھگوت نے رسن توڑ کر گوال جی کے گھر ہوپنچا دیا گوال جی نے بھینس کو دیکھکر اپنی والدہ سے کہا کہ اری مان دیکھ وہ برا ہمن کیا راست گو ہے کہ بھینس کو مع قیمت روغن زرد کے ہوپنچا گیا اور بھگوت کی کرپا لیا اور بھگت تبلتا کے معتقد ہوکر زیادہ تر سادھو سیوا اور بھگتی مین مصروف ہوئے + کتھا

گوپال جی بھگوت بھگت کرشن اپاسک جو نیر گانون علاقہ جیپور مین ہوئے و سادھو سیوا **गोपाल** مین اسقدر پریم و اعتقاد تھا کہ بھگوت مین اور بھگوتون مین سرمو تفاوت نہین جانتے تھے جب انکی شہرت سادھو سیوا اور بھگتی مین بہت ہوئی تو کوئی بزرگ انکے خاندان کا ترک خانمان کرکے برکت ہو گیا تھا واسطے امتحان گوپال جی موصوف کے آیا گوپال جی نے کمال محبت اور سردھا سے انکی خدمت کری اور جب رسوئی تیار ہوئی تو عرض کیا کہ حویلی مین واسطے بھوجن کرنے کے تشریف لے چلین اُسنے بیان کیا کہ مین عورت کی صورت بھی نہین دیکھتا اسواسطے حویلی مین جانے سے عذر ہے گوپال جی نے عرض کیا کہ عورات سب علیحدہ ہو جاوینگی جب حویلی مین گئے تو استری گوپال جی کی بدین سبب کہ بھگوت بھگتون کے درشن مثل بھگوت درشن کے ہین جھروکہ سے دیکھنے لگی سادھو موصوف نے غصہ ہوکر ایک طمانچہ گوپال موصوف کے منہ پر مارا اور فرمایا کہ دیکھ وہ جھروکہ سے کون دیکھتا ہے گوپال بھگت سادھو موصوف کے پیرون مین پڑے اور کمال منت سے عرض کیا کہ مہاراج آپ نے بڑی کرپا کری کہ ایک طرف کا خسارہ تو پوتر کر دیا لیکن امیدوار ہون کہ دوسرا خسارہ بھی پوتر ہو جاوے سادھو ممدوح کہ صرف براے امتحان آیا تھا از بس خوش ہوا کمال شوق اور تپاک سے ملا اور ستایش و آفرین کر کے کہا کہ ایسی ہی اولاد پرم پوتر سے کل پوتر ہوتے ہین پھر اپنا قصور گستاخی کا معاف کرا کر رخصت ہوا + کتھا

گوپال جی ہاکن بابو **गोपाल विसुदास** متصل کاشی پوری سب گنون کے جاننے والے اور بشن[1] داس جی کا تیر اضلاع دکھن مین بھگوت بھگت اور دونون گوربھائی ہوئے بھگوت بھگتون کی سیوا مثل گورو اور پرماتما کے کرتے تھے جسکو تلک اور کنٹھی دھارن کیے دیکھتے بھگوت روپ جانتے جو کچھ بھگوت کا حکم واسطے اعتقاد اچیت کُل کے ہے اُسکی تعمیل اس کلجگ مین **अच्युतकुल** هردو برادران ممدوحین سے ایسی ہوئی کہ انکے پرم پوتر بھاو کا بیان نہین ہوسکتا بھنڈارہ خواہ مہوتساہ مین جو کوئی انکو طلب کرتا تو اپنے گھر سے جنس سب قسم کی گاڑی پر لاد کر لیجاتے بدین خیال کہ اگر کمی کسی جنس کی ہو جاوے تو بھنڈارہ کرنے والے کی بدنامی نہو گورو انکے سدھ اور تمام جہان مین مشہور تھے دونون بھائیون نے انکی خدمت مین عرض کیا کہ اگر اجازت ہووے تو مہوتساہ کرین گورو نے اجازت دی اور براے طلب بھگوت بھگتون کے جل اپنے ہر چہار طرف ڈالکر فرمایا کہ تم سامان مہوتساہ کا تیار

[1] مہوتساہ یعنی ایک بات ہے برہمنان بیشنوان وغیرہ کو کسی تقریب خوشی مین بھوجن کرانا ۱۲

گرو بروز معہود سب سادھو آوینگے دونون بھائیون نے گورو کے قول پر اعتقاد کرکے کچھ ضرورت کسی کے بھیجنے کی واسطے اطلاع کے نہ سمجھی اور سامان تیار کیا جو یوم کہ مقرر کیا تھا تمام جہان سے سادھو آئے اور بڑی دھوم دھام سے بھنڈارا ہوا سب کی تعظیم و تکریم کمال اعتقاد سے کری اور پانچ روز تک قسم قسم کے بھوجن جمائے اور بروقت رخصت نقد اور پوشش ہر یک کے بھینٹ کری آنکے گورو نے فرمایا کہ اس میلہ مین نامدیو اور کبیر بھی تشریف لائے ہین اور نامدیو جی سفید پارچہ پہنے ہوئے بر سر راہ برا جمان ہین تم جاؤ اور انکے درشن کرو چنانچہ جاے قیام و علامت کا نشان دیا اور یہ بھی فرمایا کہ نامدیو جی کبیر جی سے بھی درشن کرا دینگے دونون بھائی دوڑے اور نامدیو جی کے کمال محبت و اعتقاد سے قدم پکڑ لیے اسقدر پریم مین بیخبر ہو گئے کہ تا دیر قدم نہ چھوڑے نامدیو جی نے نوازش و عنایت فرماکر کہا کہ جہان بھگوت بھگتون کی پریت اور محبت نہین وہان ہم نہین جاتے اور جہان انکی خدمت تعظیم و تکریم ہوتی ہی وہان ہم ضرور آتے ہین سو تمہاری سادھو سیوا اور بھگتی اور اعتقاد کو دیکھکر ہم بہت خوش ہوئے اب تم کبیر جی کے بھی درشن کرو جب یہ دونون بھائی رخصت ہوکر چلے تو راہ مین کبیر جی کے درشن ہوئے اور انھون نے مثل نامدیو جی کے عنایت اور رحمت بے پایان فرماکر رخصت کیا پھر دونون بھائی اپنے گورو کی خدمت مین آئے اور سادھو سیوا ہی کو توسل کامل واسطے ملنے بھگوت کے تصور کرکے سادھو سیوا اور سمرن بھجن مین مشغول ہوئے + کتھا गणेशदेई रानी

رانی گنیش دیئی مدھکر شاہ راجہ ملک اوندچھہ کی دھرم پتی بھگوت بھگتی مین یکتا اور سادھو سیوا مین بے ہمتا ہوئی جو آمدنی خراج ملک کی ہوتی سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیتی ایک سادھو مدت تک اُنکے گھر مین مقیم رہا رانی ممدوحہ کو تنہا پاکر کہا کہ جو خزانہ و دفینہ ہی مجکو نشان دے ورنہ ہلاک کرونگا رانی نے عرض کیا کہ سادھو سیوا کے گھر خزانہ اور دولت کا کیا واسطہ جو کچھ آتا ہی خرچ ہو جاتا ہی اُس بیرحم اور اساد ھ نے یہ گفتگو رانی کی مثل اپنے لباس لباسی کے سمجھی اور ایک چاقو رانی کی ران پر مارا کہ بیہوش ہو گئی وہ شخص بخوف جان بھاگ گیا اور شب کو جب راجہ محل مین گیا تو رانی نے بدین خوف کہ راجہ سب سادھوان سے بے اعتقاد ہو جائیگا مطلق ذکر انکی سرگذشت کا نہ کیا بخوابی کے واسطے عذر استری دھرم ماہیانہ کا کر دیا اور بعد گذرنے تین روز کے عذر بیماری پیش کیا راجہ کو بظاہر بیماری کچھ نہ معلوم ہوئی مبالغہ استفسار اصل حال مین کیا رانی نے مجبور آبعد کر لینے شرط سادھو سیوا کے اصل حال بیان کر دیا راجہ اس اعتقاد اور استقلال سادھو سیوا رانی سے کمال خوش ہوا اور ایسی رانی کے ہونے سے اپنی خوش نصیبی اور بزرگی تصور کرکے بیکران کری اور بہت معزز و محترم رکھا + کتھا लाखा

لاکھا جی ہنومان نبس مین مارواڑ دیس کے رہنے والے مثل ہنس کے ہوئے شری رام نام منتر مین ازبس اعتقاد رکھتے تھے اور سادھو سیوا اور بھگوت بھگتی مین اسقدر شہرت انکی تھی کہ راجہ

اُس دیس کے سجاآوری اُنکے ارشاد کی باعث اپنے تفاخر اور خوش نصیبی کا جانتے تھے اتفاقاً قحط سالی
ہوا اور سادھان کی آمد بکثرت ہونے لگی عہدہ برآئی دشوار سمجھکر ارادہ کیا کہ کسی اور گانون مین جاکر قیام کرین
چونکہ بھگت کی بدنامی سے بھگوت کی بدنامی ہے اسواسطے بھگت تبسل مہاراج نے رات کو خواب مین فرمایا
کہ تم بدستور اسی گانون مین قیام رکھو صبح کو ایک گاڑی پچاس من غلّہ گندم کی اور ایک گاومیش تمھارے
پاس آویگی تم گندم مذکور کو کوٹھی مین پر کرکے بقدر ضرورت خرچ کرتے رہنا کہ اُسمین کبھی کمی نہوگی اور دوغ
و روغن زرد بقدر ضرورت روزمرہ کے ہوتا رہیگا بعد اس خواب کے لاکھاجی کی آنکھ کھل گئی اور یہ حال
اپنی استری سے کہا جب صبح ہوئی تو گندم اور گاومیش ایک شخص پہونچا گیا اور لاکھاجی بدجمعی تمام
سادھو سیوا کرتے رہے اُس گاومیش اور غلّہ کے پہونچانے کے واسطے ایک عجیب بھگوت نے خوب کیا
کہ ایک گانون مین کوئی مزارعہ مفلس اور کم سامان ہوگیا تھا سب برادری نے جمع ہوکر کچھ کچھ غلہ اُسکو دیا اور
اس دستگیری کی ہر روزہ چوپال مین بیٹھکر تعریف کیا کرتے ایک شخص برادری نے کہا کہ تم تھوڑا تھوڑا غلہ دیکر کیا
لاف زنی اور خودستائی کرتے ہو سخاوت امر دیگر ہے ایک شخص نے اُسکو جواب دیا کہ ہان بھائی اس زمانہ مین آجکل
کچھ تیرے ہی اوپر سخاوت ختم تھی دیکھینگے کہ بہت سا غلّہ اور گاومیش لاکھا بھگت کو دے آویگا وہ شخص یہ
طعنہ برداشت نکرسکا اور گاومیش و غلہ مذکور لاکر لاکھاجی کے گھر پہونچا گیا جب آکال گذرگیا تو لاکھا
جی نے ارادہ کیا کہ جگناتھ راے جی کے درشن کرنے چاہیے مارواڑ دیس سے ساشٹانگ ڈنڈوت کنان
روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو بھگوت نے پوجاریان کو اجازت فرمائی کہ ایک میرا بھگت دور سے آتا ہے
اور میرے واسطے ایک سمرن لایا ہے اُسکو پالکی مین بٹھلا کر جلد لاؤ کہ اُس سمرن کے پہرنے کا مشتاق ہون
پوجاری پالکی لیکر جلد آئے اور [بالاکا خرد] لاکھاجی کو واسطے سوار ہونیکے کہا لاکھاجی نے عذر کیا کہ میرا عہد
ساشٹانگ کنان بھگوت کے روبرو پہونچنے کا ہے پوجاریان نے فرمایا کہ اجازت بھگوت کی سب مقدمات
اور عہود پر مقدم تر ہے لاچار بعد مبالغہ سوار ہوکر بھگوت کے دربار مین پہونچے اور درشن کرکے وہ سمرنی
بھینٹ کری روپ انوپ بھگوت کا دیکھکر تن مین نہ سمائے اور چندے زیر قدوم بھگوت کے پرشوتم پوری
مین رہے لاکھا موصوف کی ایک دختر ناکتخدا تھی اور چونکہ مال موجودہ خانہ کو مال بھگوت بھگتون کا
جانتے تھے اور اس دختر کی شادی مین خرچ نہین کرتے تھے اسواسطے دختر مذکور بالغ ہوگئی جگناتھ راے
جی نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے خزانہ سے روپیہ لیکر شادی کردو لاکھا بھگت چشم پرنم ہوئے بدین سبب کہ
واسطے راگ بھوگ کے کچھ نذر کرنا چاہیے نہ کہ بھگوت سے لینا واجب ہے اور بلا رخصت پرشوتم پوری سے
روانہ ہوئے خواب مین ایک راجہ کو بھگوت نے ارشاد فرمایا کہ واسطے خرچ شادی کے کچھ روپیہ لاکھاجی

بھیبٹ کرے اُسنے ایک ہزار روپیہ کی ہنڈوی بھیٹ کری اگرچہ لاکھاجی کو اُس سے بھی انکار تھا لیکن
اجازت بھگوت کو تسلیم کرکے قبول کیا اور گھر پر آکر پچاس سو روپیہ مین تو اُس لڑکی کی شادی کری اور
مابقی روپیہ سادھ سیوا اور مہوتساہ مین خرچ کیا بلکہ بہ بہانہ شادی دختر کے جو کچھ جہان سے ملا سادھانکو
کھلا دیا اور بھگوت بھجن اور سادھو سیوا مین مدت العمر مصروف رہے کتھا रसिक मुरारि. رشک مرار جیلیہ
سیا مانند جی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور جسم اور دل سب بھگوت بھگتون کا سمجھتے تھے بھگوت سیوا
پوجا اس اعتقاد اور اُتساہ سے کرتے تھے کہ بیان نہین ہوسکتا پریا پریتم کے رنگ مین رنگے ہوئے او
جگل سروپ مادھری کے پرم آنند مین مگن رہتے تھے بھگوت اور گورو کو اپنی خدمت اور سیوا سے راضی
کرکے ہزارہا کا اس سنسار سمدر سے اُودھار کیا یہ عہد و قاعدہ تھا کہ سوائے چرن آمرت بھگوت بھگتون کے
اور کسی طرح کا جل نہین پیتے تھے چرن آمرت ظروف برنجی مین جمع رہتا تھا اور اُسکو مثل گنگا جل کے سمجھتے
تھے ایک دفعہ دیس دیس کے سادھو جمع ہوئے اور بارہ روز تک بڑی دھوم دھام سے اُتساہ رہا سب
قسم کی شیرینی اور غذا بھگوت بھگتونکو بھوجن کرائی اور ست سنگ حسب دلخواہ ہوا ایک سادھو کو واسطے
لانے چرن امرت سادھان کے بھیجا جب وہ لایا اور گسائین جی نے آچمن کیا تو فرمایا کہ جو لطف چرن آمرت
مین ہر روزہ ہوتا تھا وہ آج نہین ارندہ چرن آمرت سے سبب پوچھا اُسنے عرض کیا کہ سب سادھان کا
چرن آمرت لایا ہون لیکن ایک سادھو مجذوم کا بسبب کراہیت ریزش خون وپیب کے نہین لایا گسائین
جی کمال ناراض ہوئے اور فرمایا کہ فی الفور اسکا بھی چرن آمرت لاؤ چنانچہ لایا اور سوقت لطف اور سواد
چرن آمرت کا ظاہر کیا ایک سادھو بروقت جانے بھگوت پرشاد کے تقسیم کنندگان سے کہنے لگا کہ ایک بار میں
میرے سونٹے کا بھی لاؤ اُنھون نے عذر کیا کہ کہین سونٹا بھی کچھ کھاتا ہو سادھو نے ناراض ہو کر اُٹھکر
نیم خوردہ پنوارہ رشک مرار جی کے سر پر مارا اُسوقت بارہ راجہ عظیم الشان کہ سیوک رشک مرار جی کے تھے
بارادہ نمایش سادھو مذکور کے اُٹھے لیکن رشک مرار جی نے سبکو بٹھا دیا اور خود اُٹھکر دست بستہ اُس سادھو
عرض کیا کہ آپ کی کرپا اور عنایت کا کیا شکر ادا کرون کہ چرن آمرت سادھان تو مجکو نصیب تھا لیکن
سیت پرشاد یعنی آوشیش سادھان نصیب نہین ہوتا تھا سو آپ نے خود قدم رنجہ فرماکر عنایت کیا
یہ کہکر چند پارچہ اُس سادھو کو دلا دیے اور سب توابعین کو تاکید کردی کہ آیندہ کسی سادھو کو
ناراض نہ کرین چند سادھو باغ مین آکر ٹھہرے اور گسائین جی واسطے درشنون کے گئے ایک
سادھو حقہ نوشی کر رہا تھا بپاس ادب گسائین جی کے حقہ پوشیدہ کردیا گسائین جی نے خیال
کیا کہ میرے سبب سے سادھو مذکور کی حقہ نوشی مین خلل واقع ہوا اور شرمایا اسواسطے اپنے

توابعین کو فرمایا کہ اگر کسی کے پاس حقہ اور تماکو ہوے تو لاؤ کہ درد شکم ہی وہ لوگ فی الفور تیار کرکے
لائے گسائین جی نے دو چار دم کھینچکر اُس سادھو کو دیدیا کہ اس چیز سے اُس سادھو کی شرم بھی
جاتی رہی اور بکشادہ پیشانی روبرو گسائین جی کے حقہ نوشی مین مصروف ہوا دو چار گانون گسائین
جی کی جاگیر مین تھے ایک راجہ دُشٹ نے گانون ضبط کرلیے شیامانند گسائین جی کے گورو نے خط
بھیجا کہ جس حالت مین ہو فی الفور حاضر آؤ گسائین جی رسوئی کھاتے تھے اُسیوقت بلا دھونے ہاتھ
اور منہ کے روانہ ہوئے گورو موصوف نے جو سبب اضطراب سے آنیکا پوچھا تو عرض کیا کہ بموجب حکم کے
جس حالت مین تھا اُسی حالت سے حاضر ہوا ہون شیامانند جی از بس خشنود ہوئے اور گسائین جی
کو اپنی چھاتی سے لگا کر پریم مین مگن ہو گئے بعد ازان حال ضبطی دیہات کا بیان کرکے حکم دیا کہ راجہ کے
پاس جاؤ چنانچہ راجہ کے شہر مین پہونچے متصدیان راجہ سیوک گسائین جی کے تھے اُنھون نے
عرض کیا کہ یہ راجہ مہا دُشٹ ہی آپ قدم رنجہ نفرماوین ہم عرض معروض کرکے جاگیر بحال کرا دینگے تین
روز تک گسائین جی وہان رہے اور اُس راجہ کو بھی اُنکی تشریف آوری کی خبر پہونچی گوئیون سے کہا
کہ گسائین جی کو ہمارے پاس لاؤ ہم بھی تو دیکھین کہ کیسے بھگت اور کراماتی ہین گسائین جی پالکی پر
سوار ہو کر جاہ و حشم کے ساتھ واسطے اُسکی ملاقات کے روانہ ہوے اُس پاپی راجہ نے ایک فیل مست
واسطے مارنے گسائین جی کے روانہ کیا اور فیلبان اُس فیل کو رہت گسائین جی کے سامنے لایا کہار ان
تو پالکی چھوڑ کر بھاگ گئے اور گسائین جی نے ہاتھی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ارے یہ کیا حماقت و نادانی
و شور ہی ہر بکہ پش ہر کرش کسواسطے نہین کہتا ہاتھی مذکور بمجرد سُننے اُس بھگوت نام پریم منتر کے سب شور
و شر و کجروی کو چھوڑ کر گسائین جی کے نزدیک آیا اور آنکھون سے پریم کا جل جاری کرکے سر اپنا گسائین
جی کے قدمون پر رکھا گسائین جی نے رحم کرکے اُسکے کان مین بھگوت نام منتر اُپدیش کیا اور گویال اُس
اسکا نام رکھکر مالا گلے مین پہنا دیا راجہ نے جب یہ حال سُنا تو شرمندہ ہوا اور اپنی عادت نالائق کو چھوڑ کر
گسائین جی کی خدمت مین حاضر آیا قدمون مین گر کر خطا معاف کرائی اور چیلہ گسائین جی کا ہو کر بھگوت
سرن ہوا جو گانون ضبط کیے تھے معاف کر دیے اور چند گانون اپنی طرف سے بھینٹ کیے ہاتھی مذکور
جب بھگوت بھگت ہوا تو سادھو سیوا اختیار کری جہان کہین بھگتون کا سماج دیکھتا تو پرنام کرتا
اور بنجارون کی جنس وغیرہ لا کر سادھان کو بھوجن کراتا بھنڈارا و مہوتساہ مین سب سے پہلے جاتا اور
سیت پرشاد بھگوت بھگتون کا بھوگ لگایا کرتا جن لوگون کا نقصان ہوا تھا اُنھون نے گسائین جی سے
فریاد کری گسائین جی نے سمجھا دیا کہ کسیکا نقصان اچھا نہین اُس روز سے وہ طریق تو چھوڑ دیا او

بطور رمنتون کے رہنے لگا یعنے پانچ سات سو سادھو کی جماعت ہوگئی اُس جماعت کو لیکر جس گانون مین
جاتا وہانکے لوگ سب سامان رسوئی کا لاتے اور نذر بھینٹ چڑھاتے اس حال کی شہرت زمانہ مین ہوگئی اور
عامل ملک نے بھی سنا واسطے گرفتاری کے حکم دیا لیکن کسی کے ہاتھ نہ آیا آخر ایک شخص سادھو کا روپ بناکر
بسہولیت سے آیا اور فیلخانہ مین بند کیا چونکہ گوپال داس موصوف سوائے بھگوت پرشاد یا سیت پرشاد کے
اور کچھ نہیں کھاتا تھا تین روز تک بے آب و خور مفارقت سادھان سے ملول و مغموم گھبرا رہا صوبہ دار نے کہا
کہ گنگاجی مین لیجاؤ گنگا جل تو پان کریگا جب گنگاجی مین گیا تو جسم کو چھوڑکر پرم دھام کو روانہ ہوا یہان ایک
بات نازک اور باریک بھی ہے بسبب شرح نہین کرسکتا ہر ایک اپنے حوصلہ اور اعتقاد کے موافق سمجھ لیویگا
واہ واہ ہر بھگتی اور بھگتون کی کرپا ۞ کتھا मनसुखदास منسکھ داس جی قوم کلالیت ایسے بھگوت
بھگت ہوئے کہ جنکے اوپر بھگوت نے کرپا کرکے شاکھشات (साक्षात) درشن دیے ہر بھگتون کے چرنون مین بقدر
محبت تھی کہ جسقدر طامع کو زمین اتفاقاً افلاس آگیا اور نوبت بفاقہ کشی پہونچی اُسحالت مین بہ ورغلانیدن
حاسدان کے کہ ہمیشہ دُشٹ لوگ ہر بھگتون کے دشمن رہتے ہین ایک سادھو سائل شیرنی کا ہوا منسکھ داس
جی نے سادھو کو ڈنڈوت کرکے ٹھہرایا اور اپنی استری کے پاس گئے کہ سادھو کے واسطے کہان سے تجویز
شیرنی کی کریجاوے استری نے کہ منسکھ داس جی سے زیادہ بھگت تھی حلقہ نتھ اپنا اوتار کر حوالہ کیا اسکو
گرو رکھکر سادھو سیوا کری بھگوت دونون کی بھگتی سے کمال خوش ہوئے اور بصورت منسکھ داس جی زر
رہن بقال کو ادا کرکے حلقہ نتھ لے آئے اسوقت استری منسکھ داس جی کی بھگوت رسوئی کا چوکا دیتی تھی اُسنے
بھگوت کو منسکھ داس جانا اور کہا کہ یہ نتھ طاق مین رکھدو یا تم پہنا دو بھگوت نے کرپا کرکے خود وہ نتھ پہنا دی
اور انتردھیان ہوگئے بھگوت نے جو استری کو درشن دیئے اور ہاتھ مبارک سے اُسکے جسم کو سپرش کیا اور
منسکھ داس جی کو درشن نہوئے تو وجہ یہ ہے کہ استری مذکور کی بھگتی بہ نسبت منسکھ داس جی کے بھگوت نے
غالب تصور کری کسواسطے کہ عورات کو زیور ازبس عزیز ہوتا ہے اور جبکہ حالت افلاس ہو تو اسوقت کے
عزیز ہونے کی کچھ انتہا ہی نہیں اور اُس حالت مین بھی صرف ایک ہی زیور ہو اور وہ بھی ایسا کہ جسکو
عورات مدار اپنے سُہاگ کا سمجھتی ہون پس جب کہ ایسے زیور کو بکشادہ پیشانی واسطے سادھو سیوا کے اُتار دیا
تو بھگوت کیون نہ ایسی بڑبھاگی پر خوش ہون اس جگہ مین ایک ہدایت بھی بھگوت نے فرمائی یعنی ایسی
سہاگن آجتک کوئی نہیں ہوئی کہ جسکو مین نے اپنے ہاتھ سے نتھ پہنائی ہو یہ میری بھگتی اور سادھو
سیوا کا پرتاپ ہے کہ دونون جہان کا سُہاگ مین نے اپنے ہاتھ سے نتھ پہنا کر عنایت فرمایا بعد ازان جو
منسکھ داس جی آئے اور استری کو نتھ پہنے دیکھا تو پوچھا کہ یہ نتھ کہان سے آئی ہے استری نے

جواب دیا کہ اسقدر سہو اور فراموشی کہ اسوقت اپنے ہاتھ سے پہنا کر گئے ہو اور پھر ایک لحظہ مین پوچھنے لگے
نسکھ داس جی نے بھگوت کا چرتر سمجھا اور کمال شادمانی سے تن مین نہ سمائے اُس استری کی بھاگ بڑائی
کرتے ہوے سوچنے لگے کہ مجھسے کیا قصور ہوا ہی جو درشن نہوئے مشتاق بھگوت درشنون کے ہوکر
زیادہ تر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور خورد و نوش ترک کیا بھگوت نے خواب مین فرمایا کاشی جی
مین جاؤ وہان درشن ہونگے چنانچہ کاشی جی مین آئے اور دن رات ایسے بھجن اور دھیان مین مصروف
ہوے کہ تن کی خبر نہ رہی جب نوبت تصور کی بدرجہ استقلال اور انتہائے پہونچی تو بھگوت نے ایسے چتربھج
روپ سے درشن دیے کہ نسکھ داس جی برہمانڈ مین سما گئے بھگوت نے فرمایا کہ مجکو پریم پرشن جانکر جو
خواہش ہو بر مانگو کہ وہ تمنا پورن ہوگی نسکھ داس جی نے عرض کیا کہ یہ روپ انوپ آپ کا ہر وقت میرے
دلمین بسا رہے اس سے سوائے اور کچھ تمنا نہین چنانچہ حسب خواہش بر دان پایا اور اُس روپ کی ہر گھڑی
تصور مین جگت (دنیا ۱۲) کے کارخانجات کو بھولکر باخر عمر اُسی پریم منوہر مورتی کو پراپت ہوے ۔

کتھا हरियाल

ہریال براہمن بھگوت بھگت اور ایسے سادھو سیوی ہوے کہ اول تو جسقدر انکے پاس ہزار ہا روپیہ کا
مال و متاع تھا سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیا پھر جسقدر جہان سے قرض وغیرہ ملا وہ بھی بھگتون کو
کھلا دیا بلکہ بلفظ نشکچن مشہور ہوے جب اُس سے بھی ہاتھ بند ہوا تب چوری اور رہزنی شروع کری لیکن
جس کسی کی پیشانی پر تلک اور گلے مین مالا دیکھتے یا بھگوت بھگت جانتے تو اسکے مال سے کچھ واسطہ اور تعلق
نہ رکھتے جسکو بھگوت سے بمکھ جانتے اُسکا مال چُراتے ایک روز جماعت سادھان کی آئی اُنکو بہت اعزاز
اور اعتقاد سے ٹھہرا کر خود برائے تلاش جنس اور نقد کے نکلے لیکن کہین سے کچھ ہاتھ نہ آیا مضطر
اور بیقرار ہوے چونکہ بھگوت اضطراب اپنے بھگتون سے خود مضطرب ہو جاتے ہین واسطے سہارے
اپنے بھگت کے دوارکا سے چلے رکمنی جی نے پوچھا کہ مہاراج مضطربانہ کسواسطے اُٹھے فرمایا کہ میرا بھگت
بیقرار ہی رکمنی جی بھی ہمراہ ہوئین اور بھگوت بصورت ساہوکار اور رکمنی جی ساہوکارنی ہوکر آئے
نشکچن جی سے کہا کہ اگر ہمکو بحفاظت فلان گانون تک پہونچا دیوے تو روپیہ دیوین چنانچہ ایک روپیہ چوا کر لیا
نشکچن جی تیر و کمان وغیرہ لیکر ہمراہ ہوئے اور راہ مین خوب خیال کر لیا کہ یہ ساہوکار خوب چکنا چاندنا موٹا
تازہ ہی اور بھگوت سے بمکھ بھی معلوم ہوتا ہی کہ تلک اور مالا نہین رکھتا اسکا مال لینا چاہیے جب جنگل مین
پہونچے تو تلوار سے اُس لالا کو ڈرا کر کہا کہ سب زیور اور اسباب حوالہ کرو ورنہ مارتا ہون ساہوکار بصورت ملتجا
کانپتا بولا کہ دیکھا یہ مال تمہارا ہی تو ہی لیلو پر ہمکو مارو مت اور سب زیور اور اسباب اپنا اور بالکل زیور ساہوکارنی
کا اوتار دیا ایک چھلا ساہوکارنی کی انگلی مین رہگیا نشکچن جی اُسکو بھی بزور اُتارنے لگے ساہوکارنی نے کہا

کہا رے نگوڑے تو بڑا بیرحم اور کٹھور ہی کہ سارا میرا گہنا زیور لے لیا اور ایک چھلہ کے واسطے میری انگلی مروڑتا ہی
لچھمن جی نے کہا کہ چل باؤلی کہان کی کٹھورتا اور نرمی لائی ہی تیرا خصم تو تجکو سو چھلہ گڑھا دیگا مین بدون
اس چھلہ کے دس ہر بھگتون کی سیوا کہان سے کرونگا بھگوت بجز سُننے اس لفظ استقلال سادھ
سیوا کی کرپالتا اور بھگت بتسلتا اور بھگتی کے بس ہوکر ساکچھات پریم منوہر سوبھایان روپ سے
مع رکمنی جگت جننی کے ظاہر ہوئے اور لچھمن کو اپنی چھاتی سے لگا کر زبان مبارک سے بھگتو نین راجہ کا
خطاب فرمایا اور بعد نوازش و مراحم انتردھیان ہو گئے غور کرنا چاہیے سادھو سیوا کی مہان کو کہ جسکی بدولت
گناہ تو ثواب ہو جاتے اور جو بھگوت کال کا بھی کال اور خوف کا بھی خوف ہی وہ بسی بھوت ہو کر بھگت کی
خواہش پورن کرنے کو نجدھام چھوڑ کر آتا ہی * کتھا हरिराम. ہریرام جی ایسے پرم بھگت ہوئے
کہ بھگوت بھجن مین ہی استبداد رکھتے تھے یعنے بھگوت بھجن کو سب سادھن اور نیم برت وغیرہ پر مقدم
سمجھکر اور اس سے سوائے اور کوئی ذریعہ واسطے حصول بھگوت کے نجانکر بھگوت بھجن مین مصروف
رہتے تھے پرتاپی دانا عقیل ہوشیار بھگوت پریم کے مجسم تھے اور پریا پریتم کے تصور مین دن رات انکا گذرتا
تھا سادھو سیوا کے اعتقاد کا تو بیان ضرور نہین کہ لازمہ بھگتی کا سادھ سیوا ہی ایک سادھو کی زمین
کسی سنیاسی نے بزعم ہمنشینی و دوستی رانا والی ملک کے چھین لی اُسنے جو استغاثہ بحضور رانا موصوف
پیش کیا تو قطع نظر از حق رسی معتوب و مغضوب ہوا سادھو بیچارہ نے ہریرام جی سے حال اُس ظلم کا ظاہر
کیا ہریرام جی اُسکو اپنے ہمراہ رانا کے دربار مین لے گئے اور اولاً بسہولیت سعی کری جب کاربرآری
نہ دیکھی تو بیباکانہ گرم اور سخت ہو کر کہا کہ اے رانا کیا تجکو معلوم نہین کہ جو بھگتون کا اپرادھ کرتا ہی سخت اذیت
کو جاتا ہی ہرن کشپ نے پرہلاد کو دُکھ دیا تھا اُسکا کیا حال ہوا اب وہ بھگوت کیا کہین دور ہی کہ ظالم کو
سزا نہ دیگا رانا خوفناک ہوا اور اسیوقت زمین سادھو کو دلادی فی الحقیقت بھگوت بھگتون کے بھجن کا
وہ پرتاپ اور زور ہی کہ جنکی آنکھون مین کال اور جم مثل پشہ اور مور کے ہی رانا وغیرہ راجگان کی تو کیا
حقیقت ہی * کتھا رانی و راجہ ایک راجہ پرم بھاگوت اور سادھو سیوی ایسا ہوا کہ ہر روز بھاگوت
بھگتون کا ہجوم اُسکے گھر رہتا تھا اور خود اپنے ہاتھ سے اُنکی خدمت سب طرح سے کیا کرتا تھا ایک دفعہ
جماعت سادھان کی آگئی مہنت اُس جماعت کا پرم بھگت اور گیان وان تھا اُسکو راجہ نے منت و آرزو سے
ٹھہرایا اور ایسی محبت اُس مہنت کے ساتھ ہو گئی کہ جب وہ جانے کا ارادہ کرتا تب راجہ بر وقت مہاجرت
کی ذکر کے بیقرار ہو جاتا مہنت مذکور ایک سال تک مقیم رہا ایک روز ارادہ بالجزم ہوا کہ صبح کو ضرور جاوینگے
اور راجہ کو بھی مایوسی قیام کی ہو گئی گریان اور بیتاب گھر آیا اور رات کو رانی سے گفتگو ہوئی کہ اسکو بھی

کمال نجم ہوا اور یقین ہوگیا کہ اگر مہنت جی چلے گئے تو ضرور راجہ مر جائیگا یہ تجویز کری کہ فرزند دلبند کو زہر
دیدینا چاہیے کہ اس بہانہ سے اور چند روز قیام رہیگا چنانچہ ایسا ہی کیا اور جزع فزع کا شور تمام محلسرای
راجہ مین پڑگیا یہ خبر مہنت موصوف کو پہونچی اور جانا ملتوی کر کے محلسرا ے راجہ مین آیا لڑکے کا رنگ نیلگون
دیکھکر جان لیا کہ کسی نے اسکو زہر دیا ہی اور رانی راجہ سے حال پوچھا اُنھون نے اول تو چھپایا اور جب
مبالغہ ہوا تو حال مفصل کہدیا مہنت پریت اور محبت رانی اور راجہ کی دیکھکر اُنکے پریم مین مگن ہوگیا اور
واسطے زندہ ہوجانے اُس طفل کے یہ تدبیر کری کہ سب بیشنون کو جمع کر کے بھجن شروع کیا تھوڑی
دیر گذری تھی کہ وہ لڑکا اُٹھ بیٹھا اور کھیلنے لگا پھر مہنت نے سب سادھان کو رخصت کر دیا اور راجہ رانی کی
محبت مین پابند ہو کر وہین مقیم ہوا فی الحقیقت جو شخص کہ بھگوت بھگتون کی مہما اور ست سنگ کے سُکھ سے
واقف ہین انکو مہاجرت بھگوت بھگتون کی کرور دوزخ کے دُکھ سے بھی زیادہ دُکھ کی دینیے والی ہی
کتھا دختر ایک راجہ دختر ایک راجہ ہر بھگت سادھ سیوی کی ایسے شخص منکر اور بہِرمُکھ کے ساتھ کتخدائی
ہوئی کہ وہ شخص قطع نظر از بھگوت بھگتی و سادھ سیوا کے یہ بھی نہین جانتا تھا کہ بھگوت اور سادھو کسکو
کہتے ہین دختر موصوفہ نے کہ اپنے باپ کے گھر ست سنگ اور بھگوت بھگتون کے درشن کا سُکھ اور
نارائن چیترا اور اُتساہ وغیرہ کا پرم آنند دیکھا تھا جو اپنی سسرال کا حال دیکھا تو اندوہناک اور غمگین ہنیے
لگی اور اپنی کنیز کو سمجھا دیا کہ جس روز بھگوت بھگت اس شہر مین آوین تب خبر کرنا چنانچہ ایک روز جماعت
سادھان کی باغ مین آکر مقیم ہوئی اور کنیز مذکورہ نے دختر ممدوحہ کو اطلاع کری اُسنے واسطے درشن
ہر بھگتون کے تدبیرات سوچی لیکن کوئی تدبیر نظر نہ آئی آخر اپنے فرزند دلبند دو چار سالہ کو زہر قاتل دیدیا
کہ فی الفور جان بحق ہوا والد طفل نجم فرزند لخت جگر سے بیہوش و حواس ہو کر خاک سر پر ڈالنے لگا اور اس
حالت کو پہونچا کہ قریب المرگ ہوگیا دختر نے اپنے شوہر سے کہا کہ ایک علاج مجکو معلوم ہی اگر ہوسکے تو
بالضرور یہ لڑکا زندہ ہوجاوے اور مجکو یاد ہی کہ میرے والد کے گھر بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا بدستیاری
سادھو سیوا کے مطلب بر آر ہوا شوہر نے پوچھا کہ سادھو کسکو کہتے ہین اور کیسے ہوتے ہین جواب دیا کہ یہ کنیز واقف ہی
شوہر اُسکا اس کنیز کو ہمراہ لیکر واسطے تلاش کے روانہ ہوا کنیز نے راہ مین سب قواعد بجا آوری آداب و تعظیم کے
بخوبی سمجھا دیے حسب ہدایت کنیز کے اُس باغ مین پہونچا اور ڈنڈوت تعظیم کر کے دست بستہ بتضرع و زاری
واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے عرض کیا ہر بھگتون کا دل کہ غیر کے دُکھ سے فی الفور نرم ہوجاتا ہی اُسکی
حالت تباہ دیکھکر نرم ہوگیا اور اُسکے گھر آئے دختر موصوفہ کہ بامید درشن کے سب غم وغیرہ کو بھولکر نہایت
شوق سے منتظر اور چشم براہ تھی غایت شادمانی سے تن مین نہ سمائی اور قدم سادھان کے پکڑ لیے

کہ تا دیر نہ چھوڑے سادھان نے جو اس اعتقاد اور یقین سے اُس دختر کو دیکھا تو زیادہ گرویدہ محبت کے
ہو گئے اور واسطے علاج دُکھ کے زندہ ہوجانا طفل کا ضرور جانا بھگوت چرنون کا تصور کر کے بھجن شروع کیا
اور چرن آمرت اُس طفل کے مُنہ مین ڈالا بھگوت اور بھگوت بھگتون کی کرپا سے اُسیوقت وہ لڑکا طرح
خواب سے اُٹھتا ہی اُٹھ بیٹھا اور کھیلنے لگا شوہر دختر منکر دیکھ نے جو پرتاپ بھگوت بھگتی اور بھگتونکا
دیکھا باعتقاد سردھا تمام بھگوت سرن ہو کر بھگتی اختیار کی اور دیگر باشندگان شہر بھی معتقد ہو کر بھگوت
بھگت اور سادھو سیوی ہو گئے دیکھنا چاہیے ست سنگ کی مہما کو ایک دختر خوش اختر بڑبھاگا کے
پرتاپ سے کسقدر لوگون کا اودھار ہوا اور چونکہ بھگوت بھگت جنم اور مرن کا دُکھ دور کر کے لاکھون
کروڑون کو زندہ جاوید کر دیتے ہین ایک لڑکا زندہ کر دیا تو کیا بڑی بات ہے + کتھا नीवा نیوان قوم
راجپوت ایسے بھگوت بھگت اور سادھ سیوی ہوئے کہ جو بھگوت بھگت اُنکے گھر آتے تو نہایت
محبت اور پریم سے اُنکی تعظیم کرتے اور اُنکے چرنون کو دھو کر اور دنڈوت کر کے اپنے گھر ٹھہراتے جابجا
بھگوت کتھا بٹھلا کر بھگوت بھگتون کی شیرین گفتاری اور خدمت سے ہر طرح کی دلجوئی رکھتے اور دل سے
ایسی خدمت کرتے کہ کوئی دقیقہ از دقائق سیوا باقی نہ چھوڑتے تمام عمر بھگوت مین اور بھگوت بھگتون
مین ایسی ہی محبت رہی بھگوت نے اس کلجگ مین اُنکی سیوا ایسی نباہی کہ بیان نہین ہو سکتا +
کتھا कृष्णदास کرشنداس جی گلتا علاقہ جیپور مین بھگوت بھگت ہوئے دنرات سری رگھنندن
سوامین کے چرن کملون مین مثل بھنور کے دل لگائے رہتے تھے دوست و دشمن دُکھ سکھ برابر تھا عورت
کبھی خواب مین بھی نہین دیکھتے تھے ابھیاگت سیوا کا جو پریم دھرم ہے کلجگ مین موافق اُنکے اور
کس سے ہو سکتا ہے بلکہ جو کچھ ددھیچ رکھیشر نے ست جگ مین کیا تھا وہ کرشنداس جی نے اس زمانہ مین
کیا گویا کلجگ کو جیت لیا حال یہ ہے کہ گوپھا مین بیٹھے بھجن کر رہے تھے دروازہ پر ایک شیر آیا خیال کیا
کہ آج ابھیاگت یعنی مہمان آیا ہے بھوجن دینا چاہیے اور اپنی ران کاٹ کر شیر کے روبرو رکھدی شیر نے
بسبب پرتاپ بھگت کے کھانے مین جب تامل کیا تب فرمانے لگے کہ مہاراج بھوجن کریے آپکا طعمہ ہے
بھگوت نے جو یہ اعتقاد و راستی و صفائی قلب دیکھی تو ساکچھات ظاہر ہو کر درشن دیے اور پریم دھرم کے
قائم رکھنے سے خوش ہو کر اپنے بھگت کی خود تعریف کری ران بعد بھگتی کا بر دان دیکر انتردھیان
ہو گئے اور ران بدستور ہو گئی کہ ذرا بھی دُکھ نہ معلوم ہوا غور کرنا چاہیے اس حرف پر کہ اب ہم لوگ
تھوڑا سا پانی اور چلیٹ آٹا دیتے روتے ہین + کتھا राजानवाई راجان بائی دھرم پتنی رام راجا
بسر رکھال بھگوت اور گورو اور بھگتون کے ایسے سیوا کرنے والے ہوئے کہ سب نے کرپا کر کے

سرخرو دونون جہان کا کردیا جسنے اپنے سوامین یعنے شوہر کی ہدایت بخوبی سن سمجھکر اُسی کے موافق عمل
کیا اور نو ودھا بھگتی بھگوت کو مقدم تر سمجھکر دل لگایا دیگر سب دھرم چھوڑ دیے اور اُس بھگتی حاصل
ہونے کے واسطے سواے محبت بھگوت بھگتون کے اور کوئی تدبیر نہ کری حقیقت اور غیر حقیقت کے
اصل مطلب کو بخوبی پہونچکر لاشرک غلامی بھگوت مین مستقل ہوئی اور جبکا پریم اور بھاو راجہ موصوف نے
خود ہر بھگتون سے بیان کیا سخاوت اسقدر تھی کہ ایک دفعہ مع رام راجہ اپنے شوہر کے ہمراہ تیرتھ
سری متھراجی مین تشریف لائی اور جو کچھ پاس تھا سب برہمنان اور ہر بھگتون کو دیدیا ایک دام تک اپنے
پاس نہ رکھا اور نہ یہ کچھ خیال کیا کہ واسطے واپس جانے کے کہان سے خرچ آویگا اتفاقاً ایک گرہ طلائی
قیمتی ایک سو پانچ روپیہ کا ہاتھ مین رہگیا تھا جب گھر چلنے کا قصد ہوا تو اسکے فروخت کرنے کا ارادہ کیا
اسی عرصہ مین نابھا مصنف بھگت مال آگئے رانی ممدوحہ نے وہ گرہ نابھاجی کی بھینٹ کیا اور
راجہ کو بلا کر کہا کہ آجتک گرہ مذکور جسم پر مثل بار گران کے تھا آج کام آیا کہ بھگوت بھگتون کی بھینٹ
ہوا راجہ بہت خوش ہوا بعدہ قرض دام لیکر دونون اپنی راجدھانی کو رونق بخش ہوئے اور
नंददास فی الحقیقت اگر بروقت سادھو سیوا کے فکر امروز فردا کا کیا تو وہ سادھو سیوا کیا کریگا کہتا
نند داس برہمن ساکن بریلی پرم بھگت سادھ سیوی ہوئے پیشہ زراعت کا تھا اور جو کچھ اوسمین
پیدا ہوتا تھا سب سادھو سیوا اور بھگوت اُتسا مین خرچ کرتے تھے ایک سنکر اور دُشٹ نے بمقتضاے
اپنی جبلی اور بدخوئی کے بسبب عداوت کھیت مین بچھیا مردہ ڈالدی اور گانون مین آکر نند داس جی
اور سب ہر بھگتون کو دشنام دینے لگا اور مشہور کیا کہ نند داس اپنے آپ کو بھگت کہا کرتا تھا اُسے
گئو ہتیا کری ہے نند داس جی و دیگر اشخاص یہ حال سنکر کھیت پر گئے بچھیا مردہ کو دیکھکر نند داس جی کو
गोहत्या تعجب ہوا اور جسطرح نامدیو جی نے مردہ گئو کو زندہ کردیا تھا اسیطرح اُس بچھیا کو زندہ کردیا سب سنکر اور
دُشٹ معتقد ہوکر قدمون مین پڑے اور بھگوت بھگتی اختیار کی بھگوت اُس حیرت سے سادھو سیوا
کرنے والون کو ہدایت فرماتے ہین کہ جسطرح مجکو اختیار و قدرت پیدا کرنے اور مارنے اور زندہ کرنے کی ہے
اسیطرح میرے بھگتون کو بھی حاصل ہے اسواسطے میرے سروپ اور میرے بھگتون کے سروپ مین کچھ
فرق نہین کہتا हरिदासजी ہرداس جی جو گانند مہاراج کے نبس مین پرم بھگت ہوئے انکی بھلائی
اور بھگتی کو جلد کسطرح ترقی ہوئی کہ جسطرح باون جی کا جسم تھوڑی دیر مین بڑھا تھا اجیت کل یعنی یادو بھیکھ
دھاری کی سب بے اعتقادی اور خطا بھول کر بھی ذہن مین نہ گذری بھگوت بھگتون کو اپنے گورو کے برابر
جانتے تھے اور تالک ملا سے از بس محبت تھی باوجود خانہ داری کے براگ اسقدر تھا کہ راجہ جنک کے برابر

جاننا چاہیے اور سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین اسقدر بھگتی اور محبت تھی کہ ہر وقت تصور
اور دھیان مین مست رہتے تھے اندری یعنے محسوسات کے قابو کرنے مین یکتا ہوئے اور سیتاپت مہاراج کے
چریتر اور گنون کی کیرتن مین بے ہمتا + کتھا कान्हड़ा. کانھڑ پسر بٹھل داس قوم چوبہ ساکن متھرا
بھگوت کا مہوتساہ اس پریم اور بھگتی سے کیا کرتے تھے کہ اور کسی سے کب بن سکتا ہی جو چارون برن
اور چارون آسرم اور مفلس اور راجہ وغیرہ اس مہوتساہ مین جمع ہوتے تھے سب کے واسطے بھنڈارا
عام جاری رہتا تھا کوئی شخص خالی نہین جاتا تھا بھگوت بھگتون کی اسقدر تعظیم اور سیوا ہوتی تھی کہ
بیان سے باہر ہی چندن اور پان اور پارچہ پوشیدنی وغیرہ سبکو ملتا تھا اور بھگوت بھجن اور کیرتن کا ایسا
سماج ہوتا تھا کہ گویا امرت برستا ہی جبوقت بھگوت بھگتون کو زیور اور پوشش تقسیم کیا کرتے اسقدر خشنود
ہوا کرتے کہ شدت پریم سے بیہوش ہو جاتے اس پریم کا ہونا بدین سبب خیال مین آتا ہی کہ بعد تقسیم ہو جانے
زیور اور پوشش کے ہر یک رخصت ہوا کرتا تھا تو مہاجرت کے غم سے بیہوش ہو جاتے ہون یا کمال خوشی
یہ ہوتی ہو کہ مین بڑا خوش قسمت ہون جو بھگوت بھگتون کی چرن سیوا کر کے انکا خدمتی کہلاتا ہون واضح
ہو کہ نابھا مصنف بھگت مال کو جو خطاب گسائین پدوی کا ملا تو کانھڑ موصوف کے مہوتساہ مین سب نے جمع
ہو کر عنایت فرمایا تھا + کتھا माधवग्वाल مادھو گوال ایسے سادھو سیوی بھگوت بھگت ہوے کہ بھگوت نے
گویا انکو واسطے سادھو سیوا کے پیدا کیا تھا شب و روز یہ تدبیر اور خیال رہتا تھا کہ جس سے ہر بھگتون کا
سکھ اور آنند ہو تلک اور مالا سے محبت تھی کہ جسکو دھارن کیے دیکھتے تھے اس سے کمال خوش ہوتے
تھے جسمین پرلوک درست ہوا اور ہر کسی کا بھلا ہووے وہ کام خوش آتا تھا اور دنش طرحلی جو بھگوت
بھگتی شل مان سرو ور کے ہی اسکے مرال یعنی ہنس تھے ونرات بھگوت چریترون کی کیرتن مین معروف رہتے
تھے لوگون کے دکھ دور کرنے والے حلیم سب سے یکسان سب کے دوست صاف دل اور بھگوت پریم مین یکتا
ہوئے + کتھا गोपाली گوپالی والدہ گردھر گوال کہ جنکا ذکر بھیکھ نشٹھا مین ہوگا اس جہان مین واسطے
پرورش بھگوت بھگتون کے جسودھا کا اوتار ہوئی مطلب یہ کہ جسطرح جسودھا جی نے نندنندن مہاراج کو
لاڈ لڈاتی تھی اسیطرح گوپالی جی نے بھگوت بھگت نندنندن سروپ کو لاڈ لڈائے یا یہ کہ جسودھا جی نے نندنندن
مہاراج کا سیوا اور پالن کیا تھا بھگوت بھگتون کی سیوا باقی تھی اسواسطے گوپالی کا اوتار لیکر وہ تمنا دلی
اپنی پورن کری منموہن مہاراج مین اسقدر پریم تھا کہ ونرات بھگوت سیوا مین رہتی تھی کلجگ کے پاپ کبھی
نزدیک نہ آئے اور بھگوت بھگتون سے کسیطرح فرق اور تکلف نہ کیا گفتگو صاف اور نرم سبکو سکھ دینے والی
تھی ونرات سری گوبندجی کی دھن لگی رہتی تھی دل صاف اور سدا مین برج چند مہاراج کا مادھری رس

اور بھگتی کا رنگ بھرا ہوا تھا اور اس سمے رنگ کے پریم اور بھینون کے چرنون مین پریت کا استقلال انتہا تھا

نشٹھا چہارم در مہاتم سروَن مشتملبر کتھا چار بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کمل رکھیا کو اور کپل دیو اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ واسطے اُدھار جگت کے
سانکھ شاستر کا ایجاد اور تو بچار کر کے رواج دیا بھگوت چرترون کا سُننا یہی باعث نجات و رستگاری ہی اور
ظاہر ہی کہ جب تک اُن چرترونکو نہ سُنیگا تو بھگوت مین دل کسطرح لگیگا دھیان کا کرنا اور منتر کا جپ اور
پوجا و تصور برت و نیم وغیرہ سب سادھن صرف متعلق بسماعت ہین کہ جب گورو اور شاستروں سے سُنا
تب اُسکے موافق عمل کیا اور خوب غور کر کے جو خیال کیا جاتا ہی تو تمامی کارخانجات دنیا و دین بدولت
سماعت کے جاری ہوئے اور اب ہوتے ہین برمھاجی کو بھگوت نے واسطے پیدائش خلق کے اجازت
دی تو کچھ نہو سکا جب آواز تپ کرنے کی سُنی اور اُسکے موافق عمل کیا تب اُس جہان کو پیدا کیا بعض
طریق والے ناد برھم کا ہی سُننا مکتی مانتے ہین کہ بھاگوت مین اُسکا حال مندرج ہی اور یہان اُسکا ذکر اسواسطے
ضرور سمجھا کہ یہ طریق علیحدہ ہی اور وہ اس طریق سے علیحدہ غرض بلا سماعت کچھ نہین ہو سکتا اور
بھگوت کے ملنے کو تو سوائے سروَن بھگوت چرتر کے اور کوئی طریق سہل نہین مہاست سنگ کی ہو جاتا
شاستر اور پرانون مین لکھی ہی اُس سے یہ مقصود ہی کہ بھگوت چرتر سُننے اور جلد کامیاب مقاصد آخرت کا ہو
بھگوت نے مہاسروَن نشٹھا کی خود زبان مبارک سے فرمائی اور پرانون مین جابجا مندرج ہی چنانچہ ہر نفس پوران مین
لکھا ہی کہ جہان بھگوت کتھا کو سُنتے ہین وہان بیدا اور سب شاستر موجود ہوتے ہین جنکو مکتی کی خواہش ہو تو
بھگوت کتھا سُنے بھاگوت کا قول ہی کہ جو بھگوت کتھا آب حیات کو کانون کے کٹوروں سے نوش کرتے
ہین وے سب گناہ اپنے دور کر کے بھگوت کے پرم پد کو جاتے ہین پھر بھاگوت مین لکھا ہی کہ جو شخص
کم قسمت بھگوت کی کتھا کو چھوڑ کر واہیات کتھا سُنتے ہین وہ لوگ ایسے ہین کہ جسطرح خوک کو چرک کین
عزیز ہوتا ہی اور خوب غور کرنا چاہیے کہ جو کوئی بھگت گذرا یا اب ہی یا آئندہ ہوگا وہ سب پرتاپ سروَن کا
ہی اگرچہ سُننا بھگوت چرترونکا سب طرح بہتر و نیک ہی لیکن جو حسب قاعدہ باعتقاد دل سُنے تو اُسکا کیا
کہنا ہی یعنے کہنے والے کو مثل بیاس اور بھگوت کے جانے اور بھگوت چرترون مین اور اُس شاستر مین
محبت دلی ہو پھر اُن چرترون کو سمجھکر بخوبی مطلب پر غور کرے اور موافق فرمودہ اُس شاستر کے عمل ہو
اور شوق سُننے بھگوت چرتر اور کتھاؤنکا اسقدر ہو کہ کبھی طبیعت سیر نہووے بلکہ ہر دفعہ بھگوت چرتر کو
نیا سمجھے نہ یہ کہ فلان پوران ایک دفعہ سُن لیا ہی پھر دوبارہ سُننا کیا ضرور ہی پرتھو مہاراج نے بھگوت سے
درخواست کری کہ میرے دس ہزار کان واسطے سُننے ہر چرترون کے ہو جاوین اور کبھی میرا دل آپ کے

چرتر سُننے سے نہ ہٹے ہمیشہ نت نیا آپ کے چرترون کو جانتا رہون نودھا بھگتی مین جو اوّل درجہ سرون کا
لکھا ہی یہ مطلب ہی کہ بلا سرون بھگوت چرترون کے بھگتی حاصل نہین ہوتی اگرچہ باہمدگر کی گفتگو مین
بھگوت چرترون کا سُننا اور راگ وشن پد وغیرہ کا سرون سب داخل سرون شمار کیے ہین لیکن
عمدہ ترین سرون وہ ہی کہ بھگوت بھگتون کے ست سنگ مین چرتر سُنے جاوین کسواسطے کہ اُس سرون کا
عمل بھی وہان موجود ہوتا ہی اور جو کچھ شک اور شبہہ عائد ہوتا ہی وہ فوراً رفع ہو جاتا ہی یا پوران وغیرہ کی
کتھا کرانا یہ بھی عمدہ قسم سرون کی ہی کسواسطے کہ خود بخود ست سنگ حاصل ہو جاتا ہی سو کتھا کرانے کا
رواج بعض بعض جگہ البتہ ہی لیکن جو شخص متمول اور سردار اور ملازم سرکار ہین اُنکے کتھا کرانیکا عجب
حال ہی کہ اندسکے لکھتا ہون اول تو بھگوت چرترون مین کسی کو محبت ہی نہین بلکہ بعض کمبخت کم نصیبونکا
یہ قول ہی کہ صاحب کتھا سُننے سے کیا ہوتا ہی کرنی پروان ہی اور اُن مردودون اور مرتدونکو اس بات پر غور
نہین کہ لکھنا پڑھنا دنیا کے کام کیسے ہوشیاری تمام کارخانہ داد ستد و کار سرکاری وغیرہ سب بذریعہ سماعت
اُنکے ذہن مین آیا ہی پس جب تک بھگوت کتھا سماعت مین نہ گذریگی تب تک بھگوت کا روپ کسطرح
ذہن مین آویگا اور بعض خاندان مین یہ حال بچشم خود دیکھا کہ کبھی اُنکے خاندان مین کتھا نہین ہوئی بلکہ
نحس اور باعث آجانے کسی آفت کا اور مرجانے کسی عزیز کا سمجھتے ہین سو اس قسم کی گفتگو اور فہمید اُنکی
اسواسطے ہی کہ بھگوت کو بہت جلد اُنکی دولت اور حشمت و مراتبات اور اُنکے خاندان کا ناس کرنا اور
دنیا سے اُنکا نام و نشان اُٹھا دینا منظور ہی اگر کسی نے جبراً قہراً مروتاً کتھا کہلائی تو ایسے شخص سے کہ
وطن دار ذی رویت پایا دھایا پروہت یا لڑکا پن خواہ جوانی کا یار یا بسبب حاضر باشی وغیرہ کا مستحق
ہووے کسی پریمی و بھگوت بھگت کی تلاش کرکے کہلانے کا تو کیا ذکر ہی جب وہ کتھا شروع ہوئی تو کوئی
سُننے کو نہین آتا کہ کسی کو عذر عدیم الفرصتی کا ہی اور کسیکو محنت کام کا اور کوئی کہتا ہی کہ میان ہمنے کیا گناہ
کیا ہی جو کتھا سُنین اور کوئی فرماتا ہی کہ بروز اختتام حاضر ہونگے اور کوئی اپنے آپ کو بڑا آدمی یا بڑا عہدہ والا
سمجھکر غریب یا کم عہدہ والے کی کتھا مین نہین جاتا حالانکہ اُن صاحبان کو بجز شطرنج و گنجفہ بازی و شعر خوانی
و لہو لعب و تماشا بینی و دیگر اسی قسم کے مزخرفات کے اور کچھ کام نہین اور اگر بر تقدیر کوئی شخص اتفاقیہ
چلا بھی گیا تو مطلق دل نہ لگا اور جاتے ہی سو رہا اور بعد واپسی جو کسی نے کچھ پوچھا تو کہتا اور پنڈت جی نے یون
کی ہجو کرنی شروع کی کہ نہ کچھ پنڈت جانتا ہی اور نہ کتھا سمجھ مین آتی ہی صرف وہ کتھا کہلانے والا اکیلا
سنتا رہا اور جب خاتمہ کتھا کا دن آیا اور اُن اشخاص کو بلایا تو دس بیس دفعہ کے طلب کرنے سے اُسوقت آئے
کہ جسوقت عین روپیہ چڑھانے کا وقت ہو بدین سبب کہ کوئی حرف کان مین نہ پڑ جائے اور اگر کچھ دیر پہنچے

کہتا مین ہوئی تو آدمی بُلانے والے پر غصہ ہونے کہ اسقدر پہلے کسواسطے بُلا لایا اور کوئی پنڈت جی سے کہتا ہی کہ مہاراج جلدی کرو شام نزدیک آئی اور کوئی گردن اُٹھاکر صفحہ ورق کو دیکھتا ہی کہ سرخ سطر خاتمہ کی قریب آئی یا نہین اور کوئی صاحب خانہ کو کہتا ہی کہ آرتی وغیرہ کا سامان تیار رکھو کہ دیر نہو اور کوئی اپنے دلمین کہتا ہی کہ کس آفت مین آپھنسے اور کسی نے روپیہ ہی بھیجدیا اور قدم رنجہ نفرمایا غرض اس حال سے کہتا پوری ہوئی لیکن اسقدر اور بھی لطف ہی کہ اگر قابو پایا تو کھوٹا روپیہ چڑھا گئے واہ کیا تعریف کیجاے کہ اگر ناچ مین جاوین تو خواب مین بھی خواب نہ آوے اور اسکے شوق مین خورد و نوش سب بھول جاوین اور سب سے پہلے جاے موجود ہون اور بھگوت چرترون کے سُننے کا اور کتھا مین جانے کا یہ حال کہ گویا کسی نے توپ کے منھ پر کھڑا کر دیا ہو دست بستہ گزارش خاکسار کی یہ ہی کہ اس گنہگار نے اپنا حال لکھا ہی کسی کو رنج نہو وسے اور یہ حال میرا منجملہ کرورحصون کے ایک حصہ ہی ہے رگھونندن سوامین سے دین تبسل سے پرنتارت بھجن سے دین بندہ کو کوئی روز ایسا بھی آویگا کہ آپ کے چرتر پوتر تو مثل چندرمان کے ہونگے اور میرا دل مثل چکور کے اور کوئی وہ ساعت بھی ہوگی کہ آپ کے روپ انوپ کا چتیون اور تصور مثل دولت اور دھن کے ہوگا اور میرا دل مثل شخص طامع کے سکھے کرنا کہ مہاراج جو اپنی کم نصیبی اور گناہون کو خیال کرتا ہون تو کروڑون جنم تک کچھ ٹھکانا اپنا نہین دیکھتا اور جو پتیت پاون دین تبسل ادھم اودھارن کرنا ندھان وغیرہ نامون پر نگاہ ہوتی ہی تو کوئی فکر اور خوف کا مقام نہین لیکن اسمین بھی ایک لطیفہ یہ ہی کہ یہ تحریر میری صرف براے نام ہی نہ دل سے اگر اس اپنی تحریر پر مستقل ہوکر مستغنی رہون تو بھی بیڑا پار ہو کہان تک گزارش کرون جو عادات میری ہین ایسی اُنمین ایک نہین کہ پسند خاطر بندگان والا کے ہون بس اب اسیقدر عرض کافی ہی کہ جیسا ہون آپ کا ہون یہ منوہر سماج آپ کے چرتر کا سب بھگتون کے چت کو پرم انند کا دینے والا ہو جب برکھبان نندنی برج چندنی جی کو یہ خبر پہونچی کہ نندنندن برج ناگر مہاراج ساز و سامان ہوری کھیلنے کا لیکر مع ہزارون لاکھون اپنے سکھاؤن اور منترون کے قریب آپہونچے تو فی الفور مع کروڑون سکھیون اور رنگ گلال وغیرہ کے پرم آنند اور اُمنگ مین بھری ہوئی گاتی بجاتی روانہ ہوئی جب باہم ان کے قریب پہونچی تو نندنندن مہاراج کا غول آپہونچا اور طرفین سے بارش رنگ کی کہ گلاب و کیوڑہ و مشک و زعفران و چندن وغیرہ کے عطریات سے معطر تھا شروع ہوئی بعد ازان قمقمہ کہ عبیر اور گلال سرخ و سفید و زرد و سبز و عباسی و گلابی سے بھرے ہوے تھے چلاتے یہ حال تو دور سے گذرا جب طرفین مل گئے تو اس دھوم سے رنگ پاشی اور گلال ملنے اور ہر ہر گریبان ڈالنے کی کثرت ہوئی کہ زمین و زمان رنگین ہوکر آنند روپ ہوگیا چونکہ سامان سب قسم کا جانب لاڈلی جی کے بکثرت تھا اور فوج ظفر موج بھی از بس

آراستہ اور سجی ہوئی کہ اسمین للتا و بساکھا و شاملا و سری متی و دھینا و بدیا و بھدرا و چندراولی
चन्द्रावली भद्रा श्यामा धन्या श्रीमती श्यामला .. विशाखा ललिता
مع ہزارہا لکھوکھا سکھی سہیلیون کے سرغنہ تھی اسواسطے برج کشوری جی کا فریق غالب آیا اور اگرچہ
راد ھکا ۱۲
نٹ ناگر مہاراج کی جانب بھی شریدآمان و تدرہ و منگل و سوبل و سوباہ و ارجن و بھوج و منڈل سرغنہ مع
سریکرشن ۱۲
मंडल भोज अर्जुन सुबाहु सुबल मंगल मधु श्रीदामा
بسیارے از بسیار سکھا اور بال گوپال تھے لیکن بسبب چستی و چالاکی اور تیز دستی فریق ثانی کے سب مغلوب

ہوئے اور جانب برج کشوری جی کی کمک بھی موپہنچی کہ برجھانی اور پاربتی و اندرانی وغیرہ جو بوانون پر
سوار ہوکر واسطے دیکھنے اس پرم آنند کے آئی تھین واسطے رضامندی شری برج ناگری جی کے رنگ
و گلال اور کلپ برکچھ کے پھولون کی بارش کرنے لگین یہ حال گذرا کہ ایک ایک نندنندن جی کے سکھا
کو دس دس برج ناگریون نے گھیر لیا اور مالش گلال و رنگپاشی سے سب کا ہاتھ بند کرکے اپنی چالاکی و تیز دستی
و حسن جمال اور مند مسکان اور دیکھنے ترچھی نگاہ کے دام مین سب کو گرفتار کیا نند کشور مہاراج کو
برکبھان نندنی جی نے پکڑا اور گلے مین ہاتھ ڈالکر اپنی طرف کھینچ لیا اور للتا و بساکھا و دھینا وغیرہ جو
قریب موجود تھین انکی امداد سے برج چند چھوٹنے نہ پائے سب نے ملکر رنگ و گلال سے خوب خبر لی
چندراولی کہ لاڈلی جی سے مخالف تھی یہ حالت دیکھکر تشریف لائین اور برج کشور مہاراج سے فرمایا کہ خبر دار
ہم تمہاری مدد کو مع سامان موجود ہین چنانچہ بعنایت چندراولی جی کے برج ناگر مہاراج نے برج ناگری جی
کو پکڑکر حسب دلخواہ اپنا عوض لیا اور اس دھوم دھام سے رنگپاشی وغیرہ و ہنسی و قہقہہ و گفتگو بے موقع اُس
سماج کی ہوئی کہ بھگتون کے دلون مین وہ سامان موجود ہے یا برمہادک دیکھنے والون کی اسوقت کی زیبائش
شری برج کشوری کی کس سے بیان ہوسکتی ہے کہ گویا سوبھا مجسم زمین پر اگر کروڑون چندرمان کی سوبھا کو
شرمندہ کرتی ہے گورے مکھ اور تابندہ چہرہ پر زلفین چھوٹی ہوئی چندریکا اور سیس پھول سر پر ستک پر
تلک کستوری اور زعفران کا ٹیکا جڑاؤ سوبھت کانون مین جھومکہ اور کرن پھول تھے اور بیسر ناک مین
مستک ۱۲ پیشانی
باریک زری کا دوپٹہ سبز اور دیگر پوشش لہنگہ وغیرہ کی کمال زرق و برق کے ساتھ اور زیورات مناسب
ہر یک عضو پر سجے ہوئے ایک ہاتھ برج ناگر مہاراج کے گلے مین اور دوسرے ہاتھ مین گلال اور اسیطرح
نندنندن مہاراج شری سج دھج کے ساتھ سیام سندر چہرہ پر زلفون کے بال بکھرے ہوئے سر پہ مکٹ
کانون مین کنڈل اور جھومکہ و دیگر زیورات ہر یک عضو پر باجان دوپٹہ باریک سے کمر کسی ہوئی ایک ایک
ہاتھ تو برج ناگری جی کے گلے مین گلبا ہین ہوکر تا بہ سینہ آنگے آیا ہوا اور دوسرے ہاتھ مین گلال اس عجب
پیارے تیم کو دیکھکر برہما اور شیو وغیرہ دیوتاؤن کی تو کیا تاب و طاقت ہے کہ اپنی خودی اور ہوش مین رہین
बलکہ خود بیربا بیرتیم ہے گرکے روپ کو دیکھکر نمو اور مگن ہوگئے + کتھا ناردجی مہاراج جلد
नारदजी

سلہ فائدہ ... کرہوا بر چلنا ... ۱۲

فشعاؤن بھگوت بھگتی مین سرمشہ اور اول ہین اور بالخاص بھاگوت دھرم پرچارک مین کہ بالمیک اور
بیاس وغیرہ رکھیشران کو انکاہی آپدیش ہوا اور علے ہذا القیاس کیرتن مین کہ ہروقت بینا (वीणा) لیے
بھگوت چریترون کا گان کرتے ہین شاسترون مین جہان تہان آنکے چریتر جو لکھے ہین تو بھاگوت دھرم
پرچارک اور کیرتن مین زیادہ تر ہین ان ہر دو نشٹھا مذکورہ مین جو انکو مندرج نہ کیا اور سرون نشٹھا مین
لکھا تو وجہ یہ ہی کہ نارد جی کو جو درجہ نصیب ہوا صرف بذریعہ سرون نشٹھا کے ہوا اور بھگوت چریتر انکو
سرون کرکے جیسا عمل چاہیے وہ جہتارتھ انکی جانب سے ظہور مین آیا علاوہ ازان اب بھی جہان
بھگوت کتھا اور چریتر بیان ہوتے ہین تو نارد جی بالضرور واسطے سرون کے آتے ہین اسواسطے اس نشٹھا مین
مندرج کیا نارد جی بھگوت کا آنس اوتار ہین اور بھگوت کا من بھی انکو لکھا ہی پھر برہما جی کے فرزند ارجمند
اور سب بترون مین عزیزتر ہین اور سب دیوتاؤن کے ہادی اور گورو کہ دیوتاؤن کے رکھیشرون مین انکو
گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہی جگت کے اپکار مین اسقدر محبت اور کوشش ہی کہ دو گھڑی سے زیادہ
ایک مقام پر نہین رہتے اور جابجا خود جاکر ہدایت فرماتے ہین سری رامائن بالمیکی اور سری بھاگوت
دو جہاز کلان جو واسطے آتارنے غرق شدگان سنسار سمدر کے تیار ہوئے نارد جی نے اول اپدیش فرمایا تھا
جن اشخاص پر نظر مہربانی کی ہوئی اور انکو جو درجہ نصیب ہوا اسکا بیان تو کس سے ہوسکتا ہی کہ سب بھگوت
روپ ہو گئے مثل دھرو و شصت ہزار پسر دچھ پرجاپت و پرچیتا (प्रचेता) وغیرہ ہزارہا لکھوکھا لیکن جنکے اوپر نگاہ
قہر کی ہوئی انجام کو وہ بھی بھگوت کو پراپت ہوئے اور وہ قہر مثل ہزارہا درہزار عنایت و مہربانی کے
ہو گیا لیلا اور چریتر نارد جی کے بیشمار ہین اس جگہہ صرف ابتدا کا چریتر واسطے ظاہر ہونے مہما سرون بھگوت
چریترون کے اور ست سنگ و سیت پرشاد بھگوت بھگتون کے تحریر ہوتا ہی بھاگوت مین لکھا ہی کہ نارد جی
پہلے کلپ مین داسی پتر یعنی کنیز زادہ تھے والدہ انکی بسبب پڑنے مصیبت کے رکھیشرونکے استھل [مقام] مین
لیگئی اور خدمت رکھیشرون کی کرکے سیت پرشاد یعنی اولش رکھیشرون سے شکم سیری اپنی اور
نارد جی کی کرتی رہی جب والدہ نارد جی کی کسی کام کے واسطے جاتی تو انکو رکھیشرونکے پاس بٹھلا کر
جاتی اور وے جو گفتگو باہم رکھیشران کے ہوا کرتی سنا کرتے شدہ شدہ برکت سرون بھگوت
چریتر اور سیت پرشاد اور ست سنگ بھگوت بھگتون کے دل نارد جی کا تزلزل اور خیالات باطلہ کو چھوڑتا
ہوا ایکسو ہونے لگا اور بھگوت مین اور رکھیشرون کے قول مین روزبروز اعتقاد اور یقین کی ترقی
ہوئی جسقدر اعتقاد اور دلکو قرار ہوتا گیا اسیقدر رکھیشرون نے نظر عنایت اور رحم کی زیادہ فرمائی
یہان تک کہ جو جو راز بھگوت بھگتی اور گیان کے لائق پوشیدہ رکھنے کے تھے سب اپدیش کردیے

اور پھر بھگوت دھیان کی ہدایت فرمائی آسپر نارد جی نے ایسا عمل کیا کہ عرصۂ قلیل مین صفائی قلب کی
بہم پہونچی اور گیان بیراگ نصیب ہوئے جب والدہ نارد جی کی مرگئی تب جنگل مین چلے گئے اور بھگوت
دھیان مین مصروف ہوئے ایک دفعہ بھگوت کے روپ انوپ کا جلوہ اُنکے دل مین نمودار ہوکر پھر انتردھیان
ہوگیا نارد جی اُسی روپ کے شوق مین مضطرب و بیقرار ہوکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور انجام کار
اس کلپ مین یہ درجہ انکو ملا کہ برمھا جی کے خلف الرشید اور ترن تارن ہوئے کہ برمھا جی بھی جنما اُنکی
بیان نہین کرسکتے + کتھا गरुड़जी گرڑ جی بھگوت پارشد نمین ہین اگرچہ اُنکا لکھنا سیو نشٹھا مین
واجب تھا کہ ہر وقت بھگوت کے سامنے حاضر رہتے ہین اور ظاہر و باطن بلکہ ہر یک عضو اور جان کو
بھگوت سیوا مین لگا رکھا ہی لیکن سرون نشٹھا مین اُنکے لکھے جانے کی یہ وجہ ہوئی کہ ایک دفعہ انکو
بھگوت مایا کے پرتاپ سے کچھ شبہہ اور بھرم ہوا اور وہ شبہہ بھگوت چرترون کے سُننے سے رفع ہوا
اسواسطے سرون نشٹھا مین مندرج کیا جب سری رگھنندن سوامین واسطے فتح لنکا کے تشریف لیگئے
اور اندرجیت پسر راون واسطے لڑائی کے آیا تو اندرجیت نے تمامی فوج اور آپ رگھنندن سوامین کو
کہ جسکی مایا کی پھانسی مین بیشمار برمھانڈون کے برمھا اور دیوتا پھنسے ہین اور وہ سیدانند گھن پورن برمھ کہ
جسکا ایک دفعہ نام لینا لاانتہا مہا مہا پاپی اور گنہگارون کو ایک لحظہ مین آواگون کی سخت و مضبوط زنجیر سے
چھڑا دیتا ہی ناگ پھانس مین باندھ لیا تو نارد جی نے گرڑ جی کو بھیجا کہ اُنھون نے سب سانپ کھالیے اور
مایا دور ہوئی تب گرڑ جی کو یہ بھرم ہوا کہ اگر سری رگھنندن سوامین ایشر اور بھگوت اوتار ہوتے تو کب ممکن
تھا کہ ایک ناچیز راچھس اپنی ناگ پھانس مین باندھ لیتا یہ خیال گرڑ جی کو ہوا ہی تھا کہ بھگوت کی مایا نے انکی
عقل کو اگیان سے آلودہ کرکے ایسی بیقراری اور پیچ و تاب مین ڈالا کہ ہر چند دلکو فہمایش کی لیکن گیان نہوا
آخرش برمھا جی کے پاس گئے اور اپنا حال بیان کیا برمھا جی نے شیو جی کے پاس بھیجدیا شیو جی نے
جانا کہ بھگوت نے براے رفع غرور کے گرڑ جی کا گیان اپنی مایا سے دور کردیا ہی سو وہ اگیان کاگ بھشنڈ کے
ذریعہ سے دور ہونا مناسب ہی کہ پرند کی گفتگو پرند خوب سمجھتا ہی چنانچہ کاگ بھشنڈ کے پاس بھیجدیا جب
گرڑ جی متصل مکان قیام کاگ بھشنڈ کے پہونچے تو وہ مایا اُسیوقت دور ہوگئی کسواسطے کہ مایا اُنکے مکان کے
قریب حسب دعا लोमस لومس رکھیشر اور خواہش سری رگھنندن کے نہین آتی بعد ازان کاگ بھشنڈ جی کی
خدمت مین حاضر ہوئے اور سری رام چرتر ابتدا سے انتہا تک سنا اوس پرم امرت سے اُنکے گیان کو
ایسی زندگی جاوید حاصل ہوئی کہ مایا کی موت اتبک نزدیک نہین آتی اور نہ اگیان کا مرض ستاتا ہی
فی الحقیقت بھگوت چرترون کا سُننا اگیان کے اندھیرے کو مثل آفتاب روشن کے ہی کہ فی الفور اُس

تاریکی کا ناس ہوجاتا ہی اور واسطے دینے مطالب دنیا اور عاقبت کے مثل کامدھین اور کلپ برچھ کے

परीक्षित

کتھا راجہ پریچھت پسر ابھمن نبیرۂ ارجن سرون نشٹھا مین سردار اور سردفتر ہوئے انکے ہی

سبب سے شری مد بھاگوت نے اس دنیا مین رواج پایا ہی کہ جسکی بدولت کروڑان کوٹ مہا پاپی اور گنہگار

اس سنسار سمدر سے پار ہوے اور ہوتے ہین پریچھت نام ہونیکی یہ وجہ ہی کہ جب وے حمل مین تھے

तब अश्वत्थामा

تب اسوتھامان پسر درونا چارج نے براے قطع نسل پانڈوان کے برمھاشتر سر کیا بھگوت نے شکم مین

اوترا کے اپنی قدرت کاملہ سے جاکر اس برمھاشتر سے پریچھت کی رچھیا کری اسیوقت جو بھگوت کو

रूपा

پریچھت نے دیکھا تو بامید دیکھنے روپ انوپ کے آنکھین بند نہ کین جب بعد ولادت بھگوت کو دیکھ لیا

تب آنکھ کھولنا اور بند کرنا شروع کیا اسواسطے پریچھت نام ہوا بعدہ جب دو چار سالہ ہوئے تو ہر ذی روح

کو دیکھکر اسکے پاس جاتے اور باشتباہ بھگوت کے اسکو دیکھتے اسواسطے بھی پریچھت نام ہی بعد

انتردھیان ہونے سری کرشن سوامین کے پانڈوان نے پریچھت کو راج دیکر ترک دنیا فرمایا تو پریچھت

نے اس عدل اور دھرم سے راج کیا کہ رعایا راجہ جدھشٹر کو بھول گئی ایک دفعہ راجہ پریچھت

موصوف کو خیال ہوا کہ اگرچہ کلجگ نے ہنوز کچھ دخل میرے راج مین نہین کیا لیکن تاہم خبرگیری

واجب ہی اسواسطے دگبجے کو سوار ہوئے اور ہریک کو اپنے اپنے دھرم مین سمادھان پایا لیکن

कुरुक्षेत्र

کورچھیتر مین یہ حال دیکھا کہ ایک شودر راجہ کا لباس پہنے ہوئے بیل کو کہ حقیقت مین وہ دھرم تھا

اور ایک چرن اسکا باقی رہگیا تھا تنبیہ کر رہا ہی اور زمین گئو روپ اسکے پاس کھڑی روتی ہے

راجہ نے تلوار کھینچکر اس شودر کو کہ کلجگ تھا فرمایا کہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میرے راج سے باہر ہو

کلجگ نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج آپ کی عملداری و حکومت تمام روے زمین پر ہی جہان آپ ارشاد

فرماوین وہان رہون راجہ نے پانچ جگہ واسطے اسکے رہنے کے تجویز کردی یکے میخانہ دوم قمارخانہ سوم قتل

جانوران چہارم مکان زن فاحشہ پنجم طلا کہ جو کام خیرات اور بھگوت بھجن مین نہ آوے کلجگ نے بخوشی جان

وہ ہر پنج مقام قبول کر لیے اور راجہ نے دھرم اور زمین کی تسلی و دلاسا کرکے ہر پنج امور بالا کا ایسا انتظام

کیا کہ کلجگ کو کہین ٹھکانا رہنے کا نہ ملا ایک دفعہ راجہ موصوف طلا کا کریٹ مکٹ سر پر پہنکر واسطے سیر کے گیا تھا

چونکہ طلا مکٹ مذکور کا بھگوت بھجن و خیرات دونون بات سے خالی تھا اسوقت کلجگ کو وہ جگہ واسطے قیام

کے ملی اور اسکی تاثیر سے راجہ کو خیال شکار کرنے کا ہوگیا بحالت تلاش شکار کے تشنگی غالب ہوئی اور

سمیک رکھیشر کے آسرم مین جاکر پانی مانگا رکھیشر موصوف سمادی مین تھے جب جواب حاصل نہوا تو

غضبناک ہوکر ایک سانپ مردہ انکے گلے مین ڈال دیا اور گھر آکر جب مکٹ کو سر سے اتارا تب اس اپنی

حرکت نالایق کا کمال افسوس کیا سرنگی پسر رکھیشر موصوف نے باستماع اس خبر کے بغضب ہوکر بد دعا دیا کہ ساتوین روز تچھک ناگ راجہ کا کام تمام کرے بعد اسکے رکھیشر موصوف کو خبر ہوئی اور کمال افسوس کیا کہ ایسے راجہ دھرماتما اور بھگوت بھگت کب پیدا ہوتے ہین لیکن خواہش بھگوت کو لاعلاج سمجھکر راجہ کو مطلع کردیا کہ اپنی کچھ تدبیر کرے راجہ موصوف نے فی الفور سب تعلقات کا ترک کرکے جنمیجہ پسر کلان کو راج گادی پر بٹھلادیا اور گنگا جی کے کنارے پر آکر بامید چارہ جوئی اپنی مغفرت اور مکت کے رکھیشران اور برہمنان کو جمع کیا اتفاقاً شری شکدیو جی اس مجمع مین تشریف لائے اور شری مدبھاگوت راجہ کو سنائی راجہ نے اس توجہ دل سے بھگوت کتھا امرت کو پان کیا کہ اسی میعاد ہفت روزہ مین بھگوت پراپن ہوگیا اور قریب تھا کہ مابین بھگوت کتھا کے سمادھی لگ جاوے لیکن چونکہ بھگوت کے چرترون کا سرون کرنا بھگوت تصور کی سمادھی سے زیادہ ہے اسواسطے راجہ کا دل بھگوت چرترون مین لگا رہا جسوقت شری شکدیو جی کتھا کے بیان سے خاموش ہوئے تو راجہ فی الفور بھگوت دھیان مین ایسا محو ہوگیا کہ دل بھگوت چرنون مین سما گیا اس حالت مین تچھک ناگ نے بھی آکر براہمن کا بچن پورا کردیا اور پراپن راجہ کے دیہہ کو چھوڑکر اس پرم دھام کو کہ جہان سے نہین پھرتا پہونچا فی الحقیقت جو ایسا دل بھگوت چرترون کے سرون مین لگاتا ہے اسکو سب بیپار تھ یعنے ارتھ دھرم کام موکھ اسی دیہہ مین موجود ہین + کتھا

لال داس جی

لعل داس جی ایسے پرم بھگت ہوئے کہ دل انکا بھگوت کے روپ اور چرترون کا مقام ہوگیا تھا اور جسقدر نشٹھا اور پریت بھگوت مین تھی اسیقدر گورو کے چرنون مین رکھتے تھے بھگتون کے ست سنگ سے اسقدر محبت تھے کہ دن رات ست سنگ بیون مین رہتے تھے جسطرح برگ کنول ہر وقت پانی مین رہتا ہے لیکن پانی اسمین نہین ٹھہرتا اسیطرح اس دنیا مین طمع لعلداس جی کے نزدیک نہ آئی بھگوت چرترون کے سرون مین وہ حال تھا کہ جو راجہ پریچھت کا چنانچہ اسیطرح پرم دھام کو گئے کیا معنی کہ موضع بکیرہ مین کتھا شری مدبھاگوت کی ہوئی تھی جسوقت وہ کتھا پورن ہوئی اسیوقت بھگوت تصور کی سمادھی لگاکر جسم کو ترک کیا اور اسی پرم پد کو پہونچے کہ جہان راجہ پریچھت گئے تھے سب بھگوت بھگت تو مثل پرا تی کے تھے اور لعلداس جی مثل ورد ھ کے بیشک دونون جہان لعلداس جی کو آسانی حاصل ہوئے کہ اس لوک مین زندگانی کا جس پایا اور پرلوک مین بھگوت کے پرم پد کو پہونچے +

	نشٹھا پنجم در تعریف کیرتن مشتملبر کتھا پانزدہ بھگت	निष्ठा पञ्चम

شری رگھنندن سوامین کی جو رکھیا چرن کملون کو اور دت اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ اتری رکھیشر کے گھر

میت گر بہاؤ پر یوہ اوتار دھارن کر کے ارک، رو پر پھلاد وغیرہ کو بھگوت کا گیان اُپدیش کیا اگرچہ لفظی معنی
کیرتن لفظ کے یہ ہین کہ جو کہنے مین آوے لیکن حسب نشار شاستر اور پرانون کے یہ لفظ خاص واسطے بھگوت
چرترونکے مختص ہوگیا ہی یعنی بھگوت چرتر جو کہنے مین آوین وہ کیرتن ہی سو وہ کیرتن چند قسم کا ہی باہم کر گفتگو بھگوت کی
یا گانا یا بھگوت چرترونکو بذریعہ شاعری تصنیف کرنا یا کتھا کہنی یا منتر اور نام کا بیان سے کہنا یا استوتر وغیرہ کا
پاٹھ یا پڑھانا اسیواسطے جسقدر بھگت اقسام مذکورہ بالا کے ذریعہ سے پار اُن ہوئے انکو اس نشٹھا مین مندرج کیا
لیکن یہ بھی واضح رہے کہ سب بھگت جسقدر پہلے گذرے یا اب ہین اور آئندہ ہونگے کیرتن نشٹھا مین سبکو اعتقاد
کامل ہوا اور سب اسی نشٹھا کے ذریعہ سے بھگت ہوئے سو سبکا اندراج اس نشٹھا مین غیر ممکن تھا اسواسطے چند
بھگتون کی کتھا اس نشٹھا مین لکھی گئی اور چونکہ نام نشٹھا علٰحدہ قرار پائی ہی اسواسطے نام کے اُپاسکان کا
ذکر اس نشٹھا مین ہوگا اس کیرتن نشٹھا کی مہما اور تعریف کس سے بیان ہوسکتی ہی ترن تارن لفظ جو جہان مین
مشہور و معروف ہی وہ واسطے اُپاسکان اسی نشٹھا کے راسخ اور درست ہی مدار بھگتی اور مکتی کا سب اِس نشٹھا یعنے
بھگوت چرترونکی کیرتن پر ہی جو کوئی جس درجہ کو پہونچا صرف بذریعہ کیرتن کے پہونچا نہ اور کسیطرح سرون نشٹھا مین جو
بیان ہوا کہ سرون کی بدولت بھگوت حاصل ہوتا ہی تو مطلب یہ ہی کہ جب بھگوت کی مہما اور بھگوت چرترونکو سرون کریگا
تب بھگوت چرترونکا کیرتن کریگا اور اگر کسی نے بھگوت چرترونکو صرف سُن لیا اور پھر کیرتن نہین کیا تو کسطرح بھگوت حاصل
ہوگا خلاصہ یہ کہ بھگوت کیرتن کے واسطے سرون ایک سادھن ہی اور ثمرہ اُسکا کیرتن اور اسیواسطے بعد
سرون نشٹھا کے کیرتن نشٹھا شاسترون مین مندرج ہوئی ہی اور یہ بات دیکھنے مین آتی ہی کہ ہزارون آدمی
بھگوت کتھا وغیرہ سُنتے ہین لیکن بعد سرون کے جو بھگوت کیرتن نہین کرتے تو اسواسطے کسی مراد کو
نہین پہونچتے اور قیاس بھی مقتضی ہی کہ جب تک دیکھے یا سُنے ہوئے حسن یا کسی اور امر کا ذکر ہی نہوگا تو
کسطرح دلمین رہیگا بھگوت کا قول آدپران مین ہی کہ مین نہ بیکنٹھ مین رہتا ہون اور نہ جوگیون کے دلمین
صرف وہان رہتا ہون کہ جہان میرے بھگت میرا کیرتن کرتے ہین بھاگوت کے ایکادس مین لکھا ہی کہ
ست جگ مین دھیان سے اور ترتیا مین جگ سے اور دواپر مین بھگوت پوجا سے مکت ہوتی تھی اور
کلجگ مین بھگوت کیرتن پر یہان ہی وشن دھرم اوتر مین لکھا ہی کہ بھاگوت کا کیرتن سب سُکھونکا دینے والا
اور پاپون کا ناس کرنے والا اور دلکو صفائی بخشنے والا اور دھرم کا بڑھانے والا اور بھگت مُکت کا دینے والا
اور پریم سار ہی مخالفین بید بھی اس بات مین متفق ہین ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت
از گفتار خیزد ٭ غرض بلا بھگوت کیرتن کے کوئی صورت مخلصی کی سلسلہ جنم مرن سے نظر نہین آتی پانی
بلونے سے اگر روغن زرد اور ریت مین سے تیل حاصل ہوجاوے تو ہوجاؤ لیکن بلا بھگوت

بھجن کے سنسار ساگر کو اوتر جاوے یہ ہرگز ممکن نہین اگرچہ قواعد بھگوت کیرتن مین یہ لکھا ہی کہ وہ کیرتن ایسا
ہو وے کہ توجہ دل کی اُسمین مگن ہو کر محو ہو جاوے چنانچہ ایک ذکر یاد آیا کہ دو شخص دونون نے بھگوت کتھا
ایک گوشہ مین کہی سُنی دونون محو ہو کر وہین مرگئے لوگون نے دونون کو یکجا رکھکے جلا دیا انکی عورات نے
اگر استخوان اپنے اپنے شوہر کے علیحدہ علیحدہ انتخاب کرلیے کسی نے پوچھا کہ تمکو امتیاز اپنے اپنے
شوہر کے استخوان کی کسطرح ہوئی کیرتن کرنے والے کی استری نے جواب دیا کہ میرا شوہر بھگوت چرتر دونکے
رس مین ایسا غرق ہو گیا تھا کہ استخوان تک گل گئے تھے اس علامت سے مین نے اپنے شوہر کے
استخوان انتخاب کرلیے دوسری نے بیان کیا کہ بھگوت چرترون کے تیر جو کیرتن کرنے والے کی
زبان کمان سے چھوٹے تو میرے شوہر کے دلمین ایسے لگے تھے کہ استخوانون مین سوراخ ہو گئے تھے
اس علامت سے مین نے اپنے شوہر کے استخوانون کو شناخت کرلیا سواسقدر توجہ کیرتن اور
سرون مین ہووے لیکن بقول اکثر مقامات شاستر کے کیرتن بھگوت کا خواہ بدل خواہ بظاہر خواہ برای نمایش
خواہ برای مطلب وغیرہ کے کسیطرح ہووے بالضرور بھگوت بھگتی حاصل ہو جاویگی اور اسی ظاہری کیرتن سے دل
متوجہ ہو جاویگا کہ اس بات کا ذکر کچھ نام نشٹھا مین ہوگا منجملہ اقسام کیرتن کے ایک قسم بھگوت کتھا کیرتن کی
جو مشہور ہی تو اس زمانہ مین اُسکا عجیب حال ہی کہ کیرتن کرنے والے تو بلا سبب صرف براے بھگوت بھجن
کیرتن نہین کرتے بلکہ پڑھنا پوتھیون کا صرف برای حصول معاش سمجھتے ہین اور سرون کرنے والون کا
حال تھوڑا سا سرون نشٹھا مین مندرج ہوا اکثر برہمن جو بھاگوت وغیرہ بغل مین دبائے امیدوار کتھا کے
پھرتے ہین اور انکی کتھا نہین ہوتی تو سبب یہ ہی کہ جس روز سے انھون نے اُس کتھا کو پڑھا لکھن
نہین کہ پھر کبھی اُسکو بچارا یا دیکھا ہو اگر ہر روز وہ اُسکا کیرتن کرتے رہین تو بلا تلاش خود بخود ہزارون
شخص واسطے کتھا کرنے کے انکو بلایا کرین بدین وجہ کہ رامائن و بھاگوت وغیرہ پوران بھگوت روپ ہین جو
کوئی بھگوت کیرتن اور آرادھن کریگا بیشک مطلب اُسکا حاصل ہوگا بعض سننے والے جو یہ بات
کہتے ہین کہ آجکل کوئی کتھا کہنے والا پریمی اور بھگوت بھگت نہین ملتا یہ قول انکا محض غلط ہی ہزارون
لاکھون پنڈت پریمی ملتے ہین مگر ہم لوگون کو اُنکی تلاش نہین اور بسبب اپنے عیوب کے انکے ہنرون کو
متمثل بعیوب کرلیتے ہین پریم اور بھگتی پر نگاہ نہین ہوتی جسطرح دو شخص ایک سرامے مین رات کو
مقیم ہو کر تمام رات اپنے اپنے شوق مین شب بیدار رہے صبح کو جو دونون نے ہمدگر کو دیکھا تو فاسق فاجر نے بخیال اپنے
بھگوت بھگت کو سمجھا کہ اُسنے تمام رات مجھسے زیادہ تر عیش کیے ہونگے اور جو شخص بھگوت بھجن مین تمام شب
بیدار رہا تھا اُسنے اُس فاسق فاجر کو اپنے سے زیادہ بھجن آنند جانا علاوہ انکے اگر بلوگ بھگوت بھجن

[illegible]

کرنے والے اور پریمی ہووین تو کتھا کرنے والے بلا تلاش ملجاوین بلکہ وہ لوگ خود ہماری تلاش کرلین
جسطرح شکدیو جی نے راجہ پریچھت کو اور سوت جی نے سونک وغیرہ کو خود تلاش کرلیا دستور مستمرہ ہی کہ جیسا
یہ آدمی ہوتا ہی اُسکو ویسا ہی آملتا ہی قطع نظر اسکے اگر پریمی اور بھگت نہین ملتے تو جیسے ملتے ہین اُنپر اعتقاد
واجب ہی کہ ہمیشہ بہر صورت واقف ہین تو اجکل تو شاستر کو خوب جانتے ہین وہ تو برہمن ہین اور براہمنونکی
محاسب بید اور شاسترون مین لکھی ہی کہ بھگوت روپ ہین چنانچہ بھگوت نے فرمایا ہی کہ برہمن بلعلم ہو وے
یا بے علم میرا انگ ہی بعض شخص دو چار ترجمہ پوتھیون کے پڑھکر اور اپنے آپ کو گیا نوان اور ہمہ دان
سمجھکر یا بڑا عہدہ اور دولت پاکر یہ کہتے ہین کہ ہم مین اور براہمنون مین کیا فرق ہی براہمن وہی جو برہم کو
جانے جیسے وہ آدمی ہین ویسے ہی ہم ہین سو واضح ہو کہ برہمن آدمی نہین ہوتا ہین بلکہ مہیسر اور
بھو دیو اُنکا نام ہی اور بالفرض اگر آدمی ہی بمقتضاے بے اعتقادی تصور کیے جاوین تو دیگر آدمیون مین
اسقدر فرق ہی کہ جسقدر ستارون سے آفتاب کو اور دیگر بہائم سے گئو کو ایک ذکر یاد آیا کہ کوئی شخص زیر
درخت پیپل بول کیا کرتا تھا برہمنان نے منع کیا باز نہ آیا پھر تاکید سے منع کیا تو پرغضب ہو کر کہنے لگا کہ
پیپل اور دیگر درختان مین کیا فرق ہی کہ سب درخت برابر ہین ایک براہمن لطیفہ گو نے جواب دیا کہ
تمہاری جورو اور والدہ مین کیا فرق ہی کہ دونون عورات برابر ہین مطلب یہ کہ برہمنان کو سبطرح بزرگی
حاصل ہی علاوہ ازان سب قواعد دنیا و دین کے برہمنان نے جاری کیے اور سلف مین خواہ اب
جس کسیکو بزرگی حاصل ہوئی اور بھگوت بھگتی کا رتبہ نصیب ہوا تو سب کو بعنایت و غلامی شیو کی
برہمنان کے ملا اور اب بھی جہان کہین گورو ہین تو برہمن ہین پس کمال کم نصیبی ہی کہ برہمنون مین اعتقاد
نہووے اگر کسی کے اعمال اطوار بسبب زمانہ کلجگ کے ناقص بھی دیکھنے مین آوین تو بھی بے اعتقادی ہرگز
واجب نہین بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر آتش روشن کو راکھ پوشیدہ کرلیتی ہی تو آتش کی بزرگی رفع نہین ہوتی
جسقدر مہا پُرش و سادھو وغیرہ کہلاتے ہین سب برہمنون کی بدولت ہوے کہ انکو خواہ اُنکے گورو یا پرم گورو
کو برہمنون سے فیض اور اُپدیش ہوا جس شخص کو کہ برہمنون مین اعتقاد نہین کہ راندہ درگاہ ہی اور ہر دو
جہان سے کم نصیب جس کسی نے اُنکے ساتھ عداوت کی بنیگ اسکا ناس ہو گیا اور جسنے خدمت کی وہ
جہان مین نیک نام ہو کر بھگوت بھگتو مین شمار ہوا غرض واسطے کتھا کرنے کے جیسے برہمن ملتے ہین ویسے ہی
آچارج اور بھگوت روپ ہین اعتقاد شرط ہی مطلب اس تحریر کا یہ ہی کہ بھگوت کیرتن سب مقدمات پر مقدم
تر ہی کہ بلا محنت دنیا و دین دونون حاصل ہوتے ہین تنبیہ رگھنندن سے دین بندہ نے کہا کہ افسوس
کچھ بالائق مت مندے آجتک کبھی آپکی کیرتن جرترون مین دل نہ لگایا لڑکاپن تو کھیلنے کھانے مین کھویا اور

جوانی طرح طرح کے گناہ اور الذا اذ دنیا مین اب قریب ضعیفی کے مہونچا مگر ہرگز آپ کے چرن کملونکی طرف توجہ
نہین کرتا حالانکہ خوب معلوم ہی کہ بلا آپ کے سرن ہوئے برھا بھی اس سنسار سے چھوٹا چاہے تو
ممکن نہین لیکن مایا کے جال مین ایسا گرفتار ہون کہ مطلق اپنے نفع نقصان پر نظر نہین کرتا چونکہ سوا
قدوم مبارک کے اور کچھ پناہ اور ٹھکانا نہین رکھتا اسواسطے امیدوار رحم کرنیکا ہوکر عرض پرداز
ہون کہ یہ سماج آپ کا میرے دل مین بسا رہے سرجو کے کنارے پر اکھارہ پرم سوبھا یمان کہ دیوارین
اوسکی چھوٹی چھوٹی اور اونپر تصویرات اور نقش زرنگار ہین بنا ہی صبح شام خود بدولت مع برادران
اور ہم عمرون کے تشریف لیجا کر طرح طرحکی بازی اور کھیل مین مصروف ہوتے ہین کبھی توشارک اور طوطے
اور کبوتر اور لعل اور نہش اور سارس اور طاؤس وغیرہ پرندگان کی بازی اور ناچ اور لڑانے کا شغل ہی
اور کبھی تینگ بازی کا اور کبھی گھوڑون کے پھیرنے اور دوڑانے اور بحالت سواری کثرت کرنے کا
شوق فرماتے ہین اور کبھی گرز و پٹہ و نیزہ بازی و تیر اندازی کا کبھی چوگان وغیرہ کا اپنے دوستونکے ساتھ
کھیل ہی اور کبھی کشتی کا اور کبھی تماشا ہاتھی و میڈھہ وغیرہ کی لڑائی کا دیکھتے ہین اور کبھی ذوق اپنے
ہم عمرون کے ساتھ ہنسی و قہقہہ و دنگا مشتی کا کبھی کشتی پر سوار ہوکر واسطے سیر دریا کے جاتے ہین
اور کبھی ناچ راگ وغیرہ دیکھہ سنکر حسب دلخواہ زر و زیور انعام فرماتے ہین کبھی فیلخانہ و اصطبل کی سیر ہی اور کبھی
سلح خانہ اور توشکخانہ کی کبھی برہمنان اور بھگتون کے اوپر نظر رحم اور عنایت کی ہی اور کبھی غلام خانہ زادون
پر پرورش کریمانہ کی برتھا و شیو و سنکادک و نارد وغیرہ واسطے درشنون کے آتے ہین اور دلکو نثار قدوم
مبارک کے کرکے غم مہاجرت سے بادیدہ گریان و سینہ بریان چلے جاتے ہین چہرہ مبارک پر کہ کروڑون
کامدیو اور چندرمان تصدق ہوتے ہین زلفین گھونگروالی چھوٹی ہوئی کانون مین کنڈل اور سر پر
جڑاؤ کریٹ مکٹ چھوٹا سا بولاق ناک مین بازو بند کڑے پہونچی ہاتھون مین انگلیون مین انگوٹھی اور
چھلا پیتامبری باگھا کہ اوسپر چکپ اور منقش جابجا ٹکا ہی مزیب زردوزی دوپٹہ سے کمر کسی ہوئی بنالا
اور جواہرات اور موتیون کے مالے پڑے ہوے ہیکل پہنے ہوئے دھوتی پیتامبری براجمان چرن کملون
مین گھونگھرو اور کڑے سو بہجت عمر مبارک بارہ ۱۲ برسکی اور ایسے ہی ساز و سامان کے ساتھ بھرت لچھمن
شترگھن اور دیگر راج کمار سکھا ہمراہ ہین چھوٹی چھوٹی کمان و تیر ہاتھون مین گویا حسن اور سنگار
مجسم ہوکر زمین پر آیا ہی اور سوبھا و آرایش سب برہمانڈون کی جمع ہوکر اجودھیا پوری مین
دیکھنے والون کے دل کو اپنی زبردستی سے لوٹتی ہی۔ کتھا बाल्मीकिजी بالمیک جی
براہمن بنس مین پیدا ہوئے اور کسی اتفاق سے خرد سالی مین بھیل کے ساتھ آ گئے کہ اونسے بجاے فرزند کے

پرورش کری اور ایک بھیلنی کے ساتھ شادی کردی ابتدا سے پیشہ قطاع الطریقی اور صید افگنی کا کرتے رہے
ایک دفعہ کشپ اتر بھردواج بشسٹ گوتم بسوامتر جمدگن سپت رکھی کا گذر اسطرف کو ہوا بالمیک جی نے
सप्तऋषि जमदग्नि विश्वामित्र गौतम वशिष्ठ भरद्वाज अत्रि कश्यप
ارادہ اُنکے لوٹنے کا کیا رکھیشرون نے پوچھا کہ کسواسطے ایسا دُشٹ کرم کرتا ہی جواب دیا کہ واسطے پرورش اپنے
عیال و اطفال کے پھر رکھیشرون نے پوچھا کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوے تو وے تیرے شریک ہونگے
یا نہین جواب دیا کہ مجکو معلوم نہین چنانچہ حسب ارشاد رکھیشران واسطے دریافت کے گیا کسی نے اقبال
نہ کیا کہ ہم تیری مصیبت اور گناہون کے شامل ہین واپس آکر سب حال بخدمت رکھیشرون کے عرض
کیا اُنھون نے فرمایا کہ اگر وے تیرے شریک نہین تو واسطے اُنکے تو کیون اپنی دنیا و آخرت کو خراب
کرتا ہی بالمیک جی کو بسبب پرتاپ و درشن اور قلیل ست سنگ رکھیشرون کے براگ اور خوف پیدا ہوگیا
اور بکمال منت و زاری سے دست بستہ رکھیشرون سے عجز و الحاح کیا کہ میری بہتری کی کچھ تدبیر کرو رکھیشران نے
ازراہ دیا اور کرپا لتا کے سری رام نام کہ سب منترون کا خلاصہ اور بیج ہی اُپدیش کرکے رخصت کیا لیکن
بالمیک جی کو بجاے رام رام کے مرا مرا یاد رہا اور سبطرف سے دلکو یکسو کرکے اُس نام کو جپنے لگے بعد عرصہ
جو سپت رکھی پھر اسطرف کو آئے اور تلاش بالمیک جی کی کری تو ایک جگہہ یہ تماشا دیکھا کہ ایک بالمیک یعنی
بانبی کے قریب جو چرندہ یا پرندہ آتا ہی رام نام کہنے لگتا ہی اس علامت سے جانا کہ بالمیک جی اسجگہہ ہین
خانہ مار ۱۲
چنانچہ وہان سے اُنکو نکالا اور دیکھا کہ سبطرح سے سدھ اور شُدھ ہوگئے اور کسی بدیا شاستر اور دھرم
सिद्धि
کرم سکھانے اور پڑھانے کی ضرورت نہین رہی کہ خود بخود رام نام کے پرتاپ سے معلوم ہوگئے ہین
اسواسطے رخصت ہوگئے اور چونکہ بالمیک جی کے جسم پر مٹی جمکر بیر کو گذر گئی تھی اور سانپ وغیرہ نے
بالمیک یعنی بانبی اور اپنے گھر بنالیے تھے اسواسطے بالمیک نام رکھا جب بالمیک جی ہمہ دان اور
ترکالگیہ ہوگئے تو ایک دفعہ خیال ہوا کہ جسکے نام کی بدولت یہ میرا مرتبہ پہونچا ہی اُسکے چرتر و نکا کہین
त्रिकालज्ञ
کرنا چاہیے بمجرد اس خیال کے بھگوت نے الہام سے بلکہ صریحا بھیل روپ ہوکر اجازت دی اور نارد
جی نے آکر اُپدیش کیا اور نیز جو چرتر رام اوتار مین بھگوت کو کرنے منظور تھے سب دھیان مین بالمیک
جی کو دکھلا دیے اُسکے موافق دس ہزار برس پہلے اوتار موصوف سے سو کرور اشلوک مین رام چرتر
برعایت اپنی باتسل اُپاسنا کے تصنیف کیا باتسل اُپاسنا کے رعایت کا مطلب یہ ہی کہ بالمیک جی نے
ظاہر مین راج چتر اور راجہ کرکے بیان کیا کہ باتسل اُپاشنک تُپر بھاو بھگوت مین رکھتے ہین اور حقیقت
مین ہر یک اشلوک اُس راماین کا بھگوت کی ایشرتا اور وحدانیت کو ظاہر کرتا ہی بعد ازان اُس
راماین کو شیو جی نے ہر سہ لوک مین تقسیم کیا کہ باشندگان اُن لوکون کے سرون اور کرتن کرکے

۵ سابق حال استقبال ہر سہ وقت کے جاننے واسطے ۱۲

کرتارتھ ہوتے ہین اور واسطے بھگتی و مکتی اور مغفرت و نجات کے ذریعہ کامل مستقل ہی غور کرنا چاہیے
کہ بالمیک جی اول تو وہ تھے کہ جنکے سایہ سے رکھیشرون نے پرہیز کیا تھا اور پھیر بدولت رام نام اور
کیرتن رام چرتر کے وہی بالمیک اُس درجہ کو پہونچے کہ جنکی کتھا اور کیرتن آواگون کی دھوپ دور
کرنے کو چھتر چھپا یا ہوگئی ایک اور چرتر لائق تحریر ہی کہ بالمیک جی کو ایک دفعہ یہ خیال ہوا کہ افسوس بھگوت کے
بال چرتر نہ دیکھے سری رگھنندن سوامین نے خواہش اپنے بھگت کی پورن کرنی از بس ضرور سمجھی اور
سری جانکی مہارانی کو اُنکے آسرم مین بھیجدیا وہان صاحبزادگان بلند اقبال بھگوت روپ کش اور
لو مہاراج پیدا ہوئے اور اپنے بال چرترون سے بالمیک جی کو پرانند مین مگن کیا بعد ازان بالمیک
جی نے رامائن موصوف ہر دو صاحبزادگان ممدوحین کو پڑھائی اُنکو اُسکے بھجن اور کیرتن نے یہ
پرتاپ اور اقبال بخشا کہ خود رگھنندن سوامین کو فتح کرلیا یعنے جب گھوڑا اسومیدھ جگ سری رگھنندن
سوامین کا بالمیک جی کے آسرم مین پہونچا تو صاحبزادہ خورد کنور لو نے اُس گھوڑے کو پکڑ لیا شترگھن
اور لچھمن اور بھرت مہاراج سے لڑائی ہوئی ہر دو برادر با اقبال نے سبکو شکست دی اور ہنومان وانگد
و جاموَنت و نیل وغیرہ کو گرفتار کرکے قید کرلیا آخرکار خود بدولت با اقبال سری رگھنندن جی بھی رزمگاہ مین
تشریف لائے اور شکست پائی اسی عرصہ مین بالمیک جی کہ واسطے جگ کرانے برن دیوتا کے پاتال لوک
مین گئے تھے آگئے اور حال مذکور دیکھکر رام منتر کا جل پاشیدہ کیا کہ تمام فوج زندہ ہوگئی بیہوش اپنے
ہوش مین آئے اور اسیر قید سے رہا ہوئے پھر صاحبزادگان ممدوح جگ مین تشریف لیگئے اور جگ
پورن ہوا بھگوت اس چرتر سے اپنے بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ دیکھو میرے نام اور چرترون کی
مہما کہ جسکا جپ اور کیرتن کرکے میرے بھگت میری سہاے کرتے ہین اور مجکو جیت کر اپنے قابو مین
کرلینا تو امر قلیل ہی فی الحقیقت جو کوئی جو کچھ مہا رام نام اور کیرتن بھگوت چرترون کی بیان کرے اور جو برتاو
ظہور مین آوے وہ کم از کم ہی کتھا सुकदेव जी ایسا جگت مین کون ہی کہ شکدیو جی کی مہما بیان کرسکے
جنکے چشمہ زبان سے سری مدبھاگوت امرت اس سنسار مین ایسا جاری ہوا کہ آواگون کی موت کو دور
کرکے زندہ جاوید کردیتا ہی اور سبکو جگہ بآسانی حاصل شکدیو جی مہاراج بھگوت چرترونکے رس مین ایسے مگن اور
محو رہتے تھے کہ ہرگز خبر اپنی اور دوسرے کی نہ تھی چنانچہ ایک دفعہ کسی تیرتھ کے کنارے پر گذر ہوا وہان
دیوتاؤنکی استری اشنان کرتی تھین کچھ پردہ شکدیو جی سے نہ کیا بعد ازان بیاس جی آگئے اُنکو دیکھکر سب نے
اپنے لباس پہن لیے اور ہنسی کھیل کو چھوڑ کر خاموش بیٹھ رہین بیاس جی نے پوچھا کہ شکدیو جوان تھا اُس سے
تمنے پردہ نہ کیا اور مجھ پیر ضعیف کو دیکھکر پردہ کرلیا اسکا کیا سبب ہی جواب دیا کہ شکدیو جی بھگوت روپ ہے

تصور مین اپنے مستغرق اور محو رہتے ہین کہ انکو کچھ امتیاز عورت مرد وغیرہ کی نہین سب جگہ وہی
بھگوت کا روپ دیکھتے ہین اسواسطے انسے پردہ کی کیا ضرورت تھی اور تمکو امتیاز سب قسم کی ہی
تمسے پردہ کیا اور ڈنڈوت کری شکدیوجی مادرزاد بھگوت بھگت اور گیان وان ہوئے اور سبب یہ ہے
کہ پاربتی جی نے شیوجی سے تتوگیان کی مہا سنکر استبدا دواسطے اُپدیش اُس گیان کے کیا شیوجی اپنے
तत्वज्ञान
آشرم سے سب ذی روح کو علیحدہ کرکے اُپدیش کرنے لگے اتفاقاً پاربتی جی کو غنودگی آگئی ایک بچہ طوطی
کہ بخواہش بھگوت اُس آشرم مین رہگیا تھا بجاے پاربتی جی کے ہون ہون کرتا رہا اور وہ گیان سنکر
زندۂ جاوید ہوگیا بعد ازان جب شیوجی کو یہ حال معلوم ہوا تو مستعد ہلاک اُس بچہ طوطی کے ہوئے
وہ بخوف جان وہان سے پرواز کرکے سیتا دھرم پتنی بیاس جی کے شکم مین جا گھسا بارہ برس بعد بالتجا
सीता
دیوتا اور رکھیشرون کے شکدیوجی مہاراج پیدا ہوئے اور اُسیوقت جنگل کی راہ لی بیاس جی بسبب الفت
پدری شکدیو شکدیو کہان پیچھے ہوئے جب دور تک گئے تو ہر سمت و جنگل و درخت وغیرہ نے جانب
شکدیوجی سے جواب دیا کہ جو مین اور تو دکھ سکھ وغیرہ ہی سب بھرم ہی اس جگت مین نہ معلوم تم کتنی دفعہ
میرے والد ہوئے اور مین تمہارا جو نظر آتا ہی سب بھگوت روپ ہی علوم کا جاننا واسطے جاننے بھگوت
کے ہی اگر وہ دوئی رفع نہوئی تو سب علم لاحاصل ہین بیاس جی یہ جواب پاکر واپس آئے لیکن اس تدبیر مین
رہے کہ کسیطرح شکدیوجی آوین اور رہین اسواسطے چند لڑکون کو سری مدبھاگوت کے اشلوک سکھاکر
جس جنگل مین شکدیوجی رہا کرتے تھے وہان بھیجدیا ایک روز شکدیوجی نے کسی طفل کی زبان سے یہ اشلوک
سنا تعجب کہ یہ پاپ آتما پوتنا زہر لگاکر واسطے مارنے کے گئی لیکن اُسکو وہ گت حاصل ہوئی کہ دوسرے کو
نمل سکی سو ایسا دیالو اور کون کہ جسکے سرن جاوین شکدیوجی سنکر گرویدہ ہوگئے اور طفلان سے آکر پوچھا کہ
یہ اشلوک تمکو کسنے سکھائے اُنھون نے بیاس جی کا نشان دیا شکدیوجی آئے اور بکمال شوق سے
سری مدبھاگوت کو پڑھا بعد ازان یہ تمنا ہوئی کہ کسی پریمی کو سنانی چاہیے لیکن کوئی ادھکاری نظر نہ آیا
آخر راجہ پریچھت کو لائق سمجھا اور گنگا کنارہ پر اُسکو سناکر سات روز مین بھگوت پراین اور مکت کردیا
اور جس جسنے اس جلسہ مین سنی سب بھگوت پراین ہوئے بلکہ اب بھی جو کوئی سنتا ہی پریم پد کا ادھکاری
चक्रवर्ती
ہوتا ہی کتھا جयदेवजी سب شاعر مثل راجہاے منڈلیک کے اور اُنکے راجہ چکرورتی سوامین جیدیوجی
ہوئے گیت گوبند ہرسہ لوک مین ایسا ظاہر کیا کہ کوک اور شاعری اور نورس اور سرنگار کا سمندر ہی جسکی اشٹپدی
کو جو کوئی پڑھتا ہی بالضرور عالم اور دانا شاستروں کا ہوتا ہی بھگوت جسکو سننے کے واسطے جہان جو کوئی
کیرتن کرتا ہی بالضرور خوش ہوکر آتے ہین اور بھگوت بھگت جو مثل کمل کے ہین انکی شگفتگی اور آنند کے

واسطے مثل آفتاب کے ہی وہ نیز بھگوت کا آنند دینے والا آخر صحیح ہو کہ کوک اور سرنگار لفظ سے خیال کوک و سرنگار مروجہ فراج عقول نشی لوگون کا نہووے بلکہ سرنگار لفظ سے مصنف اصل بھگت مال کا یہ مطلب ہی کچھ دیباچہ مین گذرا اور کچھ نشتھا نوز دہم مین ہوگا اور رس راج جسکا نام ہی اور جسکی تعریف مین یہ بید سمرتی ہی کہ رس وہ ہی کہ جسکو حاصل کرکے ضرور پرم آنند بھگوت کا ملتا ہی وہ رس جیدیوجی نے اس گیت گوبند مین بیان کیا ہی اور کوک اسکی فرع ہی سوامین موصوف کندیل مین کب راج ہوئے رس راج جو سرنگار ہی اسکے مجسم اور مخزن تھے لیکن اس رس کا اسنیے ہی رلمین لطف اٹھائے تھے بدین سبب کہ براگ یعنی ترک اسقدر تھا کہ ایک درخت کے نیچے دو شب نہین رہتے تھے اور بجز ایک گدڑی اور کمنڈل کے کچھ اپنے پاس نہین رکھتے تھے دوات قلم کاغذ وغیرہ کی سنبرہ کا تو کیا ذکر تھا بھگوت کو واسطے اودھار جگت کے یہ منظور ہوا کہ اس رس راج کا پرکاش جگت مین ہووے اسواسطے یہ تدبیر کری کہ ایک برہمن کا عہد واسطے بھیٹ کرنے اپنی دختر کے جگناتھ راے سوامین کو تھا جب وہ برہمن دختر مذکور کو واسطے بھیٹ کے لایا تو حکم ہوا کہ جیدیوجی میرا روپ ہین انکی بھیٹ کرو اور ہماری اجازت بیان کر دو برہمن جیدیو کے پاس لیگیا اور حال بیان کیا سوامین ممدوح نے فرمایا کہ لڑکی کا دینا اشخاص لائق اور دولتمند کو واجب ہی نہ فقیر ونکو برہمن نے عرض کیا کہ حکم بھگوت سے چارہ نہین سوامین جی نے فرمایا کہ بھگوت مالک اور سمرتھ ہین آنکو ہزارون اور لاکھون عورت زیبا ہین اور ہمکو ایک مثل لاکھ کے ہی غرض جب چند بار گفتگو ہوئی اور برہمن سمجھاتے سمجھاتے ہار گیا تب اپنی دختر کو چھوڑ گیا اور سمجھا گیا کہ بھگوت اجازت کے خلاف نہین ہو سکتا مناسب ہی کہ تو جیدیوجی کی خدمت مین حاضر رہکر استری دھرم کا پرتپال کر دختر ممدوحہ مثل سایہ کے خدمت مین رہنے لگی جیدیوجی نے اس سے کہا کہ تم گیا نوان ہو سوچ سمجھکر اپنے واسطے کچھ تدبیر کرو مجھسے تمہاری سنبھال اور پرتپال نہین ہوتی اسنے دست بستہ عرض کیا کہ عاجزہ کا کیا زور ہی آپکو اختیار ہی جو چاہین سو کرین لیکن آپ کے قصدق ہون ہرگز قدم نچھوڑونگی جیدیوجی نے جانا کہ بھگوت نے میرے اوپر زبردستی کری لاچار ایک جھونپڑی بنا کر اور بھگوت مورتی براجمان کرکے بھگوت سیوا مین مصروف ہوئے اور گیت گوبند کی تصنیف شروع کی کہ ایک اشٹ پدی مین رادھکاجی کی مان کا بیان کرتے تھے یہ مضمون خیال مین آیا کہ سری کرشن سوامی وقت منانے اور معاف کرانے اپنے قصور کے اس عاجزی کے ساتھ رادھکاجی سے عرض کرتے ہین کہ کام دیو کا زہر دور کرنے والا جو تمہارا چرن کمل ہی اسکو میرے سر پر سوبھایمان کرو لیکن بپاس ادب نہ لکھ سکے کہ وہ سوامین سری کرشن مہاراج مان اور امان سے علیحدہ اور سب مان یعنی بزرگی کا دینے والا اور مان یعنی غرور و غصہ کا دور کرنے والا ہی اسکے واسطے ایسا لکھنا کب شایان ہی اور

بفکر مضمون دیگر واسطے اشنان کے چلے گئے بھگوت جیدیوجی کا روپ بناکر تشریف لائے اور جو مضمون
جیدیوجی کے خیال مین گذرا تھا موزون کرکے لکھ گئے کہ ترجمہ اسکا اوپر لکھا گیا جب جیدیوجی
اشنان کرکے آئے اور مضمون اندیشیدہ خود بعبارت مناسب لکھا دیکھا تو پدماوتی جی انکی استری سے
پوچھا جواب دیا کہ مہاراج آپ ابھی آئے تھے اور خود لکھکر چلے گئے پھر کیا تو جھتے ہو جیدیوجی نے یہ جیز تر
بھگوت کا جانا اور آسکے ذریعہ سے تمام گیت گوبندکو پرم پوتر سمجھا اس گیت گوبندگی شہرت جابجا ہوگئی
اور سبکو مقبول ہوا ایک راجہ جگناتھ پوری کا پنڈت تھا اور آسنے بھی ایک پوتھی تصنیف کرکے گیت گوبند
نام رکھا تھا بلکہ واسطے رواج کے برہمنان کو اجازت دی تھی کہ جابجا نقل اسکی بھیجدین برہمنان نے
گیت گوبند جیدیوجی کا راجہ کو دکھایا اور مطلب برہمنان کا یہ تھا کہ روبرو سے گیت گوبند جیدیوجی کے
تمہاری تصنیف کی کچھ حقیقت نہین کہ جسطرح آفتاب کے روبرو چراغ لیکن راجہ بمقتضاے نفسانیت نسمجھا
اور دونون گیت گوبند سری جگناتھ راے جی کے مندر مین رکھدیے کہ جو مقبول ہووے وہی رواج پاوے
سو بھگوت نے گیت گوبند راجہ کا توڑ ڈالدیا اور جیدیوجی کا اپنی چھاتی سے لگالیا راجہ نادم ہوکر بشدت حمیت
اور رشک سے سمدر مین غرق ہونے کو روانہ ہوا کہ بھگوت نے میرا بڑا اپمان کیا بھگوت نے راجہ پر بھی
کرپا کری اور فرمایا کہ غرق ہونا عبث اور ناحق ہی انصاف شرط ہی کہ جیدیوجی کی شاعری اور بھگتی کو
تمہاری شاعری اور بھگتی نہین پہونچتی لیکن فی سرگ ایک اشلوک تمہارا بھی ہمراہ گیت گوبند جیدیوجی کے
مشہور ہوگا چنانچہ جملہ دوازدہ سرگ یعنی فصل گیت گوبند مین ایک ایک اشلوک راجہ موصوف کا بھی ہی

ایک مالی کی لڑکی یہ شٹ پدی پانچوین سرگ گیت گوبندکی धीरसमीरे यमुनातीरे वसति वने वनमाली دھیر سمیری
جمنا تیرے بستی بنی بن مالی بڑے شوق سے گاتی اور بادنجان توڑتی پھرتی تھی جگناتھ سوامی اسکے پیچھے
جسطرف وہ جاتی تھی سننے پھرنے لگے جسم مبارک مین جھگا باریک تھا خارستان بادنجان وغیرہ سے پارہ پارہ
ہوگیا راجہ جو واسطے درشن کے گیا تو حال پوشش بھگوت کا دیکھکر متعجب ہوا اور پنڈون سے پوچھا کہ بہت کہنہ
کیا سبب ہی جگناتھ راے جی نے سب حال راجہ کے دلپر ظاہر کردیا اور راجہ نے معتقد ہوکر تمام شہر مین
منادی کرادی کہ جو کوئی گیت گوبند کو پڑھے تو صاف اور پاکیزہ جگہ مین پڑھے کہ خود بھگوت واسطے
سننے کے جایا کرتے ہین ایک مغل یہ حال سنکر بکمال شوق سے پوتھی موصوف کو پڑھا کرتا تھا ایک روز
گھوڑے پر سوار اور شوق وذوق مین محو ہوکر اشٹ پدی کو گاتا تھا اسکو درشن ہوگئے کہ واسطے سننے
کے ہمراہ ہین اس گیت گوبندکی مہما اور پرتاپ کا بیان کس سے ہوسکتا ہی کہ سرگ لوک مین دیو کنیان
گان کرتی ہین جیدیوجی کو رستے مین ٹھگ ملے اسوقت کچھ نقد انکے پاس تھا ٹھگان سے پوچھا

آراستہ ہوا
جنگل کی [illegible]
بن مین بنمالی
[illegible] ہین
۱۲

کہ کہان جاتے ہو جواب دیا کہ جہان تم جاتے ہو جیدیو جی نے انکو ٹھگ جانکر جو کچھ پاس تھا حوالے کر دیا
بدین نظر کہ پاپ کی بنیاد دولت ہی اور بیماری کی اصل زیادہ خوری اور دکھ کی مول محبت دنیا سو ان
ہر سہ کا ترک وہ جب ہی ٹھگون نے سمجھا کہ یہ شخص بڑا فریبی ہی اب تو ہمکو اپنا نقد و اسباب دیتا ہی پھر شہر مین
گرفتار کرا دیگا بہتر یہ ہی کہ قتل کر دین دوسرے ٹھگ نے کہا کہ قتل کیا ضرور ہی دولت سے مطلب تھا
سو مل گئی آخر کو یہ صلاح ٹھہری کہ ہاتھ پانون کاٹ کر چاہ تنگ و تاریک مین ڈالدو سو ایسا ہی کیا جیدیو جی
پراربدھ بھوگ سمجھکر اُس چاہ مین بھگوت کے بھجن اور دھیان مین خوش رہے اتفاقاً اوس چاہ پر ایک
راجہ آ گیا بخواہش بھگوت اُسنے جیدیو جی کو چاہ سے نکالا اور حال بے دست و پائی کا پوچھا جیدیو جی نے
جواب دیا کہ مادر زاد ایسا ہی ہون پھر گفتگو سے راجہ نے جانا کہ یہ شخص کوئی بھگوت بھگت اور پرتاپی ہی اور میری
خوش نصیبی ہی کہ درشن ہوئے پالکی مین سوار کر کے اپنی راجدھانی کو لیلیا اور باعزاز و اکرام تمام سے
ایک مکان پر مقیم کرا کر سب سامان آرام خورد و نوش کا حاضر کیا اور دست بستہ ملتمس ہوا کہ کچھ اجازت
کسی خدمت کی ہووے جیدیو جی نے واسطے سادھو سیوا کے ارشاد فرمایا راجہ نے کمال خوش اعتقادی
اور کشادہ دلی سے سادھو سیوا اختیار کری کہ چند روز مین شہرت ہو گئی ٹھگان مذکورین نے حال
سادھو سیوا کا سُنا سادھوان کا روپ بنا کر آئے اور اوّل جیدیو جی سے ملاقات ہوئی جیدیو جی نے انکو
پہچان لیا اور راجہ کو بلا کر اجازت دی کہ یہ ہمارے بھائی اور بڑے مہاپرش ہین تمھاری قسمت نیک
تھی کہ درشن ہوئے خوب سیوا اور خدمت کرو راجہ انکو باعزاز تمام اپنے محل مین لیگیا و تواضع مدارات
و خدمت گذاری سے پیش آیا لیکن چونکہ اُن ٹھگون نے بھی جیدیو جی کو شناخت کر لیا تھا اسواسطے خائف
و ہراسان ہو کر ملتجی اپنی رخصت کے ہوتے تھے آخر ایک روز جیدیو جی نے زر کثیر دلا کر رخصت کرایا اور
چند سپاہی واسطے نگہبانی کے ہمراہ دیے کہ گھر تک پہونچا دین راہ مین سپاہیان مذکورین نے ٹھگون سے
پوچھا کہ سوامین جی نے جسقدر خاطر اور خدمتگذاری راجہ سے تمھاری کرائی آجتک ایسی کسی کی نہین
ہوئی تمھارا سوامین جی کا کیا رشتہ ہی ٹھگون نے کہا کہ ہم کیا بیان کرین کہنے کے لائق نہین سپاہیان نے
اُنسے اقرار کیا کہ ہم کسی سے نہ کہینگے تم راست بیان کرو ٹھگ بولے کہ تمھارے سوامین اور ہم ایک راجہ کے
پاس نوکر تھے راجہ نے بطور قصور حکم قتل تمھارے سوامین کا دیا ہمنے صرف ہاتھ پانون کاٹ لیے اور جان سے
امان دی اُس احسان کے سبب سے یہ خدمت کرائی ہی بھگوت یہ تہمت نسبت اپنے بھگت کے برداشت
نکر سکے اسواسطے زمین شق ہو گئی اور ٹھگ تحت الثری کو چلے گئے سپاہیان راجہ متعجب و ہولناک سوامین جیدیو
جی کے پاس آئے اور یہ حال کہا سوامین جی باعث شدت رحم کے کانپ اُٹھے اور نہایت افسوس سے ہاتھ

ملنے لگے اس حالت مین ہاتھ پانون سوامین کے پیدا ہو آئے اور بدستور جیسے اوّل تھے ویسے ہو گئے یہ
دونون تعجب سا ہیان نے راجہ سے بیان کیے راجہ آیا اور ڈنڈوت کرکے مستفسر اصل حال کا ہوا سوامین جی نے
کچھ نہ کہا جب مبالغہ جانب راجہ سے ازحد ہوا تب بالکل سرگذشت بیان کی راجہ ازبس معتقد ہوا او
جانا کہ یہ شخص سادھو کے لباس مین کسی دیوتا کا اوتار ہے فی الحقیقت بھگوت بھگتون کا یہ قاعدہ مستمرہ ہے
کہ جو کوئی اُنکے ساتھ بدی کرے وے ہرگز اپنی نیکی اور سادھتا سے دریغ عنایت کا نہین کرتے کہ جسطرح
بدبدی سے سوامین جی کا ارادہ روانگی سمت اپنے مسکن کے ہوا راجہ مذکور نے قدمون پر سر جھکا کر عرض کیا
کہ یہ دیس برکت قدوم میمنت لزوم آپ کے کچھ ایک بھگوت کی طرف رجوع ہوا ہی اگر آپ چلے جاوینگے تو
پھر سب لوگ بمجھ ہو جاوینگے چندے اور کرپا کرین اوسکے بعد ازان خود جاکر پدماوتی جی کو لے آیا اور راج محل
مین مقیم کرا کر رانی کو واسطے خدمت کے تاکید بلیغ کی اُس رانی کا بھائی مرگیا تھا اور عورت اُسکے ساتھ
ستی ہوئی تھی رانی مذکورہ نے ایک روز روبرو پدماوتی جی کے فخریہ اور تعجبات کے ساتھ ذکر اپنے بھائی
اور بھاوج کا کیا پدماوتی جی سنکر ہنسی اور رانی نے جو سبب خندہ کا پوچھا تو جواب دیا کہ جسم کا جلا دینا
شوہر کے ہمراہ قاعدہ محبت سے ازبس بعید ہے اصل محبت اور عشق وہ ہے کہ بمجرد خبر مرگ اپنے شوہر کے
اُسیوقت جان نثار کرے یعنے اپنے پران چھوڑ دیوے رانی نے کہا کہ اس زمانہ مین تو ایسی ستی آپ ہی
ہین اور در پی امتحان ہو کر راجہ سے درخواست کری کہ سوامین کو ایک روز باغچہ مین لیجاوُ اور شہر مین
مشہور کردو کہ سوامین جی مرگئے راجہ نے اُس رانی کو سمجھایا کہ ایسا خیال ناقص جسمین میری صاف گلو تراشی
ہو مجھ سے کبھی کرنا نہ چاہیے لیکن جب عورت کی جانب سے چند بار استدعا ہوا اور ناراض ہونے لگی
تو مجبور ہو کر حسب درخواست اُسکے عمل کیا رانی مذکور باستماع خبر فوت سوامین جی کے پدماوتی جی کے
پاس آئی اور ملول ہو کر گریہ وزاری کرنے لگی پدماوتی جی نے کہا کہ کسواسطے گریہ وزاری کرتی ہو سوامین جی
خوش و خرم ہین رانی مذکور شرمندہ ہوئی اور دس بیس روز کے بعد پھر اُسیطرح شہرت کرائی پدماوتی جی نے
سمجھا کہ رانی در پی امتحان ہے رانی کی زبان سے وہ خبر سنکر فی الفور پران چھوڑ دیے یہ حال دیکھکر رانی
اور راجہ کا رنگ سفید ہوگیا اور راجہ کو اسقدر غم اور رنج ہوا کہ زندگی تلخ ہوگئی اور واسطے اپنے جلنے کے چتا
تیار کرائی سوامین جی کو یہ خبر پہونچی اور اُسیوقت آئے دیکھا کہ راجہ شل رہ کے شدت غم و رنج سے واسطے جلنے کے
تیار ہے بہت سمجھایا لیکن راجہ کو اسقدر خجالت و ندامت ہوئی کہ کچھ نہ سمجھا اور دست بستہ گزارش کیا کہ مہاراج
میرا جلنا اور مرنا واجب ہے ایسا مہا پاپی ہون کہ جو اُپدیش آپنے کیے تھے اُنپر تو خاک ڈالی اور کام استری کے تابع ہو کر
بانی بھانی مرگ پدماوتی جی اپنی والدہ کا ہوا میری عقل جاتی رہی اور بھگوت اور سوامین سے بیگانہ ہو گیا ہے

ستی وہ جو اپنے شوہر کو بھگوت جانے اور کسی دیوتا سے کچھ واسطہ و تعلق نہ رکھے ۱۲

شخص کی زندگی بدتر از ہزار موت ہی سوامین جی نے دیکھا کہ بلا زندہ ہونے پدماوتی جی کے زندگی راجہ کی امر
محال ہی شٹ پدی گیت گوبند کے گاے کہ پدماوتی جی اُٹھ بیٹھی اور لالاٹ مین شامل ہوئی اگرچہ پدماوتی جی
زندہ ہوگئی لیکن راجہ کی ندامت رفع نہوئی ہر چند لوگون نے سمجھایا مگر وہ دریئے آپ گھات رہا القصہ سوامین جی
اُسکو پھر بخوبی فہمایش کرکے اپنے وطن یعنی موضع کندبل مین چلے آئے اُس گانون سے گنگاجی اٹھارہ کوس
تھی ہر روزہ واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے جب ضعیف ہوئے تب گنگاجی نے سمجھایا کہ اب ہر روزہ
تکلیف کرنی ضرور نہین جیدیوجی نے وہ نیم نہ چھوڑا لاچار گنگاجی نے فرمایا اگر تم آنا نہین چھوڑتے تو ہم تمھارے
آشرم مین آتے ہین جیدیوجی نے پوچھا کہ کسطرح اور کب آپ کا آنا معلوم ہوگا گنگاجی نے جواب دیا کہ
ہماری پرواہ مین جس روز کمل شگفتہ دیکھو اُس روز یقین کرنا سو حسب وعدہ گنگاجی کا پرواہ اُنکے آشرم کے
نیچے جاری ہوا اور اب تک جاری ہی اور بنام جیدیوجی گنگا مشہور ہی

کتھا तुलसीदासजी گسائین

تلسی داس جی کو مصنف بھگت مال نے بالمیک رکھیشر کا اوتار لکھکر لکھا ہی کہ جسطرح بالمیک رکھیشر نے ترتیا
جگ مین سو کروڑ رامائین تصنیف کرکے جگت کا اُدھار کیا اور ایک ایک حرف اُس رامائین کا برہم ہتیا وغیرہ
مہا پاتک اور پاپون کا دور کرنے والا ہی اسیطرح گسائین جی موصوف نے کلجگ مین اوتار لیکر بھاکھا مین چرتر
پریم امرت کا سمندر بہایا کہ جسکی بدولت سنسار سمندر واسطے اُترنے کے گوپد جل سے بھی کمتر ہوگیا یا ایسی پریم تو تیرہ
گنگا ہی کہ ایک شخص اور ہر یک قوم کو ہر جگہ ہر وقت حاصل ہی علاوہ از بیان مصنف بھگت مال
چند مقامات تحریری دیگر اشخاص سے بالمیک اوتار ہونے گسائین موصوف مین کوئی مقام شک کا نہین اور
قیاساً معلوم ہوتا ہی کہ جو اثر رکھیشرون کے کلام کو ہی وہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ گسائین موصوف کے
کلام اور تصانیف کو ہی اگر رکھیشر کا اوتار نہوتے تو اسقدر اثر نہوتا اور بھاگوت دھرم پرچارک نشتھا مین
ذکر ہوا کہ جب دھرم مین کمی آتی ہی تو بھگوت اور پہلے آچارج یعنی رکھیشر واسطے رواج دھرم کے اوتار
لیتے ہین تو اُس قاعدہ کی رو سے بھی بالمیک اوتار ہونا ثابت ہی اگرچہ تصانیف گسائین ممدوح کی بکثرت
ہین بلکہ تمام عمر اُنکی بھگوت چرترون کی کیرتن مین گذری لیکن چودہ رامائین یعنی چوپائی بند کہ جو ہر ملک و
ہر گروہ مین مشہور و معروف ہی و نیز کبتاولی و گیتاولی و دوہاولی و رام شلاکا و ہنومان ناٹک
و جانکی منگل و پاربتی منگل و کڑکا چھند و بروآ چھند و ڈورا چھند و جھولنا چھند و یک دیگر شائق و اپاسک کو
ہر یک جگہ ملتی ہین بھگوت بھگتون کی زبانی تحقیق ہوا اور تجربہ بخوبی ہوگیا ہی کہ جو کوئی نیم کرکے ہر روزہ
کسی رامائین کا پاٹھ کرتا ہی بیشک سری رگھنندن سوامین کے چرنون مین محبت ہو جاتی ہی اور امتحان
ہو لیا ہی کہ رامائین یا کانڈ یعنی فصل کے اخیر مین جس کام کے واسطے جو پھل ہونا اُسکے پڑھنے سے لکھا ہی

चौपाई १ विनयपत्रिका २ कवितावली ३ गीतावली ४ दोहावली ५ रामसलाका ६ हनुमान बाहुक ७ जानकी मंगल ८ पार्वतीमंगल ९
कड़खा छन्द १० बरवाछन्द ११ रोलाछन्द १२ झूलना १३ सकनामवैमात्तम १४

چند روز سے کہ پاٹھ کرنے سے وہ مطلب ٹھیک و بے شبہہ حاصل ہوتا ہے رام شلاکا پرتاپ دیکھنے مین آیا کہ حسب
قاعدہ مندرجہ اسکے جو کوئی فال اسمین دیکھتا ہے جو امر کہ شدنی ہے مطابق اسکے وہ ہرہ ایسا حکم قاطع کا
نکلتا ہے کہ کبھی خلاف نہین ہوتا اگرچہ سنسکرت مین تصنیف کر سکتے تھے اکثر جو پائی بند رامائین و
بجی ترکا وغیرہ مین اشلوک وڈونرگ سنسکرت لکھی ہین مگر اس زمانہ کے لوگون کو اس سے بے بہرہ دیکھا
اور اودھار انکا مدنظر ہوا اسواسطے بھاکھا مین تصنیف کری کہ فیض عام ہر یک کو ہووے اور اسی
سبب سے سب پنڈتان شہر کاشی اور خود شیوجی مہاراج اور بھگوت نے منظور اور مقبول کرکے شل
بھاگوت وغیرہ پورانون کے ادھکار بیاس گادی کا عنایت فرمایا یعنی جب چوپائی بند رامائین گسائین جی
تصنیف کر چکے تو سب پنڈتان کاشی کی سبھا ہوئی اور اول سے آخر تک بغور سب نے پڑھا سب مطالب
اسکے موافق بید اور سوترون کے اور گیتا وغیرہ شاسترون کے پائے سب نے دستخط اپنے کر دیے بعض
پنڈتان نے بسبب کسی تعصب کے جو تکرار کیا تو یہ قرار پایا کہ اگر بسویشر ناتھ جی جو مالک تمام کاشی پوری کے ہین
منظور کر لیوین تو ہمکو منظور ہے چنانچہ مندر بسویشر ناتھ جی مین ایک سنگھاسن پر سب پوران وغیرہ رکھکر
سب سے نیچے رامائین کو رکھدیا بعدہ روبروے سب پنڈتون کے جو مندر کھولا تو یہ رامائین
سب پستکون سے اوپر پائی اور دستخط منظوری کے ثبت دیکھے سو یہ رام چرتر امرت ہر یک کو بلا محنت و خرچ
حاصل ہو سکتا ہے جس کسیکو عذاب جنم مرن سے چھوٹنا اور زندگی جاوید کی تمنا ہو نوش کرے گسائین جی بوضع
براہمن قنوجیہ تھے باایام خانہ داری اپنی استری سے محبت زیادہ رکھتے تھے یہان تک کہ لحظہ کو اسکی علیحدگی
گوارا نہ تھی ایک روز وہ واسطے ملنے اپنے والدین کے چلی گئی گسائین جی تاب مفارقت کی نہ لا سکے اور اپنی
سسرال مین پہونچے استری نے باعث شرم کے گسائین جی سے خفا ہو کر کہا کہ یہ جسم استخوان و گوشت ہے
وغیرہ کا ناپائدار ہے سری رگھنندن سوامین نت نروکار (निर्विकार) ہے ہم مین کسواسطے محبت نہین کرتے کہ دنیا اور دین
دونون حاصل ہون گسائین جی کو کہ پنڈت اور گیانوان تھے اور کسی سنسکار (ثمرہ عمل ۱۲) سے وہ گیان جسطرح آگ کے
انگارے پر راکھ آجاتی ہے پوشیدہ ہو رہا تھا گیان اور بیراگ اسیوقت پیدا ہو گیا اور کاشی جی مین آکر
سری رگھنندن سوامی کے بھجن کیرتن مین مصروف ہوئے اور ایسا نیم و برت (عہد ۱۲) سری رگھنندن کے تصور کا
ہوا کہ ذرات اسی رس مین مگن رہتے تھے واسطے سیوا پوجا کے بھگوت مورتی کا استھاپن کر لیا لیکن ہر وقت
تمنا یہ رہتی تھی کہ بھگوت کے ساکھشات (روبرو ۱۲) درشن ہون واسطے رفع حاجت کے جو جنگل کو جایا کرتے تو پانی
باقیماندہ طہارت کا ایک جگہ ڈال دیا کرتے وہان ایک بھوت رہتا تھا اور اس پانی سے اسکی تشنگی دور ہوتی
تھی اسنے ایکروز گسائین جی سے خوش ہو کر کہا کہ جو کچھ تمکو خواہش ہو بیان کرو گسائین جی نے فرمایا کہ اول

خود تو اس ناپاک جسم سے رہا ہو اُسنے کہا کہ یہ طاقت مجکو حاصل نہین الا تمھاری کاربرآری کر سکتا ہون گسائین جی نے فرمایا کہ رگھونندن سوامین کے درشن کرا دے بھوت نے کہا کہ یہ بھی طاقت نہین رکھتا لیکن ہنومان جی کے درشن کی تدبیر بیان کر سکتا ہون اور وہ یہ ہی کہ فلان جگہ کتھا رامائین کی ہوتی ہی اور ہنومان جی سب سے پہلے بصورت کریہ و متنفر کہ سبکو اُس سے خوف و نفرت ہو کتھا مین آتے ہین اور سب سے پیچھے جاتے ہین گسائین جی حسب اس نشان کے کتھا مین گئے اور ہنومان جی کو شناخت کر لیا جب کتھا اُٹھی تو پیچھے ہوئے اور جنگل مین پہونچکر چرنون مین لپٹ گئے ہنومان جی نے بہت چھپایا لیکن گسائین جی نے چرن نچھوڑے اور عرض کیا کہ اب تمسے کرپال کو پاکر کب چھوڑ سکتا ہون ہنومان جی خوش ہوئے اور ساکھشات درشن دیکر ارشاد فرمایا کہ کیا تمنا ہی بیان کرو عرض کیا کہ سری رگھونندن سوامین انوپ روپ سرومنی کے درشن چاہتا ہون ہنومان جی نے چترکوٹ مین درشن ہونے کا وعدہ کیا گسائین جی ہزار جان و تمنا چترکوٹ مین آئے اور حسب وعدہ منتظر رہے ایک روز اس سروپ سے درشن ہوئے کہ سری رگھونندن سوامین شیام سندر راج کمار کے سروپ لباس تکلف پہنے ہوئے اور دھنش بان کسے ہوئے زرق برق کے ساتھ گھوڑے پر سوار اور لچھمن جی گور مورتی ویسی ہی آرایش کے ساتھ ہمراہ ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا اڑائے جاتے ہین اگرچہ سوامین کی مورتی دل اور آنکھون مین سما گئی لیکن یہ جانا کہ یہ سوامین ہی ہین ازان بعد ہنومان جی آئے اور گسائین جی سے پوچھا کہ درشن کیے گسائین جی نے عرض کیا کہ دو راج کمار سوبھایمان البتہ دیکھے ہین ہنومان جی نے کہا کہ وہی رام اور لچھمن تھے گسائین جی اسی روپ کا تصور کرتے ہوئے اصلی مراد کو فائز ہوئے ایک ہتیارہ نے اول رام نام لیکر کہا کہ ہتیارہ ہون بھچھا دو گسائین جی کو تعجب ہوا کہ یہ کیسا شخص ہی اول رام نام لیتا ہی اور پھر اپنے آپکو ہتیارہ قرار دیتا ہی بلایا اور پرم سیدھ جانکر اسکو اپنے ساتھ بھگوت پرشاد جمایا پنڈتان شہر کاشی نے سبھا کری اور گسائین جی کو بلا کر پوچھا کہ بلا پرائشچت یعنی کفارہ کسطرح اسکا پاپ دور ہوا گسائین جی نے جواب دیا کہ شاسترون کو دیکھیے کہ ایک دفعہ نام لینے کا کیا مہاتم ہی سو اس شخص کی زبان سے تو صدہا مرتبہ وہ نام برآمد ہوا ہی بہرحال شاستر پر اعتقاد واجب ہی اور اگر اعتقاد نہین تو اگیان کا اندھیرا دور نہین ہو سکتا پنڈت مذکور اگرچہ لاجواب ہو گئے اور نام مہاتم اور شاسترون کو تسلیم کیا لیکن بسبب اپنی بے اعتقادی کے کہنے لگے اگر شیوجی کا ناندیہ اس ہتیارہ کے ہاتھ سے بھوجن کر لیوے تب ہم کو یقین ہو گسائین جی نے قبول کیا اور بھگوت پرشاد کا تھال ناندیہ کے روبرو رکھکر کہا کہ اگر رام نام کے کہنے سے گناہ اس شخص کے رفع ہو گئے ہین تو اس پرشاد کا بھوگ لگاؤ ناندیہ نے اس مہاپرشاد کو بھوگ لگایا اور سب پنڈت خجل اور شرمندہ ہو کر رام نام جپا اور گسائین جی کی بھگتی کے معتقد ہوئے ایک رات گسائین جی کے مکان پر چور واسطے چوری کے آئے رگھونندن سوامین نے دیکھا کہ صبح کو پیرا بھگت

ملہ وہ شخص جو [illegible] [illegible] عیان [illegible] [illegible] ۱۲

سیوا کس چیز سے کریگا اور بھوگ وغیرہ کہان سے لگاویگا اسواسطے خود دھنش بان لیکر واسطے حفاظت
کے موجود ہوئے جسطرف کو چور واسطے اندر جانے مکان کے ارادہ کرتے اسیطرف خود بدولت تیرو
کمان سے انکو ڈراد یتے تمام رات گذر گئی اور چور چوری نہ کرسکے صبح کو وے چور گسائین جی کی خدمت
مین حاضر ہوئے اور پوچھا کہ مہاراج وہ سیام سندر کشورمورتی پرم سوبھایمان منوہر کون ہے کہ رات کو آپکے
مکان کی حفاظت کرتا ہے گسائین جی سب حال سنکر بھگت تبسلتا اور کرپا تاکے پریم مین مگن ہوگئے اور بہ
بخیال اس بات کے کہ بھگوت کو رات بھر بسبب دولت واسباب کے تکلیف شب بیداری کی ہوئی مضطرب اور
بیقرار ہوکر زار زار رونے لگے اسیوقت سب اسباب خیرات کردیا اور کچھ اپنے پاس نہ رکھا چور یہ حال دیکھکر
بعد ترک خانمان بھگوت سرن ہوئے اور کرتارتھ ہوگئے ایک براہمن کی استری واسطے ستی ہونے کے ہمراہ
جنازہ شوہر کے جاتی تھی اسنے گسائین جی کو پرنام کری گسائین جی کی زبان سے نکلا کہ سہاگ رتی عورت نے
کہا کہ مہاراج میرا خاوند مرگیا اور یہ کنیز واسطے ستی ہونے کے جاتی ہے سہاگ کہان ہے گسائین جی نے بعد تامل
فرمایا کہ اگر بھگوت بھگتی مع قبائل قبول کرے تو بھگوت کو سب کچھ طاقت ہے چنانچہ سب نے بھگوت بھگتی اختیار کی
اور وہ براہمن زندہ ہوگیا جب یہ معجزہ و دیگر حالات اسی قسم کے مشہور عالم ہوئے تو بادشاہ وقت کو خبر پہونچی
ایک معزز بھیجکر باعزاز واکرام سے بلایا اور تعظیم وتواضع کے ساتھ پیش آیا اور اچھے سنگاسن پر بٹھلاکر بشیرین کلامی
بولا کہ آپ کے معجزات مشہور ہین کچھ دکھلاؤ گسائین جی نے فرمایا کہ سوا سے سری رگھنندن سوامین کے معجزات
وکرامات وغیرہ کچھ نہین جانتا اور نہ کچھ ایسے مزخرفات سے کام ہے بادشاہ نے کہا کہ اپنے سوامین ہی کے
درشن کرا دو اور یہ کہکر قید کردیا گسائین جی نے ہنومان جی کو یاد کیا اسیوقت ہنومان جی کی فوج موجود
ہوئی اسقدر کہ ہر یک کنگورہ قلعہ پر اور سب مکانات مین سوا سے بندرون کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا
سپاہیان وتوابعین بادشاہ بسبب خوف اور زد وضرب کے ہاے ہاے کرتے بھاگے اور عجیب حال
ہوا کہ کوئی تو مکان کے اندر جاگھسا اور کیواڑے بند کرلیے کوئی خوف سے بیہوش ہوگیا کسی نے آنکھ
بند کرلی کسی کے جو پارچہ بندرون نے پھاڑ ڈالے تو بسبب برہنگی کے روتی تھی غرض کسیکو کوئی جگہ
پناہ کی نظر نہین آتی تھی بادشاہ سطرح جب چارپائی سے الٹا گیا تب ہوش مین آیا اور اُس ہنگامہ
حشر کو دیکھکر آنکھین روشن ہوئین سب بے حواس اور مضطرب گسائین جی کے سرن ہوا اور قدمون
مین سر رکھکر التجا کری کہ اب یہ تمام خلقت آپ کے رکھنے سے رہتی ہے رحم کرکے امان بخشو
گسائین جی نے ازراہ کرپا و دیالتا کے ہنومان جی سے بنتی کری کہ اسیوقت ہنومان جی کی فوج
انتردھیان ہوگئی اور بادشاہ کو اجازت دی کہ اب یہ مکان رگھناتھ جی کا ہوا اپنے واسطے کوئی اور

مکان تجویز کر لیوے چنانچہ بادشاہ نے اُسیوقت اُس مکان کو چھوڑ دیا اور ابتک کوئی وہان نہین
رہتا گسائین جی کاشی کو تشریف لے گئے اور ایک شخص مخالف بھگتان نے کوئی منترہ پڑھ مارنے گسائین
جی کے جیا گسائین جی نے بجواب اُسکے ایک پد مین کچھ ذکر بخدمت شیوجی مہاراج کے لکھا کہ اُسکا منتر جیب
کچھ نکر سکا بلکہ وہ شخص نادم و پشیمان ہوا پھر گسائین جی برندابن مین آئے اور نابھا مصنف بھگت مال سے
ملاقات کرکے اور اُنکی تصانیف کو سنکر بہت خوش ہوئے یہ بات جو مشہور ہی کہ گسائین جی نے مدن گوپال جی
کے درشن کرکے یہ کہا تھا کہ جب دھنش بان دھارن کروگے تب ڈنڈوت کرونگا یہ شہرت محض غلط اور
بے سروپا ہی کسواسطے کہ گسائین جی نے رامائین و نیز کتب دیگر وغیرہ اپنے گرنتھون مین قطع نظر سب دیوتاون سے
پاپی اور دشٹ لوگون تک کو ڈنڈوت کری ہے بلکہ تمام جہان کو رام روپ جانکر پرنام کیا ہو + سیا رام مے سب جگ
جانی + کرون پرنام سپریم سوبانی + پس کب خیال مین آتا ہی کہ بھگوت کے سامنے گسائین جی نے وہ ہٹ
کیا ہو اصلیت اُس شہرت کی یہ ہی کہ بموجب قاعدہ شاستر کے معمول ہی کہ آپاسک جس دیوتا کے مندر مین
جاتا ہی اپنے اشٹ کا تصور کیا کرتا ہو سو گسائین جی جب مدن گوپال جی کے سامنے گئے اور پریم منوہر مورتی
کو دیکھا تو سری رگھنندن دھنش بان دھاری تصور کرکے ڈنڈوت کری چونکہ گسائین جی بھگت صادق
اور سدھ تھے اسواسطے مدن گوپال جی نے بھی حسب تصور اُنکے اپنا روپ اُنکو دکھایا اور جب تک گسائین جی
سامنے رہے دیگر درشن کرنے والون کو بھی دھنش بان دھاری نظر آئے اور لوگون نے مُرلی کو دھنش
بان کا ہو جانا حسب خواہش گسائین جی کے جانا اسواسطے وہ شہرت ہو گئی اور کسی نے ایک دوہرہ بھی
بنا لیا ایک شخص نے برندابن مین گسائین جی سے یہ سوال کیا کہ سری کرشن پورن برہمہ اور اوتاری ہین اور
نرسنگھ باون پرسرام رگھنندن سوامین وغیرہ سب اوتار اس اوتاری کے انس اور کلا سے ہین تم
سری کرشن مہاراج کی کسواسطے اُپاسنا نہین کرتے گسائین جی اگرچہ اس سوال کا جواب بموجب بید سمرتی
و رام تاپنی و اگست سنگھتا و رام اوپ نشد وغیرہ شاسترون کے ایسا دے سکتے تھے کہ اُسکا قول منسوخ
ہو جاتا لیکن چونکہ آچارج ہمہ دان تھے اور دستور ہی کہ آچارج کسی کا اعتقاد کسی دیوتا سے کم نہین کرتے
بلکہ جس دیوتا مین جس کسی کا اعتقاد ہوتا ہی بموجب گواہی شاسترون کے زیادہ کر دیا کرتے ہین
اور اوتار آچارجون کا براے اُدھار لوگون کے ہی نہ براے نصل اسواسطے گسائین جی نے
اعتقاد اُسکا سری کرشن مہاراج سے ضعیف کرنا مناسب نہ سمجھکر بموجب اصول بھگتی مارگ کے ایسا
معقول جواب دیا کہ اُسکا اعتقاد بنا رہا اور لاجواب ہو گیا اور وہ یہ ہی کہ ہماری طبیعت شری رام چند
دسرتھ نندن کو خوبصورت نازک بدن منوہر مورتی پر سو بھایان دیکھکر لگ گئی ہی کہ نہین ڈیٹتی اگر

بقول تمہارے کچھ اشیتر تا بھی آنکھ ہی تو نہوا المراد و مزید سے بران + کتھا सूरदास سورداس جی
کی تصانیف کو سنکر ایسا کون ہی کہ جسکا دل پریم سے نہ اُمگے اور سر نہ ہل جاے جسمین لطف اور مضمون
اور حروف کی نشست اور انپراس اور محبت یعنی بھگوت کے عشق کا نباہ اور معنی صاف اور سنجیدہ
اور قافیہ تنگ اور شگفتہ ازبس ہین اور بھگوت نے جو چرتر کیے ایسے مفصل بیان کیے کہ نجیب وانی
تصور کرنا چاہیے یا بھگوت نے خود عکس اور پرتوہ اُن چرترون کا اُنکے دل مین ڈال دیا تھا بھگوت
کے جنم اور کرم اور گن اور روپ ایسے ظاہر کیے کہ جو اُنکو پڑھتا ہی یا سُنتا ہی بالضرور بہ بہ ہل ادا دل
صاف ہوکر بھگوت پراین ہوجاتا ہی اور وہ جی جو بھگوت سری کرشن مہاراج کے رشتہ دار قریب و مشیر
تدبیر و مصاحب و دوست تھے اُنکا اوتار داخل اشٹ چھاپ کے ہین اگرچہ سورداس جی کی رغبت
بھگوت کے بال چرترون مین تھی کسواسطے کہ بشن سوامین سنپردا مین تھے لیکن سرنگار نشتھا مین
اور سکھا بھاو کا پریم بھی ازبس تھا کہ سور ساگر سے ظاہر ہی مہا سورداس جی اور سور ساگر کی کس سے
بیان ہوسکتی ہی کہ جنکی کرپا سے ہزارون گنہگار سدھ اور بھاوت بھگت ہوگئے اُنکا ارادہ تھا کہ
سوا لاکھ بشن پد مین بھگوت چرترون کا کیرتن کرین لیکن جب ہفتاد و پنجہزار تصنیف کرچکے تو پرم دھام
چلے گئے بھگوت نے کہ ہمیشہ سنکلپ اور عہد اپنے بھگتون کا پورن کیا ہی باقی بشن پد خود تصنیف
کردیے اور بھوگ ازنام سور شیام مندرج کیا خانخانان وزیر اکبر بادشاہ نے کہ اُسکو علم سنسکرت اور
بھاکھا مین دستگاہ تھی اور خود بھی شاعر تھا پد سورداس جی کے جابجا سے تلاش کرکے جمع کیے اور
ایک اشرفی فی پد مقرر کردی اکثر لوگ بطمع زر خود تصنیف کرکے اور مقطع مین نام سورداس جی کا لکھکر
دے گئے جو کثرت آمد بشن پدون کی ہوئی تو یہ تجویز کی کہ ایک پد سورداس جی کا بجاے وزن کے رکھ
لیا اور پد آمد جدید اُسکے ساتھ ہموزن کرنا شروع کیا جو پد تصنیف سورداس جی کا ہوتا تھا باوجود سبک
ہونے کا غذ اور کمی اشعار کے ہموزن ہوجاتا تھا اور اگر کسی غیر شخص کا تصنیف کردہ ہوتا تھا تو باوجود
گرانی کاغذ و طوالت اشعار کے ٹنک اُترتا تھا اسیطرح امتحان کرکے سور ساگر تیار کیا بعض کی یہ روایت
ہی کہ بادشاہ مذکور نے سور ساگر جمع کرایا اور دو لاکھ بشن پد کی نوبت پہونچی امتحان یہ کیا کہ آگ مین سب
بشن پد ڈالدیے جو بشن پد کہ مصنفہ سورداس جی کا تھا وہ نہ جلا اور باقی جل گئے غرض دونون روایت
سے جو راست ہو خالی از معجزہ سور ساگر کے نہین اگر روایت مذکورہ مشہور نہوتی تب کیا آفتاب
پوشیدہ رہتا ہی سور ساگر کو بھگوت نے وہ معجزہ اور پرتاپ بخشا ہی کہ ایک ایک حرف اُسکا مثل
منتر کے ہی + کتھا नन्ददास. نندداس جی ولد جیدر اس قوم براہمن ساکن رام پور بھگوت بھگت

پریمی مشہور و معروف ہین سواے بھجن و کیرتن بھگوت کے اور کچھ کام نہ تھا تصانیف آنکی مثل پنچ ادھیاے
ورکمنی منگل دوم اسکندھ و نام مالا و انیک ارتھ و دان لیلا و مان لیلا وغیرہ وہ ہزارہا در ہزار بشن پد
مثل آنکی بھگتی کے تمام زمانہ مین مشہور ہین شاعران کا وصف آنکی شاعری مین یہ مقولہ ہی کہ اور سب
گھڑیا اور نند داس جڑیا یعنے مرصع کار مضامین باریک صاف و شستہ اس لطف اور خوبی سے
ساتھ ہین کہ خواہ نخواہ بھگوت پریم سے دل آلگتا ہی بھگتان اشٹ چھاپ مین آنکی شمار ہی اور
اشٹ چھاپ کے نام بموجب تلسی شبد ارتھ پرکاش گرنتھ مصنفہ گوپال سنگھ جی کے یہ ہین سورداس

कुम्भनदास कृष्णदास सूरदास

کرشنداس پرمانند کنبھن یہ ہر چہار صاحب چیلہ سوامین بلبھ آچارج جی کے ہوئے چترُبھج داس

परमानंद चतुर्भुजदास

چھیت سوامین نند داس گوبند داس یہ ہر چہار صاحب چیلہ بٹھل ناتھ جی خلف بلبھ آچارج جی کے

छीतस्वामी गोविन्ददास नन्ददास

تھے غرض ہر ہشت صاحب بلبھ کل سے فیضیاب ہوئے گرنتھ ہاے مصنفہ آنکے متھرا بندرابن وخصوص
گوکل مین شایق اور آیاشک کو باسانی مل سکتے ہین ✦ کتھا चतुर्भुज (चतुर्भुज) چترُبھج جی بھگوت بھگت
پریم رشک ہوئے بندرابن باس کر کے بھجن اور کیرتن مین مصروف رہتے تھے ہر روزہ بہاری جی کے
مندر مین آکے ایسے پریم اور بھاو سے نرت کرتے آنکی حالت دیکھکر اور لوگ بھی محو ہو جاتے ایک روز
بحالت نرت لنگوٹی کھل گئی اسوقت یہ خیال ہوا کہ اگر جھانجھ کا بجانا بند کر کے لنگوٹی درست کرتا ہون
تو بسبب بند ہونے تال کے نازک مزاجی پریم رجھوار اپنے سوامین کا خوف ہی اور اگر درست نہین کرتا
تو لوگ قہقہہ کرینگے یہ خیال ہوا ہی تھا کہ بھگوت نرت اور کیرتن کے رشک نے دو ہاتھ چترُبھج جی کے
جسم مین اور پیدا کر دیے کہ ان ہاتھون سے چترُبھج جی نے لنگوٹی اپنی درست کر لی اور تال جھانجھ کا بنا رہا
یہ حال دیکھکر چترُبھج جی کی بھگتی پر اور خود بدولت کی کرپا لتا اور رشکتا پر سبکو اعتقاد ہوا کتھا

मथुरादास

متھراداس جی چیلہ پردھان جی بھگوت بھگت دھرم مین سادھان صابر نیک باطن متحمل ہوئے
بھگوت نند نندن مہاراج کا اعتقاد کامل اور بھگوت کا زور اور طاقت رکھتے تھے بھگوت سوامین مین
یہ بحبت تھی کہ اپنے سر پر کلس پانی کا رکھکر لاتے اور اس پریم اور بھگتی سے راس جریر کا سنگار کیا کرتے
کہ گویا انکا ہاتھ واسطے روشن کرنے بھگوت چیتر اور بادہیج بھاو کے مثل آفتاب کے تھا اس جریر
یا کیرتن کرنے مین کبھی طمع نزدیک نہ آئی ایک دفعہ کوئی شخص بلباس لباسی سادھو کے وارد ہوا
سالگرام جی کی مورتی آسکے پاس تھی کہ خود بخود سنگھاسن سے حرکت اور جنبش کرتی تھی جب
شہر مین یہ کرامات آسکی مشہور ہوئی تو ایک چیلہ سوامین موصوف کا یہ حال دیکھ آیا اور سوامین
جی نے درخواست قدم رنجہ فرمانے کی کری سوامین جی کہ جہ دان تھے آسکے سحر اور حال سے

واقف ہو گئے اور وہان جانے سے انکار کیا بدین وجہ کہ شاید مورتی حرکت سے بند رہے اور
اُس شخص کو رنج ہو لیکن اُس چیلے نے قدم پکڑ کر استبداد کیا لاچار تشریف لے گئے اور بفور
اُنکے پہونچنے کے وہ مورتی حرکت سے باز رہی ہر چند اس ساحر نے تدبیرات کری لیکن کچھ نہین رفت
نہوا اور سوامین جی کے سبب سے اپنی کرامات کا موقوف ہونا جانکر موٹھ منتر واسطے مارنے
سوامین جی کے چلایا لیکن وہ منتر کچھ نہ کر سکا اور واپس ہو کر اُسی ساحر کو لپٹ گیا جب وہ مثل
مردہ کے ہو گیا تو سوامین جی کو رحم آیا اور زندہ کر دیا ساحر مذکور نے یہ پرتاپ بھگوت کا جو دیکھا تو
معتقد ہوا اور سوامین جی کا چیلہ ہو کر بھجن اور سیوا مین مصروف ہو گیا + کتھا ٥٩

सुखानंद जी

سکھانند جی سنسار یعنے آواگون کا خوف دور کرنے کو اور بھگتی دان دینے کو یکتا اپنے عصر کے
ہوئے تصانیف اُنکی مثل گورو منتر یا منتر شاستر کے مشہور و معروف ہین مقطع مین جو ان اپنا نام مندرج
کیا وہان بھگوت کا نام سکھ ساگر لکھا جسطرح چند سکھی نے ہر یک پد مین بعد اپنے نام کے بالکرشن نام
اور میران بائی جی نے گردھر ناگر نام لکھا ہی بھگوت گن اور چرتر اور کتھا کے بھجن کیرتن مین محبت کمال
تھی اور پریمی اسقدر تھے کہ ہر وقت بھگوت پریم کا جل آنکھون سے جاری رہتا تھا بھگوت بھگت جو
مثل کمل ہین اُنکی خدمت اور پالن کرنے کے واسطے مثل نرمل سرو ور کے تھے + کتھا ٦٠

श्रीभट्ट

٥٧ خوشی کی بنیاد ١٢

سری بھٹ جی نے آنند کند برج چند مہاراج اور برکھبھان کشوری کے بھجن سمرن کا ایسا سامان قوی
اس جہان مین کر دیا کہ سنسار سمندر سے اُترنے کو مثل کشتی کے ہی یعنے مادھرج اُپاسنا کے جو
سو بھایان چرتر پریا پریتم مہاراج کے ہین وے اپنی تصانیف مین اس فصاحت اور خوش کلامی
اور خوبصورتی کے ساتھ بیان کیے کہ بالضرور دل نرم ہو کر نول کشور اور نول کشوری مہاراج کے
چرتر اور پریم مین مگن ہوتا ہی جنکا سو جس واسطے دور کرنے تاریکی دل اور شبہہ اور تکلیف کے
مثل چندرمان کے ہی واضح ہو کہ تاریکی سے مراد اگیان کی ہی یعنے یہ نسجاننا کہ ایشر کسکو کہتے
ہین اور جیو کیا ہی شبہہ اس بات کا کہ جیو اور جسم علحدہ علحدہ ہین یا جیو کو ہی جسم اور جسم کو ہی
جیو کہتے ہین سنسار کیا چیز ہی اور مایا کیا ہی تکلیفات کا مطلب جنم لینے اور مرنے سے ہی سو تاریکی
وغیرہ مذکورہ بالا سری بھٹ جی کی سوجس اور چرترون سے دور ہو جاتی ہی + کتھا ٦١

वर्द्धमान व गंगल

بردھمان و گنگل ہر دو مہا ویسران بھیشم بھٹ پرم بھگت اور بھگتی کے مستقل کرنے والے
ہوئے بھگوت چرتر اور شری مد بھاگوت کی کیرتن کا دریا جاری کرکے اس جہان کو نرمل کیا اور
گناہون سے پاک کر دیا بھگوت بھگتون سے اسقدر محبت کہ ہر وقت اُنکے ہمراہ اور ست سنگ مین

رہتے تھے شری جسو دھانندن مہاراج کے بھجن و سمرن سے عشق تھا اور مہاجزا اور رتھا جون پریرحم ۱۰
کتھا ۱۲
कृष्णदास
کرشنداس جی معروف چالاک کی تصنیفات چرچری چھند وبشن پد وغیرہ کے ایسے جہان مین مشہور و عالمگیر ہوئے کہ سمدر کے کنارہ تک پہونچے جداجدا اگرچہ ہریک چرتر مثل گوہر بیش بہا ہیں مگر قابل یادگار دو ہیں چرتر و پنج ادھیاے درکمنی منگل و بھگوت بھجن بدھ وغیرہ کے تصنیف کیے مقطع مین بعد اپنے نام کے گرراج دھرن نام بھگوت کا مندرج کیا کرتے تھے اور بھگوت بھگت جو مثل طاؤس کے ہین اُنکے سکھ دینے والے مثل ابر کے ہوئے بیشک لوگون کو بھگوت سنمکھ کرنے کے واسطے اُنکا اوتار ہوا + کتھا ۱۳
नारायण
نارائن مصر فولانبس مین پرم بھگت ہوئے بھاگوت کی کیرتن مین تو مادرزمانہ نے ایک اُنکو ہی پیدا کیا مطلب اسکا یہ ہی کہ بدریکاشرم کیطرف خود سکھدیو جی نے بھاگوت اُنکو پڑھائی پس یکیا ہونا ثابت ہوگیا کہ خاص شکدیو جی سے بھاگوت پڑھنے والا سواے اُنکے دوسرا کوئی اور نہین ہوا جنکے پاس بھگوت بھگتون کا سماج ہمیشہ رہتا تھا اور دس طرحکی جو بھگتی ہی اسکے عامل اور مخزن تھے تنتر شاستر اور بید اور پوران وغیرہ کو بخوبی سمجھ اور بچار کر اُسکا مطلب اور خلاصہ وہ تحقیق اور انتخاب کیا کہ جو برہسپت اور شکدیو اور سنکادک اور بیاس اور نارد وغیرہ کے مقبول اور منظور ہی سندھا بودہ یعنے امرت کے برابر جنکی داستگی اور واقفیت تھی اور گنگا کے برابر جنکا درشن تھا اب تک جنکی پرم پوتر جسکا سائبان واسطے دور کرنے دھوپ اواگون کے جہان پر چھایا ہوا ہی سُدھا بودہ لفظ لکھنے سے مطلب اصل مصنف کا یہ ہی کہ خود تو نارائن مصر کے زندہ جاوید ہونے مین کچھ شک ہی نہین لیکن بھگوت چرترون کا آب حیات جس شخص نے انسے نوش کیا یعنی بھاگوت کو اُنکی زبان سے سنا یا کچھ اوپدیش پایا تو وہ بھی بالضرور زندہ جاوید ہوگیا + کتھا ۱۴
कमलाकर
کملاکر بھٹ جی پرم بھگت اور پنڈت سب شاستروں کے جاننے والے ہوئے اور آپ اپنا شاستر کے تودھا تھے کہ مخالفین کو بحث مین فتح کر کے بھگوت بھگتی پر قائم کیا اور مادہ سنپردا مین ایسے تھے کہ گویا مادھو آچارج کا اوتار ہین مادھو آچارج موصوف نے جو بھاگوت کی دگبجے شرح تصنیف کری ہی اسکے موافق بھاگوت کا کیرتن اور بیان کیا کرتے تھے سب سمرتی اور پوران کے موافق بھگوت سے سنمکھ جگرکی بزرگی اور مہابیان کر کے جو علامت اُنکی دھارن کری اور بھگوت کے جو اوتار ہوئے سب کو پورن اوتار سمجھا کسی مین کچھ فرق نہ کیا + کتھا ۱۵
परमानन्द जी.
پرمانند جی گوپکاون کے موافق بھگوت کے عشق اور پریم مین محو اور مستغرق رہتے تھے سری برج کشور سوامین کے چرتر بتصور عمر دوازدہ سالہ و شانزدہ سالہ ایسے کیرتن کیے کہ مشہور و معروف

ہین اور جو آنھون نے سوبھا اور خوبصورتی اور حسن اور لیلا ناٹ ناگر مہاراج کی نہایت پریم سے
بیان کی تو کچھ تعجب نہین کہ وہ سوبھا و چیترانکے جسمہائے ظاہر و باطن کے روبرو تھے بھگوت کے
پریم اور تصور مین ایسے مگن رہتے تھے کہ ہر وقت آنکھون سے پریم کا جل جاری رہتا تھا اور
آواز مین تغیر اور استادگی موے جسم کی ہر لحظہ ہوتی تھی سوبھا دھام مہاراج کی سوبھا مین ایسے
ہو گئے اور اُس رنگ مین رنگے ہوئے تھے اور تصانیف مین بعد اپنے نام کے سارنگ لقب
بھگوت کا اکثر تحریر فرماتے تھے انکی تصانیف بھگوت پریم کو از بس بڑھاتے ہین اور ممکن نہین
کہ بھگوت کے تصور اور دھیان مین طبیعت نہ لگے شٹ چھاپ مین انکی بھی شمار ہے

نشستہائے ششم در بیان بھیکھہ مشتمل بر کتھا ہشت بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی دھجا ریکھا کو ڈنڈوت کر کے جگ اوتار کو پرنام
کرتا ہون جن سے بیوسوت وغیرہ راجگان جگ اور دھرم کا اُپدیش پاکر سنسار سمدر سے پار ہوئے
واضح ہو کہ واسطے حصول بھگوت کے دو قسم کے لباس ہین ایک انتریہ یعنے اندرونہ کے
بچار یعنے سوچنا اور سمجھنا سار اور اسار کا بیراگ یعنے ترک کرنا برہما کے لوک تک کے لذائذ اور نعمات
کا شم یعنے دل کا روکنا دم یعنے سنجم اور نیم کے ذریعہ سے محسوسات کو قابو مین کرنا اپرتی یعنے دلکو
پھر اُن لذائذ کی طرف نہ جانے دینا تتیکھیا یعنے برداشت دکھ سکھ نیک و بد وغیرہ کی سردھا یعنے
اعتقاد گورو کے قول اور بھگوت مین سمادھان یعنے بھگوت تصور کی سمادھی دوم لباس باہر
یعنے ظاہری مین کہ جنکو پنچ سنسکار کہتے ہین اول اوردھ پنڈ یعنے تلک دوم مدرا یعنے سنکھ چکر
بھگوت شسترون کی علامت جسم پر لگانے سوم مالا چہارم منتر پنجم نام اور بعضے بجائے نام کے بچار بھی
کہتے ہین اور یہ پانچون سنسکار گرہستی یعنے دنیادار ہو یا تارک دنیا سبکو واجب ہین کہ پدم پوران ہارت
و پراسر وغیرہ سمرتی و منتر شاستر کے قول اس بات مین متفق ہین اور بید سمرتی کے خاص حکم ملتے
ہین اسقدر فرق ہی کہ جو دنیادار ہین انکا نام اگرچہ بروقت سنسکار تجویز ہو جاتا ہی لیکن مشہور
وہی رہتا ہی کہ جو بروقت پیدائش کے رکھا گیا تھا اور جو گرہستھ یعنے خانہ داری سے علیحدہ ہو جاتے
ہین انکا نام وہ مشہور ہوتا ہی کہ جو بروقت سنسکار گورو نے عنایت فرمایا لباس ممدوحہ کی کیا
مہما اور بزرگی لکھی جاے کہ واسطے حصول بھگوت کے ذریعہ کامل سب سے اول ہی پدم پوران
مین لکھا ہی کہ جنکے گلے مین تلسی خواہ کمل کے پھولون کی مالا اور بھگوت شسترون کا نشان

ما تھون پہ اور تلک پیشانی پر ہی ایسے بیشنو تمام جہان کو پوتر کرتے ہین آگم سار تنتر کا حکم ہی کہ جو صرف
مالا دھاری بیشنو ہی یعنے لباس لباسی بیشنو کا رکھتا ہی وہ شخص برہما وغیرہ کی بھی پرستش کے لائق ہی
اور آدمیون کی تو کیا حقیقت ہی پھر تنتر شاستر کا قول ہی کہ مالا اور تلک اور بھگوت شستر ون کے نشان
جس شخص کے جسم پر موجود ہین اگر وہ چانڈال بھی ہی تو بھی لائق پرستش کے ہی مہا بھارت میں بھیشم پرب مین
لکھا ہی کہ براہمن ہو خواہ چھتری خواہ بیس خواہ شودر جب کسی نے لباس مذکورہ بالا دھارن کیا ہی وہ
پوجا اور دنڈوت کرنے کے لائق ہی اور وہی سب کرمون کا عامل ہی اگر شودر بھی ہی تو ایسا ہی کہ براہمن
کو بھی ملنا مشکل ہی اور علے ہذا القیاس صدہا ہزارہا اشلوک ہین اور کیون نہ اسقدر رتبہ و بزرگی اس
لباس کی ہووے کہ بلا اسکے کوئی راہ واسطے مغفرت اور نجات کے نظر نہین آتی فرض کیا کہ کسی نے
بلا کسی سنپرداے کے بھجن کیرتن کا ارادہ کیا تو وہ بھجن کیرتن کس قاعدہ اور طریق سے کریگا یا تو یہ بات ہوگی
کہ بسبب نہ ملنے کسی طریق اور قاعدہ کے سب ارادہ بھجن وغیرہ کا چھوڑ دیگا اور اگر ارادہ مستقل اور
مضبوط ہی تو ہار جھکھ مار کر کسی نہ کسی سنپرداے کو قبول کریگا کسواسطے کہ جس قاعدہ اور طریق ذہنی سے
بھجن شروع کریگا وہ کسی نہ کسی سنپرداے سے متعلق ہوگا اور جب کہ کسی سنپرداے کے تعلق ہوا تو بالضرور قواعد
اس سنپرداے کے قبول کرنے پڑینگے اور جبکہ قواعد قبول کیے تو سب سے اول قاعدہ سنسکار مذکورہ کا ہی
اور سب بیشنو اور شیو و ساکت و شاکت وغیرہ اس بات مین متفق ہین چنانچہ جسقدر رکھیشر اور بھگت
تا بر ہما گذرے ہین سب کو اول سنسکار گورو منتر اپدیش ہوا ہی بلا منتر وغیرہ کے کسی کی مغفرت نہ آجتک
ہوئی نہ آیندہ ہوگی اور شاستر ونکا حکم عام ہر یک جگہ پر ہی اگر براہمن بالک کا سنسکار آٹھ برس کی عمر مین اور
چھتری کا گیارہ بارہ برس کی اور بیس کا سولہ برس کی عمر مین نہ کیا جاوے تو وہ اپنی قوم یعنے برن سے
پتت ہوجاتا ہی یعنے گر جاتا ہی پس بہرحال سنسکار مذکورہ کا ہونا مقدم اور واجب تر ہی اگر کسیکو یہ گفتگو ہو کہ
ظاہری لباس بنانے سے کیا فائدہ ہوگا دل کا لباس درست کرنا چاہیے تو واضح ہو کہ اولاً اس بات مین گفتگو
اور دلیل کی گنجایش نہین کسواسطے کہ شاستر کے احکام ہین کسکو طاقت چون و چرا کی ہی اسکے موافق
عمل واجب ہی قطع نظر ازان غور کر لینا ضرور ہی کہ کسی شخص کو آجتک از روز پیدایش دنیا یکایک
بلا ظاہری لباس و بھجن کے باطن کی صفائی نصیب ہوتی ہی جو معترضین کو ہوگی جب ظاہری بھجن
بہرت نیم جپ تپ وغیرہ کرتے ہین تب صدہا جنم مین باطن کا درجہ نصیب ہوتا ہی علاوہ ازان
ظاہر ہی کہ سنگ پارس آہن کو طلا کر دیتا ہی سو یہ لباس ظاہری مثل پارس کے ہی بیشک اندرونہ کے
نقص کو دور کر دیگا پھر تلسی اور بھگوت سے سنکھ چکر وغیرہ کا ست سنگ ہی اور ست سنگ کا مہاتم پہلے

تحریر ہو چکا ہی بھیر مثل تیر تیھ کے ہی کہ دل کو صاف کردنیا خاصہ تیرتھون کا ہی سیاہی اسوقت کہلاتا ہی
کہ جب تلوار باندھتا ہی بلادھجا علیحدہ علیحدہ قسم کے ٹھاکر دوارہ وشیوالہ وغیرہ کی امتیاز نہین
ہوتی بیل پر ترسول کا داغ دیتے ہین شیوجی کا نادیہ مشہور ہوتا ہی کالو کہار گورو کہاران کا ذکر ہی کہ
کسی راجہ دھرما کی عملداری مین مچھلی پکڑتا تھا راجہ کو آتا دیکھکر بخوف جان کے جال تالاب مین چھوڑ
دیا اور گل تالاب کا تلک کرکے اور روانہ ہوے جال کی مالا لیکر بطور سادھان کے بیٹھ گیا راجہ نے
اُسکو سادھو جانا ڈنڈوت کری اور کچھ نذر کرکے روانہ ہوا کالو نذکور اُسیوقت تارک دنیا ہوکر بھگوت
سرن ہوا اور یہ دوہرہ پڑھا + بانا بڑا دیال کا تلک چھاپ اور مال + جم ڈرپے کالو کہے بھیے مانے
بھوپال + درین صور تہا بہت واجب اور ضرور ہی کہ اول لباس بشنوی بسد گورو سے حاصل کرے سو
منجملہ ہر پنج سنکار مذکورہ کے اول اوردہ پنڈ یعنے تلک ہی اُسکے واسطے حکم اتہربن بید کے آپ نشد
مین یہ ہی کہ بھگوت چرن کی علامت یعنی تلک اپنے خانہ کو جو کوئی دھارن کرتا ہی اور وہ تلک درمیانسے
خالی ہووے اور اونچا یعنے کھڑا ہو وہ شخص بھگوت کو عزیز ہی اور صاحب ثواب اور مکتی والا دیگر پورانون
کے قول بسبب ترجمہ کردینے بید شرتی کے لکھنے ضرور نہ سمجھے سو بہ تعمیل حکم بید اور پورانون کے ہر چہار
سنپردا مین رواج تلک مذکور کا ہی لیکن صورت تلک کی بنانے مین باہم کچھ اختلاف سری سنپردا مین
ہر دو طرف مابین پیشانی کے بھگوت چرنون کی علامت بناکر سنگھاسن مابین ہر دو ابرو کے لگاتے ہین
اور درمیان مین روری سرخ یا زرد کا خط مثل شعلہ چراغ کے کھینچتے ہین کہ اُسکا نام سری ہی اور وجہ انزاع
کرنے سری کے واسطے یاد و تصور اس بات کی ہی کہ یہ علامت اُن چرن کملون کی ہی جنکا سیون
سری یعنی لچھمی ہر وقت کرتی ہی واضح ہو کہ اس سنپردا مین دو فریق ہین ایکے ٹڈگل دوم تنگل سو سنگھاسن
کے لگانے مین اندکے فرق مابین ہر دو فریق کے ہی مادہ سنپردا مین دو خط باریک اونچے لگاکر
سنگاسن زیر ہر دو ابرو کے لگاتے ہین اور سنگھاسن کے نیچے ایک علامت مثل پیکان تیر جانب
ناک کے نمودار کرتے ہین نمارک سنپردا مین دو خط باریک بیچ مین ایک بندی خرد شیام مندنی کی یا عقیدے
لگانے کا دستور ہی اور سنگھاسن باریک خط کا مثل خط تلک کے بشن سوامین سنپردا مین دو خط باریک
اور نیچے اُسکے سنگھاسن لگاکر بیچ مین خالی چھوڑ دیتے ہین اور بعض بندی بھی لگاتے ہین بیاس جی نے
جو اختراع اپنی سنپردا کا کیا تو نمارک سنپردا سے اُنکے تلک مین یہ فرق قلیل ہی کہ نمارک سنپردا مین تلک
کا سنگھاسن زیر ہر دو ابرو کے لگایا جاتا ہی اور بیاس جی کی سنپردا مین سنگاسن نوک بینی پر لگاکر
وہین سے تلک شروع کرتے ہین ہت ہربنس جی کی سنپردا کا موافق نمارک سنپردا کے ہی اور را مانند

جی کی سنپرداکا موافق سری سنپردا کے ہر چار سنپردامین بارہ عضو پہ تلک کرنا لکھا ہی اور جملہ تلک کے منتر علٰحدہ علٰحدہ ہین نمارک سنپردامین ہر دو خط کے بیچ مین بندی یعنے نقطہ کا لگانا اور مادہ اور بشن سوامین سنپردامین نہ لگانا جو رائج ہی تو وجہ یہ ہی کہ ایک اشلوک مین حکم واسطے لگانے تلک کے یہ ہی کہ درمیان سونیہ رکھے سونیہ لفظ کے دو معنی ہین ایک خالی دوم نقطہ سو نمارک سنپردامین تو نقطہ کے معنی تصور کیے گئے اور مادہ اور بشن سوامین سنپردامین خالی کے شری سنپردامین سوائے گوپی چندن کے دیگر تیرتھون مثل چترکوٹ و تو ادری وغیرہ کے مرتکا یعنی گل کا تلک لگانا جائز ہی باقی ہر سہ سنپردامین گوپی چندن کا دبلا چاری دیگر تیرتھون کی مرتکا کا لیکن بشن سوامین سنپردامین زعفران وغیرہ کا بھی لگا لیتے ہین اگرچہ چند تفریق دیگر متاخرین کال نے تلک کے بنانے مین کری ہین لیکن اصل اچاریون نے جو رواج دیا تھا اور زیادہ تر مروج ہی وہ حال تحریر ہوا اور علامت تلک کے یہ ہین

अथर्वण

دوم سنسکار مدراکا ہی اور اتھرن بید کی سرتی حکم دیتی ہی کہ جو کوئی شخص بھگوت سے سنکھ چکر پر شستر دون کے تپت مدرا دونون بازو پر لگاتا ہی سو بشن مہاراج کے پرم پد کو جاتا ہی اور اسیطرح دوسری سرتی مطابق مضمون بالا کبھی بشی چند بالفاظ کے ہی بدم پوران و اسکند پوران وغیرہ مین بھی ایسا ہی حکم ہی اگرچہ چارون سنپردا والے تسلیم احکام مذکورہ مین متفق ہین لیکن شری سنپردامین یہ دستور ہی کہ ہر وقت دیکھیا فی الفور

दीक्षा

تپت مدرا دھارن کرا دیتے ہین دنیا دار ہو خواہ تارک دنیا اور باقی ہر سہ سنپردامین بشہادت ایک پوران کے سیتل مدراکا دستور ہی یعنے گوپی چندن سے علامت سنکھ چکر کی بازو اور سینہ پر کر لیتے ہین اگرچہ متقدمین بعض سنپردا نے بشہادت پورانون کے تپت مدرا دھارن کرنے خاص ایک مقام دوارکا تحریر کی ہی لیکن دنیا دارون مین رائج نہین بعد ترک خانہ داری ضروری اور فرض ہی سوم سنسکار مالاکا ہی تلسی کی خواہ کمل کے پھلون کی جائز ہی تلسی کا مہاتم جابجا ہر یک پوران مین مندرج ہے اسواسطے حرف بحرف ترجمہ ضرور نہ سمجھا خلاصہ یہ ہی کہ تلسی کے دھارن کرنے والے کو بالضرور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہی اور وقت مرگ کے تلسی کی مالا یا کنٹھی خواہ تلسی کی گل اس شخص کے جسم پر ہو

تو جمراج کا خوف نہین ہوتا سدگت کو جاتا ہی پدم پوران مین لکھا ہی کہ جو بالا جوب کد نت وغیرہ اشجار بندرابن سے بنی ہو اُسکا مہاتم مثل تلسی کے مالا کے چہارم سنسکار منتر ہی سو اُسکی مہا ہریک کو معلوم ہی کہ بنیاد سب سنپرداؤن کی اور سب بید و شاستروں کا سارہ و خلاصہ اور بھگوت کو جلد پہونچا دینے والا اور برآرندۂ حاجات دنیا و آخرت کا منتر ہی سو بھگوت مین اور منتر مین فرق نہین ہی بھگوت منتر کے قابو مین ہی سب بید اور پوران اُس منتر کی مہا کو بیان کرتے ہین اسواسطے کسی سمرتی وغیرہ کے ترجمہ کی ضرورت نہین سو منتر چارون سنپردا و نیز دیگر سنپرداؤن کے جدا جدا ہین اگر یہ اعتراض ہو کہ ایک ایشر کا منتر جدا جدا کسواسطے ہی سو یہ تمثیل اس اعتراض کو بخوبی رفع کرتی ہی کہ ایک شخص کو کوئی باپ کوئی دادا کوئی بیٹا کوئی بھائی کوئی چچا کوئی تایا وغیرہ صدہا نام و لقب سے پکارتے ہین اور وہ شخص ہر ایک نام و لقب سے مخاطب ہوتا ہی اسیطرح وہ بھگوت جس نام اور منتر سے یاد کیا جاوے مخاطب ہوتا ہی پنجم سنسکار نام کا تبدیل کرتا ہی اسکے واسطے کسی تحریر و دلیل کی حاجت نہین جسطرح فریق مین جو کوئی ہوتا ہی اُسکا نام رکھا جاتا ہی پلٹن مین نوکر ہو تو سپاہی کہتے ہین اور سوارون مین نوکر ہو تو سوار سری سنپردا کے سنیاسی بلفظ त्रिदंडी تر ڈنڈی مشہور ہوتے ہین ایک ڈنڈ جوت ڈھاک کا دوم سکھا یعنی शिखा چوٹی کا سوم سوتر सूत्र یعنے جگیوپویت کا نام گری پوری تیرتھ مٹن وغیرہ وقت سنیاس کے رکھے جاتے ہین پوشش پارچہ سفید یا رنگ گل کا ثل گیرو و شنجرف وغیرہ کے مروج ہی اور قبل از سنیاس سب سنپرداؤن مین سب رنگ کی پوشش جو بشل نیل وغیرہ کے خلاف شاستر نہووے جائز ہی مادم سنپردا مین بھی قاعدہ سنیاس کا جاری ہی اُنکے قواعد کچھ سری سنپردا سے اور کچھ سمارت سنپردا سے ملتے ہین اور نام بھی حسب دستور سری सम्प्रदाय سنپردا کے رکھے جاتے ہین نمارک سنپردا مین دستور سنیاس کا معلوم نہین ہوتا بشن سوامین سنپردا مین بجاے سنیاس کے سمرنی مارگ ہی اُسکو برہمہ سمبندھ ब्रह्मसम्बन्ध بھی کہتے ہین اور اخیر درجہ کا نام مرجاد پالن मर्य्यादापालन ہی کہ بعد سنسکار معمولی اپنی سنپردا کے دھارن کرتے ہین برکت نہین ہوتے برن بنا رہتا ہی سمارت سنپردا جو علاوہ ہر چہار سنپردا مذکورۂ بالا سے ہی اور اُسکے اخیر آچارج شنکر سوامین ہوئے اسکے تلک کا دستور ترپنڈ خواہ بٹ اکار یعنی علامت مثل برگ برگد چندن خواہ بھسم خواہ گوپی چندن یا تیرتھ کی مٹی کا سے ہی ؎

त्रिपुंड



ترپنڈ

اور مالا کمل و تلسی و حیاپوتہ و ردرا کھچھ وغیرہ کی و کاتری وغیرہ سب قسم کے منتر ہین مدرا لگانے کا دستور
نہین متروک جانتے ہین نام وہی رہتا ہی جو بروقت تولد رکھا گیا ہر وقت جگیوپویت جو سنسکار ہوا
اُسکو کافی سمجھتے ہین پھر گورو نہین کرتے سنیاس کا اس سنپرداے مین یہ دستور ہی کہ شکھا سوتر دور
کر دیتے ہین صرف ایک ڈنڈ چوب کا رکھتے ہین اور نام بھی اُسیوقت بدلا جاتا ہی اور اس سنپرداے مین
سنیاسیون کے دش نام مقرر ہین کہ شجرہ مندرجہ کتھاے شنکر سوامی مین تحریر ہوے پوشش پارچہ
رنگت گل کافی مثل گیرو و شنجرف کے جائز ہی ماسواے ترہنڈ بھسم کا براہمن سے سواے اور کسی کے ہاتھ کا
نہ کھانا کرمونکا کرنے نہ کرنے کو برابر سمجھنا وعلے ہذا القیاس دیگر دھرم سب سنیاسیون کے برابر ہین
اصل سنیاسی وہ ہین جو ڈنڈ دھارن رکھتے ہین اور سب سنپرداے مین بہ لقب ڈنڈی سوامی ملقب ہین
اکثر ان اضلاع و کاشی وغیرہ مین آتے ہین ستے رگھنندن سوامین ستے دین تتبل ستے دنیدیال ستے
کرنا گر کبھی کرپا کرکے اس اپنے خانہ زاد کی طرف بھی نگاہ توجہ کی فرماؤگے سے ناتھ بھلا ہون یا برا
جیسا ہون آپ کا ہون جسطرح لاکھون کرورون جنم سے اس میرے دل نے مجکو اپنے قابو مین رکھا ہی
اسیطرح کبھی مجکو بھی تو ایسا کردو کہ مین دل کو اپنے قابو مین کرلون اور فی الحقیقت اگرچہ ہمیشہ کا
گنہگار ہون لیکن میری طرف خیال کیا ضرور ہی آپ اپنی بردتیت پاونتا پر خیال فرما دین کہ کوتان کوٹ
पतितपावन
مہاپاپی اور پاپی ایک نام کے ذریعہ سے پاک صاف ہوے اور ہوتے ہین اور یہ درخواست میری ایسی
نہین کہ جسکا ایجاب مشکل ہو تھوڑی سی بات یہ چاہتا ہون کہ وہ سماج آپ کا جو اختتام دیباچہ مین مندرج
ہوا ہر وقت میرے دل مین بسا رہے کہین رہون دوزخ مین یا بہشت مین * کبت بسی رہے جس جھب
बसी रहै शशि छबि ज्यों मन चकोरन
جیون ہین چکورن کے ال مت مالتی سومن مین بسی رہے * بسی رہے گج من ریوا کی رحیرین مور کی رچ
क अलि मति मालती सुमन मे बसी रहे बसी रहे पगन मेरे वावी रुधिर तु मोर की रुधि घटायन मे बसी रहे, बसी रहे
گھٹا گھن مین بسی رہے * بسی رہے سری پت سدن کملا جو جیسے مرن چھدھا جیون جوا جون مین بسی
श्रीपति सदन कमला ज्यों जैसे तम मद छुधा ज्यों जवा जुवन में बसी रहै, सो मैं तेरे जैसे कीलपन स्वाम कीर्ति तिहारी
رہے * بسی رہے یو مین میرے جیسے کی لکن سام مورت تمہاری مورے من مین بسی رہے * کتھا
रसखानि
मोरि मन मे बसी रहे.
رسکھان جی پریم بھگت بھگوت کے ہونے سے پہلے مسلمان تھے بعزم طواف کعبہ جو برندابن مین پہونچے تو پہلے
جمنون کے ثوابون نے ظہور کیا یعنے برج چند مہاراج کے اس سروپ سوبھایان پریم سندر سے کہ مور مکٹ
سر پر بالا پہنے ہوئے زیورات ہر یک جسم و عضو مین براجمان پھول جابجا گتھے ہوئے لباس زرق برق
کا سوبھت ایک ہاتھ مین مرلی اور دوسرے ہاتھ مین چھڑی گو چراتے ہین درشن ہوئے بمجرد
دیکھنے اس روپ مادھری اور دلربا کے کچھ حالت اورہی ہوگئی اور اوس روپ مین محو ہوکر
بیہوش زمین پر گر پڑے مرشد ہمراہ تھا غش سمجھکر درپی علاج ہوا اور پکارا کہ آنکھین کھولو

کہ گنہگار ہون
پاک کرنے والا

رسکھان جی نے کہ انکو اسیوقت سب علوم اور مطالب ظاہر و باطن و شاعری سے بہرہ ہو گیا تھا
کبت مین اُس منوہر مورتی کا جو دیکھی تھی دھیان بیان کرکے اخیر مین کہا کہ آنکھین کیا کھولون
وہ مورتی دلمین بس گئی ہی مرشد نے کہا کہ کعبے کو چلو رسکھان جی نے جواب دیا کہ کیا کعبہ اور کیسا
قبلہ جو ہی سو سب یہان موجود ہی اور اب مین کہان جاتا ہون برج کا ہو چکا اور ایک کبت مین مے
بیان کیا کہ اگر آدمی کا جسم مجکو ملیگا تو برج کے گوال اور لوگون مین رہونگا اور اگر بہایم ہوا تو نند بابا کی
گئو بچھڑون مین اگر سنگ ہونگا تو گرراج کا اور اگر پرندہ ہوا تو برج کے درختون کا مرشد کو ان کلمات سے
تعجب ہوا اور چاہا کہ رتھ پر ڈالکر زبردستی لیجاوُن رسکھان جی بھاگ کر بن مین جا چھپے اور برندابن مین
باس کرکے ہزارہا کبت برندابن کے وصف و بھاو و سو بھا پریا پریتم کے تصنیف کرکے بھیٹ کیے اور
لباس بیشنوی دھارن کیا مالا کثیر پہنا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ ایک دو مالا بھی کافی ہین اسقدر
کثرت کی کیا ضرورت ہی جواب دیا کہ مالا اشخاص مثل سنگ کو بھی سنسار سمدر سے پار اُتار دیتا ہی سو جو
شخص مثل چھوٹے پتھر کے ہی اُسکو تو ایک دو کافی ہین اور مین کہ مثل سنگ کلان کے ہون مجکو بہت
رکھنے واجب ہین ٭ کبت بھگوانداس جی ساکن متھرا بھگوت کے بھجن اور بھاو مین مستقل भगवानदास
اور مشکل ہنرون کو بآسانی جاننے والے سری مدبھاگوت کے پریمی سروتا اور اُسکے پوشیدہ رموز
اور رس کے واقف بھگوت بھگتون کے معتقد اور خوبصورت کہ جنکے دیکھنے سے طبیعت کو فرحت
ہو اور بھگوت کے جو دھام ہین اُنکے خادم متحمل نیک باطن نیک خصلت نیک مرد نیاک اوصاف تھے
ایک دفعہ بادشاہ کا گذر متھرا جی مین ہوا تلک مالا وغیرہ کا رواج بکثرت دیکھکر امتحاناً حکم مشتہر کرایا کہ
جو کوئی تلک مالا دھارن کریگا مارا جاویگا اسپر اکثرون نے ترک کیا لیکن بھگوانداس جی نے کچھ خوف
نہ کیا بلکہ مع لواحقان بہ نسبت سابق کے بہت روشن تلک دھارن کرکے اور بجاے ایک مالا کے
دو مالا پہنکر بادشاہ کے روبرو ارادتاً آئے بادشاہ نے چین بجبین ہوکر باعث عدول حکمی کا پوچھا
بھگوانداس جی نے بلا خوف و اندیشہ جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین اگر بحالت موجودگی تلک اور
مالا کے جان جاوے تو مغفرت ہوتی ہی اب کہ ہمکو اپنی موت معلوم ہوگئی تو تلک اور مالا اچھی طرح
دھارن کیے کہ بلا تکلف مغفرت ہو بادشاہ یہ اعتقاد کامل بھگوانداس جی کا دیکھکر کمال خوش ہوا اور
فرمایا کہ جو کچھ مطلوب ہو درخواست کرو بھگوانداس جی نے کہا کہ متھرا جی سے باہر جانا نہین چاہتا
بادشاہ نے متھرا جی کو التمغا لکھ دیا اور پھر کسی سے کچھ تعرض تلک اور مالا کا نہ کیا بعد ازان
بھگوانداس جی نے مدت تک عاملی متھرا جی کی کری ہر دیو جی کا مندر اور مانسی گنگا تالاب گوردھن

جی مین انکا بنوایا ہی + کتھا चतुर्भुज. چترُبھج راجہ کرولی ایسے بھگوت بھگت سادھ سیوی
بھیکھ نشٹھی ہوئے کہ انکی تمثیل کو کوئی راجہ نہین ملتا بھگتون کی آمد کا حال سُنکر اسطرح واسطے
استقبال کے جاتے تھے کہ جسطرح کوئی خادم اور نوکر اپنے آقا کی خدمت مین جاتا ہی گھر پرلاکر بھگوت
کے موافق اُسکی پوجا اور بڑائی کیا کرتے اور راجہ رانی اپنے ہاتھ سے اُنکے چرن دھوتے اور
دھوپ دیپ وغیرہ دیکر اُنکے آگے نرت اور کیرتن کرتے شہر کے ہر چہار طرف چار چار کوس پر چوکی
متعین تھی کہ جو کوئی شخص مالا دھاری آوے اسکی اطلاع کرین ایک راجہ نے یہ حال بھیکھ سیوا
اور بھگتی کا سُنا کہنے لگا کہ اگر لائق نالائق کی امتیاز نہین تو تعریف بھگتی کی کیا ہی اُسکے پنڈت نے
جواب دیا کہ کیا معلوم ہی دلمین سمجھ لیتے ہونگے اور ظاہر نہ کرتے ہونگے راجہ مذکور نے بادفروش نکھ کو
واسطے امتحان کے بھیجا اور سمجھا دیا کہ تلک مالا دھارن کرکے ازنام سوامین ہر واس جی راجہ چترُبھج کے
پاس جانا بادفروش آیا اور فہمایش اپنے آقا کی بھول گیا حسب دستور بادفروشان کے بادفروشی کرنے
لگا جب گذر بخدمت راجہ بشکل دکھیا تو فہمایش اپنے آقا کی یاد آئی اور اُسی لباس اور نام سے گیا چوبدار نے
کچھ تعرض نہ کیا اور بھیکھ دیکھکر اندر جانے دیا جب روبرو پہونچا تو راجہ نے موافق اپنے دستور کے
تعظیم اور تکریم کری اور بھگوت پرشاد جمایا بعد ازان بھگوت چرچا شروع ہوئی بادفروش کہ اُس کو جسے
واقف نہ تھا ہان ہون کرتا رہا راجہ نے جانا کہ کسی نے براے امتحان بھیجا ہی لیکن تواضع اور مدارات
مین قصور نہ کیا اور رخصت کے وقت خزانہ کھولکر بادفروش کو کہا کہ جو مطلوب ہو لیجاؤ پھر ایک ڈبیا مین
چھوٹی کوڑی یعنے خرمہرہ رکھکر اور زری وکمخاب سے لپیٹ کر سر مہر اُسکو حوالہ کی بادفروش جب اپنے
آقا کے پاس آیا تو سب حال بھگتی وبھاؤ راجہ چترُبھج کا بیان کیا اور جو نقد اور اسباب لایا تھا مع اُس
ڈبیا کے روبرو رکھدیا راجہ متعرض نے ڈبیا کو کھلوا کر جو دیکھا تو مطلب نہ سمجھا اور اُسی پنڈت سے کہ راجہ
کو بھاگوت سنایا کرتا تھا استفسار اُس معما کا ہوا پنڈت نے ہنسکر کہا کہ صاف بات ہی راجہ چترُبھج فرماتا ہی کہ اُس
بادفروش کو بھگوت بھگتی نہین اسواسطے اندرونہ اسکا مثل چھوٹی کوڑی کے ہی اور اُسنے جو لباس
بھگوت بھگتون کا بنایا اسواسطے ظاہر اسکا زرق برق کے ساتھ اور قیمتی ہی راجہ متعرض نادم ہوا اور
پنڈت سے کہنے لگا کہ تم خود جاؤ اور بھگتی بھاؤ راجہ چترُبھج کی خبر لاؤ پنڈت موصوف ست سنگ
کو غنیمت جانکر روانہ ہوا راجہ چترُبھج نے جب خبر آنے پنڈت موصوف کی پائی تو فوراً براے استقبال
آیا اور تسلیم واعزاز سے ڈنڈوت کرکے لے گیا اور چند روز تک بھگوت چرچا اور ست سنگ کا
سکھہ رہا اسی عرصہ مین پنڈت نے بارہا درخواست رخصت کی کری لیکن مانے نہ دیا آخر جب

ارادہ مصمم ہوا تو خزانہ کھولکر کہا کہ یہ سب مال آپکا ہی پنڈت نے کچھ نہ لیا لیکن ایک جوڑا مینا طوطی کا
تھا اُسمین سے مینا کی درخواست کری اگرچہ راجہ کو افسوس اُسکی جدائی کا ہوا لیکن انکار کرنا سادہ سیوا سے
بعید سمجھکر حوالہ کیا جب پنڈت مع مینا اپنے راجہ کے پاس پہونچا تو مینا سبھا کو بکھہ دیکھکر کہنے لگی کہ
کرشن کرشن کہو جو تمھارا اودھار ہو یہ سنسار بے ثبات اور آگما پائی ہی بدون بھگوت نام کے کسیطرح
اُدھار نہین ہوگا راجہ نے پنڈت سے حال چیربھج کا پوچھا پنڈت نے جواب دیا کہ ہتفسار کی کیا
ضرورت ہی ایک مینا راجہ موصوف کی دیکھہ لو کہ بھگوت مین کسقدر محبت ہی اور پھر کہا کہ اگر کروڑ زبان
ہووین تو بھی راجہ چیربھج کے پریم اور بھگتی کا بیان نہو سکے راجہ معترض کو کمال اعتقاد ہوا اور
بھگوت بھگتی و سادہ سیوا اختیار کی جب اُس راجہ کو کچھہ بھاو اور بھگتی بھگوت مین ہو گئی تب
شارک مذکور رخصت ہوکر راجہ چیربھج کے پاس پہونچی اور رنج مہاجرت کا رفع ہوا کتھا

एक राजा की.

ایک راجہ بھگوت بھگت ایسا ہوا کہ لذت طعام اور عیش دنیا کی اور راج اور دولت وغیرہ کو بے
حقیقت و ناپایدار سمجھکر ہر وقت بھگوت کے بھجن سمرن مین رہتا تھا جسکے چترر بھگوت چرنون مین
محبت پیدا کرنے والے ہین جب کسیکو تلک اور کنٹھی دھارن کیے دیکھتا بھگوت روپ جانکر
ڈنڈوت کرتا جو کچھہ مال خزانہ مین تھا سب واسطے بھگوت اُتساہ اور بھگوت بھگتون کے تھا
جو کوئی بھانڈ وغیرہ بھگوت سمجھہ آتا تو اُسکو کچھہ نہ ملتا بھانڈون نے صلاح کی کہ کچھہ روپیہ راجہ سے
اُڑانا چاہیے بھگوت بھگتون کا لباس بناکر آئے راجہ نے موافق اپنے دستور کے اُنکا پوجن کیا
اور اعزاز سے بٹھلایا بھانڈون نے اپنا ساز و سامان ناچ راگ کا شروع کیا اور نقل بنانے لگے
راجہ کو مطلق خیال اُنکی حرکات کا نہوا اور نہ کچھہ ندامت ہوئی بلکہ خوش ہوکر فرمانے لگا کہ دھن ہی
بھگوت بھگتون کو اور اُنکی مہما کس سے بیان ہو سکتی ہی کہ اپنے سیوکون کو ڈھول بجاکر اور ناچ
گاکے کرکرتارتھہ کرتے ہین بہت تعظیم اور ادب کے ساتھہ بھگوت پرشاد جمایا اور بروقت رخصت کے
ایک تھال مین اشرفی رکھکر پیش کی بھانڈون نے جو یہ اعتقاد راجہ کا دیکھا اور ست سنگ ہوا تو

गिरिधर ग्वाल

بیراگ اور گیان پیدا ہو گیا بھگوت سرن ہوکر بھگت ہو گئے + کتھا
گردھر گوال جی سکھا بھاو بھگوت مین رکھتے تھے اور اسقدر بھاو اُس نشٹھا مین مستقل ہو گیا
تھا کہ ہر وقت بھگوت کے قریب اور ہنسی کھیل مین شامل رہتے تھے بھگوت چرترون کو کیرتن
کرتے ہوئے گدگد کنٹھہ ہو جاتے حالانکہ اپنی اندرونیہ کی محبت اور پریم کو کمال پوشیدہ کیا کرتے
لیکن عشق کب پوشیدہ رہ سکتا ہی جب چند روز مین مشہور و معروف ہو گئے تب جنگل مین جاکر کیرتن

اور نرتیہ مین مصروف ہوئے ایک دفعہ موضع مال پور مین بھگوت کا راس حیرتر کرایا اور پریم مین مبتلا ہو کر
(رقص ۱۲)
سب مال ومنال بھگوت کے بھینٹ کر دیا بھگوت بھگتون مین اور اونکی سیوا مین اسقدر اعتقاد
کامل تھا کہ جس کسیکو سادھو لباس مین دیکھتے بھگوت روپ جانتے ایک دفعہ کوئی سادھو مردہ
نظر آیا اپنے دستور کے موافق اُسکا بھی چرنامرت لیا دیگر برہمنان نے یہ عادت ناپسند کر کے سبھاگی
اور گردھرجی کو منع کیا لیکن انکا کہنا نہ مانا اور جواب دیا کہ بھگوت بھگت کو کبھی موت نہیں ہے یہ
تمھاری بے اعتقادی ہے جو مردہ بیان کرتے ہو سب لاجواب ہوئے واضح ہو کہ گوال تعصب سے واسطے ہوا
مشہور ہوا کہ بھگوت کے سکھاتے تھے + کتھا لالाचार्य لالاچارج داماد رامانج سوامی کے ایسے
بھگوت بھگت ہوئے کہ جنکی کتھا سنکر ضرور بھگوت چرنون مین محبت ہوتی ہے بروقت منتر اپدیش کے
گورو نے ہدایت فرمائی کہ بھگوت بھگتون مین جسقدر محبت اور اعتقاد ہو از ہمہ اوسے تر ہے لیکن
اقل درجہ بھائی سے کم اُنکو نہ جاننا سو موافق اُس حکم کے عمل کرتے رہے ایک دفعہ کوئی سادھو مالا
دھاری اور تلک والا دریا مین بہا جاتا تھا اُسکو نکالکر اپنے گھر لائے اور بمان بنا کر بھگوت کیرتن
کرتے ہوئے ندی کے کنارے پر لے گئے اور داہ کیا پھر مہوتسا مین برہمنان ہمقوم کو نیوتا دیا
(جلانا ۱۲)
اُن برہمنان نے نیوتا تو قبول کر لیا لیکن باہمدگر کہنے لگے کہ شخص متوفی لالاچارج کا رشتہ دار تھا نہ معلوم
کون قوم تھا اسواسطے اُنکے گھر بھوجن نکرنا چاہیے لالاچارج نے جو یہ حال سنا تو متفکر ہوئے اور
اپنے گورو کے پاس گئے وہ سوامی رامانج کی خدمت مین لیگیا اور ڈنڈوت کر کے حال کہا سوامی
موصوف نے ارشاد فرمایا کہ وے لوگ بھگوت پرشاد کی مہما سے واقف نہیں اگر واقف ہوتے تو
بسرو چشم حاضر ہوتے تم بیفکر رہو اور تیاری بھوجن کی کرو بھگوت پارشد بیکنٹھ لوک سے تشریف لاکر
بھوجن کرینگے سو روز معہود جب آیا تو گروہ بھگوت پارشدون کا اُس روپ اور لباس سے کہ کسی نے
خواب مین بھی نہ دیکھا ہو آیا اور وہ پرشاد جو تیار ہوا تھا نہایت پریم سے بھوگ لگایا برہمنان مذکورین
کو اول تو تعجب ہوا کہ ایسے براہمن کہان سے آئے ہین اور پھر بمقتضائے تعصب وتیرہ دروئی سب نے
صلاح کی کہ جب بھوجن کر کے آوین تو ایسی ہنسی کرو کہ نادم ہون بھگوت پارشد اُنکے ارادہ ناقص سے
واقف ہو گئے اور بعد بھوجن پرشاد کے براہ آسمان روانہ ہوئے برہمنان مذکورین نے جو یہ حال اور
پرتاپ دیکھا تو از بس خجل ہوئے اور غرور کو چھوڑ کر اچارج موصوف کی خدمت مین آئے نہایت
شرم اور ندامت سے آنکھین مقابل نہ کر سکے اور نیواڑون سے سیٹ پرشاد لیکر کھانے لگے
پھر لالاچارج کے چرنون مین ڈنڈوت کر کے ملتجی ہوئے کہ اب ہمارے اوپر کرپا کرو اور اپنا

لہ رشتہ ہے
سبب غرور وہ ۲۲

سیوک کہہ کے کامیاب ہر دو جہان کا فرمایا۔ لالاچاریج نے فرمایا کہ تمہارے اوپر خود بھگوت کی کرپا ہوئی کہ جن پارشدون کی مہا شاستر اور پورانون مین لکھی ہی اُنکے تمکو درشن ہوئے اس سے سوا اور کیا کرپا چاہتے ہو برہمنان نے عرض کیا کہ ہمکو شرمندہ کرنا کیا ضرور ہی عنایت فرمانی ضرور ہی چنانچہ سب بھگوت سرن ہوئے اور بھگوت بھگتی اور بھیکھ نشٹھا کا پرتاپ تمام ملک مین روشن اور ظاہر ہوا

کتھا

मधुकर مدھکر شاہ راجہ اوندچہ بھگوت بھگتی مین بھی راجہ ہوئے اور سادھو بھیکھ مین اسقدر پریم اور اعتقاد تھا کہ مثل اپنے گوروکے خدمت اور سیوا کرتے تھے فی الحقیقت اسم بامسمےٰ تھے یعنے مدھکر جسطرح رس گل کا قبول کرلیتا ہی اور خار وغیرہ سے کچھ کام نہین اسیطرح جو سار ہوتا تھا اُسکو قبول کر لیتے تھے اور اسار سے کچھ واسطہ نہ تھا دستور تھا کہ جو کوئی تلک کنٹھی دھارن کرکے آتا اُسکا چرن امرت لیتے اور پرنام کرتے برادران راجہ موصوف کو ناگوار ہوا اور ایک خر کو بہت سے مالا پہنا کر اور تلک کرکے محل مین بھیجدیا راجہ اٹھا اور اسکے چرن دھوئے اور پرنام کرکے کہا کہ آج نہال کردیا بعدہ بھگوت پرشاد جموایا اور ڈنڈوت کرکے رخصت کیا دشٹ اور نالائقون کو ندامت ہوئی اور اعتقاد لائے راجہ نے جو لفظ نہال کرنے کا کہا تو مطلب یہ ہی کہ میری بڑی خوش قسمتی ہی جو میرے راج مین گدہے بھی مالا تلک دھارن کرتے ہین جو شخص کہ مالا تلک دھارن نہین کرتا وہ بیشک خربے دم ہی بلکہ خر سے بھی بدتر کتھا ہنس پرسنگ

हंसप्रसंग. ایک راجہ کو مرض جذام تھا بہت علاج کیا آرام نہوا طبیب نے کہا کہ ہنس جانورون کے گوشت سے شفا ممکن ہی راجہ نے صیاد بلائے واسطے لانے ہنسون کے تاکید کی صیادون نے عرض کیا کہ ہنس مان سرور پر رہتے ہین اور غیر جنس کو دیکھکر اوڑ جاتے ہین ہم کسطرح لاوین راجہ نے حکم دیا کہ اگر نہ لاؤگے سزا ہوگی لاچار چلے اور باہم گر مشورہ کیا کہ ہنس بھگوت بھگتون سے خوف نہین کرتے سو سادھو روپ بناکر گئے اگرچہ ہنسون نے فریب صیادون کا جان لیا لیکن بھیکھ کو نہانا بھاگوت دھرم سے بعید جانکر دانستہ گرفتار ہوگئے صیاد پکڑ کر راجہ کے پاس لائے ہنوز بند مین تھے کہ بھگت تبل مہاراج جو ہر وقت واسطے سہاے اپنے بھگتون کے ساتھ ساتھ پہرتے ہین بلباس طبیب اُس شہر مین موجود ہوئے اور آوہان کے بازار مین بازار طبابت کا گرم کیا اور پھر راجہ کے پاس پہونچے راجہ نے حال اپنی بیماری اور گرفتار کراکہ منگانے ہنسون کا بیان کیا خود بدولت نے تسلی تشفی فرماکر کہا کہ تمکو بہت جلد شفا ہو جاویگی ان جانورون کے گرفتار رکھنے کی کچھ ضرورت نہین چھوڑ دو راجہ کو جو بسبب بہت تلاش سے منگانے کے تامل ہوا

تو کچھ دوا منگا کر راجہ کے بدن پر ملوائی کہ شفا کامل ہوگئی راجہ کمال خوش ہوا اور بہنسون کو اسیوت
چھوڑ دیا طبیب کی خدمت مین عرض کیا کہ یہ مال و متال راج وغیرہ سب آپ کا ہی جو کچھ مطلوب
ہووے ارشاد ہو کہ پیش کرون طبیب نے فرمایا کہ فی الحقیقت سب ہمارا ہی اب تم بھگوت بھگتی
اور ساد ہو سیوا اختیار کرو کہ آدمی جسم کہ کمال مشکل سے نصیب ہوتا ہی سپھل کرو راجہ نے قبول
کیا اور چونکہ بھگوت بھگتون کے اور بھگوت کے درشنون سے دل کو صفائی ہوگئی تھی
ایسا بھگت ہوا کہ تمام راج مین بھگوت بھگتی کا رواج ہوگیا یہ ہنس پر سنگ لائق سمجھنے کے ہی
کہ جانوران کو تو یہ بھگتی ہوا اور آدمی کہ صاحب تمیز اور عقل ور ہوتا ہی وہ بگہہ ہووے تو وہ آدمی ہی
یا جانورون سے بدتر ہی اور جہنمی ہوگا یا نہین ❖

نشٹھا ہفتم در بیان گورو مہاتم کتھا یازدہ بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی گود یہ رکھیا کو ڈنڈوت کرکے پرتھم اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون
کہ اجودھیا جی مین ظاہر ہوکر سب دھرم از سر نو ایجاد کیے اور زمین کو برابر کرکے سب اوشدھی
وغیرہ نکالی شاستر کا قول ہی کہ گورو تین ہین اول گورو پتا یعنے والد دوم سنسکار کرتا کہ جس نے
جگیوپویت وغیرہ دیا ہو سوم بھگوت منتر اور بھگوت طریق کا اپدیش کرنے والا اور ایک
قول سے عورت کا گورو شوہر ہی سو اگرچہ درجہ اور مہما مین سب برابر ہین لیکن اس نشٹھا مین
اس گورو کا ذکر ہوتا ہی کہ جو گورو واسطے حاصل ہونے بھگوت کے کیا جاوے واضح ہو کہ
بید اور سب شاستر اس بات پر متفق ہین کہ گورو اور بھگوت مین کچھ فرق نہین بھاگوت کے
ایکادس مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ گورو کو میرا روپ جان مصنف بھگت مال کا قول اول ہی
مندرج ہوا کہ بھگت اور بھگتی اور گورو اور بھگوت براے نام چار ہین اور حقیقت مین
ایک ہین گورو کیسا ہی کامی کرودھی لوبھی موہی بیعقل کوروپ ہووے اسکو بھگوت روپ
جاننا چاہیے کسی پوران مین ذکر ہی کہ اگر گورو کامی ہی تو سری کرشن سروپ ہی اور اگر کرودھی ہی
تو نرسنگھ اور لوبھی ہی تو باون اور اگر دھرماتما ہی تو رام روپ بھاگوت مین لکھا ہی کہ جو شخص
گورو بھگوت کے گیان دینے والے کو مثل دیگر آدمیون کے جانتا ہی اسکی عقل مثل ہاتھی کے ہی
کہ غسل کرکے پھر خاک سر پر ڈال لیتا ہی آج تک نہ کوئی دیکھا نہ سنا کہ بلا گورو کے ایشر کو پراپت
ہوا ہو اور غور کا مقام ہی کہ جس حالت مین ظاہری علوم بلا گورو کے حاصل نہین ہوتے تو

بھگوت بلاگورو کسطرح حاصل ہوگا مہابھارتھ مین لکھا ہی کہ جب تک گورو نہین کرتے تب تک کچھ
حاصل نہین ہوتا اسواسطے گورو کرنا ضروری ہی اور حکم ہی کہ بید پوران شاستر جپ تپ وغیرہ
بلاگورو کسی کام کے نہین اور بید کی اجازت ہی کہ بلاگورو اُپدیش کے جو پوجا وغیرہ کرتے ہین
سب لاحاصل ہی پس بوجوہ و حکم مصرحۂ بالاکمال واجب آیا کہ اگر بھگوت اور بھگتی کے حصول کی
تمنا ہی تو گورو کے سرن ہو بعض قوموں مین رائج ہی کہ بعد سنسکار کے گورو نہین کرتے اور بعض
قوم مین یہ رواج ہی کہ بعد سنسکار واسطے حصول بھاگوت طریق کے گورو علحدہ کرتے ہین سو واسطے
دریافت ضرورت و عدم ضرورت گورو ثانی و نفع نقصان کے ایک تمثیل یاد آئی کہ اندھیری کوٹھری مین
ایک سوئی باریک ہی اُسکو ایک تو اسقدر جانتا ہی کہ ضرور سوئی اس کوٹھری مین ہی اور دوسرے شخص کو
یہ معلوم ہی کہ فلان طرف اور فلان گوشہ مین زمین سے اسقدر اونچی دیوار مین گڑی ہی دونون کے
شاگرد واسطے تلاش اس سوئی کے گئے شخص اول کا شاگرد تلاش کرتا پھرنے لگا اگر مل گئی تو
بہتر ورنہ سرگردان اور پریشان ہوکر چلا آیا اور اگر تلاش کرتا رہا تو نہ معلوم ملے یا نہ ملے اور ملے تو
کب تک اور دوسرے شخص کا شاگرد موافق نشان بتلائے ہوئے اپنے گورو کے سیدھا موقع پر
چلا گیا اور بلا تکلف وہ سوئی مل گئی اور یہ نہین ہوسکتا کہ نہ ملے مطلب اس تحریر سے یہ ہی کہ بعد
ہو جانے جگیوپویت وغیرہ سنسکار کے جب کچھ تمیز اور فہمید ہو تو بھگوت طریق کے جاننے والے کو
گورو ضرور کرے بلاگورو کچھ نہین ہوسکتا اور اگر اُس گورو سے کچھ شبہ باقی رہجاوے اور اپنی
مراد حاصل نہو تو دوسرے گورو کرنے مین کچھ ہرج نہین شاستر کی اجازت ہی چنانچہ دتاترییہ جی نے
چوبیس گورو کیے اگرچہ دھرم گورو اور چیلہ کے شاستروں مین کثرت سے پائے جاتے ہین لیکن گورو کے
چار دھرم مقدم تر ہین ایک تو شاستروں کو جاننے والا ہو دوم بھگوت بھگت سوم سمدرسی یعنی
समदर्शी
سب کو برابر دیکھنے والا چہارم موافق بید کے عمل کرنے والا علاوہ ازان ایک دھرم سب جگہ
مطابق تحریر ہی کہ گورو واسطے دور کرنے اگیان کے ہی تو جسطرح ہوسکے چیلہ کو بھگوت سنمکھ کر دیوے
اور اس حکم کو خود معنی لفظ گورو کے تصدیق کرتے ہین गु گو جو اگیان کا اندھیرا اُسکو रु
رو یعنی دور کرے وہ گورو ہی اسیطرح چیلہ کے واسطے چار دھرم مقدم ہین اول خدمت
گورو کی ازجان و دل دوم بروقت ترک لذائذ سوم ترک غرور چہارم اعتقاد کامل قول گورو مین
منجملہ دھرمہای مذکورہ بدانست ناقص دو دھرم مقدم تر ہین ایک خدمت دوم اعتقاد کسواسطے
کہ اگر یہ دونون دھرم مستقل موجود ہونگے تو باقی دھرم خود بخود موجود ہو جاوینگے چنانچہ

بید سرتی فرماتی ہی کہ جسکی بھگتی بھگوت مین بھگتی ہی اور اسیقدر گورو مین ہی تو اس مہاتما کو سب مقاصد
اور مطالب خود بخود حاصل ہو جاتے ہین سو وہ اعتقاد اسقدر ہو کہ جسقدر بھگوت بھگتونکو
بھگوت مین ہوتا ہی اور خدمت ایسی ہو کہ جس طرح اگیانی اپنے جسم کی کرتے ہین مہابھارتھ کے
آدپرب مین لکھا ہی کہ دھوم رکھیشر کے چار شاگرد تھے چارون بسبب اعتقاد اور خدمت
گورو کے صرف دعاے گورو سے سب علوم کے دانندہ اور یابندہ مقاصد دینی و دنیوی کے
ہوگئے اگر یہ اعتراض ہو کہ بلا محنت صرف اعتقاد کے ذریعہ سے کسطرح سب علوم وغیرہ حاصل
ہوئے تو واضح ہو کہ گورو مین جو اعتقاد کیا تو بھگوت روپ جانکر کیا سو بھگوت نے گورو دوارہ سے
براہ گورو دیا
مراد دلی حاصل کردی قطع نظر ازان جا بجا ذکر آیا ہی کہ فلان رکھیشر کے استھان کو یہ پرتاپ تھا
کہ شیر بکری کو نہین کھاتا تھا سو کہین شیر مین بھی ایسی عادت ہوتی ہی کہ رحم کرے لیکن وہ تصرف
اور رحم اس رکھیشر کا ہی کہ شیر کے دل مین بھی اسکا اثر ہوا سو اسیطرح گورو بھی اپنا تصرف
کرکے لحظہ مین منزل مقصود کو پہونچا دیتا ہی چنانچہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہی اور بعید نہین
کسواسطے کہ صاف پانی کپڑے کا فی الفور میل دور کردیتا ہی نیک دعا اور بددعا فوراً اثر کرتی ہی
اس تحریر و تقریر سے پایا جاتا ہی کہ گورو صاحب کمال چاہیے اور ایسے گورو اس زمانہ مین نہین ملتے
بلکہ ایسے ہین کہ انکو صرف اپنی زر کشی سے کام ہی چیلا چاہے دوزخ مین جاے یا بہشت مین ششماہی
یا سال مین تشریف لائے اور ظاہرداری کی دکانداری پھیلا کر جو ہاتھ آیا سو لیگئے اور اگر کسی چیلہ نے
کوئی بات واسطے رفع اپنے شک اور شبہہ کے پوچھی تو اسکے جواب کا کیا ذکر تھا وہ بیچارہ اس
عذاب مین آگیا کہ گورو جی جابجا متہم بہ بحث ناحق کرنے لگے اور چیلون کا یہ حال ہی کہ گورو جی کی
نصیحت پر عمل کرنا اور منتر کو جپنا تو کیا ذکر تھا لیکن اگر سال دو سال مین گورو جی اتفاقاً بطور زیارت
تشریف لائے تو گویا حجم ذوات نظر آئے بدین وجہ کہ چار پانچ روز رہینگے اور خوراک حسب دلخواہ
لیوینگے اور پھر کچھ نقد بھی دینا پڑیگا درینصورت جبکہ اس زمانہ کے گورو چیلون کا یہ حال ہو
تو جو بات تصرف گورو اور صاف کرنے دل چیلہ کے تحریر ہوئی فضول معلوم ہوتی ہی سو واضح ہو
کہ گورو بہت ملتے ہین الا چیلون کی آنکھ بند ہین کہ انکو دیکھین اگر تھوڑا سا عاقبت کا خوف کرکے
متلاشی بھگوت اور گورو کے ہون تو ممکن نہین کہ نہ ملین بقول معروف جوئندہ یابندہ اور
جب کہ قدم تو گھر سے نہین نکالا جاتا اور عاقبت کا خوف نہین اور نہ بھگوت کی تلاش ہی تو
کہان سے گورو ملے کہ کسی کو چھپر پھاڑ کر دولت نہین ملتی تحریر بالا سے کوئی صاحب یہ مطلب

سمجھ لیوے کہ جب گورو صاحب کمال ملیگا تب ہی گورو کرینگے بلکہ نظر حال زمانہ خاص مقصود اور
اصل مطلب اس تحریر کا یہ ہی کہ گورو کرنا چاہیے جیسا ملے صرف اسقدر دیکھ لینا کافی ہی کہ اُسکا
جاننے والا ہو اور اُسکو منتر کا اُپدیش گورو سے پہنچا ہوا ہووے نہ یہ کہ کوئی پوتھی دیکھکر منتر
اُپدیش کر دیا اور چیلا بنا لیا اور اُس گورو کے قول اُپدیش کردہ و منتر پر اعتقاد کامل و مستقل ایسا
ہووے کہ ہرگز تزلزل دے بے اعتقادی کو دخل نہو پس وہ گورو ہی اُس شخص کو دست بدست اس
سنسار سمدر سے اُتار دیگا اعمال افعال اُس گورو کے بد ہووین یا نیک اس شخص کے واسطے
سب اعمال اُسکے مثل اعمال صاحب کمال اور بھگوت کے کارگر ہونگے کسواسطے کہ وہ اعتقاد
کامل جو اس شخص مین موجود ہی رہبر ہوکر سب مقاصد دینی و دنیوی موجود کر دیگا اور اگر اعتقاد نہوگا
تو کیسا ہی صاحب کمال گورو ملیگا تب بھی کچھ حاصل نہوگا غرض گورو کے قول اور گورو مین اعتقاد
موجب رستگاری کا ہی اور بلا اُسکے بیشک جہنمی ہی اور غور کرنا چاہیے کہ اگر آدمی ایشر سے بیمکھ
ہووے تو گورو کے ذریعہ سے ایشر مل سکتا ہی اور جبکہ گورو نہ کیا یا اُسکے قول پر اعتبار نہ کیا تو پھر
کیا ٹھکانا ہی اکثر ایسا ہوا ہی کہ چیلون کے اعتقاد کی بدولت گورو بھی تر گئے ہین کہ کتھا بعض گورو
بھگتان سے جو اس نشٹھا مین تحریر ہونگی واضح ہوگا اُنسے سوا ایک اور ذکر ہی کہ کسی کھتری کے
لڑکے نے اپنے گرو سے سُنا کہ سری نند نندن مہاراج برج مین نت رہتے ہین کہین نہین جاتے
اور جو دل سے تلاش کرے تو اُسکو ملجاتے ہین یہ لڑکا کمال شائق درشنون کا ہوکر برج مین گیا
اور تلاش کری کچھ پتا نہ لگا لوگون سے پوچھا کسی نے کہا کہ گئو لوک مین ہین اور کسی نے بیکنٹھ مین بتایا
اور کسی نے کہا کہ اگر برج مین ہین تو نظر نہین آتے اور کسی نے کہا کہ پرم دھام کو گئے اس لڑکے کو
کسی کے قول پر اعتبار نہ آیا اور کہنے لگا کہ میرے گورو کا قول ہرگز جھوٹھ نہین لیکن میری ہی تلاش کا
قصور ہی غرض خواب و خور چھوڑ کر مضطرب و بیقرار مصروف تلاش ہوا جب چند روز گذرے کہ نہ کھایا
نہ سویا نہ بیٹھا جا بجا پھرا ہی کیا تو کرناکر دین تبسل پرگھٹ (ظاہر ۱۲) ہوئے اور کہا کہ جسکی تلاش مین تو پھرتا ہی وہ مین ہون
یہ شخص روپ مادھری اور چھب انوپ دیکھکر قدمون مین گر پڑا اور عرض کیا کہ بیشک وہی ہین کہ جسکی
مجکو تلاش تھی لیکن مین نے سُنا ہی کہ آپ چور اور چھلیا بھی ہین جب تک میرے گورو تمکو پہچانکر تصدیق
نکرونگے تب تک مجکو یقین نہین بھگت تبسل مہاراج بسبب اُسکے پریم اور اعتقاد کے کچھ عذر
نکر سکے اور ساتھ ہو لیے اور اُس شخص نے بخوف دغابازی اور چھل کے ہاتھ پکڑ لیا غرض
فی الفور جہان اُسکے گورو تھے آپہونچے نصف شب تھی اور گورو بالاخانہ پر آرام مین تھے اس

لڑکے نے پکارا کہ مہاراج برج سندر منوہن مہاراج کو لایا ہون آپ شناخت کرلین گوروجی کو دوچار دفعہ کے پکارنے سے خبر ہوئی اُسکے قول کو واہی سمجھے لیکن روشنی چہرہ وابھوکھن سوبھا دھام کی براہ روشندان اندر بالاخانہ کے دیکھی تو گھبراکر اُٹھے اور دریچہ سے جھانکا تو کیا دیکھتے ہین کہ فی الحقیقت نٹناگر چھب سندر ہین کہ چہرہ کی آب وتاب سے ہرچہار طرف روشنی ہورہی ہے اور زلفین گھونگروالی چھوٹی ہوئی رسیلی آنکھون مین سرمہ مورمکٹ جڑاؤ جواہرات کا سر پر ہے کانون مین کنڈل کہ اُسکے موتیون کی جھلک کپولون پر اور کپولون کی جھلک موتیون پر پڑتی ہے ناک مین چھوٹا سا بلاق کہ اُسمین سبز اڑا ہوا ہے کنٹھا پنچ رنگی مالا جواہرات اور موتیون اور خوشبودار پھولون کے گلے مین نازنین جسم مین باگا زری کا

कठोपचोगी

اسپر مقیش مین موتی پروکر گوپیون نے بطور جھالر کے لگادیے ہین اُسکے اوپر پہچل جڑاؤ جھلکتی ہے دھانی دوپٹہ زردوزی سے کمر کسی ہوئی ہاتھون مین کنگن اور پہونچی اور بازوبند جڑاؤ انگلیون مین انگوٹھی کٹھنا گلناری گلبدن کا کہ گوٹہ ودیٹھ کی گلکاری اُسپر ہورہی ہے مزیب چرن کملون مین مہاور لگا ہوا اُوسپر گھونگھرو اور کڑے ہین اور کسی گوپکا کے ساتھ جو کچھ چھیڑ چھاڑ کرہی تھی اور اُسنے کیسر کے چھینٹے دیدیے تھے وہ چہرہ پر نمایان ہین اور اُس گوپکا کے چھیڑنے کی اور اُس سے جواب پانے کی ہنسی اب تک نہین جاتی پھول جابجا گتھے ہوے ہین اور مرلی پھینٹ مین غرض یہ دیکھکر گوروجی بیتاب ہوکر پکارے کہ ارے تو کس گستاخی سے ہاتھ پکڑ رہا ہے یہ نندنندن مہاراج پورن برہم سچدانند گھن ہین اور مین آتا ہون یہ کہکر گوروجی آتے ہی رہے کہ خود بدولت مہاراج مع اُس لڑکے کے انتردھیان ہوگئے گوروجی جو آئے تو کچھ نہ دیکھا کبھی اپنے چیلہ کے اعتقاد پر نگاہ کرکے اپنے اوپر لعنت اور کبھی بسبب درشن پانے کے اپنی خوش نصیبی پر آفرین کہکر تارک ہوگئے اور بدولت اعتقاد اپنے چیلہ کے بھگوت کو پراپت ہوئے سو گورو مین اعتقاد کرنا بھی باعث نجات ہے صاف حکم شاستر ونکا باتفاق سب پرانون وسمرتی کے یہ ہے کہ گورو کو آدیش خواہ بھوتی اوتار بھگوت کا باعتقاد دل جانے اےدل نادان ونالائق کبھی اُس سروپ کی طرف تو رجوع ہو کہ جو لکھ آیا اور غور کر کہ بلا بھگوت چرن کملون کے کسیکو بھی کچھ حاصل ہوا ہے برھما دک دیوتا تو جسکے چرن کملون کے رج کو اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہون اور تو ایسا غافل ہوکر کبھی اُسطرف کو توجہ بھی نہ کرے تو بجز تیری کم نصیبی کے اور کیا تصور کیا جاوے بس اب بھی سمجھ اور مہربانی کرکے اُس روپ انوپ کا چنتون کیا کر سب سے پہلے تیری ہی کشتی کنارہ پر پہونچے

کتھا پادپدماچارج جی

पादपद्माचार्य

پادپدماچارج جی پرم بھگت بھگوت کے اور گورنشٹھ ہوے گنگاجی کے کنارے پہ گورو سیوا مین رہا کرتے تھے ایک دفعہ گورو واسطے تیرتھ یاترا

جانے لگے اور پدم آچارج موصوف کو واسطے خبرگیری سیوا بھگوت و دیگر سادھان کے ارشاد
فرمایا پدما چارج جی بہ اجازت گورو سے ملول ہونے لگے تب گورو نے فرمایا کہ گنگا جی کو بجائے ہمارے
تصور کرنا پدم آچارج جی حسب ارشاد گورو کے گنگا جی کی پوجا پرستش کیا کرتے اور بپاس ادب
قدم اندر نہ رکھتے اشنان وغیرہ کریا کوپ یعنی چاہ کے جل سے کر لیتے دیگر سادھان نے یہ قاعدہ
ناپسند کیا بلکہ جب گورو آئے تو شکایت کی گورو موصوف بمقتضاے صفائی قلب اہل صافی الضمیر
پدم آچارج جی کو جان گئے لیکن واسطے رفع بے اعتقادی لوگون کے ایک روز بر وقت جانے گنگا
اشنان کے پدما چارج جی کو ہمراہ لیا اور گنگا جی کے اندر جا کر انگوچھا مانگا پدما چارج جی کو فکر ہوئی کہ
اگر انگوچھا لیکر جاتا ہون تو گستاخی گنگا جی کی ہوتی ہے کہ گورو روپ ہین اور اگر نہین جاتا تو تعمیل
حکم گورو مین عدول ہوتا ہے یہ تردد دامنگیر تھا کہ گنگا جی مین کمل نمود ہو آئے اور پدم آچارج جی
اون کملون پر قدم رکھتے ہوئے انگوچھا گورو کی خدمت مین پہونچا آئے اور اسیطرح کنارے پر
واپس آئے گورو نے جو یہ پرتاپ بھگتی پدما چارج جی کا دیکھا تو کمال خوش ہوئے اور اپنی چھاتی سے
لگایا بلکہ قدم پکڑ لیے اور باد پدما چارج نام سے موسوم کیا ہو گیتھا विस्नुपुरी بشن پوری بھگوت بھگتی
اور بھاگوت دھرم مین ایسے یکتا ہوئے کہ جسطرح طلا کے روبرو تمثیل دیگر فلزات کی بے حقیقت ہوتی
ہے اسیطرح انکے بھاگوت دھرم کے روبرو دیگر دھرم ناچیز ہو گئے اور ست سنگ مین ایسے ہوئے کہ
استقلال بھگتی پر بھی شرف لے گئے سری مد بھاگوت جو مثل سمدر کے ہے اسمین سے جواہر بے بہا
یعنے اشلوک ایسے انتخاب کرکے نکالے کہ کلجگ کے جیو جو بھاگوت دھرم دولت سے مفلس
ہین انکو نہال کر دیا یہ بشن پوری جی مادہ سنپردا مین چیلہ سری کرشن چیتن جی کے ہوئے جگناتھ
پوری مین بر سبیل تذکرہ دیگر سادھان نے اعتراض کیا کہ بشن پوری کاشی مین بدین خیال
مقیم ہے کہ کاشی مین مکت ہو جاتی ہے انکے گورو نے جواب دیا کہ یہ بات ہرگز نہین بشن پوری کو
مکت سے کام ہے نہ کسی دیوتا سے نہ کاشی سے سری کرشن سوامین کے چرن کملون کے سوائے
اور کسیطرف بھولا بھی اسکی طبیعت نہین جاتی اور کاشی مین صرف برای ست سنگ مقیم ہے لیکن
لوگون کو یقین نہ آیا انھون نے ایک چٹھی بنام بشن پوری جی کے بھیجی کہ ہمکو جواہرات کی مالا درکار ہین
بشن پوری جی نے اپنے گورو کے دل کی بات خوب سمجھ لی اور بھاگوت سمدر سے پانسو جواہر یعنی اشلوک
منتخب کرکے اور بھگت رتناولی نام رکھکر اپنے گورو کی خدمت مین روانہ کیے سادھان نے جو
اسکو پڑھا اور سنا اور بھگوت دھیان اور بھگتی کے رس مین مگن ہوئے تو اعتقاد ہوا کہ بشن پوری جی

سب اثنیہ بھگتون مین اوّل درجہ کے بھگت ہین اور علے ہذا القیاس گورو وشنٹھ مین واضح ہو کہ
بھگت رتناولی کے تیرہ ۱۳ ادھیائے یعنی فصل ہین ہر ایک فصل مین جدا جدا انداز سے بھگوت
بھگتی اور دھیان اور بیراگ وغیرہ کا بیان ہی کتھا. पृथ्वीराज. پرتھی راج کچھوایہ والی امیر
ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ دوارکا ناتھ مہاراج کے درشن پائے اور کرشنداس جی کی کرپا سے
سب دھرمون کے جاننے والے اور انکے خلاصہ کے مجسم ہو گئے نرگن وسگن کہ بھگوت کی اپاسنا
ہین انکی عدم واقفیت کا اگیان دل سے دور کیا بیگناہ مثل بھیشم پتامہ کے اور دھرماتما مثل
راجہ جدھشٹر کے اور بھگوت کی پوجا کرنے والے مثل پرہلاد جی کے ہوئے سنکھ چکر کا نشان بحالت
موجودگی خانہ خود بخود جسم پر عیان ہوا غرض دھرم کی دھجا ہوئے جسطرح کرشنداس جی کے چیلے ہوئے
وہ حال کرشنداس جی کی کتھا مین بیان ہو چکا کرشنداس جی موصوف جب دوارکا کو جانے لگے تو
راجہ نے ہمراہ چلنے کی درخواست کی اور بعد حصول اجازت سامان روانگی کا تیار کرنا شروع کیا
کارپردازان راج نے جو راجہ کے جانے سے خلل دیکھا تو کرشنداس جی کی خدمت مین عرض کیا کہ راجہ
بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا نے رواج پایا ہو اگر راجہ دوارکا کو چلا جاویگا تو بھگتی کی رواج مین خلل
پڑ جائیگا کرشنداس جی نے راجہ کو فرمایا کہ تم اپنے دیس مین رہو راجہ نے ملول ہو کر عرض کیا کہ مہاراج
مجکو دوارکا ناتھ مہاراج کے درشن کا اور گومتی اشنان کا اور بھگوت شستردن کی چھاپ حاصل
ہونے کا فائدہ تھا اور قدمبوسی آپ کی علاوہ رہی اب مین ان سب فوائد عظمے سے محروم
ہوتا ہون کرشنداس جی نے فرمایا کہ فکر ضرور نہین ان سب کا حصول اسی مقام پر ہو جاویگا اور
یہ فرماکر روانہ ہوئے راجہ کو محرومی ہمراہی اپنے گورو کا اسقدر غم اور الم ہوا کہ زار زار رونے لگا
تین روز گذرے تھے آدھی رات کو کرشنداس موصوف کی آواز راجہ نے پہچانی اور دوڑ کر
گیا دیکھا کہ خود بدولت دوارکا ناتھ جی مہاراج ہین پریم مین بیطاقت ہو کر ڈنڈوت اور پرکرمان
کری اور پھر حسب اجازت گومتی مین اشنان کیے بعد ازان جو اپنے جسم کو دیکھا تو سنکھ چکر کے
نشان موجود پائے اسیوقت رانی بھی آگئی کہ راجہ کی اجازت سے اشنان گومتی مین کرکے کہ باہر
ہوئی راجہ اور رانی اپنی قسمت کی بڑائی کرتے ہوئے بھگوت اور گورو کرپا کے پریم سے جسم مین
نہ سمائے صبحکو اس معجزہ اور بھگوت کرپا کی شہرت تمام شہر اور ملک مین ہوئی اور باشندگان شہر اور
جابجا کے سنت و مہنت نامی گرامی واسطے درشنون کے آئے بھینٹ سب قسم کی پیش ہوئی اور
گورو بھگتی اور بھگوت بھاؤ کا اعتقاد ہوا بعد ازان راجہ نے بھگوت مندر بنوایا اور بھگوت مورتی

براجان کرکے سیوا پوجا مین شب و روز مصروف رہنے لگا ایک براہمن نابینا بیجناتھ جی
مین مدت تک پڑا رہا اگرچہ چند دفعہ اُسکو جواب ہوگیا کہ اب بینائی ملنی مشکل ہے لیکن اُسنے دروازہ
کو نچھوڑا شیوجی مہاراج آسوتوش نے رحم کرکے فرمایا کہ پرتھی راج کا انگوچھہ آنکھون پر ملنے سے
بدستور بینائی ہوجاویگی براہمن مذکور نے آکر راجہ سے درخواست کی راجہ نے اول تو یہ خیال کیا
کہ براہمن کو اپنے انگ کا انگوچھہ کسطرح دون لیکن بنظر رحم وہ پرایکار کے نیا کپڑا منگا کر اور اپنے
جسم کو لگا کر براہمن موصوف کو دیا کہ فی الفور آنکھین کھل گئین اور بھگوت بھگتی کا معتقد ہوکر
بھگوت مرن ہوا + کتھا تتوا و جیوا ہر دو برادر قوم براہمن پدم ناتھ دیس کے مثل
کمل کے ہی شگفتہ یعنے بھگت کرنے کے واسطے مثل آفتاب کے ہوئے یا بھگوت بھگتی جو امرت کا
سمندر ہے اُسکے دو کنارہ جنکے بدولت بھگتون کے بھاو اور بھگتی کا پرم آنند روز بروز ترقی و زائد کو
پہونچا اور لاکھون کو فیض عام ہوا رکھ کُل والے کہ خوش خلق و شجاع و رحم و مستقل مزاج و سخی و
عاقل و نیک طینت و انیہ بھگت بھگوت کے مشہور و معروف ہین اور اپنا عدیل و نظیر نہین رکھتے
ویسے ہی یہ دونو بھائی ہوئے اور سادھو سیوا انشٹھا کی تو تعریف نہین ہوسکتی عہد کیا تھا کہ
جس سادھو کے چرن امرت سے چوب خشک جو دروازہ پر ایستادہ کر رکھی تھی سبز ہوجاوے اُسکو
گورو کرینگے چنانچہ کبیرجی کے چرن امرت سے سبز ہوگئی کبیرجی نے اول چیلا کرنے سے انکار کیا
اور جب عشق اور استبداد دونون بھائیون کا زیادہ دیکھا تو نام منتر اپدیش کیا اور بوقت رخصت
کے ارشاد فرمایا کہ بروقت ضرورت ہمکو یاد کرنا بعد اُسکے برہمنان ہمقوم ان نے بسبب اسکے کہ
جولاہ کے چیلے ہوئے دونون بھائیون کو ذات سے علیحدہ کردیا اور رشتہ اُنکی دختر کا نہ لیا متفکر
ہوئے اور ایک شخص کاشی کو جاتا تھا یہ حال اپنے گورو سے کہلا بھیجا کبیرجی نے جواب دیا کہ یہ لوگ
بھگوت سے بیمکھ ہین تمھاری رشتہ داری کے لائق نہین تم دونون بھائی ہدگر مین اپنی اولاد کا
رشتہ کرلو چنانچہ موافق حکم گورو دیو کے ارادہ کیا ہمقوم گھبرائے اور فراہم ہوکر دونون بھائیون سے
کہا کہ ایسا رواج مناسب نہین ہے جواب دیا کہ ہمکو خلاف حکم اپنے گورو کے اور کچھہ عمل کرنا ہرگز منظور
نہین ہے جو حکم گورو کا ہوگا سو کرینگے وہ لوگ اس اعتقاد کے معتقد ہوئے اور پھر واسطے موقوفی
اس رواج کے التجا کی لاچار ہر دو برادر کبیرجی کی خدمت مین آئے اور حال کہا کبیرجی نے فرمایا
کہ اگر وے لوگ بھگوت بھگتی اختیار کرین تو مضائقہ نہین اُنکی درخواست قبول کرو سو اُن
لوگون نے بھگوت بھگتی قبول کی اور پھر رشتہ داری برادری مین شروع ہوئی بھگوت بھگتون کا

سماج اور پرتاپ بھگتی و اعتقاد ہر دو برادر موصوف کا دیگر اشخاص نے دیکھا تو سب بھگوت سرن
ہو کر کرتارتھ ہو گئے + کتھا کھوجی खोजी کھوجی پرم بھگوت بھگت ہوئے اور گورو مین مثل بھگوت کے
اعتقاد رکھتے تھے اُنکے گورو نے ایک گھنٹہ اپنے مکان پر آویزان کر کے چیلون کو فہمائش کی
تھی کہ جب ہم بھگوت کے پرم دھام کو جاوینگے تو یہ گھنٹہ آواز دیگا جب گورو ممدوح نے دیہہ تیاگ کیا
تو گھنٹہ نے آواز نہ دی سب چیلون کو فکر ہوئی اُسوقت کھوجی موصوف موجود نہ تھے جب آئے
اور یہ حال سُنا تو جس جگہہ گورو نے دیہہ تیاگ کیا تھا وہان لیٹ گئے اور دیکھا کہ مقابل چہرہ کے
ایک آنب پختہ لگا ہی فوراً اُٹھے اور آنب کو توڑا اور تراش کر دیکھا تو ایک کرم موجود پایا اُسیوقت وہ
کرم مرگیا اور گھنٹہ نے خوب آواز دی سبکو تصدیق معجزہ گورو موصوف اور پرم دھام کو جانے کی
ہوگئی اس حال سے اگرچہ کھوجی موصوف کی بزرگی تو بخوبی ظاہر ہوئی لیکن گورو کی مہامین
اندک کمی آتی ہی سو واضح ہووے کہ گورو کے معجزہ مین کیا مقام شک ہی کہ قبل از مرگ بھگوت
دھام کا جانا بیان کر دیا تھا اور اُسکی تصدیق حسب دلخواہ ہوگئی دوم کسی سبب سے گورو موصوف
کو اُس امر کا ثبوت کر دینا اپنے چیلونکو ضرور ہوا تھا کہ بروقت مرگ جس کسی کی طبیعت جسطرف ہوتی ہی
وہ اُسی بھاو کو پہونچ جاتا ہی کہ بھگوت گیتا مین بھگوت نے فرمایا ہی سو اُسکا ثبوت بخوبی کر دیا بلکہ یہ
چرتر گورو موصوف نے قصداً کیا تھا سوم بھگتی بھاو بھی گورو کا ثبوت ہوتا ہی کہ بروقت نزع اُنکو
آنب لائق بھگوت ارپن کے نظر آیا سو دیہہ تیاگ کر کے اور اُس آنب مین جا کر بھگوت ارپن کیا
کتھا گورو نشٹھ गुरुनिष्ठ ایک گورو نشٹھ بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ گورو کو ایشر روپ جانکر خدمت
پوجا کرتے تھے اور سوائے گورو سیوا کے کسی سادھو سنت کی سیوا کا اعتقاد نہ تھا بلکہ یہ سمجھ لیا تھا
کہ گورو کی خدمت سے سب کی خدمت ہو جاتی ہی گورو کو یہ خیال ہوا کہ یہ شخص جیسی ہماری خدمت
کرتا ہی اگر سادھو سیوا بھی کرے تو خوب ہی لیکن بدین خیال کہ شاید قبول کرے یا نہ کرے کبھی
واسطے سادھو سیوا کے نہ کہا اور اول امتحان اس امر کا ضرور جانا کہ ہمارے قول مین کسقدر
اعتقاد اس شخص کو ہی ایک دفعہ گورو نشٹھ موصوف واسطے تیرتھ جاترا کے تیار ہوا گورو نے
فرمایا کہ جب تم واپس آؤ گے کچھ ہدایت کرینگے بعد تیرتھ جاترا جس روز واپس آنیکا دن ہوا تو
گورو نے اپنے پران چھوڑ دیئے اور لوگ اُنکی نعش واسطے جلانے کے لیچلے گورو نشٹھ موصوف
بھی اُسیوقت آ پہونچے اور حال لیجانے نعش گورو کا سنکر بیتاب و بیقرار ہوئے دوڑکر لوگون سے
کہا کہ میرے گورو کا وعدہ تھا کہ بعد واپسی کچھ ہدایت کرونگا اور قول میرے گورو کا ہرگز خلاف نہین

سو جب تک گورو وہ ہدایت نفرما لینگے نعش کو جلانے نہ دونگا غرض بعد گریہ وزاری و منت
و سماجت اور قسم دھرم نعش واپس لائے اور بدستور سنگھاسن پر بٹھلا کر عرض کیا کہ حسب وعدہ
ہدایت کا امیدوار ہون گورو موصوف اُسکے اعتقاد سے خوش ہوئے اور زندہ ہو کر ہدایت
سادھو سیوا کی فرمائی گورو ونشٹھ نے عرض کیا کہ آپ تو پرم دھام کو جاتے ہین میری سادھو سیوا
کو کون دیکھیگا اور جناب کو کسطرح معلوم ہوگا کہ مجھ سے تعمیل حکم ہوئی یا نہین گورو موصوف
اس گفتگوی اعتقاد و عقلمندی سے زیادہ تر مہربان ہوئے اور ایک سال اور زندہ رہے

کتھا

घाटम. گھاٹم قوم مینہ ساکن موضع کھوڑی علاقہ جیپور گورو بھگتی اور قول کے اعتقاد سے
اس درجہ اولے کو پہونچے کہ کرتارتھ ہو گئے اور بھگوت بھگتون مین اُنکا شمار ہوا ہمیشہ چوری
رہزنی کا تھا ایک دفعہ خیال آیا کہ اگر اسیطرح عمر گذری اور بھگوت بھجن نکیا تو آدمی اور بہائم مین
کیا فرق ہے کسی ہر بھگت کے پاس گئے اُسنے ہدایت فرمائی کہ چوری چھوڑ دے گھاٹم نے عرض کیا
کہ میری معاش چوری سے ہے کسطرح چھوٹ سکتی ہے ہر بھگت موصوف نے کہا کہ بعوض اُسکے یہ
چار بات اختیار کر یکے راست گفتاری۔ دوم سادھو سیوا سوم خورد و نوش بعد بھگوت بھوگ ارپن کے
چہارم شامل ہونا بھگوت آرتی مین بغور سُننے آواز کے گھاٹم نے چارون امر قبول کیے تب ہر بھگت
موصوف نے چیلہ کر کے منتر اپدیش کیا گھاٹم ممدوح موافق اجازت گورو کے عمل کرتے رہے
جو کچھ چوری سے ہاتھ آتا سادھو سیوا مین خرچ کر دیتے ایک روز چند ہر بھگت آ گئے اور کچھ گھر
مین موجود نہ تھا خرمن تیار تھے وہان پہونچے اور بھگوت خواہش سے سب محافظ بیخبر ہو گئے
غلہ گندم چُرا لائے اور سادھو سیوا مین مصروف ہوئے لیکن خدمت کرتے وقت اسقدر
خیال ہو جاتا تھا کہ ایسا نہو مالگان غلہ سُراغ نکالکر گرفتار کر لین اور سیوا سادھان مین فرق آجاے
انترجامی بھگوت نے یہ چیتر کیا کہ کمال زور شور کی آندھی آئی اور مینہ برسا سب سراغ جاتا رہا گھاٹم نے
بدلجمعی تمام خدمت کری ایک دفعہ گھاٹم کے گورو نے بھگوت اُتساہ مین اُنکو بلایا اُسوقت بسبب خرچ
سادھو سیوا اُسکے کچھ پاس موجود نہ تھا فکر مین ہوئے اور دولتسرائے راجہ پر آئے دربانان نے جو
استفسار کیا تو جواب دیا کہ چور ہون اور گھاٹم میرا نام ہے اُنھون نے لباس امیرانہ دیکھا جانا کہ ہنسی سے
اپنے آپ کو چور کہتا ہے کچھ تعرض نہ کیا اندر گئے اور اصطبل سے ایک گھوڑا عمدہ مشکی انتخاب کر کے
اور سوار ہو کر چلے دروازہ پر جو محافظان قلعہ نے روکا تو جسطرح گفتگو راست اول ہوئی تھی
اُسیطرح کر کے چلے آئے اور طرف اپنے گورو کے روانہ ہوئے شام کے وقت ایک شہر مین بھگوت آرتی

ہوتی تھی سنکھ اور جھانجھ کی آواز سنکر وہان گئے اور بھگوت کے درشن اور بھجن مین مصروف ہوئے
راجہ نے جو خبر چوری جانے اسپ کی سنی تو کوتوال کو تاکید شدید کرکے تعینات کیا اور وہ جمعیت
سپاہیان سراغ نقش پاے اسپ کو دیکھتا ہوا اُسی دروازہ بھگوت مندر پر جہان پر آرتی ہوتی
تھی جا پہونچا اور یقین کر لیا کہ اس مندر مین چور اور گھوڑا دونون ضرور ہین بھگوت بھگت بتسل
مہاراج نے خیال فرمایا کہ یہ کوتوال اسپ کو شناخت کرکے میرے بھگت کو دُکھ دیویگا اسواسطے
گھوڑا مذکور برنگ نقرہ کر دیا جسوقت گھاٹم جی سوار ہوکر دروازہ پر آئے اور کوتوال نے دیکھا تو
مع ہمراہیان شل رنگ اسپ مذکور کے سفید ہو گیا اور دل مین کہنے لگا کہ گو سب علامت اسپ
مسروقہ کی اس اسپ مین موجود ہین لیکن رنگ وہ نہین حیف کہ محنت رایگان گئی اور نہ معلوم
کہ راجہ کیا سزا دیگا گھاٹم جی نے حال متغیر اُن لوگون کا دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو اور کسواسطے
ہمکو دیکھکر ملول اور مغموم ہو گئے اُنھون نے سب حال بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر گھوڑا نہ ملا
تو راجہ ہم سبکو زندہ نہ چھوڑیگا چونکہ بھگوت بھگتون کو دوسرے کے دُکھ سے اپنی جان اور
تن کی کچھ خبر نہین رہتی اسواسطے گھاٹم جی نے فرمایا کہ وہ چور مین ہون اور یہ گھوڑا بھی
وہی ہے لیکن بھگوت نے اُسکو واسطے میری حفاظت کے نقرہ رنگ کر دیا ہے اب تم خاطر جمع رکھو
کہ مین تمھارے راجہ کے پاس مع اسپ چلتا ہون اور تمکو نتیجہ موت سے چھڑاتا ہون چنانچہ
وہ پس آئے اور کوتوال نے سب حال مفصلہ گذشتہ بیان کیا راجہ کہ بھگوت بھگتی اور بھگتون کی
مہما سے واقف تھا بسر و چشم آیا اور گھاٹم جی کے قدم پکڑ لیے پھر عذر تقصیرات کا کرکے ملتمس ہوا کہ
جو ارشاد ہو بجا لاؤن گھاٹم جی نے اُسکی عزت اور امتیاز کرکے فرمایا کہ سواے اس اسپ کے
اور کچھ مطلوب نہین راجہ نے وہ اسپ مع دیگر نقد و جنس کثیر نذر کیا اور گھاٹم جی نے وہ سب
گورو کی خدمت مین لیجا کر بھینٹ کر دیا بیشک بھگوت بھگتی اور بھجن کو ایسا ہی پرتاپ ہے چنانچہ خود
گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ کسی کے اعمال ناقص اور بد بھی ہین لیکن میرا بھجن ایسا کرتا ہے کہ
دوسرے کو ہرگز نہین جانتا اسکو بیشک سادھو جاننا چاہیے کسواسطے کہ جو اصل مطلب اور شاستر ونکا
خلاصہ ہے اُسکو وہ پہونچ گیا ہے اور بالفرض وہ عمل بد بھی جلد چھوٹ جاوینگے اور مجکو پراپت ہوگا اے
ارجن سچ جان کہ میرے بھگت کا ناس کبھی نہین ہوتا ✣ کتھا **नरबाहन.** نرباہن جی ادھا بلیھی
ساکن بھونگام چیلہ ہت ہربنس جی بھگوت بھگت سادھو سیوی ہوئے اور گورو کے چرن کملون مین
من بچن کرم سے محبت اور بھگتی بلا تکلف تھی ایک شخص تجار کی کشتی لوٹ لی اور اُس سے نوسنگا

دیگر مال و منال کے ہوئے جب اُسنے انکار کیا تب قید کر لیا کنیز نرباہن جی کی بسبب رحم اُسکو
کھانا پہونچایا کرتی تھی ایک روز کنیز مذکور نے یہ تدبیر اُسکو بتلادی کہ آدھی رات کیوقت رادھا بلبھ
ہت ہرنبس رادھا بلبھ ہت ہرنبس پکار پکار کہنا کہ آواز نرباہن جی تک پہونچے اور اگر کچھ استفسار
کرین تو ہت ہرنبس جی کا چیلہ اپنے آپ کو بیان کر دینا تجار نے حسب فرمودہ کنیز کے عمل کیا نرباہن جی
بفور سننے نام رادھا بلبھ اور ہت ہرنبس جی کے بے محابا دوڑے ساہوکار کو ڈنڈوت کر کے پرسان
حال ہوئے اُسنے بیان کیا کہ ہت ہرنبس جی کا چیلہ ہوں اور رادھا بلبھ لعل جی کا درم ناخریدہ
غلام نرباہن جی نادم اور پشیمان ہوئے اور بالکل مال اُسکا واپس کر کے تقصیرات کی معافی چاہی
بلکہ قدمون پہ گر کہ عرض کیا کہ تم برادر کلان ہو مجکو چھوٹا بھائی اور غلام جانکر پرورش کرو کہ اس
حال کی خبر سوامین جی پر نہوے تجار مذکور یہ حال بھگتی اور اعتقاد نرباہن جی کا دیکھکر اُسیوقت بھگوت
سرن ہوا اور گسائین ہت ہرنبس جی کی خدمت مین آیا چیلہ ہو کر بھگوت بھگت ہو گیا اور گسائین
جی بھی اعتقاد نرباہن جی سے کمال رضامند ہوئے یہان ایک اعتراض دامنگیر ہوا اور یہ ہی کہ ایک کتھا
تو گھاٹم کی لکھ آئی کہ وہ چوری کیا کرتا تھا دوسری کتھا یہ نرباہن جی کی لکھی کہ قزاق و رہزن تھے کیا
بھگوت بھگت چوری اور قزاقی کو گناہ نہین سمجھتے جواب یہ ہی کہ بھگوت بھگت بالضرور رہزنی اور
چوری وغیرہ کو اعمال بد سمجھتے ہین اور اسکے نزدیک نہین جاتے اور بھگوت بھگتون کے برابر
جہان مین طائب اور پرہیزگار کوئی نہین نہ دیانت دار اور یہ جو تحریر ہو گھاٹم و نرباہن جی سے ہوئے
تو چوری مین شمار نہین ہوتے بھگتونکو چوری کرنا مثل حریر چوری ماکھن سری کرشن سوامین کے اور
بھیکھ مانگنا مثل بھیکھ باون مہاراج کے ہی چوری وہ ہی کہ اپنی ذات کے واسطے ہووے اور اُس سے
حاجت روائی خرچ عیال و اطفال کی ہو اب اور اعتراض پیدا ہوا کہ اس تحریر سے جواز چوری کا ثابت
ہو گیا کہ خوب لوگون کا مال لوٹا کرے اور سادھو سیوا کیا کرے جواب یہ ہی کہ ہرگز چوری کر کے
سادھو سیوا واجب نہین مال طیب اور پاک سے سادھو سیوا واجب ہی اور مطلب میرا یہ نہ تھا
کہ جو کچھ سمجھکہ اعتراض پیدا کر دیا مطلب یہ تھا کہ جسوقت صفائی قلب حاصل ہوئی اور یہ جہان فانی
و ناپائدار معلوم ہونے لگا اور دوئی کا پردہ اُٹھ گیا اُسوقت جو اعمال از جانب بھگت سرزد ہوتے
ہین وہ سب نیک ہین اگر چوری اور قزاقی کرے تو اُسکے گناہ ہین وہ بھگت ماخوذ نہین ہوتا کہ تصدیق
اس تحریر کی ادھیائے پنجم اور اشلوک ہفتدہم مندرجہ ادھیائے ہیجدہم گیتاجی سے بخوبی ہوتی ہی
اور گھاٹم کی کتھا بھی موید ہی کہ بھگوت نے واسطے دور کرنے سرانہ کے آندھی اور مینہ برسا دیا اور

دوئی کا پردہ
اُٹھ جانے سے مراد
اپنی بھگتی کی ۱۲۵

اسپ کا رنگ مشکی سے سفید کردیا اور اپنے بھگت کے اعمال کو ثواب سمجھا چانب دار آسکے ہونے
علاوہ ازان سب دھرم واسطے حصول بھگوت بھگتی کے ہین جس کام سے کہ بھگوت بھگتی ہو وہ داخل
چوری کے نہین بلکہ شل دیگر سادھن کے ہی چنانچہ گھاٹم ونربا ہمن دونون سے رضامندی بھگوت
اور گورو کی ہوئی اگر وے چور راہ زن قزاق ہوتے تو بھگوت کیون رضامند ہوتے سوائے ازین
سمرتھ کو کچھ گناہ نہین ہوتا جسطرح گنگاجی مین سب قسم کے پانی پہونچکر گنگا جل ہوجاتے ہین اور
آتش سوزان مین ہر یک شے تابہ چیز کمین آتش واضح ہو کہ سادھو سیوا وہ پرم دھرم ہی جسکے واسطے
بھگوت بھگتون نے خاص بھگوت کا زیور اتار کر فروخت کردیا ہی دیگر اعمال کی تو کیا حقیقت ہی بلکہ
خود بدولت ساہوکار ہوکر اپنے بھگتون کے ہاتھ سے رہزنی کراتے ہین اور اُس چیز سے خوش و
محظوظ ہوتے ہین کہ تصدیق اسکی ہرپال نشکنچن کی کتھا سے ہوتی ہی محبت صادق و اعتقاد راسخ
واجب ہی گھاٹم کے اعتقاد کو نگاہ کرنی چاہیے کہ کسقدر گورو کے قول پر پرتیت اور ثابت قدم تھا کہ جان
تک سے دریغ نہ کیا اور نربا ہمن جی کے اعتقاد کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے گورو اور شدٹ کا حرف نام سنکر
سہ لکھ و سی ہزار روپیہ کا مال واپس کردیا اور اپنے آپ کو بھگت کی ایذا رسانی کا گنہگار سمجھا غرض بھگوت بھگتی
مین اعتقاد ہونا از جملہ مقدمات مقدم تر ہی اور ایک وجہ اس باب مین اخیر کتھا گھاٹم مین مندرج ہوئی
سوائے اسکے ایک یہ ہی کہ جس قصور سے بالی اور راون راندۂ درگاہ ہوکر قتل کو پہونچے وہی قصور
سگریو اور ببھیکھن سے بھی سرزد ہوا لیکن وے بھگتی کے پرتاپ سے بزمرہ مہا بھارت اور بھگوت سکھا و نکے
شمار ہوئے تو بھگوت بھگتی کو یہ پرتاپ ہی کہ سب گناہ مبدل بہ ثواب ہوجاتے ہین کتھا ٩

गजपति

گجپت راجہ نیلاچل یعنی پرشوتم پوری مین بھگوت بھگت ہوئے گسائین سری کرشن چیتن اپنے
گورو مین اعتقاد کامل رکھتے تھے جب اُنکے درشن کرلیتے تب راج کاج کیا کرتے ایک روز گورو
موصوف نے حاضری سے منع کردیا راجہ صاحب کو اسقدر غم اور فکر ہوا کہ راج کاج چھوڑ دیا اور سنیاسی
روپ ہوکر آوارہ و سرگشتہ بامید قدمبوسی پھرا کیے لیکن چونکہ گسائین جی جگناتھ پوری سے باہر نہین
جاتے تھے اسواسطے درشن نہوتے ہر روز رتھ جاترا گسائین موصوف کو رتھ کے آگے نرت اور کیرتن
کرتے دیکھا راجہ نے دوڑ کر قدم پکڑ لیے اور عاجز اور دین ہوکر قدمون کو نچھوڑا گسائین جی نے جو
حال راجہ کا دیکھا اور دلی محبت پر لحاظ کیا تو اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور پریم کے سمندر مین غوطہ
دیکر حسب دلخواہ آنند مین پورن کیا ٭ कतुरदास · کتھا ١٠ سوامین چترداس جی پرم بھگت پرالوان
ہوئے سوائے بھگوت بھجن کے اور کسی طرف محبت نہ تھی اسی پرم آنند مین مگن رہکر ہمیشہ بھگوت

روپ کے رنگ مین رنگین رہتے تھے جنھون نے متھرا اور برج منڈل مین گشت کرکے سبکو انند دیا
اور بھاگوت دھرم مین مستقل اور مضبوط ہوکر اپنی شیرین کلامی سے جابجا بھگوت بھگتون کے
ست سنگ کا لطف اٹھایا جنکی مہاکو سنت اور مہنت اور ہشیار بھگوت بھگتون نے جہان مین مشہور
کیا اور گورو بھگتی مین ایسے ہوئے کہ سب سے گوے سبقت کی لے گئے گورو کہ ہمیشہ مکان پر
تشریف لایا کرتے بھگوت روپ جانکہ بھاو اور بھگتی سے اُنکی سیوا پوجا کیا کرتے استری سوامین
جی کی حسین اور نوجوان تھی اُسکو گورو کی خدمت مین تعینات کردیا کہ جو ارشاد کرین اُسکی تعمیل
بسروچشم کرنا اور خود اپنے دھرم پر ایسے مستقل رہے کہ کبھی راسخ الاعتقادی مین تجاوز نہ آیا بلکہ
روز بروز اعتقاد اور محبت کی گورو چرنون مین ترقی ہوتی رہی آخرش سب اسباب و دولت اور استری
گورو کی بھینٹ کرکے بعد ڈنڈوت و اجازت برج منڈل مین تشریف لائے صبح ہی منگل آرتی سری
گوبند دیو مہاراج کے درشن کیا کرتے اور سرنگار آرتی کیشو دیو جی کی اور راج بھوگ نندگانون کا
دیکھکر گوبردھن جی مین رادھاکنڈ پر ہوتے ہوئے برندابن مین آتے اور اس گشت اور بھگوت
چنتون کے پریم انند مین تمام دن رہتے ایک دفعہ نندگانون مین مان سرور پر بے خورد و نوش رہے
چونکہ نندگانون کے رئیس اعظم نند بابا ہین اور خبرگیری مسافران کہ جو اُنکے مکان پر مہمان ہووین اُنپر
واجب ہی اسواسطے نند جی کے صاحبزادہ بلند اقبال یعنے بھگوت بھگت تپل کرپا سندھ مہاراج اپنے
مہمان کو بیخورد و نوش نہ دیکھ سکے و بلباس طفل دوازدہ سالہ دودھ ایک کٹورہ مین لائے اور سوامین
چتر داس جی کو دیا سوامین چتر داس جی نے جو روپ انوپ دیکھا تو بامید دوبارہ دیکھنے کے پانی کی
درخواست کی جب تا دیر وہ طفل چنچل اور شوخ پانی نہ لایا تو مضطرب اور بیقرار ہوگئے بھگوت نے
خواب مین ارشاد فرمایا کہ پانی کی کچھ ضرورت نہین تمکو دودھ ہر ایک برجباسی سے ملتا رہیگا سوامین جی نے
عرض کیا کہ برجباسیون کو دودھ از بس عزیز ہی کہ ماتا جسودھا نے دودھ کے واسطے آپ کو چھوڑ دیا تھا
پھر وہ لوگ مجکو دودھ کسطرح دینگے بھگوت نے فرمایا کہ ضرور دیگا چنانچہ حسب الارشاد ہر ایک دھام میں
سوامین جی گئے اور وہان کے باشندہ دودھ لیکر حاضر ہوئے جو کوئی نہ لایا تو خود سوامین جی اسکے
گھر مین جاکر لے آئے بر تقدیر یہ کسی نے انکار کیا تو وہ دودھ خراب ہوگیا اور اگر کسی نے نا دہی دینے
دودھ سے ظاہر کری تو پھر اُسکے گھر دودھ نہوا بلکہ اب تک دستور ہی کہ جو کوئی سوامین چتر داس جی کے
خاندان کا چیلہ ہو اسکو دودھ بلا طلب ملتا ہی فی الحقیقت گورو سیوا اور اعتقاد سے کون سی نعمت
غیر مترقبہ نہین ملتی * کبتھا راگھوداس जी राघवदास راگھوداس جی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور اپنی تصنیفات

مین دوبریا بمعنی لاغر خواہ حقیر تخلص کیا کرتے تھے اسواسطے اگرچہ لوگ دُبلا کہتے تھے لیکن بھگتی
بھاو مین فربہ اور موٹے مہنت تھے بھگوت دہرم کے متعلق جو آچار ہین انپر حسب فرمودہ شاستر کے
بخوبی عمل کیا اور گورو چیلہ کے جو قاعدے شاستروں مین لکھے ہین اُنکو ایسا ظاہر اور روشن کردیا کہ
اور کسی سے نہین ہوسکتا یعنے بایو پوران مین جو یہ لکھا ہی کہ جو منتر ہی وہی گورو ہی اور جو گورو ہی وہی
بھگوت ہی جب گورو خوش ہوجا یگا تو بھگوت خود بخود رضامند اور یہی ثبوت ہوگا سو راگھوداس جی نے
اپنے گورو کو بھگوت روپ جانکر ایسی سیوا کری کہ گورو اور بھگوت کو رضامند کرلیا اور جبس کسیکو اپنا
چیلہ کیا تو اُسکو فی الفور بھگوت سنمکھ کرکے آواگون کے دُکھ سے چھوڑا دیا ظاہر اور باطن سے ایسے
نرمل اور صاف ہوئے کہ کلجگ کی کائی کبھی نزدیک نہ آنے پائی زبان سے کلمہ بیہودہ کبھی سرزد نہوا
دنرات سوائے بھگوت چرتر کیرتن کے اور کچھ کام نہ تھا مصنف نے جو تمثیل الماس کی اُنکے واسطے
لکھی تو مطلب یہ ہو کہ جسطرح الماس کو اہرن پر رکھکر گھن مارتے ہین اور شکستہ نہین ہوتا بلکہ اُس
اہرن مین گھُس جاتا ہی اور جب اُسکا ہمجنس لاکر مقابل کرتے ہین تو اہرن سے نکل آتا ہی اسی طرح
راگھوداس جی تھے کہ ہوائے گرم و سرد رنج و راحت زمانہ کی انکی مستقل مزاجی اور مضبوط بھاو بھگتی مین
خلل انداز نہین ہوسکتی تھی اور ست سنگ کو دیکھکر اسطرح آملتے تھے کہ جسطرح الماس اپنے ہمجنس کو دیکھکر
آملتا ہی ؀

نشٹھا ہشتم دربیان پرتما و آرچا مشتمل بر کتھا پانزدہ ۱۵ بھگت

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی سنمکھ رکھیا کو ڈنڈوت کرکے پھر ہنس اوتار کو ڈنڈوت
کرتا ہون کہ برہمہ پوری مین ظاہر ہوکر برہما اور سنکادکون کو اُپدیش کیا شاسترون کا سدّھانت ہی
کہ بھگوت کی پراپتی کے واسطے بھگوت کی ہی پوجا آرچا جپ منتر وغیرہ سادھن ہی اور پوجا ارچا
بدون موجود ہونے اُسکے کہ جسکا پوجن کرنا چاہیے ہو نہین سکتی اور بلا پوجا آرچا بھگوت کی پراپتی
مشکل ہی اسواسطے کرناکرون تبل مہاراج کو یہ خیال ہوا کہ جس حالت مین حصر میری پراپتی کا
اوپر پوجا کے ہوا اور وہ بلا موجودگی کے ممکن نہین تو اوتہار لوگون کا کسطرح ہوگا اسواسطے خود
بھگوت کہ جسطرح واسطے بھگتون کے اوتار دھارن کرتے تھے اور کرتا ہی اسطرح پرتما روپ ہو کر
جہان مین ظاہر ہوا چنانچہ بارہ ۱۲ پرتما مثل بدری نارائن و رنگ ناتھ سوامین و گوبند دیو وغیرہ
سوم بکیت یعنی خود ظاہر شدہ ہین و جگناتھ رائے جی و بردراج وغیرہ چند پرتما ایسے ہین کہ برہما و
شیو وغیرہ دیوتاؤن نے استھاپن کری اور بعض منیشرون و رکھیشرون کی استھاپت کردہ ہین جب

ان مورتیون کو بھی بھگوت نے جانا کہ سبکو میسر نہین تب سالگرام روپ ہوکر ظاہر ہوئے کہ
بکثرت لوگون کو میسر ہون بعدش جب یہ جانا کہ یہ بھی ہر ایک کو عدیم دستیاب ہی تب اجازت فرمائی
کہ سونے چاندی اور پاکھان وغیرہ کی پرتما بنا کر اور موافق بید منترون کے پرتشٹھا کر کے پوجن کرین
اور سب پرتماؤن کی پوجن اور درشن مین معجزہ دکھایا کہ جسنے اننیہ (अनन्य) ہوکر یعنی لاشریک جانکر آرادھن
کیا منزل مقصود کو پہونچ گیا اور یہانتک کرنا اور دیالتا کو کار فرمایا کہ جو کوئی تصویر کھینچا کر اور بھگوت
جانکر پوجن کرتا ہی بھگوت کو پراپت ہوتا ہی سو اس بھگوت بگرہ کے پوجن درشن کو بھگتون نے چند طرح
مانا ہی اول یہ کہ بعض تو اُس پرتما کو اصل بھگوت کی تصویر اور مورتی (विग्रहपूजन) جانکر اسطرح پوجن کرتے ہین کہ اول
مانسی پوجن کیا اور پھر اُس بگرہ (विग्रह) مورتی کا اور بعض کا یہ اعتقاد ہی کہ اُسی پرتما کو پورن برمھ سچدانند
گھن مانتے ہین مانسی پوجن وغیرہ کی کچھ ضرورت نہین اور تیسرے فریق کا یہ قول ہی کہ اصل مورتی
اُس سچدانند گھن کی لوگون کے تصور اور دھیان مین جلد نہین آسکتی واسطے جانے دل کے
اُس اصل بھگوت روپ مین اس مورتی کا درشن اور پوجن کرتے ہین اور ہر ایک موافق اپنے
عقیدہ اور یقین کے مراد کو پہونچتے ہین سو جب کہ یہ بات ظاہر ہوگئی کہ خود بھگوت نے واسطے
اودھار جگت کے اپنا روپ بصورت پرتما کے ظاہر کیا ہی تو کمال واجب ہوا کہ بھگوت بگرہ کو
اپنا سروپ جانکر باعتقاد کامل درشن اور پوجن کیا کرے ہزارون کروڑونکا اودھار (उद्धार) بدولت اعتقاد
پرتماؤن کے ہوا اور ہوتا ہی بھاگوت کا قول ہی کہ مکند (मुकुन्द) یعنی بھگوت کی مورتی کا درشن اور اُس
مورتی کے درشن کرنے والے کا ملنا یا مورتی کے چڑھے ہوئے پھولون کا سونگھنا اور تلسی دل کا
کھانا اور بھگوت مندر مین جانا اور ڈنڈوت کرنی اور یہ سب بھگوت لوگ کو پراپت کرتے ہین نارد پنچراتر
مین مندرج ہی کہ سالگرام جی کا اشنان جس ظرف مین کرایا جاتا ہی اُسکا ساتوین دفعہ کا دھوون درجہ
گنگا جل کا رکھتا ہی سو مہاتم درشن وغیرہ کا اس سے خیال کر لینا چاہیے کہ کسقدر ہوگا لیکن واضح ہو
کہ یہ پوجن آرادھن بھگوت مورتی کا کچھ ایسا آسان نہین کہ راہ چلتے اُس درجۂ اعلے کو پہونچا دیوے
کمال مشکل ہی کیا معنی کہ بموجب شاسترون کے بھگوت ایک بیاپک اور برمھ سروپ ہی جب تک کہ
دیگر اعتقادات کو اور طرح طرح کے اعتراضات اور خامی طبع کو صفحۂ دل سے دور کر کے خاص
اُس مورتی مین طبیعت نہ لگیگی تب تک کسطرح ملنا بھگوت کا ممکن ہی اور وہ طبیعت ایسی لگے
کہ دوسری طرف نجائے اور نہ دوسرے کی پناہ یا بھروسا ہووے ذکر ہی کہ ایک شخص جو ہستگاہ
اسباب دنیا کو بھگوت کی پوجن کہنے سے دولت نہ ملی ہدایت کسی شخص کے بھگوت مورتی کو

طاق مین رکھکر درگا موری کا پوجن کرنے لگا ایک روز خیال ہوا کہ دھوپ جو درگا کو دیتا ہون
اول بھگوت کو پہونچتی ہوگی اسواسطے بھگوت پرتا کی ناک مین روئی بھرنے لگا اسوقت بھگوت
خوش ہوئے اور فرمایا کہ کیا تمنا ہی بیان کر اسنے عرض کیا کہ پوجن وغیرہ سے تو کبھی راضی نہوئے
اور گستاخی سے خوشنود ہوئے اسکی کیا وجہ ہی فرمایا کہ بایام پوجن تو ہمکو پتھر کی مورتی جانا کرتا تھا
اور اسوقت سب طرف سے طبیعت کو کھینچکر بھگوت روپ تصور کیا اسواسطے رضامند ہوا مطلب
اس ذکر سے یہ ہی کہ بھگوت مورتی کو پورن برھم سچدانندگھن جانے نہ مورتی سنگ کی ایک بائی
گجرات مین بھگوت مورتی کا ارادھن باتسل بھاؤ اور پریم بھگتی سے کیا کرتی تھی اُسکے دہ مین
بھیڑیون کا زور ہوا اور چند لڑکون کو بھیڑیا اُٹھا لیگیا اس بائی کے سنکر ہوش گئے اور موسل
ہاتھ مین لیکر تمام رات جاگنے لگی عرصہ تک یہ حال گذرا کہ دنکو طیاری بھوگ و رسوئی و سنگار
بھگوت مین رہتی اور رات کو مصروف بحفاظت بھگوت کو کمال کرتا ہوئی اور ساکھات موجود ہوئے
بائی نے جو آواز چھم چھاٹ گھونگھرو وغیرہ کی سنی تو موسل اُٹھا کر دوڑی دیکھا کہ کوئی لڑکا شیام سندر
موہنی روپ ہی پوچھا کہ تو کون ہی جواب دیا کہ مین وہی ایشر ہرتا ہون کہ جسکی مورتی کو تو بالک جانکر
آرادھن کرتی ہی سو جو تجکو مطلوب ہو درخواست کر بائی نے خوش ہوکر کہا کہ اگر فی الحقیقت تو ایشر
ہرتا ہی تو یہ بر مانگتی ہون کہ اس میرے لڑکے کو بھیڑیا نہ لیجاوے واہ واہ بائی جسود ھا خواہ
کوشلیا روپ مطلب یہ کہ اعتقاد کامل بھگوت مورتی مین اسدرجہ کا ہووے کہ اگر خود بھگوت
ظاہر ہوکر آوے تب بھی اپنا مالک اُس مورتی ہی کو سمجھتا رہے اور اگر دوسری طرف طبیعت گئی
تو عشق کہان اور جسطرح عورت کو دوسرے مرد کی تعریف و خوبصورتی کا بیان ممنوع ہی اسیطرح
اپنی سیوا مورتی کے روبرو اور کسی کی زیبائش وغیرہ ذہن مین نہ لاوے کہ مورتی کی پوجا بیکار ہی
یہ بات لکھی ہی اور جسطرح کوئی غلام اپنے آقا کو جان سے زیادہ عزیز جانتا ہو اور ہر طرحکے سامان
عیش و آرام کے وقتاً فوقتاً اُسکے روبرو پیش کرتا ہو اسیطرح اپنی سوا مین سیوا مورتی کی سیوا اور
خدمت واجب ہی مثلاً موسم گرمی ہی تو سامان ٹٹی ہاے خس و بادکشی و خوشبویات تکلف و آب سرد
و آب پاشی و مکان ہوادار و پھول و پوشاک زرق برق کی تیار کرکے ایک روز مین چند دفعہ
آرایش بھگوت کی کرے اور علے ہذا القیاس موسم برسات و سرما وغیرہ مین موافق اوازمات
اُس موسم کے کاربند ہو غرض جو کچھ اپنی جان اور اپنی آرام اور نمود کے واسطے تکلفات و آرایش و
تیاری اسباب ملبوسات ہر قسم و اطعمہ و اشربہ وغیرہ کی کرتا ہی اس سے دہ چند و صد چند بھگوت کیواسطے کرے

اور جس روز کوئی تیوہار مثل ہولی و دیوالی و دسہرا و بسنت پنچمی وغیرہ یا سانجھی کا موسم یا ماہ ساون
جھولا جھلانے کا جبر یا بھگوت جنم اوتسو مثل رام نومین و جنم اشٹمی و نرسنگھ چترودشی و باون دوادشی
وغیرہ یا تیرتھ اور برت کا دن ہو اُس دھوم دھام کے ساتھ اوتسو و آرایش وغیرہ کیا کرے کہ
جسطرح اپنے لڑکے کی شادی میں یا بروز تولد فرزند کیا کرتے ہیں کہاں تک شرح کیجائے کہ یہ امر
متعلق اپنی محبت دلی اور بھگوت کرپا اور خوش نصیبی کے ہو یہ اُتسو وغیرہ اس ملک میں مثل خواب
و تعجبات کے ہیں البتہ دکھن میں یا متھرا بندرابن و اجودھیا وغیرہ میں رائج ہیں خاکسار کو یاد ہے
کہ ایک گسائیں برندابن نے ایک شخص کاردار کے مکان پر بروز بسنت پنچمی پھول ڈول بنایا طوائف
حسب معمول جو کاردار موصوف کے مکان پر واسطے انعام اُس تیوہار کے آئی تو اُسنے بلحاظ گسائیں
جی راگ نہ سنا اور رخصت کیا گسائیں جی نے فرمایا کہ بھگوت کے سامنے راگ کسواسطے نہیں ہوا کاردار نے
پوچھا کہ کیا بھگوت کے سامنے بھی طوائفان کا ناچ راگ ہوتا ہے گسائیں جی نے فرمایا کہ اگر ناچ اور راگ کے
شوقین بھگوت نہوتے تو جہان میں رواج ہی کسطرح پاتا جو کچھ عیش و آرام کا سامان جہان تک چشم ظاہر
اور باطن کو نظر آوے سب بھگوت کے واسطے ہے کہ اصول ہر ایک امر کا بھگوت سے ہے شانزدہ قسم کا
پوجن جو مشہور اور معروف ہے وہ واسطے بھگوت مورتی پوجن کے تو سامان ظاہر میں کرنے پڑتے ہیں
اور واسطے مانسی پوجن کے دل اور تصور میں سو منجملہ شانزدہ قسم مذکور کے اوّل आवाहन. آواہن ہے
سو آواہن اُس دیوتا کا کرنا پڑتا ہے کہ جسکی کبھی کسی روز پوجا کرنی ہو اور بھگوت پوجن کا آواہن صرف
اسیقدر مانتے ہیں کہ صبح ہی اپنے سوامی کو خواب سے اُٹھانا اور ڈنڈوت کرنی اور اشلوک وید بھگوت
جگانے کے پڑھنے اور گانے دوم آسن आसन فرش سنگھاسن وغیرہ کمال آرائش کے ساتھ بچھانا
و جاروب کشی وغیرہ سوم पाद्य پادیہ یعنی چرن بھگوت کے دھونے اور انگوچھے سے پونچھنے چہارم
अर्घ. ارگھ یعنی ہاتھ منہ دھلانا پنجم आचमन. آچمن یعنی داتون کرلا کرانا ششم स्नान. اشنان
یعنی غسل کرانا انگوچھے سے جسم پونچھنا دھوتی کرانی ہفتم वस्त्र. بستر لباس تکلف و زیورات سے آرائش
کرنی ہشتم यज्ञोपवीत. جگیوپویت یعنی جنیو سونے کا یا ریشمی یا سوت کا زرد کر کے پہنانا نہم गन्ध
گندھ یعنی خوشبویات مثل چندن و زعفران و مشک و عطریات وغیرہ لگانی دہم पुष्प پُشپ یعنی
پھول بھگوت کے مکٹ اور جھوکہ وغیرہ میں گوندھنے اور مالا پھولوں کی پہنانی یازدہم धूप.
دھوپ یعنی بخورات زعفران و مشک و اگر و عنبر وغیرہ کے دینے دوازدہم दीप دیپ یعنی
چراغ روشن کرنا سیزدہم नैवेद्य نیویدیہ یعنی سب قسم کے کھانے کھلانے آچمن کرانا یا پانی پلا کر لا

کرانا ہاتھ دُھلانے انگوچھہ سے ہاتھ منہ پونچھنا پان تیار کرکے دینا چہاردہم दक्षिणा. دکچھنا یعنی
نذر پیش کرنی پانزدہم नीराजन. نیراجن یعنی آرتی کرنی پردچھنا دینی मतलब प्रदक्षिणा مطلب پردچھنا کا تصدق ہونے
سے ہے اور پشپ انجلی पुष्पांजलि دینی یعنی پھول اوپر بکھیرنے شانزدہم रخصت کرنا विसर्जन. بسرجن اور یہان مراد
بسرجن سے یہ ہے کہ پلنگ و توشک بچھانا تکیہ چادر لحاف وغیرہ سامان عطر و پان و خوردنی و نوشیدنی
پاس پلنگ کے تیار کردینا اور بوقت آرام فرمانے بھگوت کے پانون دبانے واضح ہو کہ اس شانزدہ قسم کا
ارادھن مثل جگناتھ رائے جی و بدری نارائن و رنگناتھ و اجودھیا و بندرابن میں ہر روزہ سات دفعہ ہوتا ہے
اور بعض جگہ پانچ دفعہ اور اکثر جگہ تین دفعہ یعنے ایک بوقت صبح منگل آرتی دوم بوقت دوپہر راج بھوگ
سوم بوقت شام معمولی آرتی سو پرستش اور درشن کرنے والے کو سات دفعہ یہ آرادھن ازبس ضروری ہے اور
تین دفعہ سے کم نہوا اور واضح ہو کہ بموجب قول تنتر شاستر و پرانون کے جو مورتی سویم بھگت स्वयं व्यक्ति یعنے خود
ظاہر شدہ مثل بدری نارائن و رنگ ناتھ سوامین و گوبند دیو وغیرہ و سالگرام مورتی و وینکٹر و نیمکھارنیہ
नैमिषारण्य وغیرہ تیرتھ ہین وے بارہ بارہ کوس تک سدھ اور پاک کرتے ہین اور جو مورتی دیوتاؤن کے استھاپت
کی وے چار چار کوس تک اور جو رکھیشر اور سدھ لوگون نے براجمان کی وے دو دو کوس تک اور جو مورتی
دیگر اشخاص سے موافق قواعد شاستر و منترون کے قائم ہوئی وہ ایک ایک کوس تک اور جو مورتی صرف
گھر مین براجمان کرتے ہین وے اسی گھر کو پاک اور شدھ کرتی ہین بھگوت نے کرپا کرکے سب سامان
واسطے اودھار اس جیو کے تیار کردیئے کہ کسیطرح دل چرن کماون مین لگے لیکن کوئی ایسے اعمال سخت
اور بدہم لوگون کے پیش آرہے ہین کہ ہرگز اس سہل طریق پر بھی طبیعت نہین لگتی کوئی شہر اور قصبہ
نہین کہ وہان بھگوت مندر اور ٹھاکر دوارہ نہو مگر پوجاری کے سواے کیا ممکن ہے کہ کوئی درشنون کے
واسطے جاوے بالخاص دولتمند اور انمین بھی نوکری پیشہ و سیر جکلہ کے واسطے جہان تک کوئی لیجاوے
ہزاردل اور قدمون سے موجود اور جو کوئی ٹھاکر دوارہ کے چلنے کو کہے تو گویا دم نکلگیا بوقت گشت اگر
راہ مین کوئی مندر آجاوے تو یہ فرماوین کہ میان شام ہوگئی فرصت نہین پھر کسیوقت درشن کرینگے
اور اگر شاذ و نادر کبھی اتفاق جانیکا ہو بھی گیا تو تمام زمانہ کے جھگڑے قصہ ڈگری ڈسمس وغیرہ کا ذکر
وہان یاد آیا جب تک بیٹھے رہین وہی ذکر رہے کیا ممکن ہے کہ ایک دفعہ بھگوت نام زبان پر آوے
بلکہ اگر کوئی شخص بھجن کرتا ہو تو اُسکو بھی اپنی طرف متوجہ کرلیوین یہ حال نہ شنیدہ ہے بلکہ بچشم خود دیدہ
کہانتک لکھون کہ خوف طوالت اور ناراضی ان اشخاص کا کہ جو میری اس تحریر کو نسبت اپنے
سمجھ لیوین دامنگیر ہے انمین اول درجہ اس مت مندر و نالائق کا ہے سو صد آفرین کہ اعمال خو

ایسے خوبصورت اور تمنا وہ کہ ضرور پرم دھام کو جاوینگے کیون نہ سدگتی ہوگی ارے دل بابی اب بھی
شرم کر اور خیال کر کے دیکھ کہ آدمی جسم بار بار نہین ملتا نہ معلوم کون سے اعمال نیک سے یہ جسم
ملا ہی اس دیہہ کو پاکر جو چرن کملون مین سری رگھنندن سوامین کے نہ لگا تو تجھ سے سوا ے
اور کون کم نصیب ہی بہت روپیہ پیدا کرنا جھوٹھ سچ بول کر لوگون کو گرویدہ کر لینا بقول گسائین
تلسی داس جی کے طوائفان کو خوب آتا ہی اور اگر یہ جسم براے لذائذ دنیا سمجھ رکھا ہی تو خوک
اور سگ وغیرہ وغیرہ کو بھی سب لذائذ شہوات وغیرہ کے حاصل ہین جسم انسانی اور ان جسمون مین
اسیقدر فرق ہی کہ اس جسم کی بدولت حاصل ہوتا ہی اگر بھگوت چرنون مین دل نہ لگایا تو خوک اور
سگ وغیرہ سے بھی زیادہ تر نالائق و گنہگار ہی کس واسطے کہ ان اجسام مین براے آئندہ گناہ
لازم نہین آتے اعمال سابقہ کو بھوگتے ہین اور آدمی کو درصورت نکرنے بھگوت بھجن کے ہزارہا گناہ
جائیہ ہوتے ہین پس اب تجکو اس روپ انوپ کا چنتون کرنا واجب ہی سوتیا پگ نوپر او پہونچی کر کنجن
منج بنی بن مال ہیے ❊ نونیل کلیور پیت جھنگا جھلکین پلکین نرپ گود لیے ❊ اربند سے آنن روپ
مرند انندت لوچن بھرنگ پیے ❊ من مین نہ بسے اس بالک جو تو کہو جگ مین پھل کون جیے ❊ کتھا

राजा चन्द्रहास्य راجہ چندرہاس خردسالی سے ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ مہا بھاگوتون مین
منتخب و شماری ہین اور اب تک انکی بھگتی کا جس مثل چندرہاس یعنی چاندنی کے سب شاسترون مین
مندرج ہی جسمین اسمیدھ مین لکھا ہی کہ میدھاوی راجہ کیرل دیس کے گھر جب چندرہانس موصوف
پیدا ہوئے تو ایک پانون کی چھ انگلی تھی کہ سامدرک مین منحوس لکھی ہین روز ولادت سے تھوڑے عرصہ
بعد کوئی غنیم چڑھ آیا اور میدھاوی موصوف اس لڑائی مین مارا گیا والدہ چندرہاس کی ستی ہوگئی
اور دایہ انکو لیکر کنتل پور مین چلی آئی راجہ کنتل پور کے وزیر کا نام دھرشٹ بدھی تھا اسکے گھر رہنے
لگے پھر وہ بھی مر گیا اور چندرہاس جی پنجبالہ شہر مین لاوارث پھرنے لگے جو کوئی کچھ دیتا تو اس سے
شکم سیری کر لیتے ایک روز نارد جی تشریف لائے اور سالگرام جی کی پرتما دیکر ارشاد فرما گئے کہ جو کچھ
بھوجن وغیرہ کرے اس پرتما کو دکھا لینا چندرہاس جی اس مورتی کو مکھ مین رکھتے اور موافق
ارشاد نارد جی کے عمل کیا کرتے تھوڑے ہی عرصہ مین بھگوت کی محبت ہوگئی ایک روز اس وزیر کے
گھر بتقریب برہمہ بھوج براہمن آئے تھے اسنے براہمنون سے پوچھا کہ میری لڑکی کو بر یعنے شوہر
کون اور کیسا ملیگا انھون نے چندرہاس جی کا نشان دیا کہ یہ طفل اسکا شوہر ہوگا وزیر کو کمال
شاق اور ناگوار ہوا کہ ہاے میری دختر کنیز زادہ کی زوجیت مین آویگی جلادون کو کہا کہ اس طفل کو

पगनूपुर औ पहुँची करकंजन मंजुबनी मनिमाल हिये ॥ नवनील कलेवर पीत झँगा झलकै पुलकै नृप गोद लिये ॥ अरविंद सो आननरूप मरंद अनंदित लोचन भृंग पिये ॥
मनमें नबसे असबालक जोतो कहो जग में फल कौन जिये ॥

جنگل مین لیجا کر قتل کرو جلاد جنگل مین لے گئے اور حکم وزیر کا سنا کر کہا کہ اب تمہارا محافظ کون ہے
چندر ہاس جی کو مطلق غم اور فکر اپنے قتل کا نہوا اور فرمایا کہ ایک لحظہ میرے قتل مین تامل کرو
پس ازان سالگرام جی کا پوجن کیا اور جلادان کو اشارت قتل کی کری بھگوت دھیان کی سمادھی
لگالی بھگت رچھک مہاراج نے ان جلادان بیرحم کے دل مین ایسا رحم ڈال دیا کہ ایک انگلی فاضل کو
واسطے ملاحظہ کرانے وزیر کے کاٹ کر لے گئے اور چندر ہاس جی کو اسی جنگل مین چھوڑ گئے چندر ہاس
جی تین روز تک بھگوت دھیان مین مگن اور مسرور بیٹھے رہے جسوقت دھوپ ہوتی تو پرند اپنے
پرون کا سایہ کرتے اور وقت شب درندہ واسطے حفاظت کے آتے اتفاقاً کلند نامی راجہ چیدناوتی
کا گذر بتقریب صید افگنی اس جنگل مین ہوا اور چندر ہاس جی کو اپنے گھر لیگیا بسبب نہونے کسی
وارث کے اپنا بیٹا تصور کرکے سب علوم کی تعلیم کی بعد ازان راج تلک کرکے تمام کارخانہ ملکی و
مالی سپرد کر دیا اور خود بھگوت بھجن مین مصروف ہوا یہ راجہ کلند باج گزار راجہ کنتل پور کا تھا جب دور
حکومت چندر ہاس جی محصول معمولی نہ پہونچا تو دھرشٹ بدھی وزیر مع فوج آیا راجہ کلند خبر پاکر واسطے
ملاقات کے گیا اور بہت اعزاز اور تعظیم کے ساتھ شہر مین لایا چندر ہاس جی کی ملاقات کرائی اور حال
ورثینے راج کا بیان کیا وزیر مذکور چندر ہاس جی کو پہچان کر مغموم و متفکر در قتل ہوا اور یہ تدبیر سوچی
کہ چندر ہاس کو کنتل پور مین بھیجکر وہان مروا ڈالنا چاہیے اسواسطے راجہ کلند کو دھمکایا کہ تمکو
مناسب نہ تھا بلا اطلاع ہمارے راجہ کے چندر ہاس کو راج تلک کر دیتے اب چندر ہاس کو
بذریعہ خط موسومہ مدن اپنے پسر کے روانہ کنتل پور کرتا ہون کہ وہ منظوری راج تلک کی کرادیگا
چنانچہ چندر ہاس جی مع خط روانہ ہوئے اور متصل کنتل پور اسی وزیر کے باغ مین ٹھہرے
اشنان پوجا کری بھگوت پرشاد بھوجن کرکے بسبب کسل راہ کے سو گئے اتفاقاً بکھیا دختر وزیر
مذکور کی واسطے سیر باغ کے آئی سکھیون سے علیحدہ ہوکر جہان چندر ہاس جی آرام مین تھے وہان پہونچی
اور بغور دیکھنے جمال چندر ہاس جی کے عاشق ہوکر بھگوت سے خواستگار ہوئی کہ یہ شخص میرا شوہر
ہووے پھر جو نگاہ اسکی طرف کمر چندر ہاس جی کے گئی تو ایک خط کمر مین دیکھکر نکال لیا اور پڑھا مضمون
اسکا یہ تھا کہ اے مدن بغور پہونچنے حامل خط کے بکھ اسکو دینا اور اگر توقف ہوا تو موجب میری
ناراضی کا ہو دختر وزیر نے پڑھکر افسوس کیا کہ ہاے یہ محبوب مرغوب ناحق مارا جاویگا اور پھر
یہ خیال مین آیا کہ میرا والد مدت سے متلاشی کسی خوبصورت اور لائق جوان کے میرے واسطے
تھا اور مجھسے بروقت روانگی بہت جلد شادی کر دینے کا وعدہ کیا تھا سو اس شخص کو

میرے واسطے روانہ کیا ہے اور بسبب جلدی کے بعد لفظ بکھ کے حرف یا لکھنا سہو ہو گیا ہے سو حرف
یا بنا دینا چاہیے چنانچہ اپنے سرمہ کی سیاہی سے بنا کر اور خط چندرہاس جی کی کمر میں رکھکر چلی آئی
चंद्रहास
چندرہاس جی مدن پسر وزیر کے پاس پہونچے اور خط دیا وہ بہت خوش ہوا اور اُسیوقت سامان
کر کے شادی چندرہاس کی اپنی ہمشیر کے ساتھ کر دی جب وزیر کو حسب تحریر مدن کے خبر پہونچی
تو ایسا مغموم اور ناراض ہوا کہ رنگ فق ہو گیا بسبب شدت رنج کے اُسیوقت روانہ ہو کر اپنے گھر آیا
اور مدن اپنے پسر کو لعنت ملامت کرنے لگا اُسنے خط مذکور پیش کیا اور معذرات کیے وزیر مذکور نے
اپنے دل میں یہ صلاح کی کہ اگر دختر بیوہ رہے تو رہو لیکن چندرہاس کو قتل کر دینا واجب ہے اسواسطے
جلادوں کو طلب کر کے اجازت دی کہ صبح کو جو شخص درگا بھون میں آویگا قتل کر دینا اور چندرہاس
جی سے کہا کہ ہمارے خاندان میں بعد شادی کے درگا پوجن واجب ہے تم صبحکو درگا بھون میں
جا کر پوجن کر آؤ وزیر نالایق نے تو یہ تدبیر کی اور بھگوت کی یہ خواہش ہوئی کہ کنتل پور کا راج بھی
چندرہاس جی کو ملجاوے اسواسطے راجہ کنتل پور کے دل میں ہدایت فرمائی کہ راج و عمر ناپائدار ہیں
اور بھگوت بھجن سے سوائے اور کچھ کارآمد نہیں سو یہ راج تو چندرہاس داماد وزیر کو کہ لائق و فائق ہے
دینا چاہیے اور باقی عمر بھگوت بھجن میں صرف کرنی واجب ہے صبح کو جسوقت چندرہاس جی واسطے
درگا پوجن کے چلے تو راجہ نے مدن پسر وزیر کو طلب کر کے فرمایا کہ ہم راج تلک چندرہاس کو دیتے
ہیں اسکو جلد لاؤ وہ اس خوشی سے کہ راج اپنے گھر میں آتا ہے جسم میں نہ سمایا اور چندرہاس جی کے پاس
آ کر انکو تو راجہ کی خدمت میں بھیجدیا اور خود درگا بھون میں واسطے پوجا کے گیا راجہ نے چندرہاس
جی کو فی الفور راج تلک کر دیا اور سب کارخانہ اُنکے سپرد کیا مدن پسر وزیر جب درگا بھون میں پہونچا
تو جلادوں کے ہاتھ سے کام آیا اور وزیر بعد اطلاعیابی قتل پسر کے سر پر خاک ڈالتا ہوا اُسکی
نعش پر پہونچا اور سنگ سے سر مار کر مر رہا یہ حال چندرہاس جی نے سنا اور درگا بھون میں آ کر
شدت رحم اور کرنا سے بیتاب ہو گئے بعد ازاں بامید زندگی مقتولان کے درگا کی منت کی
اور جب کچھ جواب درگا سے حاصل نہوا تو تلوار نکالکر اپنے قتل کے مستعد ہوئے درگا مہارانی
ساکچھات ہوئی اور ہاتھ چندرہاس جی کا پکڑ کر فرمایا کہ وزیر دُشٹ و دھرشٹ بُدھی ہمیشہ درپے
تمہارے قتل کے رہتا تھا کہ بعوض اُسکے مع پسر مارا گیا اب زندہ کر دینا مصلحت نہیں چندرہاس جی نے
عرض کیا کہ درست ہے لیکن آپ کو یہ بھی تو طاقت ہے کہ اُنکے دل کو صاف کر کے بھگوت بھگت کر دیں
تلک بھر کسی کے ساتھ بدی نکریں درگا مہارانی خوش ہوئی اور دونوں کو زندہ کر دیا وزیر نے جو

پرتاپ بھگوت بھگتی اور بھگتون کا دیکھا تو معتقد ہوا اور چندرہاس جی کے چرنون مین کمال محبت سے
گرکر بھگوت سرن ہوگیا چندرہاس جی نے تین سو برس راج کیا اور بھگوت بھگتی کا ایسا رواج دیا
کہ تمام ملک بھگت ہوگیا جب راجہ جدھشٹر نے جگ اسومیدہ کیا اور اسپ جگ کو چندرہاس جی نے
پکڑ لیا تو بھگوت سری کرشن مہاراج نے سمجھا کہ جس حالت مین چندرہاس جی نے مجکو پکڑ کر اپنے
دلمین ایسا بند کرلیا ہی کہ ہرگز باہر نہین جاسکتا پس کسکو طاقت ہی کہ چندرہاس جی کو لڑائی مین
فتح کرسکے اسواسطے خود چندرہاس جی کے پاس تشریف لے گئے اور ارجن کے ساتھ صلح
مصالحت کراکر اسپ جگ کا واپس کرایا بعد ازان چندرہاس جی نے راج تلک پسر کلان کو
کردیا اور خود راجہ جدھشٹر کے جگ مین شامل ہوئے اب اس کتھا سے غور کرنا چاہیے کہ کسقدر
ہدایات واسطے بھگتون کے ہین اول تو پرتا نشٹھا کا پھل دوم یہ کہ بھگوت بھگت موت سے بھی
ہراسان نہین ہوتے سوم یہ کہ بروقت آنے کسی صدمہ سخت کے ممکن نہین کہ بھگوت کا بھجن و
تصور چھوٹ جاوے چہارم یہ کہ جو انکے ساتھ بدی کرتا ہی اسکو بھی نیکی ہی ثمرہ بخشتے ہین علاوہ ازان
یہ بات تو عام ہی کہ بھگوت اپنے بھگتون کے ایسے قابو مین ہوجاتے ہین کہ اپنی رضامندی سے
انکی رضامندی مقدم تر سمجھتے ہین چنانچہ چندرہاس جی سے اسپ جگ جو واپس کرایا تو خود جاکر
اپنے بھگت سے سماجت کری اور زبردستی روا نہ رکھی ورنہ ایک لحظہ مین کروڑون برہمانڈ کو ظاہر
اور ناپیدا کرسکتے ہین + کتھا نامدیو جی نामदेव چیلہ گیان دیو بشن سوامین سنپردا کے مجتہد
وآچارج بھگتی کا جہان روشن کرنے کو مثل آفتاب ہوے خوردسالی ہی مین اپنی بھگتی اور بھاو سے
بھگوت کو قابو مین کرلیا بھگوت انس سے انکی پیدایش ہی اور حال یہ ہی کہ پنڈرپور مین بامدیو
نامی قوم کا چھیپی بھگوت بھگت ہوا اسکی لڑکی خوردسالی مین بیوہ ہوگئی جب دوازدہ سالہ ہوئی تو
بامدیو نے واسطے بھگوت سیوا اور پوجن کے ہدایت فرماکر کہا کہ بشرط دلی محبت اور بھگتی کے
سب خواہش و تمنا بھگوت پوران کردینگے دختر مذکورہ نے اسی روز سے بکمال بھگتی و اعتقاد
ایسی سیوا پوجا اختیار کی کہ عرصہ قلیل مین بھگوت رضامند ہوگئے یہان تک کہ بمقتضاے جوانی
جو اسکو خواہش کام کی ہوئی تو وہ بھی بھگوت نے پوران کری اور اس دختر کو حمل ہوگیا تمام قوم اور
شہر مین یہ بات مشہور ہوئی اور معاندین بدبخت کے واسطے بدنامی بامدیو کے مراد دلی حاصل ہوگئی
شدہ شدہ یہ خبر بامدیو تک پہونچی اور وہ دختر سے پوچھا کہ یہ کیا بدبختی ہی اسنے کہا کہ تمنے فرمایا تھا کہ
سب تمنا تیری بھگوت سے حاصل ہوگی سو جو ہوا وہ بھگوت سے ہوا بامدیو جی اس خردہ سے

اسقدر خوش ہوئے کہ جسم مین نہ سمائے اور جب لڑکا پیدا ہوا تو تمام مال و اسباب اسکے تولد کی
خوشی مین خیرات کردیا نامدیو نام رکھا اور جان سے زیادہ عزیز جانا واسطے رفع اعتراض سیہ باطنی
نامعتقدان و نالایقان کے علاوہ از کتھا پوران وغیرہ بھگوت کا قول یاد آیا دوسرے اسکند ھ
بھاگوت مین لکھا ہی کہ نسکام یا جلہ کامنا یا مکتی کے واسطے مجکو مستقل بھاؤ سے جو سیون کرتے ہین
تو خود سب کامنا پورن کرتا ہون ایکادس مین لکھا ہی کہ اپنے بھگتون کو تا بہ مکتی عنایت کرتا ہون
دنیاوی کامنا کی تو کیا حقیقت ہی قطع نظر قول مذکور سے جس حالت مین کہ بھگوت اپنے بھگتون کے
واسطے نج دھام کو چھوڑ کر چلے آتے ہین اور ایسے جسم مثل باراہ و نرسنگھ و کچھپ وغیرہ بنا لیتے ہین
کہ وہم اور قیاس سے باہر ہین پس اگر کسی اپنے بھگت خواستگار کام کی کامنا پورن کری تو کیا
بعید ہی اگر بھگوت کے اوتار و گوپکا و کبجا وغیرہ کے چرترون پر اعتبار ہی تو نامدیو جی کا پیدا ہونا
خاص بھگوت سے بہر حال راست و درست ہی القصہ روز تولد سے ہی نامدیو جی کو بھگوت کا
پریم ہوا اور جس جس قدر عمر بڑھتی گئی اُسی اُسیقدر پریم اور بھگتی مین بھی ترقی ہوتی گئی جب دو چار
سالہ ہوئے تو کھیل بھگوت آرادھن کے کھیلتے یعنے بھگوت مورتی بنا کر اور اوکھن بستر اوسکو
پہنا کر جسطرح اُنکا نانا سیوا آرتی کیا کرتا تھا سب اُسیطرح کرتے اور بھگوت کے تصور اور دھیان
مین محو ہو جایا کرتے نانا پر روز تقاضا رہتا کہ یہ بھگوت مورتی مجکو بخش دو اور وہ بسبب خردسالی کے
حیلہ بہانہ کر دیا کرتا ایک روز انکے نانا نے کہا کہ دس پانچ روز مین ایک گانون جاونگا اور تین روز
بعد آونگا تم میری غیبت مین سیوا پوجا بھگوت کی کیجیو اگر بھگوت نے تمہارا بھوگ لگانا قبول کر لیا
تو سیوا پوجا تمکو سپرد کر دونگا نامدیو جی خوش ہوئے اور دن شمار کرنے لگے نانا سے ہر روز یوم روانگی
پوچھا کرتے اور بکمال خوش ہوا کرتے آخر وہ دن آیا اور نانا سب ترکیب بھگوت سیوا اور دودھ پلانے کی
سمجھا کر روانہ ہوا نامدیو جی کو سر شام سے شوق ہوا اور جب گئو کے آنے مین دیر ہوئی تو خود
جنگل مین جا کر لائے پھر والدہ نے تقاضا کیا کہ دودھ پلانے کا وقت آگیا اسواسطے بہت
جلدی سے دودھ گرم کیا اور خوشبویات و مصری ملا کر بکمال محبت و خوشی سے کٹورہ بھگوت کے
روبرو لے گئے لیکن یہ خوف دل مین رہا کہ مجسے کچھ قصور نہو گیا ہو بھگوت کے سامنے دست بستہ
بکمال عجز سے عرض کیا کہ مہاراج دودھ تیار ہی مجکو اپنا غلام تصور فرما کر نوش فرماوین اور اپنے
غلام کو پریم آنند دیوین اگرچہ بھگوت بمحبت قلبی نامدیو سے راضی ہوئے اور انکے دل مین
اپنے سروپ کی چاندنی اور بھاؤ اور عقل سلیم کی ترقی کر دی لیکن یکایک بلا صفائی و امتحان کامل

اعتقاد سے دودھ نوش نفرمایا نامدیوجی خردسال تھے اور خیال مین یہ بات تھی کہ بھگوت بھی
مثل دیگر لڑکون کے دودھ پیا کرتے ہین اسواسطے بھگوت کی خاموشی سے ملول ہوئے اور
روبرو سے علحدہ ہوکر دم سرد بھرنے لگے جب ناامیدی سی ہوئی تب رونے لگے اور کہا کہ ہمارا آج
کسواسطے دودھ نہین پیتے دیکھو تو مصری بہت ڈالی ہی اور گرم خوب کیا ہی آخر جب بالکل مایوسی
ہوئی تو بادیدہ زار و دل بقرار بنجیدہ و خراب پڑے رہے اور اسیطرح دو روز گذرے تیسرے روز کہ
فرداے اُسکے اُنکا نانا آنے والا تھا یہ اضطراب ہوا کہ آج اگر بھگوت نے دودھ نوش نہ فرمایا تو
صبح کو سیوا پوجا مجکو نصیب نہوگی اسواسطے بکمال احتیاط دودھ تیار کیا اور بھگوت کے روبرو لیگئے
چندہ عرض معروض واسطے پینے کے کری جب تامل ہوا تو چھری نکالکر اپنا گلا کاٹنے پر مستعد ہوے
بھگوت نے جو یہ پختگی اعتقاد کی دیکھی تو ایک ہاتھ سے تو اُنکا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے
کٹورہ دودھ کا اُٹھاکر نوش کرنے لگے جب دودھ کٹورہ مین تھوڑا رہا تو نامدیوجی نے کہا کہ ہر روز
تو خوب کٹورہ بھر بھر پیتے ہو مین تین روز کا بھوکھا ہون میرے واسطے بھی چھوڑو بھگوت ہنسے اور
اپنا مہاپرشاد بعنایت فرمایا فی الحقیقت بقول اسکند پوران کہ بھگوت نہ چوب کی مورت مین ہی نہ سنگ
کی اور نہ دیگر جگہ صرف اس شخص کے اعتقاد مین موجود ہی درنیصورت اعتقاد کامل واجب ہی فردا
اسکے نانا نامدیوجی کا آیا اور حال دودھ پلانے کا پوچھا نامدیوجی نے کمال آنند سے سب سرگذشت
بیان کی اور یہ بھی کہا کہ نہ معلوم کس قصور سے دو روز مجکو حیران کیا تیسرے روز جب مین اپنا گلا
کاٹنے لگا تب مارے ڈر کے پی گیا اور وہ تو بالکل پیے جاتا تھا جب مین نے واویلا کیا تب تھوڑا سا
مجکو دیا نانا نے جب یہ حال سُنا تو پریم آنند مین مگن ہوگیا اور کہا کہ ہمکو بھی تو دکھلاؤ نامدیوجی اسیطرح
کٹورہ تیار کرکے لے گئے اور جب کچھ تامل ہوا تو ہی چاقو دکھلا کر کہا کہ یہ موجود ہی بھگوت نے فوراً نوش
کرلیا واہ واہ بھگت بتسلتا اور پریم کے رجھوار تا کہ جسکو بید نیتی نیتی کہتے ہین اور شیو ادک جسکے
واسطے طرح طرح کی سادھی لگاتے ہین وہ اپنے بھگتون کی اور محبت کے ایسا قابو مین ہی کہ اُنکی
خواہش کے موافق سب کچھ کرتا ہی اس بات کی شہرت تمام ملک مین ہوگئی اور بادشاہ ملک نے کہلیجھا
نامدیوجی کو بلاکر کہا کہ ہمنے سُنا ہی تمکو خدا ملا ہی سو ہماری ملاقات بھی خدا سے کرادو یا کچھ کرامات اور معجزہ
دکھلاؤ نامدیوجی نے فرمایا کہ اگر ہم مین کچھ کرامات ہوتی تو چھیپی کا پیشہ کیون کرتے اور کسواسطے دن
بھر سیتے جو کوئی سادھو سنت آجاتا ہی آدھ سیر آٹا بانٹ کھاتے ہین کہ اُسکی بدولت آپ نے طلب کیا
بادشاہ نے کہا کہ ہم یہ گفتگو مکر و فریب کی کچھ نہین سنتے ادہ گاو مردہ موجودہ کو زندہ کردو ورنہ

تمھارا قتل کرونگا نامدیوجی نے ایک بشن پد تصنیف کرکے کیرتن کیا مصرعہ مطلع کا یہ ہے بنتی سُن جگدیس ہماری * بفور سُننے اس پد کے مادہ گاو زندہ ہوگئی اور بادشاہ معتقد ہوگیا اور قدمون مین گرکر ملتمس ہوا کہ خزانہ و جاگیر وغیرہ جو کچھ مطلوب ہو ارشاد فرماوین تاکہ نذر کرون نامدیوجی نے فرمایا کہ ہمکو کچھ مطلوب نہین ایک رخصت درکار ہے بادشاہ نے ایک پلنگ طلائی و مرصع بھینٹ کیا اسکو سر پر رکھکر چلے اور ملازمان شاہ جو ہمراہ آئے تھے سبکو واپس کردیا راستہ مین ایک دریا تھا پلنگ کو اُسمین ڈالدیا بادشاہ نے جو خبر سُنی تو متعجب ہوا اور ملازم اپنا بھیجکر اُس پلنگ کو طلب کیا کہ اُسکے نمونہ کا دوسرا پلنگ بنوایا جاوے نامدیوجی نے اُس پلنگ سے بہتر بے شمار پلنگ دریا سے نکالکر ڈالدیے اور فرمایا کہ اپنا شناخت کرکے لیجاؤ تب تو بادشاہ کی عقل گئی اور آکر قدمون مین پڑا نامدیوجی نے بادشاہ کو اجازت فرمائی کہ پھر کسی سادھو کو تکلیف نہ دینا اور نہ کبھی ہمکو یاد کرنا یہ کہکر اپنے گھر چلے آئے ایک روز واسطے بھگوت درشن کے کہ پنڈرپور مین ٹھاکردوارہ واقع ہے گئے دروازہ پر کثرت لوگون کی تھی خیال کیا کہ اگر بغیر پاپوش دروازہ پر چھوڑتا ہون تو وہ دلی رہیگی اسواسطے پاپوش کمر سے باندھکر مندر مین گئے اتفاقاً کنارہ پاپوش نظر آتا تھا کسی نے دیکھ لیا اور زدہ زدہ مندر سے نکالدیا نامدیوجی کو مطلق کچھ خیال اِس زدوکوب کا نہوا اور نہ غصہ آیا مندر کے پیچھے جاکر بیٹھ رہے اور بھگوت سے یہ عرض کرتے کہ جو مجکو سزا فرمائی بہت مناسب کیا لیکن مجکو آپ کے سوائے کچھ ٹھکانا نہین اور نہ کچھ مطلوب ہے اگر درشن دیگر اشخاص کو ہین تو گوش میرے کیرتن کے طرف رہین یہ عرض کرکے کیرتن شروع کیا اور بشن پد کہ محتوی بر طعنہ اور اپنی حقارت کے ہے گایا مطلع کا مصرعہ یہ ہے * ہین ہی ذات میری جادون رایا * بھگوت سُنتے ہی اس پد کے گرنا اور ریالتا سے بیقرار ہوگئے اور مندر کو پیچ دنیا دسے پھیر کر دروازہ اُسکا نامدیوجی کی طرف کردیا یہ چترد دیکھکر سب مہنت وغیرہ نادم و پشیمان ہوئے اور اُنکے قدمون پر سر رکھکر خطا معاف کرائی اب تک دروازہ اُس مندر کا بجانب جنوب واقع ہے ایک روز یکایک نامدیوجی کے گھر کو آگ لگ گئی بھگوت پریم مین آنند ہوکر جو چیز اُس مکان سے علیحدہ رکھی تھی آگ مین ڈالنے لگے اور عرض کیا کہ سبکو منظور فرماوین بھگوت خوب ہنسے اور فرمایا کہ کیا اس آگ مین بھی مجکو جانتا ہے عرض کیا کہ یہ گھر آپ کا ہے آپ کے سوائے اور کون دخل کرسکتا ہے بھگوت نے خوش ہوکر خود نیا چھپر ایسا خوبصورت باندھ دیا کہ کبھی کسی نے نہین دیکھا تھا لوگون نے نامدیوجی سے پوچھا کہ یہ چھپر کسنے چھایا ہے اور کیا مزدوری لیتا ہے نامدیوجی نے فرمایا کہ مزدوری سخت ہے یعنے تن من دھن چاہتا ہے اور جب یہ مزدوری اوّل سے لیتا ہے تب نظر آتا ہے پنڈرپور مین

ایک ساہوکار تھا اُسنے تُلادان کرکے زرکثیر تمام شہرمین تقسیم کیا کسی کے کہنے سے نامدیو جی کو بھی بولایا
نامدیو جی نے دو دفعہ کہلا بھیجا کہ ہمکو کچھ مطلوب نہین تیسری دفعہ جب آدمی آیا تو تشریف لے گئے
ساہوکار نے کہا کہ مین نے تمام شہرمین زرکثیر تقسیم کیا ہی کچھ تم بھی لو کہ میرا بھلا ہووے نامدیو جی نے
فرمایا کہ جسمین تیرا بھلا ہو ہمکو کب دریغ ہی اور دلمین خیال کیا کہ جب اس شخص سے غرور دولت کا
دور ہوگا تب بھلا ہوگا اسواسطے ایک تلسی دل پر حرف را کہ نصف نام رگھنندن سوامین کا ہی لکھکر
ساہوکار سے کہا کہ اسکے برابر سونا وزن کرو ساہوکار نے کہا کہ کیا میرا خندہ کرتے ہو میری زیادتی
اور رحم یہ کہ تمھاری نسبت منظور ہی نگاہ کرکے طلب کرو نامدیو جی نے فرمایا کہ ہنسی اور خندہ سے کچھ
واسطہ نہین اسی کے برابر مطلوب ہی ساہوکار نے وزنہ منگاکر اندکے سونہ رکھدیا لیکن برابر نہوا تب
ترازو منگائی اوّل پانچ سات سیر اور پیچھے اور پانچ سات من سونا رکھا تب بھی پلہ جانب تلسی دل کا
زمین پر رہا پھر بھقومان وغیرہ سے طلا منگاکر رکھا وہ بھی کم رہا تب تو ساہوکار و دیگر لوحقین کو
کمال فکر ہوئی اور نامدیو جی کو معلوم ہوگیا کہ غرور دولت تو رفع ہوا لیکن جو کچھ ثواب مدت العمر مین
کیے ہین اُنکا غرور باقی ہی وہ بھی دور کرنا ضروری ہی اسواسطے ساہوکار سے کہا کہ جو ثواب مدت العمر کیے ہین
اُنکا بھی سنکلپ کردے شاید برابر ہوجاوے ساہوکار نے انکا بھی سنکلپ کردیا جب برابر نہوا تو لاچار
کہنے لگا کہ اسیقدر لیجاؤ نامدیو جی نے فرمایا کہ ای بیوقوف یہ دولت ہمارے کس کام کی ہی ایک بھگوت
بھگتی کی دولت چاہیے کہ جسکے تعلق سب دیوتا اور سب نعمات ہر دو جہان کے ہین ساہوکار نادم ہوا اور
معتقد ہوکر بھگوت بھگت ہوگیا جب یہ معرکہ گذر چکا تو بھگوت نے ارادہ امتحان ایکادشی برت نامدیو
جی کا کیا اور لاغر برہمن کے روپ سے تشریف لاکر نامدیو جی سے متدعی بھوجن کے ہوئے نامدیو جی نے
بسبب ایکادشی کے انکار کیا برہمن نے کہا کہ بسبب گرسنگی کے میری جان برلب ہی اسیوقت کچھ لاؤ غرض برہمن
کیطرف سے استبداد لینے کا اور نامدیو جی کی جانب سے ندینے کا اسقدر ہوا کہ دونون باہم گر پڑے شور وغل سنکر
لوگ جمع ہوگئے اور نامدیو جی کو سمجھایا کہ کچھ سامان رسوئی کا دیکر رخصت کرو لیکن نامدیو جی نے ایکادشی برت کو مقدم
سمجھکر کچھ ندیا اور برہمن کو یہ ہٹھ ہوئی کہ بدون لیے ہرگز نجاؤنگا دروازہ پر پڑا رہا اور تمام
وقت بسبب گرسنگی کے مرگیا جو لوگ ناواقف قاعدہ برت ایکادشی سے تھے کہنے لگے کہ نامدیو
جی نے برہم ہتیا کری نامدیو جی کو مطلق فکر و اندیشہ نہوا اور چتا بناکر مع برہمن مذکور کے اسمین
بیٹھ گئے لوگون کو کہا کہ آگ دیدو بھگوت ہنس پڑے اور صدق دل و اعتقاد کامل نامدیو جی کا
دیکھکر کمال راضی ہوئے لوگون نے جو یہ حال دیکھا تو معتقد ہوکر نامدیو جی کے قدمون مین پڑے

ایکادشی کو جاگرن نامدیوجی کے مکان پر ہوا کرتا تھا ہر بھگتون کو تشنگی ہوئی پانی موجود تھا کوئی
واسطے پانی لانے کے بخوف بریت (प्रेत) یعنی خبیث کے کہ باوڑی (چاہ زینہ دار ۱۲) مین رہتا تھا اُس نصف شب مین
نجا سکا نامدیوجی گاگر یعنے سبوچہ لیکر خود تشریف لے گئے اور خبیث بصورت مہیب ہولناک
آیا نامدیوجی نے یہ پد کہ مطلع اُسکا تحریر ہوتا ہی تال ہاتھ مین لیکر کیرتن (कीर्तन) کیا + آئے آئے میرے
لنبک ناتھ + دھرتی پانون سُرگ لو ماتھ وجوجن بھر بھر ہاتھ + بھگوت آسی بھبوت مین سے ظاہر
ہوئے اور وہ بھوت بھی نامدیوجی کی کرپا سے بھگوت دھام کو پہونچا نامدیوجی ایکادشی کے جاگرن
مین ایسے معتقد اور پریمی ہوئے کہ سب جاگرن کرنے والون مین اول درجہ اُنکا ہی اور اب تک
دستور ہی کہ جہان جاگرن ایکادشی ہوتا ہی اول پد مصنفہ نامدیوجی کا واسطے منگلاچرن کے گاتے ہین +

کتھا ہے **अल्हजी** الہجی پریم بھگوت بھگت ہوئے تیرتھ جاترا کو جاتے ہوئے کسی راجہ کے باغ سرسبز
وشاداب مین ایک درخت کے نیچے بھگوت سیوا پوجا کرنے لگے آنب پختہ دیکھکر واسطے بھگوت
بھوگ کے باغبان سے مانگے اُسنے جواب دیا کہ اگر بدون آنب کھائے دل نہین رہتا تو خود
توڑ لو چونکہ الہجی کو اپنے واسطے ضرورت نہ تھی بھگوت کے واسطے درخواست کری تھی اسواسطے
بھگوت نے شاخہاے اُس درخت کی ایسی نیچی کردین کہ سنگھاسن کے اوپر پہونچ گئین اور الہ
جیو نے آنب بھگوت کے بھینٹ کیے باغبان نے راجہ کو خبر پہونچائی اور وہ آکر قدمون مین
پڑا عرض کیا کہ آپ قدمون کی برکت سے مین اور یہ باغ بلکہ تمام ملک پوتر ہوگیا اب کچھ کرپا
کرنی چاہیے الہجی نے بمقتضاے رحم اسکو بھگوت سرن کرکے بھگت کردیا واضح ہو کہ بھگوت
بھگتی اور بھگتون کو یہ پرتاپ ہی کہ شیو برہمادک جنکے چرنون مین اپنا سر جھکاتے ہین ایک درخت
خم ہوکر زمین پر آگیا تو کیا تعجب ہی +

کتھا ہے **पृथ्वीराज** پرتھی راج راجہ بیکانیر پسر کلیان سنگھ
بھگوت بھگت اور پنڈت ہوئے بہت دوہا وغیرہ بھاکھا مین اور اشلوک سنسکرت مین
تصنیف کرکے نہایت پریم اور بھگتی سے کیرتن کیا کرتے تھے شاعری کمال موزون اور حسب
قاعدہ پنگل شاستر کے تھی اور معنی و شرح اشلوک وغیرہ کی اس خوش کلامی و شیرین گفتاری سے
کرتے تھے کہ خواہ نخواہ دلکو فرحت و بھگوت کی طرف (पागल) کشش ہوتی تھی بھگوت سیوا مین انکا ایسا
اعتقاد تھا اور تارک لذائذ و شہوات نفسانی کے اسقدر تھے کہ مدت العمر عورت کی شکل نہین دیکھی
اتفاقاً سفر پیش آیا جس بھگوت مورتی کی سیوا پوجن کیا کرتے تھے بحالت سفر اُسیکا مانسی پوجن
کرتے رہے ایک روز بھگوت مورتی دھیان مین نہ آئی کمال بیقرار ہوئے اور دوسرے روز

۱۵ ثانیہ از دوف دقیقہ ۱۲

بھی ایسا ہی حال ہوا تیسرے روز جب وہ مورتی دھیان مین آئی تب دل کو قرار ہوا لیکن
دو روز تک درشن ہونے کا سبب خیال مین نہ آیا اور واسطے دریافت حال بھگوت مندر کے
اپنے اہلکاران کو لکھا جواب آیا کہ بسبب مرمت ہونے مندر کے دو روز بھگوت کی مورتی مندر سے
باہر رہی تھی راجہ کو تب دلجمعی ہوئی اور کمال آنند ہوا راجہ موصوف نے اپنے دل مین عہد
کیا تھا کہ متھراجی مین دنیہ تیاگ کرین یہ خبر بادشاہ وقت کو پہونچی اُسنے بسبب تعصب کے مہم
کابل پر تعینات کر دیا راجہ کو اس سفر سے بدین سبب کہ ایام زندگی کے قلیل رہے ہین ایک ایکدن
مثل کلپ کے گذرتا تھا جب روز معہود قریب آیا تو بھگوت نے اُس یوم سے راجہ کو مطلع کر دیا فی الفور
سیانڈنی پر سوار ہوکر متھراجی مین آئے اور حسب عہد وہان دنیہ تیاگ کرکے پرم دھام کو پہونچے
جے جیکار کا آوازہ تمام جہان مین پہونچا اور نزول جس بھگوت بھگتی اور بھگتون کا مشہور عالم ہوا
ایک حال اور بھی راجہ موصوف کا شرح ثالث نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ سفر مین اتفاق قیام
راجہ معہ فوج کا جنگل مین ہوا اور وہان لشکر کو کچھ سامان خورونوش نہ ملا بھگوت نے بہ تقاضائے بھگت
بتسلتا ایک شہر وسیع ظاہر کر دیا کہ سب طرح سے آسایش تمام لشکر کو ہوئی + کتھا

धनाभक्त.

دھنا جو جٹ پرم بھگت ہوئے ابتدا سے اُنکے بھگوت بھگت ہونے کی یہ ہے کہ بایام خوردسالی
ایک براہمن بھگوت بھگت اُنکے گھر آیا بھگوت کی سیوا پوجا کرتا تھا دھنا بھگت نے اُسکو کہا کہ
ایک مورتی مجکو بھی عنایت کرو کہ مثل تمہارے سیوا پوجن کیا کرونگا براہمن نے اول تو حیلہ
بہانہ کر دیئے اور جب استبداد زیادہ دیکھا تو چھوٹا سا پتھر کالا حوالہ کیا دھنا جی نے کمال محبت سے
سر اور آنکھون پر رکھا اور موافق طریقہ اُس براہمن کے سیوا پوجا شروع کری یعنے اول
خود اشنان کیا اور پھر بھگوت کو اشنان کراکر تالاب کی مٹی کا تلک لگایا اور بجائے تلسی دل کے
برگ سبز چڑھائے اور کمال خوشی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کری جب والدہ روٹی لائی تو بھگوت کے
آگے رکھکر اور آنکھ بند کر کے بیٹھ گئے اور بڑی دیر تک منتظر رہے کہ بھگوت بھوگ لگا دین
لیکن جب نہ کھائے تو ملول اور غمگین ہوکر بار بار ہاتھ جوڑے پھر طفلانہ استبداد کر کے خوشامد کری
جب بھی نہ کھائے تو روٹی تالاب مین ڈالدی اور خود بھی بخورونوش رہے چند روز اسیطرح
گذرے اور بسبب نقاہت تشنگی و گرسنگی کے قریب مرگ ہوگئے بھگوت کو بموجب بھگت بتسلتا کے
جوش مین آیا اور ظاہر ہوکر روٹی کھانی شروع کی جب نوبت تا نصف کھانے کے پہونچی تو دھنا جی نے
کہ کیا بالکل تو ہی کھا جائیگا کچھ مجکو بھی دیگا یا نہین بھگوت نے ہنسکر باقی روٹی دھنا جی کے حوالہ کی

اور اسیطرح روز کا معمول ہو گیا دھنا جی نے جو پریم منوہر روپ بھگوت کا دیکھا تو ایسا عشق ہو گیا
کہ اگر ایک لحظہ اُس روپ کو تصور مین یا ظاہر مین نہ دیکھتے تو بیتاب ہو جاتے بھگوت نے دیکھا
کہ جنکی روٹی بے محنت کھاتے ہین اُسکی خدمت بھی کچھ کرنی چاہیے کہ مفت خوری اچھی نہین
سو دھنا بھگت سے پوچھکر گئو چرالایا کرتے ایک دفعہ وہی براہمن آیا اور مطلق نشان سیوا پوجا
کا دھنا جی کے پاس نہ دیکھا سبب پوچھا دھنا جی نے کہا کہ مہاراج بھلی پوجا دے گئے تھے کہ مجھکو
چند روز تک بھوکھا مارا اب بڑی مشکلون سے ایسا سیدھا ہوا ہی کہ گائے تک چرالاتا ہی براہمن کو
تعجب ہوا اور کہا کہ ہمکو بھی دکھلاؤ دھنا جی نے براہمن کو بھی درشن کرائے اور وہ براہمن حیران
ملکون کو ڈنڈوت کرکے پریم کا جل آنکھون سے برساتا ہوا اپنے گھر آیا اور اُسی روپ کے تصور اور
سیوا بھجن سے میرے کل دل کو چین سیتا رمن کو خوشنود کرکے کرتارتھ ہو گیا بھگوت نے دھنا
بھگت کو ہدایت فرمائی کہ کاشی مین جاکر رامانند جی سے منتر اُپدیش لو سو رامانند جی کے پاس آئے
اور اُنھون نے بمقتضاے اپنی صفائی قلب کے دھنا بھگت کو پریم بھگت اور مرسلہ بھگوت کا
جانکر منتر اُپدیش کیا پھر کمال آدر بھاو سے رخصت فرماکر سادھ سیوا کی ہدایت کی چنانچہ اپنے
گھر آکر موافق ہدایت گورو کے کاربند ہوئے ایک روز واسطے تخم ریزی زراعت کے غلہ گندم لیے
جاتے تھے سادھو آگئے اور وہ غلہ سادھان کی سیوا مین خرچ کردیا اور بخوف والدین کھیت کو مثل
تخم ریزی کردہ کے درست کرکے چلے آئے بھگوت نے سمجھا کہ جو کوئی غلہ زمین مین باُمید پیدا ہونے کے
ڈالتا ہی وہ چند گونہ ہو جاتا ہی اور دھنا بھگت نے میرے بھگتون کے مُکھ مین غلہ ڈالا ہی تو ہزار گونہ
ہونا چاہیے اسواسطے کھیت دھنا بھگت کا دیگر کاشتکاران کے کھیت سے ایسا اچھا جما کہ لوگ
تعریف کرنے لگے دھنا جی وہ تعریفات اُنکی براہ خندہ و مزاح کے سمجھے اور ایک روز بطور سیر جو
کھیت کی طرف گئے تو کہنا لوگون کا راست پایا بھگوت کی کرپا اور پریم کے تصدق ہوکر پریم انند مین
مگن ہوگئے اور زیادہ تر بھگتون اور بھگوت کی سیوا مین مصروف ہوئے ای راجہ اندر تو کیسا دانا
عقیل ہی کہ واسطے بنانے بجر کے ددھیچ رکھیشر کو تکلیف دہ ہوا میرے اس دل کمبخت کو کسواسطے
اُٹھا کر نہ لیگیا کہ وہ بجر سے بھی زیادہ سخت ہی جو یہ کتھا دھنا بھگت کی پڑھکر اور کرپا اور بھگت وتسلتا
اور چھوا اتنا پریم دیال کی سنکر ذرہ بھی نرم نہین ہوتا ٭ کتھا देबी اودے پور کے قریب ایک
مندر روپ چتربھج سوامین کا ہی وہان کا پوجاری دیوا نامی براہمن پیر ضعیف ہوا ایک روز جب
بوقت شب حسب دستور معہودہ بھگوت کو آرام کراکر مالا پھولون کے اُتارے تو اپنے سر سے

لپیٹ لیے اور دروازہ مندر کا بند کر دیا اُسیوقت راناوالی اُودے پور کا آگیا اور دیوا موصوف نے
وہ مالا اُتار کر رانا کے گلے مین ڈالدیے اتفاقاً ایک بال سفید اُس مالا مین رانا کو نظر آیا اور دیوا موصوف
سے پوچھا کہ کیا بھگوت کے بال سفید ہو گئے دیواجی نے جواب دیا کہ ہان مہاراج ہو گئے رانا نے
کہا کہ ہم بھی صبح کو دیکھینگے اور یہ کہکر چلا گیا اگرچہ دیواجی کی زبان سے بیساختہ وہ بات نکل گئی
لیکن پھیر کمال خوفناک ہوئے سوائے بھگوت کے اور کوئی پناہ نظر نہ آئی اور بیقرار ہوکر کہنے لگے
کہ ہے رکھی کیش ہے سوا مین نہ آپ کی بھگتی میرے دل مین ہی اور نہ سیوا پوجا مین اعتقاد لیکن آپ کے
چرن کملون کے سوائے کوئی شرن اور پناہ بھی نہین کہ جہان جاؤن اب آپ کو ہی میری شرم ہی جب
چاہو سو کرو بھگوت یہ منتی اپنے بھگت کی سُنکر دیا اور کرنا سے پورن ہو گئے اور اُسیوقت اپنے جسم
مبارک پر بال سفید نمایان کر لیے صبح کو جو دیوا موصوف نے مندر کھولا اور جسم پر بال سفید دیکھے تو
بھگوت کی کرنا اور دیالتا کے پریم مین ایسے بیخود اور محو ہو گئے کہ نیک و بد رنج و راحت اپنے بیگانہ
کی کچھ خبر نہ رہی بعد ازان جو ہوش مین آئے تو کہنے لگے کہ مجھے مہا پاپ آتما پر جسنے بھولکر بھی یاد جو
قرب ہر وقت کے چرن کملون مین دل نہین لگایا اور نہ کبھی بھگتی بھاؤ سے سمرن بھجن کیا یہ کرپا کرنی
تو شاید میرا اخلاف رشتہ یہ چاری ہوئے کا جناب والا کو رحمت کرنا منظور ہوا یا اپنے نام گرنا کر
وہ دین بندہ پر خیال فرمایا غرض اسطرح بھگتی اور بھاؤ مین جھکے ہوئے بھگوت کی حاجتنوازی
اور دین بتسلتا کی تھا اپنے دل مین بیان کر رہے تھے کہ رانا مذکور آیا اور بھگوت کے جسم پر بال سفید
دیکھکر خیال کیا کہ اس براہمن نے کسی کے بال لگا دیے ہین برائے امتحان ایک بال بھگوت کا
کھینچا بھگوت کو درد معلوم ہوا اور ناک چڑھائی پھر وہ بال ٹوٹ گیا اور خون کی دھار اس زور سے
نکلی کہ رانا کے کپڑون تک پہونچی رانا یہ حال دیکھکر اور بسبب خوف کے غش کھا کر پڑا اور
ایک پہر تک بیہوش رہا پھر اُٹھکر دیوا موصوف کے قدمون مین پڑا اور واسطے عفو تقصیرات کے
معذرات پیش کیے حکم ہوا کہ آئندہ اولاد رانا کو جب تک کنور کا منصب رہے تب تک واسطے درشنون کے
اجازت ہی اور جب سے راج تلک ہووے تب سے اُسکی آمد رفت اس مندر مین نہو چنانچہ اب تک
یہ رسم جاری ہی ٭ کتھا دو دختر۔ ایک دختر کسی زمیندار کی اور دوسری راجہ کی بھگوت کرپا کی بدولت
اُس درجہ اور مرتبہ بھگتی کو پہونچین کہ جنکی کتھا اب تک بھگوت بھگتون کے زبانزد ہی اگر اُن کو
نارایی روپ لکھا جاوے تو درست اور بچا ہی حال یہ ہی کہ ایک دفعہ گورو راجہ کے آئے تھے اور وے
بھگوت کی سیوا پوجا حسب قاعدہ کیا کرتے تھے ہر دو دختران مذکورہ نے اُنسے درخواست بھگوت اور ...

(حاشیہ) ۱؎ اندریون کا مالک مطلب اس نام سے ہی کہ تمام محسوسات اور فروع دیگر جسم کے اسکے دیوتان کے مالک ہوا اور وہ صاحب پیدا کرنیوالا تھا اس مین پس اگر بال سفید ظاہر کیا تو کتنی بات ہی ۱۲

گرہی گورو موصوف نے بسبب خردسالی کے اُن لڑکیون کو بھگوت مورتی کا دینا تو مناسب سمجھا
اور ایک ایک ٹکڑہ شل یعنے سنگ کا حوالہ کرکے نام اُنکا شلیلی بتادیا اور اسقدر اُپدیش کیا کہ دل سے
سیوا پوجا کرتی رہو سنسار سمندر سے پار ہو جاؤ گی ہر دو دختر خوش اختر و فرخندہ خصال نہایت اعتقاد
و محبت سے بھگوت سیوا کرنے لگین اور ایسا دل لگایا کہ بھگوت نے اُنکے دلمین ظہور فرمایا یہان تک
حال ہر دو دختر کا شامل تحریر ہوا اب علیحدہ علیحدہ تحریر ہوتا ہے دختر زمیندار کا چچا اپنے بھائی یعنے
والد دختر سے عناد رکھتا اُسنے دیہہ مسکن پر چڑھ آیا اور گانون کو لوٹ لیگیا اُس لوٹ مین دختر
ممدوحہ کی سیوا مورتی بھی گئی اور اپنے فراق مہاجرت کی بلاے عظیم اُس معصومہ کی جان شیرین پر
ڈال گئی یہان تک غم والم اُس دختر کو ہوا کہ جہان نظر مین تاریک ہوگیا اور زندگی وبال جان ہوئی
جبکہ خواب و خور ترک کیا اور لوگ سب طرح فہمایش کرکے ہار گئے تب لوگون نے اُس لڑکی کو کہا
کہ رشتہ مین جیسے ہم باپ اور بھائی ہین ایسے ہی وے ہین کہ جو لوٹ لے گئے تو خود جاکر اپنے
ٹھاکر لے آؤ یہ لڑکی گئی اور جہان اسکا چچا چوپال مین بیٹھا تھا اور سب آدمی گانون کے موجود تھے
وہان جاکر اپنے ٹھاکر کی درخواست کی وہ بولا کہ پہچان لیجا کسی اور شخص نے کہا کہ جیسی تیری محبت
ٹھاکر مین ہے ایسی ہی ٹھاکر کو بھی تیرے ساتھ ہونی چاہیے تو آواز دے اگر اُنکو تیرے ساتھ محبت
ہوگی تو خود چلے آوینگے وہ لڑکی کہ روتے روتے آنکھین اُسکی ورم کر آئی تہمین اور آواز بیٹھ گئی تھی
عاجز اور رودین ہوکر پکاری کہ ہے شلیلی مہاراج کہان ہو اور اس باندی کو کیون چھوڑ آئے بھگوت
بمجرد سننے آواز دلی اُس بد بھاگ کے فی الفور آکر چھاتی سے لپٹ گئے اور اُس جان بلب کو حیات
تازہ بخش کر ہر دو گانون والون کو معتقد اپنی بھگت اور بھگتی کا کیا دختر راجہ کو اسقدر محبت بھگوت
مین ہوئی کہ اُسی رنگ مین رنگین ہوگئی اور ہوا و ہوس لذائذ دنیا کی تمنا بالکل دل سے دور ہوئی
لیکن شخص مرتد اور بکمہ کے ساتھ شادی اُسکی ہوگئی تھی وہ لینے کو آیا اور اُس دختر کو کمال اضطراب
بھگوت سیوا کا ہوا آخر جب والدین نے ہمراہ اُسکے روانہ کیا تو مجبور ہوکر چلی اُس اپنے پریم پریتم
شلیلی مہاراج کو اپنے ڈولا مین بٹھالیا اور کوئی کنیز ہمراہ نہ لی راستہ مین وہ بکمہ پاس آیا اور کہنی
گفتگو وغیرہ کا ہوا وہ نیک باطنہ مطلق ملتفت نہوئی اور نہ کچھ کلام کیا وہ شخص بولا کہ تم کسواسطے
نہین بولتی اور کیا تمکو درد ہے کہ اُسکی تدبیر کیجاوے دختر موصوفہ نے جواب دیا کہ اگر خواہش
ہمکلامی کی ہے تو بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ ہرگز مجکو ہاتھ نہ لگاؤ اُسکو غصہ آیا اور پٹاری
بھگوت سیوا کی دریا مین ڈال دی اُس لڑکی کا مہاجرت اپنے سوامین سے یہ حال ہوا کہ

زندگانی مشکل ہوگئی اور خورونوش مثل زہر اُس بچہ نے واسطے رضامندی کے بہت سی نباتین نیاز مین
اور منت خوشامد کری لیکن کچھ سودمند نہوا اور اسنے گھر آکر سب حال راہ کا بیان کردیا عورات نے
اُس لڑکی کو سمجھایا اور ساس اسنے ہاتھ سے کھانا کھلانے لگی لیکن اُس بڈبھاگا نے بسبب متعلق ہونے
دل کے بھگوت چرنون مین کچھ نہ سُنا اور نہ کچھ کھایا جب سب تدبیرات کرکے ساس وغیرہ مجبور ہوئین
تب اُس دختر سے کہا کہ جو تو کہے سو کرین اُسنے فرمایا کہ اگر بھگوت تشریف لاوین تب میری زندگی ہے
ورنہ خیر سب اُس مقام پر آئے کہ جہان بھگوت مورتی اُس شخص نے ڈالدی تھی اور اُس خوش نصیبہ نے
بحالت گریہ وزاری آواز دی کہ ہے سوامین شلیلی مہاراج کہان ہو اور اپنی کنیز سے کسواسطے ناخوش
ہوگئے اگر بہت سے پانی مین اشنان کرنا منظور تھا تو یہ داسی گنگا جل منگا کر اشنان کرا سکتی تھی
اب کرپا کرو اور درشن دو چونکہ بھگوت اپنے بھگت کے ایسے قابو مین ہین کہ جسطرح کامی عورت
حسین کے بسی بھوت ہوتا ہے وہ آواز عجز کی بھری ہوئی سُنکر فوراً اپنی عاشقہ مہجورہ کو اپنے دیدار سے
جان تازہ عنایت فرمائی سکو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور بھگوت بھگتی وسادھ سیوا اختیار
کرکے کرتارتھ ہوگئے ٭ کتھا سنتداس سنت داس جی بموضع نوائی بلانند کے پرودھ
نس مین پرم بھگت ہوئے جسطرح راجہ پیتھ نے مع اپنی استری کے بھگوت سیوا کری تھی اُسی طرح
سنت داس جی نے کری اپنی تصانیف مین بھگوت اور بھگتی اور بھگتون کا پرتاپ برابر لکھا اور
شاعری اُنکی سورداس جی کی شاعری سے مطابق تھی بھگوت کے جنم اور کرم اور چرتر اور وہ لیلا
جو پوشیدہ تھی ایسے مضامین دلچسپ مین لکھی کہ بالضرور دل نرم ہوکر بھگوت چرنون مین لگتا ہے
ایک دفعہ اُنکے دل مین یہ خیال ہوا کہ بھگوت کو چھپّن قسم کے بھوگ لگانے چاہیے سو تصور مین حسب دلخواہ
سب بھوجن تیار کیے اور بھگوت کو بھوگ لگایا چونکہ اعتقاد صادق اور بھگتی رہت تھی سری جگناتھ
راے جی نے وہ اُنسے بھوگ قبول و منظور کیا اور واسطے ظاہر کرنے پرتاپ بھگتی اور بھگت کے
پوجاریان کا تیار کردہ بھوجن کو بھوگ نہ لگایا اور راجہ کو خواب مین ارشاد کیا کہ سنت داس کے گھر
ہماری ضیافت تھی اُسنے اسقدر طعام مرغوب ولذیذ کھلائے کہ زیادہ کھا گئے اور اب تک اُسکی
گرانی ہے راجہ سنت داس جی کی بھگتی و پرتاپ کا معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی و بھاؤ کی ترقی ہوئی
کتھا ساکھی گوپال دو براہمن گوڑدیس کے رہنے والے منجملہ اُنکے ایک پیرانہ سال و
خاندانی اور دوسرا نوجوان اور کم خاندان تیرتھ جاترا مین یک شامل تھے جابجا درشن کرکے جب
بِندرابن مین آئے تو ضعیف برہمن بیمار ہوگیا برہمن جوان نے خدمت اُسکی بخوبی کری جب آرام

ہوا تو اوسنے خوش ہوکر وعدہ شادی کریگا اپنی دختر کا کیا براہمن خورد نے بعد مبالغہ بسیار اوسکے
کہنے کو قبول کیا اور جو گواہی کا ذکر آیا تو براہمن ضعیف نے سری گوپال جی کو گواہ قرار دیا جب وہ دونون
اپنے گھر آئے تو براہمن خورد خواہان ایفاے وعدہ کا ہوا لیکن زوجہ پسران براہمن ضعیف کی بلحاظ
اپنے خاندان و بزرگی کے منکر ہوگئی اور بدائرہ حالت بیماری کو لائق اعتبار کے نہ سمجھا آخر پنچایت
جمع ہوئی اور دعویدار سے گواہ پوچھے گئے تو آسنے جواب دیا کہ جس حالت مین گوپال جی گواہ ہین
تو اور کسی گواہی کی کیا ضرورت ہی پنچایت نے کہا کہ اگر گوپال جی تشریف لاکر گواہی دیوین تو بلا تامل
شادی ہوجاوے اور نوشت بھی اس بات کی کردی براہمن دعویدار برندابن مین آیا اور سری گوپال
جی کے مندر مین حاضر ہوا استدعاے تشریف لے چلنے کی کرکے چند روز تک بامید جواب پھرتا رہا
جب بھگوت نے بخوبی اعتقاد دلی دیکھ لیا تب ارشاد فرمایا کہ کہین پرتما بھی چلتی ہی براہمن نے عرض کی
کہ اگر چلتی نہین تو بولتی کسطرح ہین بالکل لاجواب ہوئے اور ساتھ ہو لیے لیکن اُس براہمن سے
فرمانے لگے کہ جب تو پیچھا پھر کر دیکھیگا اُسی جگہ کھڑا ہو جاؤنگا آسنے عرض کیا کہ جو ایسا بھگوڑا ہووے
کہ باوجود ہزارہا تدبیرات و محنت ہاے شاقہ سادھو وغیرہ کے دل مین سے بھاگ جاتا ہی اور جسنے
گوپیکاؤن کا ماکھن وغیرہ چراکر خوب کھایا اور جو آنھون نے پکڑنے کا ارادہ کیا تو پھر بھاگ گیا اُسکا
کسطرح اعتبار ہووے کہ پیچھے پیچھے آتا ہی یا نہین اسواسطے ساتھ ساتھ چلنا چاہیے بھگوت نے
ہنسکر فرمایا کہ ہمارے گھونگھرو کی آواز تیرے کان مین پڑتی رہیگی آسنے مجبوراً بھگوت نوپرون کی آواز
موافق درشن کے سمجھ لی اور بھگوت سے حسب فرمودہ انکے وعدہ کر لیا جب نزدیک وہ سکن کے
پہونچے تو برہمن کو تمنا ہوئی کہ اب تو روپ انوپ کو آنکھ بھر دیکھ لینا چاہیے سو اس خواہش مین
وعدے کو بھول گیا اور پیچھے پھر کر دیکھا تو بھگوت وہین کھڑے ہوگئے اور براہمن حسب الارشاد
گانون مین گیا حال تشریف آوری خود بدولت گوپال جی مہاراج کا بیان کرکے پنچایت کو لایا اور
بھگوت نے قرار داد فریقین کی باواز بلند ہاتھ اٹھاکر گواہی دی سب کو بھگوت اور بھگتی اور
بھگتون کا اعتقاد ہوا اور اُس براہمن کی شادی کمال خوشی کے ساتھ ہوگئی اب تک سری گوپال
جی مہاراج بموضع کھٹہ وان سہ کروہ از مندر سری جگناتھ راے جی براجمان ہین اور بنام ساکھی
گوپال مشہور ہو کوئی جاتا ہی درشن پاتا ہی کتھا سیوان پیر سالمن راجہ اپنی قوم کا واکے
دوارکا دیس مین پیم بھگت ہوئے اگرچہ کہ حج جی ازبس تارک سب لذات دنیا اور تعلقات سے کے
مشہور رہین لیکن یہ راجہ باوجود متعلق ہونے راج کاج اور موجودگی تعلقات دنیاوی کے

کمہ جیسے زیادہ تارک دلی تھے شجاعت وہمت وسخاوت وطاقت اسقدر تھی کہ بھگوت کی سہاے
کری حال یہ ہی کہ عزیزخان نامے ملازم بادشاہی با فوج جرار دوارکا پر چڑھ گیا اور رنچھورجی مہاراج کے
مندر اور شہر کو آگ لگا کر لوگون پر طرح طرح کے ظلم شروع کیے بھگوت نے اُسوقت اپنے بھگت
سیوان سے امداد چاہی سیوان اسیوقت مع جزوی اپنے ہمراہیان کے سوار ہوا اور رپاشنہ کوب
دوارکا مین پہونچا معاندین کے ساتھ مقابلہ ہوا اور ایسا انکو تہ تیغ کیا کہ ہزار ہا مقتول ہوئے اور
بقیۃ السیف بھاگ گئے عزیزخان مردود داخل جہنم ہوا اور سیوان نے اُس فتح عظیم سے کمال
خوش ہو کر اور اپنے پران نچھاور کر کے بھگوت کے پرم پد کی راہ لی اس چرتر مین ایک یہ اعتراض
لازم آیا کہ بھگوت ہمیشہ اپنے بھگتون کی سہاے کرتے رہے ہین یہان سیوان سے کسواسطے زبردست
اپنی سہاے کی کری اور کسواسطے خود یا اپنے شہر والون کے ہاتھ سے اُس عزیزخان جبنی کو مغلوب
نہ کر دیا سو واضح ہو کہ جسقدر بھگوت کے چرتر ہین اسواسطے ہین کہ کیرتن کر کے بھگوت بھگتی لوگون کو
ہووے ورنہ خود بھگوت دوست دشمن راحت رنج فتح شکست وغیرہ سے مبرا اور سدا انند گھن پورن
برمھ ہی سو یہ چرتر واسطے افزایش اعتقاد قوم کا واسکے خود کرایا تاکہ موافق سیوان کے بھگتی اختیار کرین
اگر یہ بات منظور نہوتی تو عزیزخان کو دوارکا پر کیون چڑھاتے سواے اسکے شاید بھگوت کو امتحان
اعتقاد اور بھگتی سیوان کا منظور ہوا ہو اور اگر کسی کو یہ گفتگو ہووے کہ سیوان کی جان اس لڑائی مین
کسواسطے گئی سو اسکا حال یہ ہی کہ سیوان اس لڑائی مین کسان کم بینان کو مردہ نظر آتا ہی ورنہ وہ مرا
نہین بلکہ زندۂ جاوید ہو گیا وہ شخص مرتا ہی بلکہ زندہ ہی مردہ ہی کہ جسکو بھگوت بھگتی نہین ایک بات لطیف
کی خیال مین گذری کہ دوارکا مین جو رنچھور نام بھگوت مورتی کا ہی اسواسطے ہی کہ لڑائی سے بھاگ کر
دوارکا مین آئے سو اگر بھگوت خود یا اپنے شہر والون سے مقابلہ اُس جبنی کا کراتے اس نام مین
فرق آتا یا بعد مقابلہ بھاگنا پڑتا اسواسطے سیوان کی مدد چاہی یا اس چرتر سے بھگوت اپنے بھگتون کو
اپنے برابر ظاہر کرتے ہین کہ جسطرح مین اپنے بھگتون کی سہاے کرتا ہون اسیطرح میرے بھگت میری
سہاے کرتے ہین بلکہ انکو اسقدر ترجیح ہی کہ وے جان سے بھی دریغ نہین کرتے علاوہ اسکے ایک
اور بات ثابت ہوتی ہی کہ جبوقت بھگت نے بھگوت مین دل لگایا تو بھگوت اسکے دل مین موجود
ہوتا ہی اور اس حالت مین جو کام بھگت سے ہووے وہ بھگوت کا کیا ہوا جاننا چاہیے اسی دلیل سے
یہ چرتر قتل عزیزخان کا خود بھگوت نے کیا مدد اور سہاے کسی سے نہین چاہی کتھا ۱۱۸ سدن
سدن جی قوم قصاب پرم بھگت بیراگوان ہوئے جسطرح طلا کسوٹی سے بے عیب ہو جاتا ہی اسیطرح

سدن جی نے پچھلے جنمون کے گناہ سے بکرے بیچ گوشت اورون سے خرید کر بیچا کرتے تھے کبھی جان آزاری
نہین کری تھی سالگرام کی مورتی پاس تھی اُسی سے سیر کا خواستگار رہتا یا من کا وزن کر دیتے تھے ایک
سادھو نے دیکھکر دل مین کہا کہ یہ مورتی ایسے پیشے والے کے پاس کب مناسب ہی اسواسطے
سدن جی سے درخواست اُس مورتی کی کری اُنھون نے بے تامل حوالہ کر دی رات کے وقت بھگوت
نے اُس سادھو سے خواب مین فرمایا کہ ہمکو جہان سے لائے ہو وہین پہونچا دو سادھو نے عرض کیا
کہ مہاراج آپ کا تشریف رکھنا قصاب کے گھر کب مناسب ہی بھگوت نے فرمایا کہ ہمکو اس قصاب سے
ازبس محبت ہی جسوقت وہ ہمکو پلڑہ ترازو پر رکھتا ہی تو ہم اُسکو بجاے جھولہ کے سمجھتے ہین اور جو
خرید فروخت کی گفتگو کرتا ہی وہ بجاے کیرتن کے ہی سادھو نے حسب الارشاد واپس لایا اور سدن
جی کے سپرد کرکے کہا کہ مین نے پنچامرت مین اشنان کرا کر چندن تلسی وغیرہ سے پوجا کری پر
لیکن مقبول نہوئی اور تمسے رضامند ہین مجھسے خطا ہوئی کہ تمھارے پاس سے لیگیا یہ کہکر سادھو
روانہ ہوا اور سدن جی پریم مین مگن ہوکر تارک تعلقات ہو گئے وہی بھگوت مورتی اپنے سر پر
رکھ لی اور جگناتھ راے جی کو روانہ ہوئے راہ مین چند رشتہ داران کو جاتا دیکھکر اُنسے پوشیدہ
جدا راستہ کو راہ لی بدین خوف کہ کوئی واسطے واپسی کے تکلیف نہ دیوے ایک گانون مین کسی
گرہست کے گھر واسطے بھوجن کے گئے عورت اُسکی سدن جی کو نوجوان اور خوبصورت دیکھکر عاشق
ہوگئی طعام لذیذ و مکلف کھلا کر ٹھہرایا اور رات کو درخواست اپنے ساتھ چلنے کی کری سدن
جی نے فرمایا کہ اگر میری گردن کاٹ لیوے تب بھی یہ بات نہین ہو سکتی وہ بدبخت یہ سمجھی کہ واسطے
قتل شوہر کے کہتا ہی اُسیوقت گئی اور اپنے شوہر کو قتل کرکے پھر آئی اور وہ حال سدن جی سے
بیان کرکے متدعی اُسی درخواست کی ہوئی سدن جی نے فرمایا کہ اے نالائقہ تیری عقل گئی ہی میرا
ایسے امور سے کیا تعلق ہی عورت مایوس ہوئی اور شور و غل کر دیا کہ اس شخص کو سادھو جانکر ٹھہرایا
تھا اب میرے شوہر کو قتل کرکے میرے لیجانے کا ارادہ رکھتا ہی گرفتار ہوکر حاکم کے روبرو گئے
اور بعد الاستفسار جواب دیا کہ فی الحقیقت مجھسے یہ کام ہوا ہی حاکم نے ہاتھ کٹوا ڈالے اور چھوڑ دیا
سدن جی باوجود اُس صعوبت کے مطلق چین بہ جبین نہوئے اور ظہور اُسکا بسبب اپنے کسی
گناہ عظیمہ کے سمجھے بھگوت کے تصور مین شادان و فرحان روانہ ہوئے جگناتھ راے جی نے
خوش ہوکر خاص سواری کی پالکی واسطے سدن جی کے بھیجی لیکن سدن جی نے بپاس ادب سوار
ہونے سے انکار کیا اور جب مبالغہ ہوا تو عدم بجا آوری حکم اپنے سوامی کی موجب گستاخی سمجھکر

اور سوار ہوکر دربار مین پہونچے اور بھگوت درشنون سے اپنے آپ کو کرتارتھ جانکر ڈنڈوت کری
اُسی حالت ڈنڈوت مین ہاتھہ بدستور ہوگئے اور سب دُکھہ خبانتر کے رفع ہوئے فی الحقیقت
بھگوت بھگتی کا ایسا ہی پرتاپ ہے چنانچہ بھگوت نے مہابھارتھ مین فرمایا ہے جس شخص مین میری
بھگتی نہین اور چارون بید پڑھا ہے وہ مجھکو عزیز نہین اور جو شخص میرا بھگت ہے گو وہ چانڈال ہی ہے
لیکن مجھکو از بس عزیز ہے اور وہی لائق پرستش کے ہے بھگوت نے ایکادس اسکند مین بھی اسی اشلوک
کے موافق اودہو سے ارشاد فرمایا ہے ٭ کتھا ۱۲۱ कर्मानन्द. کرمانندجی قوم چارن رجواڑہ مین
بھگوت بھگت براگوان ہوئے شاعری اور تصنیف انکی ایسی سریع التاثیر ہے کہ ہر یک سنگدل
پڑھ سنکر نرم ہوجاتا ہے انھون نے سنسار کو ناپایدار اور بے حقیقت جانکر ترک کیا اور تیرتھ جاترا کے
واسطے روانہ ہوئے بھگوت سالگرام مورتی کا سنگھاسن سر پر دھارن کرلیا اور ایک چھڑی ہاتھہ مین لے لی
جہان کہین قیام کرتے اُس چھڑی کو زمین مین گاڑکر ٹھوہ سالگرام کو بطور جھولہ اُس چھڑی کی شاخ پر
براجمان کرتے تیے ایک دفعہ وقت روانگی کے وہ چھڑی بھول گئے اور چونکہ دل تصور بھگوت چرنون مین
رہتا تھا اسواسطے راستہ مین بھی خیال نہوا منزل پر پہونچکر جب ضرورت بھگوت کے براجمان کرنے کی
ہوئی اسوقت یاد آئی اور نہایت پریم سے کہنے لگے کہ فی الحقیقت جاروب کش و رسوئیہ و آب کش و
خدمتگار و بجاے سواری کے تو یہ غلام ہے کیا جو امور کہ حضور والا کے متعلق ہین وہ بھی اس غلام کے
ذمہ ہوئے نفیے پر رگ قلوب کے آپ ہین چھڑی جو یاد نہ رہی اُسمین غور فرمالیوین کہ قصور کسکا ہے بھگوت
نے جو یہ گفتگو لطیفہ محرک اُمد پریم کی مجسم سُنی تو خوش ہوئے اور فوراً وہ چھڑی منگادی کتھا ۱۲۲
कल्ह य ल्ह کولہ وآلہہ دو برادر رجواڑہ مین ہوئے کولہ جی برادر کلان ابتدا سے بھگوت بھگت براگوان تارک
شراب گوشت وغیرہ و پرہیزگار بھگوت روپ مادھری کے تصور مین مگن اور بھگوت چرتر اور گنون کی
کیرتن کرنے والے ہوئے وآلہ جی برادر خرد مینوش و گوشت خوار اکثر راجگان کی تعریف مین قصائد تصنیف
کیا کرتے اور کبھی شاذ و نادر بھگوت چرتر کا بھی کیرتن کرتے لیکن برادر کلان کے فرمان بردار تھے ایک روز
برادر کلان نے فرمایا کہ عمر عزیز رایگان جاتی ہے اور دنیا بے ثبات و ناپایدار ہے مناسب ہے کہ دوارکا جی مین بھگوت
کے درشن کرآوین چنانچہ دونون بھائی دوارکا مین آئے کولہ برادر کلان نے اپنی تصنیف کے پر مضمون
کبت اور چھند بھگوت رنچھوڑجی کے بھینٹ کیے اور آلہ برادر خرد نے نہایت شرم سے سرنگون ہوکر چشم
پر آب و بخیال اپنے گناہون کے دل بیتاب سے دو چار کبت پڑھے بھگوت نے جو نہایت محبت ملی بھی
اور اپنے گناہون کی شرم سے نادم خیال فرمایا تو خوش ہوکر آلہ جی کی کیرتن پر مخاطب ہوئے اور نہکاری

بھرنے لگے بدین مطلب کہ ہم سُنتے ہین کچھ اور کہو اور پوجاری کو واسطے عنایت فرمانے مالائے خاص
کے ارشاد فرمایا الہ جی نے عرض کیا کہ کولہ جی برادر کلان مستحق ان نوازشات کا ہے نہ مین گنہگار پوجاری
نے جواب دیا کہ اس سرکار مین بڑائی چھٹائی محبت دلی کی دیکھی جاتی ہے اور ہمکو صرف تعمیل حکم
بھگوت کی واجب ہے یہ کہکر وہ مالا الہ جی کی گردن مین ڈال دی کولہ جی کو ازبس ناگوار ہوا اور بیغیرتی
اپنی تصور کرکے کمال رنج و حسرت سے باراوہ ڈوب مرنے کے سمندر مین کود پڑے سمندر مین زمین اور راستہ
ملا اور اصل دوارکا و بھگوت کے درشن کرکے کرتارتھ ہوئے بھگوت جی نون مین نہایت پریم سے
ڈنڈوت کرکے رنج و راحت وغیرہ سے اُسیوقت علیحدہ ہوگئے اور بھگوت کا روپ انوپ دیکھتے
ہوئے بھگوت کی راجدھانی مین پہونچے جب واسطے بھوجن کرنے کے گئے تو بھگوت نے ارشاد
فرمایا کہ دو پنواڑون مین پارس کرو کولہ جی نے پوچھا کہ دوسرا پارس کسکے واسطے ہے بھگوت نے فرمایا
کہ واسطے تمہارے چھوٹے بھائی کے ہے سنتے ہی پھر رنج ہوا اور وہ بھگوت درشن و شل زہر کے معلوم
ہونے لگا بھگوت نے فرمایا کہ رنج کی کچھ بات نہین تمہارا چھوٹا بھائی میرا پریم بھگت ہے اور حال اُسکا
یہ ہے کہ پہلے جنم مین راجہ تھا اور راج کو چھوڑکر جنگل مین ہمارے بھجن سمرن مین مصروف رہا کرتا تھا
اتفاقاً ایک راجہ وہان وارد ہوا اور اُسکا سامان عیش و راگ رنگ وغیرہ کا دیکھکر متمنی آن لذاید کا
ہوا اسواسطے یہ دنیہ پائی اب وہ تمہاری جدائی سے بخور و خواب و شل ماہی بیجان کے ہے تم بہت
جلد جاؤ اور اُسکی خبر لو کولہ جی پرشاد لیکر ایک لحظہ مین اپنے مکان قیام پر آئے اور الہ جی کو وہان
نہ پاکر دریافت خبر روانگی طرف وطن کے روانہ ہوئے الہ جی کا مفارقت اپنے بھائی سے یہ حال رہتا
تھا کہ ہمیشہ گریہ و زاری کیا کرتے تھے اور سوائے رنج مفارقت کے کسی طرف توجہ نہ تھی کسی کی زبانی
سُنا کہ کولہ جی سلامت ہین اور ہمراہ سنگت (جماعت ۱۲) کے آتے ہین کمال خوش ہوکر واسطے پیشوائی کے روانہ
ہوئے اور ڈنڈوت کرکے دونون بھائی بکمال محبت و پریم یکدیگر سے ملے کولہ جی نے سب حال
درشنون کا اور ملنے مہاپرشاد کا اور وہ حال جو بھگوت نے بیان کیا تھا مفصل بیان کیا اور دونون
بھائی ایسے پریم مین پورن ہوئے کہ گھربار کو ترک کرکے جنگل کو چلے گئے اور بقیہ عمر بھگوت سیوا و جاپ
مین گذرانی ❊ کتھا जगन्नाथ جگناتھ جی ساکن تھانیشر پریم بھگت اور سری کرشن چیتین مہاپربھو کے
سیوک مثل پارشد کے ہوئے حال سیوک ہونے کا یہ ہے کہ تین روز تک سری کرشن چیتین موصوف کو اپنے
گھر پر براجمان دیکھا اور اُنکے پرتاپ اور مہمائی بزرگی اپنے گھر مین ظاہر پاکے معتقد ہوئے اور خوب
سمجھ لیا کہ پریم کرپا سوامین نے میرے اوپر کری ہے کہ مجھ ناواقف اور گمراہ کو خود اپنا پرتاپ

دکھاکر ہدایت فرمائی اسواسطے آنکی خدمت مین حاضر ہوئے اور سیوک ہوکر گرشنداس نام پایا
لیکن لوگ صرف کرشن نام کہاکرتے تھے مدت تک مانسی پوجا اور دھیان کرتے رہے ایک روز یہ
تمنا ہوئی کہ اگر آرچا مورتی بھگوت کی ملے تو استھاپن کرکے ہروقت سیوا پوجا مین رہا کرین
بھگوت نے کرپا کرکے اپنا سروپ ایک جاہ مین نشان دیا اُسکو لاکر استھاپن کیا اور ایسے پوجا
پوجا مین مصروف رہا کرتے کہ شب وروز بھگوت کے سرنگار وراگ بھوگ واتساہ اور لاڈ لڈانے
سے سواے اور کچھ کام نہ تھا اُنکے صاحبزادہ کا نام رگھناتھ جی تھا وہ خردسالی سے ایسا بھگت
پریمی ہوا کہ بھگوت نے خواب مین ایک اشلوک اپنے پریم اور بھگتی کا ہدایت فرمایا + کتھا

रामदास. رامداس جی ساکن ڈاکور قریب دوارکا کے ازبس پریمی بھگت بھگوت کے ہوئے
ایکادشی برت نہایت پریت اور بھگتی سے رکھکر واسطے جاگرن کے سری رنچھور جی کے مندر واقع
دوارکا مین جایا کرتے جب ضعیف الجسم ہوگئے تو رنچھور جی نے اجازت فرمائی کہ اب تمکو تکلیف
دوارکا آنے کی معاف ہی اپنے گھر سمرن بھجن کرتے رہو رامداس جی نے اگرچہ ارشاد بھگوت کو اسوقت
تسلیم کرلیا لیکن جب جذبۂ شوق درشنون کا ہوتا تو بے اختیار ہوکر روانہ ہوجاتے بھگوت کو تکلیف
آمدو شد اپنے بھگت کی گوارا نہوئی اور فرمایا کہ تم ایک گاڑی لے آؤ ہم تمھارے گھر چلینگے رامداس جی
اگلی ایکادشی کو مع گاڑی کے پہونچے اور لوگون نے جانا کہ بسبب ضعیفی کے گاڑی پر سوار ہوکر آیا ہی
بروز دوادسی حسب نشا ند او بھگوت کے مندر مین گئے اور گاڑی پر سوار کراکر روانہ ہوئے لیکن زیور
بھگوت کے سب مندر مین چھوڑ دیے صبح کو جو پوجاریان نے مندر کھولا اور بھگوت کو نہ پایا تو خیال کیا کہ
رامداس جی لے گئے سب پیچھے دوڑے اور رامداس جی کو اُنکے آنے سے فکر ہوئی بھگوت نے فرمایا کہ
قریب ہی ایک باوڑی ہی اُسمین ہمکو پوشیدہ کردو رامداس جی نے حسب الارشاد عمل کیا وہ لوگ جو آئے
تو اوّل رامداس جی کو بضرب شدید مجروح کیا اور پھر جب گاڑی مین بھگوت کو نہ پایا تو رامداس جی کے
مجروح کرنے سے نادم و پشیمان ہوئے بعد ازان ایک شخص کی نشاندہی سے باوڑی کو دیکھا کہ پُر از خون
ہی متعجب ہوئے بھگوت نے فرمایا کہ رامداس ہماری اجازت سے ہمکو لایا ہی تمنے جو اُسکو زخمی کیا تو
وہ زخم ہمنے اپنے جسم پر روکا ہی اسواسطے یہ باوڑی پُر از خون ہی اب تم واپس جاؤ تمھارے ساتھ نجاوینگے
پوجاریان نے کمال منت وزاری سے عرض کیا کہ مہاراج اگر آپ تشریف نہ لے چلے تو ہمارا کیا حال ہوگا
بھگوت نے کچھ نہ سُنا اور بعد رد وقدح بسیار قرار پایا کہ بھگوت مورتی کے برابر سوبرن یعنی طلا وزن کرینگے
پوجاری اس بات پر قانع ہوگئے رامداس نے عرض کیا کہ مہاراج میرے پاس طلا کہان ہی بھگوت نے

فرمایا کہ تمھاری عورت کے کان مین بالی طلائی ہی ہارے وزن کے برابر کافی ہی جب اُس بالی طلائی کے ساتھ بھگوت موررتی کو وزن کرنے لگے تو خواہش بھگوت سے پلڑہ جانب بالی کا زمین پر آگیا اور بھگو مورتی کا پلڑہ بسبب ہلکی وزن کے اونچا ہوگیا پوجاری شرمندہ ہوئے اور اپنے گھر کو چلے گئے رامداس جی نے بھگوت کو اپنے مکان پر لاکر براجان کیا اور بھگوت کی سیوا اور بھجن مین مصروف ہوئے اس حرتر سے ظاہر ہی کہ راجہ بل کے دروازہ پر تو بعد اُسکے باندھ لینے کے قیام فرمایا تھا اور یہان بعد مجروح ہونے رامداس جی کے مقیم ہوئے اور براے دوام رہنے کی علامت یہ ہی کہ اب بھی بھگوت مورتی کسی اور شخص سے نہین اُٹھتی جب کوئی اولاد رامداس جی سے اُٹھاتا ہی تب فوراً اُٹھ اتی ہی چنانچہ بروقت مرمت ہونے مندر کے یہ امتحان ہوچکا ہی ؛

نشٹھا نہم دربیان مہالیلا نوکرن یعنی راس و رام لیلا وغیرہ مشتمبر کتھا شش بھگت

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی جگہ پر کیھا کو ڈنڈوت کرکے کچھ اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ بروقت متھنے سمندر کے سمندر مین ظاہر کرکے مندراچل کو اپنی پشت پر دھارن کیا اور دیوتاؤن کے دکھ دور کیے رام لیلا ونرسنگھ لیلا وراس لیلا بناکرجو بھگوت کا آرادھن پوجن کرتے ہین اُسکا نام لیلا نوکرن ہی یہ نشٹھا پرم پونیت ایسی ہی کہ صدہا ہزارہا ادھم اور مہاپاپی جسکی بدولت بھگوت پراپت ہوئے اور بھاگوت سے ظاہر ہی کہ جب بروقت شروع راس لیلا کے بھگوت گوپیون سے انتردھیان ہوگئے تو وے دیوانہ وار بن اور جنگل مین ہر یک درخت اور لتا وغیرہ سے پوچھتے ہوئے تلاش کرنے لگے اور گریہ وزاری و منت والحاح و ستت وغیرہ جو کچھ تدبیر خیال مین آئین سب کرین لیکن بھگوت ظاہر نہوے آخر کار سب گوپیون نے بھگوت چرترون کی نقل شروع کی یعنی کوئی گوپی تو سری کرشن روپ بنی اور کوئی بالک اور کوئی گو اور کوئی بچھڑہ اور جسطرح ابتداے جنم سے بھگوت نے چرتر کیے تھے سب کیے بھگوت اسیوقت خوش ہوکر ظاہر ہوئے پس ثابت ہوگیا کہ بھگوت اپنی لیلا نوکرن سے ایسے راضی ہوتے ہین کہ خود ظاہر ہو آتے ہین علاوہ ازان راس لیلا بھگوت نے خود اجازت دیکر جہان مین ظاہر کری کہ وہ حال نارائن بھٹ جی کی کتھا مین مندرج ہوا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ بھگوت کو اپنی لیلا نوکرن مثل خاص چرترون کے عزیز ہی اور ظاہر ہی کہ شاسترون مین واسطے آپاشنا و پوجن مورتی کے اجازت ہی اور وے مورتی سنگ و چوب و فلزات یعنی سونا چاندی کی ہوتی ہین اور آدمی خود اُنکو بنا لیتے ہین اور اکثر دیوار وغیرہ پر نقش کھینچکر یا چبوترہ اور

کی نقل ۱۲ چترترون

مٹھہ بناکر پوجا وغیرہ کرتے ہین اور اُسکی بدولت حسب اعتقاد اپنی مراد کو پہونچتے ہین اب غور کرنا چاہیے
کہ یہ لیلا نوکرن مورتی اول تو براہمن بالک ہوتے ہین کہ بقول بھگوت اور بید کے جنم سے ہی بھگوت روپ
ہین پھر اُنھون نے اپنا لباس مثل بھگوت کے بنایا پس جو کوئی باعتقاد دل انکی پوجن پرستش کریگا تو کیون
نہ مراد کو پہونچیگا بلکہ دیگر مورتی وغیرہ سے تو کامیابی بدیر ہوتی ہی اور ان لیلا نوکرن مورتی سے جلد
صفائی دل اور بھگوت پراپتی ہوجاتی ہی کسواسطے کہ حصول بھگوت کا پوجن مورتی وغیرہ سے اُسوقت
ہوتا ہی کہ اوّل تو اُس مورتی مین خوب دل لگے دوسری طرف نجاوے دوئم بھگوت کے چرترون کا
سرون وکیرتن ہو سوئم ست سنگ ہووے سو دیگر مورتی سنگ وغیرہ مین ایسا دل کمال محبت سے
کم لگتا ہی کہ جسکو عشق کہتے ہین بلکہ شاذ ونادر اور سرون وکیرتن و ست سنگ حصر تلاش ہی اور لیلا
نوکرن مورتی کی پوجن سیون مین وہ سب بات مصرحہ بالا ایک جگہ اور ایک وقت حاصل ہوجاتے
ہین کیا معنی کہ بسبب حسن ظاہری اور لباس زرق وبرق کے محبت تو فوراً پیدا ہوتی ہی اور بھگوت
چرترون کا کیرتن سرون اور بھگوت بھگتون کا ست سنگ بلا تلاش موجود رہتا علاوہ ازان پوجن بھگوت
مورتی کا اسواسطے ہی کہ اُسکے ذریعہ سے اصل بھگوت مورتی کے تصور اور دھیان مین طبیعت مستقل
ہو سو جبکہ حسب وجوہ بالا بذریعہ لیلا نوکرن مورتی کے تصور اصلی سروپ بھگوت کا جلد تر ممکن ہو تو اس
لیلا نوکرن نشٹھا سے بہتر اور کون سی مورتی اور نشٹھا ہی درین صورت نہایت ازبس واجب وضروری ہی کہ بھگوت
لیلا نوکرن مورتی کو خاص مورتی بھگوت کی تصور کرکے باعتقاد دل پوجا و پرستش کیے بیشک وشبہہ منزل
مقصود کو پہونچ جائیگا واسطے اودھار مہاپاپ آتما کلجگ کے لوگون کے بھگوت نے سب کچھ تدبیرات
آسان ترا آسان کری کہ فی الفور بیڑا پار ہوجاوے لیکن ہزار آفرین ہماری کم نصیبی اور ہمار گونی طالع
پر ہی کہ اُن مورتیون کو بھگوت روپ جاننا اور چرترون مین دل لگانا تو ایک طرف رہا گستاخی اور بی اعتقادی
اُس درجہ نہایت پر ہی کہ جسکا ذکر موجب طوالت کا ہی بلکہ ناگفتہ بہ بیشک ایسے مہاپاپی نا معتقد گستاخ ایک
ایک کلپ تک مہارورو نرک مین پڑینگے اور ہرگز عذاب سے نہ چھوٹینگے اور واضح رہے کہ آدمی کو اعتقاد
رہبر ہی کہ اگر نیک اعتقاد ہوا تو مراد کو پہونچ گیا اور اگر ناقص ہوا تو تحت الثریٰ (نام دوزخ ۱۲) کو گیا اور چونکہ بید
اور شاسترون نے بھگوت کو درباب دینے ثمرۂ اعمال حسب اعتقاد ہر یکے مثل کلپ برکچھ کے
لکھا ہی لہذا ایک تمثیل کلپ برکچھ کی تحریر واجب ہوئی کلپ برکچھ کا خاصہ ہی کہ حسب خواہش کے
پھل دیتا ہی ایک مسافر اتفاقاً کلپ برکچھ کے نیچے پہونچا اور خیال کیا کہ اگر ہوا سرد چلے تو خوب ہی
سو ہوا چلنے لگی پھر تمنے ایک حوض آب سرد و باغ و سبزہ کا ہوا وہ بھی موجود ہوگیا پھر ملبوسات

فاخرہ و سامان عیش و راگ رنگ و عورات حسین کی آرزو ہوئی وہ بھی سب حاصل ہوئی جب اُن عورات
کے ساتھ مشغول بعیش و نشاط ہوا تو خیال آیا کہ ایسا نہو انکا مالک سزا دینے لگے سو پاپوش پڑنے لگے
اور سر پلپلا ہو گیا اسیطرح بھگوت موافق اعتقاد ہر یک کے پھل دیتا ہی اور بھگوت نے گیتا جی مین
فرمایا ہی کہ ضرور مَن ہی آدمیون کو باعث قید اور رہائی کا ہی بھاگوت کا قول ہی کہ جو کوئی جس اعتقاد سے
دل لگاتا ہی ویسا ہی ثمرہ اُسکو ملتا ہی غرض اعتقاد شرط ہی اگرچہ کتھا اُن بھگتون کی کہ جو لیلانوکرن کی
بدولت پریم پد کو گئے مفصل تحریر ہونگی لیکن دو ایک ذکر یہان بھی لکھتا ہون میرا دھو جو بھگوت بھگت
مشہور و معروف ہین اُنکی بھگتی کی ابتدا لیلانوکرن ہوئی حال یہ ہی کہ امیر کبیر تھے مذہب محمدی رکھتے تھے
رہرو متھرا بندرابن مین پہونچے اپنے منشی سے کہ بھگوت آیا سک تھا ٹرائی اس لیلا کی سُنکر مشتاق تماشا
ہوئے منشی نے بدریافت غلبۂ شوق امیر کے بعد اقرارات ادب و پوجا وغیرہ کے راس کرنے والونکو
بُلایا اور امیر نے باادب و شوق تمام بھگوت جیو برون کو دیکھا جان و دل سے عاشق صورت اصلی نندنندن
بندرابن چند کے ہو گئے اور تمام مال و خزانہ بھگوت کے نذر کیا بعدہ ترک دنیا و لباس کا بھی کر دیا سری
کرشن سری کرشن گویان بن و کنج شری بندرابن مین طالب اصل مطلوب عزیز کے پھرنے لگے چونکہ ہر وقت
نام بھگوت کا زبان سے نکلتا تھا اسواسطے لوگون نے میرا دھو نام رکھدیا اور بھگتون مین تصور کیا
تصنیفات اُنکی مشعر بال چرتر بھگوت کے بکثرت ہین ازانجملہ ایک قصیدہ اس خاکسار کے پاس بھی ہے
مطلع اُسکا یہ ہے ؎ تاکے زخود رانی سخن سر کرشن گو سر کرشن گو ٭ بگذار کبر و ما من سر کرشن گو سر کرشن گو
تھوڑے عرصہ مین بھگوت کا روپ اُنکے دل مین ظاہر ہوا اور بیسُدھ ہو گئے اُس روپ انوپ کے نشہ مین
مست رہنے لگے اور سری مدبھاگوت سُننے کی تمنا ہوئی لیکن کسی نے مندر مین جانے نہ دیا بھگوت نے
ایک گسائین اپنے بھگت کو اجازت سُنانے کی فرمائی کہ اُنھون نے بہت اعزاز کے ساتھ کتھا سُنانی
شروع کی ایک دفعہ کتھا کرتے ہوئے بہت رات گذر گئی اور میرا دھو مندر مین سو رہے بعد نصف شب کے
گرسنگی معلوم ہوئی بھگوت نے خیال فرمایا کہ آج میرا دھو جی ہمارے مہمان ہین افسوس ہی کہ گرسنہ رہین
اسواسطے اپنے خاص بھوگ کے تھال مین لڈو و جلیبی اور لوٹہ مین جل بصورت طفل دہ دوازدہ سالہ کے
لائے اور فرمایا کہ گسائین جی نے بھیجا ہی میرا دھو نے لیکر بھوجن کر لیا اور سو رہے صبح کو تھال و لوٹہ طلائی
جو مندر مین نہ ملا تو تلاش ہوئی اور میرا دھو جی کے پاس دیکھکر پوجاریان ناواقف نے خوب زد و کوب
کیا پھر جو بھگوت مندر مین گئے تو بالکل پارچہ بھگوت کے پارہ پارہ پائے اور بھگوت مورتی کو بھی
کشیدہ اور برآشفتہ تصور کیا فی الفور سب پوجاری گسائین جی کے پاس آئے اور سب حال کہا گسائین جی

پابرہنہ دوڑتے آئے اور میرمادھوجی کے چرنون مین سر رکھکر منت و سماجت کی جب میرمادھوجی نے
قصور پوجاریان کا معاف کیا تب بھگوت بھی راضی ہوگئے اور برائے آئندہ ہدایت ہوئی کہ میرے
بھگت کو مجھسے کم نہ سمجھا کرین سامعین کتھا کو گسائین جی پر اعتراض ہوا کہ مسلمانون کو اپنے پاس
بٹھلاکر کتھا سناتے ہین ایک روز گسائین جی نے امتحاناً سامعین سے پوچھا کہ کل کتھا کہان تک ہوئی
تھی کوئی کچھ نہ تبلا سکا اور میرمادھوجی نے از شروع کتھا تا آخر سب کو اشلوک و معنی اور جو حرف
گسائین جی کی زبان سے برآمد ہوئے تھے حرف بحرف سنا دیے کہ سب معترضین منفعل نادم ہوئے ایک
دفعہ کسی راجہ نے واسطے مندر بہاری جی کے عطر کیوڑہ بھیجا میرمادھوجی نے کہ بن مین پھرتے تھے
وہ عطر قاصد سے لیکر زمین پر ڈال دیا قاصد جب بہاری جی کے مندر مین آیا تو تمام پوشاک بھگوت کی
اُس عطر مین تر پائی اور رسید عطر کی ملی اعتراض تمام پوشاک کے تر ہونے کا سوامین ہرداس جی کی
کتھا سے رفع ہوگا کہ وہان بھی ایسا ہی حال گذرا تھا دوسرا ذکر چنڈا نامی ڈاکو کا یہ ہے کہ ڈاکہ زنی و
قطاع الطریقی کیا کرتا تھا ایک عمدہ کے مکان پر راس چرتر ہونے کی خبر پائی اور یہ بھی سنا کہ لاکھ روپیہ کا
زر و زیور بر وقت راس موجود ہوگا پانسو آدمی مسلح کے آیا اور اسکے آتے ہی راس مین
غل شور واقع ہوا تماشائی اپنی اپنی جان لیکر بھاگ گئے بھگوت سروپ جو راس مین تھے اُنھون نے
عمدہ مذکور سے پوچھا کہ کیا شور و غل ہے اُسنے حال ڈاکو مذکور کا بیان کیا بھگوت مورتی نے فرمایا کہ
کیا خوف ہے اُسنے دو اسی گفتگو مین تھے کہ وہ ڈاکو سیدھا بلا خوف قریب سنگھاسن
بھگوت مورتی کے آپہونچا اور ارادہ تھا کہ دست اندازی اسباب وغیرہ پر کرے
خود بدولت نے سنگھاسن سے اُٹھکر اور ہاتھ چنڈا کا پکڑکر ایک طمانچہ منھ پر مارا
اور فرمایا کہ اسقدر گستاخی حالانکہ عمر بھگوت سروپ کی دس بارہ[12] برس سے زیادہ نہتھی
لیکن وہ پہلوان ڈاکو طمانچہ کے صدمہ سے ایسا بیہوش و حواس گرا کہ تا دیر کچھ خبر نرہی اور ہمراہیان
مثل نقش دیوار بے حس و حرکت ہوگئے بعد ازان جب اُس ڈاکو کو ہوش آئے تو اپنے اصلی بھگوت کے
روبرو رکھکر چرن کمل اس پریت اور محبت سے پکڑ لیے کہ تا دیر نہ چھوڑے اور تارک دنیا ہوکر بھگوت بھگت
اور پرم پریمی ہوگیا تیسرا اور ذکر یہ ہے کہ کسی عمدہ نے جمنا کے کنارہ پر راس لیلا کرائی کالی کے ناتھنے کا جو
چرتر شروع ہوا تو اُسنے لوگون سے پوچھا کہ کیا بھگوت سروپ جمنا مین کود نیگے جو کہ کہتے ہین یہ بات
بھگوت سروپ کے بھی گوش زد ہوئی اور فرمایا کہ ہان اور یہ کہکر جمنا جی مین کود پڑے اور ایک سانپ
ایسا بھاری کہ جو دس بیس آدمی سے نہ اُٹھ سکے پکڑ لائے اُسوقت عمدہ مذکور نے بھگوت روپ کی

روشنی وجھلک ایسی دیکھی کہ نظر خیرہ ہوگئی اور بیہوش ہوکر گر پڑا بعد ازان جو ہوش مین آیا تو ترک تعلقات
کرکے بھگوت پاراین ہوگیا کاشی مین پاٹھک جی مہاراج پرم بھگت رگھنندن سوامین کے ہوئے
بھگوت سے شناکھیات درشنون کی درخوست کی ہدایت ہوئی کہ رام لیلا مین بروز بھرت ملاپ
درشن ہونگے اور تصدیق اُسکی اُسوقت تصور کرنا کہ جب کچھ چیز خود ہم طلب کرین واضح ہو کہ کاشی مین
رام لیلا کمال دھوم دھام سے ہوتی ہو کہ ایسی شاید کہین اور ہوتی ہو جب روز بھرت ملاپ کا دن
آیا تو پاٹھک جی بھی واسطے تماشا کے گئے بعد ہونیے ملاقات کے جسوقت بھرت جی آنکھون سے
خوشی اور پریم کا جل برساتے ہوئے قدوم میمنت لزوم کو آن کوٹے برہماد کون کے ٹھنڈے دیوکو پکڑ رہے
تھے اُسوقت اُس رام مورتی نے پاٹھک جی کو یاد کیا لوگون نے تلاش شروع کی سو آئے اور بھگوت سروپ
نے فرمایا کہ کچھ شیرینی پرشاد کے واسطے اور تھوڑا جل لاؤ پاٹھک جی نے فوراً حاضر کیا بھگوت نے
اندر سے بھوگ لگا کر اور جل پیکر پاٹھک جی کو وہ مہا پرشاد دیا اور ایسی جھلک اُس منوہر مورتی کی کہ
جیسی شاسترون مین لکھی ہی پاٹھک جی نے دیکھی کہ محو دیدار ہوگئے اور اسی درشن اور مہا پرشاد کے ذریعہ سے
مع گروہ اپنے بزرگون کے سِدّھ ہوا اور سِدّھ ہوئے وعلیٰ ہذا القیاس دیگر چند کیتھا اس قسم کی ہین کہ
کہ بخوف طوالت نہین لکھی جاتی اس خاکسار نے بھی دو چار دفعہ رام لیلا دیکھی تو چند شخص ایسے دیکھنے
مین آئے کہ نہایت پریم سے بیہوش وحواس ہوجاتے تھے اور چند اشخاص ایسے دیکھے کہ اولا صرف
بطور تماشا شریک بنانے رام لیلا کے ہوئے اور اسی ذریعہ سے گمراہی وراہ بد کو چھوڑ کر کچھ طرف
بھگوت کے رجوع ہوگئے کیا خوب ہو کہ یہ میرا من پاپی اپنے تنزل اور خیالات باطلہ کو چھوڑ کر اسی لیلا
کے ذریعہ سے بھگوت سنگھ ہوا اور بڑا تعجب یہ ہو کہ دنیا کے دُکھ ہزارہا طرح کے ہر روزہ لگا ہے
گذرتے ہین لیکن کبھی اُنسے خائف ہوکر بھگوت چرنون مین رجوع نہین ہوتا جو سکھ اور اسباب اور دولت
وغیرہ بلا تدبیر خود بخود حاصل ہونے والے ہین اُسکے واسطے ہزارہا قسم کی تدبیر اور بے ایمانی و دروغگوئی
وغیرہ کرتا ہی اور جو بھگوت کہ کرورون جنم تک حاصل نہین ہوتا اُس سے ایسا غافل کہ مطلق اُسکا خیال
بھی نہین کرتا واہ رے دل تیری عقلمندی و ہوشیاری ارے کمبخت اب بھی چیت اور اُس سماج اور
سو بھا کو کہ جو دیباچہ کے اخیر مین لکھ آیا ہی ہمیشہ چنتون کیا کرتا کہ یہ دریائے ناپیدا کنار جنم مرن کا
بالکل خشک ہوجاے اور رنج وراحت دنیا کی پرم آنند سے مبدل ہون + نیل سرورہ نیل من
نیل نیردھر شیام + لاجنہ تن سوبھا نرکھ کوٹ کوٹ ست کام + کتھا श्री भगवान آلی بھگون
اولا شری رگھنندن سوامین مین نشہار رکھتے تھے لیکن برندابن مین آکر انکی کچھ اور ہی صورت ہوگئی

یعنی جب راس جیتر مین بھگوت کا منموہنی سروپ دیکھا تو اُس چھب مادھری کے پریم سے اپنی اِشٹ اُپاسنا سب بھول گئے اور سری پریا پریتم کے روپ انوپ مین محو ہو کر اُسیطرف کے ہو رہے بہاری جی کے چیترا اور راس لیلا کے چنیتون اور پوجا مین دل لگ گیا اور وہی سروپ صفحۂ دل پر منقوش ہوا اُنکے گرو نے جو یہ حال سنا تو برندابن مین آئے الابھگوان کسی جنگل مین چلے گئے اور وہان گرو کے درشن ہوئے ڈنڈوت کری اور عرض کیا کہ مہاراج میرے گورو اور سوامین آپ ہین لیکن زبردستی برج ناگر نے میرے من کو کھینچکر اپنی طرف لگا لیا ہے گورو موصوف نے جو محبت کامل دیکھی تو خوش ہوئے اور بھگوت سرکرشن سوامین کے چیترون اور محبت کا اُپدیش کر کے چلے آئے واضح ہو کہ گورو کے آنے کا مطلب یہ تھا کہ الابھگوان پہلے تو سریرام اُپاسک تھا اب راس لیلا کو دیکھکر کرشن اُپاسک ہو گیا فردا کسی اور مذہب والے کے پاس بیٹھیگا تو اُسیطرف طبیعت آجاویگی درینصورت کسیطرف کا بھی نہو گا اور ہر دو جہان سے جاتا رہیگا کسواسطے کہ سروپ بھگتی کا شاسترون مین یہ لکھا ہے کہ بلا تزلزل طبیعت ایک طرف لگی رہے سو جب طبیعت الابھگوان کی مستقل دیکھی تو خوش ہوئے + کبتھا تمام ہوئے

विपुलविठल

بپل بٹھل جی سوامین ہرداس جی کے چیلے مدھربن مین بھگوت بھگت مادھرج اُپاسک ہوئے جب سوامین ہرداس جی بھگوت کے پریم پد کو گئے تو اُنکے چرن کملون کی مہاجرت سے نہایت غمگین و اندوہناک رہا کرتے ایک دفعہ راس لیلا مین ہر بھگتون نے اُنکو بھی طلب کیا اور عدول حکم ہر بھگتو نکا نہ کر سکے جب وہان گئے اور پریا پریتم کے سروپ کو دیکھا تو بھگوت کا نرت اور کیرتن اور بھاو دل مین سما گیا اور اصل بھگوت سروپ مین محو اور تدروپ ہو گئے سوامین ہرداس جی کے درشن اُسی حالت مین ہوئے اور پریم آنند دوبالا ہوا غرض ایسا بھگوت کے چھب سمدر مین غوطہ لگایا کہ پھر نہ نکل سکے اور اُسی روپ اور بھاو مین ملکر بھگوت کے نت بہار مین شامل ہوئے + کبتھا تمام ہوئے

रामराय.

رام رای راٹھور پسر راجہ کھمپال پریم بھگت ہوئے بھگوت بھگتی اور بھاو کا ایسا ملک مین رواج دیا کہ ہریک کو بھگتی آسان ہو گئی جسطرح شیوجی مہاراج نے اُس پریم دھرم کو جہان مین رواج دیکر خود عمل کیا اُسی طرح رام راے جی ہوئے جو لوگ بھگوت بھگتی سے بہرہ تھے اُنکو متروک کیا اور جنکو لائق اُپدیش کے تصور کیا اُنکو اُپدیش کراکر مراتبات علیا پر سرفراز فرمایا اقبال مثل راجہ بھرت کے تھا کہ جنکا بیٹا بعالم خردسالی شیر کا کان پکڑ کر جنگل سے لے آیا تھا غرض اُس زمانہ مین اور کوئی راجہ لائق اُنکے تمثیل کے نہ تھا اور کسطرح اُنکے بھاو کی برابری کسی سے ہو سکے کہ اپنی دختر کو بقاعدہ گاندھربی بواہ بھگوت مورتی کے ارپن کر دیا حال یہ ہے کہ سرد پوشون یعنی جس رات سری برج ناگر مہاراج نے راس چرتر کیا تھا راجہ موصوف نے سماج

راس لیلا کا کرایا بھگوت کے سروپ اور چرتر اور راگ رنگ اور نرت کو دیکھکر پریم مین مطابقت ہوگئے
ایک براہمن جو مشیر تدبیر تھا اُس سے پوچھا کہ بھگوت کی کیا بھینٹ کرنا چاہیے براہمن نے جواب
دیا کہ جو چیز آپ کو عزیز ہو وے راجہ نے بعد غور تامل فرمایا کہ مہمان کو تو مہمان کی ڈاہری (عشرہ) ہی پیاری ہی
لیکن ہمکو اپنی دختر عزیز ہی یہ کہکر محل مین گئے اور دختر خوش اختر کو زیور و لباس فاخرہ سے سنگار کرا کر
لے آئے اور بقاعدہ کاندھربی بواہ کے بھگوت بھینٹ کیا بعد ازان نقد و جنس بشمار کہ مدت اعمر
دختر کو کافی ہو پہونچا اور کر کے بھگتی بھاو کا اعلیٰ درجہ جہان مین مثل آفتاب کے روشن کر دیا + کبتھا
खड्गसेन. کھڑگ سین جی قوم کایت ساکن گوالیار بھگوت بھگت راس نشٹھی اور پریمی ہوئے
شاعری کمال فصاحت اور بلاغت کے ساتھ تھی برج گوپکا اور برج گوالون کے والدین کا نام
کمال تلاش و جستجو سے حاصل کر کے ایک گرنتھ تصنیف کیا اور دان لیلا و دیپ مالکا کا چرتر
ایسا پر مضمون بنایا کہ جسکے پڑھنے اور سننے سے بھگوت مین ضرور پریت ہوتی ہی تمام عمر سری برج چند
مہاراج کے اور اُنکے سکھا اور سکھیون کے چرترون مین صرف ہوئی اور اسقدر سری نند نندن اُنکے
کے چرن کملون مین پریت اور محبت تھی کہ سوائے بھگوت چرترون کے اور کوئی بات خوش نہین
آتی تھی اگرچہ راس لیلا و دیگر چرتر اُتساہ کا سماج ہمیشہ رہا کرتا تھا لیکن سرد یونون کو یہ عہد اتفاق
تھا کہ زر کثیر خرچ کر کے راس لیلا کا سماج کرایا کرتے تھے ایک دفعہ بحالت راس بلاس پریا پریتم کے
ہنسی اور کھیل و راگ و نرت و باہم گر دیکھنا اور مسکانا دیکھانا اور سری لاڈلی جی کا مان اور خود بدولت
کا منانا دیکھکر ایسے محو تدروپ ہوگئے کہ دیہ کو پریا پریتم موجودہ کے قربان کر کے وہان اصل رس راس
اور پریا پریتم کے نت بہار مین واصل سکے اور پریم کی حالت اور راس نشٹھا کی تھا کہ اُسکی بدولت
اصل راس بلاس اور بھگوت سروپ حاصل ہوتا ہی لوگون پر ظاہر کر کے ہدایت بھگوت بھگتی اور بھاؤ کی
فرمائی + کبتھا
वल्लभ. بلبھ جی چیلہ نارائن بھٹ جی ایسے بھگت اور پریمی ہوئے کہ جنھون نے اُس
اُس برج بلبھ مہاراج پریا نند گن کو کہ جو آنند کا بھی آنند اور سکھ کا بھی سکھ ہی راس چرتر مین نرت اور
کیرتن سے اور اپنی آنکھون کی ہاو بھاو اور مند مسکان سے آنند اور سکھ دیا یعنی راس چرتر
مین کبھی للتا اور کبھی بساکھا کا روپ بنا کر تے اور ایسے پریم اور محبت سے بھگوت کو رجھایا کرتے
کہ تدروپ للتا و بساکھا کے ہو جاتے برندابن باس کر کے اپنی بھگتی بھاو اور سخاوت و فیاضی سے
لوگون کا اودھار کیا اور بھگوت کے مہوتساو کر کے لوگون کو پرم آنند دیا + کبتھا
नाथभट्ट नاتھ بھٹ
پہلے یعنی (फारी) خیش جی کے نبس مین پرم بھگت ہوئے بھی نبس کی یہ شرح ہی کہ بلدیوجی مہاراج شیش کا

۱۵ چھپنی بانیر
وہ اودار شیش جی
۱۲

اوتار ہوئے اور بلدیوجی کا اوتار نت انندجی سو ان نت انندجی کے بنس مین جو شخص ہی اُسکو یعنی بنس یعنے شیش جی کا بنس کہنا واجب ہی چنانچہ نت آنندجی کے چیلے سناتن جی اور سناتن جی کے کرشنداس اور کرشنداس جی کے نارائن بھٹ اور نارائن بھٹ کے چیلے و پسر گوپال بھٹ اور گوپال بھٹ کے بسرناتھ جی موصوف ہوئے اونچہ گانون مین رہتے تھے منتر شاستر و بید و پوران اور ست شاستر و نکو بچار کر انکا جو سار و خلاصہ بھگوت بھگتی اور پریم ہی اسکو اپنے دل مین مستقل قائم کیا روپ اور سناتن و جیو گسائین مین و نارائن بھٹ نے جو کچھ اپنی تصنیفات مین بھگوت کا مادھرج و سرنگار رس بیان کیا ہی اُسکو اپنا سربس تصور کر کے اُسکے موافق عمل کیا بلکہ سرنگار اور مادھرج بھاو کے مجسم ہوئے رنگ بہاری مہاراج کی راس لیلا کمال آنند و اعتقاد سے بناتے اور اُس نشٹھا مین پریم اور اتحقاق تھا صاف دلی اور خوش گوئی مین یکتا ہوئے اور راس اُپاشنا کے بھگتون مین سر رشتہ بلکہ راجہ واضح ہو کہ راس نشٹھا ناتھ جی موصوف کے خاندان مین ہنوز وہی تا زمانہ حال ہی ؀

نشٹھا و ہشتم دربیان دیا و اہنسا مشتمل کتھا شش بھگت

سو تک یعنی ٹیمکو رکھنا چرن کمل سری رگھنندن سوامین کو ڈنڈوت کر کے دھنونتری اوتار کو بندنا کرتا ہون کہ واسطے اُپکار جگت کے سمدر مین اوتار دھارن کر کے پھر اس جہان مین ظہور کیا دیا یعنے رحم بھگوت کا روپ ہی مہابھارت مین لکھا ہی کہ سب دھرمون مین دیا پرم دھرم ہی جب تک دیا نہین تب تک کوئی دھرم شمار نہین ہوتا بھاگوت و اسکند پوران مین تعریف دیا کی لکھکر اخیر مین فرمایا ہی کہ جسکو دیا ہی اُسنے سب دھرم کر لیے نارد جی سے بھگوت نے سب دھرم بشنون کے بیان کر کے فرمایا کہ دیا و چھما و سادھو سیوا سب دھرمون مین مقدم ہین اور انہین بھی دیا سو دیا کا سروپ یہ ہی کہ دوسرے کسی ذی روح کا دُکھ دیکھکر دل کو نرمی اور رنگہ کا ہونا اور وہ دُکھ و نرمی بلا کسی سبب و تعلق کے ہو اور جب تک اُسکا دُکھ دور نہو تب تک وہ چند حالت اُس دیاوان کی رہے اُس دیا کی دو قسم ہین ایک ستنارک یعنی امور دنیاوی مین کسیکا درد و رنج دیکھکر رحم ہوتا اور اُسکے دور کرنے کو من یا کرم یا بچن سے تدبیر کرنی اور غصہ کا نہ آنا و شیرین گفتاری و خلق و کسیکو رنجیدہ نہ کرنا و سخاوت و دان اور رستے مین کسی کا نقصان قصور نہ کرنا و زمین کو دیکھتے چلنا و علی ہذا القیاس و دیگر امور کہ جس سے کسیکو رنج نہووے یا کسی کا رنج دور ہوتا ہو یہ سب انگ یعنی عضو اُس دیا کے ہین دوسری پرمارتھک دیا یعنے عاقبت کا رنج دیکھکر رحم ہوتا اور وہ یہ ہی کہ لکھا کر ہا جنم سے جو جیو یعنے روح دوزخ وغیرہ کے انواع انواع عذاب اور رنج مین گرفتار ہی اُن دُکھون اور عذابون کو دیکھکر رحم ہونا

اور جس طرح کہ ممکن ہو بھگوت کی طرف اُس ذی روح کو رجوع کرکے اور جنم مرن کے عذابون سے
چھوڑا کر کرتارتھ کر دینا سو منجملہ ہر دو قسم کے پہلی قسم تو سادھک یعنے سالکون کو ہوتی ہی اور سِدّھ
یعنے کامل و بھگوت بھگتون و وارستگان دنیا کو ہر دو قسم کے شاستروں مین مہاوان و خلق وغیرہ
ایک ایک عضو دیا مذکورہ کی اسقدر لکھی ہی کہ انمین سے کسی ایک پر قادر و مستقل ہو جاوے تو
اُسکے ذریعہ سے بھگوت حاصل ہوتا ہی جو شخص دیا پر قادر و مستقل ہی اسکی مہما تو کس سے بیان
ہو سکتی ہی ایک ساہوکار بہ کجروی زمانہ مفلس ہو گیا چار جگ اسنے کیے تھے بہدایت کسی کے بغیر کے
ایک جگ کے پھل بیچنے کو دھرم راج کے پاس چلا ایک وقت کا سامان خوردنی پاس تھا اُسکی رسوئی
بنا کر واسطے کھانے کے جب تیار ہوا تب ایک کتیا اسیوقت کی جنی ہوئی بھوکھ سے بیقرار آئی ساہوکار
کو رحم آیا اور چہارم کھانا اُسکو دیدیا لیکن بھوکھ نہ گئی تب ربع ثانی دیا پھر بھی وہی حال رہا غرض چار دفعہ
کرکے بالکل دیدیا اور پانی پلایا کہ وہ کتیا سیر ہوکر چلی گئی اور ساہوکار رفتہ رفتہ گرسنہ دھرمراج کے پاس پہونچا
بروقت حساب دھرمراج نے فرمایا کہ منجملہ پانچ جگ کے ایک انمین اچھی ہی یعنی جسکا ثواب کبھی کم نہوے
تو کسکا پھل چاہتا ہی ساہوکار متعجب ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج مین نے چار جگ کیے ہین پانچوان
جگ کونسا ہی دھرمراج نے فرمایا کہ پانچوان جگ اچھی وہ ہی کہ تو نے کتیا پر رحم کرکے اپنا بالکل کھانا دیدیا
مطلب یہ ہی کہ اندکے رحم جگ کا پھل دیتا ہی بعض کا مقولہ ہی کہ اہنسا یعنی نہ مارنا کسی جاندار کا ضمیمہ دیا
[अहिंसा]
مذکور کا ہی کسواسطے کہ اگر دیا ہوگی تو جان کشی سے خودبخود پرہیز لازم آویگا اور بعض یہ کہتے ہین کہ دیا
مذکورہ اہنسا کا ایک جزو ہی اور گیتا جی مین بھگت نے اہنسا دھرم جدا شمار کیا اور دیا جدا سوان
اختلافات کی تنقیح اور بحث لکھنی بالکل فضول و بیفائدہ ہی فروعات دیا و اہنسا کے جو شاستروں مین
سُنے گئے تو اکثر برابر و یکسان ہین اسواسطے دونون کو لازم ملزوم سمجھ لینا چاہیے سو یہ اہنسا دھرم
وہ ہی کہ جسکے وصف مین شاستروں نے یہ فرمایا ہی کہ اہنسا سب دھرمون کا مالک اور سرمنشہ ہی
سو لھوان ادھیاے بھگوت گیتا مین بھگوت نے سب دھرمون سے اول اہنسا کو شمار کیا
و علے ہذا القیاس دوسرین ادھیاے مین پتنجلی مہاراج نے جہان آٹھ سدھی بیان کری ہین ان
[पतंजलि]
سب سے اول اہنسا سدھی لکھی ہی اور سبب یہ ہی کہ اگر اہنسا سدھی سدہ ہو جاوے تو مابقی
دیگر سدھی خودبخود حاصل ہو جائین کسواسطے کہ جب اہنسا سدھی کی طرف استقلال اور طبیعت کی
رجوعات ہوگی تو سب ذی روح بھگوت روپ تصور ہونگے اور جبکہ بھگوت کو سب جگہ موجود دیکھا
تو بھگوت حاصل ہو گیا اور جب کہ بھگوت ملا تو سب کچھ مل گیا واضح ہو کہ اہنسا وغیرہ آٹھ سدھی

مندرجہ پاتانجل واسطے حصول بھگوت کے ہین اور انما دک آٹھ سدھی مطالب دنیا کے اُنسے علیحدہ رہن و غارتگر بھگوت پراپتی کے ہین اَرے من خیال کر کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہین آویگا اگر اب بھی شری رگھنندن سوامین کے چرنون مین نہ لگا تو پھر کہین اور کچھ ٹھکانا نہین اور غور کر کہ سرن گشٹ ورادن وسہسترباہ وغیرہ صدہا ہزارہا ایسے شخص گذرے کہ جنھون نے جبراج کو بھی اپنے قابو مین کرلیا تھا جبکہ وے پنجہ موت سے نہ بچے تیری تو کیا حقیقت ہے جنکے ساتھ تو محبت کرکے اپنا جانتا ہے وے صرف اس جسم اور اپنے مطلب کے ساتھی ہین سنسار سمدر کے اتارنے مین کوئی تیری سہارے کرنے والا نہین ہیں تو اُنکے واسطے کیون اپنے پرلوک کا ناس کرتا ہے اب اپنے نفع و نقصان کو سمجھ اور راس سماج کے چیتون مین رہا کر کہ دونون لوک تیرے درست ہون جسوقت جنک پور باسیون کی دعاہاے سحری مستجاب ہوئی اور کڑورون جنمون کے نیک کرم روبرو آئے اور راجہ جنک کے گیان و بیراگ کا درخت مثمر ہوا یعنے شری رگھنند سوامین سوبھا دھام نے ان لکھو کھا راجون کی سبھا مین کہ جو سمیر و کیلاس کو مثل دانہ خشخاش اُٹھا سکتے تھے اور اُس راج منڈپ مین کہ جسکے در و دیوار سب طلائی انواع انواع جواہرات سے منقش تھے اور شامیانہ و چندوہ زردوزی کہ جسمین جھالر موتیون وغیرہ کی لگی تھی چھائی تھی شیوجی کا دھنش مثل خس کے توڑ کر ڈالدیا اور زمین آسمان سے پھولونکی برکھا و جرجر کار و نوچھاور و شادیانہ وغیرہ شروع ہوئے اسوقت شری جنک نندنی اکھل برہمانڈیشری واسطے پہنانے جیمالا کے روانہ ہوئی سوبھا جگت جننی کی یہ مت مند تو کیا لکھ سکتا ہے اس خیال مین سارد ا گونگی اور شیش بے زبان ہین

الک ناطقہ ۱۲ دو ہزار زبان والے ۱۲

سکھیون کے سماج مین کہ سب سوبھا و چھب کے مجسم تھے آہستہ آہستہ کمال آتساہ اور اُمنگ سے دل پریم آنند مین بھرا ہوا والدین و دیگر بزرگان کی شرم سے شرمگین سوبھا دھام مہاراج کے روبرو پہونچی اور کہنے سے سکھی سہیلیون کے دونون ہاتھ اٹھاکر جیمالا دسرتھ نندن مہاراج کے گلے مین پہرا ے جسوقت دونون کا چہرہ مقابل ہمدگر ہوا اور سب طرف سے طبیعت یکسو ہوکر ہمدگر کا روپ انوپ دیکھنے مین مصروف ہوئے اُسوقت کا سماج اور سار دیکھکر دیوتا وغیرہ تو اپنے اپنے موقع پر نقش بدیوار ہوگئے اور جنک وغیرہ کو کمال آنند و پریم سے محویت اور بیہوشی ہوگئی دسرتھ نندن کے شیام سندر رخسارون پر کنڈل کے موتیون کی جھلک ایسی بہار دیتی ہے کہ زبردستی دل ہاتھ سے جاتا ہے اور ایسا ہی پیشانی پر تلک زعفران اور گوروچن کا براجمان سر پر جواہرات مرصع کا کریٹ مکٹ آنکھین السیلی و رسیلی کی چنچل پتون گلے مین کنٹھی جواہرات و پھولون کے مالا باگھا کمخاب دھانی مغرق زری کا زیب کمر جوانا کسی ہوئی ہیکل جڑاو ہر دو طرف بڑی بھلی ایک طرف ترکش

سو بھجت ہی اور دوسری طرف کمان دونون ہاتھ شہری جنک دُلاری کے مالاے شانہ پر آئے ہوئے
اور مند مسکان دونون کو بمقابلہ یکدیگر موجود + کتھا शिवि راجہ شیوی کی کتھا پرانون مین اور
بالخاص مہابھارتھ مین مفصل مندرج ہی کہ دیاوان اور پناہ دینے والے اور دھرماتما ہوئے اسومیدھ
अश्वमेध وغیرہ جگ بشمار کرکے براہمنون کو ہر قسم کے دان دیے بھگوت کی خواہش سے راجہ اندر کو
خیال امتحان رحم اور سرناگت بتسلتا راجہ موصوف کا ہوا اور اگنی دیوتا کو کبوتر بناکر خود بشکل باز آیا
अभि शरणागतवत्सलता
کبوتر مذکور نے بخوف باز خائف و ہراسان ہوکر راجہ ممدوح کے دامن مین پناہ لی باز نے آکر
راجہ سے کہا کہ یہ کبوتر میرا طعمہ ہی میرے حوالہ کر راجہ نے جواب دیا کہ بخوف جان میری پناہ مین آیا
رحم اور دھرم پناہ دہی سے بعید ہی کہ حوالہ کرون باز نے کہا کہ قدیم سے اس قسم کے جانور رازق
مطلق نے ہماری خورش مقرر کردیے ہین دھرم سے بعید ہی کہ میرا رزق مجکو نہ ملے اس بات مین
باہم گر گفتگو کثیر ہوئی لیکن راجہ نے کبوتر کو نہ دیا آخر بعد مباحثہ بسیار باز اوپر لینے گوشت جسم
راجہ کے راضی ہوگیا اور راجہ کو اس قرارداد مین کمال خوشی ہوئی بدین وجہ کہ اگر اور کسی کا مانگتا
تو کمال مشکل ہوتی ایک پلڑہ ترازو پر تو اُس کبوتر کو رکھا اور دوسرے پلڑہ پر راجہ نے اپنا گوشت
کاٹ کر رکھدیا چونکہ یہ معاملہ براے امتحان تھا اسواسطے گوشت جسم راجہ کا برابر کبوتر کے نہوا
اور یہانتک نوبت پہونچی کہ راجہ نے تمام جسم کا گوشت رکھدیا آخر راجہ اپنا سر کاٹ کر رکھنے لگا تب
ہر دو دیوتا مذکور اس رحم اور راسخ کلامی اور پناہ دہی کے دھرم سے خوش ہوکر بجسم اصلی
ظاہر ہوئے اور راجہ کو دعاے خیر کری معتقد بھگوت بھگتی اور بھگتون کے ہوئے اور بعد
تعریف و ثنا و بدستور ہوجانے جسم راجہ کے اپنے مقام کو گئے بھگوت بھگت کہ بھگوت روپ
ہین جو کچھ کرین تعجب نہین + کتھا मयूरध्वज راجہ میور الدھج اور انکی دھرم پتنی اور
تامر الدھج انکا صاحبزادہ بلند اقبال سب ایسے پرم بھگت دیاوان ہوئے کہ بھگوت نے
گھر بیٹھے درشن دیے اور بر وقت امتحان مستقل پایا حال یہ ہی کہ جب راجہ جدھشٹر نے جگ
اسمید کیا اور ارجن کو واسطے حفاظت کے ہمراہ کرکے اسپ جگ کا واسطے سیر روے زمین
کے چھوڑا تو تب ہی راجہ میور الدھج نے بھی جگ شروع کیا تھا اور تامر الدھج ہمراہ اسپ کے تھا
راہ مین دونون کا مقابلہ ہوا تامر الدھج نے اُس ارجن کو جنسے مہابھارتھ مین فتح پائی تھی
اور اُن سری کرشن مہاراج کو کہ شدہ سچدانند گھن پورن برمھ ہین اور جنکے نام کی کرپا سے
فتح بھی بنام فتح نام زد ہوئی ہی شکست فاش دیکر اسپ کو زبردستی سے چھین لیا بھگت مال

مہاراج نے دیکھا کہ یہان فریقین بھگت ہین اگر ایک فریق کو فتح دیجاوے تو دوسرے کی دلشکنی
ہوگی اسواسطے بہ بہانہ امتحان بھگت راجہ میورالدھج کے خود بدولت براہمن ضعیف ہوکر اور ارجن
کو بصورت طفل بناکر راجہ موصوف کے دروازہ پر گئے راجہ نے کہ جگ شالا مین تھا بعد ڈنڈوت
و تعظیم کے پوچھا کہ کس تقریب سے تشریف لائے براہمن نے کہا کہ جنگل مین ایک شیر ہے اُسنے اس
طفل کو کھانے کا ارادہ کیا ہرچند مین نے کہا کہ بعوض اسکے مجکو کھالے اُسنے نہ مانا اور کہا کہ تو ضعیف
ہے تیرا گوشت میرے کام کا نہین آخر بعد منت وزاری بسیار یہ قرار پایا ہے کہ راجہ کا اگر نصف جسم لاوے
تو اس طفل کو چھوڑدونگا اسواسطے تمھارے پاس آیا ہون اگر ہوسکے تو اسکی رچھیا کرو راجہ کو کمال دیا
آئی اور کہا کہ آخر یہ جسم ایک روز جانے والا ہے اگر براہمن کا دُکھ اس جسم سے دور ہووے اس سے
اور کیا بہتر ہے براہمن نے کہا کہ ایک دمدمہ شیر کا یہ ہے کہ جب آرہ سے راجہ کا جسم چیرا جاوے وہ آرہ
ایک طرف سے تو پسر کلان راجہ کے ہاتھ مین ہووے اور دوسری طرف سے راجہ کی استری کے
ہاتھ مین اور کسی طرح کا کسیکو رنج و ملال نہو راجہ نے اس بات کو بھی قبول کیا تامرالدھج نے براہمن
سے عرض کیا کہ بموجب حکم شاستر کے بیٹا بھی باپ کا روپ ہے اگر میرا نصف جسم لیا جاوے تو
بہتر ہے براہمن نے کہا کہ تو راجہ نہین پھر راجہ کی استری نے کہا کہ مین بھی راجہ کی اردھانگی ہون
अर्द्धांगिनी
اگر بجاے نصف جسم راجہ کے مجکو لیجاؤ تو زیادہ تر شیر کا فائدہ ہے براہمن نے کہا تو استری ہے اور
راجہ نہین غرض براہمن نے مقابل روبرو راجہ کے تامرالدھج کو بدین مطلب کہ بامید کہ صورت
دیکھکر محبت پیدا ہوجاوے اور غمگین ہون اور پس پشت استری کو بارادہ مذکور کھڑا کیا اور دونون
آرہ راجہ کے سر پر رکھکر بلا رنج و غم کھینچنے لگے جسوقت آرہ تا بہینی راجہ پہونچا تو چشم چپ راجہ سے
پانی نکلا براہمن نے فرمایا کہ بس اب یہ جسم ہرگز میرے کام کا نہین کہ راجہ رنجیدہ ہوکر دیتا ہے راجہ نے
عرض کیا کہ مہاراج کرپا کرین غتہ نظر فرماوین جس طرف کی آنکھ سے پانی نکلا ہے اُسطرف کے جسم کو یہ
رنج ہے کہ مین ایسا نالائق ہون کہ کسی کام مین نہ آیا اور داہنی طرف کا جسم بڑا بڈبھاگی ہے کہ براہمن کے
کام مین لگا بھگوت کرناپندہ سنتے ہی اس لفظ کے بھگتی اور اعتقاد سے اسقدر خوش ہوئے کہ پریم مین
بیطاقت ہوگئے اور راجہ کو آرہ کے نیچے سے اُٹھاکر اپنی چھاتی سے لگالیا اور اصلی روپ سے راجہ
کو درشن دیے بھگوت کے سپرش ہوتی ہی زخم سر راجہ کا اچھا ہوگیا اور بھگوت نے فرمایا کہ تمھاری
دھرم نشٹھا اور اعتقاد کامل سے کمال خوش ہون جو کچھ تمنا ہووے بیان کرو کہ پورن کرونگا راجہ نے
دست بستہ گزارش کیا کہ ہے کرپا سندھو مہاراج جب آپ نے انگرہ کیا تو اور کیا باقی رہا کہ اُسکے واسطے

درخواست کرون صرف چرن کملون کی بھگتی چاہتا ہون اور ایک عرض یہ ہو کہ زمانہ کلجگ کا آنے والا ہو
بر آئندہ ایسے امتحانات سے بھگت معاف رہین بھگوت نے قبول فرمایا کہ پھر ارجن اور راجہ کی
ملاقات کرا کر صلح کرادی اور راجہ نے کمال خوشی سے گھوڑا ارجن کا واپس دیا اس حیرت سے بھگت
کو کچھ غرور ارجن کا رفع کرنا منظور تھا سو ہو گیا + کتھا भवन بھون راجپوت چوہان سرکار رانا مین
دو لاکھ روپیہ کے منصب دار بھگوت بھگت دیا دان سادھو سیوی ہوئے ایک دفعہ ہمراہی رانا
آہو مادہ کے پیچھے گھوڑا ڈالا اور اسکو تلوار سے مارا وہ حاملہ تھی مع بچہ دو پارہ ہوئی بھون موصوف
کو ازبس دیا اور غیرت ہوئی اور دل سے کہنے لگے کہ میرا ظاہر تو وہ کہ بھگوت بھگتون مین شمار ہون
اور عادات یہ کہ جس سے بھگوت بچہ بھی پرہیز کرین اسیوقت عہد کیا کہ تلوار آہنی رکھنی نچاہیے چنانچہ
ایک تلوار چوبی بقبضہ آہنی تیار کرائی جب کبھی رانا کے سلام کو جاتے اُس تلوار کو ہمراہ لیجاتے ایک
حصہ دار بھائی کو یہ حال معلوم ہوا اور رانا سے ظاہر کیا رانا کو یقین نہ آیا غماز مذکور نے قسم اور حلف سے
کہا تب بھی رانا نے ایک سال تک دریافت کرنا حال کا لیت و لعل مین رکھا جب غماز مذکور نے یہ استبداد
کیا کہ اگر یہ عرض میری دروغ ہووے تو قتل کا سزاوار ہون تب ایک جلسے وسیع پر محفل جمع کی
اور سب منصب دار حاضر ہوئے اول رانا نے اپنی تلوار نکالکر لوگون کو دکھلائی اور پھر نوبت بنوبت
سب منصب دارون کی تلوار ملاحظہ کی جب نوبت بہ بھون مہاراج کے پہونچی تو تلوار نکالکر یہ کہا چاہتے
تھے کہ جو چاہو سو کرو تلوار میری دار दार یعنی چوب کی ہی لیکن بھگوت خواہش سے یہ لفظ زبان پر آیا کہ
میری تلوار سار یعنی فولاد کی ہی اور یہ کہکر تلوار کو میان سے نکالا اور ایسی نکلی کہ گویا ہزار برق ایکدفعہ
ابر سے برآمد ہوئین اور روشنی و چمکاہٹ سے سب کی آنکھین بند ہو گئین رانا نے فرمایا کہ تلوار غماز
غماز کے سر پر یا اور یہ کہکر ارادہ قتل غماز مذکور کا کیا بھون موصوف نے دست بستہ کہا کہ اس شخص نے
کچھ دروغگوئی نہین کی تھی بھگوت کی خواہش سے یہ تلوار فولاد کی ہو گئی ہی ورنہ حقیقت مین چوبی تھی
رانا کو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور تکلیف نوکری کی معاف کر کے جاگیر دوامی کا پٹہ لکھدیا اور عرض
کیا کہ اگر واسطے درشن دینے کے تشریف لایا کرو تو میرا اہنبھاگ निशाना ہی واضح ہو کہ کچھ تعجب نہین جو تلوار
چوبی کو بھگوت نے فولادی کر دیا کسواسطے کہ بھگوت بھگتون کی خواہش اور زبان تلوار سے زیادہ
ہی کہ فوج گنہگاران قتل کر کے مستقل راج تاک بھگتی کا عطا کر دیتے ہین اگر انکی زبان سے
ایک چوب کے واسطے لفظ فولاد نکل گیا اور اسیطرح اسکا ظہور ہوا تو کیا تعجب ہی + کتھا
राँका رانکا پرم بھگت بھگوت کے قوم کمہار ہوئے جو کچھ اپنے پیشے سے پیدا کرتے سب بھگتونکی

سیوا اور خدمت مین صرف کردیتے ایک دفعہ آوا ظروف خام کا تیار کیا اور کسی سبب سے اس روز
آگ اسمین نہ لگائی رات کے وقت ایک گربہ نے بچے جنے اور ظروف خام مین رکھکر کہین کو
چلی گئی رانگاجی کو یہ حال معلوم نہوا اور صبح آگ لگادی جب آگ خوب روشن ہوگئی تب
دریافت ہوا اور مضطرب ہوکر بچون کے نکالنے کی تدبیر مین ہوئے لیکن کچھ نہو سکا زیادہ
غم والم ہوا و بحالت گریہ وزاری سواے بھگوت کے اور کوئی پناہ نسوجھی واضح ہو کہ اگر
رانگاجی کا سب گھر جل جاتا یا انکی جان پر کوئی آفت آتی تو بھگوت سے کبھی درخواست نکرتے
کسواسطے کہ جس حالت مین بھگوت بھگت اسنیے سوامین سے مکت تک کی خواہش نہین کرتے دیگر
امور بے حقیقت کے تو کب خواستگار ہوتے ہین علاوہ ازان بلاخواہش سب مطلب انکے
برآر ہوجاتے ہین بھگوت سے خواہش کی ضرورت نہین ہوتی مطلب اس تحریر سے یہ ہوا کہ
بھگوت بھگتون کے رحم اور کرنا پر نگاہ کرنی چاہیے کہ ایک جانداربے حقیقت کا دکھ برداشت نہین
کرسکتے اور بحالت بیقراری جو کام کبھی نہین کیا وہ کر بیٹھتے ہین جب بھگوت نے حال مضطرب اپنے
بھگت کا دیکھا تو یہ چرتر کیا کہ تمام وہ آوا پختہ کردیا اور جسطرف مین وہ بچے تھے وہان مطلق گرمی نہ پہنچی
رانگاجی سلامتی ان بچون کی دیکھکر جسم مین نہ سمائے اور بھگوت کو نہایت پریم سے ڈنڈوت پرنام
کی اتب سے کمہارون مین یہ دستور جاری ہی کہ ہرروز آوا تیار کرکے آگ لگا دیتے ہین کہتھا

केवलराम کیولرام جی ایسے پریم بھگت اور بھاگوت دھرم کے رواج دہندہ ہوئے کہ جن
لوگون نے کبھی بھگتی اور بھگوت اور گورو اور بھگتون کے نام کو بھی نہین جانا تھا ایسے لوگونکو
بھوتر کرکے بھگوت مین لگا دیا دکھ سکھ دوست دشمن سے علیحدہ اور تارک مالا فورھا بھگتی کے
معتقد کامل و مستقل تھے بھگوت کے چرنون مین محبت اور بھگتی نیسکام ہوئی اور لوگون پر رحم
اور دیا کے سبب ہر یک کے گھر پر جاکر فرمایا کرتے کہ سری کرشن سوامین کی سیوا اور نام مین دل لگاؤ
یہ دان بھکو دو اور بھاگوت دھرم انکو سمجھایا کرتے جہان کہین وشن بھگت سادھو دیکھتے انکو سالگرام
جی اور بھگوت مورتی اپنے پاس سے دیکر پوجا اور سیوا کے قاعدہ اپدیش کیا کرتے ایک دفعہ بنجارہ نے اپنے
بیل پر تازیانہ مارا سوامین موصوف بیہوش و بیقرار زمین پر گر پڑے لوگ دوڑے اور اٹھایا جو
جسم پر نگاہ کی تو نشان ضرب تازیانہ بجنس نمایان پایا سب کو تعجب ہوا کہ یہ درجہ رحم کا شاید
کسیکو گوش زد ہوا ہو کتھا ۶۱

हरिव्यास ہربیاس جی ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ
دیوتاؤن کو اپنا چیلا کرکے بھگوت کا بھگت کردیا بھگوت بھگتون سے اسقدر محبت تھی

کہ کبھی اُنسے علحدہ نہوتے اور جسطرح راجہ جنک رکھیشرون کے ست سنگ اور انبوہ مین رہا کرتے تھے اُسیطرح ہربیاس جی رہا کرتے سادھان کی سیوا کرنے والے ایسے ہوئے کہ صفحہ دنیا پر شاید کوئی اور ہو سوا بھگوت اور بھگتون کے چرن کے دیگر کسی طرف توجہ نتھی ایک دفعہ قصبہ جبر تھا دل مین باغ سرسبز دیکھکر مقیم ہوئے اور ارادہ تھا کہ بھگوت کی سیوا پوجا کرکے بھگوت پرشاد تیار کرینگے اُسی باغ مین درگا کا مندر تھا کسی شخص نے وہان بکرا مارا ہربیاس جی کو بتقضاے دیا لتا کہ خاصہ ہر بھگتون کا ہی ازبس رحم آیا اور دلکو کراہیت ہوئی تشنہ و گرسنہ بھجن کرتے رہے درگا مہارانی بھگوت بھگتون کی تکلیف گوارا نکرسکی اور ساکچھات ہوکر ہربیاس جی سے فرمایا کہ بھگوت پرشاد کرین ہربیاس جی نے جواب دیا کہ جہان ایسا ظلم ہوتا ہی وہان رسوئی کسطرح ہوسکتی ہی درگا نے فرمایا کہ میرے اوپر کرپا کرکے خطا معاف کرو اور بھگوت منتر اُپدیش کرکے اس شہر کو پاک اور پوتر کردو ہربیاس جی نے دیکھا کہ درگا کے چیلہ ہونے سے سب لوگ درست ہوتے ہین اسواسطے بھگوت منتر اُپدیش کیا جب درگا بشنو ہوئی تو شہر کو بشنو کرنا ضرور جانا جو سردار تھا اُسکو بوقت شب چارپائی سے ڈالدیا اور فرمایا کہ اگر اپنا بھلا چاہتا ہی تو ہربیاس جی کا سیوک ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ تمام شہر کا ناس کرونگی فی الفور سب لوگ اُسکے چیلہ ہوکر بھگوت بھگت ہوگئے اور جو پاپ و گناہ کیے تھے سب سے رہائی پائی ہربیاس جی چندروز وہان مقیم رہے اور ایسا اُپدیش کیا کہ خاکروب تک ہر بھگت ہوگئے

نشٹھا یازدہم دربیان اُپاس یعنی برت مشتمل کتھا دو بھگت

اُمرت کلس رکھیا شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے نرسنگھ اوتار کو پرنام کرتا ہون کہ اپنے پریم بھگت پرہلاد کے واسطے ملتان مین دھارن کرکے ہرنکشب کو پرم دھام دیا اور پاس بھگوت پراپتی کے واسطے ایسی تدبیر کامل ہی کہ ہریک بلا تکلیف و تکلف بھگوت کو پہونچ سکتا ہی لکھنا اشلوک سمرتی و پورانون کا کچھ ضرور نہین کہ یہ تیتھی ہاے ایکادشی و جنم اشٹمی و رام نومی وغیرہ مہاتم ہریک برت کے ازبس مشہور اور ہریک کو معلوم ہین مدار تقیح برت ایکادشی کا اوپر دسمی کے ہی بدین سبب کہ دسمی بیدھا برت سب سمرتی اور پورانون مین ممنوع لکھا ہی اور وجہ ممانعت یہ ہی کہ دسمی کے روز دیت پیدا ہوئے اگر دسمی بیدھا برت ہو تو دیت اور راچھسون کی ترقی ہوکر دھرم کا ناس ہوجاوے اور چونکہ ایکادشی کے روز دیوتا پیدا ہوئے ہواسطے ایکادشی

برت سے دیوتا خشنود ہوتے ہین اور بھگوت رضامند ہوکر برت کرنے والے کے دلمین ظہور
فرماتے ہین بیدہ شرکت کو کہتے ہین یعنے شروع روز مین کچھ دسمی ہووے اور بعد ازان
ایکادشی سو بیدہ کی تنقیح مین چند اختلاف واقع ہوئے اسکند پوران مین چالیس گھڑی کا
بیدہ لکھا ہی یعنے جس شروع تاریخ مین تا چالیس گھڑی دسمی ہووے تو بروز آیندہ برت کرنا چاہیے
اور اگر چالیس گھڑی سے زیادہ دسمی ہو تو بروز دوم یعنے دوادشی مین برت ہوگا سو اسس
قول کے معتقد کالی کنٹھی والے ہین واضح ہوگا کہ کالی کنٹھی والے بھوجی کے چیلے کہلاتے ہین
طریق بشنوی ہی دوآبہ جمنا و گنگا سے سواے اور کسی ملک مین اس مشرب والے نہین مو ضع
رن دیوا علاقہ سہارنپور مین اُنکا گوردوارہ ہی موجد و اچاریج اس طریق کا کامل و بیدہ تھا
قواعد اُپاسنا کے وجب التسلیم اور بموجب احکام شاستر کے ہین لیکن بالفعل اس طریق مین کوئی
پنڈت اور دانندہ نحو ہض اُس اُپاسنا کا نہین اسواسطے فروغ کم ہی بلکہ اکثر خاندانون سے بسبب
عدم واقفیت کے وہ اُپاسنا متروک ہوگئی ہے بھوجی نام محبت اور پریم اصل آچاریج کو ثابت اور
روشن کرتا ہی کسواسطے کہ اصل بھوجی بھی معارانی ہین اور اس نام و نیز معائنہ بعض قواعد تلک
وغیرہ اس سنپردا والون سے مترشح ہوتا ہی کہ یہ طریق سری سنپردا سے نکلا ہی گرنتھ سنسکرت اس
سنپردا کے شائق و متلاشی کو دستیاب ہوسکتے ہین چنانچہ مؤلف نے ایک گرنتھ دیکھا ہی اسکند پوران
سے بیس قسم کی تفصیل اس برت مین معلوم ہوئی یعنے اگر کسی نے اکتالیس گھڑی دسمی کو
جائز سمجھا تو وہ ایک قسم ٹھہری اور اسیطرح جسنے بیالیس گھڑی کو جائز تصور کیا تو وہ دوسری
قسم غرض تا شصت گھڑی بیس قسم ہوگئی اور نام ہر یک کے بیالی و مہا بیالی و تجبیا و مہا تجبیا وغیرہ
لکھے ہین چونکہ سواے کالی کنٹھی والون کے اور کوئی عامل اس طریق کا نہین اسواسطے تشریح
وطوالت ضرور نہ سمجھی ہر چہار سنپردا کے بیدہ کی تفصیل اور شرح یہ ہی کہ تمارک سنپردا والون نے
بموجب حکم سمرتی و پوران کے پینتالیس گھڑی کا بیدہ قبول کیا یعنے شروعات روز آیندہ بعد
نصف شب سے ہی اگر نصف شب کے بعد دسمی ہووے تو روز آیندہ برت کرنا بہتر ہے کسواسطے
کہ دسمی کا بیدہ ہوگیا اور اس قاعدہ کو کاپالک بیدہ کہتے ہین اگرچہ دانندگان قواعد اُپاسنا
کا یہ اعتقاد ہی کہ موسم گرما مین نصف شب چہل و ہفت گھڑی پر ہوتی ہی اور موسم سرما مین
چہل و سہ گھڑی پر سو جس تاریخ مین جسقدر رات گذرنے پر نصف شب ہو اُسی کو معتبر
رکھنا چاہیے پابندی چہل و پنج گھڑی کی ضرور نہین لیکن عام رواج پینتالیس گھڑی کی

بیدھ کا ہی رامانج سنپردا مین بموجب احکام پوران وسمرتی کے پنجاہ گھڑی تاریخ امروزہ کے گذرنے پر
روز آیندہ تسلیم کیا یعنے برہمی مہورت کہ آٹھوان حصہ رات کا ہی جب سے شروع ہو تب سے
تاریخ کی شروعات ہی چونکہ انتہا سے شب کی ہندوستان مین ہمین سی و شش و چہل گھڑی کے ہی
اسواسطے آٹھوان حصہ رات کا پانچ گھڑی ہوئی سو اس سنپردا کے پیرو اگر دسمی پنجاہ و پنج
گھڑی سے زیادہ ہو تو بروز آیندہ برت نہین کرتے اور کم ہو تو کر لیتے ہین باقی رہی دو
سنپردا کے شبن سوامین دوم مادہ سو انکا اعتقاد ہی حسب شرح بالا ہی لیکن بعض اشخاص نے
آٹھوان حصہ رات کا چار گھڑی بھی قبول کیا ہی اسواسطے پنجاہ و شش گھڑی دسمی کا بیدھ مانتے
ہین اسواسطے انکا ان مین بسبب نہونے قاعدہ واحد بہ نسبت ایک طرح کے اختلافات پڑ رہے ہین
یعنے بعض تو چہل و پنج گھڑی و بعض پنجاہ و پنج و بعض پنجاہ و شش گھڑی کو جائز تصور کرتے ہین
اور بعض ارنودی بیدھ مانتے ہین یعنے پنجاہ و ہشت گھڑی بعد اگر دسمی ہو تو بروز آیندہ
برت نہین کرتے ہین اور بعض شروع روز طلوع آفتاب سے جانتے ہین اگر طلوع کے وقت
دسمی ہو تو برت نہین کرتے ورنہ تا شصت گھڑی دسمی کے بیدھ ماننے کی ضرورت نہین
بعض گیارہ کا انک مقدم سمجھتے ہین یعنے جس روز تیرہ یعنے تقویم مین ہندسہ تاریخ یازدہ ۱۱ کا
ہو تو اسی روز برت کرتے ہین اور اگر پانزدہ ۱۵ روز مین ایکادشی گھٹ جاوے اور تیرہ مین گیارہ
کا انک نہو برت نہین کرتے کشمیر وغیرہ ملک غربی مین تا پنج گھڑی روز بر آمدہ اگر دسمی ہو تو اسی روز
برت کر لیتے ہین وجہ رواج دسمی بیدھا برت کی اس ملک مین یہ ہو کہ شنکر اچارج دیت اور جیو نکے
گورو تھے انکو ترقی اپنے مریدون کی منظور ہوئی اسواسطے اس برت کا رواج دیدیا لیکن بشن نارائن
نے بیکنٹھ سے آکر دسمی بیدھا برت کو متروک و مردود رکھیشرون سے بیان کیا کہ یہ حال پدم پوران
وغیرہ مین مفصل لکھا ہی سو اس رواج شنکر اچارج کو اشخاص خوش فہم نے اب تک قبول کر رکھا ہی
بعض کا یہ قول ہی کہ ایکادشی کے روز غلہ کھانا منع ہی سو شروع وقت ایکادشی سے اکا
شرب ترک کرنا چاہیے اور جب دوادشی شروع ہو تب افطار واجب ہی اسکے عامل دکھن دیس
مین سنے جاتے ہین اگرچہ بموجب رواج ہر یک ملک و اپاسنا کے اختلافات مصرحہ بالا تحریر
ہوئے لیکن شاستر کے جاننے والے بیشتر تین قسم کا بیدھ مانتے ہین یکے چہل و پنج دوم
پنجاہ و پنج سوم پنجاہ و شش اور یہ بھی واضح رہے کہ شاستروں مین جو ترسپرشک برت کا ثواب
عظیم لکھا ہی تو اس ترسپرشا کا ہی کہ جو شروع تاریخ مین گھڑی دو گھڑی ایکادشی ہو اور بعد

ازان دوادشی شروع ہو کر قبل از طلوع آفتاب روز آئندہ کے تریودشی شروع ہو جاوے
اور اُس ترسپرشک کا ثواب نہین کہ جسکے شروع روز مین دسمی ہو اور بعد ازان ایکادشی و
دوادشی حسب ترتیب بالا ہوئی یہ ترسپرشک بسبب بیدھ دسمی کے متروک ہی جنم اشٹمی برت
سری سنپرداوالون نے اور سنگھ کے سورج مین جو اشٹمی ہو قبول کیا ہی اور اُس اشٹمی مین
کرتکا نچھتر اور ستمی کا بیدھ حسب قاعدۂ ایکادشی کے ضرور ہی اور واضح ہو کہ جنم آتسو سالگرہ
مین جنم کے نچھتر پر نگاہ ہوتی ہی چونکہ بھگوت کا ظہور روہنی نچھتر مین ہوا اسواسطے کرتکا کا بیدھ
ماننا واجب آیا اور اگر سنگھ کا سورج بھادون کے مہینے مین پانچ روز بعد تک اشٹمی سے نہ ہو تو
اسوج مین برت کرتے ہین مابقی دیگر برتہ سنپرداوالے بھادون بدی اشٹمی کو مقدم سمجھتے ہین
لیکن ستمی کے بیدھ پر ضرور نگاہ ہوتی ہی اگر ایک پل بھی ستمی اور تمام دن رات اشٹمی ہو تو اُس روز
برت نہوگا اگلے روز ہوگا کرتکا کے بیدھ پہ نگاہ نہین اشین سوا مین سنپردا مین ولبھ کل والون
بھاؤ کی بات علیحدہ ہی کہ نیم پریم غالب ہی سمارتکان نے بروقت طلوع چندرمان کے اشٹمی کا
ہونا ضرور جانا ستمی کے بیدھ پہ نگاہ نہین رگھنندن سوامین کا اوتار اور دارجیت سُدی
نومی کو اور شری باون اوتار بھادون سُدی دوادشی کو اور سری نرسنگھ جی کا ظہور بیساکھ سُدی
چترُدشی کو ہوا اسو رام نومی و نرسنگھ چتردشی مین نو بدھا اشٹمی و تریودشی کا حسب قاعدۂ بیدھ
ایکادشی کے ماننا چاہیے لیکن باون دوادشی مین ایکادشی کے بیدھ پر خیال ضرور نہین کسواسطے
کہ ایکادشی بھی بشنوی تاریخ ہی اور دوادشی بھی اور ایک جگہ ایسا دیکھنے مین آیا کہ اگر اُس
پانزدہ روز مین ایکادشی گھٹ جاوے اور ایکادشی کا برت دوادشی کو ہو تو وہی برت
باون دوادشی کا سمجھکر اُتسو باون دوادشی کا کر لیا جاوے اِس فقرۂ اخیر کے اُپاسک سنپردا
ایک اور بھی تنقیح کر لیوین اور واضح ہو کہ سری سنپرداوالے رام نومی کے برت مین میکھ کا سورج
مقدم مانتے ہین اور چیت مین اگر میکھ کا سورج نہو تو بیساکھ مین برت کرتے ہین چیت سُدی
نومی کو سیتا مہارانی کا اور بھادون سُدی اشٹمی کو رادھکا مہارانی کا جنم اُتسو ہوتا ہی آگے
جنم اُتسو و انت چودس وغیرہ برت مین بیدھ ماننے کا حسب قاعدۂ مقررہ اپنی سنپردا کے
دستور ہی بعض اشخاص تو بھگوت اور مہارانی جی کے یوم اوتار کو برت مانتے ہین اور حسب قاعدۂ
برت ایکادشی کے نرجل اُپاس کرتے ہین اور بعض بھگوت اُپاسک اُتسو سمجھکر اُتسا مثل
جنم و سالگرہ کے کرتے ہین اور بعد ہو لینے وقت جنم کے پنچ امرت لیکر اور سب طرح کے

اطعمہ لطیف حسب مقدور خود بھگوت سے ارپن کرکے بھوجن کر لیتے ہین اور جو لوگ برون
جنم اشٹمی یہ گفتگو کرتے ہین کہ بعد نصف شب کے بھوجن کا کرنا منع ہی آنکو یہ جواب دیتے
ہین کہ وہ رات نہین کو ٹان کوٹ روز روشن ہر اسکو شرت ہی اور یہ بھاو انکا صحیح و درست ہی
جنم اُتسو کا حال جو کچھ اُوپاسک اور بھگت جن کرتے ہین تحریر نہین ہو سکتا کہ اپنے اپنے بھاو
اور بھگتی کے تعلق ہی چند اشخاص کا ایسا بھاو دیکھنے مین آیا کہ بیس یا بنیس کے جنم یا شادی
مین اگر ایک روپیہ خرچ کیا تو بھگوت کے جنم اُتسو مین اُس سے دہ چند اُتسو کیا اور وہ دھوم
دھام اور خوشی کرہی کہ خواہ نخواہ بھگوت چرترون مین طبیعت رجوع ہو جو لوگ کہ ایکادشی نیم
کے ساتھ کرتے ہین اُنکا یہ دستور ہی کہ نومی کے روز ایک وقت ہوش آینہ مثل چاول و مونگ
و جو گندم و کنجی و روغن زرد وغیرہ کے کھاتے ہین اور دسمی کے روز ایک وقت پھل اہار اور ایکادشی
کو نرجل برت کرتے ہین بروز برت صبح سے بھگوت بھجن مین مصروفیت واجب ہی دوسری طرف
توجہ نہووے گواہی اور منعفی راہ چلنا شطرنج گنجفہ وغیرہ کا کھیلنا دن کا سونا استری و تصویرات کا
دیکھنا و دیگر ممنوعات مثل پان و سرمہ وغیرہ کہ مفصل ایکادشی مہاتم مین مندرج ہین اور بسبب
طوالت لکھنا فضول سمجھا متروک و ممنوع ہین غصہ و دروغ گوئی وغیرہ دیگر ممنوعات کا ذکر ہی
ضرور نہین کہ ہر حالت مین انکی ممانعت ہی رات کے وقت جاگرن کرنا واجبات سے ہی اور
اگر بہ سبب سماج بھگوت کیرتن اور بھگوت بھگتون کا میسر نہو سکے تو خود تنہا بھگوت بھجن مین
بیدار رہے دوادشی کے روز بعد فراغت بھجن پوجن روز مرہ کے ہر بھگتون اور براہمنو نکو
بقدر استطاعت بھگوت پرشاد بھوجن کراکر اور جو مقدور ظروف اور نقد و جنس ان کا ہو دیکر
اور ثمرہ اُس برت وغیرہ کا بھگوت ارپن کرکے تب خود بھوجن کرے پارنا یعنے افطار دوادشی
مین واجب ہی اور جس روز کہ بلحاظ بیدھ کے دوادشی کو برت ہوگا تو پارنا تریودشی مین
خود بخود لازم آویگا اور واضح ہو کہ دوادشی شکل پچھ اشاڑہ و بھادون و کاتک مین بیس
بیس گھڑی انرادھا و سرون و ریوتی نچھترون کے درباب پارنا متروک ہین اگر ان بیس
گھڑی مین پارنا کرے تو بارہ برت ایکادشیون کا پھل جاتا رہتا ہی اگرچہ شرح ممانعت بیس
بیس گھڑی مذکورہ کی چند قسم پر لکھی ہین لیکن اتفاق اکثرون کا بشہادت کاملہ اس بات
پر ہی کہ انرادھا نچھتر کے بیس گھڑی اول مین شروع نچھتر سے و سرون نچھتر کے بیس
درمیانہ مین اور ریوتی نچھتر کے اخیر بیس گھڑی مین پارنا منع ہے ان بیس

ف اگرچہ بیداری کو کہتے ہین لیکن یہان جاگرن سے مراد بھگوت بھگتونکی سماج اور کیرتن مین شب بیداری ہے ۱۲

گھڑی کے اول آخر مین کبھی کر لیوے اور یہ بھی معلوم رہے کہ اگر نرجل برت
نہو سکے یا بہ سبب نقاہت و بے طاقتی کے بھگوت بھجن مین خلل آوے تو
اُس حالت مین اسقدر پھل اہار اور دودھ یا جل کا لینا واجب ہی کہ طاقت
جاگرن اور بھگوت بھجن کی بنی رہے اور اگر بروز ایکادشی برت کے طبیعت بیمار ہو جاوے
تو مونگ اور گندم کا بھوجن کر لینا ممنوع نہین ان قواعد اور بھگوت پریت سے جو برت
کرتے ہین اُنکی مکت اور سدگت مین کیا مقام شک ہی اور چونکہ حال ایکادشی جنم اور پھل
اور سبب سدگت ہونے کا برتون سے ایکادشی مہاتم وغیرہ مین مندرج ہی اسواسطے
یہان نہ لکھا اور ضروری بات درج کر دی اب ہمارے برت کا حال سُنیئے کہ محبت تو اس قدر ہی
کہ کبھی یاد نہین رہتا اور اگر یاد آگیا تو دسمی سے فکر پڑی یعنے رات کے وقت خوب شکم سیر
ہو کر کھایا اور پھر صلاح ہوئی کہ صبح کو کیا کیا پھل اہار ہوگا جب صبح ہوئی تو تیاری پھل اہار کی
شروع ہوئی اور قبل از دوپہر واسطے کھانے کے بیٹھ گئے اور اسقدر کھایا کہ دوادشی کے
روز بھی کبھی نہ کھایا ہوگا بعد ازان آتے ہی پلنگ پر آرام فرمایا اور چونکہ حضرات رکوٹو دسنگھاڑہ
و ترکاری یا پیڑا یا حلوا اطعمہ خشک و ثقیل و تیز کھائے تھے اسواسطے چند دفعہ پانی پیا کہ
پیٹ پھول گیا اور چارپائی پر لوٹتے رہتے ہنوز وہ کھانا ہضم نہین ہوا تھا کہ موسمی میوجات
یاد آئے اور اُسیوقت منگا کر کھائے بعد ازان رات ہوئی اور دودھ یا پیڑا تناول کیے اور
ایسے چرانغ پاؤن ہو کر چارپائی پر گرے کہ ایک لحظہ نہ بیٹھ سکے بلکہ تمام رات مثل گدہے کے
لوٹتے رہے اگلے روز چار گھڑی دن چڑھے خبر ہوئی اور بھجن وغیرہ کا تو کیا ذکر تھا بلکہ ممکن نہین
کہ ایک دفعہ بھی بھگوت نام زبان سے برآمد ہووے واہ واہ یہ تو برت نہ بھجن اور اسپر ارادہ سدگت
اور بھگوت دھام کا ہزار لعنت ایسے جنم اور فہمید اور بے اعتقادی پر آرے من پاپی اب بھی
سمجھ اور ذرا خیال کر کہ بھگوت چرنون سے بکم کسی نے بھی سکھ پایا ہی اگر اس سماج مین مشتغل
ہو جاوے تو تیرے اودھار مین کیا شک و شبہہ ہی کہ موسم برسات مین جو ساون کا مہینا آیا تو
پریا پریتم کو اُمنگ جھولا جھولنے کی ہوئی اور بصلاح سب سکھیون کے برسانہ کا پہاڑ واسطے اس
سماج کے قرار پایا جسکے ہر چار طرف بن سرسبز اور درخت کلپ برکچھ و تمال و کدب و پاڈل و
مولسری و چنپا وغیرہ پر بیل چھائی ہوئی خوشبودار پھول موسم و بلا موسم واسطے بھگوت کی
سیوا کے شگفتہ جھرنے جابجا جاری گھٹا اُمڈی ہوئی بادلون کی گرج آہستہ آہستہ مین کبھی

کبھی بجلی کی چمک ملاؤس و سارس و کوکلا و چکور وغیرہ پرندون کی آواز دلکش ہوا سرد آہستہ
و خوشبودار غرض واسطے خوشنودی کشور کشوری کے وہ پہاڑ ایسا سوبھائمان و فرحت انگیز
ہوا کہ خواہ نخواہ تعشق و سرنگار و محبت و پریم ہر ایک جگہ سے نمایان ہوتا تھا وہان ایک
کلپ برکچھ کے درخت مین سکھیون نے ابریشم و مقیش وغیرہ کی ڈور کا جھولا ڈالا اور
اُسمین سنگھاسن مرصع و منقش بجواہرات ڈالکر مخمل و کمخاب زردوزی کے فرش اور موتی
وغیرہ کی جھالرون سے آراستہ کیا اُسمین پریا پریتم براجمان ہوئے اور ایک طرف
چندراولی و للتا و بساکھا و شیاملا و سری متی اور دوسری طرف دھنیا و شیب و پدما و
بھدرا اور باقی سکھی پکھاوج و دف و بینا و بانسری و کرتال و جھانجھ وغیرہ ساز و سامان
راگ کا درست کرکے واسطے جھلانے اور گانے کے کھڑی ہوئین راگ ملار شروع کرکے
پریا پریتم کو جھلانے لگین اور وہ سما اور سماج نمودار ہوا کہ برھمانی و پاربتی و اندرانی وغیرہ
نقش بدیوار ہوگئین اور سب راگ راگنی محو و مدہوش اُسوقت کی سوبھا و سرنگار و سامان
و بہار و ہنسی و قہقہہ و آنند کا کس سے بیان ہوسکتا ہی تمام بن و پہاڑ پریم آنند و منگل کا دینے والا
ہو رہا تھا اور ہر ایک سکھی واسطے فریفتہ کرنے اُس منموہن کے کہ جسکی شمہ مایا مین کرورون
برھمانڈ ناچتے ہین موہنی روپ ہر ایک کے گورے مکھ چندرمان پر زلفین مسلسل و پیچدار
چھوٹی ہوئی ماتھے پر ٹیکا و بندی اسکے اوپر چندر کا کانون مین کرن پھول اور جھومکہ بجلی
و چنپا کلی و ہمیل وغیرہ گلے مین ہاتھون مین بازوبند و چوڑی و کنگن جڑاؤ انگلیون مین انگوٹھی
چھلہ آرسی دوپٹہ اور لہنگا سرخ و سبز و گلناری و دھانی و زعفرانی وغیرہ رنگون کے موافق
اپنے اپنے روپ و رنگ کے مغرق بزری و گوٹہ و ٹھپہ پہنے ہوئے پاؤن مین پازیب و جھانجھن
و بچھوہ و نگ پھول اون سب سکھیون کے سماج مین نٹ ناگر برج چند مہاراج کی کیسی سوبھا ہی
کہ جسطرح کرورون چھب مجسم مین سرنگار براجمان ہو حسن و آرایش و زرق و برق لباس کی اسقدر
دلکش و دلربا ہی کہ سب سکھی مکھ چندرمان کی چکور ہو رہی ہین ایک ہاتھ کشوری جی کے گلے مین ہی
اور دوسرے ہاتھ سے زلفین جو بسبب ہوا کے برہم ہوگئین تھین آراستہ کرتی ہین کبھی چندراولی
و للتا وغیرہ سے قہقہہ و چھیڑ چھاڑ ہی اور کبھی معروف بنظارہ حسن و بہار اور کبھی راگ سننے اور
گانے پر توجہ ہی اور کبھی برکھبھان نندنی سے ہنسی و بوس و کنار زیادہ ازین قاعدہ غلامی نے
رخصت تحریر کی ندی کتھا ۱ . अंबरीष راجہ امبریش چکرورتی پرم بھگت ہوئے کہ جنکے گن

اکثر براقون نے کیرتن کیے ہین دانی ایسے ہوئے کہ کوئی راجہ کم ہوا ہوگا اور جگ اسقدر
کیے کہ لکھا پرشمار ہوپہچی باوجودیکہ سب سکھ اسقدر حاصل تھے کہ اندر وغیرہ کو بھی بمشکل حاصل
ہون لیکن کبھی اُنمین دل نہ لگایا بھگوت سیوا پوجامین اسقدر اعتقاد و پریم تھا کہ سب ٹہنگرج
یعنے خدمتگاری و غلامی بھگوت کی اپنے ہاتھ سے کرتے تھے کسی سامان بھگوت پوجا کی
تیاری مین ملازم و خدمتگار کو دخل نہ تھا ایکادشی برت کے جو احکام شاسترون مین مندرج ہین
اُنکی تعمیل راجہ موصوف نے ایسی کری کہ نہایت درجہ کو پہونچا دیا بعد نیم و سنجم فومی و دسمی کے ایکادشی
برت کرکے جاگرن کیا کرتے اور بروز دوادشی سب قسم نقد اور جنس کی اور چند کرور گودان کرکے
اور براہمنون کو سب قسم کے بھوجن پرشاد جنیوا کر تب خود پارنا کرتے ایک دفعہ دربا سا رکھیشر وارد
ہوئے راجہ نے بعد ادائے مراتب تعظیم و ڈنڈوت واسطے بھوجن کے عرض کیا دُرباساجی نے فرمایا
کہ اشنان کر آوین چنانچہ واسطے اشنان کے روانہ ہوئے اتفاقاً اُس روز دوادشی دو گھڑی
تھی راجہ کو واسطے پارنا برت کے اضطراب ہوا اور بصلاح براہمنان کے نارائن کا چرن امرت پان
کرلیا جب دُرباساجی آئے اور یہ حال سُنا تو آتش غضب و غصہ سے مشتعل ہوکر مستعد ہلاک
راجہ کے ہوئے اور اپنی جٹا سے کال کرتیا نامی آتش سوزان ایسی ظاہر کری کہ واسطے جلانے
راجہ کے دوڑی بھگوت کہ ہر وقت اپنے بھگتون کی حفاظت و رچھا مین مستعد و ہوشیار
رہتے ہین برداشت خود بینی دُرباسا کی نہ کرسکے اور چکر سودرشن کو حکم دیا اُسنے اول تو کال کرتیا
کی خبر لی کہ خاک سیاہ کردیا اور پھر واسطے خدمت دُربا رکھیشر کے قصد کیا دُرباساجی بخوف جان
وہان سے بھاگ نکلے اور چکر سودرشن پیچھے ہوا تمام روے زمین اور برہمہ لوک اور کیلاس
وغیرہ مین سب لوکپال و دیوتاؤن وغیرہ کی منت خوشامد کرتے پھرے مگر کسی کو تاب و طاقت
اُنکی حفاظت او ر رچھا کی نہ ہوئی اور فی الحقیقت ایسا کون ہی کہ بھگوت بھگت دروہی
رکھ سکے آخر مین سری نارائن بکنٹھ نواس[निवास] کے پاس گئے اور وہان سے یہ جواب پایا کہ
اگرچہ مین تمہاری رچھا کرسکتا ہون لیکن خیال کرنا چاہیے کہ جو میرے بھگت سب سُکھ
چھوڑکر میرے سرن ہوئے ہین اور مجھ سے سواے اور کچھ آسرا اُنکو تو کسطرح اُنکی بیعزتی کو
گوارا کرکے تمہاری حفاظت کرون اسواسطے تم راجہ انبریش کے پاس جاکر اپنی خطا معاف
کراؤ یہ سُنکر دُرباساجی مایوس ہوئے اور راجہ کی خدمت مین آئے دور سے ڈنڈوت
کری اور تراہ تراہ پکارے راجہ نے ازراہ دیا و رحم چکر سودرشن کو بعد منت سماجت کے

سر دکرکے دربا ساجی کا اعزاز و اکرام اسقدر کیا کہ سب دکھ بھول گئے واضح ہو کہ دربا ساجی ایک
سال تک حیران و سرگردان پھرا کرے لیکن راجہ بدستور ایک جگہ کھڑا رہا اور افسوس تکلیف درباسا
جی کا کرتا رہا فی الحقیقت بھگوت بھگتون کو کسی کے ساتھ عناد نہین ہوتا کہ اُنکے نزدیک یہ جگت
بھگوت روپ ہی یا بھگوت بھگت روپ بعدہ راجہ نے دُرباساجی کو اشنان کوائی اور وہ
بھوجن کہ اُنکے واسطے تیار کرایا تھا اور باوجود گذرجانے ایک سال کے بدستور تازہ گرم تھا
جلیوایا اور پھر آپ بھوجن کیا درباسا یہ اعتقاد و بردباشت راجہ اور بھگت تبسلتا اور کرپا لتا
بھگوت کی نسبت اپنے بھگتون کے دیکھکر از بس خوش ہوئے اور بھگوت بھگتون کی بہا
ر تعریف بیان کرتے ہوئے اپنے آسرم مین آئے اس کتھا مین ایک اعتراض یہ پیدا ہوا
کہ بھگوت نے جا بجا وعدہ واثق کیا ہو کہ کوئی پاپی کیسا ہی خائف ہوکر میرے سرن آوے
فی الفور اُسکو ابھی بیخے بجہوت کر دیتا ہون اور سب بھگوت اُپاشکان بلکہ جملہ دیوتاؤن کی اُپاشنا کا
انجام و سدھانت سرناگتی ہو اب جو دُرباساجی بھگوت سرن گئے اور بھگوت نے حفاظت
نہ کری تو اس وعدہ مین بڑا اختلاف ہوا سو واضح ہو کہ اول تو اس اعتراض کا دفعیہ خود
بھگوت نے بروقت جواب دینے کے دُرباساجی کو کردیا ہی کہ اوپر تحریر ہوا علاوہ ازان بھگوت
نے فرمایا ہو کہ سب گناہ معاف کرسکتا ہون لیکن سوائے دو گناہون کے ایک وہ کہ جو میرے
بھگتون کا گناہ کرے جیسا دُرباساجی سے ظہور مین آیا دوم جو میرے نام کا گنہگار ہو یعنے
اس ارادہ سے گناہ کرے کہ بعد اس گناہ کے نام یا منتر جپ کر پاک صاف ہو جاوینگے
سو جس حالت مین کہ بھگوت کا وعدہ مستقل یہ ہو کہ بھگتون کے گنہگار کے گنہ مجھے معاف
ہوتے تو کب اُس وعدہ مین خلاف ہوا قطع نظر ازان اگر غور ہوتا ہو تو سرناگتی مین بھی کچھ خلاف
وعدگی بھگوت سے نہین ہوئی کسواسطے کہ دُرباساجی واسطے حفاظت جان کے بھگوت
سرن ہوئے تھے سو جان سلامت رہی اگر اُنکی جان کو خلل ہوتا تب گنجایش اعتراض کی
تھی اور یہ بھی واضح ہو کہ دُرباساجی پر کچھ راجہ انبریش کو غصہ نہین آیا تھا بلکہ بھگوت کا
غصہ تھا کہ جیکر سودرشن کو اجازت سزا کی دی تھی یہ یہ تاپ سرناگتی کو ہوا کہ دُرباساجی سلامت
رہے ورنہ کجا اُس مالک کا قہر اور کجا دُرباسا بیچارہ اور اصل باعث اس چیز کا یہ ہی کہ
بھگوت اپنے بھگتون کے سب گناہون پر مطلق خیال نہین کرتے لیکن ایک غرور
پر فوراً نگاہ ہوتی ہی کسواسطے کہ غرور سے بھجن اور بھگوت سیوا مین خلل عظیم واقع

ہوتے ہین اور اسیواسطے اپنے بھگت کے غرورکو دور کردیتے ہین کہ گرو رمارکنڈے
ذانائرہ وغیرہ کی کتھا شاہد اس بات کے ہین سو دُرباساجی کو غرور اپنی تپسیا اور بزرگی کا
ہوا تھا کہ واسطے امتحان راجہ کے تشریف لے گئے تھے اسواسطے بھگوت نے راجہ کی
ہی سرن بھیجکر غرور دُرباساجی کا دور کرادیا آس چرتر سے ایک ہدایت بھگوت کی یہ اورہے
کہ جب بھگوت نے دُرباساجی کو صاف جواب دیا تو دُرباساجی نے غصہ ہوکر بھگوت کو سراپ
دیا اور اُسکے سبب سے دس دفعہ بھگوت کو اوتار دھارن کرنا پڑا ہدایت اسمین یہ ہوئی
کہ جس حالت مین بگناہ عدم پناہ دہی مجھ مالک اور قادر کو دس دفعہ دنیہ قبول کرنا پڑا دیگر اشخاص
اگر سرن آئے کو پناہ ندینگے تو نہ معلوم اُنکا کیا حال ہوگا جب یہ حال بھگتی راجہ اور کرپاتا بھگوت
کا مشہور عالم ہوا تو ایک راجہ کی دختر نے کہ بھگوت بھگت تھی درخواست اپنی شادی کی راجہ
انبریش سے کری راجہ نے جواب دیا کہ مجکو بھگوت سیوا سے فرصت نہین اور نہ استری کی خواہش
ہی دختر مذکور زیادہ تر شائق ہوگئی اور پھر پیغام بھیجا آخر جذبۂ شوق اُس دختر نے راجہ کے
دل پر اثر کیا اور شادی قبول کری لیکن راجہ خود نہ گئے اور اپنے شستر بھیجدیے اُنکے ساتھ
رسمیات شادی کی ادا ہوئین جب وہ آئی تو راجہ نے ایک محلسرا اُسکے واسطے جدا
مقرر کردی ایک رات وہ رانی واسطے دیکھنے مکان پوجا راجہ کے گئی ہنوز راجہ بیدار
نہین ہوئے تھے رانی نے جاروب کشی مندر کی کرکے اور جل شدھ لاکر سب سامان پوجا کا
تیار کردیا اور چلی آئی راجہ جب واسطے پوجا کے آئے تو سب سامان درست پایا اور متعجب ہوئے
جب چند روز تک ایسا ہی اتفاق ہوا تو ایک رات راجہ بیدار رہے اور جب رانی آئی تو پوچھا
کہ تو کون ہی جو میری سیوا مین چوری کرتی ہی اُسنے جواب دیا کہ کنیز جدید ہون راجہ نے اُسکی
بھگتی دیکھکر فرمایا کہ علٰحدہ بھگوت سیوا کیا کرو سو اُسنے ایسے پریم سے سیوا پوجا کری کہ بھگوت
و راجہ دونون خوشنود ہوگئے اور مفصل ذکر اس رانی کا پریم نشٹھا مین لکھا جاویگا دیگر
رانیون نے جب دیکھا کہ راجہ بسبب بھگوت سیوا کے راضی ہوتا ہی تو سب نے کمال
پریم اور بھگتی سے بھگوت سیوا اختیار کی اور راجہ سب کے مکان پر جانے لگے باشندگان
شہر کو بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ راجہ جسکے گھر بھگوت سیوا پوجا ہوتی ہی آیا کرتا ہی اسواسطے
تمام شہر مین سیوا پوجا کا رواج ہوگیا اسقدر بھگتی اور پریم کی افزائش ہوئی کہ تمام شہر
بھگوت پراین ہوا یعنے جب راجہ بھگوت دھام کو جانے لگے تو تمام باشندگان

اپنی راجدھانی یعنے شہر اجودھیا کو اپنے ساتھ لے گئے اور سب اس درجہ کو پہونچے کہ جوگی
جن انیک جنم تک محنت شاق اٹھا کر جہان نہین پہونچتے + کتھا راجہ رکمانگد
کی کتھا پورانون مین اور بالخاص ایکادشی مہاتم مین مفصل مندرج ہی انکا ایک باغ پھولا پھلا
سر سبز و شاداب تھا کہ جسکے پھولون کی خوشبو سے دیوتاؤن کی استری خشنود ہو کر واسطے سیر کے
آتی تھین ایک روز انمین سے کسی کے پاؤن مین بادنجان کا کانٹا لگ گیا اور وہ بہ سبب
ناپاکی اُس خار کے ہمراہیان کے ساتھ پرواز نہ کر سکی دختر مالی سے کہا کہ اگر کسی نے ایکادشی
برت کیا ہو تو اسکا ثواب مجکو دلادے تا کہ بدولت اُسکے گناہ سے پاک ہو کر سُرگ لوک کو
جاؤن اس حال کی خبر راجہ موصوف کو پہونچی اور باغ مین آئے دیو انگنا سے کہا کہ اس شہر
مین کوئی ایکادشی برت کا نام بھی نہین جانتا ثواب کس سے دلاوین اُسنے جواب دیا کہ ایک
عورت نے نادانستہ برت کیا ہی اُسکا ثواب دلادو راجہ نے شہر مین منادی کرائی اور دریافت
ہوا کہ ایک ساہوکار نے اپنی کنیز کو کسی قصور پر زدوکوب کیا کہ وہ تشنہ و گرسنہ پڑی رہی اور بسبب
شدت ضرب رات کو جاگتی رہی کہ برت مع جاگرن ہو گیا چنانچہ وہ کنیز آئی اور اُس برت کے ثواب کا
دان اُس دیو انگنا کو دیا کہ وہ شادان و فرحان اُسیوقت سرگ لوک کو روانہ ہوئی راجہ نے جو
پرتاپ اس برت کا دیکھا تو تمام اپنے شہر اور ملک مین حکم دیا کہ اگر کوئی ایکادشی برت نہ کریگا
تو قتل کیا جاویگا سب نے بسر و چشم منظور کیا اور ایسا رواج برت و جاگرن اور بھگوت بھگتی کا
راجہ کے قلمرو مین ہوا کہ سب پرم پد کے ادھکاری ہو کر بھگوت دھام کو پہونچے راجہ موصوف کی
دختر کا اعتقاد اُس برت و بھگوت بھگتی مین سنیے کہ بروز ایکادشی شوہر اُسکا آگیا لوگونکو برت
کرتا دیکھکر تمام روز تشنہ و گرسنہ رہا رات کے وقت شدت گرسنگی سے درخواست کچھ طعمہ کی اپنی
استری سے کی اُسنے کچھ نہ دیا کہ پرتاپ برت اور بھگتی سے واقف تھی وہ شخص دو چار گھڑی بعد
مرگیا اور بھگوت روپ دھارن کر کے پرم دھام کو پہونچا اُسکی استری قطع نظر از غم و الم کمال
خوش و خورم ہوئی اور اپنے شوہر کی تعریف و ثنا کرتی ہوئی اُسی لوک مین پہونچی ناظرین کو
واضح ہو کہ اس قسم کی کتھا صدہا ہین ایکادشی و جنم اشٹمی و رام نومی مہاتم کو پڑھ سن لیوین +

نشٹھا دوازدہم در مہا پرشاد مشتمل بر کتھا چار بھگت

سری رکمنندن سوامین کے چرن کملون کی جنبو پھل رکھیا کو دوت کرکے ہیہ کریو

اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ کامرو دیس مین واسطے سہاے دیوتاون اور قتل دشمنون کے
دھارن کیا گیا جی مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ جو کچھ کرے جو کھاوے جو جگ کرے جو دیوے
جو تپ کرے سب میرے ارپن کر کہ نیک و بد کرمون کے بندھن سے چھوٹ جاویگا دریں
صورت لازم آیا کہ جو کچھ کھانا پینا اسباب وغیرہ تو تیار ہو وہ سب اول بھگوت ارپن کرے تب
اپنے صرف مین لاوے کہ بھگوت وہ ارپن کیا ہوا بھگت کا قبول کرتے ہین چنانچہ گیتا جی
مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ پتر پشپ پھل جل جو چیز بھگتی سے مجکو بھینٹ کرتے ہین خوش ہوکر
जल फल पुष्प पत्र
کھاتا ہون بھگوت پرشاد کے کھانے سے علاوہ ازینجا آوری احکام شاستر کے یہ فائدہ
عظیم کسقدر ہی کہ بہت جلد صفائی قلب کو ہو کر بھگوت چرنون مین پریت ہو جاتی ہی اور پرانون
مین لکھا ہی کہ ہزار ایکادشی اور سو دوادشی کا پھل ایک ریزہ بھگوت پرشاد کے سولھوین حصہ
مہاتم کو نہین پہونچتا گرڑ پوران مین بھگوت کا حکم ہی کہ جو بھگوت پرشاد کرکے بھوجن کرتے ہین اُنکے
سب دلی مرضون کا ناس ہو جاتا ہی اور پوتر ہوتے ہین پھر لکھا ہی کہ جو کوئی اشیاے خوردنی و نوشیدنی
میرا پرشاد کرکے کھاتے پیتے ہین وے میرے نزدیک پہونچتے ہین بھاگوت کا حکم ہی کہ جو شخص
بدون بھگوت بھوگ لگائے کھاتے پیتے ہین تو غذا اُنکی مثل غذاے خوک و سگ کے
ہی اور پانی مثل خون اور ایسا ہی قول بشن پوران کا ہی کہ بدون بھگوت ارپن کے کوئی شے جو
خوردنی و نوشیدنی و جہ دیگر ملبوسات وغیرہ اپنے کام مین نہ لاوے اور ظاہرا بھگوت ارپن
کرنے سے کچھ خرچ بھی نہین ہوتا نہ اُس شے مین نقصان آتا ہی صرف اسقدر بات ہی کہ جسوقت
رسوئی کھانے کو بیٹھے تو بھگوت کا تصور کرکے بھگوت ارپن کر دیا اور اسقدر اور بھی خیال
کر لیا کہ بھگوت نے اُس کھانے پانی کو بھوگ لگایا بعدہٗ بھوجن کر لیا اور اسیطرح تمامی
اشیاے جب تیار ہو کر آوین بھگوت بھینٹ کیا کرے اگر بھگوت مورتی نہو تو تصویر مین بھگوت
ارپن کرکے اپنے مصرف مین لاوے اور اگر کہین ایسا اتفاق ہو کہ قبل از بھگوت ارپن کے
کسی نے رسوئی مین سے کھا لیا ہو تو قبیلہ دار کو ایسا تصور واجب ہی کہ بھگوت نے کچھ اقسام
خوردنی جو بھوگ لگائے ہین اُس مین کا یہ کھانا ہی لیکن تصور کر لینا بھگوت روپ کا اور کچھ
بھوجن کرانا طعمہ تصوریہ کا بہت ضرور ہی کہ بلا اُسکے بھگوت پرشاد نہین ہو سکتا غرض
کوئی چیز ہووے بلا بھگوت ارپن کے متروک و مردود و ممنوع و مسلم قاتل ہی ایک شخص
کو اعتراض ہوا کہ صدہا ہزارہا لوگ بھگوت پرشاد چرن امرت ٹھاکر دوارون مین

کھاتے پیتے ہین اور اکثر سالگرام موورتی اپنے پاس رکھتے ہین کہ بلا بھوگ لگائے کچھ نہین کھاتے
لیکن صفائی قلب بھگوت پراپتی شاذونادر ہوتی ہے اسکی کیا وجہ ہی سو واضح ہو کہ اعتقاد اِس
معاملہ مین شرط ہے جسقدر اعتقاد کو ترقی ہوگی اُسیقدر صفائی بہم پہونچیگی نام نشٹھا مین پدم ناتھ
جی کی کتھا آویگی کہ مبتلائے مرض جذام کو دیکھکر فرمایا کہ رام نام تین دفعہ کہکر غوطہ لگاؤ اچھا ہوجائیگا
اُسنے کہا کہ ہر روز صدہا دفعہ رام نام کہتا ہون تین دفعہ کہنے سے کیا ہوگا آخر پدم ناتھ جی کے سمجھانے
سے تین دفعہ وہ نام لیکر گنگا مین غوطہ لگایا کہ اُسیوقت اچھا ہوگیا بعدہ وہ حال کبیر جی نے اپنے
گورو سے بیان کیا اُنھون نے فرمایا کہ تو بڑا بے اعتقاد ہے کہ رام نام کی مہما نہین جانتا رام نام
وہ ہے کہ ایک دفعہ کہنے سے کوٹان کوٹ جنم کے مہا پاپ اور گناہون سے چھوٹ کر بھگوت کو پراپت
ہوجاتا ہے تونے تین دفعہ نام کسواسطے کہلایا غور کرنا چاہیے کہ جیسا جسکو اعتقاد تھا ویسا ہی
پھل رام نام سے اُسکو ہوا یہ ہی حال بھگوت کے مہا پرشاد و چرن امرت کا ہے دوسری تمثیل او ہے
کہ جس طرح کوئی بیمار واسطے رفع اپنی بیماری کے کسی دوا کا استعمال کرتا ہے لیکن پرہیز وغیرہ جو
دیگر ضروریات دوا کھانے کے متعلق ہین نہین کرتا تو وہ دوا فائدہ بخش نہین ہوتی اسی طرح
چرن امرت و مہا پرشاد بجائے دوا کے ہے اور اعتقاد بھگوت و مہا پرشاد و شاستر و گورو بچن مین بجائے
پرہیز کے جو شخص حسب قاعدہ عمل کرتا ہے اُسکو بالضرور جلد تر صفائی اور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہے کوئی
شخص اپنے گورو اور سادھان کا چرن امرت اور اُلش کھایا کرتا تھا لیکن اُنکے حکم کا نافرمان تھا سب
سادھو اور گورو اُس سے ناراض رہتے تھے نہایت کسی بار غار کے اُسنے فرمانبرداری بھی شروع کی اُسی روز
گورو اور سادھو اُس شخص سے راضی ہوگئے اور مطلب دلی کو پہونچا دیا یہی حال بیان ہین کہ چرن
امرت و مہا پرشاد لینے مین فرمانبرداری حکم بھگوت یعنے اعتقاد ہونا بھگوت و شاستر و گورو بچن مین
واجبات سے ہے بھگوت چرن امرت و مہا پرشاد کی مہما تو کس سے بیان ہوسکتی ہے بھگوت بھگتون کے
چرن آمرت و اولش کو وہ پرتاپ ہے کہ جسکی بدولت ہزارون پرم پاگی ستر ھرا اور بھگوت بیکنٹھ
نواسی ہوگئے کتھائے نارد جی و نابھا مصنف اصل پوتھی بھگت مال کے واسطے تصدیق و
निवासी
گواہی کے کافی ہے علاوہ ازان بھگوت اپنے مہا پرشاد اور چرن آمرت کی مہما دروپدی و
وانبریش وغیرہ کی کتھا سے ظاہر کرتے ہین یعنے درباسا جی نے تقصور لینے چرن آمرت
کے انبریش کو دکھ دیا تھا اُنکا کیا حال ہوا اور دروپدی کی کتھا مین لکھا جاویگا کہ بروقت
بن باس راجہ جدھشٹر کو سورج نے ایک ٹوکنی عنایت فرمائی خاصہ اُسکا یہ تھا کہ ہر روز

جب تک دروپدی بھوجن نہ کرتی تب تک طعمہ مطلوبہ لا انتہا پیدا ہوتا ایک روز دُرباسا جی
بعد طعام کر لینے دروپدی کے تشریف لائے راجہ جدھشٹر کو تشویش ہوئی سری کرشن مہاراج تشریف
لائے اور ایک برگ شاک کا ٹوکنی میں سے تلاش کر کے کھا گئے اُسکا یہ پرتاپ ہوا کہ دُرباسا
جی مع دس ہزار اپنے چیلوں کے ایسے شکم سیر ہوئے کہ روپوش ہو کر بھاگ گئے غور کرنا
چاہیے کہ بھگوت بلا کھانے شاک کے دُرباسا کو شکم سیر نہیں کر سکتے تھے بلکہ کر سکتے تھے
استبداد کر کے شاک کھانے کا صرف یہ مطلب تھا کہ بھگوت اپنے مہا پرشاد کا پرتاپ دکھلاتے ہیں کہ
جو کچھ میرے ارپن ہوتا ہے وہ ایسا اننت ہو جاتا ہے کہ جیسا میں ہوں اور جب اننت ہوا تو کروڑوں
کو شکم سیر کر سکتا ہے دروپدی نے پہلے جنم میں چھوٹا سا کپڑا ایک رکھیشر کو براہ بھگوت دیا تھا وہ
ایسا اننت ہوا کہ دوساسن کھینچتا ہوا ہار گیا قطرہ دریا میں ڈالنے سے دریا ہو جاتا ہے اسی طرح
اننت کو جو چیز ارپن کر دی جاوے اننت ہو جاتی ہے اور جب کہ اننت ہوئی تو ممکن نہیں کہ اُسکے کھانے
پینے سے صفائی قلب نہو اور اس بات کو بہ تشریح لکھا جاتا ہے یعنے دستور ہے کہ ہر یک چیز پاک و صاف
دوسری چیز ناپاک کو پاک اور صاف کر دیتی ہے یہ بات تمثیل آتش و آب و ہوا سے بخوبی تصدیق
ہوتی ہے اسی طرح وہ کھانا اور پانی جس وقت بھگوت پرم شدھ و صاف کو پہونچا تو اُسی وقت شدھ اور
پاک ہو گیا اُس شدھ اور پاک اطعمہ و اشربہ کو جب شخص سالک نے کھایا پیا تو اُس سالک کو بھی شدھ و
صاف و اننت کر دیا اعتقاد شرط ہے مشہور و معروف ہے کہ فقرا کامل نے راہ چلتے اکثر اشخاص گنہگار و ناپاک کو
ایک لحظہ میں اپنا آتش کھلا کر یا بدن سے بدن ملا کر اپنا سا صاف اور گناہوں سے پاک کر دیا سبب
اسکا صرف یہی ہے کہ وہ فقیر پاک اور صاف تھا اپنی صفائی سے دوسرے کا میل دلی لحظہ میں دور
کر دیا حاصل کلام کا یہ ہے کہ ہرگز بلا بھگوت ارپن کیے کوئی چیز اپنے صرف میں نہ لاوے اور یہ
بھی تحریر ہو چکا کہ کچھ مشکل امر نہیں ایک باتوں کی بات اور دل میں تصور کر لینا ہے صرف کم نصیبی
ہم لوگوں کی اور کلجگ کا پرتاپ ہے کہ یہ تھوڑی سی بات نہیں ہو سکتی افسوس کہ اس دل کمبخت
نے مجھکو بہت خراب کیا اور اسی نابکار نالائق کے بدولت اس نوبت کو پہونچا ہوں کہ لاانتہا
طرح طرح کے جنم لیکر با انواع عقوبت میں گرفتار ہوں لیکن اب میرا بھی خوب داؤ لگا ہے کہ شری
رگھنندن سوامین کے چرن کملوں کی پناہ ملگئی ہے دیکھوں گا کہ اس دل مردود کی زبردستی
پیش رفت ہوتی ہے یا میرے سوامین کی بدولت پاؤں و دین تبسل کی اے دل اگر تیری
نالایقی پر نگاہ کروں تو ہرگز اس قابل نہیں کہ تیری بھلائی کے واسطے پیروی کری جاوے لیکن

ساگ — ترکاری ہر قسم بہ اصطلاح عوام ساگ مثل پالک و میتھی وغیرہ ۱۲

چونکہ تو ہر وقت میرے پاس رہتا ہی اسواسطے ہدایت کرتا ہون کہ اس روپ انوپ کا
چنتون کیا کر تاکہ مقبول ہر دو جہان کا ہووے وہ دسرتھ مہاراج ادھراج کا مندر پرم سندر ہو اور
در و دیوار زمین و سقف وغیرہ طلائی و نقرئی و ہیرا لعل سبزہ وغیرہ جواہرات سے جا بجا منقش
اسمین چارون بھائی گویا چارون مکت خواہ چارون پھل خواہ چارون بید خواہ چارون
اوپاسنا یعنے نام دھام لیلا روپ مجسم اپنے کھیل اور بال چریترون سے سب ماتا و دسرتھ
مہاراج کو پرمانند مین پورن کرتے ہین کبھی تو ماتا کے ساتھ کسی کھلونے مانگنے کی ہٹھ
ہی اور کبھی دسرتھ مہاراج کے ساتھ گھوڑے پر چڑھانے اور تیر و کمان منگا دینے کی کبھی نقش
و نگار دیوارون کا دیکھ خوش ہوتے ہین اور ماتا سے پوچھتے ہین کہ یہ کیا ہین اور کبھی جواہرات
مین اپنے چہرے کا عکس دیکھکر دریافت فرماتے ہین کہ یہ کسکے لڑکے ہین کبھی کھاتے کھیلتے
پھرتے ہین اور پرندگان کو جمع کرکے کھلاتے ہین کبھی اُنکے پکڑنے کو دوڑتے ہین اور
ہر وقت اُڑجانے کے ماتا سے استدعا ہی کہ تو پکڑ لادے کبھی چارون بھائی ہمدگر کا ہاتھ پکڑ
ناچتے ہین اور کبھی چندرمان کو بوقت شب دیکھکر ماتا سے کہتے ہین کہ ہمکو بھی ایسا منگادے
غرض وہ لیلا چرتر پریم منوہر ہین کہ برہما و شیو آدک دیکھکر کبھی تو پریم انند مین مگن ہوتے ہین
اور کبھی مایا کے جال مین پھنس جاتے مکھ کی سوبھا چارون بھائیون کی وہ ہی کہ جسکو دیکھکر
آنند کو بھی آنند ہوتا ہی اور سوبھا سنگار وغیرہ تامی تمثیلات تصدق فرق مبارک کے ہوکر
محو دیدار ہو جاتے ہین زر دوزی کام اور گوٹہ پٹھہ و جواہرات سے مغرق ٹوپی سر پر گھونگھر والی
زلفین چھوٹی ہوئین ماتھے پر گوروچن کا تلک کانون مین چھوٹے چھوٹے کنڈل اور جھومکہ بلاق
کہ جسمین موتی لٹکتا ہی پہنے ہوئے تابندہ رخسارون پر واسطے بچانے نظر کے چھوٹا سا
نقطہ سیاہی کا لگا ہوا گلے مین کنٹھی و کٹھلا جڑاؤ و ناخن شیر و جگنی سوبھت ہاتھون مین بازوبند
پہونچی کڑے چرن کملون مین گھونگرو و جھانجھن جسم نازنینون مین زرد سبز دھانی سرخ کورتہ
باریک کوشلیا کیکئی سومترا وغیرہ ماتا بال چریترون کو دیکھتی ہوئی آنند مین محو و مستغرق اپنے اپنے
بھاگ کی بڑائی کرتی ہوئین ہر چہار طرف براجمان اور خانہ زاد شتینی بھی موجود + کتھا

अंगद . انگد جی عم راجہ سلہدی قلعہ رائے سین مین پرم بھگت بھگوت کے قوم راجپوت ہوئے
ابتدا کا حال یہ ہی کہ بھگوت سے بمکھ تھے اور استری اُنکی پرم بھگت و سادھو سیوی ایک دفعہ
اُس استری کے گورو آئے اور حویلی مین بھگوت اُپدیش کر رہے تھے انگد جی آگئے اور غصہ ہوکر

کہنے لگے کہ مرد کو عورت کے پاس تنہا نشست کب لازم ہی گورو موصوف انکی کج اخلاقی سے چلے
گئے اور اُس استری کا آرام و عیش ساتھ لے گئے یعنے اُسنے بسبب میسر نہ آنے گورو درشن
اور بھگوت کتھا کے خورونوش و گفت و شنود موقوف کیا اور مغموم ہو کر زندگی سے ناراض رہنے
لگی انگدجی کہ فریفتہ تھے بیتاب ہوئے اور تدبیرات واسطے رضامندی کے میان تک کی کہ سر
اپنا استری کے قدمون پر رکھا لیکن وہ ناراضی رفع نہ ہوئی آخر جب انگدجی نے بھی خورونوش
ترک کیا اور اقرارات واثق کیے کہ جو تو کہیگی وہی کرونگا تب رضامند ہوئی اور فرمایا کہ بھگوت بھگتی
اختیار کرو اور گورو موصوف کا چیلہ ہو کر انکی خدمت کیا کرو واضح ہو کہ استری کا استبداد اور نافرمانی
انشوہر اس باب مین واجب ہی بید شرتی کا حکم ہی کہ گورو اور ایشر مین برابر بھاؤ ہو دوسرا
حکم ہی کہ جبکی محبت گورو کے چرنون مین مثل بھگوت کے نہین اُسکو سکھ اور سدگت کبھی نہین
ہوتی انگدجی گورو موصوف کی خدمت مین گئے اور چیلہ ہو کر تلک مالا دھارن کرے پھر انکو
اپنے مکان پر لائے اور بھگوت بھجن و سادھو و گورو سیوا ایسی شروع کی کہ چند روز مین بھگوت
کی محبت صادق و صفائی قلب کی ہو گئی ایک دفعہ راجہ کسی غنیم پر چڑھا اور فتح پائی بروقت
لوٹ شہر کے انگدجی کو ایک کلاہ غنیم کی ایسی ملی کہ یک صد و یک الماس اُسمین تھے سو الماس تو
فروخت کرکے سادھو سیوا اور بھگوت آدتساہ مین صرف کیے اور ایک الماس جو گران بہا اور
عدیم المثال تھا وہ واسطے بھینٹ جگناتھ راے جی کے اپنی دستار مین باحتیاط باندھ لیا
الماس کی شہرت ہوئی اور راجہ نے مابقی مال غنیمت کا معاف کرکے فرمایا کہ صرف وہ الماس میرے
حوالہ کرو انگدجی نے باوجود فہمایش لوگون کے نہ مانا اور جواب دیا کہ یہ جواہر جگناتھ راے
جی کے بھینٹ ہو چکا اب کسیکو نہین مل سکتا انگدجی کی ایک ہمشیر تھی کہ اُسکے ہاتھ کی رسوئی
بھگوت بھینٹ کیا کرتے تھے اور جب واسطے بھوجن کے بیٹھتے تھے تو اُسکی دختر خورد سالہ
ہمراہ انگدجی کے بھوجن کیا کرتی تھی راجہ نے ہمشیرۂ انگدجی کو طمع جاگیرات کی دیکر زہر بھوجن مین
دلوا دیا اور انگدجی نے اول بھگوت ارپن کرکے بروقت شروع تناول دختر کو یاد کیا جب
دختر مذکورہ باوجود تلاش نہ آئی تو خود بھی کچھ نہ کھایا اور بیٹھے رہے تب ہمشیرہ کو غیرت آئی اور
دل مین کہا کہ میرے بھائی کو تو یہ محبت اور میرا یہ حال کہ اُسکے کھلانے مین زہر ملاؤن
بڑی کمبخت ہون نادم ہوئی اور اپنے بھائی سے ملکر روئی سب حال زہر ڈالنے و دختر
کو پوشیدہ کرنے کا کہدیا اور رونے لگی انگدجی کو اپنی جان کے سبب تو مطلق خیال

زہر کا نہ ہوا لیکن بسبب بھگوت ارپن ہونے اُس زہرآلود طعام کے ناراض ہوئے اور بہت بھوکو
نکال دیا اُس بھگوت پرشاد کو امرت جانکر بھوجن کر گئے اور پریم آنند مین مگن ہو کر مصروف بہ بھگوت
بھجن ہوئے راجہ کو یہ خبر پہونچی اور منتظر رہا کہ اب خبر مرگ انگدجی کی آوے لیکن چونکہ انگدجی کو
مہاپرشاد مین اعتقاد امرت کا تھا اسواسطے اُس زہرآلود مہاپرشاد نے امرت کا پھل دیا
یعنے دم بدم روشنی چہرہ کی اور دل کو فرحت زیادہ ہوتی گئی اور بے اعتقاد کم بختونکو ضلالت
و رنج نصیب ہوا بعد اسکے انگدجی الماس مذکور کو واسطے بھینٹ کرنے سری جگناتھ رائے
جی کے لے چلے راستے مین ملازمین راجہ نے گھیر لیا اور کہا کہ یا وہ الماس حوالے کرو
یا ہمارے ساتھ لڑو کہ ہمکو راجہ کا ایسا ہی حکم ہی انگدجی نے فرمایا کہ اندکے صبر کرو اشنان
کرلون یہ فرماکر تالاب کے کنارے پر گئے اور بھگوت سے عرض کیا کہ مہاراج یہ آپ کی
امانت میرے پاس تھی سو آپ سنبھال لین یہ کہکر اور سب لوگون کو دکھاکر اُس الماس کو تالاب
مین ڈالدیا بھگوت اپنے بھگت کی عرض کو سنکر واسطے ظاہر کرنے بھگتی اور پرتاپ بھگتون کے
پرشوتم پوری سات سو کوس سے آئے اور الماس کو پانی تک پہونچنے نہ دیا کہ لے گئے چنانچہ
اب تک بھگوت کے بازو مین مزین ہی اور روشن ہوتے ہین انگدجی تو اپنے گھر چلے آئے اور
ملازمین راجہ نے اُس تلاب مین خوب تلاش کی مگر کچھ نشان نہ ملا بلکہ راجہ خود اُس تالاب پر گیا
اور پانی اُسکا کھنچوا کر تلاش کرائی بے نیل مقصود واپس آیا اور انگدجی کا معتقد ہوا جگناتھ رائے
جی نے پوجاریان کو حکم دیا کہ انگدجی کو خبر مقبول ہونے اُس الماس کی کرو چنانچہ پوجاریان نے
تعمیل کی اور انگدجی بدریافت اُس خبر کے کمال شادمانی سے جسم مین نہ سمائے فی الفور واسطے
درشنون کے روانہ ہوئے اور بھگوت درشن مع اُس الماس کے کرکے بھگت تبلنا اور بھگوت
کرپا کے پریم مین مگن ہو گئے راجہ کہ معتقد بھگتی انگدجی کا ہو گیا تھا بسبب چلے جانے اُنکے
مضطرب و مغموم ہوا اور خورد و نوش ترک کرکے براہمنون کو واسطے لے آنے کے بھیجا براہمن
پرشوتم پوری مین پہونچے اور راجہ کا پیغام سُنایا کہ جب آپ تشریف لاوینگے تب ہی میری اور
تمام دیس کی خوش نصیبی ہی ورنہ میرے مرنے مین کچھ شک نہین جب انگدجی کیطرف سے انکار ہوا
تو دھرنہ دیا اور خورد و نوش چھوڑ دیا انگدجی رحم کرکے واپس آئے اور راجہ خبر سنکر واسطے
استقبال کے روانہ ہوا جب قریب پہونچا دوڑ کر قدمون سے لپٹ گیا اور آنکھون سے پریم کا
جل جاری کیا انگدجی نے اُٹھاکر چھاتی سے لگایا اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا کا اُپدیش کیا

راجہ نے بالکل خزانہ واسباب شاہانی تشریف آوری انگد جی کے خیرات کیا اور بھگوت سرن ہوکر
کرتارتھ ہوگیا + کتھا راجہ پرشوتم پوری کے پریم بھگوت بھگوت ہونے
राजा पुरुषोत्तमपुरी.
اور مہاپرشاد مین اسقدر نشٹھا تھی کہ اندک گستاخی سے اپنا ہاتھ کٹوا ڈالا حال یہ ہی کہ ایک دفعہ چوپڑ
کھیلتے تھے پوجاری جگناتھ راے جی کا مہاپرشاد لیکر آیا اور بسبب ہونے پانسہ ہارے دست
راست مین دست چپ واسطے مہاپرشاد کے دراز کیا پوجاری باشتباہ بے اعتقادی غصہ ہوکر
واپس لے آیا راجہ جی اُس اپنی حرکت نامعقول سے پشیمان ہوکر دوڑے اور پوجاری کی منت و
خوشامد کرکے واپس لائے مہاپرشاد کو سر پر دھارن کیا اور پوجاری کو رخصت کرکے بسبب گستاخی
اور بیعقلی اپنی کے مغموم ونالان بے خورد وخواب گھر مین جاکر پڑ رہے اس تدبیر مین ہوئے کہ کسیطرح دست
راست کو دور کرنا چاہیے کہ بھگوت پرشاد سے بُعد ہوا پھر یہ خیال ہوا کہ کوئی شخص میرے ہاتھ
کو بسبب میرے خوف کے کب کاٹ سکتا ہی اس فکر مین ملول اور متردد رہتے تھے ایک روز
وزیر نے باعث رنج وملال کا پوچھا راجہ نے فرمایا کہ رات کے وقت ایک بھوت آتا ہی کہ معلوم نہین
ہوتا لیکن براہ جھروکھہ اپنا ہاتھ نکالکہ شور وغل کیا کرتا ہی سو تم رات کو میرے مکان مین رہو اور جب
عفریت اپنا ہاتھ جھروکھے مین ڈالے تب اُسکو تلوار سے قتل کرو سو اُسی رات وزیر چوکی پر حاضر رہا
راجہ نے ایک جھروکھہ مین اپنا ہاتھ ڈالکر شور وغل کیا کہ آیا عفریت کا ہاتھ وزیر نے جلد پہونچکر ایک
تلوار ایسی ماری کہ وہ ہاتھ علٰحدہ ہوگیا بعد ازان جب وزیر کو معلوم ہوا کہ راجہ کا ہاتھ ہی تب نادم
و متفکر ہوا راجہ نے فرمایا کہ عفریت ہولناک وہ ہی جو بھگوت سے بُعد ہی تم کچھہ فکر نہ کرو کہ اس ہاتھ کا
کاٹنا واجب تھا بھگوت کرنا سندھ نے جو اسپنے مہاپرشاد مین بھگت کا یہ اعتقاد دیکھا تو حکم دیا
کہ راجہ کے واسطے مہاپرشاد لیجاؤ اور ہاتھ کٹے ہوئے کو لے آؤ پوجاری مہاپرشاد لیکر دوسرے اوم
اسطرف سے راجہ واسطے درشنون کے چلے راہ مین پوجاریان نے جب مہاپرشاد واسطے دینے کے
پیش کیا تو راجہ نے کمال بھاؤ اور بھگتی سے دونون ہاتھ واسطے لینے کے اُٹھائے اُسوقت بھگوت
کرپا سے بجاے دست بریدہ کے نیا ہاتھ پیدا ہوآیا کہ دونون ہاتھون مین راجہ نے بھگوت پرشاد
لیا اور اپنی چھاتی سے لگایا بعد ازان راجہ بھگوت کے پریم اور کرپالتا سے آنند ہوتے ہوئے بھگوت
درشنون کو گئے اور شادان وبشاش بھگوت بھجن اور سیوا مین معروف ہوئے بھگوت نے وہ
کٹا ہوا ہاتھ راجہ کا اپنے باغ مین لگوایا اور درخت دونا خوشبودار پھولون کا ہوگیا کہ اب
تک اُسکے پھول جگناتھ راے جی کو چڑھائے جاتے ہین ایک پوران کا حکم ہی کہ بھگوت جگہ بیس

کا پرشاد مثل اَن و جل کے نہین بلکہ بھگوت روپ ہی جو شخص اسکے سوا کچھ اور خیال کرتے ہین
تو وہ پاپی ہین اور انکا ناس ہو جاتا ہی + کتھا सुरेश्वरानन्द سوامین سرسُر انند چیلہ راما نند جی
پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور مہا پرشاد کی مہاتو ایسی جگت مین روشن کی کہ جسکی بدولت
ہزارون کو اعتقاد کامل ہو گیا یعنے ایک دفعہ راہ کے چلتے ہین کسی مخالف نے بڑا دال اور
گوشت کا بنا ہوا روبرو کرکے کہا کہ بھگوت کا مہا پرشاد ہی سُرسُر انند جی نے بمجرد سُننے نام بھگوت
پرشاد کے بھوجن کر لیا اور روانہ ہوئے پیچھے سے جو چیلے آتے تھے اُنھون نے بھی دیکھا دیکھی
یہی عمل کیا سوامین موصوف اُنسے ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تمنے کیا کھایا اُنھون نے جواب
دیا کہ جو آپ نے سوامین جی نے فرمایا کہ ہمنے مہا پرشاد کا بھوگ لگایا ہی اور تمنے گوشت کھایا ہی
اگر یقین نہو تو قی کرکے دیکھ لو چنانچہ چیلون نے جو قی کری تو گوشت نکلا اور سوامین جی کے
شکم سے تلسی اور گنگا جی رینکا برآمد ہوئی سب چیلے قدمون مین پڑے اور بھگوت بھجن اور
مہا پرشاد کا اعتقاد ہوا فی الحقیقت سمرتھ کو زہر بھی امرت ہی اور اسمرتھ کو امرت بھی مثل زہر کے
چنانچہ شیوجی نے زہر کو نوش کیا اب تک اُنکے گلے کا آبھوکھن ہی اور راہ نے امرت پان کیا
اُسکا سر کاٹا گیا + کتھا श्वेतद्वीप. سویت دیپ بھگوت تما ہار استھان ہی اور جو بھگوت بھگت
شاستروں مین جیو مکت لکھے ہین اکثر اُسی دیپ مین جا کر رہتے ہین ایک دفعہ نارد جی اُس دیپ
مین گئے اور گیان اُپدیش کرنا چاہا بھگوت نے منع کیا کہ یہان کے رہنے والے میرے پریم اور بھگتی
بھاؤ مین آنند رہتے ہین اُس سے علحدہ نہین ہو سکتے تم اپنی گیان کہانی کہین اور شروع
کرو نارد جی افسردہ خاطر ہو کر بیکنٹھ مین گئے اور یہ حال کہا نارائن جیو نے فرمایا کہ فی الحقیقت
سویت دیپ کے رہنے والون کا یہ حال ہی چنانچہ بچشم خود دیکھ لو اور بھگوت مع نارد جی وہان
آئے تالاب کے کنارے پر ایک پرند دیکھا کہ بھگوت دھیان مین مصروف تھا نارائن جیو نے
نارد جی سے کہا کہ یہ جانور ایسا بھگت ہی کہ ہزار برس سے اُسنے جل پان نہین کیا بدین سبب
کہ بھگوت کا بھوگ لگایا ہوا جل نہین ملا اور سوائے بھگوت پرشاد کے اور کچھ خورد و نوش نہین کرتا
برای امتحان بھگوت نے تھوڑا سا پانی لیکر اور اپنا پرشاد دیکر تالاب کے کنارے پر ڈالا کہ اُس
بھگت نے فوراً وہ پانی اپنی چونچ مین اُٹھا لیا اور نوش کیا نارد جی نے اُس جانور کی پرکرمان
کری اور لائق سیوا پوجا کے سمجھکر پریم مین پورن ہوئے پھر آگے چلے اور بھگوت مندر دیکھا
کہ اسوقت آرتی ہو کر دروازہ بند ہو گیا تھا ایک شخص کو اُس مندر کی طرف جلد اور تیز آتا دیکھا جو

کہ کہان جاتا ہی جواب دیا کہ بھگوت آرتی دیکھنے جاتا ہون نارائن نے فرمایا کہ آرتی ہوچکی اور دروازہ
مندر کا بند ہوگیا وہ شخص بفور استماع زمین پر گر پڑا اور مرگیا بعد ش اُسکی استری آئی اُو نارائن نے
اُس سے کہا کہ تیرا خاوند مرگیا اسکا کریا کرم کرنا چاہیے استری نے جواب دیا کہ تو کیا بھگوت بھی
کہ بھگوت کے درشنون پر شوہر کی کریا کرم کو فوقیت دیتا ہی نارائن نے جواب دیا کہ بھگوت آرتی
ہوچکی عورت مذکور بفور سننے اس لفظ کے مثل شوہر کے جان بحق ہوئی بعد اُسکے پسر وغیرہ گھر کے
لوگ آئے اور اُنکا بھی وہی حال ہوا نارائن اور ناردجی یہ محبت اور بھگتی اُنکی دیکھکر تابندہ رونہ
ہوئے اور سیر کنان پھر اُسطرف کو آئے اتفاقاً بھگوت مندر کشادہ ہوکر دوسرے
وقت کی آرتی شروع ہوئی اور لوگ سنکھ اور جھانجھ کی آواز سنکر واسطے بھگوت درشنون کے
دوڑے وہ لوگ جو مرگئے تھے اُٹھکر بھگوت آرتی مین شامل ہوئے اور بھگوت درشن کرکے
شادان و فرحان اپنے گھر کو روانہ ہوگئے نارد جی نے جو یہ حال دیکھا تو معتقد ہوکر بھگوت
بھگت ہوئے اور وہ دیپ تیرہ لوک کی پرستگاہ اور مثل بیکنٹھ کے جانا +
پرستش جان ۱۲

نشٹھا سینر دھم در تعریف دھام بھگوت دھام مشتمل بر کتھا شست بھگت

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون اور اردھ ہیندر کھیا کو ڈنڈوت اور سری باون اوتار
کو کہ واسطے ہمارے دیوتاؤن کے پرباگ مین دھارن کیا اور برہمچاری روپ سے بلی راجہ کے
دروازے پر گئے اور اُسکو چھل کر پاتال مین بھیجدیا پرنام اور بندنا کرکے دھام نشٹھا لکھتا ہون
اور بھگوت کا دھام بھگوت روپ ہی چنانچہ دھام لفظ کے معنے بعض جگہ متعلق بھگوت روپ کے
سے ہوتے ہین اور بعض جگہ بھگوت لوک یعنے بیکنٹھ وغیرہ سے اور چونکہ دھام بھگوت کا اچیت
وانینت اور مایا سے علیحدہ ہی اور یہی وصف بھگوت کے بید پرانون مین لکھے ہین درین صورت
بیشمار ۱۲
بھگوت روپ ہونے مین کیا مقام شک ہی اور ظاہر ہی کہ جب جیو مایا سے علیحدہ ہوجاتا ہی تب اُس
دھام مین پہونچتا ہی پس بہرحال وہ دھام بھگوت روپ ثابت ہوگیا کہ بھگوت کا حصول بھی بعد
دور ہونے مایا کے شاسترون مین لکھا ہی جسطرح بھگوت کی مہما اور اُسکے رنگ روپ کا بیان وہم
وقیاس سے مبرا ہی اسیطرح بھگوت دھام کا بیان بھی نہین ہوسکتا لیکن بھگوت نے جسطرح اپنا
روپ شاسترون مین بیان کیا اسیطرح اپنے دھام کا روپ بھی بیان کردیا ہی کہ خلاصہ یہ ہی وہ
دھام سچدانند روپ ہی عمارت و باغات و مکانات و درخت و باغ و تالاب و نہر و زمین وغیرہ

وہانکے سب وتب یعنے روشنی وتابندگی اُس بھگوت روپ کی ہی سواے اُنسکے کسی چیز کا بنا بنایا ہوا
وہ دھام نہیں جسطرح حلوائی کہ صرف کھانڈ یعنے شکر کے کھلونے بناتے ہین لیکن سب
علامات مع سوار وسواری وساز وسامان بخوبی اُس کھلونے مین محسوس ہوتے ہین اسیطرح اُس
دھام کا حال ہی کہ اگرچہ صرف ایک بھگوت روشنی کا وہ دھام ہی لیکن سب مکانات وغیرہ جو
جسطرح کے وہم اور قیاس مین سماوین وہان موجود اور تیار ہین معلوم رہے کہ وہ دھام کسی
لوک اور برھمانڈ مین نہین بلکہ اسنکھیات یعنی بشیار برھمانڈون مین جس کسیکو مکتی کا درجہ
असंख्यात
نصیب ہوتا ہی اُسکو یہ دھام ملتا ہی اور اُس دھام مین پہونچکر آواگون سے چھوٹ جاتا ہی چنانچہ
گیتاجی مین لکھا ہی کہ جہان پہونچکر پھر نہین پھرتے وہ دھام میرا ہی بھاگوت مین لکھا ہی کہ بھگوت
دھام یعنی بیکنٹھ مین پہونچکر جیو نشچل ہوجاتا ہی اور پھر جنم نہین ہوتا پدم پوران وسکند پوران
وباراہ سنگھتا مین لکھا ہی کہ بھگوت دھام مین پہونچکر مکت ہوجاتا ہی ودیگر جملہ پوران متفق ہین
उपनिषद
اور سد سمرتی وچند اوپنشد ایسا ہی حکم دیتے ہین زیادہ طوالت ضرور نہین جس کسی نے ایک
پوران بھی سُنا ہوگا اُسکو مہما وبزرگی بھگوت دھام کی بخوبی واضح ہوگئی ہوگی سو وہ پرم دھام
باعتقاد سری سنپر داوالون کے بیکنٹھ ہی وباعتقاد رام اُپاسکان کے اجودھیا وساکیت وسانتانک
सीतानाथ
وباعتقاد کرشن اُپاسکان کے گئولوک وعلے ہذا القیاس ہریک اُپاسک اپنے اپنے اِشٹ کا دھام
इष्ट
اُسی وصف اور مہما والا بیان کرتا ہی اور تشریح اعتقاد واسمارتکان کی یہ ہی کہ وے اس دھام کو
موسوم بہ برھم لوک کرتے ہین اور جو دیوتا اُنکا خاص اِشٹ ہوتا ہی اُسکا دھام سب سے بلا تر مانتے
ہین مابقی دیوتاؤن کا اُس سے نیچے بطور محلہ یا جسطرح آدمی مجسم کے ہاتھ پاؤن وغیرہ عضو ہوتے
ہین یعنے انگ انگے بھاو رکھتے ہین اور اس بات کے معتقد ہین کہ وہ دھام سچدانند گھن بھگوت
روپ ایک ہی چند مکان نہین جسطرح بھگوت حسب وعدہ ہاے خود کہ جس بھاو سے جو کوئی اُسکا
بھجن سیون کرتا ہی اُسکو اُسی روپ سے اور اُسیطرح ملتا ہی اسیطرح وہ دھام بھی حسب بھاو اعتقاد
بھگت کے بروقت پہونچنے اُس دھام مین ظاہر اور معلوم ہوتا ہی بھگوت نے گیتاجی مین فرمایا ہی
کہ جو جسطرح میرے سرن ہوتے ہین اُسیطرح ظاہر ہوتا ہون دوبارہ گیتا مین لکھا ہی کہ ایک جانکر
خواہ علیحدہ جانکر خواہ بہت جانکر جو میرا بھجن سیون کرتے ہین اُسی بھاو سے اُنکو ملتا ہون کیونکہ
सहस्रशीर्षा
کہ ہر طرف ہون نارائن اوپنشد وچند اوپنشد دیگر وسہسر شیرکھا وغیرہ سے بھی یہی بات پیدا ہوتی ہی
سو جس حالت مین کہ بھگوت حسب اعتقاد بھگتون کے اور موافق خواہش انکے ظاہر ہوتا ہی تو بھگوت کا

دھام بھی کہ بھگوت روپ ہی ویساہی ہونا واجب ہی بھگوت کے حصول مین جو پرم آنند ہی وہ ہی
اُس دھام مین ہر وقت و ہر لحظہ ہر یک کو نصیب رہتا ہی کہ جسکا بیان ہرگز کسی سے نہین ہوسکتا
شاستر ون مین جو بہشت و روے زمین پر دولت و راج وغیرہ کے ہزارون سُکھ لکھے ہین وہ سب
کروڑ سے کروڑ وین حصہ سُکھ اُس دھام کو نہین پہونچتے اب یہ تصریح و تنقیح واجب ہوئی کہ
اجودھیا متھرا کاشی وغیرہ جو دھام اور پوری روے زمین پر ہین کیا ہین سو واضح ہو کہ یہ دھام ہی
ہین کہ جنکا حال اوپر لکھا ہی مطلق سو برابر بھی اُس دھام اور اِن دھامون مین فرق نہین
بلکہ بہ نسبت اُس بیکنٹھ دھام کے اِن دھامون کو ایک نوع ترجیح ہی کسواسطے کہ وہ دھام تو
ایسا ہی کہ جب آدمی خوب اعتقاد کامل سے آپا ناکرے اور سب طرف سے دل کو جمع کرکے لگاوے
تب نہ معلوم کسقدر جنمون مین حاصل ہوتا ہی اور یہ دھام وہ ہین کہ کیسے ہی گنہگار اور
پاپی نے انکی پناہ لی وہ بھگوت کو جا ملا اور کسی جنم مین ایک دفعہ بھی اُن دھامون مین رہا اُسکے
پرتاپ سے سُکھ گت کو پہونچا ہی اور غور کرنا چاہیے کہ وہ ایشر جسکو بید نیت نیت کہتے ہین اپنے
نج دھام کو چھوڑ کر اِن دھامون مین آتا ہی اور اب بھی براجمان ہی تو ترجیح اِن دھامون کو ہی
یا اُس دھام کو بھلا اگر یہ دھام بھی مثل اُس پرم دھام کے ہین تو جو آنند اور سُکھ وہان ہی
یہان کسواسطے نہین واضح ہو کہ بالکل سُکھ اور بالکل سوبھا اِن دھامون مین موجود ہی بلکہ ان ہی
دھامون کی بدولت وہان کا سُکھ اور سوبھا اور آنند نصیب ہوتا ہی جسقدر آرادھن اور محنت
واسطے حصول اُس دھام کے ہوتی ہی اگر اُس سے نصف وچہارم ان دھامون مین اعتقاد کرکے
ہو تو فوراً بیڑا پار ہو جاوے آنکھ دل اور اعتقاد کی کھولکر دیکھنا چاہیے کہ ذرہ کے برابر بھی فرق
نہین ہی جیو گسائین کی کتھا مین ذکر ہوگا کہ شمہ از سوبھا برندابن کے بادشاہ کو دکھائی اور ہر داس
جی کا ذکر ہی کہ بادشاہ وقت کو اُنھون نے بھی برج کی چھب اور سوبھا کو دکھایا تھا اور ایک گوشہ
سیڑھی بہار گھاٹ کا شکستہ تھا کہ ہفت اقلیم کی دولت سے اُسکی مرمت بادشاہ سے مشکل سمجھی
غرض اعتقاد اور محبت دلی شرط ہی اور جسقدر دل کو صفائی اور اعتقاد انزاد ہوتا جاتا ہی اسیقدر
سوبھا اور سُکھ کو ترقی ہوتی ہی بھلا اِن دھامون کو مثل پرم دھام کے لکھتے ہو اور یہان کے
رہنے والے ایسے شریر اور بدرو یہ اکثر دیکھنے مین آتے ہین کہ تمام زمانہ کے گنہگارون پر اُنکو
شرف ہی اور ضرور مناسب تھا کہ یہ لوگ ایسے ہوتے کہ جنکے درشن کرتے ہی گنہگار گناہ سے
چھوٹ جاتے اِسکی کیا وجہ ہی واضح ہو کہ باشندگان کی ناقصی سے سالک کو سستی اعتقاد مین نہین

کسواسطے کہ اعمال بد باشندگان سے بھی بھگوت روپ ہونا اُن دھامون کا بخوبی ثابت ہو گیا یعنی
کہ بھگوت مثل کلپ برکچھ کے ہے حسب خواہش ہریک کے پھل دیتا ہے سو اُن باشندگان کی
نیت بسبب دور زمانہ کے طرف گناہون کے ہوئی تو بھگوت نے حسب خواہش اونکے
گناہونکی ترقی کر دی اور اس دلیل سے ثابت ہو گیا کہ یہ دھام مثل کلپ برکچھ کے بھگوت
روپ ہین اب یہ اعتراض لازم آیا کہ اگر ان لوگون کی ترقی گناہون مین ہوئی تو سزا بھی زیادہ
ہوگی اور جب کہ بہ نسبت دیگران کے سزا زیادہ ہوئی تو یہ دھام ہی وبال جان ہوئی پرتاپ
واسطے رہائی کے کیا ہوا اور اگر سزا نہوگی تو شاسترون مین جو احکام امر و نہی لکھے ہین وہ سب
غلط ہو جاوینگے سو معلوم کہ اُن لوگون باشندگان کو پورن پھل بھگوت دھام سیون کا ملیگا اور
قاعدہ شاسترون کا بھی ہاتھ سے نجاویگا کسواسطے کہ احکام پرانون سے ظاہر ہے کہ جا و جگہ
کے رہنے والے گنہگار ہین وہ تو لاکھون کروڑن برس تک دوزخ مین رہینگے اور چوراسی لکھ
جون مین نہ معلوم کتنی کتنی دفعہ جنم ہوگا اور طرح طرح کے عذاب پاوینگے اور ان باشندگان کو
ایک ہی جسم مین اندر میعاد قلیل معینہ کے سزا سخت ہو کر اُن گناہون سے بریت ہو جاویگی
اور بھگوت کو پراپت ہونگے واضح ہو کہ اول نیت اُن لوگون کی طرف گناہون کے راغب ہوئی
تھی اسواسطے گناہون کی ترقی اوّل ہوئی اور بعد ازان دھام نے اپنا وہ پرتاپ کیا کہ سب
گناہون سے پاک کر کے برم دھام نصیب کیا یا غور کرنا چاہیے کہ اگر اعمال نیک ہونگے اور
بھگوت دھام مین اعتقاد کامل ہوگا تو کیون بلا کسی سزا کے وہ پرم دھام نصیب نہوگا اور
ترقی اعتقاد اور ثوابون کی اول کسواسطے نہوگی اب اس بات کا جواب لکھنا چاہیے کہ اکثر
جاتری ایسے دیکھنے مین آئے کہ بعد جاترا بہ نسبت سابق کے زیادہ تر سخت اور گناہون کی طرف راغب ہو گئے
سو واضح ہو کہ کلپ برکچھ کی تمثیل یہان بھی سمجھ لینی چاہیے جیسے اعتقاد اور دل سے وے لوگ
جاترا کرتے ہین ویسے ہی امور مین ترقی ہو جاتی ہے مختصر قاعدہ دھامون کے جاترا اور وہان کے
رہنے کا یہ ہی اعتقاد پاک سے ہر آس دھام مین ہووے اور روز روانگی سے کام کرودھ لوبھ
موہ وغیرہ کو دل سے دور کرے زبان پر بھگوت کا نام اور دل مین بھگوت کے چرتر ہون اور سنگ
ہر بھگتون کا ہووے سنجم یعنی روکنا دل کا خیالات ناقصہ سے اور نیم یعنی عہد بھگوت کے پوجا اور بھگوت
مورتی کے درشن اور تیرتھون کے اشنان وغیرہ کا اور دم یعنی قابو مین کرنا پانچون اندری یعنی زبان وغیرہ
کا تتکھشا یعنی سہنا دکھون کا اور ست گفتاری اور رحم و خلق و سخاوت ظہور ہو اور جب وہان سے پیچھے تو

وہان کے باشندگان اور ہر ایک در و دیوار کو بھگوت روپ سمجھے اور جو کچھ دان پوجا اشنان برت آدک
کرم کرے سب بھگوت ارپن کرکے ثمرہ کی خواہش نہ کرے اور تلاش کرکے جو بھگوت بھگت ہین انکا
ست سنگ کرے کہ تیرتھ جاترا مین ست سنگ سار ہی جب اسطرح جاترا یا وہان کا قیام کرے تو ممکن نہین
کہ پورن پھل نہووے اور پورن پرتاپ دھام کا نہو اگر بر تقدیر حسب مصرحۂ بالا نہو سکے تو دھام مین
اعتقاد اور بھجن و ست سنگ مین محبت و اعمال قبیحہ سے پرہیز واجب ہی کہ کچھ ٹھکانا لگے اور منزل کو
پہونچ جاے اب ہم لوگون کی جاترا کا حال سنیے کہ جو لوگ عوام و کم استطاعت ہین انھون نے تو
جب ایام جاترا اور پرب[1] کے آئے یہ چرچا شروع کیا کہ اکی دفعہ بڑا بھاری میلہ ہوگا اور خوب سیرین
ہونگی کہ چارون طرف سے خلقت چلی جاتی ہی یہ نیت کرکے اور دس پانچ آدمی ہم صحبت جمع ہوکر
روانہ ہوئے راہ مین سواے مزخرفات اور ہنسی قہقہہ و بیہودہ گوئی و حقہ نوشی وغیرہ کے اور کچھ
نہ کیا جب دھام مین پہونچے تو سیر میلہ مین مصروف ہوئے اور جب تیرتھ اشنان کو گئے تو عورات
کے دیکھنے اور تاکنے مین دل لگایا اور وقت واپسی کسی عورت کے پیچھے مثل سگ[2] پروردہ کے
ہو لیے اور تا بمقام قیام اسکے پہونچا آئے اور جو ہر مندر مین واسطے درشن کے گئے تو بجاے بھجن
و دھیان وغیرہ کے مکانات و دیگر تماشا کی سیر کری پھر خرید و فروخت مین مصروف ہوئے اور بجاے
ست سنگ کے حسب رغبت طبع دکان بھنگیڑہ اور چرس والے اور دیگر کو سنگیون کی تلاش کی
اور بجاے ہر بھجن و کیرتن کے ناچ راگ طفل وغیرہ مین رہے جب مکان پر آئے تو باہمدگر ٹھٹھہ
جو عورات کہ دن مین دیکھی تھین انکا ذکر کرتے رہے یا مذمت وہانکے باشندگان کی و ذکر
بے ایمانی دکانداران وغیرہ کا ہمیشہ سو رہے غرض جسقدر ایام تک وہان رہے یہی دستور العمل رکھا
اور جو اشنان و جاترا وغیرہ کے پھل کی درخواست کی تو حسب اعمال اپنے و دولتمند و متوسط جاتری
ایسے ہین کہ جب جاترا کی نیت کی تو اول ہی اسکے پھل کی تمنا کرلی کہ فلان مقدمہ فتحیاب
ہوگا و فلان دشمن مغلوب یا بیٹا ہوگا یا دولت و نوکری و جایداد ملیگی اور راہ مین بجز ڈگری و سمن
مقدمہ یا ذکر جواب دعوی و رد جواب یا مذمت و تعریف دشمن و دوست یا تاریخ بادشاہان
و حاکمان یا شعر و واسوخت یا ترکیب طعام و پوشاک و حسن و دیگر واہیات اسی قسم کے
کبھی اور کچھ ذکر نہ کیا اور اگر ہزار مین ایک دو کو بشن سہسر نام یا مہمن یاد ہوا تو بعد
غسل کبھی پاٹھ کرلیا ورنہ خیر جب دھام مین پہونچے تو گھوڑے اور بیل و دوشالہ و اسباب وغیرہ
کی خرید و فروخت شروع کی یا مکانات کی سیر فرمائی یا دوست و ملازم حکام یا امیر وغیرہ جو میلہ مین

[1] مشہور پربھی
[2] مطلب یہ کہ جیسے سگ پروردہ یا فتہ دو چار قدم آگے پیچھے بھی ہو جاتا ہی لیکن ساتھ اپنے مالک کا نہین چھوڑتا اسیطرح انکا حال ہی

آسنے تھے انکی تلاش کرکے ملاقات کی یا اور لوگ واسطے ملاقات کے آتے رہے اور جو شخص ان کو کسی تیرتھ پر گئے تو بجوں مانگنے والون کے جسم کو تر کرکے فی الفور چلدیے اور اگر کچھ دان دیا تو ہزار آدمیون کو دکھلایا اور ہزارون سے بیان کیا اور یہ تمنا کہی کہ اس دان کی بدولت فلان فلان مراد حاصل ہو اور اگر کوئی سادھو براہمن مانگنے کو آیا تو بجاے روپیہ پیسے کے گالیان دین اور کہا کہ دیکھو کیسا فربہ اور سنڈا ہی گھاس کھود کر نہین کھایا جاتا مفت کے مال پر کمر باندھ رکھی ہی اور اگر مندر یا شوالہ مین واسطے درشنون کے گئے تو سب مرادچاہی اور ما بقی اعمال حسب اشخاص اول قصہ کوتاہ جب ایسے اعمال سے جاترا ہووے تو وہ ثمرہ جو شاسترون مین لکھا ہی کس طرح اس جنم مین حاصل ہو اور کیون نہ وے لوگ سخت دل ہوجاوین خلاصہ اس طوالت کا یہ ہی کہ بھگوت دھام یعنے اجودھیا متھرا وغیرہ مثل اصل پرم دھام کے ہین اعتقاد اور بھگوت بھجن اور محبت دھام مین واجب ہی اگر تھوڑی سی محبت اور بھگوت کی تلاش ہوگئی تو بالضرور بہت جلد ترقی بھگوت بھگتی مین ہوکر بھگوت کی پراپتی بآسانی ہوجاویگی اے دل جو بات کہ اوپر لکھہ آیا یاد رکھنا واجب ہی ورنہ سب سے زیادہ تو فضیحت ہوگا وہ سماج جو اخیر دیباچہ مین لکھہ آیا اگر ہر وقت پیش نظر رکھیگا تو بلا کسی جاترا وغیرہ کے سب کچھ دست بستہ موجود ہی اور نہ تیرے برابر کوئی دوسرا ہوگا کسواسطے کہ بھگوت دھام اسی کا نام ہی کہ جہان بھگوت موجود ہی + شیام گھن تن پریچ سے دشن پر ماوھری ہنسن پر کھیلت لپکی رہی + گھونگھرواری جھال پر لوچن بشال پر اور نال پر جگت جگی رہی + جنگہہ جگت جہان پر تحت مہنج قردان پر شری پت سجان مت پریم سون لگی رہی + نو پر نگن بہہ کنج سے بکین پر آنند مگن میری لگن لگی رہی + کتھا کاگ بھسنڈجی کی काग़भुसुंड مہا اور کتھا کاگ بھسنڈجی کی جسقدر پوران اور شاسترون مین مندرج ہی اسقدر اس مختصر مین گنجایش تحریر کی نہین رکھتی لیکن بقدر ضرورت دھام نشتھا کے لکتا ہون کہ وے شودر برن اجودھیا باشی ہوئے کسی مصیبت سے اُجین مین جا رہے شیو مندر مین منتر جپ کرتے تھے گورو جو آئے تو انکو ڈنڈوت نہ کری شیوجی نیت نرنجان नीतिनिरञ्जन مہاراج نے غصہ ہوکر شاپ دیا کہ سانپ सांप وغیرہ کے دس ہزار جون مین اسکا جنم ہو گورو موصوف کو رحم آیا اور شیوجی کی استتی کری آواز آئی کہ اے براہمن ہم اپکاری و نیک بخت بر مانگ براہمن نے اول بھگتی کی درخواست کی اور پھر سودر مذکور کے پرم کلیان کی شیوجی نے فرمایا کہ اگرچہ اسکو سخت شاپ शाप دے چکا ہون لیکن تاہم بلحاظ تمہاری مہربانی کے کمال مہربانی کرونگا

اور پھر سودر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تیرا جنم اجودھیا پوری مین ہوا ہے اور اجودھیا پوری
کا یہ پرتاپ ہے کہ کسی جنم مین ایک دفعہ اجودھیا باس ہوجاوے تو بالضرور سری رگھنندن
سوامین کا بھگت ہوکر کرتا رتھ اور عذاب جنم مرن سے رہا ہوجاتا ہے چنانچہ بھگوت کا
قول ہے کہ اگرچہ سب نے بیکنٹھ کا بیان کیا ہے لیکن اجودھیا کے برابر کوئی عزیز
نہین سو اُس اجودھیا پوری کے پرتاپ اور میری عنایت سے وہ پریم گت
تیری ہوویگی کہ جسکا کبھی زوال نہووے یعنے سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون
مین بھگتی نشچل ہوگی لیکن آیندہ کسی براہمن کا نرآدر کبھی نہ کرنا کہ ایشر کے برابر ہین
جو شخص کہ اندر کے بجر اور ہمارے ترسول سے بھی نہ مرے وہ برہمنون کی آتش غضب
سے فوراً خاک سیاہ ہوجاتا ہے بعد ازان حسب فرمودہ شیوجی کے کاگ بھشنڈجی نے وہ جنم
پائے اور اخیر کا جنم براہمن نبس مین ہوا جب مان باپ مر گئے تو جنگل کو واسطے بھجن کے
روانہ ہوئے جہان جہان کوئی رکھیشر ملتا تو اُس سے سری رگھنندن سوامین کے چرتر و
کو پوچھتے پھر لومس رکھیشر کے درشن ہوئے اور اُن سے وہی مطلب دلی اپنا
استفسار کیا رکھیشر موصوف نے اول کچھ سگن اوپاسنا کا ذکر کرکے نرگن برمھ کا بیان
شروع کیا کاگ بھشنڈ نے بیان کیا کہ مہاراج سگن اُپاسک ہون رام چرتر جل سے میرا
دل مثل مچھلی کے علحدہ نہین ہوسکتا رکھیشر موصوف نے تھوڑا سا سگن اُپاسنا کا بیان
کرکے پھر نرگن برمھ کا بیان شروع کیا کاگ بھشنڈجی نے اُوس نرگن مت کو کاٹ کر سگن
اُپاسنا کو قائم کیا اور اسیطرح نوبت مناظرہ و مباحثہ کی پہونچ گئی تب تو رکھیشر موصوف کو
غصہ آیا اور فرمایا کہ مثل زاغ کے اپنی ہی کان کان کرتا ہے میری راست بات نہین
سنتا اسواسطے فی الفور کاگ وہ یہ تیری ہوجاوے چنانچہ اسیوقت مبدل بہ جسم زاغ
ہوگئے اور چونکہ بھگوت بھگتون کو کسی کے ساتھ عناد و دشمنی نہین اسواسطے کچھ آزردہ
و ملول نہوئے اور رکھیشر کو ڈنڈوت کرکے اپنی راہ لی سری رگھنندن سوامین نے
اوس امتحان مین جب کاگ بھشنڈجی کو راسخ و صادق پایا تو دل لومس رکھیشر کا بطرف
رحم کے منقلب کردیا یعنے رکھیشر موصوف یہ حال تحمل و برداشت کاگ بھشنڈجی کا
دیکھکر شرمندہ ہوئے اور اپنے پاس بلاکر عذرات پیش کیے بال روپ بھگوت
کی اوپاسنا اور رام منتر کا اُپدیش کیا اور رام چرتر سُناکر یہ آشیرباد دیا کہ تم بھگتی

مستقل تمہارے دل مین رہیگی اور رگھنندن سوامین کے عزیز ہوگے خواہش دلی
ہمیشہ پورن ہوا کریگی موت اختیاری ہوگی گیان براگ ہر وقت رہیگا اور مکان تمہارے
کے چار چار کوس تک تاریکی گمراہی کے نزدیک نہ آویگی رگھنندن سوامین کے
جو پوشیدہ چیتر ہین سب تمکو بلا محنت حاصل رہینگے جب یہ وردان رکھیشر ممدوح نے
کری تو شری رگھنندن سوامین نے مقبول فرماکر بہ الہام غیب فرمایا کہ اسے
رکھیشر ایسا ہی ہوگا کہ یہ میرا بھگت ظاہر اور باطن سے ہی بعد ازان کاگ بھشنڈ جی
رکھیشر کے چرنون کو ڈنڈوت کرکے نیلاچل پربت پر کہ سمیر کے قریب ہی تشریف
لے گئے اور بہت کلپ گذر گئے کہ اب تک وہان موجود ہین سری رگھنندن سوامی کی
کی کیرتن مین ہر وقت رہتے ہین جنکے ست سنگ سے مہا ادھم جیو بھی جیون مکت کے
درجے کو پہونچ گئے اور شیوجی مہاراج نے ہنس روپ ہو کر رام چرتر سنا گورڑجی باوجود
تقرب بھگونت کے مایا مین ایسے گرفتار ہوگئے تھے کہ شیوجی اور برمہا نے بھی اپدیش
سے انکار کیا تھا لیکن کاگ بھشنڈ جی نے وہ کرپا کری کہ مایا دور ہوگئی اور بھگونت کی
مہما اور پرتاپ سے واقف ہوئے ایک دفعہ کاگ بھشنڈ جی کو باوجود حاصل ہونے
بردان سب قسم کے بھگونت مایا نے ایسا نچایا کہ عقل کے چراغ گل ہوگئے اور یہ کیفیت
مفصل پورانون مین مندرج ہو لیکن چونکہ مایا مذکور بھگونت بھگتون کا کچھ نقصان نہین
کرسکتی کسواسطے کہ جس حالت مین خود بھگونت نگہبان ہون پھر کسی سے کیا ہوسکتا ہو
اسواسطے اُس مایا سے بھی پریم کلیان کاگ بھشنڈ جی کا ہوا کہ خود سری رگھنندن سوامی مین
نے بھگتی اور گیان اور بیراگ کا بردان دیا واضح ہو کہ جب بھگت کو نخوت اور خودی
اندر کے بھی پیدا ہوجاتی ہو تب اپنی مایا سے کہ مصیبت اور صعوبت وغیرہ ضمیمہ اُس
مایا کے ہین اُس خودی اور نخوت کو دور کردیتے ہین اگر ایسا نہ کرین تو وہ بھگت دونون
جہان سے جاتا رہے جسطرح کسی طفل کو تکلیف دنبل کی ہوجاتی ہو تو والدین جراح سے
اُسکو چِرواتے ہین اور وہ تھوڑی دیر کا دکھ ہمیشہ کی تکلیف کو دور کردیتا ہو درینصورت
بھگتون کو کسیطرح مصیبت اور تکلیف کا ہونا موجب تزاید بھگتی اور باعث پریم کلیان
کا ہو بھگونت دھام کی یہ مہما ہو کہ جس درجے کو برمہادک بھی نہین پہونچتے وہ درجہ بآسانی
نصیب ہوتا ہو + انتہا ۱۲ بھگونت جی دیوان شجاع الملک صوبہ دار آگرہ

भगवन्त

بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ کنج بہاری جی کے چرتر اور انکا سروپ اور پریا پریتم کے ہدگرہ کی محبت کا پرتوہ وعشق ہر وقت دل مین بسا رہتا تھا اور سوائے پریا پریتم کے دوسری طرف بھولکر بھی طبیعت نہین جاتی تھی امر و نہی کے طریق سے علیحدہ ہو کر جگل سروپ کے مادھری رس مین مگن رہتے تھے بیشنوی روپ دھارن کیے ہوئے بھجن اور بھاو کا شغل رکھتے تھے اور برندابن دھام مین مثل پریا پریتم کے بھاو تھا جو کوئی وہان کا رہنے والا وارد ہوتا تو اسکو بھگوت روپ جانکر زرو نعمت پیشکش کیا کرتے ایک دفعہ سوامین ہرداس جی ادھکاری مندر سری بہاری جی کے پریم بھگتی وبھاو مین لاثانی اور بھگونت موصوف کے گورو تھے اور بھگوت نے خود شیر برنج جن سے طلب کر کے تناول فرمایا طرف آگرہ کے تشریف لائے بھگونت جی نے حال انکی تشریف آوری کا سُنا اور کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائے اپنی استری سے صلاح کی کہ سوامین جی تشریف لاتے ہین انکی بھینٹ کیا کرنا چاہیے اُس پریم بھگا نے جواب دیا کہ سب گھربار مع دولت ونعمت وبھنڈار وطویلہ وغیرہ بھینٹ کردو صرف ایک دھوتی اپنے جسم مین رکھ لو بھگونت جی اپنی استری سے کمال خوش ہوئے اور فرمایا کہ پریم اور بھگتی کا رس بھگوت نے تیرے ہی نصیب کیا ہی یہ صلاح ان دونون بھگت کی سوامین ہرداس جی نے بھی سنی اور یقین کرلیا کہ بالضرور حسب صلاح خود عمل کرینگے کمال خوش ہوئے لیکن اُنکا مال ومنال لینا گوارا نہ کیا اور برندابن مین بلا ملاقات واپس آئے بھگونت جی کہ اپنے گورو کی خبر آمد آمد سُنکر کمال خوش ہو رہے تھے واپسی کا حال سُنکر ملول اور متفکر ہوئے اور صوبہ سے رخصت لیکر برندابن مین آئے جاترا وغیرہ کرکے انواع انواع بھگوت بھاو اور چرترون کے سُکھ سے آنند ہوئے اور خود بھگوت چرترون کا گرنتھ تصنیف کرکے بھگوت بھینٹ کیا ایک دفعہ بھگونت جی کو خبر پہونچی کہ صوبہ دار نے برج باسیون کو بعلت چوری کے گرفتار کرلیا ہی بیقرار ہوکر آگرہ مین پہونچے اور سب کو قید گران سے چھوڑ دیا ایک دفعہ برج باسیون نے بھگونت جی کا بالکل اسباب چرالیا بھگونت جی ازبس خوش ہوئے اور نہایت پریم اور بھاو سے جسم مین نہ سمائے کہ آس جیت چور منوہن نندکشور نے میرے مال کو مثل گوپیون کے ماکھن کے سمجھا بھگونت جی کی بھگتی اور بھاو کا بیان تحریر سے باہر ہی اب آنکے والا باوھو داس جی کا حال سُنیے

سلہ سُہاگ والی ۱۲

جب اُنکا اخیر وقت آیا اور لوگون نے علامات سے معلوم کرلیا تب پالکی مین ڈالکر
برندابن کو لے چلے نصف راہ طے ہوئی تھی کہ مادھوداس جی کو خبر ہوئی لوگون سے
پوچھا کہ کہان لیے جاتے ہو جواب دیا کہ جس دھام کے درشن دھیان مین رہا کرتے
ہو وہان لیے جاتے ہین مادھوداس جی نے فرمایا کہ جلد واپس چلو میرا جسم سری
برندابن کے لائق نہین خیال کرو کہ یہ جسم جلایا جاویگا اور بدبو اُٹھیگی پرایا پریم کو ناپسند
ہوکر باعث تخلل کھیل اور بہار بہاری بہارن ہوجاویگی ہرگز اس جسم کا لیجانا برندابن
मिहारन बिहारी
مین مناسب نہین اور اگر برندابن مین جانا ہی ضرور ہے تو جانے والا خود بخود جگل
سروپ کو پہونچ جایگا یہ فرماکر دنہیہ کو چھوڑدیا اور نت بہار مین جاملے ٭
नित्यविहार

हरिदास. ہرداس جی قوم بنیہ رہنے والے قریب کا ستی راوھابلبھی سنپردائین
پریم بھگت بسیار گن اور پوشیدہ بھگوت چرترون کا بہار جانے والے ہوئے ترازو سے
گویا اصلی مطلب شاسترون کی کمی بیشی دکھایا کرتے تھے جنہون نے نقارہ دیکر اپنے
عہد کو پورا کیا اور رادھابلبھ جی کے بھجن کا پرتاپ دکھایا بھگوت بھجن مین مضبوط اور
کانجاب مین مثل کامدھین کے تھے آفرین اُنکے والدین کو کہ جنسے ایسا بھگت پیدا
कामधेनु
زمانہ پیدا ہوا ہرداس جی موصوف نے عہد کیا تھا کہ برندابن مین دنہیہ تیاگ کرین اتفاقاً
بیماری تپ کی لاحق ہوئی اور طبیبون نے معالجہ سے جواب دیا تب اپنے رشتہ دارون سے
کہا کہ برندابن کو لے چلو چار دختر ناکتخدا تھین ہر بھگتون کو حوالہ کین اور خود ڈولی مین
سوار ہوکر بھگوت کے تصور اور دھیان مین مستقل بھجن اور کیرتن مین سادھان اندر
برندابن کے ہوئے ہنوز برندابن مین نہین پہونچے تھے کہ پران چھوٹ گئے لیکن
واسطے پورا کرنے عہد کے ویسا ہی جسم بناکر برندابن مین آئے اور شری رادھابلبھ
لعل جی اور گسائین سندرداس اپنے گورو کے پریم اور بھاؤ سے درشن کرکے مستفید
ست سنگ اور بھگوت چرترون کے ہوئے اور چیر گھاٹ پر اشنان کرکے اُس دنہیہ کو
چھوڑدیا ہمراہیان بعد جلانے نعش کے مغموم دلگریان برندابن آئے اور سب حال
بخدمت اُنکے گورو و دیگر اشخاص کے بیان کیا گسائین جی نے فرمایا کہ تم فکر اُنکے
عہد کی ہرگز نہ کرو کل ہرداس جی ہمارے پاس آئے اور گفتگو کری اور بھگوت درشن کرکے
بعد اشنان جمنا جی کے دنہیہ کا تیاگ کیا سب کو بھگوت بھجن کا اعتقاد ہوا اس خبر سے

اگر کسی کو اعتراض ہو کہ جو ہرداس جی ایسے سمرتھ تھے کہ دوسرا جسم ظاہر کر لیا تو پہلے
جسم کو برندابن میں کسواسطے نہ لے آئے واضح ہو کہ اگر اس جسم کو لاتے تو برندابن میں
جلایا جاتا اور بدبو اسکی رادھا بلبھ جی کو پہونچتی اسواسطے اُس جسم کو راہ میں چھوڑ دیا اور
جسم جدید بنا کر جابجا درشن کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ ہرداس جی کو کچھ نفسانیت ظاہر
کرنے اس بات کی نہ تھی کہ عہد میرا پورن ہویا نہو بلکہ خود بھگوت کو انکا عہد پورا کرنا ضرور
ہوا کسواسطے کہ پدم پوران وغیرہ میں وعدہ مستقل کیا ہو کہ میرے بھگت جو خواہش
کرتے ہیں وہ پورن کیا کرتا ہوں علاوہ ازاں بھگوت کو شہرت اس بات کی ضرور ہوئی
کہ میرے بھگتون کا عہد کبھی خلاف نہیں ہوتا ۔ کتھا ۲۲۶ **मधुगुसाई.** مدھو گسائین
کہ مدھو سری رنگ مشہور تھے پریم رنگ پریا پریتم وسری برندابن کے ہوئے باشتیاق
درشن و قیام سری برندابن کے ترک خانمان کرکے بنگالہ سے آئے جب جا بجا اور درشن
کر چکے تب تمنائے شا کچھات درشنون کی ہوئی اور برج کشور کشوری کی پریم منوہر دلربا
مورتی کے تصور میں چھکے ہوئے ہریک بن و کنج میں تلاش کنان سری کرشن پھرنے لگے خورد و خواب دن رات
سردی گرمی کا خیال یک قلم دل سے دور کیا بھگت بھاون مہاراج نے جو یہ شوق اور پریم انے
بھگت کا دیکھا تو جمنا کے کنارہ قریب بنسی بٹ کے اُس سروپ سے درشن دیئے کہ پریم سوبھا گن
شیام سندر سروپ سر پر مور مکٹ کانون میں کنڈل بانکا مغرق بہ زری آور گھنٹا پہنے ہوئے
جواہرات کے ابھوکھن ہریک انگ پر سوبھت ایک ہاتھ میں مرلی اور دوسرے میں چھڑی اپنے
سکھا اُن کے ساتھ کھیل اور بازی میں مصروف ہیں گسائین جی کو یہ روپ انوپ دیکھکر کچھ خبر نہ رہی
پریم آنند میں مگن ہو کر بے تماشا دوڑے اور قدم مبارک میں لپٹ گئے بھاگ کی بڑائی گسائین
جی کی کسطرح لکھی جاسکے کہ جس پورن برہم سچدانند گھن کے چرن رج کو برہما دک خواہش کرتے ہیں
وہ انکی بھگتی و پریم کے بس ہو کر خود ظاہر ہوا ۔ کتھا ۲۲۷ گسائین بھوگر بہ جی پریم بھگت
مادھو جی آپا سک ہوئے گھر بار کو ترک کر کے برکت ہو گئے اور برندابن میں آکر مستقل باس کیا اس لفظ
سے یہ مطلب ہو کہ سوائے اُس پریم دھام کے اور کسی طرف دل کو رغبت نہو وے بموجب
قول کسی پوران کے کہ برندابن سے باہر آکر کروڑون تیرتھ اشنان کئی ہون یا خود بھگوت حاصل ہوتا ہو
لیکن برندابن کی خاک اور برج سے یہ جسم کبھی علیحدہ نہووے سو ایسی ہی استقلال سے
گو بند دیو جی کے کنج میں قیام کر کے انسی بھاونا سے روپ مادھری پیا پریتم میں محو اور مستغرق

رہا کرتے اور اُس روپ کا لطف اور مزہ اسقدر حاصل تھا کہ خورد و نوش ظاہری اکثر بھول جاتے
دل و جان و عقل و قیاس اور سب حواس روپ انوپ کے جھنڈوں میں ایسے لگائے کہ دوسری
طرف ہرگز رجوع نہوئی + کتھا ۶۲ कासीश्वर گسائیں کاشی ایشر جی پریم بھگت ہوئے پہلے
اَبدھوت تھے بھگوت بھکتی کا رنگ جو چڑھا تو کمال اعتقاد سے پرشوتم پوری میں آئے اور
सर्वभूत سر کرشن چیتن مہا پربھو کے چیلے ہوئے پھر گورو کی اجازت سے سری برندابن آئے اور وہاں کی
سیوا پوجا اور بھکتی کو ایسا چیکر پریم میں مگن اور کرتارتھ ہوگئے چند روز میں آنکی بھاونا اور محبت ایسی
مشہور ہوئی کہ سری گوبند دیو جی مہاراج کی پوجا سیوا اونکو تفویض ہوگئی اور شب و روز بھاوت
سرنگار اور سیوا میں رہنے لگے بھگوت کے لاڈ لڈانے میں ایسا دل لگایا کہ کچھ خبر اپنے اور بیگانے کی
نہ رہی اور روپ انوپ مادھری کے لطف اور اُس رس کی لذت کے روبرو سب لذت اور لطف
ہر شے جہان کے تا برہم لوک وغیرہ ناچیز اور بے حقیقت ہوگئے + کتھا ۶۳ प्रबोधानन्द.
پربودھانند سرستی سنیاسی چیلہ سر کرشن چیتن کے بھاوت بھگت پریم رنگ مثل پارشد کے
ہوئے پیا پریتم کا بہار اور کنج کھیل کے رس کا بیان اپنی تصانیف میں ایسا لکھا کہ جسکو پڑھ
سنکر کڑوروں بھگوت بھگت پریم اور پریم آنند میں مگن ہوئے اور ہوتے ہیں جگل سروپ کے
بلکہ چند روز ان میں اپنا دل مثل چکور کے لگایا اور برندابن باس کا جو آنند اور سکھ ہی اسکو
جہان میں روشن و مشہور کیا یعنے اُس سکھ کے روبرو سب دھرم کرم و آنند بے حقیقت
دیکھ ہے اس اشلوک کا عمل بعینہ آپسے ہوا کہ جان جاوے تو جاوے اور سب بندگی
اور نیم بھی اور دھرموں کا ناس ہووے تو ہو اور سب امراض و دیگر آفات آجاویں
تو آجاؤ اور لوگ بدزبانی و سخت گوئی و بے عزتی کریں تو کرو لیکن ہے نارایں بھول کر
بھی دل میں یہ خیال نہ آوے کہ برندابن سے باہر جاؤں + کتھا ۶۴ लालमती-
آدمی جسم کو پا کر جو فائدہ کہ ہونا چاہیے وہ لعلمتی جی نے اٹھایا کیا معنی کہ جا بجا شاستروں میں
لکھا ہے کہ آدمی جسم نہایت مشکل سے ملتی ہی اور اُسکے حاصل ہونے سے یہ سود و بہبود ہی کہ پھر جسم نہ
یعنے آواگون سے رہائی ہووے اور وہ رہائی بلا بھگوت بھکتی غیر ممکن ہی سو جب کسی نے بھگوت
بھکتی اختیار کی وہ آدمی ہی ورنہ وحشی یعنے خوک سگ خر وغیرہ میں اور آدمی جسم میں کچھ فرق
نہیں لعلمتی جی کو وہ بھگوت بھکتی نصیب ہوئی کہ سواے گور شیام کے چرن کملوں کے
تعلق کسی طرف توجہ نہ تھی گورو جی کے کہنے سے یہ مطلب ہی کہ جگل سروپ کے لاڈ لڈانے

مین مگن رہتے تھے اور چونکہ لعلتی جی باتسل آپاسک معلوم ہوتے ہین اسواسطے مصنف
بھگت مال نے گورشیام کی محبت کا لفظ لکھا ورنہ پریا پرتیم بالکشور کشوری کا لفظ لکھتے جنکی
محبت لعلتی جیو کو نند نندن اور برکھبان نندنی مین تھی اسیقدر جمناجی سے اور بیج کے
کنجون سے اور بنسی بٹ وغیرہ بھگوت کے کھیل استھان سے اور بیج بیج سے اور گوکل کے
گوروکل سے اور بارہ بن اور متھرا پوری اور گوردھن سے تھی اٹل یعنے مستقل باس سری
برندابن مین کر کے اعتقاد کامل اور بھاو بشیار کو مضبوط کیا اگرچہ باتسل آپاسنا لعلتی جی گوکلستھ
کے سیوک تھے لیکن دھام نشٹھا کا اعتقاد اور جس قاعدے سے وہان کا باس چاہیے وہ
بالکل لعلتی جی مین پایا گیا اسواسطے دھام نشٹھا مین درج کیا

نشٹھا چہاردہم در مہا بھگوت نام مشتمل بر کبتا پنج بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی گھٹ گون رکھیا اور پرسرام اوتار کو دنڈوت ہین
کہ واسطے دور کرنے بھار زمین کے اکیس دفعہ چھتریون کو قتل کر کے براہمنون کو راج دیا اور
یہ اوتار بموضع جمنا میا کہ شتدری نیج کو ہوا اگرچہ بھگوت نام کا لینا منجملہ کیرتن کے ہے لیکن
چونکہ سمرن سے علاقہ زیادہ تر رکھتا ہے اسواسطے جدا نشٹھا مقرر ہوئی علاوہ ازان جو چار
قسم کی آپاسنا یعنے نام دھام لیلا روپ شاسترون مین لکھی ہین تو نام کی آپاسنا بدرجہ اول ہے
اسواسطے بھی کیرتن سے علحدہ نشٹھا لکھنی ضرور جانی مہا بھگوت نام کی اگرچہ سب بید اور
پرانون نے بیان کی لیکن مقر ہوئے کہ نہین کہی جاتی جسقدر بھگوت کی مہا وحیرتہ بے قیاس
وبشیار ہین اسیقدر نام کی مہان اور نام بھی اننت ہین شیش جی ہزار زبان سے ہر وقت
نئی صفت سے بیان کرتے ہین لیکن پار نہین پاتے شیو جی مہاراج کا جیون دھن اور پران
اور دھار ہے اسواسطے اور دھار کے سنسار سمندر سے یہ نام بھگوت کا وانی اور کافی ہے کچھ ضرورت
کسی اور سادھن کی نہین اور صفت یہ ہے کہ کسی حالت مین اور کسی طرح بتوجہ خواہ بلا توجہ نام
کا ورد ہو بلاشک وبے شبہ بھگوت حاصل ہوتا ہے اسکند پران مین قول ہے کہ بھگتی سے
خواہ بلا بھگتی بھگوت نام کا اوچارن سب گناہون کو دور کر دیتا ہے جس طرح قیامت کی آگ
تمام جہان کو ناس کر دیتی ہے بھاگوت کا قول ہے کہ اوشدھی بدون جانے جس طرح اپنا عمل کرتی ہے
اسیطرح بھگوت نام بغیر دانستگی مین اپنا پھل دیتا ہے گسائین تلسی داس جی نے فرمایا ہے کہ جو جو

یا بلا توجہ یا بحالت رنج یا بغیر دانستہ نام کا لینا آنند کا کرنے والا ہی دیگر سادھن ایسی ہین کہ
اُنسے باخراجات خواہ بکاہش تن خواہ بترک خانہ خواہ بمحنت شاقہ بہ مشکلات تمام وبدیر
مطلب حاصل ہوتا ہی اور بھگوت نام بلا کسیطرح کی محنت و مشکلات وغیرہ کے جلد تر و فی الفور
مقصود دنیوی کو پہونچا دیتا ہی نرسنگھ پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ جو میرے نام کا جپ
کرتے ہین مع اپنی کرورون پشت کے میرے دھام کو پہونچتے ہین بشن رہس مین لکھا ہی
विष्णुरहस्य
کہ وہی پرم گیان والا ہی اور وہی پرم تپ والا ہی جو بھگوت کا نام لیوے رام رکچھا مین
रामरक्षा
بسوامتر جی فرماتے ہین کہ رام رام خواہ رام بھدر خواہ رام چندر جو کوئی سمرن کرتے ہین انکو
کبھی پاپ نہین ہوتا اور دونون جہان کی مراد حاصل ہوتی ہین اسکند پوران کا قول ہی کہ
راجسوے و اسمید جگ اور ادھیاتم گیان وغیرہ کا خلاصہ بھگوت نے اپنے نام مین رکھدیا ہی
یعنے سب کا پھل نام سے ہوجاتا ہی اگر یہ اعتراض ہو کہ جس آدمی کا نام لیکر پکارتے ہین تو فوراً
آجاتا ہی اور ایشر کا نام ہزارہا دفعہ لوگ لیتے ہین ایشر نہین آتا اسکی کیا وجہ ہی سو واضح ہو کہ
جس آدمی کو پکارا جاتا ہی کسیطرح کی بے اعتقادی اُسکی جان لینے اور شناخت مین نہین ہوتی
اسیطرح جب نام کو بھی اُسی اعتقاد سے کہ بضرور یہ نام بھگوت روپ ہی اور اس نام سے سوا
اور کوئی پناہ اور وسیلہ نہین اور یہ نام ہی سب دنیا و دین کے دینے کو مالک و مختار ہی
لیا جاویگا بیشک فی الفور بھگوت موجود ہوجاویگا اور اس باب مین ایک تمثیل یاد آئی کہ
راجہ منصف و دھرماتما کے دربار مین ہزارہا مستغیث جاتے ہین منجملہ اُنکے اکثر تو ایسے ہین
کہ نہ قاعدۂ استغاثہ سے واقف ہین اور نہ راج دربار کے جانے سے نہ کوئی وسیلہ ہی اور
نہ راجہ کے مزاج سے واقفیت رکھتے ہین صرف اپنی واویلا سے کام ہی اگرچہ بسبب
نصفت مزاجی راجہ کے اپنے انصاف کو پہونچتے ہین لیکن جو توقف ہوتا ہی وہ بیوقوفی
اور حماقت اُن مستغیثان کی ہی راجہ کا کچھ قصور نہین اور بعض لوگ ایسے ہین کہ راج دربار کے
قواعد سے واقف ہین اور کارندگان سے ملاقات ہی ایسے لوگ جسوقت دربار مین
گئے اسیوقت اپنی کوشش اور کارندگان کی مہربانی سے اپنا مطلب حاصل کرلائے
اور کمتر ایسے ہین کہ صرف برائے خوشنودی راجہ کے حاضر ہوتے ہین اور کبھی کسیطرح کی
درخواست نہین کرتے سو ایسے شخص کا خود راجہ مطلب برار کر دیتا ہی اُنکی ضرورت
عرض معروض کی نہین ہوتی سو یہ نام بھی مثل راجہ منصف کے ہی موافق لیاقت ہر ایک

مستنیت یعنے حسب اعتقاد جاپک کے مراد کو پہونچا دیتا ہی اگرچہ تلوار مین اصلی طاقت
یہ موجود ہی کہ تابہ آہنی کے دو ٹکڑے کر دیوے لیکن کمزور کے ہاتھ سے اچھی طرح خط بھی
نہین آتا اور زوری طاقت کے ہاتھ سے فوراً دو ٹکڑے ہوجاتے ہین یہ ہی حال نام کے
اعتقاد کا ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ بلا توجہ دل نام کے لینے سے جدا نہین ہوتا اور دستور
ہی کہ نام کے پکارنے سے نامی موجود ہوجاتا ہی سو وہ بھگوت کہ سب جگہ اور قریب تر
موجود ہی نام کے پکارنے سے کیون نہ آویگا خواہ بتوجہ دل پکارا جاوے یا بلا توجہ دل
قطع نظر از شہادت نظر اشلوکہاے اجامیل کا ذکر اس نشٹھا مین ہوگا کہ دکھ مین بھگوت کا
نام لیا تھا اور پرم دھام کو گیا اور بالمیک جی کی کتھا کیرتن نشٹھا مین تحریر ہوئی کہ انکو مطلق
بھگوت کی معا معلوم نہ تھی اور نہ نام کی اور اگر کسیکو خواہ یہ استبداد ہو کہ جب توجہ دل
اور محبت کامل ہوگی تب ہی بھگوت حاصل ہوگا تو واضح رہے کہ بموجب قاعدہ مسترہ کے
ابتدا مین محبت و توجہ کسیکو نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو بہت کم لیکن وہ نام ہی اعتقاد اور
توجہ دلی کو روز بروز ایزاد کرکے منزل مقصود کو پہونچا دیتا ہی جسطرح طفل خورد سالہ
کہ اوسکو علم مین نہ اعتقاد ہوتا ہی نہ توجہ دل معلم کے خوف سے حروف بتلائے ہوئے
اُسکے کہتا رہتا ہی لیکن شدہ شدہ معتقد متوجہ علم کا ہوکر عامل و فاضل ہوجاتا ہی اسیطرح
بھگوت نام کا ورد توجہ اور اعتقاد دونون پیدا کردیگا ورنیولا اکثر لوگ ظاہری بھجن
اور نام لینے کو اچھا نہین کہتے اور یہ بات بناتے ہین کہ بلا توجہ دل کیا ہوتا ہی سو وہ
لوگ کبھی کسی مطلب ظاہری اور باطنی کو نہین پہونچتے اور نہ کبھی انکی ضلالت و گمراہی
رفع ہوتی ہی بیشک مثل سگ دیوانہ کے ہین کہ عف عف کرتے مرجاوینگے اول تو اُنکے
ناس کرنے کو گناہ عدم تسلیم حکم شاستر کا کافی ہی یعنے شاسترون مین تو یہ حکم ہی کہ ظاہری
اور بلا توجہ دل نام لینے سے مغفرت ہوتی ہی اور وے لوگ خلاف اُسکے بیان کرین
تو بہر حال مرتد و گنہگار رہوئے علاوہ ازان صرف ظاہری بھجن سے توجہ بجانب دل ہوتی
ہی سو جبکہ آن مرتدون کو اول ہی درجہ سے نفرت ہوئی تو درجۂ ثانی کب نصیب
ہوگا اور درین صورت سب عذاب جنم مین گرفتار رہینگے سگ دیوانہ کی تمثیل سے
یہ مراد ہی کہ بسبب نثار اعمال قبیحہ کے اُنکی عقل جاتی رہی ہو باریک مطلب سمجھنا فہ علیحدہ
رہا موٹی باتون پر غور نہین ہوتا یعنے ظاہری سرد آب کا غسل اور آگ سے تاپنا

ظاہری حسن یا کسی کی بات یا خوشبو بدبو وغیرہ تو دل پر فوراً اثر کر جاوے اور بھگوت
نام ایسا ہوا کہ وہ ظاہر مین کہا ہوا کبھی اثر نہ کرے واہ خوش فہمی اور ذہانت
اور افسوس ہی کہ ایسے مشہور امور پر نگاہ نہین ہوتی کہ آہن کو سنگ پارس دانستہ
لگ جاوے یا غیر دانستہ بالضرور طلا کر دیتا ہی آگ مین کوئی چیز دانستہ ڈالو یا غیر دانستہ
بالضرور خاکستر ہو جاتی ہی آب حیات کو کوئی شخص دانستہ نوش کرے یا غیر دانستہ بالضرور
زندہ ہو جائیگا اسیطرح بھگوت نام کو کوئی شخص غیر دانستہ و بظاہر لیوے خواہ دانستہ
و از باطن بالضرور بھگوت روپ ہو جائیگا الغرض نام مبارک میرے سوامین کرپا سندھ کا
کسیطرح اور کسی حالت مین لیا جاوے واسطے مغفرت اور دینے ہر چہار مطالب کے
وافی اور کافی ہی کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین اور نہ اس سے بہتر کوئی پناہ
اور سہارا نظر آتا ہی ست جگ مین طرح طرح کے کرم اور تریتا مین جگ وغیرہ اور
دواپر مین بھگوت پوجن مقدم تھا اور کلجگ مین کہ گناہون کا مجسم ہی سوائے بھگوت نام کے
کوئی تدبیر بہتر و آسان تر بھگوت وشاستر نے نہین فرمائی بھاگوت کا قول ہی کہ جس حالت
مین مہاپاپی دکھ سے نام لیکر سنسار سمدر کو اوتر گئے اگر دانستہ نام لیوینگے تو انکا کیا کہنا
ہی رام اشومیدھ راج مین لکھا ہی کہ رام نام برہم ہتیا وغیرہ کا دور کرنے والا ہی بھاگوت
کا قول ہی کہ کیسا ہی کسیکو دکھ ہو اور کیسا ہی ہوس لذائذ دنیا کا ہووے اور کیسا ہی گنہگار
ہو بھگوت نام کی بدولت سب گناہون اور دکھون سے چھوٹ کر پرم آنند کو پہونچ
جاتا ہی واسطے مطالب دنیاوی کے بھگوت نام سے سواے اور کوئی سادھن ایسا نظر
نہین آتا کہ کامیاب کرے چنانچہ تحریر ہوا اور مشہور بات ہی کہ جب کسیکو کچھ دکھ ہوتا ہی
یا کسی مطلب کی خواہش ہوتی ہی تو برن بٹھلاتے ہین اور بھگوت نام کی بدولت مطالب
مطلوبہ کو فائز ہوتے ہین واضح ہو کہ ورزہ اور جپ بھگوت نام کا ہر وقت اور ہمیشہ
کمال ضروری اور فرض ہی لیکن کمال فرض ورفرض یہ ہی کہ ساڑھے تین کروڑ آدمی کے
جسم پر بال ہین سو مدت العمر مین ایک دفعہ بحساب فی بال ایک نام کے ساڑھے تین کروڑ نام
پورے کر دینے چاہیین اور اکیس ہزار چھ سو دم ہر روز ہ آتے ہین سو اسقدر نام ہر روز
جپ لینے واجب ہین تا کہ کوئی دم نام سے خالی نہ شمار ہو اسقدر نام تین چار گھڑی مین
پورے ہو جاتے ہین یعنے سوا ڈیڑھ گھنٹہ مین اور یہ ضرور نہین کہ ایک جگہ بیٹھ لیے جاوین

بلکہ چلتے پھرتے بات کرتے جسطرح ہوسکے پورے کرنے چاہیے معلوم رہے کہ یہ دونون
فرض اُن اشخاص کے واسطے تحریر ہوئے ہین جنکو نام لینے مین محبت نہین اور جنکو
بھگوت نام مین محبت ہی اور ہر وقت بھگوت کا نام کا درد رکھتے ہین انکو ایک پل و لمحہ بلا نام
نہین گذرتا اُنکے واسطے کوئی قاعدہ تحریر کرنا کیا ضرور ہی کہ اُنکا جیون دھن بھگوت نام ہی
واضح ہو کہ جسقدر ثمرہ بھگوت کے جلد ملنے کا زبان سے نام لینے مین حاصل ہوتا ہی اُس سے
دہ چند حلق کے نام لینے سے اور حلق سے دہ چند دل یا بذریعہ پاس انفاس کے
نام لینے سے ملتا ہی اور یہ ضرور نہین کہ صرف اجپا منتر بذریعہ پاس انفاس جپا جاوے بلکہ
جو جس دیوتا کا اُپاسک ہی اُسکے واسطے اُسی دیوتا کا منتر اجپا منتر ہی نصف منتر بروقت
آنے دم کے اور نصف بروقت نیچے کو جانے کے کہنا اُسکا نام پاس انفاس ہی مثلاً رام نام
جپنا ہو تو حرف را بروقت اوپر کو آنے دم کے کہا جاتا ہی اور حرف میم وقت نیچے کو جانے کے
آپ مین ذرا سمجھ اور خیال کر کہ تو بھگوت انس سے ہوا ہمیشہ ایک رس ہر کاس دان
گیان انند سروپ ہی کبھی ایسا نہین ہوا کہ جو تو نہ تھا یا آیندہ نہوگا نہ کبھی تجھکو سوت ہی نہ کبھی
پیدا ہوتا تیری رگھنندن سوامین کے چرن کملون سے بگھ ہو کر اس نوبت کو پہونچا ہی
کہ طرح طرح کے عذاب دوزخ و بہشت و انواع انواع کی مصیبت چوراسی لاکھ جسم کی تیرے
نصیب ہین زن و اطفال و دولت و مکان و دوست وغیرہ جو کبھی کسی حالت مین تیرا
فائدہ و نقصان نہین کر سکتے اُنکو اپنا قدیم سمجھکر اُنکی فکر مین غلطان پیچان رہتا ہی بس
اپنے اوپر رحم کر اور اُس سروپ کے چنتون مین رہا کر کہ جو دیباچہ مین لکھا آیا تاکہ مایا کے
جال سے تیری رہائی ہو کر بیانند سروپ کی پراپتی ہو۔ کتھا اجامل

اس جنم سے پہلے براہمن تھا اور جنگل مین ریاضت شاقہ کیا کرتا تھا بخیال ایک عورت
چانڈالی کے مرا اگرچہ اُس جنم مین بھی بشہر قنوج براہمن کا جسم پایا لیکن ابتدا سے کرم ناقص
تھے ایک عورت فاحشہ کو دیکھکر عاشق ہو گیا اور اُسکے ساتھ رہنے لگا ایسے اعمال قبیحہ
مثل صید افگنی و چوری و دزدی و قمار بازی وغیرہ سے زیست کرتا تھا کہ ذکر اُنکا اچھا
نہین ایک دفعہ چند بھگوت بھگت اُس شہر مین وارد ہوئے اور واسطے قیام کے کسی
سادھو سیوی کی تلاش کر رہے تھے چند دشٹون نے واسطے مضحکہ اور تمسخر کے اجامیل کا
گھر بتلا دیا سادھو موصوف نادانستہ اُسکے گھر آئے اور اجامیل نے مع اپنی استری کے

دست بستہ استادہ ہوکر کمال اعزاز اور اکرام کیا اور خدمت گزاری رسوئی وغیرہ مین حاضر
رہکر خوب سیوا کری بروقت فرصت اپنا حال اُنکی خدمت مین گزارش کیا اور عاجز ہوکر
قدم پکڑ لیے ہر بھگتون کو کمال رحم اُسکے حال پُر اختلال پر ہوا اور بروقت روانگی کے یہ
اُپدیش فرما گئے کہ ابکی دفعہ جو پسر تولد ہووے تو اسکا نام نارائن رکھنا چنانچہ اجامیل نے
بروقت تولد فرزند کے موافق اُپدیش کے عمل کیا اور اُس پسر کو کمال عزیز رکھتا جب عمر
اجامیل کی آخر ہوئی اور جمدوت روح قبض کرنے لگے تو بڑا دُکھ ہوا اور بامید چھوٹنے کے
اُس دُکھ سے پکارا کہ ہے نارائن نام مذکور زبان سے برآمد ہوا ہی تھا کہ پارشد نارائن جی کے
اُسیوقت پہونچے اور جم دوتان کو مارکر نکال دیا اجامیل کو بمان پر سوار کیا اور بہ ہم
اوتساہ سے بیکنٹھ مین لے گئے جمدوت پاس جمراج کے نالشی ہوئے کہ اجامیل نے
بھگوت نام وقت مرگ کے کچھ بھگتی اور اعتقاد سے نہین لیا تھا اُسکے پسر کا نام نارائن
تھا اُسکو پکارا تھا باوجود آن بھگوت پارشدون نے ہمکو نکال دیا اور مارا جمراج نے
فرمایا کہ جس حالت مین نارائن کا نام زبان سے برآمد ہوا تو اور کونسا دھرم کرم و نیک عمل
باقی رہا کہ اجامیل کو کرنا ضرور ہوتا تم بیوقوفون کو اس بات اور بھگوت نام کی مہما کا کچھ خیال
نہوا خوب ہوا کہ تمکو سزا ہوئی آیندہ خبردار رہو کہ جہان بھگوت نام کا اُچارن کسیطرح ہووے تو وہان
ہرگز نہ جاؤ کسواسطے کہ جہان بھگوت کا نام ہی وہان جمدوتون کا کیا کام جب اجامیل پرم دھام
کو فائز ہوا تو زن فاحشہ بھی دل لگا کر اُسی پرم گت کو پہونچی واہ واہ پرتاپ بھگوت نام کے
کہ کہان تو اجامیل کے گناہ عظیم اور کیا درجہ صرف دھوکے سے نام لینے کی بدولت ملا
اگرچہ اس چرتر مین مہاست سنگ کی اور یہ بات کہ بھگوت بھگت کو کیا ہی کو سنگ آدر صحبت
وغیرہ نمایاں ہو لیکن اسکا اس نہین ہوتا کہ بھگوت نے ادھیاے نہم گیتا جی مین وعدہ مستقل
کیا ہی بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن نام مہما پر زیادہ تر غور اور خیال واجب ہی کہ جو نا دانستگی سے
یہ درجہ حاصل ہوا تو بحالت دانستگی نام لینے سے نہ معلوم کیا مراتب نصیب ہونگے
ہو کتھا ہے ایک راجہ پرم بھاگوت ایسے ہوئے کہ سب بھگوت کا سمرن بھجن پوجا کیرتن وغیرہ
ہر وقت دل مین کیا کرتے اور کسی سے وہ حال دلی اپنا ظاہر نہ کرتے اگرچہ دل سے تارک
سب راج کاج و دنیا کے تھے لیکن بظاہر ایسے شاق لذائذ کے لوگون کو معلوم ہوتے تھے
کہ گویا مطلق بھگوت کی طرف توجہ نہین استری راجہ موصوف کی ہر بھگت تھی دلمین خیال کیا

کرتی کہ اگر راجہ کسیطرح بھگوت کی طرف رجوع ہو تو خوب ہو اور چونکہ حال دل راجہ سے ناواقف
تھی اسواسطے افسردہ خاطر رہتی تھی ایک رات بحالت خواب وبیخبری کے بھگوت نام
راجہ کی زبان سے برآمد ہوا رانی سنکر بکمال خوش ہوئی صبح ہی نوبت نقارہ وغیرہ بجوائے
اور خیرات کری راجہ نے سبب اُتساہ اور خیرات کا پوچھا جواب دیا کہ آج آپ کی زبان سے
بھگوت نام برآمد ہوا ہی اسواسطے یہ خوشی وخیرات ہی راجہ نے پوچھا کہ کیا حقیقت مین نام میرے
مُنہ سے نکل گیا رانی نے جواب دیا کہ البتہ راجہ نے سُنکر فرمایا کہ اصل جان تو بھگوت کا
نام تھا اگر وہی نکل گیا تو یہ جسم کس کام کا ہی یہ کہکر فی الفور جسم کو چھوڑ دیا اور پرم پد کو پایا
رانی نے جو یہ حال بھگتی اور بھاؤ پوشیدہ راجہ کا دیکھا تو مہا حیرت اپنے پرم بھگت اور رنج
اپنی نادانی سے بکمال مضطرب وبیقرار ہوئی بیہوش وحواس محو بھگوت بھاؤ اور راجہ کے
پریم کی ہوکر پران تیاگ کردیئے اور جس پرم دہام کو راجہ موصوف گئے تھے وہان پہونچی
فی الحقیقت جس کسیکو بھگوت نام سے محبت نہین وہ مثل مردہ کے ہی اور جسکو اُس نام
مبارک سے عشق ہی وہ زندہ جاوید + کتھا اگرچہ بھگوت ہمیشہ اور ہر جگ مین اپنے
بھگتون پر کرپا اور انگرہ کرتے آئے لیکن کلجگ مین تو اسقدر منظر رحم اور پرورش کی ہی
کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا وجہ یہ ہی کہ اس جگ مین بھگوت نے اپنے نام مبارک کو وہ بزرگی
اور معجزہ عنایت فرمایا ہی کہ جو مقاصد ہر دو جہان کے دیگر جگون مین جگ تپ وید جاپ وغیرہ
سے حاصل ہوتے تھے وہ سب صرف نام کیرتن سے حاصل ہوجاتے ہین اور پہلے جگون
مین باوجود عبادات شاقہ وجگ وغیرہ کے حصول بھگوت کا عرصہ کثیر مین ہوتا تھا اور اس کلجگ مین
نام کی کیرتن سے بہت جلد ہوتا ہی کہ بہ نسبت دیگر عبادت ہاے کے نام کیرتن بہت آسان ہی
اور بلا خرچ وبے تردد سب کو حاصل ہوتا ہی ایک براہمن بھگوت بھگت کا ذکر ہی کہ اپنی استری کو خسرال سے
لیے آتا تھا راستے مین ٹھگ مل گئے براہمن نے ٹھگون سے پوچھا کہ کہان جاتے ہو انھون نے
جواب دیا کہ جہان تم جاتے ہو اور ہم تمکو احتیاط تمام پہونچا دینگے بلکہ جس راستہ کو تم جاتے ہو
یہ راہ اچھی نہین ہم براہ راست لے چلینگے ہمارے ساتھ چلو براہمن کو ان ٹھگون کی گفتگو پر
اطمینان ہوا اور کہا کہ ہمارا تمہارا کیا ساتھ ہی تم ہم سے علٰحدہ چلے جاؤ اور ہم علٰحدہ
بطور خود جاوینگے ٹھگون نے گفتگوے لباسی سادھنا اور دھرم کی کہکر اقرار کیا کہ
تمہارے ہمارے بیچ مین سری رام چندر رہین ہم تمہارے ساتھ کسیطرح کی دغا نکرینگے

براہمن کو تب بھی اندک سے بے اطمینانی رہی لیکن براہمنی نے سمجھایا کہ یہ لوگ سری رام چندر
کے ضامن رہنے ہین اس نام سے سواے اور کیا باعث یقین کا ہوگا براہمن اپنی استری سے
بہت خوش ہوا اور دونون بھگوت نام کا اعتقاد کرکے چلے جب جنگل لق و دق مین ہو گئے
تو ٹھگون نے براہمن کو قتل کیا اور مال و اسباب لیکر مع استری کے روانہ ہوئے راہ مین
وہ استری بار بار پیچھے پھر کر دیکھتی تھی ٹھگون نے پوچھا کہ تیرا شوہر مارا گیا اب کسکو دیکھتی ہے
استری نے جواب دیا کہ اُس شخص کو دیکھتی ہون کہ جسکو تمنے ضامن دیا تھا ٹھگ اسکو نادان
جانکر ہنسے اور کہنے لگے کہ اری بیوقوف رام چندر کہان ہین سب کہنے ہی کی بات ہے استری مگر وہ
ہرگز غیر معتقد نہوئی اور بدستور انتظاری دھنش بان دھاری کی دیکھتی رہی سری رگھنندن
سوامین اعتقاد کامل دیکھکر گھوڑے پر سوار پاشنہ کوب تشریف لائے اور جسقدر ٹھگ
تھے انکو قتل کرکے براہمن کو زندہ کر دیا اور ایسے اُنکی بھگتی اور اعتقاد کے بسی بھوت
ہوئے کہ بطور محافظان ہمراہ اُنکے تا بخانہ آئے پھر انتردھیان ہو گئے واضح ہو کہ ٹھگون کے
ہاتھ سے جو براہمن کو اول دکھ ہوا تو یہ سبب تھا کہ جب ٹھگون نے بھگوت کو ضامن دیا
تو براہمن کو بے اطمینانی رہی تھی اگر باطمینان اعتقاد کامل کرکے ٹھگون کے ساتھ ہو لیتا
تو ہرگز دکھ نہوتا + کتھا कबीर. کبیر جی کاشی مین بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ جنکی بھگتی
اور پرتاپ اور معجزات مشہور و زبان زد خلائق ہین جنہون نے بھگوت بھگتی سے خلاف امور کو
ادھرم جانا یعنے جوگ و جگ و دان و برت وغیرہ بلا بھگوت بھجن اور بھاؤ کے سب فضول
اور ناحق تصور کیے اور فی الحقیقت شاسترون کا بھی مطلب خاص یہی ہے کہ دیگر سب سادھن
یعنے جوگ جگ تپ دان وغیرہ مثل صفر کے ہین اور رام نام مثل ہندسہ کے اگر رام نام کا
ہندسہ موجود ہے تو وے جوگ جگ وغیرہ صفر رام نام ہندسہ پر ازیاد ہوکر سب دس گنے
ہو جاتے ہین اور اگر رام نام کا ہندسہ نہین تو سب وے صفر ناحق اور خالی از کار
بلکہ بیجاے ندارد کے ہین اور مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ جو سادھن ہو وہ واسطے حصول
بھگتی اور محبت رام نام اور بھگوت کے ہو نہ براے دیگر مزخرفات دنیاوی و بہشت وغیرہ
کے کبیر جی نے ایک ایسا گرنتھ بنایا کہ جسکو ہر فریق والا تسلیم کرے اور بلا تعصب واسطے
مغفرت ہر ایک کے کارآمد ہو بھگوت بھجن بلا تزلزل کرنے والے ایسے تھے کہ بھجن کے
روبرو برن آسرم کے دھرم سب ناچیز تصور کیے اگرچہ کتھا انکی بکثرت زبانزد ہین لیکن جو

کچھ بموجب شرح بھگت مال کے دریافت ہوئی وہ لکھی جاتی ہین ابتدا سے قوم ونات کے
قواعد وغیرہ کو ترک کرکے بھگوت بھجن مین مصروف رہتے تھے غیب سے آواز آئی کہ تلک
و مالا وغیرہ بھگوت بھگتون کا روپ دھارن کرو اور رامانندجی کے چیلے ہو کبیرجی نے عرض کیا
کہ رامانندجی مسلمانون کی صورت بھی نہین دیکھتے مجکو چیلہ کسطرح کرینگے بھگوت نے اسکی بھی
تدبیر تبلادی یعنے رامانندجی ہر روز وہ کچھ رات باقی رہے واسطے اشنان گنگاجی کے جایا
کرتے تھے اسوقت کبیرجی حسب ہدایت بھگوت کے برسر راہ پڑرہے اور جب رامانندجی
آئے تو انکا چرن کبیرجی کے اوپر پڑا اور رام نام زبان سے برآمد ہوا کبیرجی نے اسی رام نام
کو منتر کا اپدیش سمجھا اور تلک مالا وغیرہ دھارن کرکے اس مہا منتر کا جب اور بھجن کرنے
لگے والدہ کبیرجی نے جو دیکھا کہ خلاف ہمارے مذہب کے رام نام کی طرف توجہ ہے تو شور
وغل کیا اور سمجھایا کبیرجی نے کچھ نہ سنا اور اپنے بھجن سمرن مین بدستور مشغول رہے آخر
فریاد اس معاملہ کی رامانندجی تک پہونچی یعنے عرض گویان نے عرض کیا کہ کبیر اپنے آپکو
چیلہ جناب کا مشہور کرتا ہے اس خلاف گوئی کی سزا ہو رامانندجی نے حکم دیا کہ کبیرجی کو پکڑ
لاؤ ہمنے کب اسکو چیلہ کیا ہے کبیرجی حاضر آئے اور رامانندجی نے پردہ ڈلوا کر حال پوچھا
کبیرجی نے سب حال اپدیش کا بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ سب شاستروں کا اتفاق اس
بات پر ہے کہ رام نام مہا منتر ہے چنانچہ منتر شاستر رام استوراج مین لکھا ہے کہ سری رام نام پرم
جپنے کے لائق ہے اور مہا منتر برہمہ سروپ ہے پھر دوسرا قول ہے کہ جو شخص رام رام منتر جپتا ہے
اسکو دنیا کی سب حشمت اور مکتی حاصل ہوتی ہے اور شیوجی نے پاربتی کو رام نام پرم منتر بجائے
ہزار نام کے اپدیش کیا سو سوائے اس نام کے کہ جسکا اپدیش زبان مبارک سے مجکو ہوا اور کونسا
منتر ایسا تھا کہ جسکا اپدیش فرماتے اور جبکہ اسکا اپدیش آپ کی زبان سے ہو تو آپ کے گورو
اور میرے چیلہ ہونے مین کیا مقام شک رہا رامانندجی نے یہ اعتقاد کبیرجی کا رام نام مین دیکھکر پردہ
درمیان سے دور کیا اور اپنی چھاتی سے لگا کر اپدیش بھگوت بھجن و سمرن و سادھو سیوا کا کیا اور
رخصت فرمایا کبیرجی اگرچہ پیشہ پارچہ بافی کا کرتے تھے لیکن دل ہر وقت رام نام مین رہتا تھا اور پیشہ کے
کام مین اسیقدر مصروفیت تھی کہ جسقدر مین خرچ روزمرہ کا وفا کر جاوے ایک روز بازار مین
واسطے فروخت پارچہ کے کھڑے تھے کوئی سادھو آیا اور اسنے سوال کیا کہ برہنہ ہون کبیرجی
نصف پارچہ دینے لگے اسنے کہا کہ نصف سے کام نہین چلتا کبیرجی نے بالکل حوالہ کیا

اور بخیال اسکے کہ والدہ وعیال واطفال منتظر ہونگے بلا زر انکے پاس خالی ہاتھ کیا جاؤن
گھر نہ گئے پوشیدہ ہو گئے اور متعلقین انتظار دیکھکر متردد ہوئے بھگوت نے جو یہ اعتقاد
کبیر جی کا دیکھا تو تکلیف اُنکے لواحقین کی گوارا نہ کر سکے اور بعد تین روز کے ہر قسم کی جنس
بیلون پر لادکر بنجارہ کے روپ سے کبیر جی کے گھر آئے والدہ کبیر جی نے شور و غل کیا کہ
میرا بیٹا کسی سے ایک دانہ بھی نہین لیتا تو کون ہی جو اسقدر جنس ہمارے گھر ڈالتا ہی لیکن بھگوت
نے کچھ نہ سنا اور سب جنس اُنکے گھر ڈالکر روانہ ہوئے بعد ازان دو چار آدمی واسطے تلاش کبیر جی
کے گئے اور اُنکو گھر لائے کبیر جی نے جو وہ جنس دیکھی اور حال سُنا تو جانا کہ بھگوت نے کرپا کری ہی
خوش ہوئے اور بھگوت بھگتون کو بلاکر وہ سب جنس تقسیم کر دی بعد ازان اپنے پیشہ کو بھی
ترک کر دیا کہ مخل بھجن تھا برہمنان کاشی نے سُنا کہ ہزارہا من جنس سادھان کو اُٹھا دی اور کسی
برہمن کو ایک دانہ بھی نہین دیا فراہم ہو کبیر جی کے گھر آئے اور کہا کہ سن رے جولاہے تجکو دولت کا
از بس غرور ہوگیا ہی کہ بلا ہماری اطلاع کے فقیرون کو کہ کم ذات اور شودر تھے جنس تقسیم کر دی تو اس
شہر کو چھوڑکر کہین اور سکونت اختیار کر کبیر جی نے فرمایا کہ کسواسطے شہر سے نکل جاؤن کسی کے
گھر چوری کری ہی یا راستہ لوٹا ہی کہ اُس قصور مین شہر بدر کرتے ہو برہمنان نے جواب دیا کہ تونے
بلا ہمارے جو فقیرون کی خدمت اور عزت کری یہی قصور کافی ہی بس خیر اسی مین ہی کہ یا تو ہماری بھی
نذر کر یا شہر سے باہر ہو کبیر جی نے فرمایا کہ میرے پاس سوائے اس گھر کے اور کچھ نہین سو تم اس
گھر مین بیٹھ رہو یہ کہکر اور اُن ناعاقبت اندیشون سے راستہ چھوڑا کر جنگل مین پوشیدہ ہو گئے
بھگوت نے اپنے بھگت کا یہ تاپ تمام شہر کاشی مین مشہور کرنا مناسب جانا اسواسطے کبیر کا
روپ بناکر آئے اور سب برہمنان کو نقد اور جنس اسقدر تقسیم کیا کہ تمام شہر مین جس اور نام
کبیر جی کا مشہور ہوگیا اور تمام برہمن از بس راضی اور خوشنود ہوئے بعد ازان بھگوت
برہمن کا سروپ دھارن کرکے کبیر جی کے پاس گئے اور فرمایا کہ تم کسواسطے جنگل مین بن
بھرتا ہی کبیر جی کے گھر کسواسطے نہین جاتا جو کوئی اُسکے دروازے پر جاتا ہی نقد اور جنس
پاتا ہو کبیر جی اپنے گھر آئے اور حال دیکھکر بھگوت کرپا کے پریم سے خوشنود ہوئے جب ایسے
معجزات اور بھگوت کرپا کی شہرت کاشی جی مین ہوئی تو لوگون کا ہجوم اُنکے پاس ہونے لگا
کبیر جی کو جو بھگوت بھجن مین خلل معلوم ہوا تو واسطے دور کرنے آمد و شد لوگون کے یہ تدبیر
کری کہ طوائف کو ساتھ لیکر اور ایک ہاتھ اُسکی گردن مین ڈالکر اور دوسرے ہاتھ مین

شیشہ گنگا جل بجاے شراب کے لیکر مستانہ شہر مین پھرنے لگے بھگوت بھگتون نے جو یہ حال دیکھا تو کوسنگ سے خائف ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ کبیر جی پرم بھاگوت ہین انکو لوگون نے بسبب ساتھ لینے طوائف کے بسی سمجھ لیا اور گنگا جل کو شیشہ شراب تصور کیا پس دیگر اشخاص کو کوسنگ طوائفان کا کیون نہ جہنم کو پہونچا دیگا اور بکچھ لوگون نے جو وہ حال کبیر جی کا دیکھا تو خوش ہوکر ہنسے اور قہقہہ کرکے ہجو کبیر جی کی کرنے لگے اگرچہ اس تدبیر سے مطلب دلی کبیر جی کا بخوبی حاصل ہوا کہ وہ ازدحام آمد لوگون کا موقوف ہوگیا لیکن عوام ناواقف گناہ ہجو اور عیب گوئی مین گرفتار ہونے لگے لاچار کبیر جی نے یہ تدبیر کی کہ طوائف اور شیشہ اسیطرح لیے ہوئے راج دربار مین پہونچے اور سبھا مین جاکر بیٹھ گئے راجہ اور مصاحبین اسکے کہ معتقد کبیر جی کے تھے وہ حالت دیکھکر مطلق ملتفت تواضع و تکریم نہوئے اور بے اعتقاد ہوگئے کبیر جی نے اٹھکر تھوڑا گنگا جل زمین پر ڈالا اور رام رام کہکر افسوس کرنے لگے راجہ نے پوچھا کہ مہاراج یہ کیا حرکت اور کیا افسوس ہی کبیر جی نے جواب دیا کہ اسوقت رسوئیہ سری جگناتھ راے جی کا آگ مین جلنے لگا تھا مین نے یہ پانی ڈالکر آگ کو سرد کیا ہی اور رسوئیہ کو بچایا ہی راجہ کو تعجب ہوا اور قاصد بھیجکر جو گنناتھ پوری سے خبر منگائی تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت بروقت آتارنے دیگ بھگوت پرشاد کے کبیر جی نے آگ بجھا کر رسوئیہ کو نکالا راجہ کو کمال ندامت اپنی حماقت پر ہوئی کہ بسبب حال ظاہری کے تعظیم ایسے پرم بھاگوت کی نہ کری اور فکر معاف کرانے تقصیرات مین ہوا آخر گلے مین کلھاڑی ڈالی اور سر پر لکڑیون کا بھار رکھکر پا برہنہ مع استری کے کبیر جی کی خدمت مین آیا اور کمال عجز و الحاح سے قدمون مین پڑا کبیر جی کو اسکے حال پر رحم آیا اور عفو تقصیرات کا کرکے بھگوت بھگتی کا اپدیش کیا اس زمانہ مین سکندر نامے بادشاہ تھا اسکا ڈیرہ کاشی جی مین پہونچا مسلمانان اور برہمنان نامعتقدان نے والدہ کبیر جی کو ہمراہ لیکر استغاثہ کرایا کہ کبیر نے تمام شہر مین لوگون کو ایسا گمراہ کردیا ہے کہ جو کوئی اسکی گفتگو پر عمل کرتا ہو نہ ہندو رہتا ہی نہ مسلمان بادشاہ نے کبیر جی کو طلب کیا اور جب حاضر آئے تو حاضرین نے واسطے آداب سلطانی اور مجرا کے ہدایت کی کبیر جی نے فرمایا کہ مجھکو نہ سلام کرنا آتا ہو اور نہ بادشاہ سے کچھ کام ہی ایک رام نام کو جانتا ہون کہ وہ ہی میرا بادشاہ ہی اور وہ ہی میری جان کا آدھار بادشاہ سنکر پر غضب ہوا اور پا بزنجیر کرکے دریا مین ڈال دیا کبیر جی پہلے ہی زنجیر آواگون سنسار کی

کاٹ چلکے تھے دریا سے کنارے پر آگئے اور زنجیر دریا مین ڈوب گئی غیر معتقدان
کور باطن نے وقوع اس معجزہ کا سحر تصور کیا اور لکڑی جلاکر آگ مین ڈال دیا بھگوت
کرپا سے وہ آگ ہزار چند ان سے زیادہ سرد ہوگئی اور کبیرجی ایسے اسمین سے نکلے کہ
پہلے بھی ایسا خوبصورت جسم نہ تھا جب ان سب تدبیرات سے کچھ نہو سکا تب ایک مست ہاتھی
چھوڑا اور وہ بھی نزدیک نہ آسکا بلکہ کبیرجی اُسکو شیر نظر آتے تھے اسواسطے بھاگ گیا
بادشاہ نے جو یہ پرتاپ بھگتی کبیرجی کا دیکھا تو قدمون مین گرا اور عرض کیا کہ خادم اور
غلام قدوم مبارک کا ہون معفو تقصیرات کا کریتا کہ غضب سے مامون رہون زر زمین
وغیرہ جو کچھ مطلوب ہو ارشاد ہوے کہ پیشکش کرون اور ایسی عنایات حال نحیف پر
مبذول فرماوے کہ سعادت اندوز دنیا و آخرت کا ہون کبیرجی نے فرمایا کہ ہمکو سوائے رام نام کے
اور کسی سے کچھ کام نہین زمین و زر وغیرہ سب ہیچکارہ ہین یہ کہکر اپنے گھر آئے اور سب
ہر بھگتون کو آنند مین مگن کیا برہمنان شہر نے جو یہ حال دیکھا تو خجل ہوکر درپے تدبیرات
تکلیف دہی کبیرجی کے ہوئے اور یہ شعبدہ برپا کیا کہ چند اشخاص کو سادھو روپ بناکر جابجا
سادھان اور ہر بھگتان کے پاس بھیجدیا اور جانب کبیرجی سے کہلا بھیجا کہ فلان تاریخ اتسو
و بھنڈارہ ہے تشریف لاوین چنانچہ سب سادھو جوق جوق بروز معہود آئے اور کبیرجی بر یافت
اصل حال کے بے سامانی و ناداری سے اپنے آپ کو متحمل سیوا اور خدمت کا سمجھا کر پوشیدہ
ہوگئے بھگوت کد ہمسی اپنے بھگت کی گوارا نہوئی اور خود بصورت کبیرجی کے تشریف لائے
اس دھوم دھام اور خوبصورتی سے انصرام اُس بھنڈارہ کا کیا کہ اور کسی سے کب ممکن ہے یعنے
اوّل تو بروقت تشریف آوری ہر جماعت و گروہ کے استقبال و ڈنڈوت پرنام وغیرہ کی رسمیات
ادا کی پھر ہر یک کو مکان معقول اسواسطے قیام کے دیا بعد ازان خدمت پاشوئی اور غسل وغیرہ ہر یک
سادھو کی بجالائے پھر حسب دلخواہ ہر یک کو سامان خوردنی وغیرہ پہونچایا جب ان سب امور
ضروریہ سے فراغت ہوئی تو ہر ایک گروہ کے ساتھ ست سنگ و بھگوت چرچا مین معروف
ہوگئے اور چند روز تک یہی حال رہا بعد ازان سادھو روپ بناکر کبیرجی کے پاس گئے
اور سب حال اُس بھنڈارہ کا بیان کیا کبیرجی اپنے گھر گئے اور بھگوت کرپا کے پریم سے
تن مین نہ سمائے ایک اپسرا سُرگ لوک کی واسطے امتحان بھگتی کبیرجی کے خوبصورت
اور موہنی روپ بناکر अप्सरा آئی اور اپنے ناز و ادا وغیرہ سب کچھ کر گذری لیکن کبیرجی کے دلمین

بھگوت روپ بسا ہوا تھا کچھ گنجایش دغابازی اُس عورت کی نہو سکی یعنے کبیرجی نے مطلق
خیال بھی اُس اسپر اُکی طرف نہ کیا نادم اور لاچار ہوکر چلی گئی بھگوت نے جو یہ حال استقلال
اور بھگتی کبیرجی کا دیکھا تو خوش ہوئے اور چتربھج روپ سے ظاہر ہوکر درشن دیے اور ہاتھ
مبارک اُنکے سر پہ رکھکر فرمایا کہ مع جسم پرم دھام کو چلو کبیرجی روپ مادھری بھگوت کا کہ جسکو
جوگی جن بھی تصور مین نہین پاتے دیکھکر پرم آنند مین مگن ہوگئے اور سب طرح اپنے آپکو
کرتارتھ جانکر واسطے جانے پرم دھام کے تیار ہوئے لیکن واسطے ظاہر کرنے پرتاپ
بھگوت بھگتی کے ایک حیرت عجیب کیا یعنے کاشی کے پار مگھ دیس ہی اور اُس دیس مین
جو کوئی مرتا ہی اُسکو گدہے کی دنیہ ملتی ہی سو کبیرجی بروقت جانے پرم دھام کے اُسی
دیس مین یعنے گنگا پار گئے اور وہان جاکر مع جسم پرم دھام کو روانہ ہوئے مطلب اس حرکت
سے یہ ہی کہ جو اشخاص صرف معتقد کرم شاستر کے ہین جسم خر مگھ دیس (मगधदेश) کے مرنے سے اُنکو ملتا ہی
اور جنکو بھگوت کی بھگتی نصیب ہی اُنکو ہر ایک دیس اور ہر جگہ مثل ہزارہا کاشی کے ہی
بلکہ بھگتی کو یہ درجہ ہی کہ مگھ دیس مین مرکر بھگوت بھگت مع جسم پرم دھام کو جاتا ہی بعد ازان
مسلمانان نے چاہا کہ نعش کبیرجی کو دفن کرینگے کہ وہ مسلمان تھے اور ہنودان نے کہا کہ سادھو
تھے جلا دینگے اسپر تکرار ہوئی آخر چادر اُٹھاکر جو دیکھا تو بجاے نعش کے خشبودار پھول
ملے اور سبکو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا کبت (पद्मनाभ) اس دنیا مین بھگوت کا نام
مہا منتر و دولت اور سیوا اور پوجا اور جپ اور تپ اور جوگ اور گیان و بیراگ کا سار
اور بھگوت روپ ہی نام سے سواے اور کوئی دوسرا نہین نام سے ہی دوستی اور نام سے
ہی رشتہ اور نام سے ہی اعتقاد چاہیے کہ یہ ہی بھگتی ہی اور یہی گیان نام ہی نامی ہی اور
نامی نام خود رگھنندن سوامین بڑائی اپنے اس نام کی نہین کہ سکتے کہ ہنومان جی سے بزبان
زبان مبارک سے فرمایا ہی اور مصنف بھگت مال لکھتا ہی کہ میرے اعتقاد مین نام رگھنندن
سوامین کا خود سوامین ممدوح سے بڑا ہی کہ سب شاستر اس بات پر متفق ہین سو فی الحقیقت اگر چہ
پرتاپ اور مہارام نام کی کتھا بالمیک و اجامیل و تلسی داس و نارد یو و ہنومان و پرہلاد
و بھبیکھن وغیرہ سے ظاہر ہی لیکن پدم نابھ جی کا حال سُنیے کہ اُنکو کبیرجی اپنے گرو کی
کرپا سے رام نام کا بخوبی امتحان ہوا کاشی جی مین ایک ساہوکار کو مرض جذام تھا کہ اُسکی
شدت سے کرم جسم مین پڑ گئے تھے گنگا جی مین ڈوبنے کو چلا اتفاقیہ پدم نابھ جی بھی

وہان آ گئے اور اسکا حال دیکھکر رحم آیا فرمایا کہ تین۳ دفعہ رام نام لیکر گنگا اشنان کرکہ اچھا
ہو جاویگا اُسنے موافق اجازت کے تین دفعہ رام نام لیکر غوطہ لگایا کہ پہلے سے بھی اچھا
ہو گیا پدم نابھہ جی نے اُسکو بھگوت بھگتی کا اُپدیش کرکے رخصت کیا اور یہ حال کبیر جی
اپنے گورو کو سنایا کبیر جی نے غصہ ہو کر فرمایا کہ تمکو اب تک رام نام کی مہما معلوم نہین ہوئی
کہ ایک مرض قلیل دور کرنے کو تین۳ دفعہ رام نام کہلایا وہ مہا منتر ہی کہ اگر اُسکی ایک دفعہ
بھی آواز کان مین پڑجاوے تو کروڑون جنم کے مہا پاپ دور ہو جاتے ہین ایک خوانی کا
جزام دور ہو جانا تو کیا حقیقت ہی پدم نابھہ جی یہ مہما سنکر زیادہ تر معتقد ہوئے اور دن رات
بھجن اور سمرن اس نام مبارک مین رہنے لگے

نشٹھا پانزدہم۱۵ در تعریف و مہما گیان (ज्ञान) بیان کیتھا بارہ۱۲ بھگت اُپاسکان این نشٹھا

شری رگھنند سوامین کے چرن کملون کی مین رکھیا اور سنت کمار اوتار کو کوٹان کوٹ ڈنڈوت
ہین اوتار موصوف بھگوت نے برہمہ پوری مین دھارن کیا اور برہمہ گیان نے جگت مین
اُسی اوتار سے رواج پایا بید سمرتی و سب سمرتی و پوران اس بات پر متفق ہین کہ بلا گیان کے
مکتی نہین پس بیدانت سانکھہ پاتنجل میمانسا ترک و ویشیشک شاستروں نے کہ شاستر اہم
(वैशेषिक तर्क मीमांसा पातंजलि सांख्य वेदान्त)
بید کے ہین و نیز بید کا انگ کہلاتے ہین اور جہان تک جو کوئی طریق رستگاری یعنے مذہب و
ملت کا کسی کے خیال مین گذرے اور جسقدر صفحہ ہستی پر موجود ہین ان سب کا اصول کسی نہ
کسی ایک شاستر مین موجود پایا ہی اور ممکن نہین کہ کسی مذہب و طریق کا اصول بیرون ان
ہر شش شاستر ہائے مندرجہ کے ہووے واسطے تنقیح اُس گیان کے پیروی و کوشش کری
تو سب نے گیان کو مقدم ترجانا لیکن چونکہ ہر ایک شاستر اپنے طور پر قاعدہ مکتی کا بیان
کرتا ہی اسواسطے بظاہر صورت اُس گیان کی چھہ طور پر معلوم ہونے لگی یعنے اجاج
موجود ہر یک شاستر نے اپنے اصول و طریق کے موافق شرح گیان لفظ کی لکھی اور خلاصہ و
لب لباب اپنے شاستر کا گیان کو بیان کیا اسواسطے شرح گیان لفظ مندرجہ ہر شش شاستر مدوّن
کی ظاہر مین باہم گو مختلف سی معلوم ہوتی ہی لیکن اخیر و انجام ہر یک کا جو بغور دیکھا جاوے تو
واحد نکل آتا ہی اگر ہر یک شاستر کی موافقت و مطابقت سے انکے مطلب اور حال گیان لفظ کو
کا لکھا جاوے تو طوالت کثیر ہو جاوے اور ظاہرا کچھ نتیجہ حاصل نہین ہوتا اسواسطے دلائل

وانظائر مندرجہ ہر شش شاستر سے درگذر کیکے جو اصل مطلب و مراد باتفاق بید و اکثر شاسترون کے
ہے وہ لکھتا ہون واضح ہو کہ ایشر مایا جیو کا سروپ جتھارتھ جانکر اور ایشر کی وحدانیت پر دل کو
यथार्थ
مستقل کرکے اُسی کو دیکھنا اور جاننا یہ گیان کا سروپ ہے یعنے ایشر واحد و لاشریک اُن
جملہ صفات سے کہ جسقدر بید و شاستر نے مثل ست چیت آنند راس و گھن بودھ و ادچیت و
अच्युत घनबोध सच्चिदानन्दरास निर्विकार अनन्त
انیت و نت و نرنکار و بیاپک اور ابناسی وغیرہ بیان کیے ہین موصوف اور سب صفات سے
व्यापक नित्य
علیحدہ و جدا ہی بھگت جن اُسکی اُپاسنا پانچ سروپ سے کرتے ہین اول परम پرم یعنے
سری بشن ناراین بیکنٹھ نواسی کا اُس روپ و سامان و سماج سے کہ جو بید اور شاسترون نے
بھگوت دھیان کے بیان مین لکھا ہی تصور و آرادھن کرنا لیکن واضح رہے کہ جو سری رگھنندن
یا سری کرشن سوامین کے اُپاسک ہین وہ سری رگھنندن سوامین کو پرم ساکیت نواسی اور
سری کرشن سوامی گولوک نواسی کو پرم یعنے پرماتما مانتے ہین مطلب یہ کہ جو جس کسی سروپ یعنی
رام خواہ کرشن خواہ بشن خواہ نرسنگھ وغیرہ کا اُپاسک ہی وہ اپنے اشٹ کو پرم مانتا ہی معلوم
رہے کہ یہ وہ سگن سروپ بھگوت کا ہی کہ جسکو شیو برہما وغیرہ سب جوگی جن طرح طرح کی سمادھی
لگا کر تصور کرتے ہین اور کنہ کو نہین پہونچتے بید اور سب شاستر و پوران و سمرتی وغیرہ مین
ہزارہا تدبیرات دھرم و کرم و گیان و بیراگ وغیرہ کی جو لکھی ہین واسطے حصول اسی سروپ کے
ہین اسی سروپ کے حاصل ہونے سے مکت و نشچل و کرتارتھ و کرت کرتیہ کہلاتا ہی دوم
व्यूह
بیوہ سروپ اس سنسار کو پیدا کرکے پالن کرتا ہی اور پھر ناس کر دیتا ہی یعنے باسدیو
سنکرکھن پردمن انرودھ سوم विभूति بھبوتی یعنے اَوتار سو واسطے دور کرنے ادھرم اور ستقل
کرنے بید مرجاد اور رچھیا کرنے اپنے بھگتون کے ہوتا ہی اور دو قسم کا ہی ایک मुख्य اوتار
رام کرشن وغیرہ ہین کہ جنکا جسم مایا کا رچا ہوا نہین بلکہ مایا دھیش یعنی مایا کا مالک ہی اور پانچ
मायाधीश रमनरूपी गोपालतापिनी
اُپنشد بید کے انکی اُپاسنا مین گوپال تاپنی و رام تاپنی وغیرہ نازل ہین لیکن واضح ہو کہ یہ اعتقاد
उपनिषद
سری سمپرداوالون کا تحریر ہوا اور جو لوگ رام کرشن نرسنگھ باون وغیرہ کے اُپاسک ہین وے
اپنے اشٹ کو اوتاری مانتے ہین اور بشن اور دیگر اوتارون کو اوتار دوسرا गौरा گون اوتار
اُسکی دو تفصیل ہین ایک تو واسطے رفع اگیان سنساری لوگون کے اور شدھ کرکے اُنکے
اور رواج دینے دھرمون کے ہوتا ہی مثل بیاس و بل و پرتھو وغیرہ و نیز بعض رکھیشر دوم
پرسرام و شیو و کنس وغیرہ اور واضح رہے کہ کچھ شرح اوتارونکی نقشہ دوم مین حاشیہ پر لکھی گئی

चहارم انترجامی अन्तर्यामी اُسکی دو قسم ہین ایک غیر مجسم یعنے گیانانند ज्ञानानन्द الکھ ابناسی
अलक्ष्य अविनाशी نرنہہ نرنجن نرگن برمھ سرب بیاپک ہی جسطرح گنجدار لکڑی کی ہر یک جسم و عضو مین تیل و
آتش موجود ہین لیکن نظر نہین آتے اسیطرح وہ سب جگہ موجود اور بیاپک ہی اور جسکے
ستا و پریرنا سے مایا بشیار برمھانڈون کو رچتی ہی دوم مجسم یعنے شگن مورتی سنکھ چکر دھاری व्यापक
مایا سے تعلق رہ باسدیو سروپ ہی اور یہی بھگوت بکرہ شنکرکھن وغیرہ بیوہ سروپ کے ساتھ सत्ता प्रेरणा
کہ جنکا ذکر دوسرے سروپ مین ہوا شمار ہوتا ہی یعنے باسدیو شنکرکھن پردمن انرودھ پنجم व्यूह
ارچا سروپ अर्चास्वरूप ہی کہ جسکا ذکر نشٹھا ہشتم یعنے پرتما و ارچا مین مفصل لکھا گیا بھگوت
سروپ کا بیان ہو چکا مایا کا سروپ یہ ہی کہ جڈ یعنے غیر حِس ہی بالذاتہ کچھ کسیطرح کی طاقت
نہین رکھتی بھگوت کی پریرنا سے سب کام کرتی ہی بعض کا قول یہ ہی کہ وہ مایا انادی سانت جड़
ہی یعنے یہ معلوم نہین ہو سکتا کب سے ہی اور کب پیدا ہوئی بلکہ قدیم ہی لیکن انت اسکا अनादि अन्त
ہو جاتا ہی جب حسب قواعد بید و شاستر واسطے رہائی کے تدبیر کیجاتی ہی تو وہ مایا دور
ہو جاتی ہی اور بعض یہ کہتے ہین کہ مایا نت ہی اور ہمیشہ رہیگی کہ بھگوت کی قدرت کاملہ ہی دفع नित्य
ہونا اسکا غیر ممکن ہی لیکن جب حسب قواعد بید کے یہ جیو بھگوت آرادھن کرتا ہی تو بھگوت
کی کرپا سے وہ مایا اُس شخص پر مثل دیگر اشخاص کے اپنا زور اور طاقت نہین کر سکتی اس
باب مین مطلب اصلی دونون کا واحد ہی صرف گفتگو کا فرق ہی وہ مایا دو قسم کی ہی ایک بدیا
विद्या کہ جس سے بشیار برہانڈ اور برہانڈون کے مالک پیدا ہوتے ہین دوم ابدیا کہ अविद्या
جسکے سلسلہ مین یہ جیو پھنسا ہوا ہی جیو کا سروپ کہ جسکو آتما بھی کہتے ہین کچھ نام نشٹھا کے آخر
مین درج ہوا یعنی بھگوت آنس سے ظاہر ہوا نت نرلکار پرکاش وان گیانانند سروپ अंश
ہر سہ زمانہ مین موجود ہی الا مثل بھگوت کے انت نہین بھگوت شیشی اور جیو آتما شیش ہی ज्ञानानन्द शेषी
واضح ہو کہ شرح لفظ شیش اور شیشی کی مفصل سیوا نشٹھا مین مندرج ہوگی سو جیو پانچ शेष अनन्त
قسم کے اول نت ہین کہ انکا جسم مثل دیگر اشخاص کے دنیا مین نہین ہوا مثل بشوکسین
وغیرہ دوم مکت ہین کہ بھگوت آرادھن اور گیان کے ذریعہ سے مکت ہوئی سوم کیول ہین नित्य
کہ قریب مکت ہونے کے اپنی جد و کوشش سے پہونچ گئے یعنے جیون مکت چہارم مُمُچھ कैवल्य
کہ جو خواستگار مکت کے ہین دو قسم ہین اول وہ کہ جنہون نے بقاعدہ نودھا بھگتی मुमुक्षु मुक्त
کے بھگوت چرنون مین دل لگایا ہی دوم سرناگت کہ بھگتی وغیرہ سے کچھ تعلق نہین नवधा

سب طرح سے صرف بھگوت چرنون کی پناہ لی ہی اور اپنے آپ کو مطلق بے اختیار جملہ امور
مین سمجھکر سب بوجہ بجار بھگوت پر ڈال دیا ہی انکی دو قسم ہین ایک दृप्त درپت کہ جو بیان
ہمہ تن بھگوت کی کینکرج कैंकर्य یعنے سیوا وخدمت وبھجن وغیرہ مین حسب قاعدہ معینہ
شاسترون کے مصروف ہین دوم आर्त وہ ہین کہ یہان تو حسب قاعدہ کے سیوا بھجن
وغیرہ انکی کمال کو پہونچ گئی ہی لیکن مضطرب وبیقرار ہین کہ کسی طرح جلد تر از جلد کینکرج
اُس بھگوت سچدانند گھن کا کہ جو پریم وپرپاتما شاسترون مین لکھا ہی اور جسکے واسطے سب
تدبیرات مندرجہ بید وشاسترون کی ہین ہمکو حاصل ہون پنجم بندہ बद्ध وہ ہین کہ لذائذ
دنیاوی مین محو ومشغول رہکر آواگون کی پھانسی مین پھنسے رہتے ہین اور یہی حال رہیگا
اگرچہ بعض ہر پنج اقسام معرضہ بالا کی تین قسم بیان کرتے ہین ایکے بھگت विमुक्त جو چھوٹ
گئی یعنے مغفرت یافتہ دوم سادھک साधक یعنے مُمُچھو کہ جو واسطے رہائی کے تدبیر کرتے ہین سوم
विषयी یعنے ہوس لذائذ دنیا لیکن جو غور کیجاتی ہی تو مطلب دونون کا واحد ہی جیو کا بیان
ہو چکا گیان کی تنقیح اور شرح مین بعض کا یہ قول ہی کہ بعد جان لینے سروپ ایشر یا جیو کے
جب ایشر اور جیو کو واحد سمجھکر بطاقت ابھیاس अभ्यास وبیراگ کے توجہ دل کی مستقل ہو اور
حرف دوئی کا صفحہ دل سے محکوک ہو اُسکا نام گیان ہی اور اُسمین محو وبلا تزلزل ہونا بگیان
مطلب اُنکا یہ ہی کہ جہان تک ظاہر وباطن وقیاس کی نظر پہونچے وہ سب بھگوت نرنکار
گیانانند سروپ سچدانند گھن ایک ہی سواے اُسکے نہ کبھی کچھ ہوا نہ ہی نہ ہوگا اور یہ جو سنسار نظر آتا ہی
سب بھرم اور مثل خواب کے ہی حقیقت مین سب ایشر ہی اور بعض کا یہ قول ہی کہ فی الحقیقت
جہان تک وہم اور قیاس کو دخل ہی وہ سب بھگوت کا روپ ہی لیکن یہ جیو غلام اور بندہ اُس
بھگوت کا ہی اور بعض ایسے ہین کہ نہ انکو اول گفتگو سے کچھ مطلب ہی نہ ثانی سے کہتے ہین کہ اپنے
محبوب مطلوب صادق کے تصور مین دل ایسا محو ومستغرق ہو جاوے کہ سواے اُس روپ
انوپ کے اور کچھ مطلق چشم ظاہر وباطن مین باقی نہ رہے وہی گیان ہی اور وہی بیراگ
وہی بھگتی ہی اور وہی سرناگتی واضح ہو کہ اس قسم کی تشریحات اندک اندک فرق سے کہ بغور
وتامل وتجاوز باہمدگر انکے محسوس ہوتا ہی کثیر ہین لیکن انجام ہر یک کے اعتقاد اور شرح کا
ایک ہوتا ہی کیا معنی کہ جس شخص نے جیو ایشر کو واحد تصور کیا تو اُسکی نظر مین سواے ایک
ایشر کے دوسرا نہ رہا اور جس شخص نے اپنے آپ کو غلام اور بھگوت کو مالک تصور کیا تو

وہ بھی ہر وقت محو و مستغرق ہونے کے بھگوت روپ مین خودی کو بھول جاویگا اور سوائے
اُس روپ کے اور کچھ نظر نہ آویگا چنانچہ ہر ایک شخص کو تجربہ ہوا ہوگا کہ بعض وقت کسی کام
مین ایسی بیاختہ طبیعت لگ جاتی ہی کہ مطلق خیال خویش و بیگانہ اور تن بدن کا نہین رہتا
پس جبکہ بھگوت کے تصور روپ کا مزہ اور کیفیت حاصل ہو تو کب ممکن ہی کہ کوئی دوسرا
اور بھی سوائے اُس روپ انوپ کے باقی رہے اب خلاصہ اور اصل سب شاسترون کا
لکھتا ہون کہ جس طرح ممکن ہو یہ جیو بھگوت چرنون مین لگے سب مقاصد ہر دو جہان کے
اور سب گیان و بیراگ وغیرہ خود بخود حاصل ہوجاوینگے چنانچہ بھگوت نے گیتا جی مین عہد
کیا ہی کہ مجھکو ایک جانکر خواہ جدا جانکر خواہ بہت طرح کا جانکر جو بھجن سیون کرتے ہین انکو بضرور
حاصل ہوتا ہون کہ واسطے کہ سب طرف موجود ہون واضح ہو کہ جب تک بھگوت چرنون مین
دل نہین لگتا تب تک سب دانائی نا واقفی ہین بلکہ جملہ دانستگی پر خاک کیا خوب ہو کہ میرا دل بھی
سب خیالات کو چھوڑکر سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین مگن ہوجاوے اور کیا
اچھی قسمت کھلے کہ سماج مندرجہ دیباچہ کو ذرات تصور کرتا رہے تاکہ سب میری نادانی کروڑون
دانائی اور گیان پر فوق لیجاوین اور سنسار سمدر گوپد جل سے بھی کمتر ہوجائے سویا دیرہ
کیول الہن پورہی اور وہ رتی دیکھیے دو مین سے گھن کنج ہی کومل ہاتھ اوپاسے ہین کھیلت
کھیل کے بیچ رہے من چال چتون وہی کب رام نے کالکھ ہون نے کچھ اور بھبوتن سے سمے
بھلاکے آم جو بن بھال ہین جنبین چتال دھر و دھن + کمتھا ..... بششٹ جی منجملہ دہ پسر
برہما جی کے بھگوت گیانی اور اچارج سب علمون کے ہوئے اگرچہ علم نجوم و طب و موسیقی
وغیرہ مین سنگھتا مصنفہ انکی مشہور و معروف ہین اور متاخرین نے انکو سند پکڑکر قواعد جدید
اختراع کیے ہین لیکن خصوصیت انکے دھرم شاستر اور بھگتی اور گیان شاستر مین ہی جنھون نے
مابین زمین و آسمان کے مدت تک معلق قیام کرکے بھگوت کا بھجن اور دھیان کیا اور پھر
دوسرے برہمانڈ مین جاکر وہان کی برہمانی کی برہما سے سفارش کی واسطے سہاے
اور رواج دھرم کے اب تک یہ خیال ہی کہ اپنے تین سروپ دھارن کرکے تین جگہ ایک
برہم لوک دوم دھرم راج سبھا سوم سپت رکھیشرون مین رہتے ہین جنکے پرتاپ کو دیکھکر راجہ
بسوامتر نے اپنا راج چھوڑ دیا اور بھگوت بھگتی اختیار کی تپسیا یعنے برداشت سرد و گرم زمانہ کی
استقدر تھی کہ بسوامتر موصوف نے سوا پسر انکی بسبب عداوت نہ دینے نندنی مادہ گاو کے

نہ کہنے پر نہہ رکھی کے ایک راچھس سے قتل کرا دیے لیکن اُسکا عوض باوجودیکہ سب کچھ طاقت
رکھتے تھے کچھ نہ لیا انکا قول برھما بشن شیو اور تمام زمانہ کو اسقدر مقبول تھا کہ جب بسوامترجی
نے براہمن ہونے کے واسطے مدت تک تپ کیا تب ھر انکے براہمن ہونے کا ادپر زبان بشسٹ جی
کے رہا اور کسی نے براہمن نہ کہا جب بشسٹ جی نے اپنی زبان سے براہمن کہا تب سب کے
نزدیک انکی شمار براہمنوں مین ہوئی بھگوت کے چرنوں مین اسقدر محبت تھی کہ برہماجی سے یہ بات
سُنی کہ پورن برمھ سچدانندگھن کا سورج بنس مین رام اوتار ہوگا کمال خوشی اور آنند سے
پروہتائی سورج بنس کی قبول کرلی اور بامید بھگوت درشن کے کچھ خیال اور نیچی کرم پروہتائی کا
نہ کیا جب بھگوت اوتار ہوا تو کبھی باتسل بھاؤ سے بھگوت کے روپ انوپ کو دیکھکر پرمانند
مین مگن ہوتے تھے اور کبھی بھگوت کو چراچر مین بیاپک تصور کرکے رنگ مین رنگین
ہوجاتے تھے ٭ کتھا विश्वामित्र بسوامترجی اول چھتری بپر راجہ گادہ کے تھے جب نندنی
مادہ گاو بشسٹ جی کے سبب سے مع لشکر جرار شکست پائی اور راج سے براہمنوں کا پرتاپ
اور درجہ بسبب بھگوت بھگتی کے زیادہ معلوم ہوا تو راج کو چھوڑکر بھگوت بھجن مین معروف
ہوئے اور کئی لاکھ برس تک ایسی عبادت شاقہ کری کہ چھتری سے براہمن ہوگئے بہ سبب
بھگوت بھگتی اور تپ کے اسقدر طاقت اور پرتاپ رکھتے تھے کہ دوسرا برہمانڈ بزور اپنی عبادت
کے پیدا کردیوین چنانچہ ایک دفعہ برمھا سے ناراض ہوکر برہمانڈ جدید پیدا کرنا تجویز کیا اور
بہت مخلوقات چند قسم کے پیدا کرے کہ برمھا اور دیگر دیوتاؤن نے آکر وہ ناراضی اُنکی
رفع کی اور اُس ارادہ سے باز ہے چنانچہ جو چیز پیدا کری تھی اب تک قائم ہین ترشنکو راجہ
اجودھیا کو مع جسم بہشت مین بھیجدیا اور جب اندر نے اُسکو زمین پر گرادیا تو اُسنے آسمان سے
فریاد کی بسوامترجی نے بزور اپنی عبادت کے زمین پر گرنے نہ دیا کہ تا حال معلق ہے اور اندر
کو سُرگ سے نکالنے کا ارادہ کیا کہ پھر منت وسماجت دیوتاؤن سے رحم کیا اس قسم کے چرتر
بسوامترجی کے کثیر ہین بھگوت کی نشکام بھگت اور کرم شاستر کے عامل ایسے تھے کہ ایک دفعہ
مدت تک اکال یعنے قحط اور کچھ کھانے کو نہ ملا بعد مدت ایک چانڈال سے کچھ چیز ناخوردنی
ہاتھ آئی اور بحالت آپت یعنی آفت اُسکو جائز تصور کرکے لائے اشنان سندھیا وغیرہ کرکے
چاہا تھا کہ بھگوت ارپن دیترکرم کرکے بھوجن کرین لیکن بھگوت کو منظور نہوا کہ اپنے بھگتونکو
ایسا نشٹ بھوجن کھانے دیوین اسواسطے جب بسوامترجی نے واسطے بھگوت ارپن کے

دھیان کیا تو سمادھی لگ گئی اور اسقدر بارش ہوئی کہ تمام جنگل اور کھیت طرح طرح کے میوہ جات
اور زراعت وغیرہ سے سرسبز ہو گئے اور آس گوشت کا بھی درخت کٹھل و بڑہل پیدا ہوا آیا بسوا کر
جی کی جو سمادھی کھلی تو سجدہ شکر بجا لائے اور ثمر وغیرہ سے رفع اپنی گرسنگی کا کیا شری رگھنندن
سوامی کے چرن کملوں میں جو پریت اور محبت تھی اسکا بیان تو کب ہو سکتا ہی کہ بھگوت اُنکے
بھاو اور بھگتی کے بس بھوت ہو کر اُنکے ساتھ گئے اور خود اُنکے جگ کی محافظت کرکے

राजा भरत

اپنے روپ انوپ امرت سے ترپت اور کرتارتھ فرمایا + کتھا راجہ بھرت معروف
جڈ بھرت کی کتھا اسقدر مشہور و معروف ہی کہ کسی سے پوشیدہ نہیں اسیواسطے بہت مختصر
गंडकी
لکھتا ہوں روے زمین کے راجہ تھے ناپائدار سمجھکر چھوڑ دیا اور بن میں جاکر بکنارہ ندی گنڈکا
بھگوت آرادھن کرنے لگے اتفاقاً ایک ہرن کی پرورش کی جب وہ بھاگ گیا تو بھرت جی
نے اُسکی مہاجرت سے پران تیاگ کیے اور ہرن کا جسم پایا پھر وہ جسم چھوڑکر براہمن دیہہ
پائی اور پہلے جنموں کا حال یاد رہا چونکہ ہرن کی محبت سے دو دفعہ جسم دھارن کرنا پڑا اسواسطے
بالکل تارک ہر یک امور دنیا کے ہوکر ایشور کیطرف متوجہ ہوئے اور ہمیشہ بھگوت بھجن میں مصروف
رہے اور بسبب کسی سے نہ کرنے گفتگو اور نہ دینے جواب سوال کے جڈ بھرت مشہور ہوئے
ایک دفعہ کھیت پر سے کہ اُنکے برادران نے واسطے محافظت کے بٹھلا دیا تھا راجہ بھیلان
جڈ بھرت موصوف کو واسطے بلدان کالی کے پکڑ کر لے گیا اور جب ارادہ
काली
تلوار مارنے کا کیا تو درگا نے وہی تلوار لیکر اُن دشمنوں کو قتل کر دیا اور عذرات اپنی
تقصیر کے کیے ایک دفعہ راجہ رگھوگن نے بجائے ایک کہار کے اپنی پالکی میں لگا لیا چونکہ
रघुगण
بھرت جی جانوران کی حفاظت کرتے ہوئے قدم رکھتے تھے اسواسطے رفتار اُنکی ساتھ
کہاروں کے موافق نہوئی راجہ مذکور نے پر غضب ہو کر کہا کہ باوجود فربہی اچھی طرح کسواسطے
نہیں چلتا کیا قتل ہوا چاہتا ہی بھرت جی نے ایسے جوابات معقول دیے کہ راجہ کو گیان
پیدا ہو گیا اور قدموں میں ڈنڈوت کرکے عذر اپنی تقصیرات کا چاہا بھرت جی کو اُسپر رحم آیا اور
بھگوت کا گیان اُپدیش کیا راجہ اُسی اُپدیش سے گیانوان اور کرتارتھ ہو گیا اور رخصت
ہو کر بھگوت بھجن سمرن میں مشغول ہوا جسوقت بھرت جی پرم دھام کو جانے لگے تو جوگ ابھیاس
سے دیہہ کا پرتیاگ کیا اور اُس پرم پد کو پہونچے کہ جہاں سے پھر نہیں پھرتے غور کرنا چاہیے
کہ تھوڑی سی بھی محبت کسی چیز کی کسقدر خراب کرتی ہی + کتھا

अलर्क महात्मा सुबाहु

الرک پسر راجہ رت دہج آن بھگت گیانی ہوئے منداتسا والدہ الرک موصوف کی از بس گیانی و
بیراگوان تھی اُسنے اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ جو میرے بطن سے پیدا ہووے پھر اُسکو جنم مرن
کا دکھ نہو سو جب الرک جی پیدا ہوئے اُنکو ہدایت و اُپدیش بھاگوت دھرم کا ایسا کیا کہ گھر بار
کو چھوڑ بن کو چلے گئے اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے بعد ش جو اور چند پسر ہوئے تو
انکا حال بھی مثل الرک جی کے ہوا اخیر مین جو پسر خورد یعنے سوباہو پیدا ہوا تو راجہ نے واسطے
راج کے منداتسا سے درخواست اس پسر کی کری منداتسا نے قبول کیا لیکن اپنے عہد کا فکر
اور خیال رہا اور ایک پرچہ بطور تعویذ کے لکھکر سوباہو کو دیا کہ جب کمال دکھ ہووے تب اسکو
کھولکر پڑھنا جب نوبت راج کی سوباہو کو پہونچی اور اُسکے سکھ مین غرق ہوا تو منداتسا نے الرک
جی سے سب حال کہا اور الرک جی کو سوباہو پر بڑی کرنا و دیا ہوئی اور فکر
مین ہوئے کہ کسی طرح سوباہو کو بکھیڑہ دنیا سے چھڑا کر بھگوت سنگھ کرنا چاہیے
سو پاس راجہ بنارس کے جاکر اور نصف حصہ ملک کا دینا کہکے فوج کشی کرائی سوباہو کو بعد
جنگ کے تاب مقابلہ نہوئی اور از بس متردد و متفکر ہوا اُس تعویذ کو جو والدہ نے دیا تھا کھولکر
پڑھا اسمین لکھا تھا کہ جب بہت دکھ ہو تب ست سنگ کرنا چاہیے اور یہ دنیا اور اُسکے سب
کارخانجات انت دنا پایدار ہین بھگوت مت اور سید انند گھن ہو ایسے سوامین چھوڑ کر جو انت نینے
دنیا مین دل لگاتے ہین ہمیشہ آواگون مین رہتے ہین اور جو بھگوت سرن ہوکر بھجن سمرن
مین رہتے ہین تو بھگوت کے پرم پد کو پراپت ہوتے ہین سوباہو کو اگرچہ اسقدر ہدایت سے
کچھ گیان ہوگیا لیکن ست سنگ کو بھی ضرور جانکر خدمت مین دتاتریہ جی کے حاضر ہوا اور اُنکے
تھوڑے سے اُپدیش سے پورن گیان کو پراپت ہوگیا اور سب راج کاج کو چھوڑ کر پاس
الرک اپنے بھائی کے گیا اور دست بستہ عرض کیا کہ آپ کی بدولت اس بکھیڑہ راج اور دنیا سے
چھوٹ کر بھگوت سرن ہوا ہون آپ راج گادی کو قبول فرماوین الرک جی بہت خوش ہوئے
اور فرمایا کہ مجکو خواہش راج کی ہرگز نہین صرف تمہارے چھڑانے کے واسطے یہ تدبیر کری تھی سو
شکر ہے کہ راست ہوئی سوباہو مشکور عنایات اپنے بھائی کا ہوکر مشغول سمرن بھجن بھگوت کا
ہوا الرک جی نے راجہ بنارس سے کہا کہ سوباہو تو راج سے علیحدہ ہوگیا تم راج کرو اُسنے جو حال
مفصل سُنا اور حقیقت ناپایداری اس دنیا پر غور کری تو وہ بھی اس راج اور اپنے اصلی راج سے
دست بردار ہوکر بھگوت کی پناہ مین آیا اور سب نے ایسا بھجن اور سیوا بھگوت مین دل لگایا

کہ تھوڑے عرصہ مین دنیا کے دُکھ سے چھوٹ کر پریم آنند سُکھ پرم پد کو پراپت ہوئے ＋ کتھا

श्रुतिदेव बहुलाश्व.

سرت دیو براہمن اور راجہ بھلاس دونون پرم بھگت بھگوت کے اور گیانی اجودھیا مین ہوئے جسطرح بھگوت واسطے اپنے بھگتون کے اوتار دھارن کیا کرتے ہین ایسا ہی خاص اُن دونون بھگتون کے واسطے جو پر کیا یعنے جب بھگوت سری کرشن مہاراج جنک پور سے باراوہ دوارکا رخصت ہوئے تو اجودھیا مین تشریف لائے برہمن اور راجہ موصوف دونون واسطے استقبال کے گئے اور بھگوت درشنون سے اپنے جنم کو سپھل مانکر پریم مین پورن ہو گئے اور دونون نے واسطے پوتر کرنے اپنے گھر کے عرض کیا بھگوت نے خیال فرمایا کہ دونون میرے بھگت برابر ہین اگر راجہ کے گھر جاتا ہون تو براہمن ناراض ہوگا کہ مجکو غریب جانکر نہ آئے اور اگر براہمن کے گھر جاتا ہون تو راجہ کی دلشکنی ہوگی اسواسطے بمقتضائے کرپالتا و بھگت تبلتا اپنے دو روپ جلوہ رکھیشران و تمامی لوازمہ ہمراہی کے بناکر دونون بھگتون کے گھر کو پوتر کیا اور تا چار ماہ اجودھیا مین مقیم رہے راجہ کو تو یہ معلوم رہا کہ بھگوت میرے گھر ہین اور براہمن یہ سمجھتا رہا کہ صرف مجکو ہی کرتارتھ کر رکھا ہی دونون بھگت بھگوت کی کرپا اور انگرہ اپنے اپنے اوپر سمجھکر ہمیشہ بنت نئے بھلو ویسے بھگوت آرادھن مین شب و روز مصروف رہے اور بروقت رخصت اپنا ہی بھگتی کا بر پایا ＋ کتھا

उद्धव

اودھو پرم بھاگوت اور گیانی ہوئے اگرچہ کرپا سندھ سری کرشن مہاراج اُنکو مشیر تدبیر او دوست بے تکلف اور رشتہ دار جانتے تھے لیکن اودھو جی ہمیشہ اپنے داس بھاؤ کو مقدم رکھکر خدمات غلامانہ بجالاتے تھے جب کرپا سندھو مہاراج نے واسطے تسلی برہ لاسا برج سُندریون کے کہ مہاجرت برج چند مہاراج سے مثل ماہی بے آب کے بیتاب و بیقرار تھین بھیجا تو برج مین گئے اور اُن مہجورون کو اُپدیش گیان اور جوگ کا کرنے لگے لیکن برج کشوریون کو کہ برج راج کے روپ انوپ امرت مین مگن اور پریم و محبت کے رس سے چھکی ہوئی تھین وہ اُپدیش اودھو کا ذرا بھی موثر نہوا اور ایسے جواب معقول دیے کہ گیان اور جوگ اودھو کا خاک مین رلگیا اور پریم

विह्वल

مین محو اور بہبل ہو کر برج بلبھاؤنکی چرن رج مین لوٹنے لگے شاید اُس سے اپنے گیان اور جوگ گم شدہ کو تلاش کرتے ہونگے کبھی اُنکے درشن سے اپنے آپ کو کرتارتھ مانکر اپنے بھاگ بڑائی کرتے تھے اور کبھی اُس پریم آنند سے کہ جو گوپیون کو حاصل تھا اپنے آپ کو بے نصیب جانکر اپنی قسمت سے لڑتے تھے کہ مین کسواسطے اس برج مین گوپ بدھو نہوا واضح ہو کہ اگر اودھو جی گوپیون کے پریم سے ایسے بیخود ہو گئے تو کچھ جائے تعجب کی نہین کسواسطے کہ خود بدولت برج بھوکھن مہاراج باوجود

اس اپیشرتا ویربھتا کے کہ بربھاو کی بھی جسکا پار نہین پاتے ایسے اُنکے پریم مین مگن ہین کہ اول اپنے
پریم دھام کو چھوڑ کر اُنکے واسطے نرشریر دھارن کیا پھر اُنکی رضامندی کو اپنی استرضا پر مقدم ترجانکر
سبطرح اُنکی اچھا پورن کری اور اُنکی انکوتل چرتر کیے اور اب تک اسقدر بس برتی ہین کہ جو کوئی
اُنکے چرتر کو گیا ہی پاتکی اور گنہگار پڑھتا ہی یا سنتا ہی ممکن نہین کہ اُسکے دل مین نہ آجاوین بلکہ
بیچ سندریون کا چرتر واسطے اتارنے کے سنسار سمدر سے ایسا مضبوط جہاز ہے کہ ہرگز باد مخالف
نیک بد کرمون کی نزدیک نہین آتی نہ معلوم کسقدر بشیار ادھم اور پاپی اُسکی بدولت اس گھور
ساگر جنم مرن سے برورت ہوئے اور آیندہ ہونگے غرض جب اودھو جی نے ایسا پریم بیچ ناگریون کا
نٹ ناگر مہاراج کے چرن کملون مین دیکھا تو اپنے گیان اور جوگ کو بے حقیقت جانکر روانہ متھرا ہوئے
اور سب حال شری برجراج سے گزارش کیا واہ واہ گوپیون کے پریم کہ جب خود بدولت نے وہ حال
سُنا تو باوجودیکہ ہرکھ شوک دکھ سکھ اور مایا و من سے پار ہین لیکن اُس پریم مین ایسے مگن ہوگئے
کہ جسکا پرواہ ہردے سے اُمنگ کر اور چشمہ چشم مبارک سے جاری ہوکر نرگن نیراکار نرنجن نروند
نرموہ نرلیپ ناموں اور گنون کو بہاتا ہوا اور رخسارون کے اوپر ہوکر بہنیتی اور بیتا نیر کو
بھگوتا ہوا چرن کملون تک پہونچا بعدش جب کرپاسندھ مہاراج متھرا کو چھوڑکر دوارکا کو تشریف
لے گئے تو اودھو جی نے چرن کمل نہ چھوڑے اور ساتھ گئے جب معرکہ قتل جادوان کا پربھاس چھیتر
وقوع مین آیا تو بھگوت نے کرپا کرکے گیان اپدیش کیا اور بھگتی کا بر دیکر بدرکاشرم کو بھیج دیا

کتھا بالمیک سوپچ یعنے خاکروب بھگوت بھگت گیاوان ہوئے جب راجہ جدہشٹر نے वाल्मीक स्वपच
اندر پرستھ یعنے دہلی مین راجسوے جگ کیا تو بھگوت سے پوچھا کہ کسطرح معلوم ہوگا جگ میرا
مقبول و منظور ہوا بھگوت نے فرمایا کہ جسوقت ہمارا سنکھ از خود آواز دیوے اُسوقت جان لینا
کہ جگ پورن اور مقبول ہوا راجہ نے سنکھ کو حسب الارشاد بھگوت کے جگ استھان مین براجمان
کردیا اُس جگ مین جسقدر روے زمین کے براہمن و رکھیشر و گیانوان و راجہ و فقرا و محتاج وغیرہ آئے
تھے سبکی حسب خواہش ہر ایک کے راجہ جدہشٹر نے تعظیم و تواضع و بھوجن و دان وغیرہ سے کری
اور راجاؤن و دیگر اقوام سب دیوتا کا سنمان اور آدر موافق قدر و منزلت ہر یک کے خلعت و
انعام وغیرہ سے کیا لیکن سنکھ نے آواز نہ دی تب متحیر و متعجب ہوکر بھگوت سے سبب پوچھا فرمایا کہ شاید
کسی بھگوت بھگت نے اپنے بس غرور سے اس جگ کو سپھل نہین کیا راجہ نے عرض کیا کہ مہاراج
سب دیشون کے رکھیشر اور براہمن آئے کیا اُنمین کوئی تمہارا بھگت نہین تھا بھگوت نے

فرمایا کہ اُن رکھیشر اور برہمنون سے پوچھنا چاہیے سو راجہ نے ہر ایک سے پوچھا تو کسی نے رکھیشر
اور کسی نے پنڈت اور کسی نے بید پاٹھی اور کسی نے برہم بادی اور کسی نے گرہستی اپنے
آپ کو بیان کیا لیکن بھگوت آیا سنکہ کسی نے نہ کہا تب راجہ و دروپدی و ارجن وغیرہ نے بالحاح تمام
بھگوت سے پوچھا کہ مہاراج بھگت کا نشان دو بھگوت نے بالمیک سوپچ کو نشان دیا چنانچہ
ارجن وغیرہ برادران راجہ اُنکے گھر گئے اور پرنام کرکے واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے
درخواست کی بالمیک جی نے اول تو بمبالغہ عذرات پیش کیے لیکن پھر بھگوت کی خواہش سمجھکر
راجہ کے گھر آئے اور راجہ جدھشٹر اور بھگت تتبل مہاراج نے کمال تعظیم و تکریم سے اُنکو بٹھلایا دروپدی
خود تھال بھوجن کا تیار کرکے لائی اور جب بالمیک جی نے بھوگ لگایا تو تھوڑی سی آواز سنکھ نے
دی بھگوت نے چھڑی سنکھ پر ماری اور فرمایا کہ اب کسواسطے کم آواز دیتا ہے سنکھ نے عرض کیا کہ
دروپدی سے پوچھنا چاہیے دروپدی نے دست بستہ گزارش کیا کہ فی الحقیقت میرا قصور ہی یعنے
جسقدر بھوجن علیحدہ علیحدہ قسم کے بالمیک جی کے روبرو لیگئی تھی بالمیک جی نے اُن سبکو ملوا کر
بھوگ لگایا مجکو کراہیت آئی اور خیال ہوا کہ بالمیک جی لذت اور حلاوت ہر ایک قسم طعام سے
واقف نہین سبکو ملاکر کھاتے ہین بھگوت نے فرمایا کہ آیندہ بھولکر بھی بھگوت بھگتون کیسے کراہت
اور اُنکے اعمال و افعال مین خیال ناقص کرنا نچاہیے پھر جو بصفائی دل و اعتقاد کامل بھوجن کیا
تو سنکھ نے خوب آواز دی اور راجہ کا جگ پورن ہوا آوازہ بھگوت بھگتی اور پرتاپ بھگتون کا
تمام جہان مین پہونچا اور رواج بھجن اور بھاو کا بخوبی ہوا فی الحقیقت سچ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے +
جات پانت پوچھے نہین کوے ٭ مہابھارتہ مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ جو چارون بید کا جاننے والا
ہے لیکن میرا بھگت نہین اُس سے وہ شخص کہ چانڈال اور بھگت جی ہے الا میرا بھگت ہے عزیز تر ہے
اُسیکو دینا چاہیے اور وہی ملنے کے لائق ہے اور اُسیکا پوجن واجب ہے جیسا کہ میرا ٭ کتھا

नामदेव जी

گیان دیو جی پرم بھاگوت مشہور و معروف ہین جنکے چیلے نامدیو تلوچن جی مثل سورج و چندرما کے ہوئے
شاعری اُنکی مثل سرستی و گنگا کے جگت کو پوتر کرتی ہے آچارج اور بھگوت بھگتون کے پشت پناہ اور
آنند کے داتا اور نودھا بھگتی اور بھگوت سیوا مین من بچن کرم سے محبت کرنیوالے ہوئے والد گیان
جی کے گھر کو چھوڑکر کسی سنیاسی کے پاس گئے اور نہونا استری کا بیان کرکے سنیاسی ہوگئے استری
اُنکی پیچھے پیچھے آئی اور سنیاسی چیلہ کرنیوالے سے جھگڑا قضیہ کرکے لے آئی دیگر براہمن ہمقوم نے علیحدہ
کردیا کہ یہ سنیاسی ہوگیا تھا قوم مین نہین مل سکتا چنانچہ علیحدہ رہے اور تین پسر تولد ہوئے

گیان دیوجی سب سے کلان تھے ابتدا سے ہی سری کرشن سوامین کے چرن کملونمین محبت تھی برہمنونکے
پاس جو واسطے بید پڑھنے کے گئے تو کسی نے نہ پڑھایا کہ قوم سے باہر ہو بید پڑھنے کا ادھکار نہین
گیان دیوجی نے فرمایا کہ براہمن ہونا کچھ بید پڑھنے پر حصر نہین کہ بہائم اور وحشی بھی پڑھ سکتے
ہین علاوہ ازان بید کو بھگوت سے بہتر کوئی نہین جانتا اور وہ سب مین اور سب جگہ موجود ہی
یہ کہکر ایک جاموش کو اجازت بید خوانی کی دی جاموش مذکور نے پڑھنا بید کا شروع کیا اور چند ساکھا کی
اُس صحت و سدھتا سے کسی برہمن کو یاد نہ تھی پڑھکر سنائی وے لوگ یہ حال دیکھکر بھاو بھگتی
کے معتقد ہوئے اور قدمونمین گرے گیان دیوجی نے اُنپر رحم کیا اور بھگوت بھگتی کی ہدایت فرمائی
+ کتھا लड्डू स्वामी لڈو سوامین پریم بھاگوت بھگت رنگ مین رنگے ہوئے اور سب مین اُسی بھگوت
روپ کا چنتون کرنے والے ہوئے راحت و رنج سے علیحدہ جا بجا سیر اور گشت کیا کرتے تھے اتفاقاً
کسی ایسے دیس مین پہونچے کہ جہان مطلق بھگوت بھگتی کا نشان نہ تھا بلکہ وہان کے لوگ درگا کی
خوشنودی کے واسطے آدمی کو قتل کر دیتے تھے لڈو سوامین کو موٹا تازہ دیکھکر واسطے بھینٹ کالی کے
لیگئے چونکہ بھگوت واسطے سہاے اپنے بھگتون کے ہر وقت ساتھ موجود رہتے ہین علاوہ ازین لڈو
سوامین کے نزدیک درگا بھی بھگوت روپ تھی اسواسطے وہ مورت کالی کی شق ہوگئی اور درگا مہارانی
صورت مہیب سے ظاہر ہوئی سب دشٹون کو تلوار سے قتل کر دیا اور بھگوت کے درشن سے کمال
خوش ہوئی واسطے دکھانے پرتاپ بھگوت بھگتی کے اُنکے سامنے نرت (رقص) کیا اور چرنون کو ڈنڈوت
کری یہ حال درگا مہارانی کے اعتقاد اور سہلے کا وہانکے باشندگان نے دیکھا تو معتقد ہوئے اور بھگوت
بھگتی اختیار کی + کتھا नारायणदास ناراین داس جی ملک شمالی مین متصل بدرکاشرم کے پرم بھاگوت
ناراین سروپ ہوئے بھگتی اور بھجن مین انتہا کا درجہ انکو نصیب ہوا دل تو بھگوت سروپکے چنتون
مین مگن رہتا تھا اور زبان پر ہر وقت بھگوت کے چرتر اور نام تھے بھگوت بھگتی کی رواج اور
چرترون کے پوشیدہ بھاو کہنے مین ایسے ہوئے کہ گویا خود ناراین بدرکاشرم نواسی نے واسطے
اودھار سنسار کے اوتار دھارن کیا ہو بھگوت بھگتون کی سیوا مثل بھگوت سیوا کے کیا کرتے تھے
اور بیراگ و سخاوت کے مجسم تھے بدرکاشرم سے واسطے درشن متھراجی کے آئے اور کیشو دیوجی کے
دربار مین رہنا شروع کیا ایک روز خیال ہوا کہ جو لوگ واسطے درشن کیشو دیوجی کے آتے ہین انکا دل
جوتیون کی فکر مین رہتا ہوگا سو انکی جوتیون کی حفاظت کرنی شروع کی اور چونکہ کوئی شخص انکے
پرتاپ اور مہما سے واقف نہ تھا اسواسطے کسی نے عذر اُس خدمت کے لینے سے نہ کیا اور کئی

ہر کہہ و آنند سے بجا آوری اُس خدمت کی کرتے رہے ایک شخص ظالم و دشت نے پوٹ گرانبار
اُنکے سر پر رکھدی اور کسیطرف کو لیجایا نارایندا س جی کہ رنج و راحت دوست دشمن کو برابر جانتے
تھے وہ گرانبار لیکر چلے اور مطلق خیال اُس مصیبت کا نہوا راہ میں کسی شخص نے شناخت کرکے
ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور وہ حال دیکھکر کمال ملول اور دُکھی ہوا شخص ظالم نے جب یہ حال اُس شخص
کا دیکھا تو نادم ہوا اور چرنوں میں گرکر درخواست معافی قصورات کی کری نارایندا س جی نے
فرمایا کہ تم فکر و رنج ہرگز نہ کرو آدمی کا جسم واسطے کار براری خلقت کے ہی اگر ہمارے جسم سے
کچھ خدمتگزاری ہوئی یا ہووے تو جاے خوشی ہی نہ جاے رنج وہ شخص سرنگون ہوکر رونے لگا
اور کمال بیم و عاجزی سے پھر قدموں میں گر پڑا نارایندا س جی نے اُسکو بھگوت بھگتی کا اپدیش
کرکے ایک لحظ میں بھگوت بھگت اور سب گناہوں سے مبرا و صاف کردیا فی الحقیقت بھگوت
بھگتوں کو سب کچھ طاقت ہی اور جو چاہیں ایک لحظ میں کر دکھلاویں اگر کسیکو یہ اعتراض ہو کہ ایسے
گنہگار پر اسقدر کرپا کسواسطے کری سو واضح ہو کہ یہ نشان سمان درشٹی یعنے برابر دیکھنے اور سمادہ حیثیت
کا ہی یعنے جسطرح ابرباران کے نزدیک دشنام دہندہ و تعریف کنندہ یکسان ہی اسیطرح بھگوت
بھگتوں کی کرپا سب پر برابر ہوتی ہی ✽ کبتّا کنہرداس جی

कन्हरदास जी

کنہرداس جی پرم بھاگوت و بہمن آنند
ہوئے بھگوت بھگتوں کی کرپا سے بھگوت سروپ کا پرم آنند اور اصل و ہیچ انکو حاصل ہوا کر کے
سرن ہوکر اور بھگوت بھگتی کا نیک راہ بخوبی جانکر سنسار کے سب دھرم چھوڑدیے حقیقت و
غیر حقیقت و درشٹ و درشٹ یعنے گیان و اگیان و سارو اسار کو بچار کر تمام ذی روح کو بھگوت روپ
تصور کیا جسطرح لوگ تبلایا کرتے ہیں کہ وہ نظر آتا ہی چندرمان فلان درخت کی شاخ پر حالانکہ چندرمان
اُس شاخ سے لکھا کوس ہی اسیطرح کنہرداس جی براے گفت دنیا میں موجود اور حقیقت میں دنیا سے
علیحدہ تھے کبھی کسیکو سخت و درشت بات نہ کہی اور بھگوت بھگتوں کے چرتر اور انکی بزرگی امد
کا بیان ہمیشہ ورد زبان رہا ✽ کبتّا

पूर्णदास

پورن داس کی مہا بشیار کس سے بیان ہوسکے جنہوں نے
ہمانچل پربت میں گنگا کنارے جوگ کے قواعد سے اعتقاد کرکے اور سمادھی لگاکر بھگوت کے دھیان
میں دل لگایا اور شیر و ریچھ وغیرہ درندگان کا کچھ خوف نہ کیا پران وغیرہ پرنیج ہوا کو جسم سے
اسفل کے نجانے دیا بلکہ اسفل سے جانب اعلے کو لیجاکر زندگی اور موت کو اپنے قابو میں کرلیا
ساکھی و شبد و بدباب بزبان آپانا یعنے وحدانیت بھگوت کے بقاعدہ فرنگی بہمہ سے کثرت
पद शब्द साखी
تصنیف کیے کہ مشہور ہیں ✽

نشٹھا تا نزدہم در بیراگ و شانت و بیان چہاردہ بھگت سالکان این نشٹھا

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی بندو یعنی نقطہ کی ریکھا کو دنڈوت کرکے شری نامی
اوتار کو بندنا اور پرنام کرتا ہون کہ جنھون نے بدرکا شرم مین وہ اوتار دھارن کرکے تپ اور بیراگ کا
رواج جہان مین دیا واضح ہو کہ بعد کمالیت اور پختگی بیراگ کے شانت کا درجہ حاصل ہوتا ہی واسطے
اول بیراگ کا سروپ اور بعد ازان شانت رس کا بیان اسی نشٹھا مین ہوگا ہر خورد و کلان کو ظاہر
ہو کہ بلا یکسو ہونے دل کے بھگوت حاصل نہین ہوتا اور دل یکسو اُس حالت مین ہوتا ہی کہ سب
تعلقات سے علیحدگی اور ترک ہووے چنانچہ گیتا جی مین جب ارجن نے بھگوت سے سوال کیا کہ دل کا
روکنا ایسا مشکل ہی کہ جیسا کوئی ہوا کے پکڑنے کا ارادہ کرے کسواسطے کہ دل چنچل اور ذی طاقت ہی
مضبوط و شورو والا ہی تب اسکے جواب مین بھگوت نے فرمایا کہ بیراگ و ابھیاس سے دل پکڑا جاتا ہی
درینصورت بیراگ یعنے ترک سب مقدمات پر مقدم ٹھہری سو سروپ اُس بیراگ کا مختصراً یہ ہی کہ سار یعنی
خلاصہ خواہ اصل خواہ رہت خواہ نیک خواہ حقیقت خواہ امر مختص حصول بھگوت کو قبول کرنا اور
اسار یعنے سار سے جو خلاف ہووے اسکو چھوڑ دینا لیکن سوترون مین اُس بیراگ کے دو درجے لکھے ہین
اول اپر کہ اسکو بشی کار کہتے ہین اسکا سروپ یہ ہی کہ جسقدر لذائذ دنیاوی نظر مین گذرتی ہین اور جسقدر
بید اور شاسترون یعنے سماعت مین گذرین مثل عیش و آرام بہشت تا برہم لوک وغیرہ اُن سب سے
بیراگ و ترک ہو اگرچہ سوتر کی عبارت سے صریحاً کوئی تفصیل اس درجہ کی معلوم نہین ہوتی لیکن منشا
سوتر مذکور کا اور یہ چار تفصیل کے ہی اول جت مان یعنی سار و اسار کا بچار اور اسکے ترک کی تدبیر
دوم تریک یعنے یہ غور کرنا کہ اسقدر عیوب ظاہری و باطنی رفع ہوئے اور اسقدر باقی ہین
اُنکا بھی ترک چاہیے سوم اندریہ یعنے جانتک لذائذ و ہوا و ہوس وغیرہ دیکھے یا سُنے ہین
اُنکی طرف سے طبیعت کا ایسا روکنا کہ پھر دل اُنکی طرف نجاوے چہارم بشی کار مطلق ہوا و ہوس
باقی نرہے دوسرے درجہ کا نام پر ہی اُسمین کوئی تفصیل نہین سروپ اسکا یہ ہی کہ مایا سے ملے
ہوئے جو تین گن یعنے ست رج تم انکو ترک کرکے صرف بھگوت سچدانند گھن پورن برہم پرماتما کے
شانگیات سروپ مین مگن ہو جانا اور مایا کے گنون سے بالکل بیراگ ہونا حاصل تشریح مذکورہ سے
یہ ہوا کہ بھگوت کی پراپتی صرف بیراگ سے ہی جب تک سب لذائذ ہوا و ہوس سے بیراگ نہوگا تب تک
ہرگز بھگوت حاصل نہوگا اور قیاس بھی مقتضی ہی کہ دل مثل ظرف کے ہی جب تک وہ تعلقات دنیاوی
ہوا و ہوس سے پر ہی تب تک کب گنجایش بھگوت کے آنے اور رہنے کی ہی اگر بھگوت کو اُس

ظرف ہین ترک کرنا منظور ہی تو دیگر سب تعلقات و ہوا و ہوس سے خالی کرنا چاہیے شاسترون مین
جو یہ بات لکھی ہی کہ بعد گرہست آشرم کے ترک خانہ داری کرکے بن باس کرے مطلب اسکا یہ ہی
गृहस्थाश्रम
کہ بحالت گرہستہ بھگوت بھجن نہین ہو سکتا جب سب معاملات دنیا سے علیحدگی ہوگی تب دل یکسو ہو کر
بھگوت مین لگ جائیگا جس کسیکی طبیعت جانب بھگوت و ترک دنیا کے راغب ہو جاوے تو وہ
ترک حسب قواعد مصرحۂ بالا کے ہووے کہ سار کی ایجاب اور اسار کی ترک اور اون دونون کے
بچار مین مصروف ہو ورنہ صرف اسکا نام براگ نہین کہ گھر در جورو وغیرہ کو چھوڑ کر فقیر ہو گئے اور
باواجی کہلانے لگے اگر اسیکا نام براگ ہو تو وحشی ہمیشہ جنگل مین برہنہ رہتے ہین یا ہزار ہا آدمی
ایسے ہین کہ بسبب مفلسی کے جسم پر کپڑا نہین نہ کوڑی پاس ہی اور نہ جورو اور بیٹا کیا وے
بھگوت کو پہونچ جاتے ہین بلکہ ہمیشہ آواگون کے جال مین پھنسے رہتے ہین اور جنکو سار
و اسار کا بچار ہر وقت رہتا ہی اور انکے ایجاب و ترک مین مصروفیت ہی انکو باوجود خانہ داری کے
سب تعلقات دنیا مثل بن و جنگل کے ہین اور سب عیال و اطفال ست سنگ و سادھو سیوا
چنانچہ پورانون مین جنک و پرہلاد و راجہ بل وغیرہ کے ہزار ہا کتھا و نیز اس بھگت مال مین صدہا
بھگتون کے شاہد و مصدق اس حال کے ہین اور جن لوگون کا دل تعلقات مین پھنسا ہوا ہی
اور سار اسار کا بچار نہین وے سب چیزون کو چھوڑ کر جنگل مین چلے جاوین تو بھی سنسار
دنیا دارون کے برابر ہین اور سالک کو ایک بات یہ بھی واضح ہو کہ بسبب بچار سار و اسار و ترک
تعلقات کے دل صاف ہو کر بھگوت سروپ کا جلوہ جسقدر ظہور پکڑتا ہی اُسے اُسیقدر غیب کا جاننا
اور راست ہو جانا قول کا ہی یک وید کا اور موجود ہو جانا اشیاے مخواستہ دل کا کہ جو متعلق انماد
آٹھ سدھی مشہورہ کے ہین زیادہ ہوتا جاتا ہی اگر سالک کا دل اُن سدھونکی
अणिमादिक
طرف راغب ہوگیا تو بالکل جاتا رہا پھر ٹھکانا لگنا مشکل ہی پس اُسوقت اپنا دلکو سنبھالے کہ
مطلق خیال کسی سدھی کا نہووے اور ایسا ترک کرے کہ جسطرح قے اور پیکین کو متنفر ہو کر پھینک
دیتے ہین اگر اُسوقت مین سنبھل گیا تو فی الفور منزل مقصود کو پہونچگیا اور اگر اُنہون نے
لوٹ لیا تو تحت الثری کو گیا اگرچہ تشریح سروپ براگ مین ضمناً شانت کا سروپ ظاہر ہوتا ہی لیکن
چونکہ بموجب ادب نشاد و رس شاستر کے شانت رس علیحدہ مقرر ہوا ہی اسواسطے حسب قاعدہ
رسون کے ذکر اُس شانت کا لکھا جاتا ہی دیباچہ مین جو واسطے پیدا ہونے ہر یک رس کے چار سامان
یعنی بھاو و انوبھاو و ساتوک و بیبھچاری لکھی گئی سو اس شانت رس کے اول سامان بھاو مین

بھگوت سب منگل اور آنند کی کھان بشیار برھمانڈون کا مالک اور پیدا کرنے والا انکھیا فیض الارواح
کو جسکا نام گناہ و عذاب عظیم سے چھڑا دینے والا سب کچھ جاننے والا زمانہ سابق و حال و استقبال مین
موجود پرمانند کے دینے والے جو گن ہین انکے راس جسکے برابر یا جس سے زیادہ جسکی تمثیل کو کوئی
نہین پورن برھم پرماتما سچدانند گھن بھگوت اپنا اشٹ دیوہ تو بشا لنبن ہوا اور شیو سنکادک
نارد یادگیر بھگت آشیر بالنبن سامان دوم یعنے انو بھاو نظر بر تہ بنی و قصد بہر وقت واز ہمہ ہو صاف
و ترک راحت و رنج وغیرہ سامان سوم یعنے ساتوک کے جو ہشت حالت ہین انہین سے ایک حالت
غشی کی نہین ہوتی مابقی ہفت حالت اپنے اپنے موقع اور وقت پر نمودار ہوتی ہین سامان
چہارم بھجیاری مین سے سمرتی و نربید وغیرہ چند حالت مناسب اس رس کی کسی وقت اور
زمانہ مین پیدا ہو کر جاتی رہتی ہین استھائی بھاو یعنی مستقل درجہ اس رس کا وہ ہے کہ سب مین برابر
نظر ہوا و ر برھم لوک تک کے سکھون سے نفرت ہووے جن بھگوت بھگتون کے بعد حصول
بیراگ کے شانت رس مین نوبت استقلال پہونچتی ہے انکی علامات یہ ہین کہ کسی ذی روح سے
عداوت نہین رکھتے بلکہ سبکے دوست اور سب پر رحم کرنے والے ہوتے ہین خودی اور غرور سے
مبرا راحت و رنج دونونکو برابر جانتے ہین متحمل سب طرف سے طبیعت کو بھگوت کے تصور مین ہر وقت
دل لگا ہوا مستقل مع لاشرک اعتقاد بھگوت چرنون مین عقل و دل و سب محسوسات بھگوت مین
مستغرق کسیکو انسے دکھ نہین پہونچتا و نہ خود کسی سے دکھی ہوتے ہین راحت و غصہ و خوف سے جو
طرح طرح کے خیالات دلکو پیدا ہوتے ہین انسے چھوٹے ہوئے نہ کبھی خوش ہوتے ہین نہ ناراض نہ کبھی
کسی بات کی فکر کرتے ہین نہ کسی امر کی خواہش دل صاف و کیسو نیک و بد سے علیحدہ عاقل و
پاک دوست و دشمن دونون کو برابر بالکل امورات دنیا اور اسکے متعلق کام کرنے سے علیحدہ و متنفر
مان و اپمان تعریف و ہجو دکھ و سکھ گرم و سرد زمانہ کو یکسان مانتے ہین واسطے رفع اشتہا وغیرہ کے تھوڑی
سی ہی قانع خانہ داری وغیرہ سے علیحدہ متحمل سلیم و تمیز یہ ترجمہ چند اشلوکونکا منجملہ کثیر کے لکھا گیا معرفت
و بیراگ و شانت رس کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے جس کسیکو زیادہ شوق سننے اور جاننے کا ہو
ہر ایک پوران سے دریافت کر سکتا ہے رگھنندن سوامی مین کہان اور درجہ مصرحہ بالا کہان اگرچہ
آپ کی کرپا سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے کہ ایک لحظہ مین پشہ کو برھما اور برھما کو پشہ اور جس کو جو اور جو کو
خس کر سکتے ہو لیکن جو اپنے گناہ و اعمال ناقص کی طرف نگاہ کرتا ہون تو کسی امر کی درخواست نہین کر سکتا
اور اگر مقتضائے بھجائی بیراگ اور شانت کی درخواست کرون تو یہ خیال گذرتا ہے کہ اس روپ انوپ

اور سماج کے جنبتون کی کسواسطے درخواست نہ کرون کہ جسکے گیان اور بیراگ دونون غلام ہین ملتجی ہوا
کہ اُس سماج اور روپ کے جنبتون مین دل میرا لگا رہے کہ جتر کوٹ کے نزدیک مندا کنی کے کنارہ پر
ایک بن پریم سوبھا نمان جنبا و مولسری و بیل و پیپل و کدنب و آنب و تمال وغیرہ ہر قسم کے درختان کا
سرسبز و شاداب ہے اُن درختون پر بہت خوبصورت لتا اور بیلی رنگارنگ خوشبودار پھولون کی
چھائی ہین اُسکے بیچ مین چار درخت پلکھن و آنب و کدنب و تمال کے ہین اور اُن چارون درختونکے
بیچ مین ایک درخت برگد کا ہے اُسکے نیچے اندرآدک نے بھیل روپ بنا کر پریم سوبھن کوٹی تیار کری
ہے اور اُس کوٹی کے آگے بڑا وسیع چبوترہ یعنی بیدی ہے کہ سری سیتا مہارانی اکمل برھانڈ اتیری نے
اسنیے ہاتھہ مبارک سے اُسکی سوبھا کو بعد تیار کرنے دیوتاؤنکے درست کیا ہے اُسکے ہر چہار طرف پھلواری
انواع اقسام پھول رائے بیل و چنبیلی و دونا و مروا و مدن بان و نافرمان وغیرہ کی اس خوبصورتی کے
ساتھہ ہے کہ جسطرف کو نظر جاتی ہے خوانخواہ طبیعت اُلگتی ہے اُسکے بیچ مین شری رگھنندن سوامین شانت
سروپ سوبھا دھام کہ جنکے نکھہ کی سوبھا کے روبرو تمثیل نیل من و کمل و گھن و چندرمان کی پھیکی ہے
مَن ہکیہ بنائے ہوئے جا مکٹ سر پر ہے اور اُسمین پھول جابجا شری مہارانی جی نے گونتھے ہین کانون اور
ہاتھون مین پھولون کے ابھوکھن بن مالا گلے مین دھنش بان دھارن کیے براجمان ہین بائین انگ
شری جنک نندنی سوبھت لچھمن مہاراج مسلح سیوا مین دست بستہ حاضر ہین ہر چہار طرف من گن بیٹھے
ہین اور کچھ پرشن اوتر ہو رہا ہے دوہرہ لست منچ مُن منڈلیہ مدہ سیہ رگھو چند ۂ گیان سبھا جن من مگن
بھگت سچدانند ۂ کتھا رنت دیوجی راجہ وسکنت کے نبس مین ایسے پریم بھاگوت
ہوئے کہ بحالت راج کرنے کے تمام محاصل ملک کا براہمن سیوا اور جگت دان وغیرہ مین صرف کر دیا
اور جب دنیا اور راج کو اسار و ناپایدار سمجھکر ترک کیا او مع پسر و استری کے جنگل مین جاکر بھگوت
بھجن مین مصروف ہوئے تو اُس حالت مین بھی جو کچھ ملجاتا تھا سائل اور بھوکھے کو اُٹھا دیتے تھے
ایک دفعہ بعد اڑتالیس روز کے قلیل غلہ بھگوت خواہش سے ملا اسکے تین حصہ کرکے بعد بھگوت بھوگ
بھوجن کرنے کو تیار ہوئے ایک براہمن آگیا اور سائل طعام کا ہوا راجہ نے اپنا حصہ اُٹھا دیا بعد ازان
ایک شودر آیا راجہ نے اپنے پسر کا حصہ اُسکو دیدیا پھر ایک نیچ سائل ہوا اُسکو استری کا حصہ حوالہ کیا اور
آنند ہو کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے بھگوت نے جو راجہ کو بھجن و بیراگ و دیا مین مستقل و راسخ
پایا اور شانت رہنے طبیعت مین اندک بھی فرق نہ کیا تو خوش ہوئے اور ساکچھات درشن دیے
تفضلات بے پایان فرما کر ارشاد کیا کہ جو تمنا ہو بیان کرو کہ پورن ہونگی راجہ نے بعد قدمبوسی کے

پریم مین بیطاقت ہوکر عرض کیا کہ سواے بھگتی قدوم مبارک اور کچھ تمنا نہین سو بھگتی عنایت ہووے
چونکہ یہ سنسار طرح طرح کے رنج وعذاب مین مبتلا ہی تو دوسری خواہش ثانی یہ ہی کہ سب کا رنج وعذاب تو میرے
نصیب ہووے اور جو کچھ میرے حصہ کا راحت وثواب ہووے وہ سبکو ملے بھگوت اس پرارتھنا کار اور
دیا سے زیادہ تر خوش ہوئے اور جو درجہ کہ پریم جوگیون کو ملتا ہی انکو عطا فرمایا واضح رہے کہ جو اشخاص
بھگوت بھجن سے بمکھ ہین انکو سب راحت اور دولت دنیا کے دکھ روپ ہوجاتے ہین اور جو بھگوت
بھگت اور بھجن آنند ہین انکو سب رنج وعذاب مثل سکھ اور ثواب و پریم آنند کے ہین + کتھا
परसुराम. پرسرام جی نے اپنی بھگتی کے پرتاپ سے جنگل دیس کے جنگلی لوگون کو اس طرح
ستسنگی اور پارشد روپ کر دیا کہ جسطرح چندن کے درختون کی ہوا سب کو چندن کر دیتی ہی یا
جسطرح مدت کا اندھیرا چراغ کی روشنی سے فی الفور دور ہوجاتا ہی سری بھٹ جی اور ہریا جی کا جو
طریق تھا اسی پر چلتے تھے بھگوت کتھا کیرتن کا ایسا نیم تھا کہ ہزار ہا کو بھگوت سنمکھ کر دیا اور
زبان پر ہر وقت بھگوت نام رہتا تھا بھگوت سے بمکھ ہونا جو مرض مہلک ہی اسکو آید بیش از بیشتر کی
دوا سے دور کیا اور بھگتی و تلک و مالا کا رواج دیا باوجودیکہ راجہ جانی مین رہکر سامان نعمت وحشمت کا
موجود رکھتے تھے لیکن اُن سب لوازمات دنیا سے اسقدر بیراگ تھا کہ سبکو ہیچکارہ و ناچیز جانتے تھے
چنانچہ انکا مقولہ ہی دوہرہ مایا سنگی نہ من سکا سکا نہ یہ سنسار ہو پرسرام یا جیو کو سنگا سو ہرجن سار
کوئی سادھو یہ دوہرہ سنکر واسطے امتحان کے گیا اور کہا کہ آپ کو بھگوت مین پریت ہی تو اس
دولت وحشمت سے کیا فائدہ ہی علیحدہ بھجن کرنا چاہیے پرسرام جی باطنی الضمیر اُس سادھو کا
جان گئے اور اُس سامان کو ترک کرکے اور کوپین باندھکر کسی گوپھا مین پہاڑ کی جا بیٹھے اور
بھگوت بھجن مین معروف ہوئے اتفاقاً وہان ایک بنجارا آگیا اور دولت بیشمار مع پالکی وغیرہ سامان
امیرانہ کے بھینٹ کری سادھو مذکور معتقد ہوا اور خوب سمجھ گیا کہ پرسرام جی کو ہرگز خواہش دولت
وحشمت کی نہین مگر بھگوت خواہش سے خود بخود آتی ہی پرسرام جی کے قدمون مین پڑا اور نادم ہوکر
عرض کیا کہ میرا قصور معاف ہو نادانستہ تھا اب آپکا پرتاپ معلوم ہوا فی الحقیقت بھگوت بھگت
جسقدر دولت و نعمت سے علیحدہ ہوتے ہین اسیقدر زیادہ نصیب ہوتی ہیں خواہندگان نعمت
دنیا جسقدر بھگوت بھجن مین معروف ہونگے اسیقدر دولت انکو حاصل ہوگی اور پھر نعمت غیر مترقبہ
یعنی بھگوت بھگتی بھی نصیب ہوجاویگی + کتھا रांका बांका رانکا جی پریم بیراگوان بھگوت بھگت
ہوئے اور بانکا انکی استری رانکا جی سے زیادہ بھگت تھی پنڈرپور مسکن نامدیو جی مین انکا مسکن تھا

لکڑی جنگل سے لاتے اور بسر اوقات کرتے وزرات سوائے بھجن و سمرن کے اور کام نہ تھا ایک روز
نامدیوجی نے بھگوت کی جناب مین عرض کیا کہ بڑا افسوس ہی کہ رانکا بانکا دونون پرم بھگت تنگدستی
اور عسرت سے گذران کرین بھگوت نے فرمایا کیا تدبیر کیجیاوے کہ وے ہرگز دولت کو قبول نہیں
کرتے چنانچہ بچشم خود تماشا دیکھلو یہ فرماکر نامدیوجی کو اپنے ہمراہ جنگل مین لیگئے اور جب راہ کو رانکا
بانکا واسطے لینے لکڑیون کے جاتے تھے اُس راہ مین ایک تھیلی اشرفیون کی ڈالدی رانکاجی
کی جو نظر اُسپر پڑی تو خیال ہوا کہ استری پیچھے آتی ہی ایسا نہو کہ اُسکو طمع اس کی ہوجاوے اسواسطے
اُسپر خاک ڈالدی استری جو پاس رانکاجی کے پہونچی تو پوچھا کہ تم زمین مین کیا دیکھتے تھے رانکا
جی نے حال دیکھنے خریطہ پُر از اشرفی اور اپنے اندیشہ کا بیان کیا استری نے پوچھا کہ مہاراج
اشرفی اور خاک مین کیا فرق ہی اور خاک پر خاک ڈالنی کیا ضرور تھی رانکاجی بہت خوش ہوئے
اور اپنی استری کو باسم بانکا موسوم کیا اور فرمایا کہ تیرے براگ نے میرے براگ پر بھی خاک ڈالدی
بھگوت نے نامدیوجی سے فرمایا کہ دیکھا کسقدر براگ دونون بھگتون کو ہی بعد ازان بھگوت
اور نامدیوجی نے باہمدگر صلاح کرکے بھار لکڑی کے فراہم کردیے تاکہ اسیقدر خدمتگزاری ہو رانکا
بانکا نے اُن لکڑیون کو جمع کردہ کسی شخص کی سمجھکر ہاتھ نہ لگایا اور ہاتھ خالی گھر کو چلے آئے بلکہ
یہ خیال کیا کہ آج اشرفی نظر پڑگئی تھی اُسکی نحوست سے لکڑی بھی ہاتھ نہ آئی اگر اشرفیون کو ہاتھ
لگاتے نہ معلوم کیا ہوتا بھگوت نے وے لکڑی جمع کردہ رانکاجی کے گھر پہونچادی اور رانکاجی
بسبب مرسلہ بھگوت کے انکار نہ کرسکے بعد ازان بھگوت نے درشن دیے اور واسطے
قبول کرنے کچھ پارچہ کے ارشاد فرمایا رانکاجی روپ انوپ اور چھب مادھری کو دیکھکر ایسے محو
مشاہدہ جمال جہاں کے ہوگئے تھے کہ کچھ خبر اور ہوش نہ تھا اسواسطے اُس فرمودہ بھگوت کا جواب
نہ دیسکے اور آخر بھگوت پرشاد کو بھگوت روپ جانکر قبول کیا بعد ازان رانکاجی نے نامدیوجی سے
کہا کہ مہاراج اُس سوبھا دھام پرم سکمار گل اندام کو جنگل پرخار و خوف مین لیجانا اور تکلیف دینا
تمکو کسطرح گوارا ہوا واضح ہو کہ نامدیوجی اور رانکاجی دونون بھگوت بال روپ کے اپاشک تھے سو
بھگوت موافق اعتقاد انکے اُنپر ظاہر ہوئے + کتھا रघुनाथ गुसाई رگھناتھ گسائین کی بھگتی اور
بھاو کی مہاکس سے کہی جاوے کہ جنکی خدمت خود بھگوت نے کری اور ہمیشہ بھگوت کی غلامی مین حاضر
رہے اُتکل دیس مین اور رئیسہ شہر کے رہنے والے تھے اور دولت و نعمت بقیاس گھر مین موجود تھی
سبکو اسار یعنی حقیقت و ناپایدار سمجھکر چھوڑ دیا اور جگناتھ پوری مین قیام کیا والد انکا بمقتضائے محبت

پوری ہمیشہ نقد وجنس واسطے اخراجات کے بھیجتا لیکن کچھ قبول نکرتے صرف بھگوت روپ کے رس مین
جھکے ہوئے اپنے گرو مہا پربھوجی کی خدمت مین حاضر رہکر اور شری جگناتھ راے سوامین کے درشن کرکے
نیک وبد گرم وسرد زمانہ سے علیحدہ و برکران رہتے ایک دفعہ موسم سرما مین سردی معلوم ہوئی شری
جگناتھ راے سوامین نے بمقتضاے بھگت تبسلتا بانات خاص اپنی عنایت فرمائی پھر ایک دفعہ مرض
اسہال مین مریض ہوئے شری جگناتھ راے جی نے جسطرح مادھو داس جی کی خبرگیری اور خدمت کری تھی
اسیطرح گسائین موصوف کی کری اور بھگتی کے پرتاپ کو روشن کیا گسائین موصوف کے گرو نے
اجازت برندابن باس کی فرمائی سو برنداابن مین آئے اور رادھا کنڈ پر بسرام کیا ہمیشہ بھگوت کی مانسی
پوجن مین رہتے تھے اور روپ انوپ مادھری پریم امرت کے تشنہ دنرات بھگوت نام کے ذکر اور کیرتن
کا شغل تھا اور چرتر اور کتھا کا ادھار ایک دفعہ شیر وبرنج جو بھگوت کو مانسی ٹہیان مین بھوگ لگایا تو
مہا پرشاد کو بحالت تصور خود بھی بھوجن کیا بسبب زیادہ کھانے کے ثقالت ہوئی اور بیمار ہو گئے
طبیب نے نبض دیکھکر فرمایا کہ بسبب شیر وبرنج کھانے کے یہ مرض پیدا ہوا ہی دوا ہاضمہ اور دافع
ثقالت کی ضرور ہی چنانچہ نسخہ تجویز کیا گسائین جی نے جواب دیا کہ جس غذا سے ثقالت ہوئی ہی وہی
غذا واسطے مرض اگیان کے دواے کامل اور واسطے زندگی جاوید کے آبحیات ہی سو آپ نسخہ
اپنا اپنے پاس رکھیں اور مجکو بحال خود چھوڑ دین طبیب معتقد ہوا اور قدمون پر پڑا واہ واہ کیا لیت تصور
دودھیان کی بھگوت اپنے ہر ایک بھگت کو نصیب کرے اور کچھ حصہ اسکا اس اپنے خانہ زاد کو بھی

کہتھا

شری دھر سوامین श्रीधरस्वामी نے سری مدبھاگوت کی شرح ایسی تصنیف کی کہ پریم امرت
اصل معنی کا بلاتکلف وبآسانی ہر یک کو حاصل ہونے لگا دیگر شارحان کی شرح سے تو تعصب اور
جانب داری ظاہر ہی یعنے جو کوئی اپاسک کرم کا تھا تو اسنے بھگتی وگیان کے بھی معنی جانب کرم کے لگا کر
شرح کی اور جو شخص اپاسک بھگتی یا گیان کے تھے انھون نے اپنے اپنے طریق کو مقدم ثابت کر دیا
کسی نے اصل مطلب بید اور بھاگوت پر نگاہ نہ کی لیکن شری دھر سوامین نے ہر سہ فصل یعنی گیان
اور بھگتی اور کرم کی جیسی شرح جس موقع اور مقام پر چاہیے تھی بعد دریافت پرمانند جی مہاراج اپنے
گرو سے ویسی ہی مندرج کی اور پریم سنگھتا کو موافق قواعد بید کے مقدم رکھا جب وہ شرح تیار ہو گئی
تو پنڈتون کا سماج کاشی پوری مین ہوا اور دیگر پنڈتان نے بھی اپنی اپنی شرح پیش کری ہر یک پنڈت
اپنی تصنیف کو اور پر تصنیف اور شرح دوسرے کے ترجیح دیتا تھا اور سوامین شری دھر جی کو بعلت
نفسانیت اور ہٹھ اپنی شرح اور تصنیف کی نہ تھی آخر بصلاح جملہ پنڈتان کے یہ بات قرار پائی کہ بندا دھو مہاراج

جس شرح کو قبول اور منظور کرین وہی مروج ہووے چنانچہ سب شرح مندر مین بھگوت کے رکھدی اور مندر کو بند کر دیا بعد دیر جو پھر مندر کھولا تو سوامین شری دھر کی شرح پر دستخط قبولیت کے پائے اور باقی نامنظور ہوئی سبکو اعتقاد ہوا اور وہی شری دھری ٹیکا مروج اور سبکو مقبول ہوا سوامین موصوف ابتدا سے بھگوت کے پرم بھگت تھے جس سبب سے خانہ داری وغیرہ کا ترک کیا اسکا حال یہ ہے کہ صاحب مقدور تھے آگرہ سے مع نقدی کہین کو جاتے تھے راہ مین ٹھگ ملگئے اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کون ہے جواب دیا کہ رگھنندن سوامین میرا مالک اور جیون ادھار میرے ساتھ ہے ٹھگون نے باہمدگر صلاح کی کہ یہ شخص تنہا ہے قتل کر کے سب مال اسباب لوٹ لو چنانچہ ایک نے جو قتل واسطے اُسکے ارادہ کیا تو شری رگھنندن سوامین کو دھنش بان لیے واسطے حفاظت کے ہمراہ دیکھا اسیطرح چند دفعہ ارادہ کیا اور ہر دفعہ اس محافظ حقیقی کو واسطے حفاظت کے مسلح اور موجود پایا جب گھر آئے تو ٹھگون نے پوچھا کہ مہاراج وہ شیام سروپ سنگار نوجوان کون ہے کہ جو راہ مین تمھاری حفاظت کرتا رہا سوامین جی نے اُسیوقت خانہ داری اور دولت کا ترک کیا کہ میرے سوامین کو اُسکے سبب سے تکلیف ہوئی اور وے ٹھگ بھی معتقد ہوکر بھگوت سرن ہو گئے ✽ رمان پنج بسا رام انوراگی ✽ تجت یون جیم زبڑ بھاگی ✽ یعنی جن اشخاص کی بھگوت چرنون مین محبت ہے تو لذائذ اور حشمت وغیرہ دنیا کو اسطرح چھوڑ دیتے ہین کہ جسطرح قے کو اور وے ہی صاحب قسمت ہین ✽

کمدھج جی قوم راجپوت منجملہ ہر چہار برادران حقیقی اپنے کے پرم بھگت اور بیراگوان ہوئے گھر مین رہکر ہر وقت شری رگھنندن سوامین کے بھجن سیوامین مصروف رہتے تھے کسی سے کچھ مطلب اور سروکار نہ تھا ایک وقت واسطے بھگوت پرشاد کے شہر مین آیا کرتے تھے اور اسیوقت پھر چلے جاتے تھے ایک روز اُسکے برادران نے کہا کہ اگر تم ساتھ چلکر موجودات سرکار راجی آمیر تو شاہرہ تمھارا بھی کیا جاوے کمدھج جی نے جواب دیا کہ جس سرکار مین نوکر ہون وہان حاضر رہتا ہون یہ نہین ہوسکتا کہ وہان سے غیر حاضر ہوکر حرامخورون مین چہرہ لکھاؤن برادران نے کہا کہ بوقت مرنے کے داہ کرم کون کریگا جواب دیا وہی سب خبرگیری کریگا کہ جسکا غلام ہون یہ کہکر بن کو روانہ ہوئے بعد عرصہ جب آخر وقت آیا تو شری رگھنندن سوامین کی اجازت سے ہنومان جی تشریف لائے اور چندن اگر وعنبر سے داہ کرم کمدھج جی کا کیا شری رگھنندن سوامین نے ظاہر کرنے پرتاپ اپنے بھگتون کے ایک چیز عجیب بہ نسبت جنازہ اور سیوری کے یہ کیا کہ جسقدر بھوت اور خبیث اُس جنگل مین رہتے تھے سب کمدھج کی ددھ چتا سے پوتر ہو کر

پرم پد کو چلے گئے بلکہ ایک بریت کہین کو چلا گیا تھا جب آیا اور اپنے ہمجنسون کو نہ پایا تو ایک
प्रेत
سنیاسی سے مستفسر حال ہوا اور بعد دریافت پرتاپ کمدیج جی کے خاکستر مین لوٹ کر سدگت کو گیا
सम्मति
واضح ہو کہ بھگوت کا قول ہی کہ میرے بھگت ہرشہ لوک کو پوتر کرتے ہین اور پریاگ و گنگا وغیرہ کا یہ
قول ہی کہ ہم سبکے گناہ و عذاب دور کرتے ہین اور ہمارے گناہ بھگوت بھگتون کے چرن کر یا سے
पिशाच
جاتے ہین پس کیا جاے تعجب ہی کہ بھوت پشاچ وغیرہ شدھ و صاف ہو کر سدگت کو پہونچے
मन
کبتھا گدادھرداس. गदाधर दास. گدادھرداس جی پرم بھاگوت اور ایسے پریمی ہوئے کہ سری بہاری لال
جی کی سیوا اور حسب اہتمام کے دیکھنے اور سنگار مین ہمیشہ اور ہر وقت آنند اور مصروف رہکر
قواعد سیوا بھگوت بھگتون کے دل سے ادا کرتے تھے سخی اور بھگوت چرنون کی کیرتن کرنیوالے
ایسے ہوئے کہ بیان نہین ہو سکتا بھگوت مین لاشرک اعتقاد ایسا تھا کہ خواب اور خیال مین بھی
دوسرے دیوتا کو نہ دیکھا دنیا اور اسکے لوازمات کو بارج بھگوت بھگتی کا سمجھکر ترک کیا اور ہربان پور کے
قریب ایک باغ مین آکر بیٹھ رہے لوگون نے ہر چند واسطے چلنے آبادی کے منت خوشامد کی
لیکن چونکہ بھگوت چرنون مین نسکام محبت مستقل تھی اسواسطے اسی باغ مین رہے اور تصور بھگوت
निष्काम
سروپ مین مگن رہا کرتے ایک روز بارش بکثرت ہوئی اور بھگوت نے بلا مکان اپنے بھگت کو تکلیف سمجھی
اسواسطے ایک ساہوکار کو حکم دیا کہ تم میرے بھگت کے واسطے مکان تیار کرا دو اور انکی خدمت مین
حاضر رہکر اور ہمارا حکم سنا کر اس مکان مین مقیم کرا دو ساہوکار مذکور بخدمت گدادھرداس جی کے حاضر
ہوا اور بھگوت حکم سنا کر زبردستی مکان مین لے آیا ایک مندر مضبوط و خوبصورت بنوا دیا اور مکانات
متعدد واسطے قیام سادھان اور آیندہ روندگان کے تیار کیے گدادھرداس جی نے سوہن لال بہاری
جی کی مورتی ازبس سوبھایان اور براجمان کر کے ساتھ ہی سیوا شروع کی جو کچھ آتا اسی روز خرچ کر دیتے
اور براے روز آیندہ کچھ نہ رکھتے لیکن رسویہ کچھ سامان بخیال اس بات کے کہ صبح کو بھگوت گرسنہ نہ رہین
اور وقت پر بھوگ لگ جایا کرے کچھ جنس پوشیدہ رکھ لیا کرتا ایک رات سادھو آئے اور انکے واسطے
تلاش سامان رسوئی کی ہوئی گدادھرداس جی نے رسویہ کو بلا کر پوچھا کہ کچھ سامان موجود ہی یا نہین
اسنے عرض کیا کہ واسطے بھگوت رسوئی کے کچھ سامان رکھ لیا ہی موجود ہی گدادھرداس جی نے فرمایا
کہ بھگوت کے واسطے صبح کو آجائیگا جنس موجودہ سے بھگوت کی سیوا کرو چنانچہ اسیوقت رسوئین
تیار کرائی اور بھگوت بھگتون کی سیوا کری صبح کو سہ پہر تک کچھ نہ آیا اور بھگوت بھوگ بھی نہ لگا چیلے باعث
گرسنگی کے غصہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو فضول خرچی کے سبب ابتک سب بھوکھے ہین نہ معلوم بھگوت

کب گدادہر جی کے ہاتھ سے چھڑاوے گا اسی عرصہ مین ایک ساہوکار آگیا اور اُسنے دو سو روپیہ
نقد بھینٹ کیے گدادھر جی نے ساہوکار سے فرمایا کہ یہ روپیہ ان بے صبرون کے سر پر مارو کہ ہاے
ہاے کر رہے تھے ساہوکار خوفناک ہوا کہ کیا یہ خفگی کچھ میری نسبت ہی گدادھر داس جی نے سب حال
گذشتہ اُس ساہوکار سے بیان کرکے دلجمعی کردی کہ وہ خوش ہوا اور بھگوت بھگتون کی سیوا کا
معتقد ہوکر بھگوت سرن ہوگیا بعد ازان گدادھر جی چند روز وہان رہے اور پھر متھرا جی مین تشریف
لائے برج کشور کے روپ اور چھب سے چھکے ہوئے سیوا اور دھیان اور ست سنگ اور بھگوت
چرترون کی کیرتن مین مشغول ہوئے اور بقیہ عمر اُسی ذکر اور شغل مین بسر کی + کتھا माधवदास
مادھوداس جی کی بھگتی اور مہما اور پرتاپ اور براگ اور شانت اور بھاو کا بیان کس سے ہوسکتا ہی
جسطرح بید بیاس جی نے اوتار دھارن کرکے بیدون کی تفریق کی اور پران تصنیف کیے اور
مہابھارت اور سوتر وغیرہ کو جگت مین ظاہر کیا اور پھر اُن سبکا سار و خلاصہ سری مد بھاگوت مین
بیان کرکے بھگوت بھگتی اور بھاگوت دھرم کو جہان مین رواج دیا اسیطرح مادھوداس جی نے گویا
بید بیاس جی کا اوتار لیکر بھگوت بھگتی اور چرترون کو بعد نکالنے سار ہر یک شاستر کے جگت مین مشہور
کیا اور بھگوت نام اور لیلا کا کیرتن کرکے ہزارون لاکھون کو سنسار سمدر سے پار اُتارا سیری
جگناتھ راے جی کے پرم آپاشک اور براگ کی انتہا اور برہمیون کے سردار ہوئے قنوجیہ براہمن تھے
جب استری اُنکی مرگئی تو خیال کیا کہ یہ سنسار اگما پائی ہی خواہش دلی یہ تھی کہ لڑکا لڑکی ہونگے اُنکے
بیاہ شادی کرینگے اور کل کو ترقی ہوگی اب بھگوت نے یہ تماشا دکھایا بیشک دنیا بے ثبات اور
بیوفا ہی پس ماندگان کی پرورش وغیرہ کا فکر کرنا کسی شخص کو محض بیہودہ ہی کہ سبکا رازق اور
پرورش کنندہ بھگوت ہی جو شخص اپنی تدبیرات کرے بیوقوف ہی ایسا یقین کرکے اور سب آلایش
دنیاوی کو چھوڑکر علیحدہ ہوئے اور سری جگناتھ پوری مین پہونچکر بھگوت کے درشن کیے سمدر کے
کنارے پر جاکر بیٹھ رہے اور چونکہ دل بھگوت کے روپ انوپ مین مستقل لگ گیا تھا اسواسطے
نملنے اشیاے خورونوش سے مضطرب نہوئے تین روز گذر گئے کہ کچھ نہ کھایا اور بھگوت تصور
مین ایک جگہ بیٹھے رہے بھگوت نے دلمین خیال فرمایا کہ افسوس ہمارے واسطے تو ہر روز
ہزارہا من غذاے لطیف کا بھوگ تیار ہو اور ہمارے بھگت کو تین روز تک ایک دانہ بھی نہ پہونچے
بھگت بتسل نے بیقرار کیا اور اسیوقت خاص اپنے مہاپرشاد کا تھال طلائی بدست لچھمی کے بھیجا
اور خود بدولت شاید اس شرم سے تشریف نہ لے گئے کہ مہمانداری واجب تھی خلاف اُسکے

تین روز تک بھوجن نہ دیا تو اب روبرو جانا کیا مناسب ہی لچھمی مہارانی جب بھوجن لیکر چلین تو
خیال ہوا کہ والد تو خبرگیری پسر خورد سال سے غافل رہتا ہی لیکن ایسی والدہ کوئی نہین کہ پرورش
پسر چند روزہ کی نہ کرے مادھوداس کہ بھگتی کے خاندان مین ہنوز طفل نوزاد ہی اسکی خبرگیری خورد
نوش کی نہ ہوئی تو کمال شرم کی بات ہی اسواسطے لچھمی جی اُسطرف کو گئین کہ جسطرف کو مادھوداس
پشت کیے بیٹھے تھے اگرچہ جھنکار پاے زیب اور روشنی چہرہ مثل برق لچھمی جی کی مادھوداس
جی کو معلوم ہوئی لیکن چونکہ بھگوت دھیان مین مستغرق تھے اسواسطے آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا
اور لچھمی جی تھال رکھکر چلی آئین جب مادھوداس جی نے مہا پرشاد کو دیکھا تو آنند ہوکر بھوگ
لگایا اور اپنی قسمت کو سراہا بعد بھوجن کے تھال طلائی مثل منواڑہ برگ کے ایک طرف ڈالدیا تھا
پوجاریان مندر تلاش کنان وہان پہونچے مادھوداس جی کو گرفتار کرکے بیت مارے اور چلے
آئے بھگوت نے ضرب بیت اپنی کمر پہلی اور پوجاریان کو نشان ضرب بید سے آگاہ کرکے فرمایا کہ
وہ تھال و مہا پرشاد واسطے مادھوداس جی کے ہمنے بھیجا تھا اُنکو جو بے گناہ سزا ہوئی وہ سب
ہمکو ہوئی ہم کمال ناراض ہین پوجاری سب خوفناک و ہراسان مادھوداس جی کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور قدمون مین کمال ادب سے ڈنڈوت کرکے بعد منت سماجت کے خطا اپنی معاف
کرائی یہ خبر اور حال تمام جہان مین مشہور ہوگیا اور بھگوت کی کرپالتا اور بھگت بتسلتا بھگوت
بھگت سنکر کمال شادمانی اور پریم سے جسم مین نہ سمائے مادھوداس جی کو بھگوت سروپ مین
ایسا پریم اور عشق تھا کہ اکثر دیکھتے دیکھتے محو از خودی ہوکر بھگوت کے مندر مین رہجاتے تھے
اور جسوقت پوجاریان مندر کو بند کیا کرتے تھے تو بخواہش بھگوت کے اُنکو نظر نہین آتے تھے
ایک رات موسم سرما مین مادھوداس جی کو سردی معلوم ہوئی بھگوت نے پوجاریان کو فرمایا کہ
ہمکو سردی معلوم ہوتی ہی پوجاری فی الفور طرح طرح کے بالاپوش لائے بھگوت نے بالاپوش خاص
تو مادھوداس جی کو عنایت فرمایا اور خود بالاپوش جدید لے لیا اور اُسوقت سردی رفع ہوئی ایک دفعہ
مادھوداس جی کو مرض ہیضہ ہوا اور شدت اسہال سے سمدر کے کنارہ پر جا پڑے جب طاقت طہارت
کی نہ رہی تو خود بھگوت حاضر ہوئے اور جسم کو پاک اور صاف کیا مادھوداس جی نے فکر کی یہ شخص
کون ہی جو اسقدر خدمت کرتا ہی بعد غور رجانا کہ خود بدولت ہین دست بستہ عرض کیا کہ اس قدر
تکلیف کب واجب ہی کہ غلام کی غلامی مین فرق آوے اور مالک کی بندگی اور مخدومی مین
بھگوت نے فرمایا کہ میرے بھگت کو جب دکھ ہوتا ہی تب مجھ سے رہا نہین جاتا خود چلا آتا ہون

مادھوداس جی نے عرض کیا کہ مرض کو دور کر دیا ہے تاکہ اسقدر تکلیف نہو تب بھگوت نے فرمایا کہ
مرض کا ہونا پراربدھ کرم کا بھوگ ہے سو پراربدھ کا دور کرنا مناسب نہین دیکھتا
کہ بعض قاعدہ مین خلل پڑتا ہے اور جس حالت مین کہ میرے بھگت بلا رنج اُن پراربدھ کرمون
کو بھوگ لیتے ہین پس کیا ضرورت اُنکے منسوخ کرنے کی ہے اس قاعدہ سے مادھوداس جی کی تسکین
کرکے وہ مرض بھی اُسیوقت دور کر دیا تاکہ کسی بھگت سادھک کا اعتقاد ضعیف نہو واضح رہے
کہ کرم تین طرح کے ہین سنچت اور کریہ مان تو اُسیوقت دور ہوجاتے ہین جسوقت آدمی بھگت
ہوتا ہے اور پراربدھ کرم بالضرور بھوگنے پڑتے ہین جب یہ خبر مادھوداس جی کا مشہور ہوا تو ہزارہا
لوگون کا ہجوم رہنے لگا مادھوداس جی نے واسطے دور کرنے ہجوم اور اعتقاد اپنی بزرگی کے
گداگری شروع کی ایک شخص کے دروازہ پر گئے عورت چوکا دیتی تھی اُسنے آواز سنکر وہ پاتہ
کہ جس سے چوکا دیتی تھی کمال غصہ سے مادھوداس جی کے سر پر مارا مادھوداس جی کو اُسپر رحم آیا
اور ہنسکر وہ پارچہ اُٹھا لیا اُسکو پانی سے صاف کرکے رات کے وقت فتیلہ اُسکا بنایا اور چراغ
روشن کرکے جگناتھ راے جی کے مندر مین رکھا اُسکا یہ پرتاپ ہوا کہ بھگوت مندر اور اُس
عورت کے اندرونہ مین برابر روشنی ہوئی یعنے اُس عورت کے دل مین اُسیوقت بھگوت بھگتی
پیدا ہوگئی روز آیندہ جو مادھوداس جی اُسکے دروازہ پر گئے تو کمال بھگتی سے دوڑ کر آئی اور
قدمون مین پڑی ایسی گریا زاری اور ریالتا کی کہ کسطرح کہی جاے کہ جو اُسنے ساتھ برا کیے اُسکے
ساتھ بھی اسقدر بھلا کین کہ جسکا حد و حساب نہین ایک پنڈت تمام جہان کے پنڈتون کو مناظرہ
اور مباحثہ مین لاجواب اور زیر کرتا ہوا پرشوتم پوری مین آیا اور حال بڑائی مادھوداس جی کا
سنکر اُنسے کہنے لگا کہ میرے ساتھ چرچا کرو مادھوداس جی نے چرچا نکی اور کاغذ پر لکھ دیا
کہ مادھوداس ہارا پنڈت مذکور کاشی مین گیا اور اپنی صفت وثنا کرکے کہنے لگا کہ مادھوداس
کو فتح کر آیا جب وہ کاغذ پنڈتون کی سبھا مین پیش کیا تو اسمین یہ لکھا پایا کہ مادھوداس جیتا
اور پنڈت ہارا پر غضب ہوکر پھر جگناتھ پوری مین آیا اور مادھوداس جی کو کلمات سخت و
سست کہکر مستعد لڑائی اور فساد کا ہوا مادھوداس جی نے فرمایا کہ جو کچھ تم کہو پھر لکھ دیوین
پنڈت نے کہا کہ تو بڑا دغاباز ہے گدھے پر چڑھا کر اور کالا منہ کرکے شہر کے ہر چہار طرف
پھراؤنگا مادھوداس جی تو خاموش ہورہے اور پنڈت مذکور واسطے اشنان کے چلا گیا
بھگوت اُسکے پاس بلباس پنڈت پہونچے اور چرچا کرکے لاجواب کیا اور گدھے پر چڑھا کر

اور نشو ونشو طفل جمع کرکے اور خود بھی بلباس طفل ہمراہ ہوکر اُس پنڈت کی خوب خاکی اُڑائی اتفاقاً
مادھوداس جی بھی اُسطرف آگئے اور بھگوت سے عرض کیا کہ ایسے پنڈت کو بے عزت اور
خراب کرنا کیا مناسب تھا بھگوت نے فرمایا کہ کمال مناسب اور ضرور تھا کہ یہ بیوقوف میرے
بھگتون کو گدھے پر چڑھا کر مجکو گدھے پر چڑھایا چاہتا تھا مادھوداس جی نے اُس پنڈت کو
خود گدھے سے اتارا اور اپنی خطا معاف کرائی اس موقع کے ایک دھیان کا کبت منجملہ چند کے یہ ہے
❊ دھوری بھوری بھری سب گات سُجان بکارت مُتولت ہین ❊ الکاولی رہت بین تھری ستھری
پے گال کلولت ہین ❊ اینچ لوچن چار چتیون سو چھال بشال بلولت ہین ❊ لُڑکان ہین دُولت ہین
کنول ۱۲ بیتانی ۱۲ مزاج ۱۲ چالاک ۱۲
جگناتھ ہر رو ہر رو مکھ بولت ہین ❊ ایک دفعہ مادھوداس جی کو یہ خیال ہوا کہ پرشوتم پوری مین
برج کے چتر اکثر کیرتن کیا کرتے ہین برج کے درشن کرنے چاہیے سو روانہ ہوئے راہ مین ایک بائی
بھگوت بھگت واسطے پرشاد کرانے کے لیگئی جب بھگوت بھوگ لگایا تو جگناتھ رائے جی تشریف
لائے اور مادھوداس جی بھوجن مین مصروف ہوئے بائی موصوفہ بھگوت کا نازک جسم اور خوبصورت
چہرہ تھوڑی عمر دیکھکر رونے لگی جب مادھوداس جی نے سبب پوچھا تو بیان کیا کہ یہ لڑکا جو تم
ہمراہ لائے ہو تھوڑی عمر کا پرم سکمار ہی اُسکے والدین یاد کرکے کسطرح زندہ رہے ہونگے مادھوداس جی نے
گردن پھیر کر دیکھا تو اپنے سوامین کو موجود پایا بھگوت کرپا اور انگرہ کے پریم مین محو ہوگئے اور اُس
بائی کو تسلی کرکے روانہ ہوئے کسی اور گانون مین ایک مہاجن بھگوت بھگت رہتا تھا اور اُسکے ساتھ
مادھوداس جی نے وعدہ کیا تھا کہ ہم تیرے گھر آوینگے اُسکے گھر گئے مہاجن [illegible] کسی کام کو گیا تھا
اُسکی استری آئی اور قدمون مین پڑی ایک سنت اس مہاجن کے بالاخانہ پر [illegible] تھا استری نے
اُس سنت سے کہا کہ ایک پربھگت آگئے ہین وے بھی تمہارے شامل پرشاد لینگے سنت
نے غصہ ہوکر جواب دیا کہ یہان کسی اور کی رسوئی نہین ہو سکتی لاچار اُس بائی نے مادھوداس
جی سے عرض کیا کہ سیدھا موجود ہے آپ رسوئی بنالیوین مادھوداس جی نے فرمایا کہ اب رسوئی
نہین بنا سکتے جو کچھ ازقسم خوردنی موجود ہو دے لے آؤ وہ دودھ گرم لائی اور مادھوداس جی
بھوگ لگا کر روانہ ہوئے اور فرمایا کہ اپنے شوہر سے مادھوداس جگناتھی کا آنا بیان کر دینا تھوڑی
دور گئے تھے کہ مہاجن [illegible] اپنے گھر آیا اور عورت سے خبر سنکر دوڑا گیا نہایت پریم سے قدم پکڑ لیے
اور دست بستہ واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے درخواست کی مادھوداس جی نے اُسکی بہت
خاطرداری کی اور فرمایا کہ تیرے گھر استری تیری ایسی پریم بڑبھاگی ہے کہ تعریف نہین ہو سکتی

پس تیری سدگت اوبھار مین کیا شک ہی مہنت مذکورہ بالا بھی نام مادھوداس کا سنکر ہمراہ مہاجن کے
دست بستہ مستدعی معافی قصور اور ہدایت کا ہوا مادھوداس جی نے فرمایا کہ ہردوار مین جاکر بھگوت
بھگتون کی سیت پرشاد کا سیون کرو تب کچھ ٹھکانا لگ جائیگا غرض مہاجن و مہنت کو رخصت کرکے
اوسلق ۱۲
برندابن مین آئے اور برندابن اور برندابن چند کے درشن کرکے پریم آنند مین مگن ہوگئے اور
بانکے بہاری جی کے مندر مین واسطے درشنون کے گئے وہان بجاے بھگوت پرشاد کے نخود
ملے اگرچہ دربان کہ رہے کہ اب بھگوت رسوئین کا بھوگ لگ جاتا ہی تب پرشاد ملیگا لیکن نخود ہی
واسطے رفع گرسنگی کافی سمجھکر جمنا کے کنارہ پر آئے اور بھگوت ارپن کرکے بھوگ لگائے جب مندر مین
رسوئین تیار ہوئی اور انواع انواع قسم کی غذاے لطیف واسطے بھگوت بھوگ کے پوجاری لے گئے
تو بھگوت نے کچھ قبول نہ کیا اور فرمایا کہ مادھوداس جی نے نخود ہمکو بھوگ لگائے اسواسطے اب کچھ
خواہش نہین رہی گنجائش نہین اور پوجاری مندر کے دوڑے گئے اور تلاش کرکے مادھوداس جی کو لائے
تب بھگوت نے بھوگ لگایا بعد درشن سری برندابن کے دیگر برج بھوم کے درشن کو تشریف لیگئے
اور بھانڈیر بن مین کھیم نامے سادھو رہتا تھا اسکے مکان پر قیام کا ارادہ کیا اسنے مقیم ہونے نہ دیا
بلکہ بدرشتی پیش آیا مادھوداس جی وہان سے علیحدہ جا ٹھہرے جب اس سادھو نے واسطے
اپنے شیر برنج تیار کیے اور واسطے کھانے کے بیٹھا تو بجاے برنج کے کرم معلوم ہوئے لاعلاج
ہوکر آیا اور مادھوداس جی کے قدمون مین پڑا مادھوداس جی نے اسکی خطا معاف کی
اور بھگوت بھجن کی ہدایت فرمائی بعد ازان موضع ہریانہ مین پہونچے وہان ایک استھل
براگیان مین سادھو سیوا ہوا کرتی ہی اور گئو بہت رہتی ہین اس استھل مین گیتا بھاگوت
کی ہوتی تھی واسطے سننے بھگوت چرترون کے چند روز قیام کیا اور خدمت اس استھل کی
اپنے ذمہ یہ مقرر کرلی کہ گوبر جمع کرکے اُپلا پاتھ دیا کرتے ایک سادھو آگیا اور مادھوداس
جی کو شناخت کرکے ڈنڈوت کری جب اس استھل کے مہنت وغیرہ نے مادھوداس جی کو
جانا تو سب قدمون مین پڑے اور معذرات پیش آئے چند روز اس استھل مین مقیم رہے
اور چلتی دفعہ ایسی دعا کر آئے کہ اب تک وہ استھل بدستور بنا ہوا ہی اور سادھو سیوا
ہوتی ہی بروقت معاودت اپنے گھر بھی گئے اور والدہ و فرزندان کو بھگوت بھگتی کا اپدیش
کرکے روانہ ہوئے جب قریب گانون اسی مہاجن کے پہونچے تو خواب مین اسکو اپنے
آنے سے خبر دی وہ آیا اور درشن کیے وہان سے روانہ پرشوتم پوری کے ہوئے اور بھگوت

دربار مین ہونچکر دھیان اور بھجن مین مصروف ہوئے چترپا دھوداس جی کے کبتہ مین جسقدر دریافت ہوئے لکھے گئے + کتھا. नारायणदास. نارائن داس جی قوم چارن ازواد والہ بھگت کے بھگوت بھگت بیراگوان ہوئے انکا برادر کلان تو کمانے والا تھا اور یہ نارائن داس لٹانے والے ایک دفعہ بھابھی نے بھوجن سرد واسطے کھانے کے دیا نارائن داس جی نے نہ کھایا اور گرم طعام مانگا بھابھی نے طعنہ دیا کہ ایسا ہی مثل الہ جی اپنے بابا کے بھگوت بھگت ہی کہ تعمیل حکم کی کریجاے نارائن داس جی کو کمال غیرت ہوئی کہ بھگوت بھگتی سے بے بہرہ ہو کر زندگی کرنی مثل زندگی وحوش کے ہی آدمی جسم صرف واسطے بھگوت بھگتی کے ہے نہ براے ہوا و ہوس دنیا غرض اس سنسار کو اسار اور بھگوت بھگتی کو سار سمجھکر تارک دنیا ہوئے اور دوارکا جی مین جاکر ایسی سیوا اور بھجن مین مصروف ہوئے کہ بھگوت نے انکی بھگتی کے بس ہو کر جو کرپا الہ جی انکے بابا پر کری تھی وہی خود ظاہر ہو کر اپنر کری یعنے ساکچھات درشن دیکر بیراگ اور بھگتی کا پرتاپ سبکو دکھایا اور بھاگوت کے نوین اسکند مین جو یہ فرمایا ہے کہ مجکو بھگتی اور بھگت اسقدر عزیز ہین کہ زبردستی انکے قابو مین ہو جاتا ہون اسکو راست کیا + کتھا. जीवगुसाई. اس کلجگ مین روپ سناتن جی تو مثل بھگتی کے جل کے ہوئے اور جیو گسائین مہاراج مثل ہان سرور کے بھگوت بھجن تو جس تالاب کا مثل مضبوط گھاٹ کے ہے اور بھگتی کا استقلال مثل پھولے کمل کے جس تالاب کے کلجگ کے گناہون کی کائی کبھی نزدیک نہ گئی اور بھگوت بھگت جو مثل ہنس کے ہین انکو پریم آنند کا دینے والا ہوا جنھون نے بندابن مین باس کرکے پیار پریتم مہاراج کی سیوا اور بھجن مین دل لگایا اور واسطے ادھار جگت کے سب شاستر و پوران وغیرہ جمع کرکے اور انکا جو سار و خلاصہ تھا اسکو بخوبی سمجھکر ایسا بھگوت بھگتی کا رواج دیا کہ کروڑون سنسار سمدر کے پار ہوگئے واسطے دور کرنے شبہ اور شکوک کے ایسے ہوئے کہ جسطرح آفتاب تاریکی کا دشمن ہی اور واسطے اپکار ہر شخص کے ایسے ہوئے کہ جسطرح ابر باران ہر یک کا دوست ہی بھگوت کی مادھرج بھاؤ سے اپاسنا کرتے تھے اور اس عیتر و دیگر بہار لیلا کو پریم تتو اور خلاصہ جانتے تھے روپ سناتن جی کے برادر زادہ تھے دولت و حشمت بیقیاس رکھتے تھے سب کو ناچیز و ناپایدار سمجھکر تارک ہوئے اور بندابن مین آئے دھوتی اور چادر ریشمی بیش قیمت جسم مین تھی روپ سناتن جی نے بروقت ملاقات کے خندہ کرکے فرمایا کہ نام تو بیراگوان اور پوشاک یہ جیو گسائین جی نے اسکا بھی ترک کیا اور آبادی سے علحدہ جمنا کے کنارے پر کوٹی بناکر

بھگوت سیجن اور تصور روپ مادھری مین مصروف ہوے ایک روز گذر گسائین روپ جی کا استغراق
ہوا برجا بیان سے نے کہا کہ مہاراج ہمارے گسائین جی کے بھی درشن کرین روپ جی آئے اور
حالت استغراق جیو گسائین جی کی دیکھکر کمال خوش ہوے اور چھاتی سے لگا کر پریم مین لین
ہو گئے پھر اپنے پاس متھرا کی سب شاستر تعلیم کیے اور رس شاستر و بھگوت جو تر خفیہ جو لائق سینہ
بسینہ تعلیم کے تھے وے بھی بخوبی سمجھا دیے جیو گسائین جی نے انکا ایسا رواج دیا کہ زمانہ کو
فیض عام ہوا اور جا بجا شہرت علم و فضیلت گسائین جی کی ہو گئی اکبر بادشاہ نے واسطے تنقیح
مہاتم و بزرگی گنگا و جمنا کے اکبر آباد سے بلایا چونکہ برج تمام و برندابن کو چھوڑ کر کسی اور جگہ شب باش
ہونے کا عہد مصمم تھا اسواسطے بادشاہ نے چند جگہ گھوڑون کے رتھ تعینات کرکے ایک پہر کے
اندر واپس پہونچا دینے کا وعدہ کر لیا چنانچہ اکبر آباد مین آئے اور ایسی دلیل معقول سے جمنا جی
کی بزرگی ثابت کر دی کہ کسی کو گنجایش تقریر کی نہ رہی نے یہ فرمایا کہ امر قلیل کے واسطے ناحق
مجکو بلایا کوئی سا پران دیکھ لیا ہوتا کہ گنگا جی کو جس پوران برہم پرماتما کا چرن امرت لکھا ہے
جمنا جی اسی پوران برہم کی پٹ رانی ہین غور کر لینا چاہیے کہ بزرگی کسکو ہوئی اس جواب سے
کسی شخص کو کچھ شبہ کسی امر کا نہ ہووے یہ آپ تشاد اعتقاد کی پختگی ہے حضرت جس کسیکو جیسا
اعتقاد ہے اسکو وہ ویسا ہی پھل دیتا ہے بادشاہ تقریر گسائین جی کی سنکر کمال خوش ہوا
اور عرض کیا کہ کسی امر کی مجکو اجازت ہو کہ بجا آوری اسکے شرف اندوز ہون گسائین جی نے
فرمایا کہ کچھ درکار نہیں جب بادشاہ نے مبالغہ کیا تو فرمایا کہ تمام پوران و سمرتی و سب شاستر
کاشی جی وغیرہ سے منگا کر برندابن مین فراہم کرا دو بادشاہ نے چند روز مین تعمیل ارشاد
گسائین جی کی کردی کہ اب تک سب پوران و سمرتی وغیرہ برندابن مین موجود ہین گسائین جی سے
جسطرح مندر گوبند دیو جی کا مانسنگھ والی امیر سے بنوایا وہ سب حال روپ سناتن جی کی کتھا مین
مندرج ہوا بادشاہ ممدوح برندابن مین آیا اور واسطے درشن گسائین جی کے گیا بروقت
رخصت عرض کیا کہ واسطے کسی امر اور بنوا دینے مکانات وغیرہ کے کچھ اجازت ہو گسائین
جی نے فرمایا کہ کچھ مطلوب نہیں بادشاہ کی طرف سے کچھ استبداد ہوا گسائین جی نے فرمایا کہ
دلکی آنکھون سے برندابن اور یہان کے سامان کو دیکھنا چاہیے جبتک استبداد حسب حوصلہ
مناسب ہو بادشاہ نے آنکھ بند کرکے دیکھا تو زمین اور مکانات اور کنج وغیرہ برندابن کے کل
طلائی اور منقش جواہرات کے جڑاو سے ایسے نظر آئے کہ نظر خیرہ ہوتی تھی اور دیگر سامان

ہر قسم کے ایسے دیکھے کہ گوش ہوش نے کبھی نہیں سنے تھے معتقد و شرمندہ ہو کر رخصت ہوئے
دستور گسائین جی کا ایسا تھا کہ جو کوئی بھینٹ پوجا لاتا تھا جمنا جی مین ڈال دیتے تھے اور
اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے تھے سیوکان نے دست بستہ عرض کیا کہ کسواسطے جمنا جی مین
ڈالا کرتے ہو بہتر ہے کہ سادھو سیوا ہوا کرے فرمایا کہ سادھو سیوا کے لائق کوئی نظر نہیں آتا
ایک چیلہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو حسب منشاے جناب کے بندہ یہ خدمت بجا لاوے
گسائین جی نے اجازت دی چنانچہ اُسنے سادھو سیوا شروع کی ایک سادھو نے بوقت رات
کو کھانا مانگا وہ شخص کہ بسبب سخت کار و خدمات سے تھک گیا تھا غصہ ہو کر بولا کہ اسوقت
کھانا کہان ہے صبح کو ملیگا اگر زیادہ اشتہا ہے تو مجکو کھا لو گسائین جی نے سنکر فرمایا کہ اسی حوصلہ
پر خدمت سادھوان کی قبول کری تھی کہ اُنکو آدم خور قرار دیتا ہے بعد ازان ہر بھگتون کا مہاتم
اور بزرگی اور اُنکی سیوا کا پھل سبکو سمجھایا گسائین جی کے تعلق شری گوبند دیو جی کی سیوا پوجا
گسائین روپ جی نے کر رکھی تھی مدت تک کمال محبت اور پریم سے سیوا کری جب ایک چیلے
بھگوت بھگت اور پریمی کا سب طرح سے امتحان کر لیا تب بھگوت سیوا اُسکے متعلق کردی
اور خود شری برندابن کے لیلا و کنج و جمنا کے کنارہ و بن وغیرہ مین بھگوت روپ کے تصور اور
دھیان سے محو و مستغرق رہنا شروع کیا ٭ کتھا सुरसरि जी سُرسُری جی پریم ستی بھگوت
بھگت ایسی ہوئین کہ اُنکا ست قائم رکھنے کے واسطے خود بھگوت سروپ دھارن کر کے
تشریف لائے باایام خانہ داری دولت اور نعمت سب کچھ گھر مین رکھتی تھین اسار و ناپاید سمجھکر
زر نقد و اسباب خیرات کر دیا اور ہمراہ اپنے سری انند شوہر کے برندابن مین آکر بھگوت بھجن
اور دھیان مین مصروف ہوئین سو بھاٹمان ازبس تھین مسلمان کا ڈیرہ متصل اُنکی کٹی کے
مقیم ہوا اور سرغنہ اُن دشمنون کا روپ پر سُرسُری جی کے از خود رفتہ و فریفتہ ہو گیا اپنے ملازمین
کو واسطے پکڑ لانے کے بھیجا اسوقت سُرسُری جی نے دھنر بان دھاری بھگوت کو یاد کیا چونکہ
بھگوت اپنے بھگتون کی سہاے مین ہر وقت مسلح اور تیار رہتے ہین شیر کا روپ بنا کر ظاہر ہوئے
اکثر دشمنون کا ناس کر دیا اور باقی ڈیرہ چھوڑ کر بھاگ گئے بھگوت کرپا سے سُرسُری جی کا ست
قائم رہا اور سب معتقد ہوئے سُرسُری جی نے بھگوت دھنر بان دھاری کو یاد کیا تھا اور بھگوت
خلاف اُسکے شیر کا روپ بنا کر آئے تو اسوقت بھگوت کو یہ خیال ہوا کہ اگر دھنش بان لیکر جاوینگے
تو ترکش مین سے تیر نکالتے اور کمان پر چڑھاتے اور مارتے ہوئے دیر لگیگی پس ایسا روپ بنانا چاہیے

کہ ہمہ تن سلاح ہوا اور فوراً دشمنوں مین تھلکہ پڑ جاوے اسواسطے شیر کا روپ بنا کر آئے + کتھا

द्वारका दास. دوارکا داس جی چیلہ سوامین کیلہ کی پرم بھگت سری رام آپاسک ہوئے بموجب
پاتنجل شاستر کے اشٹانگ جوگ سے سرپو تیاگین کر کے بھگوت کا پرم دھام پایا موضع کے جسکے
قریب ندی جاری ہے اسکے جل مین جا کر بھگوت کا دھیان کیا کرتے تھے اور سری رگھنندن
سوامین کے چرنون مین ایسا مضبوط اعتقاد تھا کہ زن و فرزند و دولت و مکان و خاندان اور
سب موہ کی پھانسی کاٹ کر اور سبکو ترک کر کے ایک اسطرف دل کی توجہ کو مستقل کیا + کتھا

राघव दास. اگرچہ اس جہان کو کلجگ نے فتح کر کے اپنے قابو مین کر لیا لیکن راگھوداس
جی نے کلجگ کو فتح کر کے اپنے قابو مین کیا اور بھگوت بھگتی کو ایسا بناہا کہ کبھی کسیطرحکا فرق
اُسمین نہ آیا کام یعنے خواہش و کرودھ یعنے غصہ و لوبھ یعنے طمع کی ہوا بھی جسم کو نہ لگے
جسطرح آفتاب پانی کو کشش کر کے پھر بارش کر دیتا ہے مگر آفتاب کو نہ خواہش کشش کی ہے نہ بارش
کی اپنے اپنے موسم پر خود بخود کشش اور بارش ہوتی ہے اسیطرح راگھوداس جی کو کچھ خواہش
کسی حشمت اور دولت کے جمع کرنے کی نہ تھی خود بخود آتی تھی اور خرچ ہوتی تھی بھگوت
بھگتونکی سیوا کے معتقد حلیم خوش خلق شیرین گفتار و خوبصورت تھے الہ رام جی ملقب بہ راول اپنے
گرو کی خدمت مثل بھگوت سیوا کے کر کے جہان مین مشہور ہوئے + کتھا

हरिवंश. ہربنس جی کو ان
بھگوت کے قولون پر کہ جو شخص میرا بھجن کرتے ہین جلد انکو ملتا ہون کمال اعتقاد تھا مثل اسشخص کے
کہ جنے بوقت گنگا اشنان کے اپنا گھر پامالی کرو ہی اسکے پاس تھا دان کر دیا تھا سب سرمایہ خیرات
کر کے اور تارک دنیا ہو کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور ضبط اوقات ایسا تھا کہ ایک لحظہ بلا بھگوت
بھجن و سمرن خالی نہین جاتا تھا مدت العمر کوئی کلمہ بیہودہ کبھی زبان سے سرزد نہوا رامانج سنپردا مین

	سری رنگ جی کے سیوک تھے صابر شاکر حلیم خوش خلق	

نشتھا ہفتدہم در تعریف و مہا بھگوت سیوا و بیان کتھا دہ بھگت آیا شکان این نشتھا

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی آوردہ ریکھا کو پرنام کر کے بدھ اوتار کو کہ گیا جی مین
دھارن کر کے اولاد واسطے ایک ضرورت کے جگ وغیرہ کی ہجو کرا اور پھر سب دھرمون کو استھاپت کیا
ہندوت مین قبل از بیان مہا و تعریف سیوا کے ایک شک کا رفع کرنا ضرور ہوا اور وہ یہ ہے کہ بھاگوت وغیرہ
پرانون مین منجملہ ۹ قسم بھگتی کے سیوا و پوجن دو اس نشتھا کو علیحدہ علیحدہ بیان لب اور

سیوا نشٹھا کا حاضر باشی ہر وقت کی بخدمت اپنے مالک کے اور گوارا نہ ہونا مہا جرت ایک لحظہ اور ایک پل کا
اور بجا آوری جملہ خدمات کی جو پیش آوین ہی اور وے خدمت من بچن کرم سے ہوون سو جن نشٹھا نے تو
اس سیوا نشٹھا کو یہ فرق ہوا کہ پرجا نشٹھا اسکو کہتے ہین جو صرف شانزدہ اقسام جنکا ذکر نشٹھاے ہشتم یعنی پوجا نشٹھا
وار ستھا مین مفصل تحریر ہوا پوجا کیجاوے حصر اوپر حاضری ہر وقت کے نہین اور مہا جرت بھی ایک پل کو گوارا
ہوسکتی ہی اور داس نشٹھا سے یہ فرق ہی کہ داس نام غلام کا ہی اور اداے خدمات غلامی حاضری و غیبت دونون
حالت مین ممکن ہی غلام کو رضا مندی آقا پر نظر رہتی ہی استبداد کسی امر مین نہین کرسکتا مہما
سیوا نشٹھا کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہی اور کس طرح بیان ہوسکے کہ جنکی بدولت پورن برہم
سچدانند گھن کا قرب حاصل ہوتا ہی جنکو نت مکت کہتے ہین وے اسی نشٹھا سے اس درجہ پر
قائم ہین بھاگوت مین لکھا ہی کہ دیوتا یا راچھس یا آدمی یا جچھ یا گندھرب کوئی ہووے نارائن کے
چرن سیون سے پرم کلیان کو فائز ہوتا ہی پھر لکھا ہی کہ ہے بھگوت تمہارے چرن مثل کشتی کے ہین
اور انکی سیوا مین جنکا دل لگا ہی وہ اس سنسار سمندر کو مثل گوپد جل کے اتر جاتا ہی کپل دیوجی کا
قول ہی کہ جو میری چرن سیوا کرتے ہین انکو سنسار کا دکھ کبھی نہین ہوتا ساتوین اسکند بھاگوت
مین لکھا ہی کہ تب تک خوف اور غم اور طمع اور حرص و دیگر امور دکھ کے دینے والے ہین کہ جبتک
بھگوت چرن سیوا مین دل نہین لگتا شیش شیشی بھاو جو شاسترون مین لکھا ہی اسکی تشریح
یہ ہی کہ جو چیز کسی شخص کے واسطے ہووے اسکا نام شیش ہی اور جسکے واسطے وہ چیز ہوا اسکو
شیشی کہتے ہین جسطرح راجہ کے متعلق ملک و فوج و رعایا و دولت وغیرہ ہی سو راجہ تو شیشی ہی
اور دیگر لوازمہ متعلقہ راج شیش و علی ہذا القیاس سوار تو شیشی و گھوڑا نفر وغیرہ شیش سو جب کہ
سلسلہ وار ایک کو دوسرے کا شیشی انتخابہ کیا جاوے تو اخیر شیشی ہونا بھگوت پر ختم ہوتا ہی کسواسطے
کہ سب موجودات اور برہمانڈ جہان تک چشمہاے ظاہر و باطن کو نظر آوین بھگوت کے واسطے ہین اور
بھگوت کے متعلق بھگوت سے زیادہ کوئی نہین اور اسیطرح جب شیش کا اخیر درجہ تلاش کیا جاتا ہی
تو شیش ناگ پر ختم ہوتا ہی کسواسطے کہ جس حالت مین کل موجودات کو بھگوت کے واسطے قرار دیا گیا
تو تلاش کرنا چاہیے کہ سب سے زیادہ کونسی چیز بھگوت سے متعلق ہی جو چیز کہ انتہا درجہ سے متعلق
بھگوت کے ہووے وہی سب شیش چیزون مین منتخب اور منتہی شیش ہی سو یہ علامات شیش ناگ
جی مین پائے گئے یعنے کوئی عضو شیش کا ایسا نہین کہ بھگوت سیوا سے خالی ہووے جسم تو بجاے
پلنگ کے ہی اور ملائم حصہ جسم کا بجاے توشک کے ہی اور ہزار سر یعنی پھن بجاے چندوہ یعنے

सर्प अनन्तगुण

سائبان کے اور ہر ہر پیچو مین یعنی جواہر ہین وے بجائے ہیرے مالک کے اور زہر آلودہ سوانس کو
روک کر جو بسر دوم کالنیا ہے وہ بجائے بادکش کے زبان سے بھگوت کا نام لیتے ہین اور ظاہر ہر نظر
کی آنکھون سے ہر وقت درشن انتت گن اور سو بجا دھام بھگوت کے روپ انوپ کا کرتے ہین
ناسیکا سے بھگوت جسم کی خوشبویات اور تلسی سونگھتے ہین اور چونکہ سرپ جون کو بھگوت نے کان
نہین دیے آنکھ سے سماعت کا کام دیتے ہین اسواسطے آنکھون کی راہ سے بھگوت کتھا سے
جو بید اور منتر بجائے دم کے نکلتے ہین مع اصل الفاظ اور معنی کے دلمین دھارن کرتے ہین
غرض سب عضو شیش جی کے بھگوت سیوا مین لگے ہوئے ہین اور سب عضو کا ہونا صرف
واسطے بھگوت سیوا کے ہے اور کبھی اُس سیوا سے برائے دم یا ساعت مہاجرت نہین ہوتی اسیواسطے
اُنکا نام شیش مشہور ہو کر درجہ اخیر وانتہا شیش ہونے کا اُنپر ختم ہوا سو مطلب اس تحریر سے یہ ہے
کہ سیوا بھگوت کی ایسی ہو کہ ظاہر و باطن کی عضو مین سے کوئی عضو خالی از سیوا نہووے اس
درجہ کو جبکی سیوا پہونچ جاتی ہے اُسیکا نام شیش ہے اور وہی انتت اور وہی نت مکت ہے اور وہی
خواص اور وہی پارشد اور اُسیکا نام سامیپ بھکتی والا ہے رامانج سنپردا مین لفظ کینکریہ جو مشہور ہے
وہ مراد بھگوت سیوا سے ہے ابتدا حاصل ہونے اس درجہ کی یہ ہے کہ جسقدر کام صبح سے صبح آئندہ
تک جس کسی عضو سے یہ آدمی اپنی ذات کے واسطے کرتا ہے وہ سب بھگوت سیوا کے متعلق تصور
کر کے کرتا رہے اپنی ذات کا تعلق مطلق نہ سمجھے مثلاً رسوئین تیار کرنی ہے تو چوکے کا دینا اور جل
کالانا اور رسوئی کا بنانا بہ تصور رسوئین بھگوت کے ہو یا گھوڑا خرید کرنا ہے تو واسطے سواری
بھگوت کے کرے نہ اپنی ذات کے واسطے اور ہر وقت سواری یہ تصور کر لے کہ بھگوت گھوڑے
پر سوار ہین اور خود بجائے نفر کے ہمراہ ہے یا کوئی پوشاک بنانی ہے تو بھگوت کے واسطے ہو نہ برائے
خود اور اول بھگوت کو پہنا دے بعد ازان پرشاد بھگوت کا خود دھارن کرے وعلی ہذا القیاس
دیگر تمام کام شب وروز اور اپنے پیشہ کے اور اگر تارک دنیا ہو تو جو کچھ بن اور جنگل مین جسم سے
سرزد ہو سب بھگوت سیوا کے واسطے تصور کرے اپنی ذات کی خصوصیت بالکل اٹھا دے اور یہ سیوا
بھگت مورتی کی کرے یا مانسی وتصور یہ بھگوت روپ کی اور تصور و اعتقاد روپ انوپ بھگوت کا
ایسا ہو کہ گویا وہ پوشاک یا کوئی شے نذر کردہ بھگوت نے قبول ومنظور فرمائی اور پرشاد مجکو عنایت کیا
صرف جمع وخرچ زبانی نہو اور ہر ایک کام اور ہر ایک حس وحرکت مین کہ جو کسی امر کے واسطے ہو تصور
بھگوت کا برابر کرتا رہے اور واضح ہو کہ بعض معاملات متعلق بھگوت سیوا کے نشٹما ہشتم مینی بڑا تا

وار چانستہا مین بھی مندرج ہوئی ہین کہان تک لکھا جاوے خلاصہ یہی ہی کہ اگر زیادہ نہو سکے تو جسقدر
سامان اور کام واسطے آرام و آسایش اپنی ذات کے یہ آدمی کرتا ہی وہ سب بھگوت کے واسطے
کیا کرے اگرچہ وے سب سامان و اسباب اس آدمی کے ہی آرام و آسایش کے واسطے ہو جاتے
ہین لیکن بسبب کم نصیبی اور وار گوتی طالع کے تصور بھگوت کا مفقود ہی سے رگھنندن سوامین
اس دل کمبخت کو مینے بہت سمجھایا بلکہ سمجھاتے سمجھاتے ہار گیا لیکن اس نابکار و نالائق کو کچھ
اثر نہین ہوتا اب مجکو اپنے پر شارتھہ اور تدبیر کی مطلق توقع نہین رہی صرف امیدوار آپکی کرپا
کا ہو کر عرض رسا ہون کہ جسطرح ہو سکے آپ کے چرن کملون مین میرا دل لگے اور یہ مہاراج آپکے
چرتر کا ہر ایک رشک جن کو آنند کا دینے والا ہو سری برج چند مہاراج پریم رسک و رسجوار کو خبر
پہونچی کہ برسانہ مین برکھبان نندنی ایسی پریم سکماری اور سوبھایان ہی کہ نظیر اپنی ہر سہ لوک مین
نہین رکھتی کمال شائق دیدار (رادہکا۱۲) ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ موسم سانجھی مین ہر روز واسطے
لینے پھولون کے باغ مین آیا کرتی ہی چنانچہ اُس باغ مین کہ جسکے روبرو نندن بن نے کمال
شرم سے آسمان کی راہ لی پہونچے اور مثل گلہاے اُس باغ کے (باغ و بیابان۱۲) ہمہ تن چشم و منتظر بر راہ تھے کہ
یکایک جانب شمال سے ایک حسن اور سوبھا کو مجسم ہزارہا سکھیون کے بیچ مین دیکھا اپنے چہرہ
کی روشنی سے تمام باغ اور چار سمت کو روشن و درخشان و محو و مدہوش کرتی ہوئی آتی ہی
زیورات و لباس زرق برق کے آس آرایش و خوبصورتی کے ساتھہ زیب تن ہین کہ گویا سوبھا و
چھب و منوہرتا وغیرہ نے بصورت لباس اور زیور نے واسطے فریفتہ کرنے دل منموہن مہاراج
ہر یک عضو و جسم نولکشوری (رادہکا۱۲) مہارانی پر قیام کیا ہی اگرچہ بسوموہن (विश्वविमोहन) و روپ راس (रूपराशि) مہاراج کے واسطے
دیکھنے برج ناگری جی کے ارادہ آیندہ چلنے کا کیا لیکن کچھ ایسا سما (مجموعۂ حسن۱۲) اور رعب پریا جی کے حسن کا دل پر
چھایا کہ اُسی جگہہ کھڑے رہے اور قدم آیندہ کو نہ اُٹھا اس عرصہ مین برج چندنی بخبر از آمد چیت چور
منموہن مہاراج کے اپنی سکھیون کے ساتھہ ہنستی کھیلتی اور پھولون کو توڑتی ہوئی قریب آپہونچی
دیکھا کہ ایک نوجوان سیام سندر سروپ والا زیورات و لباس مکلف سے آراستہ ایسی سج دھج کے
ساتھہ ہی کہ جسپر کڑورون کام دیو اور سنگار قربان ہوتے ہین عاشقانہ معروف دیدار اور دیکھنے کا
ہو کر دل از دست رفتہ اور نثار حسن مین محو و مدہوش کھڑا ہی چونکہ جذبۂ عشق برج چند سوبھا دھام
کا برج کشوری جی کے دل پر اثر کر گیا تھا اسواسطے برکھبان کشوری دیکھتے ہی اُس حسن و جمال
بیمثال برج کشور مہاراج کے از خود رفتہ ہو کر چکور مکھ چندرمان کی ہو گئی اور پریا پریتم چار چشم ہو گئے

مستغرق مشاہدۂ جمال وحسن وبہار ہوگئے ہوئے بعد ازان برکھبان کماری نے شرماکر سکھیون سے
پوچھا کہ یہ نازنین نوجوان کون اور کہان کا اور کسکا ہے کہ بخوف وخطر شوخ وبیباک بلا استفسار و
اجازت کے ہمارے باغ نوبہار مین گلہاے نوشگفتہ کا طالع سا پھرتا ہے سکھیون نے کہ واقف ہر اسرار
دلی طرفین کی ہوگئین تھین بہ طمع دیدار منموہن وردیکھنے سماج ملاقات پریا پریتم کے حروف
زہوڈہ پر باجی مین معنی نو بعد بگر پیدا کرکے ایسے کلمات رمز وکنایت وہنسی ومزاح کے شروع
کیے کہ طرفین کا تعشق دوبالا ہوگیا اور سلسلہ ملاقات ہرروزہ کا مربوط ومضبوط ہوا اس موقع پر
بعض کا قول یہ ہے کہ اسی روز دونون نے گاندھربی بیاہ کر لیا اگر اس قول کو بگواہی پورانون کے
مضبوط کیا جاوے تو بیر کیا بھاؤ والون کو ناگوار ہوگا اسواسطے تنقیح اسکی مختصر اور باعتقاد ہر یک
بھاؤ والے کے چھوڑدی اور واضح ہو کہ پریا پریتم کے روپ کا بیان جو اس سماج مین نہین کیا تو
وہ اوپر رجوعات طبع دھیان کرنے والے کے حصر رکھا کہ اس سماج کے موافق جیسے روپ اور
حسن پر طبیعت رجوع ہو ویسا ہی اپنے دل مین تصور کر لیوے + کتھا लक्ष्मी जी. لچھمی بھگت
جنکی بھگوت کی پریم پریا کا بھگوت کی سیوا مین اول درجہ ہے کہ ایک لحظہ بھگوت چرن سیوا سے
علیحدہ نہین ہوتین اگرچہ لچھمی جی اور بھگوت مین کچھ فرق نہین براے نام علیحدہ ہی معلوم
ہوتی ہین جسطرح لفظ اور معنی کہ حقیقت مین ایک بات ہے الا بظاہر علیحدہ زبانزد ہین بلکہ جگل
سروپ کے اپاسکان نے دونون کو بدلائل ایک ہی ثابت کر دیا لیکن چونکہ بھگوت تو مالک اور لچھمی
جی سیوا کرنے والی معلوم ہوتی ہین اسواسطے شاسترون نے لچھمی جی کو بزمرۂ بھگتان سیوا نشٹھا کے
لکھا اور مثل دیگر بھگتان کے جو تلاش لکھنے کسی چرتر خاص لچھمی جی کے ہوئے تو معلوم ہوا کہ
جسقدر چرتر بھگوت کے شاستر اور پرانون مین مندرج ہین وہ سب بشمول لچھمی جی اور بھگوت کے
ہین کوئی چرتر ایسا نہین کہ خالی از چرتر لچھمی جی کے ہووے اسواسطے سب چرتر مندرجہ بید و پوران
وغیرہ کو لچھمی جی کے چرتر سمجھ لینے چاہیے اسیطرح سیتا مہارانی اور رادھکا جی اور رکمنی جی کے
چرترون کا حال ہے سرمو فرق نہین الا اپاسک کے اعتقاد اور آپانا کا + کتھا शेष जी.
سیوا نشٹھا شیش ناگ جی پر ختم ہوئی کہ بالکل جسم انکا بھگوت سیوا مین لگا ہوا ہے اور کبھی اس
سیوا سے سیری نہین ہوتی چنانچہ ذکر متعلق ہونے ہر ایک عضو انکے کا بھگوت سیوا و کینکرج مین
مندرج تمہید و تعریف اس سیوا نشٹھا کے ہوا تصریح دوبارہ کی ضرورت نہین نہایت کے انکار
اور ادوھار مین اسقدر محبت ہے کہ ہمیشہ بھگوت تجھین اور بید ہری کا ابدیش کرتے ہین اور

چند شاستر جدید ایجاد کرکے مشہور کیے کہ واسطے اُتارنے کے سنسار سمندر سے مضبوط پل ہو گئے
منجملہ اُنکے بیاکرن شاستر ایسا ہی کہ اگر وہ نہوتا تو بید اور شاستروں کے معنی دریافت نہ ہوتے
پاتنجل شاستر وہ ہی کہ جسقدر مشرب و مذہب جوگ اور بھگتی اور گیان وغیرہ کے خیال مین آتے
ہین اسی شاستر سے رواج پائے ساہت شاستر وہ ہی کہ رس بھید اور شاعری وغیرہ اُسکے بدولت
مروج ہوئے جب کبھی دھرم مین خلل واقع ہوا تو اوتار دھارن کرکے پرم دھرم بھگوت بھگتی کا رواج
دیا اور سب خلل دور کیے شیش جی کے چرتروں کو بھگوت چرتر سمجھنا چاہیے اور جس حالت مین کہ بید
اور پوران وغیرہ انکی مہابیان نہین کر سکتے تو مجھ مت مند کو کب عقل و تمیز ہی کہ ایک حرف بھی
لکھ سکے اور چونکہ شیش جی کا نام اننت ہی تو انکے چرتروں کا انت کس سے ہوسکتا ہی + کبتھ[۳]

विष्वंक्सेन। सुषेरा। बलै। प्रबल। जय। विजय। भद्र। सुभद्र। नंद। सुनन्द। चंड। प्रचंड।
بسوکسین سوکھین بل پربل جے بجے بھدر سو بھدر کुमुद। कुमुदाक्ष। शील। सुशील।
نند سو نند چنڈ پرچنڈ کمد کمداچھ سیل سوسیل شانزدہ دوارپال یعنے دربان بھگوت ہین اور ہر وقت
بھگوت سیوا مین حاضر رہتے ہین اگرچہ خدمت گزار اور پارشد بھگوت کے بیرون از احاطہ تحریر
ہین زمین کے ریزہ اور ذرہ شمار ہو سکتے ہین لیکن بھگوت پارشدوں کے شمار نہین ہو سکتے الا
یہ دربان اور پارشدون مین شانزدہ پارشد مصرحہ بالا ہین انکو محبت صادق اور اعتقاد
کامل بھگوت سیوا مین اسقدر ہی کہ کسیوقت سوائے بھگوت سیوا کے اور کوئی کام نہین بھگوت
سروپ کا چنتون کرکے سیوا اور روپ کے پرم آنند مین مگن رہتے ہین اور کبھی علیحدہ نہین
سلسلہ آواگون سے مبرا اور منزا ہین اور ہر ایک کو یہ طاقت اور سمرتھ ہی کہ کروڑون برہمانڈ کو
پیدا کرکے پالن کرے اور پھر ناس کر دے بیشک بھگوت کے پارشد بھگوت روپ ہین اگر کسی کو یہ
اعتراض ہو کہ اگر جنم مرن سے باہر ہین وسنکادکون کے شاپ سے جو جے بجے پارشدون کے تین تین
جنم کسواسطے ہوئے جواب یہ ہی کہ جو مکت ہین اگر آدمی دیہہ دھارن کرکے زمین پر رہین تو انکی نسبت
اطلاق آواگون کا نہین ہوسکتا چنانچہ نارد و سنکادک وشسٹ جی وغیرہ علاوہ ازان بھگوت بھی
واسطے ضرورت کے جسم دھارن کرتا ہی اگر بھگوت کی نسبت اطلاق آواگون کا کیا جاوے
تو پارشدون کی نسبت بھی ممکن ہی قطع نظر اُسکے ایسا اتفاق کبھی نہین ہوا کہ جب ان پارشدون
کا جنم ہوا تو بھگوت کا اوتار نہ ہوا ہو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح راجہ کسی ملک کو
جاتا ہی تو اپنا سامان ڈیرہ خیمہ اور ملازمان کو اول بھیج دیتا ہی اسیطرح جب بھگوت کا اوتار

ہوا تو جو چرتر کرنے منظور تھے انکا سامان اوّل ہی بھیجدیا چنانچہ یہ بات بارہ سنگھتا اور گرگ سنگھتا
سے ظاہر ہے سوائے ازین بھگوت اپنی خواہش سے اس جہان مین اپنا روپ ظاہر کرلیتا ہے संहिता
اسیطرح اگر پارشدون نے بھی کہ بھگوت روپ ہین ظاہر کرلیا تو کیا جائے اعتراض کی ہے اور
ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بھگوت خواہش کی تعمیل سب مقدمات پر مقدم تر ہے جب کہ انھون نے
صرف واسطے تعمیل بھگوت خواہش کے اس سنسار مین دنیہ دھارن کری اور تعمیل بھگوت
حکم کی کرکے پھر اسی لوک مین چلے گئے تو آواگون کا اطلاق کب ہو سکتا ہے اب یہ اعتراض
پیدا ہوا کہ بھگوت سیوا کے آپاتنک ایک لحظہ کی علیحدگی گوارا نہین کرسکتے چنانچہ بروقت
روانگی بن کے شری رگھنندن سوامین نے لچھمن مہاراج کو اجازت اجودھیا مین رہنے کی
دی چونکہ سیوا کے آپاتنک تھے بھگوت کا حکم قبول نہ کیا اور ہمراہ گئے سو ہر دو پارشد یعنے
جے بجے کو بھگوت سیوا سے علیحدگی کسطرح گوارا ہوئی یہ اعتراض بجا اور معقول ہے جواب اس
اعتراض کا اسیقدر کافی ہے کہ انھون نے علیحدگی مین یہ مطلب سمجھا کہ بھگوت کا اوتار جو
ہمارے مارنے کے واسطے چند دفعہ ہوگا اور ان چرترون کو کیرتن کرکے جگت کے لوگ بھگوت
سیوا کرینگے تو وہ ہمارے ذریعہ سے ہوگی پس اس سے بہتر اور کیا ہے کہ ہماری سیوا کے
عوض اسنکھیات اور بیشمار سیوا کرنے والے ہو جاوین اسواسطے علیحدگی قبول کری اور وہ
نہمید انکی راست ہوئی کہ قطع نظر بھگوت بھگتون کے بیشمار راچھس اور دیت اور پرم پاکی
بھگوت پد کو پہونچے ۞ کتھا हनुमान. چرتر اور رکتھا اور بھگتی اور بھاؤ ہنومان جی کے
ایسے پوتر ہین کہ خود رگھنندن سوامین سنکر خوش ہوتے ہین اور بار بار کہلاتے ہین شری
رگھنندن سوامین کے چرتر جو سنسار سمدر کے اترنے کو مضبوط جہاز ہین ہنومان جی کے
چرتر ان جہازون کے واسطے مثل بادبان کے ہوئے مہا ہنومان جی کی کس سے بیان ہوسکتی
ہے کہ تمام برہمانڈ انکی سیوا اور کرپا کا احسانمند اور مشکور ہوا سیتا مہارانی جگت جننی کو تو
بھگوت کا پیغام اور انکے قتل کی خبر سنا کر اور رگھنندن سوامین کی خدمت مین حاضر کرکے
احسانمند کیا لچھمن مہاراج کے واسطے سنجیونی لائے اور موت کے پنجے سے بچایا
بھرت سترگھن جی و اجودھیا باسیون کو بھگوت کی تشریف آوری کا پیغام سنا کر ممنون منت کیا
راون کو قتل کرا کر سب دیوتاؤن کو مشکور فرمایا بھگوت کے چرتر سنسار مین مشہور کرکے
سب باشندگان دنیا کو مرہون اپنی کرپا کا اور پرم پد کا ادھکاری کیا غرض ایسا کوئی نہین

کہ جسکے واسطے اُنکا ر ہنومان جی نے نہ کیا ہو بلکہ خود شری رگھننددن سوامین نے اپنی زبان
مبارک سے فرمایا کہ اے ہنومان تجھ سے اُورن نہین ہیئے تیرا قرضدار ہون اگرچہ اکثر معلوم ہین
ہنومان جی کا اچارج ہونا شاسترون مین لکھا ہی لیکن شستر بدیا برہم بدیا اور علم موسیقی اور
بیاکرن اور ساہت شاستر مین بالخاص آچارج اوّل اور گورو بدوی ہنومان جی کو ہو شیوجی
مہاراج کا اوتار ہین اور صرف واسطے سیوا رگھننددن سوامین کے اوتار لیا اگرچہ سب
نشٹھاؤن مین اعتقاد کامل اُنکا ظاہر ہی لیکن سیوا انشٹھا مین اسواسطے مندرج کیا کہ
خود بھگوت نے اُنکی سیوا کی تقدیم بیان کری اور ہر وقت سیوا مین حاضر رہتے ہین بھگوت
نام مین اسقدر اعتقاد ہنومان جی کو ہی کہ جب شری رگھننددن سوامین بعد فتح لنکا کے
اجودھیا جی مین آئے تو بھبکھن واسطے بھگوت نذر کے ایک مالا جواہرات کا کہ اپنی نظیر
اور عدیل نہین رکھتا تھا سمدر سے مانگ کر لایا اور جس وقت شری رگھننددن سوامین راج
سنگھاسن پر براجمان ہوئے وہ مالا نذر کی دیوتا و راجہ وغیرہ موجودین سبھا کو تمنا اُسکے
ملنے کی ہوئی بھگوت انترجامی مہاراج نے خیال فرمایا کہ مالا ایک اور خواہندہ بے شمار ہین
ایسے شخص کو دینا چاہیے کہ جسکو خواہش نہو چنانچہ ہنومان جی کو پہنا دی ہنومان جی نے
جب اُس مالا کو دیکھا تو خیال کیا کہ بظاہر کوئی بات بھگوت بھگتی کی اس مالا مین نظر نہین
آتی شاید اندر کوئی بات ہوگی اسواسطے ایک دانے کو توڑا اور اُسکو دیکھا جب اُس مین
بھگوت کا نام نہ پایا تو دوسرے دانے کو توڑا اور خالی از نام دیکھکر ڈال دیا اسیطرح اکثر
دانے توڑ ڈالے جو دانہ توڑتے تھے خواہندگان مذکورین کا دل ٹوٹتا تھا اور دل ہی دل مین
رنجیدہ ہوکر کہتے تھے کہ بھگوت نے کیسے بے تمیز کو یہ بے بہا عنایت فرمایا ہی کہ قدر جسکی نہین
جانتا آخر ایک شخص سے نہ رہا گیا اور ہنومان جی سے پوچھا کہ کسواسطے ایسے بے نظیر مالا کو
خراب کرتے ہو ہنومان جی نے فرمایا کہ خراب نہین کرتا بلکہ ہر یک جواہر کے اندر رام نام کو دیکھتا
ہون اُس شخص نے کہا کہ مہاراج کہین ایسی چیزون کے اندر رام نام ہوتا ہی ہنومان جی نے
فرمایا کہ بلا رام نام کس کام کا ہی اُسنے کہا کہ اگر یہ حال آپ کے اعتقاد کا ہی تو آپ کے اندر بھی
رام نام ہونا چاہیے ہنومان جی نے فرمایا کہ البتہ ہونا چاہیے اور یہ کہکر چرم اپنے جسم کا اکھاڑکر
دکھایا تو ہر ایک رُوم مین رام نام لکھا تھا سب معتقد ہنومان جی کی بھگتی اور اعتقاد کے ہوگئے
گیتا شاستر بوقت مہابھارت جو بھگوت نے ارجن کو اُپدیش کیا تو ہنومان جی نے بھی کہ

ارجن کے رتھ پر براجمان تھے سنا ارجن تو بھول گیا اور ہنومان جی کو ایک ایک حرف یاد رہا بھگوت جی سے اجازت واسطے شرح کے دی ہنومان جی نے حسب اجازت شرح موافق منشار بھگوت کے تصنیف کی کہ ہنومان بھاشی مشہور ہی اور گیتا جی کا رواج اس سنسار مین دیا یہ بات گیتا مہاتم سے ظاہر ہی اگرچہ بروقت مہابھارتھ کے بھگوت خود سہایک ارجن کے تھے لیکن ہنومان جی کا بھی وہ پرتاپ ہوا کہ بھگوت نے خود سراہا اور مہابھارتھ سے مفصل ظاہر ہی + کتھا

جگت سنگھ راجہ جگت سنگھ پسر راجہ انند سنگھ بھگوت بھگتی اور سودھو سیوا کے ملک مین بھی راجہ راجگان ہوئے محبت صادق بھگوت سیوا مین ایسی رکھتے تھے کہ کبھی اُسمین تنزل نہین ہوتا تھا جسقدر دولت وحشمت خزانہ ظاہری مین تھی اُسیقدر دولت وحشمت بھگتی کی دل مین رکھتے تھے جنھون نے لچھمی نارائن کو اپنی سیوا سے بس بھجوت کر لیا اور ایسا نرمل جس جگت مین پھیلا یا کہ لا انتہا بمجمہ لوگ بھگوت بھگت ہو گئے اقبال وہ تھا کہ دشمن مثل بید کے کانپتے تھے بلکہ جسطرح آفتاب کی روشنی سے تاریکی خود بخود دور ہو جاتی ہی اسیطرح سب معدوم اور نیست نابود ہو گئے تھے حکم مستقل وہ تھا کہ رعایا کو آرام اور ترقی ہوا ور کسیکو تاب عدول کی نہووے لچھمی نارائن کی سیوا کا یہ نیم تھا کہ اگر کبھی اپنی راجدھانی سے باہر جاتے تو بھگوت کی پالکی سب سے پہلے چلتی اور خود مثل نوکران اور غلامان کے پیچھے ہوتے جب کبھی اتفاق لڑائی و مقابلہ دشمن کا ہوتا تو بالک لڑائی اور فوج کے بھگوت ہوتے اور خود مثل ہراول یا بخشی فوج کے کام کرتے جسقدر کام صبح سے تا صبح آئندہ بھگوت سیوا یعنے جاروب کشی و حوکہ و رسوئی و ظروف شوئی و سنگار و بادکشی وغیرہ کی ہوتی سب اپنے ہاتھ سے کرتے حتے کہ پانی بھگوت سیوا کے واسطے خود اپنے سر پر لاتے شاہجہان آباد مین راجہ ممدوح و دیگر راجگان مثل جسونت والی اودے پور و جے سنگھ والی جیپور وارد تھے سبھ نے یہ حال بھگتی اور سیوا کا سنا کمال خوش ہوئے اور اپنی طرف خیال کر کے دل ہی دل مین ازبس شرمندگی اور خجالت اُٹھائی ایک روز راجہ جسونت سنگھ و جیسنگھ مذکور ان کو شوق درشن راجہ جگت سنگھ ممدوح کا بروقت لانے جل کے ہوا چنانچہ دو چار گھڑی رات رہے ہمراہ جا بیٹھے اور اس سماج سے درشن ہوئے کہ ۱۰۰ دو ۱۰۰ سپاہی جرار مع مسلح خدمتگار و غلام کے پس و پیش ہمراہ اور خود راجہ اپنے سر پر بھگوت سیوا کا جل بسوچہ طلائی مین لیے ہوئے زبان پر نام اور دل مین بھگوت سروپ تلک اور مالا دھارن کیے ہوئے

پا برہنہ جاتے تھے ہر دو مہاراجگان مذکورین کو تاب نہ رہی اور شاشٹانگ ونڈوت کرکے
قدمون مین پڑے پھر دست بستہ گزارش کیا کہ زندگانی کا لطف بھگوت نے تمکو ہی عطا
فرمایا ہی کیا معنی کہ بھگتی کا سکھ اور راج تو دنیا مین نصیب ہوا اور پریم دھام اور بھگوت کا
سروپ اس جہان مین ملیگا راجہ جگت سنگھ نے بجانب راجہ جے سنگھ مخاطب ہو کر فرمایا کہ مین
ناچیز و نالائق ہون مجھ سے کیا سیوا اور خدمت ہو سکتی ہی البتہ ہمشیرہ تمہاری بھگوت بھگت
ہی کہ اُسکے ست سنگ اور توجہ سے قدرے قلیل میری طبیعت بھی طرف بھگوت سیوا کے
رجوع ہونے لگی ہی راجہ جے سنگھ کو دریافت حال بھگتی و پرتاپ دیپ کنور اپنی ہمشیرہ کے کمال
خوشی ہوئی اور کسی سبب سے جو کچھ ناراضی ہمشیر اور برادر کے ہو گئی تھی اُسکو دل سے
دور کرکے دیہات اور جاگیر اُسکی جو ضبط کر لی تھی چھوڑ دی اور نقد و زیور و لباس وغیرہ
واسطے اُسکے بھیجکر درخواست معافی اپنے قصورات کی کری دیپ کنور نے بجواب اُسکے
خط معافی قصورات کا اپنے بھائی کو لکھا اور واسطے بھگوت بھگتی و سادھو سیوا کے ہدایت
فرمائی بھگوت کرپا سندھ مہاراج اس پاپ پنج اور مت مند پر بھی ایسی نظر رحم کی ہووے کہ
اپنی حقیقت کو جو کانی کوڑی کے برابر بھی نہین خوب سمجھکر و تشخیص و خودبینی کو چھوڑکر سری
رگھنندن سوامی کے چرن سرن ہووے کنور کشور نبیرہ راجہ گھیال بھگوت

कुंवरकिशोर

بھگتی کے کمال معتقد اور پریم کے مجسم عاقل و خوش خلق سخی شیرین گفتار ہوئے بھگوت
بھگتی کو جہان مین رواج دیا ہر خاص و عام کو مشکور و ثنا خوان اپنی عادات نیک کا کیا باوجودیکہ
کم عمر تھے لیکن بھگوت بھگتی مین جوانان و پیران سالان سے بھی سبقت لے گئے اپنے جد
ماجد کی نصیحت کو ایسا نباہا کہ مدت العمر کبھی اُس سے تجاوز و تفاوت نہ کیا یعنے جسوقت راجہ گھیال
دادا اُنکا دنیہہ تیاگ کرنے لگا تو چشم پرنم ہو کر کمال تاسف ہوا پیران نے عرض کیا کہ خزانہ و ملک
و اسباب وغیرہ سب کچھ موجود ہی جو چاہین سو خیرات کرین مقام افسوس کیا ہی راجہ نے فرمایا
کہ اُن امور مین کسی امر کا تاسف نہین کہ جو کام نیکنامی و خیرات وغیرہ کے کرنے واجب تھے
سب کچھ کر لیے لیکن وہ بات کا افسوس ہی ایک یہ کہ کبھی بھگوت سیوا کے واسطے کلس جل کا
اپنے سر پر لاکر سیوا نہ کری دوسرے یہ کہ نوپر باندھ کرکے بھگوت کے سامنے نرت نہ کیا پیران راجہ
سنکر خاموش ہوئے لیکن کشور نبیرہ راجہ نے کھڑا ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ اس غلام کو
اجازت ہووے جب تک زندہ ہون بدل و جان تعمیل کرونگا اور کبھی خلاف نہوگا

راجہ ممدوح اُسی حالت مین کمال شادمانی اور فرحت سے اُٹھا اور کنور کشور کو چھاتی سے
لگایا وہر دو خدمت ممدوحہ کی اجازت دیکر پرم دھام کی راہ لی کنور موصوف نے اُس حکم
راجہ کو ایسا کچھ نباہا کہ قلم کو تحریر کی طاقت نہین جسم تو بھگوت سیوا مین لگا دیا اور دل بھگوت
کے تصور مین زبان بھگوت نام اور چرترون کی کیرتن مین اور چشم ظاہر و باطن کی بھگوت
روپ کے چنتون مین بھگوت بھگتی کا ایسا رواج دیا کہ بھگوت بھگتون نے تعریفات تمام
زمانہ مین بیان کین + کتھا नरहरियानंद نرہریانند جی ایسے پرم بھگت ہوئے کہ
دن رات سوائے بھگوت سیوا کے اور کچھ کام نہ تھا اور ہمیشہ وہر وقت طیاری سامان بھگوت
سیوا مین رہتے تھے ایک روز بھگوت رسوئی کا چوکا وغیرہ درست کرکے مستعد تیاری بھگوت
رسوئی کے ہوئے گھر مین لکڑی نہ پائی اور بارش بشدت ہو رہی تھی اسواسطے بازار سے
بھی نہ ملی چونکہ بھگوت سیوا جملہ مقدمات پر مقدم تر ہی اور سب دیوتا بھی اس بات پر متفق ہین
اسواسطے بھگوت رسوئی مین دیر کرنا مناسب نجانکر مکان درگا مین کہ قریب اُنکے مکان کے تھا
گئے اور چھت اُتارنے لگے درگا مہارانی اُس کامل اعتقاد بھگوت سیوا سے خوش ہوئی اور
نرہریانند جی سے فرمایا کہ مکان کو خراب نکرو لکڑی تمہارے گھر پہونچتی رہیگی نرہریانند جی
واپس آئے اور بقدر ضرورت ہر روزہ کے لکڑی پہونچتی رہی ایک زن ہمسایہ اس حال سے
واقف ہوگئی اور اپنے شوہر سے کہا کہ نرہریانند نے درگا کو دھمکا کر لکڑی کا پہونچانا ذمہ درگا
کے مقرر کرلیا اگر تو بھی ایسا ہی کرے تو ہر روزہ لکڑی بلا فکر آتی رہے وہ نادان درگا کے
مکان پر پہونچا اور اول ہی پھاوڑا مکان پر مارا تھا کہ درگا مہارانی نے سر نیچے کو اور پاؤن
اوپر کو کرکے لٹکا دیا جب جان سے تنگ ہوا تو پکارا کہ ہے مہارانی ہے ماتا ایکی دفعہ جان بخشی
کرو پھر ایسا قصور نہین ہوگا درگا نے فرمایا کہ اگر میرے عوض نرہریانند کے گھر لکڑی
پہونچاتا رہے تو جان بخشی ہوسکتی ہے ورنہ اسیوقت جان لیتی ہون لاچار ہوکر حکم درگا کا قبول
کیا اور درگا کے سر سے بیگار ٹلی بھگوت سیوا کی مہما جو کچھ کوئی بیان کرے یا لکھے وہ کم از کم ہی
شیش اور شاردا سے بھی بیان نہین ہوسکتا ہے + کتھا प्रेमनिधि پریم ندھ جی قوم براہمن
ساکن آگرہ سجن ظاہر و باطن آراستہ شیرین کلام نودھا بھگتی سے بھگتون کو انند کے دینے
والے باوجود تعلقات خانہ داری بسبب اپنے گیان کے سب سے بے تعلق نیک رویہ سخی
بھگوت بھگتون کے ست سنگ مین نیم والے اور راحم ہوئے حقیقت مین پریم کے ندھ تھے

اور کسی شخص نے یہ نام اُنکا صحیح اور نفس الامر تجویز کیا ہمیشہ چار گھڑی رات سے اُٹھکر بھگوت
سیوا مین مصروف ہوتے اور واسطے سیوا اور اشنان بھگوت کے جمنا جل اپنے سر پر رکھکر
لاتے ایک دفعہ موسم برسات مین جابجا کیچ ازبس تھی متفکر ہوئے کہ اگر بعد طلوع آفتاب
جمنا جل لاوین تو بسبب کثرت آمد و شد لوگون کے احتمال سپرس کسی قوم نیچ کا ہی اور اگر قبل
از طلوع آفتاب جاوین تو بسبب تاریکی و شدت کیچڑ کے شاید کہین گر پڑین اور سبوچہ آب مین
نقصان آجاوے آخر کار سپرس ہونا نیچ کا گوارا نہوا اور بحالت بارش گھڑا سر پر رکھکر چلے در پارہ
قدم باہر رکھا تھا بھگت تبسل مہاراج سوا تین اُنکی دلی سیوا سے خوش ہوکر بصورت طفل دوازدہ
سالہ مشعل لیکر آگے آگے پریم ندھ جی کے ہولیے پریم ندھ جی نے جو روپ مادھری اُس پرم موہن
مشعلچی کا سبزہ رنگ آنکھین رسیلی اور السیلی گھونگھروالی زلفین چہرہ سرخ باندھے ہوئے کمر مثل
مشعلچیون کے کسی ہوئی ہاتھ مین مشعل دیکھا تو فریفتہ اور موہت ہوگئے اگرچہ یہ خیال ہوا کہ
اپنے آقا کو پہونچا کر اپنے گھر جاتا ہی مگر بامید اُسکے دیکھنے کے جسطرف کو وہ چلا ہمراہ ہولیے اور
جمنا جی پر پہونچے پریم ندھ جی بعد اشنان کے سبوچہ جمنا جل کا بھر کر اور سر پر رکھکر چلے اور گھر آئے
سبوچہ بھگوت مندر مین رکھکر فی الفور تلاش اُس مشعلچی روشنی بخش دیدۂ ظاہر اور باطن کی کری کہین
نشان نہ ملا جان لیا کہ ایسے روپ والا سواے اُس برج کشور چیت چور کے اور کون ہی کہ ایک نگاہ
مین اپنا غلام کرلیوے اور اس پرم دیال کرنا کر کے سواے ایسا اور کون سوامین ہی کہ سیوک کی
تھوڑی سی تکلیف کے واسطے اس اپنے اشیر تا کو کہ جسکا بید اور برہما بھی پار نہین پاتے چھوڑ کر
فی الفور حاضر ہو یہ سمجھکر مصروف بھگوت سیوا اور بھجن کے ہوئے یہ نیم تھا کہ جب بھگوت سیوا سے
فراغت ہوتی تو بھگوت چرترون کا کیرتن کیا کرتے اور چونکہ نہایت پریم سے کتھا کہتے تھے تو
سامعین بکثرت آتے تھے بعد کتھا کے سماج گان اور کیرتن کا ہوتا تھا اور سب بھگوت کے
بھاوا ور بھگتی مین پورن ہوتے تھے دشٹ اور پاپ آتما لوگونکو ہمیشہ بھگوت چرترون کی اور
بھگتون کے مخالف رہے ہین یہ بات ناگوار تھی بحضور بادشاہ مستغاثی ہوئے اور خفیہ غمازی
کری کہ پریم ندھ شہر کی عورات کو بہ بہانہ کتھا اپنے گھر پر فراہم کرتا ہی یہ بات موجب فساد کی ہی
بادشاہ نے چوبدار بھیجا اور اُسنے واسطے جلد چلنے کے تاکید کری اسوقت پریم ندھ جی بھگوت کے
واسطے جل لیے جاتے تھے بسبب جلدی چوبدار کے جل کا پلانا سہو ہوگیا اور بادشاہ کے روبرو
آئے بادشاہ نے حال پوچھا پریم ندھ جی نے جو راست بات تھی بیان کردی کہ بھگوت کتھا کا

کیرتن کیا کرتا ہون اُس حالت مین کوئی عورت آوے خواہ مرد ممانعت نہین ہوسکتی کہ شیوہ بیگردی
اور دھرم سے خلاف ہی لیکن عورت کو نظر بد دیکھنے سے عذاب عظیم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ تمھارے
محلہ کے لوگون نے حال تمھارا بنوع دیگر کہا ہی سو ہم حقیقت حال کو دریافت کرینگے یہ کہکر پریم نِدھ
کو نظر بند کیا اور محل مین چلا گیا رات کو جب بادشاہ سویا تو خواب مین بھگوت نے بصورت اُسکے
اشٹ دیو کے فرمایا کہ ہمکو تشنگی ہی بادشاہ نے کہا کہ پانی آبدار خانہ مین موجود ہی نوش فرماوین اس
جواب سے بھگوت کو غصہ آگیا اور فرمایا کہ آبدار خانے کے پانی کو کون پیتا ہی اور ایک لات ماری
کہ ہماری بات نہین سنتا بادشاہ نے عرض کیا کہ جسکو ارشاد ہو پانی حاضر لاوے فرمایا کہ جو ہمارا آبدار
اور پانی پلانے والا ہی اوسکو تو قید کر لیا پانی کون پلاوے بادشاہ کی آنکھ کھل گئی اور باعزاز
تمام پریم نِدھ جی کو بلایا اور اپنا سر اُنکے قدمون پر رکھکر عذرات کیے اور کہا کہ آپ جلد تشریف
لیجاوین جو تشنگی کی بھی تشنگی کا رفع کرنے والا ہی وہ بلا آپ کے تشنہ ہی اور مجکو خادم اپنا تصوّر کرکے
جو ملک ومال وغیرہ مطلوب ہو ارشاد فرماؤ کہ پیشکش کرون پریم نِدھ جی نے بسبب اسکے کہ بھگوت
بھگتون کو سوائے بھگوت کے اور کچھ مطلوب نہین ہوتا ملک ومال وغیرہ بے حقیقت و نا چیز ہی
کچھ قبول نہ کیا اور رخصت ہوئے بادشاہ نے مشعل ساتھ دیکر اُنکے گھر پہونچا دیا اور اسیوقت
پریم نِدھ جی نے جل بھگوت کے ارپن کیا کہ تشنگی رفع ہوئی ❊ کتھا جَیمل जयमल्ल جیل راجہ میرٹھ
پرم بھگوت بھگت ہوئے بعض انکو میران بائی کا چھوٹا بھائی کہتے ہین دنش گھڑی دن چڑھے تک
بھگوت کی سیوا پوجا مین مصروف رہتے تھے اور حکم تھا کہ سیوا کے وقت کوئی شخص پاس نہ آوے
ورنہ لائق قتل متصور ہوگا سبب یہ کہ دلکو دوسری طرف توجہ نہو کسی ہمقوم دشمن کو یہ خبر پہونچی اور
جو وقت راجہ ممدوح کی سیوا پوجن کا تھا اوسیوقت فوج کثیر لیکر چڑھ آیا جب اُسکے چڑھ آنیکا غلغلہ
شہر مین ہوا تو بخوف راجہ کے کوئی واسطے خبر کے نہ گیا الّا والدہ راجہ ممدوح نے جاکر سب حال
بیان کیا راجہ نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھین بھگوت سب بہتر کرینگے اور بدستور بھگوت
سیوا مین مصروف رہے شترسودن शत्रुसूदन مہاراج کہ ہر وقت اور ہر ساعت واسطے سہاے اپنے بھگتون کے
دشمن کو مارنے والا ١٢
مسلح اور کمربستہ رہتے ہین راجہ کے اسپ پر سوار ہوکر فوج مخالف پر پہونچے اور لحظہ مین وہ سب لشکر
منہزم اور زیر و زبر کردیا راجہ جیل بعد فراغت بھگوت سیوا کے جب باہر آئے تو آمادہ مقابلہ دشمن
کے ہوئے اسپ سواری خاص کو عرق عرق دیکھکر متعجب ہوگئے لیکن لبسبب جلدی سواری کے کچھ
خیال نہ کیا اور دوسرے گھوڑے پر سوار ہوکر مع فوج مقابل غنیم کے پہونچے اول انجے غنیم

کو ہی دیکھا کہ زمین پر پڑا ہی اور بیتاب و بیقرار ہی اُسنے راجہ جیل سے پوچھا کہ ہمارے لشکر مین
وہ شیام سروپ پریم انوپ سپاہی کون ہی کہ جسنے تنہا آکر تمام میری فوج کو قتل کردیا اور میرا دل اپنے
ساتھ لیگیا راجہ جیل نے جواب دیا کہ بھائی تیری قسمت نیک کی تعریف کس سے بیان ہو سکے کہ مجکو وہ
سپاہی آج تک کبھی خواب مین بھی نظر نہین آیا اور تجکو درشن ہوئے وہ شخص سب چیز بھگوت کے
جانکر معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی اختیار کرکے کرتارتھ ہوگیا راجہ جیل موصوف کو بموسم گرمی یہ خیال ہوا
کہ ازبس بے اعتقادی وگستاخی ہی کہ بھگوت تو نیچے مندر مین کہ جہان ہوا کا نام و نشان نہین ہو پہنچتا
آرام فرماوین اور ہم بالاخانہ پر ہوادار مکانون مین سووین اسواسطے ایک بنگلہ مکلف سہ منزلہ
تیار کرایا اور اُسکو فرش و پردہ و چھت بند وغیرہ کمخواب و زردوزی و جھالر و موتی سے سجایا ایک پلنگ
طلائی و نقرئی تو شک و چادر و تکیہ وغیرہ سے تیار کرکے اُسمین بچھایا اور سب سامان شب خوابی مثل
شیرینی و پاندان و عطردان و اوگالدان وغیرہ کے رکھکر بھگوت کو مانسی تصور سے اُسمین آرام
کرایا خود مسلح و کمربستہ واسطے چوکی اور پہرہ کے گرد بنگلہ پھرتے رہے اور تصور روپ بھگوت
سے پریم انند مین پھرتے رہے ہر روزہ آرایش بنگلہ اور خدمت ظروف شوئی و جاروب کشی وغیرہ
بدست خود کیا کرتے تھے اور کسی ملازم و خدمتگار کو اُس سیوا و خدمت مین دخل ندیتے بھگوت نے
جو لا انتہا پریم اور عشق راجہ ممدوح کا سیوا مین دیکھا تو حسب قول اپنے مندرجہ گیتا جی کے کہ
جسطرح میرے بھگت مجکو سیون کرتے ہین اُسیطرح اُنپر ظاہر ہوتا ہون اُس سیوا کو ایسا منظور
اور مقبول فرمایا کہ ہر روزہ صبحکو علامت خرچ ہونے شیرینی اور پان اور عطر اور پانی کی اور نشان
داتون کرنے کا اور اُگال دان مین اُگال ہونے کا بخوبی راجہ کو معلوم ہوا کرتا اور راجہ اُس
کرپا بھگوت سے پریم پریم کے سمندر مین غوطہ لگایا کرتے چند روز جب اسطرح گذرے اور محل مین
جانا نہوا تو رانی کو خیال ہوا کہ راجا شاید کسی عورت کو اُس بنگلہ مین بلاتا ہی واسطے دریافت
حال کے اوپر چڑھکر جو بنگلہ کو دیکھا تو ایک لڑکا قریب بجوانی پریم سوبھا تمان شیام سندر سروپ
پیتامبر پہنے ہوے آرام مین پایا معتقد ہوئی اور صبح یہ حال راجہ سے کہا اگرچہ بظاہر اس حرکت
رانی سے ناراض ہوئے لیکن دلمین یہ خیال کیا کہ پریم بڑبھاگی یہ استری ہی کہ اسکو بھگوت کے
درشن ہوئے + کبتھا آسکرن راجہ نرورگڈھ پسر مہاراجہ بھیم سنگھ کچھواہہ سوامین
کیلہ جی کے چیلہ دھرماتما اور پریم بھاگوت گنوان نیک عمل عاقل شیرین کلام شجاع مستقل مزاج
سخاوت شعار سادھو سیوی شری جانکی بلبھ اور رادھا برجبن کے نیم والے ہوکے فینی قبری

आसकरन.

رگھنندن سوامین اور سری کیشن مہاراج کو ایک روپ جانتے تھے مثل بعض آپاسکان کے کمی و بیشی
کی نظر نہ تھی وشٹ گھڑی دن چڑھے تک بھگوت کی سیوا اور پوجن نہایت بھگتی اور بھاو سے
کرتے تھے اور دربانان کو حکم تھا کہ کوئی شخص اُسوقت روبرو نہ آنے پاوے اور نہ کسی معاملہ کی
خبر ہو اتفاقاً بادشاہ وقت کا ڈیرہ آیا اور مجھکو کسی کام ضروری کے واسطے طلب کیا سزاولان شاہی
جو آئے تو کسی نے اُنکے حکم پر التفات نہ کیا اور نہ راجہ تک خبر پہونچائی سزاولان نے بحضور بادشاہ
حال بے التفاتی کا عرض کیا اور بادشاہ نے پرغضب ہو کر فوج جرار تعینات کی لیکن تب بھی راجہ تک
کوئی نہ گیا اور نہ کچھ خیال آمد فوج کا ہوا سردار فوج نے بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ باوجود تعیناتی فوج کے کوئی
راجہ تک خبر نہیں پہونچاتا اگر حکم ہو تو جنگ شروع ہووے بادشاہ یہ حال سنکر خود آیا اور دربانان نے
صرف بادشاہ کو اندر جانے دیا بادشاہ نے دیکھا کہ آسکرن جی بعد فراغ از سیوا و پوجن بھگوت کے
سامنے ڈنڈوت کرتے ہیں بادشاہ تا دیر کھڑا رہا اور آخر تلوار راجہ کے پاؤں میں ماری کہ ایڑی کٹ
گئی لیکن راجہ نے تب بھی کچھ التفات نہ کیا اور نہ زخم کا خیال ہوا کہ دل بھگوت روپ میں نراکار ہو رہا
تھا اور جسطرح کہ دل نہوا اُسطرف کا دکھ سکھ کب محسوس ہوتا ہے چنانچہ بھگوت نے فرمایا ہے کہ جن
لوگوں کا دل میری کتھا اور چرترون میں نہیں لگا دکھ سکھ اُنکو معلوم ہوا کرتے ہیں بعد فراغ از
ڈنڈوت اور پوجا وغیرہ دروازہ مندر پر چلیں ڈالکر باہر آئے اور بادشاہ کو دیکھکر حسب قاعدہ تعظیم کی
بادشاہ یہ حال دیکھکر اور راجہ پر صدق اعتقاد اور محبت دلی راجہ کے خیال کرکے از بس مخلوط ہوا
اور نادم ہو کر معذرات کیے تفضلات و عنایات بادشاہانہ مبذول فرمائے اور سب راجگان میں معزز
و محترم سمجھا بعد چندے راجہ موصوف پرم دھام کو گئے بادشاہ سنکر متاسف ہوا اور واسطے سیوا
اور راگ بھوگ مندر سری موہن جی معبد راجہ کے چند گانون جاگیر کے مقرر کر دیے کہ اب تک معاف ہیں

نسٹھا ہیجدہم در تعریف و مہاتم سیوا و بیان حالات ششم بھگت آپاسکان این نسٹھا

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملوں سے اشٹ کون یعنی ہشت پاور کھیا کو ڈنڈوت کرکے کلکی اوتار
کہ جسکو نہہ کلنک کہتے ہیں پرنام کرتا ہوں اور وہ اوتار باخیر کلجگ سنبھل میں دھارن کرینگے اور نام
کلجگ و گناہ ہونگا صفحہ دنیا سے اُٹھا دینگے ظاہر ہو کہ جسقدر رشتہ دنیا میں مروج ہیں سب
رشتہ ہاے مفصلہ ذیل سے مشتق اور پیدا ہوتے ہیں اول شیش شیشی دوم آلس کنسی سوم
[illegible] چہارم پت پتنی پنجم پوجیہ پوجک ششم سیوا سیوک ہفتم
رکھیہ رکھک ہشتم جنک جنیہ نہم گورو شکھ سو جملہ شدہ مذکورہ بالا برجو

بخوبی غور ہوتی ہی تو درجہ اخیر و انتہا کا اُسطرف تو ایشر پر ختم ہوتا ہی اور اسطرف جیو یعنی ذی روح پر اگرچہ
مفصل شرح ختم ہوتی درجہ اخیر و انتہا ہر ایک من بدھ کے ایشر و جیو پر سیو اُستھا مین مندرج ہوئی یعنی
جو شرح شیش شیشی لفظ کی وہان مندرج ہوئی ہی وہی باقی سنبدھ کے واسطے یہان سمجھ لینی چاہیے
لیکن برائے سریع الفہمی ایک دو لفظ کی شرح یہان بھی لکھتا ہون یعنی لائق ہو جایا لائق سیوا یا نگہبان
یا کوئی سے سنبدھ والا سب سے برتر و اعلے جو زمانہ سابق تھا اور اب ہی اور آئندہ ہوگا اور اُس
سنبدھ کے قواعد کو جاننے والا اور نباہ کرنے والا اگر تلاش کیا جاوے تو بھگوت سے زیادہ اور
بہتر کوئی نہیں اور اسواسطے رکچھک وپت و پتہ جبتیہ و گورو دیتا وغیرہ نام بھگوت کے بشن سہسر نام
یا دیگر سہسر ناموں و ستوترون مین قرار دیے گئے ہین درینصورت اُسطرف تو انتہا کا درجہ بھگوت
پر ختم ہوا اور پوجا کرنے والوں اور سیوا کرنے والون یا مستدعیان نگہبانی یا شہری وغیرہ مین جو
تلاش ہوتی ہی تو جیو یعنے ذی روح پر خاتمہ ہوتا ہی کہ جیو سے بہتر اُن امور مین کوئی نہیں اور اُنمین
بھی آدمی جسم پس سنبدھ یعنے رشتہ ایشر و جیو پر ختم ہوا اور یہ رشتہ انادی اور قدیم یعنی آدی ور ہے یعنی ابتدا نہین ہی
کہ جس روز سے یہ جیو ایشر انس سے ظاہر ہو کر موسوم بہ جیو ہوا اور دوسرے یہ کہ آئندہ کو ہمیشہ بنا رہیگا
درینصورت جبکہ ایسا رشتہ قدیمی مابین جیو اور ایشر کے مربوط اور مضبوط ہی تو کمال وجب اور ضروری ہی
کہ جو رشتہ قرابت ظاہری و دنیاوی ہین وے بھی بھگوت کے ہی ساتھ جاری اور ساری کیے جاوین
اور اس بات مین بھگوت نے خود ارشاد فرمایا کہ جو مجکو رشتہ دار اپنا جانکر سیون کرتا ہی وہ مجکو پراپت
ہوتا ہی بھاگوت و مہابھارت کے چند قول موکد اس امر کے ہین پھر گیتاجی اور ایکادش اور شانت پرب
مہابھارتھ مین بارہا یہ ذکر آیا ہی کہ جو جس بھاؤ سے بھگوت کا آرادھن کرتا ہی بھگوت اُسی بھاو سے
اُسپر ظاہر ہوتا ہی اور صدہا ہزارہا کتھا مندرجہ پران اور اس بھگت مال کی شاہد اُس قول کے ہین
ورنہ کہان وہ پورن برہم سچدانند گھن کہ جسکو بید نیت کہتے ہین اور جسکے سروپ گیان اور دھیان کے
بیان مین برہما و شیو اور عقل و قیاس کی عقل کے چراغ گل ہین اور کہان رام کرشن نرسنگھ باون وغیرہ
اوتار دھارن کر کے ہر ایک بھگت کی بھاؤنا اور خواہش کو پورن کرنا مطلب اور خلاصہ اس گفتگو کا
یہ ہی کہ دنیا مین رشتہ قرابت کا ایسا سلسلہ ہی کہ اُسکے سبب سے خواہ نخواہ محبت اور الفت ہر ایک کو
اپنے رشتہ داران سے ہوتی ہی پس اگر بھگوت مین سو بار و بھاو یعنی رشتہ داری کے ذریعہ سے طبیعت
لگائی جاوے تو ہرگز مقام شک و شبہہ کا بھگوت کے حصول مین نہین بلکہ بالضرور اور جلد تر حاصل
ہوگا اگر یہ اعتراض ہو کہ بھگوت کو برادر یا والد یا داماد یا برادر زادہ یا دیور یا جیٹھ وغیرہ رشتہ دار قرار دینا

کب مناسب ہی اور کب عقل گوارا کر سکتی ہی جواب یہ ہی کہ اگر یہ تسلیم کیا جاوے تو داس و سکھہ و سرنگار
و بانسل وغیرہ بھاؤ بھی اشنا منسوخ ہوجاوینگی کسواسطے کہ جن دلائل یا قیاس سے رشتہ داری ناجائز متصور
ہوگی ویسے ہی واسطے تنسیخ داس وغیرہ نشٹھا کے بھی کافی ہین کہ بھگوت آقا و دوست و فرزند و شوہر
نہین ہوسکتا اور جن دلائل سے داس وغیرہ نشٹھا واجب التسلیم ہین اُنھین دلائل سے یہ سُوبا
نشٹھا بھی بہت درست ہی کہ جیسا حکم شاسترون کا اُن نشٹھاؤن کے واسطے ہی ویسا ہی اس نشٹھا کے
واسطے ہی علاوہ ازان گوپی جدہشٹر و کونتی و دروپدی و اوگرسین و لچھمن و سترگھن و بھرت و بلدیوجی
و اگوو کش و پردمن و انروده و جنک وغیرہ صدہا و ہزارہا بھگتان سابق و سوا مین رام پرشاد وغیرہ
بھگتان حال کے واسطے کافی ہی ایک اور بات خیال مین آئی کہ سب شاسترون مین یہ لکھا ہی کہ سب رشتہ دارونکو
بھگوت کے رشتہ سے ماننا چاہیے یعنے پسر وغیرہ و برادر و دیگر رشتہ دار کسی کو بھگوت کا غلام اور کسیکو
آکبش اور کسیکو رسویہ اور کسیکو چوکا دینے والا اور کسیکو خدمتگار جانے نہ اپنے رشتہ یعنے پسر وغیرہ
وغیرہ کو مقدم سمجھے اور اگر اُنمین سے کوئی بھگوت بمکھ ہو تو اُسکا ترک واجب ہی کہ پرہلاد جی نے والد
کو ترک کر دیا اور بھبیکھن نے برادر کلان کو اور بھرت جی نے والدہ کو اور راجہ بل نے شکر اپنے گرو
کو اور گوپکاؤن نے شوہران کو اور اس ترک مین یہ نہین ہوا کہ کسیکو کچھ نقصان عائد ہوا ہو بلکہ سب
ایسے ہوئے کہ انکا نام جگت کے آنند اور منگل کو دیتا ہی پس جس حالت مین کہ دیگر رشتہ دارونکو
بھگوت کے رشتہ سے ماننا لکھا ہی تو خود بخود کمال واجب و لازم ہوا کہ اپنی ذات خاص کا رشتہ بھی
قائم کرے اور وہ رشتہ قائم کرنا واجب ہی کہ جسطرف طبیعت کی رغبت ہو حاصل اصول سب شاسترونکی
یہ ہی کہ بھگوت کا کسی طرح اور کسی روپ مین اور کسی قاعدہ سے آرادھن ہو وحدانیت اور پرتیشٹھا
بھگوت کی مقدم سمجھکر اعتقاد کامل کر لینا چاہیے ممکن نہین کہ بھگوت حاصل نہوا اور جب تک کہ
وحدانیت اور پرتیشٹھا کا اعتقاد نہو تب تک کچھ حاصل نہین ہوتا اس سوبا نشٹھا کی مہان اور
تعریف کس سے کہی جاوے کہ بھگوت نے واسطے حصول مراد ہر دو جہان کے ایک تدبیر عام
درماندگان دنیا سے ڈرون کو بتلادی ہی اور ایسا پرتاپ اس نشٹھا کو ہی کہ خواہ نخواہ طبیعت بھگوت
مین لگتی اور کیون نہ یہ پرتاپ اس نشٹھا کو ہووے کہ جو پورن برہم انترجامی اور بیاپک ہی وہ مجسم ہوکر
ہرطرح سے دلجوئی اور خاطرداری سالکان اس نشٹھا کی کرتا رہا اور یہ آئندہ کریگا وجہ ایسے پرتاپ ہونیکی
اس نشٹھا کی یہ ہی کہ دیگر نشٹھا تو ایسی عام ہین کہ ہر ایک اپنے آپ کو بندہ اور پیدا کردہ بھگوت کا
کہہ سکتا ہی خواہ کسی امر مذہب کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس نشٹھا مین اُسی شخص کی طبیعت

رجوع ہوگی کہ جو کچھ جاننے والا بھگوت کے سدھانت اور شاستر وایشر یا وغیرہ کا ہوگا اور جسکے بعد
خلاصہ ۱۲
وابستگی جملہ امور و حصول شاستروں کے طبیعت لگی تو بھگوت کا حاصل ہونا بجلدی ممکن ہے سالکان
اس نشٹھا کو واجب اور لازم ہے کہ جس رشتہ سے بھگوت کا آرادھن کریں اس رشتہ کا نہایت درجہ کہ جو نظار
بھائی یا داماد یا برادر زادہ وغیرہ کے ساتھ مرعی اور بمنزل رکھتے ہیں بھگوت کے ساتھ بااعتقاد کامل و صدق تصور کیا کرکے
پہونچاویں اور جس رشتہ قرابت کی جو خدمات و رعایات دنیا میں مروج ہیں وے سب بھگوت کے
واسطے ایسی کریں کہ کوئی دقیقہ از دقائق باقی نہ رہے تھوڑا عرصہ گذرا کہ سوامی رام پرشاد باشندہ
قریب جنک پور کے سری رگھنندن سوامی کو اپنا داماد مانتے تھے جب بارادہ درشن اجودھیاجی
میں آئے تو کوشل دیس یعنے جہاں تک ملک موروثی شری رگھنندن سوامی کا ہے وہاں کا پانی تک
پینا چھوڑدیا جسوقت واسطے درشن سری رگھنندن سوامی کے گئے تو واسطے پورن کرنے انکی دلی خواہش
اور ظاہر کرنے پرتاپ بھگتی کے مورتی بھگوت کی رتن سنگھاسن سے اٹھکر چند قدم واسطے استقبال
کے آئے اور جو آداب کہ راجہ جنک کے واسطے ہونے واجب تھے سب انکے واسطے ادا ہوئے یہ بات
مشہور و معروف ہے اور سوامی رام پرشاد جی کے سیوک اب تک اس نواح میں موجود ہیں غرض یہ ہے
کہ نشٹھا میں کمالیت ہو کہ فوراً اثر اپنا پیدا ہو ایک بشنو بایام خوردسالی دیکھنے میں آئے کہ سری رگھنندن
سوامی کو اپنا بہنوئی جانتے تھے اگرچہ اس عمر میں اس خاکسار کو کچھ امتیاز نہ تھا لیکن اسقدر یاد ہے کہ
کوئی وقت انکا بھجن سے خالی نہیں ہوتا تھا اور جسوقت اپنی نشٹھا اور اعتقاد کی گفتگو کرتے تھے تو
سامعین پریم میں مگن ہوجاتے تھے اور انکی حالت کا تو کیا بیان کروں اگرچہ انکی تقریرات کا بیان اس
موقع پر بھی پریم اور آنند کا بڑھانے والا ہوتا لیکن قاعدہ غلامی نے قلم کو اجازت تحریر کی نہ دی بیچ
میں مقام برسانہ مولد سری رادھکا مہارانی کا ہے جب اس خاکسار کو بتقریب جاترا وہاں جانیکا اتفاق
ہوا تو گفتگو وہاں کی عورات کی ساتھ جاتریوں کے سنی اور اس سماج میں جو حالت چند بھگوت بھگتوں کی
دیکھی بھگوت سبکیو نصیب کرے مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ اس نشٹھا والوں کی گفتگو سے خواہ نخواہ محبت
اور پریت سامعین کو بھگتوں میں ہوتی ہے خاص انکے پریم اور محبت کا تو کس سے بیان ہو سکتا ہے رگھنندن
سے دین تبل ہر تیت یا دن کوئی نیک ساعت میرے واسطے ایسی بھی آویگی کہ جسقدر اس سنسار میں
رشتہ قرابت و محبت و دوستی ہیں وے سب آپ کے چرن کملوں میں تصور کیا کرونگا اور کبھی وہ دن بھی
ہوگا کہ دیگر سب توقعات و اعتقادات کو ترک کرکے صرف ان چرن کملوں کا متوقع اور معتقد ہونگا کہ جو شیو
اور برہما وغیرہ پریم جوگیونکے دھیان دھیرہیں اور نارد و سنکادک بھگتوں کے سوامی جنکی رج سے اہلیا کی

سوامی رام پرشاد جی [illegible] ہوا

مہا پاپ دور ہوئے اور پاپون کا انکی شہرت جی کے سر کا ابھوشن ہی جو ایک ذرہ نہ بدنا اور برنام سے مثل بھبھوت کے کھش ہوئے ہو
(گھر اون ۱۲) وغیرہ راجس اور دوشیون کے ہر دو جہان کے مطالب پر فائز کر دیتے ہین اور تصور دھیان جنکا پرم پد کا
بخشنے والا ہی جنکے چرنودک یعنی گنگا کی وہ مہان ہی کہ تریہ لوک پوتر ہوتے ہین اور جو جسے غرق شدگان بنا
राजा जनक — चरणोदक — سمدر کو مثل جہاز کے ہین ٭ سو بھت سیارام کی جوری ٭ چھب سنگار نا نوا کی تھوری ٭ کبتھا
راجہ جنک مہاراج کی مہان سب شاستروں مین مندرج ہی جنکا گیان مثل آفتاب جہانتاب کے ایسا روشن اور
پرکاشت ہوا کہ سکھدیو وغیرہ رکھیشر گیانوان اور براگ والون کے دلون کو مثل کمل کے کھلایا اور اگیان
کون تاریکی کو دور کیا سیتا مہارانی سب برہمانڈیشرون کی ماتا اور سری رگھنندن سوامین کی پرم پریا نے
جن جنک مہاراج کے گھر اوتار دھارن کرکے پرم پوتر چرتر کیے ایسے مہاراجہ کی مہان کا بیان ہر کسی سے
स्वयम्बर — کسطرح ہو سکتا ہی جب سری رگھنندن سوامین بہر یافت دھنش جگ یعنی سوئمبر سری جانکی مہارانی کے
ہمراہی بسوامتر رکھیشر جنک پور مین تشریف لیگیے اور راجہ ممدوح واسطے ملنے کے آئے تو سری رگھنندن
سوامین کو دیکھا اور اسیوقت گیان براگ کو رخصت کرکے پرم منوہر اور انوپ روپ مادھری کے
پریم مین بیاقت ہو گیے اور جب اس عہد پر خیال ہوا کہ جو کوئی شیوجی کا دھنش توڑیگا اسکو ہی سیتا
ملیگی تو کمال مضطرب و بیقرار ہوئے کبھی تو اپنی عقل پر افسوس کرتے تھے کہ کیون ایسا عہد کیا تھا اور
کبھی کرمون سے ناراض ہو کر کہتے تھے کہ تمنے وہ عہد کسواسطے کرایا کبھی دیوتاونکا دھیان لیمین کرکے
خواہان ہوتے تھے کہ یہ سیام سندر سروپ والا بر سیتا کو ملے اور کبھی اپنے گیان و براگ ذکر ہونیکا پھل واسطے
پورن ہونے اپنی خواہش کے دلمین سنکلپ کرتے تھے آخر جب کسیطرح طمانیت دلکی نہ دیکھی تو سری رگھنندن
سوامین کے چرن کملونکی سرن لی اور یقین کامل اپنی خواہش حاصل ہونیکا کر لیا سری رگھنندن سوامین نے
جو جنک مہاراج کا بھگتی اور بھاو ملاحظہ فرمایا اور پھر جنک پور باسیونکی تمناے دلی کو کہ سب راجہ موصوف سے
دہ چند بلکہ صد چند خواہشگار و تمنی ٹوٹنے دھنش کے رگھنندن سوامین کے ہاتھ سے تھے دیکھا اور جانکی مہارانی
کا وہ پریم اپار پایا کہ سب برہمانڈونکے پریم جنکے کروڑوین حصہ پریم کی چھایا ہین تو دھنش کو توڑا اور سیتا
مہارانی نے جیمالا سری رگھنندن سوامین کو راج سبھا مین پہرایا اسوقت (شاید ۱۲) چھب انوپ سیتا اور رگھنندن
जयमाला — کی جنک مہاراج نے جو دیکھی تو اپنی قسمت کی بڑائی کرتے ہوئے بھگوت کرپا کے سمندر مین غوطہ لگا کر محو
ہو گئے جسوقت بعد ادائے رسوم بواہ دبھانوری کے دونون یعنی سیتا جی اور رگھنندن مہاراج ایک سنگھاسن پر
براجمان ہوئے اسوقت کی حالت تو کسی حالت مین کسی سے نہین کہی جاتی کہ برہمانند کا پرم آنند بھی
آنند کے روبرو مثل خس کے ہی ظاہری حالت البتہ اسقدر بیان ہو سکتی ہی کہ راجہ موصوف بیقدر محو اور

مستغرق ہوگئے تھے کہ حس و حرکت ہر ایک عضو اور پانچوں حواس آنکھ وغیرہ سے بالکل اُٹھ گئی تھی لقب مدہیہ راجہ ممدوح کا
پہلے تو بڑے نام تھا اور بہت اُسیوقت ہوا اگر اُسوقت کی حالت اور پریم راجہ ممدوح اور سونینا انکی رانی سے
सुनयना
قطع نظر کرکے کچھ حال جنکپور باسیوں کے پریم کا لکھا جاوے تو سو کرور شیش اور شاردا بھی نہیں لکھ سکتے
یہ پرگناہ اور بیعقل تو کیا بیان کر سکتا ہے نو اسکی پریت اور گفتگو اور ہنسی وغیرہ ایسے آنند کا دینے والا ہی
کہ جسکو نوش کرکے عقل اور حواس محو و مدہوش ہو جاتے ہیں پھر بیان کسطرح ہو سکے بالخاص خانہ زادوں سے
لیکن گونگے کا گڑ ہے کہ دل ہی دلمیں مزا اُٹھاتے ہیں اگرچہ بسوامتر جی کو حال پریم اور بھگتی راجہ کا کچھ بروقت توڑنے
دھنش اور کچھ بروقت ہونے بیاہ کے کھل گیا تھا لیکن زیادہ تر سبکو حال بھگتی و بھاو کا اُسوقت معلوم ہوا
کہ جب جانکی مہارانی کو پالکی پر سوار کرا کر سری رگھنندن سوامی سے رخصت ہوکے اور بہت گریہ کرکے دلکو سری
سیتا اور رگھنندن کے ہمراہ بھیجا ॥ महिमा. مہاو بھگتی اور جس برکھبھان مہاراج اور کیرت انکی دھرم پتنی
कीर्ति
धर्मपत्नी
کا کس زبان سے ادا ہو سکے جنکے گھر رادھکا مہارانی جگت جننی نے اوتار لیکر تربہ لوک کو پوتر کیا رسک
لوگونکو معلوم رہے کہ سری رادھکا مہارانی میں آپاسک لوگ دو قسم کے بھاو رکھتے ہیں نمارک سنپرداوالونکا
تو یہ اعتقاد ہے کہ رادھکا مہارانی اور نندکشور مہاراج کا بیاہ حسب قاعدہ ہوا اور ولبھ سوامی سنپرداوالے انکے
قول کے موافق معتقد ہیں اور اُس بھاو کا نام سوکیا ہے یا وہ سنپردا اور بہت ہر سنپرداوالے اعتقاد
پرکیا بھاو کا رکھتے ہیں یعنی شادی نہیں ہوئی دوستی کا ہونا پایا جاتا ہے (پرکیا یعنی پرائی استری ہے) اگرچہ پریتم مہاراج کے بیان کئے ہیں
سو اگر یہ شہادت قول پران وغیرہ کی دونوں بھاو مذکورہ بالا میں سے کسی ایک بھاو کو مضبوط
کیا جاوے تو باعث ناگواری دوسرے فریق کا ہو جاوے اس سے درگذر کرکے اسیقدر پر اکتفا کیا
جاتا ہے کہ دونوں بھاو سے برکھبھان مہاراج خسر اور کیرت جی ساس سری برج چند مہاراج کے ہیں لیکن
یہ بھی واضح رہے کہ انکے جملہ قوم برسانا گاؤں مراد رادھکا مہارانی کی نندگاؤں والونکا پانی بھی نہیں چھوتے
رہتے ہیں اور نندگاؤں کی بیٹی نہیں لیتے علاوہ ازاں ولبھ آچاریہ کے خاندان میں نشٹھا باتسل ہے یعنے
بھگوت میں تیر بھاو رکھتے ہیں کہ اسکا ذکر ولبھ آچاریہ جی کی کتھا اور باتسل نشٹھا میں بخوبی ہوا انکا دستور ہے کہ
بروقت برج جاترا کے جب کسی مندر میں واسطے درشن کے جاتے ہیں تو خود اندر مندر کے جا کر پوجا وغیرہ کیا
کرتے ہیں سو جب برسانے میں آتے ہیں اور لاڈلی جی کے درشنوں کو جاتے ہیں تو برسانے والے انکو مندر کے
اندر نہیں جانے دیتے بھاو اسمیں یہ ہے کہ سمدھی کو کس طرح محل میں جانے دیویں بہو گھر کوئی انکی اپنی
سسرال والوں کے سامنے نہیں جاتی ایسا ہی بدل بھاو بھاو میں لکھے ہیں بیک لوگ مثال فرماتے ہیں کہ
بھاو اور اعتقاد کے موافق برکھبھان اور کیرت جی میں بھاو دیکھیں بہرحال بھگتی اور بھاو پریم آنند کا

دینے والا ہی جس پر کبھان و کیرت جی کا چندرمان سے بھی نرمل ہی جسنے اُس جس کی سرن لی سنسار کی تاپ دور
ہوئی ✤ کتھا [۳۲] उग्रसेन اوگرسین جی والد راجہ کنس ناناسری کرشن مہاراج کے تھے اور آنکے بھگتی بھاو ایسا
الولک یعنی جو نہ دیکھنے مین آوے ہوا کہ بھگوت بھگتی کا پیدا کرنے والا ہی سری کرشن مہاراج کو پورن برہم
سچدانند گھن مانتے تھے و نیز نواسہ اپنا تصور کرکے جو قواعد محبت نواسگی کے ہوتے ہین سب ادا
کرتے تھے اور اس بھگتی اور بھاو کو نگاہ کرنا چاہیے کہ کنس وغیرہ آٹھ پسر اُنکے بھگوت نے قتل کیے لیکن
بھگوت درشن کا پریم سُکھ ایسا مانا کہ اُنکے قتل کا دُکھ کبھی نزدیک نہ آیا اور بھگوت اُس بھگتی اور بھاو اوگرسین
جی سے رضامند ہوکر ایسے بسی بھوت ہو گئے کہ برہما اور شیو اور سورج اور چندرمان اور جم اور کال اور
برن وغیرہ سب جسکی مایا سے ترسان و لرزان ہوکر امیدوار رضامندی رہتے ہین اس ایشورتا پر کچھ
خیال نہ کیا اور خود چھتر اور چنور وغیرہ لیکر مثل نوکرون کے خدمت کری فی الحقیقت بھگتی ہی بھگوت کو
بسی بھوت کرتی ہی نہ گن یعنے ہنر غور کرنا چاہیے کہ سدامان کو کیا دولت و حشمت حاصل ہوا اور گجراج وغیرہ کو کیا
علم اور ودیا اوگرسین جی کو کیا طاقت و زور تھا اور کبجا کو کیا حسن و خوبصورتی یادہ نے کونسے عمل نیک کیے
تھے اور بدر جی کس قوم نیک مین تھے دھرو کو کیا تمیز تھی اور پرہلاد کی کیا عمر غرض بھگوت بھگتی ہی سار اور
خلاصہ ہی ✤ کتھا [۳۳] कुन्ती کونتی جی پریم بھگت بھگوت کی ہوئین بھگوت سری کرشن مہاراج کو برادر زادہ اپنا
جانتی تھین اور اسقدر محبت بھگوت سے تھی کہ ہر وقت بھگوت مورتی خواہ شناگھیات خواہ تصور آنکھون کے
روبرو رہتی تھی بعد فتح درجودھن کے جب راج راجہ جدھشٹر کو حاصل ہوا تو بھگوت نے ارادہ روانگی
دوارکا کا کیا کونتی جی نے جانے نہ دیا بعد ازان جب کبھی ارادہ کرتے تو کونتی جی مضطرب و بیقرار ہوکر فرمایا
کرتین کہ اس راج اور سُکھ سے تو جنگل کا ہی رہنا بہتر تھا کہ سری کرشن ہمیشہ ساتھ رہا کرتے تھے اور بھگوت سے
کہا کرتین کہ ہے سری کرشن ہمکو وہ جنگل اور بن باس ہی بہتر ہی اب بھی وہی دینا چاہیے تاکہ تمھارے درشن
ہوتے رہین ایک روز بھگوت نے ارادہ روانگی کا بالجزم کیا اور رتھ پر سوار ہو گئے کونتی جی گئین اور اُنکی
حالت دیکھکر بھگوت کو یقین ہو گیا کہ اگر اب جاتا ہون تو کنتی جی کی صورت نوعدیگر ہو جاویگی ارادہ
جانیکا موقوف کیا اور کونتی جی رتھ سے اُتار کر لے آئین مہابھارتھ مین کتھا پرم دھام کو جانے کی کنتی
جی کی اور طرح پر لکھی ہی لیکن شارح بھگت مال نے کسی پوران سے یہ لکھا ہی کہ جب کونتی جی کو خبر انتردھیان
ہونے بھگوت کی پہونچی فی الفور اپنی دیہہ کو چھوڑ دیا اور جہان بھگوت تھے وہین پہونچین واضح ہو
کہ اگر کسی کتھا مندرجہ ایک پوران سے دوسرے پوران مین کچھ اختلاف پایا جاوے تو وہ اختلاف
بسبب کلپ بھید کے سمجھنا چاہیے کسواسطے کہ ہر کلپ مین جدھشٹر اور کونتی اور سب چرتر مندرجہ

مہابھارتھ کے ہوتے ہین اور یہ نہین ہوتا کہ جو پہلے کلپ مین حال گذرا تھا دوسرے کلپ مین بھی
بلا کم وکاست ویسا ہی گذرتا ہو بلکہ اکثر کمی و بیشی ہو جاتی ہی اور یہ حال سب چیز اوتار وغیرہ کے واسطے بھی
سمجھ لینا چاہیے* کتھا یُدھشٹرادی युधिष्ठिरादि منجملہ پنج پانڈوان کے ارجن (अर्जुन) کی کتھا سکھا نسٹھا مین تحریر ہوگی
اور راجہ جدہشٹر و بھیم سین و نکل و سہدیو کی کتھا یہان تحریر ہوتی ہی پانڈوان موصوفین بھگوت
کو اپنا بھائی ماموں زاد جانتے تھے و نیز پورن برہم و سوامی اور بھگوت بھی وہ بھاؤ انکا اپنی کرپا
اور بھگت وتسلتا سے پورن کرتے تھے کیا معنی کہ ہر صبح بظاہر جدہشٹر اور بھیم سین (भीमसेन) کو کہ عمر مین بھگوت سے
بڑے تھے پرنام کیا کرتے تھے اور نکل (नकुल) اور سہدیو (सहदेव) سے کہ عمر مین چھوٹے تھے پرنام اور بندنا کرایا کرتے
تھے اور کبھی اپنی ایشرتا کا جلوۂ ظہور انکو ایسا دکھلایا کرتے تھے کہ وہ بھاؤ ایشرتا کا بھی ہر وقت انکو
بنا رہتا تھا بھیم سین کے ساتھ بقدر رعایات ادب قاعدہ کی تھی جسقدر راجہ جدہشٹر کے ساتھ تھی بلکہ ہنسی
ٹھٹھہ برادرانہ ہوا کرتا تھا اور اکثر زیادہ خوری اور فربہی اور طولانی قد پر بھیم سین جی کو ہنسا کرتے تھے
وعلےٰ ہذا القیاس بھیم سین جی کے جو دل مین آتا تھا کہتے تھے حال مراعات برادرانہ بھگوت اور
ہر چہار برادران کا تحریر و تقریر سے باہر ہی بیاس دیو مہاراج نے اندر کے مہابھارتھ مین لکھا ہی کہ اُن کتھا
اور چرترون کو سنکر کروڑون بلکہ بیشمار گنہگار عذاب جنم مرن سے چھوٹ گئے اور آیندہ رہائی پاوینگے
جدہشٹر مہاراج دھرم (धर्म) کا اوتار اور بھیم سین جی بایو یعنی ہوا (वायु) کا اور نکل و سہدیو اسنی کمار (अश्विनीकुमार.) دیوتاؤن کے طبیب
کا ہونے جو جو صعوبات بسبب عداوت دُرجودھن کے انپر عائد ہوئین بھگوت نے سب کو رفع کر کے بچایا
اوّل تو دُرجودھن نے بھیم سین کو زہر دلایا اور ہاتھ پانون باندھکر دریا مین ڈالدیا بھگوت نے یہ کیا کہ
بھیم سین کو دریا مین سے برن دیوتا (वरुण) اپنے مکان پر لیگئے اور وہان آبحیات اور دس ہزار ہاتھیون کا
زور نصیب ہوا بعد ازان لاکھا مندپ (लाक्षा) مین جلانے کی دُرجودھن نے تدبیر کری کہ وہ بھی پیش رفت
نہوئی بلکہ باعث ترقی دولت و جاہ و شہرت نیکنامی پانڈوان کی ہوئی یعنی ہزار ہا راجگان کی محفل
مین دروپدی حاصل ہوئین بعد ازان اندرپرستھ یعنی دلی مین آکر بعد فتح راجگان روے زمین کے راجسو
جگ بھگوت نے پورن کرایا اُس جگ مین جب دُرجودھن کی ہنسی ہوئی تو اسی محفل قمار مین دغا سے
سب مال و اسباب وغیرہ جیت لیا اور دروپدی کو راج سبھا مین برہنہ کرنا چاہا کہ بھگوت نے رچھا کری
اور جب پانڈوان ممدوح تا سیزدہ سال بن اور جنگل مین حسب قرارداد دُرجودھن رہے تو اکثر
گندھربان (गंधर्व) و راجگان کو فتح کیا و انواع اقسام کے فوائد رکھشران شیوجی و اندر وغیرہ دیوتاؤن سے
انکو ہوئے اور بھگوت نے دُرباسا کے شاپ سے بچایا بروقت جنگ مہابھارتھ بطرف دُرجودھن کے گیارہ

از طعام ہو چکی تھیں راجہ جدھشٹر نے بعد ڈنڈوت و تعظیم واسطے بھوجن کے عرض کیا دُرباسا جی نے فرمایا کہ
اشنان کر آوین تب بھوجن کرینگے دُرباسا جی فوراً واسطے اشنان کے گئے اور راجہ جدھشٹر نے دروپدی جی سے
کہا کہ تم بھوجن نکرنا دُرباسا جی کی ضیافت ہی دروپدی نے عرض کیا کہ عرصہ ہوا مین نے بھوجن کر لیا راجہ جدھشٹر
بمجرد سُننے اس لفظ کے مدہوش و حواس ہو گئے اور نہایت غم اور فکر سے گریہ و زاری کرنے لگے کہ اب کسطرح
عزت رہیگی اور دُرباسا کے شاپ سے کسطرح رہائی ہوگی دروپدی نے جو یہ حالت راجہ ممدوح اور بھیم سین و
ارجن وغیرہ کی دیکھی تو بمقتضاے کمال اعتقاد بھگتی کے کہنے لگین کہ تم کسواسطے گھبراتے ہین اور مضطرب ہوتے ہو
وہ سری کرشن تمہارا بھائی پرم سنیہی کیا کہین دور ہی کہ اسوقت مین سہاے نہ کریگا اور یہ کہکر دروپدی جی نے
سری کرشن سوامین کو یاد کیا بھگوت فی الفور دوارکا سے رکمنی جی کو چھوڑ کر تشریف لائے گویا وہین موجود تھے
بعد ملاقات از جدھشٹر وغیرہ دروپدی جی کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھوک لگی ہی کچھ کھانا لاؤ دروپدی جی نے
کہا کہ یہان پہلے ہی اک کے واسطے فکر ہو رہی ہی یہ دوسرے بھوکے آئے میرے یہان کچھ کھانے پینے کو
نہین ہی بھگوت نے فرمایا کہ کچھ تھوڑا سا لاؤ دروپدی جی نے کہا کہ کچھ بھی نہین عرصہ ہوا کہ ٹوکنی صاف کر کے
رکھدی ہی بھگوت نے جدھشٹر کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ پوترنیہ اور بھوکے گھر کی بیٹی ایسی بیکھی ہی
جب ہم بھوجن مانگتے ہین بلا انکار کبھی نہین دیتی اچھا وہ ٹوکنی ہی اٹھالاؤ ہم خود تلاش کرینگے دروپدی جی
ٹوکنی اٹھالائین اور بھگوت کے روبرو رکھکر فرمایا کہ اگر خود تلاش کروگے تو یہان کس پر احسان ہی بھگوت
نے ٹوکنی لیکر دیکھا تو ایک پتا شاگ کا اسمین کسیطرف لگا پایا اسکو نکالکر دروپدی جی کو دکھایا کہ دیکھ یہ کیا ہی
دروپدی جی خوب ہنسین اور فرمایا کہ اس کرشن نے شاگ وغیرہ سے پرورش پائی ہی وہی چیز تلاش کر لی
بھگوت نے اس برگ شاگ کو اپنی ہتھیلی پر رکھکر تناول کیا اور تھوڑا جل نوش فرمایا کہ اسیوقت ترلوکی
سیر ہو گئی اور دُرباسا جی کا تو یہ حال ہوا کہ بسبب سیری کے جگہ سے نہ اٹھ سکے اور پھر جو خیال ہوا کہ کیا سبب
اس سیری کا ہی تو بھگوت بھگتوں کا پرتاپ اپنے دل مین سمجھکر اور راجہ انبریش کے سبب سے جو آفت اٹھائی
تھی اسکو یاد کر کے بلا ملاقات راجہ جدھشٹر کے روپوش ہو کر بھاگ گئے حالانکہ بھیم سین تلاشی کرائے لیکن نشان
نہ ملا ایسے چرتر دروپدی جی کے بیشمار ہین کیا طاقت کسیکو ہی جو لکھ سکے

نشٹھا نوزدہم در تعریف و مہمان سرنگار رو یادھرم مشتمل بر کبتا بست بھگت

شری رگھنندن سوامین کے چرن کمل کے ترکون یعنی تہ گوشہ ریکھا کو اور سری کرشن اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون
کہ وہ اوتار کو کل مین دھارن کر کے ایسے چرتر نوتر جگت مین مشہور اور مروج کیے کہ جنکی بدولت بر بھانند ادیا
ہم پد کی پراپتی مہا پاپی اور گنہگارونکو بھی آسان تر ہو گئی سرنگار رس کو اُجل اور نرمل رس بھی کہتے ہین

یا مثل کہ ہمارے نذر کردہ بھگوت کے بڑھنا شروع ہوا یہان تک بڑھا کہ دوساسن باوجودیکہ دس ہزار ہاتھیون کا
زور رکھتا تھا کھینچتا کھینچتا ہار گیا اور ایک ناخن بھی دروپدی کا برہنہ نہوا سب دُشٹ خجل اور شرمندہ ہوئے
اور اُسوقت اُن سب گنہگارون سے راج و دھرم و عقل و بزرگی و زنانگی و دولت وغیرہ نے رخصت چاہی
دوہرہ کہا کرے بیری پربل جو سہاے رگھبیر ٭ دس ہزار گج بل گھٹو گھٹو نہ دس گج چیر ٭ براے ضیافت طبع
بھگتان معنی پسند جب دوساسن ساری یعنی دھوتی دروپدی جی کی کھینچتا کھینچتا ہار گیا اور بہتیار نکالا کری تب
بھیشم کرن درونا چارج وغیرہ باہم کر یہ کہتے ہین مصرعہ کبت ساری تدھ ناری ہی کہ ناری مدھ ساری ہی کہ
ساری ہی کی ناری ہی کی ساری ہی ٭ یعنے یہ ساری عورت کے بیچ مین ہی یا عورت ساری کے بیچ مین یا بالکل
یہ عورت مجسم بہ ساری ہی یا عورت کی یہ ساری ہی یہان ایک اعتراض یہ ہی کہ بھگوت بلا درخواست خود سہاے
دروپدی جی کی کرتے آنھون نے کسواسطے استقلال کو ہاتھ سے دیکر بھگوت سے سہاے کی درخواست
کی سو ایک جواب تو پریم اور لطیفہ کا بھرا ہوا یہ ہی کہ بھگوت دروپدی جی کو طعنہ دیکر ہمیشہ انکی ہنسی کبھی کبھی
بات پر کر لیا کرتے تھے اور جیسا کہتے تھے دروپدی جی سے ویسا ہی جواب پاتے تھے اور اس ہنسی اور طعنہ ہی میں
مین کبھی تو دروپدی جی لاجواب ہو جاتی تھین اور کبھی بھگوت سو جب یہ معرکہ پیش آیا تو دروپدی جی
بھگوت کو اپنی سہاے کیواسطے یاد کرکے اپنی عنایات اور مہربانی کا احسانمند اور مرہون منت فرماتے
ہین یعنے دروپدی جی کو خیال ہوا کہ اگر خود بخود بلا بلائے بھگوت کی سہاے ہوئی تو میرا دیور پریم سنیہی ہمیشہ
میرے طعنہ سے لاجواب ہو جایا کریگا کہ فلان وقت واسطے سہاے کے نہین آئے تھے پس اُسکو ہی یاد کرنا
چاہیے تاکہ اسکی لاجوابی رفع ہو اور وہ مجکو ہی احسانمند کرکے طعنہ دیا کرے کہ فلان وقت ہمنے تیری سہاے
کری تھی دوم یہ کہ دروپدی جی بھگوت کو یاد کرکے طعنہ دیتی ہین کہ تم اپنے راج اور عظمت وغیرہ کی صفت
و ثنا کرکے مجکو طعنہ دیا کرتے تھے اب دیکھو کہ تمھاری بھاوج کو دُشٹ لوگ کسطرح بیغیرت کیا چاہتے ہین سوم یہ کہ
دروپدی جی بھگوت کو یاد کرکے سب بھگتونکو ہدایت فرماتی ہین کہ بھگوت کی یاد کرنیسے بار چوبیر جنبش ہی اُنت
ہو جاتا ہی جیو یعنی ذی روح تو اُسکی یاد سے انت اور اچیت کیون نہو جایگا بعد اسکے دُریودھن نے واسطے
پانڈون کے بارہ برس کا بن باس اور پھر ایک سال کا مخفی رہنا تجویز کیا سو بن اور جنگل کو روانہ ہوئے
سواے اسلحہ کے اور کچھ سامان خورد و نوش وغیرہ کا پاس نہ تھا سورج نارائن نے ایک بٹلوئی عنایت فرمائی
معجزہ اُسکا یہ تھا کہ جب تک دروپدی جی بھوجن نکر لیتی تھین تب تک سب قسم کا سامان خوردنی جسقدر مطلوب ہو
اسمین سے برآمد ہوتا تھا اور بعد بھوجن دروپدی جی کے مسدود ہو جاتا تھا ایک روز دُرباساجی مع دس ہزار
اپنے چیلون کے حسب ترغیب و استدعای دُریودھن اُسوقت تشریف لائے کہ جسوقت دروپدی جی فارغ

کہ بھگوت کی کرپا دیالتا و بھگوت تبسلتا وغیرہ بھی تو جابجا لکھی ہی کہ اُنکے سبب سے بھگوت مین پریت
ہوتی ہی سو اوّل تو جواب یہ ہی کہ وہ پریت کہ جسکا بیان کرتے ہو کس چیز مین ہوتی ہی اگر کسی جلوہ اور روپ
مین ہوتی ہی تو اُسکا نام سرنگار رما دھرج ہی اور اگر بتصور جلوہ حسن نہین ہوتی کسی اور بات مین ہوتی ہی تو
غلط ہی کہ بلا ظہور کسی جلوۂ حسن کے ہرگز عشق نہین ہو سکتا دوسرا جواب یہ ہی کہ جسطرح عشق مجازی مین معشوق
کے حسن کا بیان کرتے ہین تو اُسکی گفتار و رفتار و خوش خلقی وغیرہ عادات کا بھی بیان کیا کرتے ہین اسیطرح
بھگوت عشق کے بیان مین بھگوت کے روپ اور مادھرج کا بیان کرنا تو مثل بیان حسن معشوق کے ہی اور
بھگوت کی وحدانیت و کرپالتا و کرنا و بھگت تبسلتا و ایشرتا و سربگیتا و دیگر گُن مثل اَچیت و اتت
و بیاپک و انترجامی و پورن برہم و پرماتما و سچدانند گھن وغیرہ کا بیان مثل بیان و عادات معشوق کے
اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ ایک فقرہ سے بھگتی اور سرنگار یکسان ظاہر ہوتے ہین یعنی ایک جگہ تو داس سکھیہ
باتسل وغیرہ کو بھگتی کے اقسام مین مندرج کیا اور اس سرنگار نشٹھا کے بیان مین سرنگار کی فرع اور تفصیل اُن
داس وغیرہ نشٹھاؤن کو لکھا حالانکہ بھگتی حالت عاشق کی ہی اور سرنگار حسن معشوق کو کہتے ہین پس
دو حالت جداگانہ واحد کب ہو سکتی ہین سو واضح ہو کہ فی الحقیقت دونون قسم جداگانہ ہین لیکن ایسے
لازم و ملزوم ہین کہ ہرگز ظہور ایک کا بلا دوسرے کے نہین کیا معنی کہ بلا حسن کے عشق ہرگز نہین ہو سکتا
اور اسیطرح بلا عشق کے حسن کا پرسان کوئی نہین چنانچہ جب جگت نتھا تو بھگتی بھی نہین تھی اُسوقت
ایشر کو کون جانتا حالانکہ بھگوت موجود تھا اور علے ہذا القیاس آئندہ جب پرلے ہو جاویگی تب بھگوت کے
حسن پر کون عاشق ہوگا پس جس حالت مین کہ عشق اور حسن ایسے لازم و ملزوم ہوئے تو فروعات اُنکی
لازم و ملزوم بطور واحد ہون تو کیا بعید ہی علاوہ ازان اخیر درجہ مین عاشق و معشوق ایک ہو جاتے
ہین یعنے عاشق خودی سے محو ہو کر ہمہ تن معشوق ہو جاتا ہی درینصورت بھی فروعات کے واحد لکھے جانے
مین اعتراض لازم نہین آتا سوائے ازین سرنگار اور بھگتی دونون بھگوت روپ ہین کچھ فرق نہین درینصورت بھی
اعتراض کی گنجایش نہین غرض یہ سرنگار رس سب رسون مین مقدم تر ہی اور فی الفور بھگوت مین پریت پیدا
کر دیتا ہی یہ رس چار سامان بھاو و انوبھاو و ساتوک بھچاری کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہی سامان اول
یعنے بھاو یہ ہین بھگوت سچدانند گھن برہم نوجوان سب سوبھا اور حسن و خوبصورتی کا سار سیام سُندر سروپ
ملبوسات و زیورات وغیرہ سے آراستہ کہ جسکے ہر ایک عضو پر کروڑون کامدیو قربان ہوتے ہین پشانبن ہی
اور واضح ہو کہ جس آیا سک کی جیسی حسن و آرایش بھگوت پر محبت و رغبت ہو ویسے وہ سب آیا پنا اپنی گسر
جابجا بھگوت کے دھیان شاسترون مین بیان کیے ہین اور اس ترجمہ مین بھی بعض بعض مقام پر تحریر ہوئی تصو

کرلیوین بھگوت بھگت کہ اُس حسن و آرایش کے عاشق اور دھیان کرنے والے ہین اُس بھاؤ مین اشریا لنبن ہین
مابقی سامان اُس سرنگار رس کے مفصل و مشرح مندرج دیباچہ ہوئے حاجت تحریر دوبارہ کی نہین سرنگار
رس مین اُپاسکان دو تفصیل بیان کرتے ہین یکے سرنگار دوم مادھرج سرنگار تو مراد اُس حسن و عشق سے ہی
کہ جو یا ہین عورت و مرد کے ہو اور بلا ایک طرف مرد اور دوسری طرف عورت کے سرنگار نہین کہلاتا سو آسمین
درجہ اول و اعلے سوکیتا یعنے بیاہی استری اور شوہر کے سرنگار کا ہی بھگوت بھگتو نمین یہ درجہ سری جانکی مہارانی
اور لچھمی جی اور رکمنی جی پر ختم ہوا اور بقول و اعتقاد بعضے رادھکا جی بھی سوکیتا تھین اُنکی اُپاسک اس درجہ
کا نہ دیکھا نہ سُنا درجہ ثانی پرکیتا سرنگار کا ہی وہ گوپکاؤن پر ختم ہوا اب وہ بھاؤ کسکو ہو سکتا ہی الا اگر کوئی
کسی گوپکا کا اوتار لیوے تو ممکن ہی مثل میران بائی جی و کرمیتی جی و نرسی جی و ہرداس وغیرہ کے اور یہ
(मीराबाई कर्मैती नरसी हरिदास)
بھی واضح ہو کہ قواعد عشق و سرنگار کے اسی درجہ مین ادا ہوتے ہین اب جو اُپاسک نظر آتے ہین اُنکے بھاؤ
یہ ہین کہ بعض تو بھاؤ داسی یعنی کنیز کا بتقدیم سکھیہ (सख्य) یعنے دوستی کر رکھتے ہین اور بعض کو داسی بھاؤ کی
تقدیم اور دوستی کی تاخیر ہی اور بعض پریا پریتم یعنے دونو کی کنیز (दासी) اپنے آپ کو جانتے ہین دوستی سے کچھ
واسطہ نہین اور بعضے اپنے آپ کو داسی سری پریا جی کی جانکر اُنکی برضیتا سے (رضامندی ۱۲) پرنتا پریتم کی مانتے ہین اور
اس درجہ اخیر کے خاص اُپاسک ہت ہرنبس جی کے سنپردا والے ہین لیکن اسقدر
اور فرق ہی کہ ہت ہرنبس جی کے سنپردا والے اشٹر تا کی تقدیم بھی بہ نسبت پریا جی کے
تصور کرتے ہین سب سرنگار اُپاسکان کا یہ طریقہ ہی کہ پریا پریتم کے سرنگار اور بھاؤ مین استری بھاؤ سے
ہر وقت و ہر لحظہ حاضر رہتے ہین کوئی وقت غیر حاضری اور پردہ کا نہین اور طرفین یعنی پریا پریتم کے ناز و ادا
اور ادا کرنے والے پیغامات ہر گہ مین ہوشیار اور ہر وقت ہو جانے رنج اور بیان کے ہر گہ کا رنج رفع کرنیوالے
و علے ہذا القیاس صدہا ہزارہا بھاؤ سے سیوا اور تصور کرتے ہین بھاؤ باریک اور کمال مشکل ہی کہ تصریح
ضرور نہین اُپاسنا سرنگار کی قدیم سے ہی اکثر رکھیشر اور جوگی جن روپ اپار سری رگھنندن مہاراج
ادھراج کا دیکھکر موہت اور فریفتہ ہو گئے اور اُس روپ اور مادھرج کے پورن بھیل کی سیا پتی سری
مہارانی جی کو دیکھکر مانسی بھاؤ سے اُس روپ انوپ مین دل لگایا مادھرج کے معنی اگرچہ شیرینی کے
کے ہین لیکن مراد حسن اور خوبصورتی سے ہی اُپاسکان مادھرج کے اپنے آپ کو استری نہین مانتے
فریفتہ و عاشق بھگوت کی مادھرج اور حسن کے ہوتے ہین اُنمین چند تفصیل ہین ایک وہ ہین کہ صرف
بھگوت مادھرج کے اُپاسک ہین پریا جی کے دھیان سے کچھ تعلق نہین رکھتے دوم وہ ہین کہ جگل
سروپ یعنی پریا پریتم کا تصور اور دھیان کرتے ہین اُنمین بھی ایک گروہ والے تو بھگوت کی اشٹرتا

مقدم مانتے ہین اور پریاجی کو آدیا اور سب پر بھاوُ نکی ماتا اور بھگوت آسرہ بھیت وہ جو ایسے ہین کہ
پریا پریتم کو ایک مانتے ہین جسطرح جل اور ترنگ یا سانپ اور اسکا کنڈل کہ حقیقت مین ایک ہین اور
براے نام دو گفتگو مین آتے ہین تیسرے ایسے ہین کہ پریاجی کی تقدیم بیان کرتے ہین اور
پریتم کی تاخیر تصریح اس تیسرے درجہ کی آئندہ لکھی جاویگی طریق سیوا پوجا سب آپاسکان کا ہرج مین
علاوہ از بھاو ہاے مذکورہ بالا چند تفصیل پر گیا ہین یعنی بعض تو بروقت سیوا پوجا جگل سروپ کے اپنے
آپ کو طفل دو چار سالہ تصور کر کے سب خدمت اور سیوا پوجا کرتے ہین بعض کا یہ طریق ہی کہ خود تو سیوا
بھگوت کی کرتے ہین اور وہ واسطے سیوا مہارانی جی کے اپنی والدہ یا زوجہ یا ہمشیرہ وغیرہ یا سب
عورات اپنے گھر کو کنیز مہارانی جی کی تصور کر لیتے ہین اور سب سیوا اشنان اور سرنگار کرانے مہارانی جی کی
اُنکے ہاتھ سے تصور سمجھ لیتے ہین اور بعض کا یہ طریق ہی کہ جیسے نت پارشد بھگوت کے ہین ایسے ہی نت
سکھی مہارانی جی کے بیشمار ہین اُنکے ہاتھ سے خدمت مہارانی جی کی ہوتی ہی اور بعض پر بھانی و بھوانی
اندرانی وغیرہ کو خدمت کرنیوالے و کنیز سری مہارانی جی کی خیال کر کے بھگوت کی سیوا پوجا خود کرتے ہین
علاوہ اسکے سوکیتا و پرکیتا بھاوُ علیحدہ ہا سوا پانچ سنپردا اور رام آپاسکون مین تو پرکیتا بھاو ہرگز مروج
نہین ہو سکتا سوکیتا بھاوُ سے سیوا آرادھن مروج ہی البتہ سری کرشن آپاشنا مین پرکیتا بھاوُ سے آرادھن
ممکن ہی سو اسکی یہ تفصیل ہی کہ نمارک سنپردا مین سوکیتا بھاو سے نوجن سیوا کرتے ہین اور
بواہ کا ہونا سری کرشن اور رادھکا مہارانی کا بہ شہادت پورانون کے مانتے ہین اور بشن
سوامین کی سنپردا والے اگرچہ آپاشک صرف بال چرتر سری کرشن سوامین کے ہین لیکن
رادھکاجی کو بقول نمارک سنپردا کے سوکیتا بھاوُ سے پرم پریا سری کرشن سوامین
کی جانتے ہین اور ماقی سنپردا مین پرکیتا بھاو کا قاعدہ ہی رنجت دلی علیحدہ بات ہی
اسمارتکان مین کوئی قاعدہ خاص معین نہین جیسے چرترون اور بھاوُ پر توجہ ہوگی ویسا ہی
مان لیتے ہین سرنگار اور مادھرج بھاوُ مین جو آرایش اور سرنگار پریا پریتم کا
تصور یا ظاہری کرنا چاہیے اور جو پریا پریتم ہمدیگر کے ملنے اور دیکھنے اور دکھلانے اور اپنے اپنے آراستہ
رکھنے اور سامان عیش و نشاط بہت تکلف اور بناوٹ سے تیاری کی اُمنگ رکھتے ہین اور جو کھیل
و ہنسی و گفتگو و ناز و نیاز ہوتے ہین اسکا بیان ہرگز و مطلق بشیار شیش اور ساردا سے کروڑ زبان تک
نہین ہو سکتا اور جن بھگوت بھگتون کی آپاشنا کمال کو پہونچ گئی ہی اور وے سامان اور سماج دل مین
سما گئے ہین ممکن نہین کہ اُنسے بھی بیان ہو سکے دل ہی دل مین لطف اُٹھاتے ہین بس یہ بیت مند

اور بعقل تو کیا لکھ سکتا ہی وے عاشق معشوق کہ جنکا دل ہمہ گیر کے حسن پر از دست رفتہ ہوا اور اُمنگ شوق
وصل یکدیگر مین بھرے ہوئے تریہ لوک کی حشمت و دولت سے جہانتک سامان عیش و عشرت و آرایش
و نشاط کے از روے شاستر اور کتابون کے سُنتے ہین اور جو کچھ دیکھے ہین یا جہان تک دل پہونچے وے
سب تیار کرتے ہون پر یا پریتم کے سامان سرنگار و بھاو و عیش و نشاط و حسن کے روبرو ایسے ہین کہ
جیسا سو کروڑ آفتاب کے روبرو ایک ذرہ درینصورت اُپاسکان حسب رغبت و ڈھنگ پورے طبعیت دیدہ
و شنیدہ کے جسقدر اور جسطرح جگل سروپ کا تصور اور آرادھن کرسکین اُسیقدر بہتر سمجہیا اور جسطرح
تصور کرینگے وہی مراد کو پہونچاوینگا اور یہ بھی واضح رہے کہ پریا پریتم عاشق و معشوقون مین سرومنی و
سرمنشا ہین جو جو تر سرنگار و مادھرج کے دلکی آنکھون کو نظر آوین وے سب بھگوت کے کیے ہوئے ہین
جدید جدید کوئی نہوگا غرض اُس روپ انوپ مین جسطرح طبعیت لگے لگانی واجب ہی کہ پریانند و برھمانند
برگیان و بھگتی و بیراگ و ہر چہار پدارتھ خود بخود موجود ہو جاتے ہین اور پرند کبر بوا ہی کہ بعض شخص پریا
جی کی تقدیم بیان کرتے ہین اور پریتم کی تاخیر سو واضح ہو کہ ہر چہار سنپردا مین اب تک ایسا قاعدہ کسی
نے پیدا نہین کیا تھا البتہ جو سکھی بھاو رکھتے ہین اُنمین بہت ہربنس جی نے اس بھاو کو رواج دیا تھا
سو اُنکا طریق ہر چہار سنپردا سے علحدہ ہی لیکن اب منجملہ چہار سنپردا کے ایک شخص نے جدید شاخ نکالی یعنے پہلے
سے رامانج سوامین کی سنپردا مین دو طریق ہین ایکے ٹنگل دوم بڑگل ٹنگل وے ہین کہ اصلی قاعدہ رامانج

बडगल थिगल

سوامین کے معتقد ہین اور اُنکے اعتقاد مین بشن نارائن ایشر ہین اور لچھمی جی جیو اور بڑگل وے ہین
کہ بیدانت آچاری نے قاعدہ اختراع کرکے بشن اور لچھمی کو برابر جانا اور جگل سروپ کے آرادھن کا رواج دیا
اب عرصہ قلیل یعنے ۲۰۰ دو سو برس بیدانت آچاری کے طریق بیراگھو اچارج نے یہ شاخ نکالی کہ بشن نارائن پر
لچھمی جی کو فائق لکھا ہی اور طریق بیراگھوی رواج دیا اُنکا طریقہ درگا اُپاسکان سے اندکے ملتا ہی
قلیل آدمی اُس طریقہ پر ہین اور مندراس سے ایک منزل جانب غرب اُنکا گردوارہ ہی واضح ہو کہ اُپاسکان
سرنگار و مادھرج درباب تصور و اُپاسنا حسن و آرایش پریا پریتم کے متفق ہین اور ابتدا اور انجام دونونکا
یکسان ہی اسواسطے بھگتان پیروان سرنگار و مادھرج کو ایک ہی نشستھا مین لکھنا مناسب جانا ہے کہ پاسند ہم
ہے وین تسل سے کرنا کر اب اس نالائق کی طرف بھی کچھ ایسی نظر پرورش کی ہو کہ آپکی مادھرج کا چنتون
کرتا ہوا آنند رہا کرون اگرچہ میرے اعمال ایسے ہین کہ مطلق وجہ الرحم نہین لیکن جو آپکے بزرگون تسبل
اور ہیئت آرتت بھگتن پر نگاہ ہوتی ہی تو سب کچھ توقع ہوتی ہین سو اپنی طرف اور اپنے بزرگون کی طرف
عاجزونکا دکھ دور کرنیوالا ۱۲
نگاہ فرماکر یہ استقلال عنایت کرو

कवित्त

کبت

जिन जानो वेद ते तो बाद कै विदित हो हैं जिन जानो लोक लोक लीक मर लर मरी ।
जिन जानो तप तीनों तापन सौं तपत प्रपंच अग्नि संग ले समाधि धर धर मरी ॥

جن جانو بید تے تو باد کی بدیت ہو ہیں جن جانو لوک لوک لیکن پر لڑ مرو

जिन जानो यो[illegible]ते तो योगी युग युग जीये जिन जानी जोत सोउ जोत ले जर मरी ।
हौं तो देवनन्द के कुमार तेरी चेरी भई मेरो उपहास कोऊ कोटिन कर मरी ॥

جن جانو تپ تینون تاپن سون تپت پرپنچ اگن سنگ لے سمادھ دھر دھر مرو

جن جانو جوگ تے تو جوگی جگ جگ جیے جن جانی جوت سو او جوت لے جر مرو

ہون تو دیونند کے کمار تیری چیری بھئی میرو اپہاس کوا و کوٹن کر مرو

कवित्त दूसरा

کبت دوم

कोऊ कहो कुलटा कुलीन अकुलीन कोऊ कोऊ कहो रंकन कलंकन कुनारी हौं

کو او کہو کلٹا کلین اکلین کو او کہو رنکن کلنکن کوناری ہون

केशव देव लोक परलोक त्रिलोक मैं तो लीनो है अलौकिक लोक लोकन तें न्यारी हौं २

کیسو دیولوک پرلوک ترلوک مین تو لینہو الوک لوک لیکن تین نیاری ہو

तन जाहु धन जाहु [partly illegible] जीव क्यों न जाहु टेक टरत न टारी हौं ३

تن جاہو دھن جاہو دیو گو جن جاہو جیو کیون جاہو ٹیک ٹرت نہ ٹاری ہو

वृन्दावन वारी बनवारी की मुकुट वारी पीत पट वारी वा मूरत पर वारी हौं ४

برندابن واری بنواری کی مکٹ واری پیت پٹ واری وا مورت کی واری ہو

कवित्त तीसरा

کبت سوم

لفظ و معنی صاف ہیں

माथे पै मुकुट देख चन्द्र की चटक देख छवि की लटक देख रूप रस पीजिये १

ماتھے مکٹ دیکھ چندر کا چٹک دیکھ چھب کی لٹک دیکھ روپ رس پیجیے

लोचन विशाल देखि गरे गुंज माल देखि अधर रसाल देख चित्र चोप कीजिये २

لوچن بسال دیکھ گرے گنج مال دیکھ ادھر رسال دیکھ چت چوپ کیجیے

कुराडल हलन देख अलकै बलन देख पलकन ... हलन देख सरबस दीजिये ३

کنڈل ہلن دیکھ الکین بلن دیکھ پلکین چلن دیکھ سربس دیجیے

पीताम्बर छोर देखि मुरली की घोर देख साँवरे की ओर देख देखबोई कीजिये ४

پیتامبر چھور دیکھ مرلی کی گھور دیکھ سانورے کی اور دیکھ دیکھبوہی کیجیے

کتھا ब्रजगोपिका برج گوپکاؤن کا چرتر تریہ لوک کو ایسا پوتر کرنیوالا ہی کہ تمثیل کوئی نظر نہین آتی اگر گنگا وغیرہ تیرتھوں سے برابر کیا جاوے تو وے ایک ایک ملک مین واقع ہین اور اشخاص ملکہاے بعیدہ اور دور کو بمحنت و مشکل بسیار حاصل ہوتے ہین اور یکی بہشتی ثواب کی بلحاظ پرب وغیرہ کے علیحدہ رہی اور یہ چتر پریم ہمیشہ ہر ایک کو سب جگہ باآسانی حاصل ہین اور واسطے دنیے ہر حیاریہ پاپ پارتھیے ہر لحظہ اور ہر وقت برابر اپنی کم نصیبی سے اگر اسطرف رغبت نہو تو امر دیگر ہی مہما گوپکاؤن کی بید اور برمہا اور سیس اور سارد وغیرہ بھی نہین کہ سکتے برمہا جی نے جنکے چرن رج اپنے سر پر دھارن کری اور اپنا بھاگ سراہا پھر اونکی مہما کا بیان کرنیوالا کون ہی اگر گوپکاؤن کو بزمرۂ بھگوت بھگتون کے شمار کیا جاوے تو اسمین اعتراض لازم آتے ہین اوّل یہ کہ جنکے چرتر کیرتن کرکے بھگت جن ہوسوم بہ بھگت ہوتے ہین اگر انکو بھگت کہا جاوے تو گستاخی ہی دوم یہ کہ بید اور پورانون مین چند قسم کی بھگتی لکھی ہین انکی سادھن سے بھگت نام ہوتا ہی سو منجملہ انکے ان گوپکاؤن نے کونسا سادھن کیا کہ انکو بھگتون مین شمار کیا جاوے اور اگر بزمرۂ بھگتان نہ لکھا جاوے تب بھی جا اعتراض ہی اوّل یہ کہ کسی نے بلا بھگوت بھگتی کے بھگوت کو نہین پایا دوم یہ کہ اگر وے بھگت نہین تو اس بھگت مال مین کیون مندرج کیا در نصورت انکو بھگوت کی پریم پریا اور بھگوت روپ جاننا چاہیے اور جو جہان انکی بیان ہو وہ جہان بھگوت کی تصور کرنی واجب ہی بلکہ گوپکاؤن کا درجہ زیادہ ہی بدین سبب کہ جو زبردست ہوتا ہی کمزور کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی سو گوپکاؤن نے بھگوت کو گولوک سے اپنی طرف کھینچ لیا علاوہ ازان تمام جہان کہتا ہی کہ بھگوت اس جہان کا کرتا دھرتا اور مالک ہی لیکن باوجود اس گفتگو کے کسیکو اعتقاد نہین ہوتا کہ بھگتون کا بھجن سمرن کرکے بھگوت سے روپ انوپ کا تصور کیا کرین اور گوپکاؤن کے چرتر کو وہ پرتاپ اور قدرت ہی کہ اگر تھوڑا سا بھی کوئی سن لیتا ہی تو ممکن نہین کہ وہ روپ بھگوت کا اُسکے ذہن مین نہ آجاوے اور اعتقاد بھگوت مین نہو ارادہ تھا کہ کچھ چرتر گوپکاؤن کے مندرج نسخہ ہذا کیے جاوین لیکن منجملہ بشیار چرترونکے ایک قسم کے چرتر کی بھی طاقت تحریر کروڑون جنم تک نہ دیکھی گوپکاؤن کا بھاو بھگوت مین الولک یعنی جو نہ دیکھنے مین آوے ایسا ہوا کہ بھگوت بھگتونکو پریم آنند کا دینے والا ہی اور دیگر اشخاص کو بھگوت مین لگا دینیوالا شرح الولک بھاو کی یہ ہی کہ گوپکا بھگوت کو واحد و لاشریک بیدان ترجمہ برہما جانتی تھین اور اُسی کو پاکر ...

ودوست دلنواز ومحبوب مرغوب سمجھکر قواعد دوستی وناز ونیاز کے بجالاتی تھین اگرچہ یہ دونون بات
باہمدیگر ایسی مختلف ہین کہ جسقدر تاریکی اور روشنی کو آپس مین مخالفت ہوتی ہے لیکن چونکہ گوپیکاؤن مین
موجود تھی اسواسطے اُنکا بھاؤ شاسترون نے الوکک کہا سو اس بھاؤ کے ثبوت مین منجملہ کروڑون چرترکے
ایک دو چرتر لکھتا ہون ایک دفعہ برجبھوکھن مہاراج رات کو کسی گوپکا کے گھر رہے جب وہانسے وانگی کا
ارادہ کیا تو اپنے گھونگھرو اس خوف سے کہ کوئی آواز سنکر بیدار نہو جاوے آتارنے لگے گوپکا نے کونے
ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اگر میری بدنامی ہووے تو مضائقہ نہین لیکن یہ بدنامی تمکو ہونی چاہیے کہ سری کرشن پورن
برمھ اپنے چرن کملون سے لگے ہوئے کو علحدہ کر دیتا ہے ایک دفعہ برج گوپکا واسطے فروخت ماکھن کے
جمنا پار جاتی تھی چونکہ شوق دیکھنے اور گفتگو برج چند مہاراج کا ہر وقت رہتا تھا اسیواسطے اسیطرف کو
روانہ ہوئی کہ جسطرف نٹ ناگر مہاراج تھے اور بعد درشن ہمدیگر اور قصہ و تنازعہ دان وغیرہ کے ارادہ
جمنا پار جانیکا کیا برج کشور مہاراج نے کہا کہ یہ کشتی جمنا مین موجود ہے الا اسوقت ملاح موجود نہین اگر
تمکو ضرور جانا ہے تو ہم تمکو پار اُتار دینگے سب گوپی اُس کشتی مین سوار ہو گئین اور برج کشور مہاراج ملاح
ہوئے اتفاقاً وہ کشتی بوسیدہ و کہنہ تھی جب درمیان دریا کے پہونچی تو پانی اُسمین آنے لگا گوپیکا
مہاراج نے کہا کہ خبردار ہو کشتی ڈوبی اُنمین سے جو ہنسی اور مزاح کے مزاج نند نندن مہاراج سے واقف
تھین اُنھون نے کہا کہ کچھ فکر نہین ڈوبنے دو ہم وہ بیوقوف نہین کہ تیری دھمکی مین آکر جو تو کہے وہ قبول
کر لین اور بعض جو کم عمر اور ناتجربہ کار و ناواقف مزاج برج چند مہاراج سے اور نوآمد تھین گھبرائین اور
سوبھا دھام کے پاس آکر کوئی تو چھاتی سے لپٹ گئی اور کسی نے ہاتھ پکڑ لیا اور کوئی چرن پکڑ کر بیٹھ گئی
اور کسی نے گردن مین ہاتھ ڈالدیے جب منموہن مہاراج نے دیکھا کہ اکثرونسے تو کام دل حاصل ہوا لیکن
بعض ہماری دھمکی مین نہین آتین تو کشتی کو قریب غرق کے کر دیا تب سبکو یقین ہو گیا کہ اب ضرور کشتی ڈوبی
گوال بال جو کنارہ پر کھڑے تھے اُنھون نے ادھر تو نند نندن مہاراج کا تالی بجا بجا کر قہقہہ اُڑایا کہ یہ چھیلا سب سے
پہلے بلی لیکر کشتی پر جا بیٹھے تھے اور اُدھر گوپیکاؤن کو بیوقوف بنایا کہ یہ گنواری اس نازک بدن کے بھروسے
پار جایا چاہتی تھین برج سندریون کو مطلق کچھ فکر نہوئی اور بدستور شادان اور بشاش کہنے لگین کہ نہ غم
گورس کا نہ ماکھن نہ اسباب وغیرہ کا اور بدنامی ہزار نیکنامی سے بہتر ہے لیکن غم اور افسوس عظیم اُس شہرت کا ہے کہ
جس کشتی کا کشتیبان کرشن بھوتارک تھا وہ کشتی ڈوب گئی جب جسودھا مہارانی نے برمھا اور شیو وغیرہ کو
مایا کی پھانسی سے باندھنے اور چھڑانیوالے کو رسی سے باندھا تو سب گوپیکا واسطے تماشا دیکھنے کے آئین اور
کہنے لگین کہ ہے نند نندن خوب ہوا جو تجکو جسودھا جی نے اوکھل سے باندھا تاکہ اب بھی دوسرے کے بندھنے کا

کہ تجکو معلوم ہووے کہ بعضے سکو جو بابا کی بھانسی ہین تنضے باندھو رکھا ہی اُنکے اوپر کرپا کرو جب اودھوجی بھگوت کا
پیغام لیکر متھرا سے گوپکاؤن کے پاس آئے اور گیان بیراگ کا راگ شروع کیا تو برج سندریون نے جواب
معقول دیئے اتفاقاً ایک بھنور وہان آگیا گوپکا بہانہ اُس بھنور کے اودھو سے کہتی ہین کہ ای بھنور تو اُسی
دغاباز بیرحم کی تعریف کرتا ہی کہ جسنے راجہ بل بچارہ کے ساتھ دغا کرکے اُسکا راج لے لیا پھر رام اوتار دھارن
کرکے اوّل تو سُپ نکھا کو اپنے حسن اور چہرہ پر فریفتہ کر لیا پھر اوسی کے روپ کا ناس کر دیا اور نہین معلوم
کہ اُس دغاباز بیمروت کو انترجامی بعضے ہر ایکسے کے اندرونہ مین رہنے والا کس واسطے کہتے ہین اگر حقیقت مین
انترجامی ہی تو ہمارے اندرونہ کا حال کیا نہ دیکھ کیون نہین آتا اور ہماری حالت پریشان پر دیا نہین کرتا یا تو
انترجامی نہین یا بیرحم و بیمروت ہی اس قسم کے چیترون سے کہ بے انتہا ہین الوکک بھاؤ گوپکا بخوبی ثابت ہی
مہابھارت و بھاگوت و گرگ سنگتا و پدم پوران و دیگر پوران سے ظاہر ہی کہ گوپکا اوتار بید شرتی و رکھیشران اور
جنک پور باسیون کی استریونکا نہین جسقدر رگیان اور پریم و بھاؤ وغیرہ اُنکو ہوا سب درست اور بجا ہی پریم گوپکا و
اسقدر ہوا کہ سب رکھیشران و شاعران سابقین و حال نے انتہا پریم کی گوپکاؤن پر لکھی اور اس بھگت مال مین
جو مدارج پریم کے پریم نشٹھا مین لکھے جاوینگے اور اُنکی تمثیلات بیان ہونگی وہ کروڑ حصے کروڑوان حصہ گوپکاؤ
پریم کا ہی ارادہ تھا کہ کچھ ذکر پریم گوپکاؤنکا اس کتھا مین بھی درج کیا جاوے لیکن جبکہ لا انتہا دیکھا تو خاموشی
اختیار کی سرنگار رس جسکا ذکر کچھ دیباچہ مین اور کچھ تمہید اس سرنگار نشٹھا مین مندرج ہوا اُس رس کے
خزانہ کی دھجا یا اُس ملک کی بادشاہ برج گوپکا ہوئین بلکہ اُس رس کا خاتمہ برج گوپکاؤن پر ہو چکا اب قدرے
قلیل رس کسیکو وہ رس حاصل ہوتا ہی تو برج ناگریونکی کرپا سے ملتا ہی اور جب کسیکو اُسکے لطف کی تمنا ہووے تو
گوپکاؤنکے چیترونکی سمرن لیوے افسوس کہ نسبت برج سندریونکے حروف بصیغہ ماضی زبان قلم سے بر آمد
ہوئے حالانکہ برج گوپکا اور برج چندر مہاراج وے چیتر کہ جو شاسترون مین مندرج ہین بدستور اب تک کرتے ہین
جنکو کہ بھگوت نے آنکھین بینائی کی بخشی ہین وے اس چیتر کو دیکھتے ہین برج چندر مہاراج کبھی برج کو
چھوڑ کر علیحدہ نہین ہوتے اور بھاگوت وغیرہ پورانون مین جو ذکر بھگوت کے جانیکا متھرا اور دوارکا کے
ہوا وے چیتر بھگوت کے واسطے انجام بعض امور ضروریہ کے ہین ایک روپ نے تو سب چیتر متھرا وغیرہ مین
کیے اور دوسرا روپ پورن برہم سچدانند گھن نند نندن مہاراج کا برج مین رہا کہ اب تک وے چیتر ہوتے
ہین ثبوت اسکا اُپاسک جن بید شرتی اور پورانون سے بخوبی کرتے ہین اس جگہ گنجایش تحریر اس طوالت کی
نہین لیکن ایک حال مختصر لکھا جاتا ہی جب اودھوجی نے حال بیتابی اور بیقراری گوپکاؤنکا دیکھا تو خود بباعث
رحم کے بیتاب و بیقرار ہو گئے اور بھگوت کی طرف اطلاق بیرحمی اور بیوفائی کا کرنے لگے یہ خیال انمین ہوا ہی تھا

کہ ایک چیز دیکھا یعنے نندنندن مہاراج کسی برج گوپکا سے ملتے ہین اور کسی کا ماکھن چرا کر کھاتے ہین اور
نندجی کے گھر گؤ بچھڑون کی خبرگیری کرتے ہین اور جنگل سے گو لاتے ہین اور گوپکا واسطے دیکھنے کے
اپنے اپنے دروازون پر کھڑی ہین غرض اس قسم کے صد ہا چیزین جو بھاگوت مین ہین کیا کرتے تھے دیکھ ادہو
متعجب ہو کر بیحواس باختہ ہوگئے تب برج گوپکاؤن نے سمجھایا کہ اے ادہو جو تو گیان کسکو سکھاتا ہے اور
کیا جوگ وغیرہ کو بیان کرتا ہے سری کرشن ہر وقت یہان موجود رہتے ہین اور کبھی برج سے علیحدہ
نہین ہوتے ہین۔ کتھا گوپکا اُن کے موافق پریت اور بھگتی کلجگ مین بلا خوف خطر کسی طرح کی میران بائی
मीराबाईजी
جی کو ہوئی دنیائی شرم اور کل کا سلسلہ ترک کرکے صرف گردھرلالجی سے پریم لگایا اور غضب نہیں ہے سب
بھگوت بھگتون نے گایا راجہ میرتھ کے گھر جنم ہوا اور خورد سالی سے گردھرلال جی کے روپ انوپ مین عشق
ہوگیا ابتدا اس عشق کی بعض بھگوت بھگت یہ کہتے ہین کہ کسی امیر کے گھر برات آئی تھی واسطے دیکھنے
دولہا برات کے محل کی عورات بالاخانہ پر چڑھین اُس وقت والدہ میران بائی جی کی واسطے درشن گردھرلال جی
کے محل مین براجمان تھے گئی تھی میران بائی جی بھی کہ تین چار برس کی تھین کھیلتی ہوئی اپنی والدہ کے پاس
چلی گئین اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ ہمارا دولہا کون ہے والدہ نے ہنسکر گود مین اُٹھا لیا اور گردھرلالجی
کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ تیرا دولہا یہ ہے میران بائی جی نے والدہ کی شرم سے اپنے دولہا سے گھونگٹ کر لیا
اور اُسی وقت سے ایسا عشق گردھرلالجی مین ہوا کہ ایک دم بلا درشن یا تصور اپنے سوامین کے نہین گذرتا
تھا شارح بھگت مال لکھتا ہے کہ بعد ہوجانے رشتہ عشق و محبت میران بائی اور گردھرلال جی کے والدین نے
نسبت انکی ساتھ بھیم رانا والی چتوڑ کے کردی اور برات عظم و شان کے ساتھ آئی جب بھیم رانا کے ساتھ
بھانوری یعنے پھیرے ہونے لگے تو میران بائی جی اپنے پھیرے گردھرلال جی سے کرتی تھین مطلق خیال
بھیم رانا کا نہ تھا جب وقت رخصت کا آیا اور والدین نے سامان جہیز کو کہ جو کچھ لائق تھا کیا تو میران بائی جی
بمفارقت گردھرلال جی اپنے سوامین کی گوارا نہ کر سکین اور مضطرب و بیقرار ہو کر بشدت گریہ زاری سے
بیحواس ہوگئین والدین نے کمال محبت و پیار سے کہا کہ سب کچھ موجود ہے جو تمکو خوش معلوم ہو وہ بلا استفسار
لیجاؤ میران بائی جی نے اس حالت بیقراری مین کہا کہ جو میری زندگی و رضامندی مطلوب ہے تو گردھرلال
جی کو عنایت کرو کہ جان و دل سے سیوا کرونگی چونکہ والدین کو میران بائی جی از بس عزیز تھین اور وقت مفارقت
دختر عزیزہ کا تھا علاوہ ازان انکو بھگوت بھگت اور پریمی پہلے سے سمجھ رکھا تھا اسواسطے گردھرلال جی کو
میران بائی جی کے حوالہ کیا میران بائی جی بھگوت کو اپنے ڈولے مین براجمان کرکے بھگوت حبیب کو دیکھتی ہوئی
اور اپنے مالک کے ملنے سے شادان و فرحان رانا کے گھر پہونچین ساس نے بعد ادائے رسوم آمد کے درگا کی پوجن

اول اپنے پیر سے گرائی اور پھر میران بائی جی سے کہا میران بائی جی نے جواب دیا کہ یہ جسم گردھر لال جی کے
نذر کر چکی آن سے سوائے اور کسی کے سامنے سر کب جھک سکتا ہے ساس نے کہا کہ درگا کی پوجن سے سہاگ کی
ترقی ہوتی ہے میران بائی جی نے جواب دیا کہ ہتمبداد ضرور نہین جو کچھ اول مین نے کہا ہے اس سے سوائے
اور کچھ نہوگا یہ جواب سنکر ساس میران بائی جی کی ناراض ہوئی اور جل بلکر اپنے شوہر کے پاس گئی اور کہا کہ یہ بہو
کسی کام کی نہین جبکہ اول روز مجکو جواب دیکر شرمندہ کر دیا نہ معلوم کہ آیندہ کیا کریگی رانا سنکر یہ غضب ہوا
اور مستعد قتل میران بائی جی کا ہو گیا لیکن اپنی عورت کے کہنے سے باز رہا اور علیحدہ حویلی مین مقیم کر دیا واضح
ہو کہ رکمنی اور گوپکاؤن نے جو درگا پوجن کیا تھا تو سری کرشن مہاراج تب تک حاصل نہین ہوئے تھے میران
بائی جی کو اول ہی سری کرشن مہاراج شوہر ملگئے اسواسطے درگا پوجن ضرور نہوا اور نہ رکمنی و گوپکاؤنکی نظیر سے
اعتراض لازم آیا میران بائی جی جب علیحدہ مکان مین رہنے لگین تو کمال خوش ہوئین اور گردھر لال جی کو
براجمان کر کے سنگار اور آرایش بھگوت اور ست سنگ مین شب و روز دل لگایا رانا کی دختر کہ اودابائی اسکا نام
تھا واسطے فہمایش میران بائی جی کے آئی اور کہنے لگی کہ بھابھی تو بڑے گھر کی بیٹی ہے کچھ عقل سیکھ اور فقیرونکا
سنگ چھوڑ دے کہ دونون کل کو کلنک لگتا ہے میران بائی جی نے جواب دیا کہ ست سنگ سے کرورون
جنم کے کلنک جاتے ہین جبکو ست سنگ عزیز نہین وہی کلنکی ہے اور میری زندگی ست سنگ سے ہے
جس کیطرح دکھ ہووے اسکو فہمایش تمہاری واجب ہے اودابائی واپس آئی اور اپنے والدین سے سب حال کہا
کہ میران بائی ایسی مستقل بھگوت بھگتی مین ہے کہ کسی کا کہنا نہین مانتی رانا برآشفتہ ہوا اور زہر قاتل کا
کٹورہ بنام زد چرن آمرت پاس میران بائی جی کے بھیجدیا میران بائی جی نے بھگوت چرن امرت کو سر پر
چڑھایا اور بخوشی تمام نوش کیا رانا منتظر تھا کہ اب خبر موت میران بائی جی کی پہونچے لیکن میران بائی جی کے
چہرہ پر رونق وقت بوقت زیادہ ہوتی تھی بھگوت سنگار اور سوبھا مین جھلکی ہوئی ترکیبات جدیدہ سے
آرایش کرتی تھین اور بھگوت چیترونکا کیرتن کر کے رس اور پریم امرت مین بھرتی تھین اسوقت میران بائی جی نے
ایک بشن پد بھگوت کے روبرو کیرتن کیا مصرع اولی یہ ہے رانا جی زہر دیو ہم جانی + جب زہر کا اثر میران بائی جی کو
نہوا تب رانا نے چوبدار تعینات کیے کہ جسوقت میران بائی جی سادھو سے گفتگو کرتی ہون اسکی اطلاع پہونچا وین کہ
قتل کر دیا جاوے چونکہ میران بائی گردھر لال جی کے ساتھ ہنسی قہقہہ و کھیل و گفتگو عاشقانہ و معشوقانہ کیا کرتی
تھین ایک روز چوبدارون نے خبر پہونچائی کہ اسوقت میران بائی جی کسی کے ساتھ گفتگو ہنسی اور مزاح کی کرتی ہین
رانا ستمگر غضب آیا اور پکارا کہ کیواڑ کھول میران بائی جی نے کیواڑ کھول دیے جب اندر گیا تو کچھ نہ دیکھا بولا کہ
جسکے ساتھ گفتگو خوش مزاجی کی ہو رہی تھی وہ کہان ہے میران بائی جی نے فرمایا کہ تمھارے سامنے موجود ہے آنکھ کھولکر دیکھو

دیکھو کہ اُسکو تمسے کچھ شرم اور پردہ نہین ہی واضح ہو کہ اسوقت میران بائی اور بھگوت باہدیگر چوپر کھیلتے تھے
اور جب رانا پہونچا تو بھگوت نے ہاتھ واسطے ڈالنے پانسہ کے دراز کیا تھا رانا نے جو ہاتھ بھگوت کا مع
پانسہ دراز دیکھا تو شرمندہ ہوا اور واپس آیا حالانکہ یہ پرتاپ رانا نے خود دیکھا لیکن کچھ اثر اُسکے دل کو
نہوا فی الحقیقت جب تک بھگوت بھگتونکی کرپا نہین ہوتی تب تک بھگوت ہرگز کرپا نہین کرتے رانا مذکور
میران بائی جی کے درپی قتل تھا ایس بھگوت کرپا کسواسطے ہو ایک شخص فاسق و فاجر سادھو روپ بنا کر
میران بائی جی کی خدمت مین آیا اور بیان کیا کہ گردھر لال جی کی یہ اجازت ہی کہ میران بائی جی کو مجھ
کے انگ سنگ کا سُکھ دو اسواسطے آیا ہون میران بائی جی نے فرمایا کہ گردھر لال جی کا حکم میرے سر پر ہی
اول آپ بھوجن پرشاد کرین میران بائی جی نے صحن اُس مکان مین کہ جہان بھگتونکا سماج موجود تھا
پلنگ بچھوایا اور آراستہ کر کے اُس فریبی سادھو کو بُلایا اور فرمایا کہ پلنگ پر تشریف لیجلیے شرم یا خوف کسی
بات کا نہین ہے کہ اجازت گردھر لال جی کی بہرحال واجب ہی وہ شخص سُنتے ہی زرد ہو گیا اور تاریکی دلکی مبدل
بہ روشنی ہوئی میران بائی جی کے قدمون مین پڑا اور دست بستہ منتی کیا اور بھگوت سنگتی کا ہوا چنانچہ
میران بائی جی نے رحم کر کے بھگوت سنگھ کر دیا اکبر بادشاہ حال خوبصورتی میران بائی جی کا سُنکر ہمراہی تانسین
واسطے درشنون کے گیا اور بعد درشن میران بائی جی اور گردھر لال جی کے حال بھگتی کا دیکھکر اپنی خوش نصیبی
سے کمال خوش ہوا جب تانسین ایک بشن پد بھگوت بھیٹ کر حکایت واپس آیا میران بائی جی واسطے درشن
برنداین کے تشریف لائین اور جیو گسائین جی کے درشنون کو گئین گسائین جی ممدوح نے کہلا بھیجا کہ استری
کے درشن نہین کرتے میران بائی جی نے فرمایا کہ ہمتو برنداین مین سبکو سکھی روپ جانتے تھے اور مرد صرف
گردھر لال جی کو آج معلوم ہوا کہ اس برج کے اور اُس برجراج کے اور بھی حصہ دار ہین گسائین جی یہ سُنکر
پا برہنہ آئے اور میران بائی جی کے درشن کر کے بھگوت پریم مین پورن ہو گئے بعد ازان میران بائی جی نے
ہر ایک بن اور کنج وغیرہ کے درشن کیے اور ہر روپ مادھری بھگوت کو دلمین براجمان کر کے اپنے دیس مین واپس
آئین دیکھا کہ رانا کی عقل بدستور ناقص ہی اُسکے دیس کو چھوڑ کر دوارکا جی مین چلی گئین اور گردھر لال جی کی
سو بھا مین جھکی ہوئی بھگوت سنگار کے رس مین مگن رہنے لگین جب بھگوت بھگتونکا آنا رانا کے شہر مین
موقوف ہو گیا اور طرح طرح کے فسادات ہونے لگے تب رانا نے میران بائی جی کی بھگتی کا پرتاپ جانا اور بہت سے برہمن
واسطے واپس لانے میران بائی جی کے بھیجے اور انکو تاکید کی کہ میران بائی جی کی منت خوشامد کر کے واپس لاؤ اور
میری جانب سے عرض کرو کہ بلا تشریف آوری آپکے میری زندگی ممکن نہین برہمن دوارکا مین آئے اور
ملتمسہ رانا کو گوش گذار میران بائی جی کے کیا برہمنان نے جب دیکھا کہ میران بائی جی کو واپسی مین تامل ہی

تو سب نے اتفاق کرکے اُنکے دروازہ پر دھرنا دیا کہ جب تم چلوگی تب خورد و نوش کرینگے میران بائی جی نے
برہمنان کو کہا کہ میرا قیام اس دوارکا مین سری رنچھور جی مہاراج کی کرپا سے ہوا ہی اُنسے رخصت ہواؤن
سو وہان جاکر اور گردھر لال جی کے پریم مین مگن ہوکر ایک بشن پد بھگوت بھینٹ کیا مصرع اخیر مقطع کا یہ ہی
سا میران کے پربھو گردھر ناگر مل بچھرن نہین کیجیے + بھگوت پورن برہم سچدانند مگن پریم پریت میران
بائی جی کی دیکھکر چلنی رہ نہ کرسکے اور اُنکو اپنے جسم مین ملا لیا بعد دیر جو براہمن تلاش کنان وہان گئے
تو میران بائی جی کو کہین نہین دیکھا لیکن ساڑہی جو میران بائی پہنے ہوے تھین وہ بجاے پتامبر کے
بھگوت کے جسم پر دیکھی بھگوت بھگتی کے معتقد ہوکر واپس آئے اور اکبر بادشاہ نے پیر کو بعد چلے جانے میران
بائی جی کے فتح اور تاخت و تاراج کیا + لکھتا ہے کرمیتی جی دختر پرسرام ساکن کنڈیلہ پروہت راجہ
سیکھاوت ایسی پریم بھگت ہوئین کہ زمانہ کلجگ جو ہزارون کلنک اور دھبا بہلے انواع انواع سے بھرا ہوا ہی
کرمیتی جی کے نزدیک نہ آیا فانی اور ناپایدار شوہر کو ترک کرکے نت نرنکار شوہر یعنے سری کرشن مہاراج سے محبت کری اور
دنیا کی سب بھا انسی ہشکل خس کے توڑکر برندابن مین باس کیا نرمل کل والا جو پرسرام برہمن ہوا ہی چند آفرین ہی
کہ جسکے گھر ایسی دختر نیک اختر پیدا ہوئی جسکی بزرگی اور بھگتی سب بھگتون کے زبانزد اور بھگوت مین
محبت پیدا کرنیوالی ہو سری کرشن مہاراج کی حبیب ابھرام پر کروڑون کامدیو تصدق ہوتے ہین ایسی
طبیعت لگائی کہ اُسی حبیب کے تصور اور دھیان مین مگن رہتی اور دھیان کے سکھ سے
ایسی لذت اور فرحت اُٹھاتی کہ جسم مین نہ سماتی بلکہ سب کام دنیا کے بے حقیقت معلوم ہوتے شوہر کرمیتی
جی کا واسطے گونہ کے کہ جسکو بعض ملک مین مکلادہ کہتے ہین آیا والدین نے زیور اور پارچہ وغیرہ اسباب گونہ کا
خوب تیار کیا کرمیتی جی کو فکر ہوئی کہ یہ جسم واسطے بھگوت بھجن کے ہی نہ براے لذات و شہوات جسمانی اسواسطے
ارادہ دیہہ تیاگ کا کیا پھر خیال مین آیا کہ بھگوت کی پریت اور بھجن سب مقدمات پر مقدم تر ہی اور ظاہری
نسبت و رشتہ وغیرہ سب ہیچکارہ اور فضول چونکہ بھگوت بھجن بلا جسم نہین ہو سکتا اسواسطے دیہہ کا
تیاگ کرنا ضرور نہین بلکہ جان بھجن کا ترک ہی سبب ہی یہ ارادہ بالجزم کرکے جس رات کی صبح گونہ تھا اُسکی
نصف گذرنے پر بھگوت کی حبیب مین جھکی ہوئی اور اُسی تصور کی ہمراہی اور رہبری مین تن تنہا بلا خوف
کسی طرح کے گھر سے نکلکر روانہ ہوئی صبح ہی ہر سمت کو آدمی تلاش کنان دوڑے اُنکو آتا دیکھکر ایک شتر مردہ
کی کرنگ مین پوشیدہ ہوگئی اور چونکہ بدبوے گناہہاے کلجگ کے بمقابلہ بدبوے شتر مردہ ہزارون حصہ بھی
عفونت نہین رکھتی اسیواسطے وہ بدبو معلوم نہوئی و نیز خوشبوے عطریات بھگوت سرکار کی جو دماغ دل و
جان مین سمائی ہوئی تھی اُسکے سبب سے بھی کچھ اثر بدبو کا نہوا تین روز تک اُس کرنگ مین چھپی رہی بعد ازان

اُس سے نکلکر ایک سنت گنگا اشنان کو جاتا تھا اُسکے ساتھ گنگا جی پر آئی اور بعد اشنان کے زیور وغیرہ
دان کرکے متھرا جی مین گئی وہان اشنان اور جاترا کری اور وہانسے برندابن مین برمھ کنڈ پر قیام کرکے
بھگوت کے تصور اور دھیان مین رہنے لگی پرسرام والد کرمیتی جی تلاش کنان متھرا جی مین پہونچا اور
ایک متھرابائی چوبے سے خبر پاکر برندابن مین گیا اُن روزون مین اسقدر آبادی اور گنج و باغات وغیرہ
برندابن مین نہ تھے بن سرسبز و گنجان اکثر تھا ایک درخت برگد پر چڑھکر دیکھا کہ کرمیتی جی بھگوت دھیان مین
براجمان ہین درخت سے اُترکر اُنکے پاس آیا اور نہایت محبت سے گریہ وزاری کرکے چرنون مین لپٹ گیا
اور کہنے لگا کہ تمھارے چلے آنے سے میری ناک کٹ گئی کہ برادری اشتباہ نامعقول کرتی ہی اور تمام ملک طعنہ
دیتا ہی اب گھر کو چلو اور اپنی سسرال مین جاکر بھگوت بھگتی اور سیوا پوجا کیا کرو یہ جنگل ہی کوئی شیر وغیرہ درندہ
تمکو کھا جاویگا اور مجکو دُکھ ہوگا اپنے والدین کو کہ مثل مُردہ کے ہوگئے ہین زندگی بخشو کرمیتی جی نے جواب دیا
کہ فی الحقیقت جس جسم مین بھگوت بھگتی نہین وہ جسم مثل مُردہ کے ہی اگر زندگی مطلوب ہی تو بھگوت بھگتی
کرنی چاہیے اور جو یہ بیان کرتے ہو کہ ناک کٹ گئی سو ناک اوّل ہی تمھارے چہرہ پر نہ تھی کیا معنی کہ اہل ناک
بھگوت بھجن اور بھگتی ہی بالا اُسکے ہزارون نکٹو نکا نکٹا ہی غور کرو کہ پچاس برس تمھارے دنیا کے بھوگ بلاس
مین گذرے اور کبھی طبیعت سیر نہوئی اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہو کہ سب بھوگ و بلاس ناپایدار
اور بے حقیقت ہین اور بھگوت کا بھجن اور بھگتی سار ہی سب جھگڑہ چھوڑکر اُسطرف دل لگاؤ پرسرام کا
اس نصائح مختصر سے اگیان اسطرح دور ہوگیا کہ جسطرح سورج کے نکلنے سے اندھیرا جاتا رہتا ہی تب کرمیتی جی
نے ایک بھگوت سروپ واسطے سیوا کے دیا اور رخصت کیا پرسرام گھر آیا اور بھگوت مورتی کو براجمان کرکے
ایسا دل لگایا کہ سوا بھجن اور سیوا کے مطلق کسی طرف توجہ نہ رہی لوگونکے پاس آنا جانا ترک کردیا اور گفتگو بھی
ہر ایک سے چھوڑدی ایک روز راجہ نے لوگون سے پوچھا کہ پرسرام برہمن عرصہ سے ہمارے پاس نہین آتا اُسکا
کیا حال ہی کسی شخص نے مفصل حال بھگتی اور بھجن کا بیان کیا راجہ نے آدمی واسطے خبر اور طلب کے بھیجا پرسرام
نے کہا کہ اب راجہ سے کچھ کام نہین آدمی کو جسم پاکر جو کام کرنا چاہیے اسمین مصروف ہون راجہ ویراگ
اور بھگتی پرسرام کے خیال کرکے خود واسطے درشنون کے آیا اور محبت صادق اُنکی دیکھکر اور کرمیتی جی کی
بھگتی اور بیراگ کا حال سُنکر پریم سے بیطاقت ہوگیا تمنا ہوئی کہ کرمیتی جی کے درشن کرنا چاہیے اگر میری
قسمت زبردست ہو تو کیا بعید ہی کہ تشریف لاوین اور ملک کو کرتارتھ کرین اس توقع سے برندابن کو
گیا اور کرمیتی جی کے درشن کیے دیکھا کہ بلا تزلزل اور مضبوط عشق نندنندن مہاراج مین کرمیتی جی کی
حالت اُس درجہ کو پہونچ گئی ہی کہ نوبت عرض معروض کی نہین رہی اُس حالت مین زیادہ گفتگو واسطے

قدم رنجہ فرمائے اپنے مالک کے نگر سکا اور باوجود ممانعت کے ایک گٹی یعنی کنج واسطے قیام کرتیتی جی کے
تیار کراکر بعد ڈنڈوت اور قدمبوسی واپس آیا اور بھگوت بھجن مین مشغول ہوا اب تک کٹی کرتیتی جی کی
برنہ گھاٹ پر موجود ہے + کتھا नरसी जी نرسی جی مہاراج بلقب بھتا کا گجرات دیس اور ایسے کل مین
کہ سمارت دھرم سے سوائے جہان بھگوت بھگتی کا مطلق نشان نہ تھا اور اگر کسیکو تلک چھاپ دھارن
کرے ہوئے دیکھتے تھے تو اسکی ہجو کرتے تھے جنم ہوا اور ایسے پرم بھاگوت ہوئے کہ اس ملک کے پاپ
اور گناہون کو دور کرکے بھگوت بھگت کردیا سرنگا اور دھرم کی اُپاسنا مین ایسے ہوئے کہ گویا کے
برابر کہنا چاہیئے جونا گڈہ کے رہنے والے تھے والدین جب مرگئے تو بھائی بھاوج کے پاس رہنے لگے
ایک روز باہر سے کھیلتے ہوئے گھر مین آئے اور بھاوج سے پانی مانگا اُسنے بسبب عادت ناقصہ کے غضب
ہوکر جواب دیا کہ ایسا ہی کمائی کرکے لایا ہی جو پانی پلاؤن نرسی جی کو بسبب غیرت کے زندگی ناگوار ہوئی اور شیوجی
کی خدمت مین گئے سات روز تک بے خورد نوش شوالہ مین پڑے رہے شیوجی مہاراج نے خیال فرمایا کہ
ہر ایک نالائق بھی اپنے دروازے پڑے ہوئے کی خبر لیتا ہی اور مین تو جگت کا ایشر ہون شاکچھات ہوکر
درشن دیے اور فرمایا کہ جو خواہش ہو طلب کرو نرسی جی نے عرض کیا کہ مجکو مانگنا نہین آتا جو کچھ آپکو عزیز
ہو وہ عنایت کرو شیوجی کو فکر ہوئی کہ مجکو وہ عزیز ہے کہ جسکو بید بھی نیت نیت کہتے ہین اور جسکا حال
پاربتی پرم پیا کو بھی بخوبی نہین تبلایا اس شخص کو یکایک کسطرح تبلادون پھر جو اپنے قول اور اس بات پر
نگاہ ہوئی کہ اس شخص کے ذریعہ سے ایک ملک کرتارتھ ہوجائیگا اسواسطے اپنا اور نرسی جی کا سکھی روپ
بناکر برندابن مین آئے دیکھا کہ زمین بالکل طلائی اور جواہرات سے جٹت ہے اُسکے بیچ مین راس منڈل
اور راس منڈل مین بشمار گوپکا اور گوپکاؤن کے بیچ مین سنگھاسن اور سنگھاسن پر پیا پریتم براجمان ہین روپ
کی چاندنی سے کروڑون چندرمان کی چاندنی پھیکی معلوم ہوتی ہی راس بلاس ہورہا ہے تال دیکر کبھی
پریتم پیاجی کو اور کبھی پیاجی پریتم کو سانگیت کی ترکیب سکھاتی ہین اور کبھی گلباہین ہوکر نرت اور کبھی
ہند گرکا ماتھ بکرگان کرتی ہین کبھی دیگر گوپکاؤن کے راگ اور ناچ پر توجہ ہی اور کبھی ہنسی اور ٹھٹھا ہی اور
پکھاوج وبینا وغیرہ سب قسم کی تال بجتے ہین چھتیون راگ مع راگنی وغیرہ سکھی روپ بنائے ہوئے
حاضر ہین نرسی جی نے جب یہ سماج دیکھا تو کرتارتھ ہوگئے دکھ سکھ راحت رنج سے اسیوقت علیحدہ ہوئے
اور جب فرمودہ شیوجی کے اُس سماج مین مشعل دکھلانے لگے برج کشور مہاراج نے پیاجی سے فرمایا کہ آج
یہ سکھی کوئی نئی آئی ہے پیاجی نے جواب دیا کہ شیوجی کے ساتھ ہے تب نٹ ناگر مہاراج نے مند مسکان اور
کرپا کی نظر سے نرسی جی کی طرف دیکھا اور پیاجی نے بھی سفارش فرمائی ارشاد ہوا کہ اب تم جاؤ اور جو

دیکھا ہے اُسی کا دھیان اور تصور کرتے رہو جہان بلاؤ گے وہان فوراً آوینگا نرسی جی حسب الارشاد بھگوت کے
پریم آنند مین مگن اپنے مسکن کو آئے اور علیحدہ مکان بنا کر اُسی سماج کے دھیان مین رہنے لگے
ایک براہمن کی بیٹی سے شادی ہو گئی اُس سے ایک پسر اور دو دختر پیدا ہوئے جگت مین بھگوت بھگتی کو
مشہور کیا جو سادھو آتے اُنکی سیوا سنجوگی کیا کرتے اور شب و روز سوائے بھگوت بھجن اور کیرتن کے اور کچھ
کام نہ تھا یہ حال دیکھکر برہمنان مقوم رنجیدہ ہوئے اور دشمنی کرنے لگے لیکن چونکہ نرسی جی بھگوت پریم کے
سمندر مین غرق تھے اور ہمیشہ بھگوت واسطے اُنکی رچھیا اور سہاے کے موجود رہتے تھے اسواسطے وے لوگ
کچھ اُنکا نہ کر سکے ایک دفعہ سادھو وارد ہوئے اور لوگون سے پوچھا کہ ہمکو دوارکا کی ہنڈی کرانی منظور ہے
کوئی ساہوکار یہان ہے لوگون نے براہ تمسخر نرسی جی کا نشان دیا اور سمجھا دیا کہ اگر وہ انکار کرے تو تم قدم
پکڑ لینا اور بہت منت و خوشامد کرنا سادھو آئے اور سات سو روپیہ نرسی کے روبرو رکھکر قدم پکڑ لیے نرسی
جی نے جو انکار کیا تو منت خوشامد کرنے لگے نرسی جی نے جانا کہ کسی کے بہکانے سے آئے ہین یا بھگوت نے
دشمنان کے دلکو ترغیب دیکر واسطے بھیجنے خرچ کے یہ سبیل نکالی ہے فی الفور ہنڈی لکھدی اور سمجھا دیا
کہ جسکے نام ہنڈی ہے اُسکا نام سانول ساہ ہے اُسی کے ہاتھ مین دینا سادھو مذکور دوارکا مین آئے اور تلاش
ساہ موصوف کی کری کہین نشان نہ ملا ناچار مضطر و بیقرار بھوکھے پیاسے شہر سے باہر آئے کہ بعد فراغ
بموجب مرشاد کے بعجب تلاش کرینگے سانول ساہ مہاراج نے خیال فرمایا کہ اگرچہ میرا ملنا بلا تلاش کامل کے
ممکن نہین لیکن اگر زیادہ تکلیف تلاش کی دیتا ہون تو میری گماشتہ گری اور نرسی جی کی ساہوکاری مین فرق
آتا ہے اسواسطے بڑی پگڑی لمبی دھوتی نیچا جامہ پہنکر کمر باندھ قلم کان مین رکھ اور ایک بہی بغل مین
دبا ساہوکار کا روپ بنا اور تھیلی روپیہ کی شانہ پر رکھ جہان سادھو مقیم تھے تشریف لائے اور پوچھا کہ نرسی
جی کی ہنڈی کون لایا ہے سادھان کو جان تازہ آگئی اور سب یکبارگی بولے کہ مہاراج ہم لائے ہین آپکی
تلاش کرتے کرتے ہار گئے آپ نے بڑی کرپا کری کہ تشریف لائے ساہ موصوف نے فرمایا کہ کسواسطے سرگردان
ہو ہمکو تمہاری تلاش کرتے چند روز گذر گئے اور شہر مین جو میرا نشان نہ ملا تو وجہ یہ ہے کہ جو بھگوت کا خاص غلام ہے
وہ مجھکو جانتا ہے سادھان نے ہنڈی حوالہ کری اور ساہ ممدوح نے روپیہ نقد دیکر جواب بنام نرسی کے لکھدیا کہ
کہ چٹھی آئی روپیہ روک دے دیے مجھکو اپنا گماشتہ جانکر کام کاج لکھتے رہنا سادھان مذکور بعد جاترا پھر نرسی جی
کے پاس آئے اور وہ چٹھی حوالہ کری نرسی جی نے پوچھا کہ سانول ساہ کو دیکھ آئے جواب دیا کہ ہان مہاراج
دیکھ آئے نرسی جی نہایت پریم سے ملے اور سادھان کو جو یہ حال معلوم ہوا تو وے بھی بھگوت پریم مین مگن
ہو گئے نرسی جی نے اس کل روپیہ کو سادھو سیوا مین خرچ کیا کسواسطے کہ ساہ کا روپیہ دینا ضرور ہے اور واجب

پاس کوئی قاصد پہونچ نہیں سکتا بجز سادھو سیواکے اور کوئی سبیل نہیں تب دختر کلان نرسی جی سے لڑکا پیدا ہوا
اور نرسی جی کے گھر سے سامان چھوچھک نہ پہونچا ساس وغیرہ ہر روزہ طعنہ و دشنام دیا کرتین دختر موصوفہ نے
نرسی جی کو کہلا بھیجا کہ اس ساس نے مجکو عذاب مین ڈے رکھا ہی اگر تمسے کچھ دیا جا دے تو لے آؤ نرسی جی
ایک کہنہ گاڑی پر کہ جسکے بیل از بس لاغر اور ضعیف تھے سوار ہوکر اُس شہر کے کنارے پر پہونچے دختر نے
جو حال ظاہر مفلسی اور مفلوکی دیکھا تو نرسی جی سے کہا کہ اگر تمھارے پاس کچھ نتھا تو کسواسطے آئے نرسی
جی نے فرمایا کہ فکر ضرور نہین اپنی ساس کے پاس جاکر جو کچھ سامان چھوچھک کا مطلوب ہو ایک کاغذ پر
لکھا لاؤ ساس نے غصہ ہوکر تمام شہر کے واسطے سامان پوشیدنی اور زیور کا لکھدیا جب دختر نرسی جی
فرد لیکر آئی تو نرسی جی نے واپس بھیجا کہ اگر کسی کے واسطے کچھ اور لکھنا باقی رہگیا ہو تو وہ بھی مندرج
فرد مذکور کے کرو ساس نے غضب مین آکر لکھا دیا کہ دو پتھر بھی بھیجدینا بعد اُسکے براے قیام ایک دہلیز
کہنہ و شکستہ تبلادی اور واسطے غسل کے جو پانی بھیجا تو ایسا گرم تھا کہ ہاتھ نہ لگایا جاوے بھگوت
خواہش سے مینہ برسا اور پانی سرد ہوگیا نرسی جی نے بفراغت تمام غسل کیا اور ایک کوٹھری کو کہ اُس
دہلیز مین تھی درست کرکے اور اُسکے دروازہ پر پردہ ڈالکر بھگوت کیرتن شروع کیا خود بدولت مع رکمنی جی
سب اسباب مندرجہ فرد لیکر اُس کوٹھری مین تشریف لائے اور رکمنی جی کو ساتھ لانے کی یہ وجہ ہی کہ
اشیاے مردانہ کا تو فقط کشن مین ہون اگر اشیاے زنانہ مین کچھ فرق آویگا تو وہ قصور رکمنی جی کا تصور ہوگا
ایک اعتراض پیدا ہوا کہ نرسی جی سرنگار کے اپاسک تھے واجب تھا کہ اُنکے شٹ دیو یعنی نندنندن اور راڈھکا
مہارانی تشریف لاتے رکمنی جی دوارکا ناتھ مہاراج کسواسطے آئے جواب یہ ہی کہ نرسی جی نے تکلیف
پر یا پریتم کی اور خلل انداز ہونا بہار اور سکھ سماج مین نہ سمجھا اسواسطے دوارکا ناتھ اور رکمنی جی کو
یاد کیا علاوہ ازان بھگوت نے سمجھا کہ یہ معاملہ سرنگار کے تعلق نہین بلکہ تعلق امور عیالداری کے ہی
اسواسطے اس روپ سے چلنا چاہیے کہ سب کام بیاہ شادی چھوچھک بھات وغیرہ کے جنسے کیے ہون
سو دوارکا ناتھ اور رکمنی جی کے روپ سے ظاہر ہوئے بعد ازان ہر ایک باشندہ شہر کو تقسیم شروع ہوئی
اور ایسا اسباب دیا کہ کسی نے آنکھ سے بھی نہیں دیکھا تھا سب سے پیچھے دو پتھر چاندی اور سونے کے
دیئے تمام شہر اور نواح مین جس نرسی جی کا ایسا ہوا کہ اب تک سادھو سماج مین گایا جاتا ہی بعد اسکے نرسی جی
اپنے گھر کو چلے ایک عورت اس فرد مین لکھنے سے رہگئی تھی اسکو نرسی جی کی دختر اپنی پوشاک دینے لگی اُسنے
استبداد کیا کہ جسکے ہاتھ سے سب نے لیا ہی اُسی کے ہاتھ سے لونگی نرسی جی نے اپنی دختر کے لحاظ سے
دوبارہ بھگوت کو بلایا اور اسکو بھی سب اسباب دیدیا دختر نرسی جی کی اس داد و دہش سے بقدر خوش

ہوئی کہ جسم مین نہ سمائی اور اپنے والدین کی بھگتی اور پرتاپ کو دیکھکر شوہر وغیرہ کو چھوڑ دیا نرسی جی کے ساتھ
چلی آئی اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی دوسری دختر نے اپنی شادی نہ کرائی اور وہ بھی بھگوت بھگت
ہوگئی جوناگڈھ شہر مسکن نرسی جی مین دو گائن گاتی پھرتی تھین ایک عمر بہرہ انکو حاصل نہوا کسی نے نرسی
جی کا نام بتادیا کہ اُنکے گھر سے تمکو خوب کچھ ملیگا وے آکر ناچنے گانے لگین نرسی جی نے سمجھا دیا کہ ہم فقیر
ہین ہمسے کیا چاہتی ہو چلی جاؤ اُنھون نے نہ مانا نرسی جی نے کہا کہ یہان صرف بھگوت بھگتی موجود ہی
اگر تمکو اُسکی ضرورت ہی تو اپنے موے سر دور کرکے آجاؤ اُنھون نے فی الفور سر منڈا لیا اور نرسی
جی کے سماج مین شامل ہوئین ہر دو دختر نرسی جی کی اور ہر دو گائین مذکور پریم اور بھگتی سے بھگوت کا
بھجن اور کیرتن کرکے جو بھاو بھگوت بھگتی اور پریم کے پرم آنند دینے والے ہوتے ظاہر کیا کرتین
سارنگ نامے ماموں نرسی جی دیوان والی ملک کا تھا اسکو عادات نرسی جی کے ناگوار ہوئے اور
راجہ سے غمازی خلاف واقع کرکے اس بات پر آمادہ کیا کہ مُنڈی سادھو اور برہمنون کا سماج کرکے
نرسی جی کو اس ملک سے نکال دینا چاہیے کہ لوگون کو فریب دیتا ہی چنانچہ چار چوبدار بطلب نرسی جی
بھیجے نرسی جی نے دختران اور ہر دو گائن کو کہا کہ تم کہین علحدہ ہو جاؤ ہم راجہ کے پاس جاتے ہین
اُنھون نے کہا کہ راجہ کا کیا خوف ہی ہم بھی ہمراہ ہین چنانچہ سب بھگوت کیرتن کرتی ہوئین راجہ کی
سبھا مین آئین اگرچہ سبھا والونکی نرسی جی کے پرتاپ سے رونق چہرہ جاتی رہی لیکن ایک پنڈت نے
پوچھا کہ عورات کو ہمراہ رکھنا کس قاعدہ مین جائز ہی نرسی جی نے جواب دیا کہ سب شاستر اور پوران
اور بیدونکا سار بھگوت بھگتی ہی جس کسیکو حاصل ہو وہ پرم بھاگوت اور بھگوت روپ ہی عورت ہووے
خواہ مرد اور اُسکا ایک لحظہ ست سنگ بھگوت بھگتی کا دینے والا ہی بھگوت نے اپنی زبان مبارک سے
متھرا باسی استریون کی تعریف کری اور اُنکے شوہرون نے اُنکے بھاگ کی بڑائی کرکے کہا کہ یہ استری پرم
بڑبھاگی ہین کہ بھگوت درشن پائے اور ہماری ہمہ دانی اور بید خوانی پر خاک ہی کہ بھگوت سے بمکھ ہین
لکھا ہی کہ وہی بزرگ ہی اور وہی لائق مکتی کے ہی اور وہی ست سنگی ہی اور وہی سیوا کرنیوالا ہی کہ جسکو بھگوت
بھگتی ہی پھر بھگوت کا قول ہو کہ مین بھگتی کے قابو مین ہون ایکادش اسکند مین بھگوت نے فرمایا ہی
کہ میرا بھگت اگر خاکروب بھی ہی تو اون بزرگ قومون سے کہ جو بھگوت بھگت نہو بزرگ ہی پس جس کسیکو
بھگوت بھگتی نصیب ہوئی ہی اُسکو عورت یا مرد یا کمقوم یا بزرگ قوم کہنا خلاف شاستر کے ہی وہ بھاگوت
اور بھگوت کا عزیز ہی شاسترون کے سدھانت اور اصول کو سمجھکر جو بھگوت کی طرف رجوع ہین وے
ہی پنڈت اور ہمہ دان ہین ورنہ سب گن اور پنڈتائی ہیچ ہی غرض اس قسم کے جوابات سے سب سبھا کو

لاجواب کیا اس گفتگو مین ایک براہمن نے راجہ سے نرسی جی کا پرتاپ اورحال ورنیے چیھوچھاپک کا
بیان کیا راجہ معتقد ہوا اور قدمون مین پڑا عذرات کرکے گزارش کیا کہ میرے غریب خانہ پر براجمان ہو
کہ موجب میرے تفاخر اور تمھاری کرپا کا ہی نرسی جی راجہ کی تسلی اور تشفی کرکے چلے آئے اور بھگوت بھجن
مین مصروف ہوتے مورتی بھگوت جو براجمان تھی ہر روزہ اُسکے سامنے بھجن اور کیرتن کیا کرتے تھے
اور جسوقت راگ کیدارا گاتے تھے اسوقت بھگوت خوش ہوکر اپنے گلے کی مالا عنایت کیا کرتے تھے
ایک دفعہ بضرورت ساہوکار سیوا کے "نام راگ" راگ کیدارا پاس ساہوکار کے گروی کردیا کہ جبتک روپیہ ادا
نہ کرینگے راگ کیدارا بھگوت کے روبرو نہ گاوینگے اُسی عرصہ مین معاندین نے والی ملک کو بہکایا کہ نرسی کی
ناحق تعریف اور بزرگی ہورہی ہی ایک رشتہ خام مین پھولونکی مالا بھگوت کو پہنا دیتا ہی اور وہ خود بخود
بسبب گرانی پھولونکے ٹوٹ جاتی ہی راجہ مذکور درپی امتحان کے ہوا اور حالانکہ والدۂ راجہ نے کہ بھگوت
بھگتنی تھی سمجھایا لیکن کچھ نہ مانا ایک مضبوط ڈورہ ابریشم مین مالا منگوائی اور بھگوت کو پہنا کر نرسی جی سے
کہا کہ ہم بھی تو دیکھین کہ بھگوت تمکو مالا کسطرح عنایت کرتے ہین نرسی جی نے بھگوت کیرتن شروع کیا
اور سوائے راگ کیدارا کے سب راگ گائے لیکن بھگوت خوش نہوئے اور نہ مالا دی تب تو نرسی جی نے
طعنہ دینا شروع کیا کہ آخر گوال بال ہو ایک مالا کے واسطے اسقدر ممسکی اختیار کررکھی ہی کہ چھاتی سے
لگالیا ہی اور سوائے اُس راگ کیدارا کے اور کسیطرح خوش نہین ہوتے بشن نارائن بڑے داتا ہین
کہ تمام جہان کا پالن کرکے اپنے غلامون کی خواہش پوری کرتے ہین میری قسمت مین تم گوال بال لکھے
ہین کہ ایک مالا کے واسطے یہ حال ہی اور اس فیاضی اور دریا دلی پر لطف یہ ہی کہ اپنے سے علیحدہ بھی
نہین ہونے دیتے اپنے چہرۂ دلفریب اور سوبھا انوپ کو دکھا کر فریفتہ کرلیا ہی اور اس تمھاری ممسکی
مین میرا کیا نقصان ہی تمکو ہی کلنک لگیگا جب خود بدولت نے یہ طعنے سُن لیے تو نرسی جی کا روپ بنا کر
اور زر قرض لیکر اُس ساہوکار کے گھر گئے ساہوکار خفتہ بخت خواب مین تھا اُسنے کہدیا کہ میری جورو
کو روپیہ دیکر نوشت واپس لیجاؤ جب عورت کے پاس گئے تو اُسنے ڈنڈوت اور تعظیم کری اور
روپیہ لیکر نوشت واپس دی بعد ازان کچھ بھوجن کرایا اور رخصت کیا عورت ساہوکار کو جو درشن
ہوئے تو سبب یہ تھا کہ ایک دفعہ اُس عورت نے نرسی جی سے بمنت وسماجت عرض کیا تھا کہ بھگوت
کے درشن کرادو اور نرسی جی نے وعدہ کرلیا تھا تو بھگوت نے اُس وعدۂ نرسی جی کو پورا
کیا اور اسواسطے عورت کو درشن ہوئے جب بھگوت راگ کیدارا گروی سے چھڑالائے تو نوشت
کو نرسی جی کے گود مین ڈالدیا نرسی جی دیکھکر خوش ہوئے اور ایسا اُس راگ کو گایا کہ اُوپر

روز تو بالا بھگوت کے گلے سے علیحدہ ہو جایا کرتی تھی اور اُس روز بھگوت مورتی نے آکر اپنے ہاتھ سے
نرسی جی کو پہنائی سب نے جے جے کار کری اور راجہ معتقد ہو کر چرنون مین پڑا سب دُشٹ شرمندہ ہوئے
اور بھگوت بھگتی مین اعتقاد لاکر بھگوت سرن ہو گئے بھگوت نے جو بلا راگ کیدارا مالا عنایت
نفرمائی تو سبب یہ ہی کہ نرسی جی کے جی سے بزرگی اور محبت راگ مذکور کی جاتی رہتی علاوہ ازان ہوکا
ودیگر اشخاص کو اعتبار راگ مذکور کا نہ رہتا اور نرسی جی نے جو واسطے ملنے مالا اور دکھانے معجزہ کے
استبداد کیا تو وجہ یہ ہی کہ اُس دیس مین بھگتی کا رواج نہ تھا اور بسبب معجزات کے اکثر لوگون نے بھگتی
اختیار کی تھی اگر اس معرکہ امتحان صدق بھگتی مین کچھ نقص ظاہر ہوتا تو سب لوگ غیر معتقد ہو جاتے اور
بھگتی کا رواج اُس دیس مین نہوتا ایک براہمن واسطے سگائی دختر کے جوناگڈھ مین آیا کوئی لڑکا پسند
نہوا کسی نے پسر نرسی جی کا نشان کہ بہت خوبصورت ہی بتایا برہمن مذکور نے جو صاحبزادہ نرسی جی کا
دیکھا تو کمال خوش ہوا اور فی الفور تلک سگائی کا کر دیا نرسی جی نے فرمایا کہ ہم غریب اور مفلس ہین تم کسی
دولتمند کے گھر سگائی کرو براہمن مذکور صفت و ثنا نرسی جی کی کر کے جلد اپنے شہر مین پہونچا اور والد دختر
کو نرسی جی کے صاحبزادہ سے سگائی کرانے کا حال سُنایا وہ شخص نرسی جی کا نام سنکر از بس نارضی ہوا اور
براہمن مذکور سے کہا کہ یہ لڑکا منظور نہین ہی رسمیات نسبت کی پھیر لاؤ براہمن نے کہا کہ جس انگشت سے تلک
نسبت کا کر آیا ہون اُسکو اگر کاٹ ڈالون تو کچھ ہرج نہین لیکن نسبت نہین پھر سکتی وہ شخص ناچار ہوا اور
کہنے لگا کہ جیسی دختر کی قسمت ہی ویسا ضرور ہوگا اور فکر کرنا کیا ضرور ہی شادی مین اسقدر جہیز دیونگا
کہ نرسی کو متمول کر دونگا جب ایام شادی کے قریب آئے تو اُس شخص نے لگن یعنی خط شادی کا بھیجا
نرسی جی نے اُسکو کہین ڈال دیا اور مطلق شادی کا ذکر اور کبھی خیال نکیا بدستور بھجن اور کیرتن مین
مصروف رہے چار روز جب شادی مین باقی رہگئے اور نرسی جی نے کبھی نام تک شادی کا نہ لیا تو
سری کرشن سوامین اور رکمنی مہارانی واسطے انجام کے تشریف لائے رکمنی جی تو متکفل رسوم عورات کی
ہوئین اور خود بدولت کفیل کار نرسی جی کے عورات نے رسوم شادی گانے وغیرہ کی شروع کی جابجا
شیرینی و پکوان تیار ہونے لگے نوبت خانہ بجنے لگا سری رکمنی جی نے اپنے ہاتھ سے لڑکے کے
چہرے پر تلک کیا کہ جسکو خیر تلکہ خواہ تلکہ مندن خواہ مروٹ کہتے ہین اور خود سنگار کر کے گھوڑے پر
چڑھایا اور جس جس جگہ جو جو رسوم داد و دہش کے واجب تھے وہ چند کرے پھر جیونار ہوئی بشمار
آدمی آئے اور برہمنون نے بسبب عداوت اور حرص کے اسقدر شیرینی اور پکوان لیا کہ پوٹ باندھکر
لیگئے پھر برات کی تیاری ہوئی بیشمار رتھ و اسپ و فیل و پالکی وغیرہ پر جوانان خوبصورت سوار

ہوئے جب برات چلی تو بھگوت نے نرسی جی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تم بھی ساتھ چلو اگرچہ ہمین دربردہ
ہمراہ حاضر ہون لیکن بظاہر تم انجام کام کرتے رہو نرسی جی نے عرض کیا کہ مہاراج آپ جانین اور
آپ کا کام مجھکو تال بجانا اور آپ کا کیرتن آتا ہی سو یہ کام جہان چاہو وہان سے لو بھگوت نے بیچارا
کہ سوائے بھجن کیرتن کے نرسی جی سے کچھ کام نہوگا پھر کفیل سب امور کے ہوئے اور برات قریب شہر
سمدھی کے پہونچی سمدھی مذکور نے قبل آنے برات کے اپنے آدمی بھیجے تھے کہ دن شادی کا آپہونچا ہے
اگر لڑکا اور دو چار آدمی آتے ہون تو لے آو اون لوگون نے جو برات عظیم الشان کو دیکھا تو لوگون سے
پوچھا کہ یہ برات کسکی ہی برات والون نے کہا کہ نرسی مہتا کی ہی وے لوگ سمدھی کے پاس آئے اور حال
کثرت اور زیبایش برات کا بیان کیا سمدھی نے کہ نرسی جی کو مفلس سمجھ رکھا تھا اور کچھ سامان تیار نہین کیا تھا
اون لوگون سے کہا کیا میری ہنسی کرتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہنسی نہین راست کہتے ہین تب تو
سمدھی کی عقل گئی اور جو براہمن سگائی کرایا تھا اسکو واسطے دیکھنے کے بھیجا وہ برات کو دیکھکر از بس راضی
اور خوشنود ہوا اور واپس آکر سمدھی سے کہنے لگا کہ اسقدر برات آئی ہی کہ تم تمام اپنی دولت کے خرچ سے
گھوڑون کو گھاس نہین دے سکتے جسطرف نظر جاتی ہی بجز برات کے اور کچھ نظر نہین آتا سمدھی گھبراکر
خود واسطے دیکھنے کے گیا اور برات کو دیکھکر متفکر ہوا غرور دولت وغیرہ کا جاتا رہا بلکہ عزت کا بچنا مشکل نظر
آیا ناچار اور عاجز ہوکر براہمن نسبت کنندہ کے قدمون مین پڑا کہ اب میری عزت سوا تمہارے اور
کسی سے نہین رہتی براہمن مذکور اسکو نرسی جی کی خدمت مین لیگیا اوسنے جاتے ہی نرسی جی کے
قدم پکڑ لیے اور دست بستہ عرض کیا کہ کرپا کرو اور مجھکو اور میری عزت کو رکھ لو یہ کہکر زار زار رونے لگا
اور پھر قدم پکڑ لیے نرسی جی اوس سے ملے اور بھگوت کے درشن کرائے اور اوسکی تسلی کری کہ دونون
طرف کی عزت و شرم ان مہاراج کے اختیار ہی اور سمجھا کر رخصت کیا بھگوت نے خود دونون طرف کا
بالکل انجام دیا اور اوس دھوم دھام کے ساتھ شادی ہوئی کہ بیان سے باہر ہی جب بواہ کرکے نرسی جی
گھر آئے تب بھگوت دوارکا کو تشریف لے گئے اور بھگوت بھگتی کے پرتاپ کا جس عالمگیر ہوا یہ رنگ
نرسی جی کا بڑھا اور شنکر جنکو بھگوت حیز نمین ہریت پیدا نہووے تو اوس سے سوا ہے اور کوئی کم نصیب نہین
کسواسطے کہ یہ چیز بخوبی تسلی کرتا ہی کہ بھگوت کے شرن ہونے سے کچھ فکر دنیا اور آخرت کا باقی نہین
رہتا خود بھگوت سب انجام کرتے ہین ۞ کتھا کی हरिदास जी. سوامی ہرداس جی سب اپاسکان نگاہ
ورادھے مین سرسور اور سرتاج ہوئے اور جیسی مستقل دھارنا اور آشنائی انکو ہوئی اسکا بیان نہین ہوسکتا کہ
اپنے عہد مین لاثانی تھے سکھی بھاونا سے ہر وقت پریا پریتم کے سکھ سماج اور رنگ بہار مین شامل رہتے تھے

اور زبان پر پیارہ پریتم کنج بہاری رادھا رون رادھا کرشن نام رہتا تھا بھگتی کا پرتاپ یہ تھا کہ ویش بیسکے
راجہ بامید درشن دروازہ پر حاضر رہتے تھے بھگوت کو بھوگ لگانے کے بعد جو ظاہر وس وبندر وغیرہ
دیکھتے تو اُنکو کمال محبت اور ریت کے ساتھ بھوجن کرایا کرتے اس خیال سے کہ یہ ناگر مہاراج
اُنسے کھیل اور بازی کرتے ہین جنکی کیرتن اور گان تدیا کے روبرو گندھرب بھی شرمندہ تھے
کوئی سیوک واسطے سوامین موصوف کے عطر قسم اول کمال تلاش اور محنت سے لایا اُسوقت علم موسیقی مہارت
سوامین جی جمنا کے تپن کمین بیٹھے تھے شیشہ لیکر بالکل عطر اُس ریت مین ڈالدیا اُس شخص کو کمال
رنج وافسوس ہوا اور دلمین کہنے لگا کہ سوامین جی نے قدر اس عطر کی نجانی سوامین جی اُسکے دل کا
حال جان گئے اور اُس شخص سے فرمایا کہ بہاری جی مہاراج کے درشن کر آؤ وہ شخص جب مندر مین آیا
تو تمام مندر کو خوشبو سے معطر پایا جب بہاری جی کے درشن کیے تو سر سے پاؤن تک پوشاک بھگوت کی
عطر مین تر دیکھی معتقد ہو کر اپنے خیال ناقصہ سے پشیمان ہوا تمام شیشۂ عطر بھگوت پر ڈالنے کا سبب
یہ ہے کہ ہرداس جی تصور مین بھگوت سے ہوری کھیلتے تھے بھگوت نے ہرداس جی کے اوپر رنگ
وگلال ڈالا سوامین جی کے ہاتھ مین اسوقت یہ شیشہ عطر کا آگیا کہ بجاے رنگ کے شیشۂ مذکور
بھگوت پر ڈالدیا کوئی شخص سوامی جی کی خدمت مین سیوک ہونے کو آیا اور سنگ پارس بھینٹ کیا
سوامی جی نے جانا کہ اس شخص کو سنگ مذکور ازبس عزیز ہے جب تک اُسمین سے محبت نجائیگی تب تک
پریا پریتم مین محبت کب ہوگی اسواسطے اُسکو اجازت دی کہ سنگ مذکور جمنا جی مین ڈالدی اُسنے
اگرچہ موافق ارشاد کے عمل کیا مگر یہ خیال دلمین رہا کرتا کہ اگر پارس مذکور ہوتا تو سادھو سیوا اور
تیاری سامان بھگوت سرنگار کی خوب ہوتی سوامین جی نے دیکھا کہ ہنوز محبت سنگ پارس کی دور
نہین ہوئی اسواسطے اپنے ہمراہ جنگل مین لے گئے اور ہزارہا سنگ پارس دکھا کر فرمایا کہ جسقدر دولت
وغیرہ ہر شے جہان کی اور جسقدر ہوس لذائذ ظاہر وباطن کی ہے سب بھگوت پراپتی کے رہزن ہین اور جبتک
سب طرف سے محبت دور کر کے بھگوت چرنون مین طبیعت نہین لگتی تب تک پرم آنند بھگوت
پراپتی کا حاصل نہین ہوتا اسواسطے سب طرف سے طبیعت کو کھینچکر بھگوت مین لگانا چاہیے
اور اگر سنگ پارس عزیز ہے تو جسقدر مطلوب ہو اُٹھالے وہ شخص چرنون مین گرا اور ایک سو دل
ہو کر بھگوت کے بھجن اور دھیان مین مشغول ہوا اکبر بادشاہ نے تانسین سے پوچھا کہ تمہارا
اُستاد علم موسیقی کا کون ہے اُسنے سوامین ہرداس جی کو بیان کیا بادشاہ کو کمال شوق درشن
سوامین جی کا ہوا اور ہمراہ تانسین کے طنبورا لیکر بارباب درشنون کا ہوا تانسین نے ایک پد

گایا اور دیدہ و دانستہ دو ایک جگہ تال سُر مین خطا کری سوامین جی نے خود طنبورا لیکر اُس پد کو
گایا کہ حاضرین سب محو سروپ بھگوت کے ہو گئے جب بادشاہ واپس آیا اور تانسین سے فرمایش
اُسی پد کے گانے کی کری تو وہ لطف جو زبان سے سوامین جی کے حاصل ہوا تھا نہ پایا تانسین سے
سبب پوچھا جواب دیا کہ سوامین جی تو اُسکے روبرو گاتے تھے کہ جو سب کا مالک اور خالق ہی
اور مین تو تمھارے روبرو گاتا ہون بادشاہ نے قول اُسکا پسند کیا بوقت رخصت کے سوامین
جی سے بادشاہ مذکور نے عرض کیا کہ کسی امر کا مجکو حکم ہووے سوامین جی نے فرمایا کہ کچھ مطلب
نہین جب بہت استدعا کیا تو سوامین جی نے اصلی برج بھوم دیدۂ باطن بادشاہ کو دکھلائی
کہ وہ ذکر بہ ہام نشتھا مین تحریر ہوا بعدہ بادشاہ قدمون مین پڑا اور عرض کیا کہ اگرچہ لائق کسی
خدمت کے نہین لیکن کسی امر خفیف کے ہی واسطے حکم ہو تو موجب میری سرفرازی اور خوش
قسمتی کا ہو سوامین جی نے فرمایا کہ اوّل واسطے بندرون کے کچھ نمانہ پہونچتا رہے دوم برج
بھوم کے درخت اور شاخ کوئی شخص کاٹنے نپاوے سوم تم پھر کبھی ہمارے پاس نہ آنا
بادشاہ نے حسب الاشاد عمل کیا + کتھا رتناولی جی بھگوت بھگتون مین راجہ रत्नावली जी.
ہوئین بھگوت کتھا اور کیرتن اور ست سنگ اور اُتساہ اور بھگوت سرنگار مین ہر وقت مصروف
رہتی تھین شوہر کی محبت کا مطلق خیال نہ تھا بھگوت محبت اور بھگتی کو مقدم سمجھکر اپنے اعتقاد سے
برگشتہ نہوئین اور اپنی بھگتی کے عہد کو قرار واقعی بنا ہا جنبک اندھیرے گھر کا چاندنا ہوئین مادھو سنگھ
برادر خورد راجہ مانسنگہ والی امیر کی رانی تھین ایک خواص بھگوت بھگتی مین لگی ہوئی بھاگوت کا نام
نول کشور و نند کشور و برج چند و منموہن و بہاری جی وغیرہ لیکر پریم سے آنکھون مین جل بھر لاتی
اور خوش ہوا کرتی رانی جی نے جو بھگوت کے نام سُنے تو عشق پیدا ہو گیا اور خواص سے پوچھا
کہ بار بار کسکا نام لیتی ہی جو میرے دل کو اپنی طرف زبردستی کھینچتے ہین خواص نے جواب دیا کہ تم
کیا پوچھتی ہو اپنے سُکھ اور سہاگ مین مصروف رہو بھگوت بھگتون کی کرپا سے یہ نعمت
عظمے مجکو میسر ہوئی ہی رانی جی کو زیادہ پریم اور تعشق بھگوت کا پیدا ہوا اور خواص سے
کہا کہ کسی طرح وہ منموہن مہاراج مجکو بھی نصیب ہو خواص نے جو شوق رانی کا دیکھا تو بھگوت
کے چرتر رانی جی کو سُنائے اور بھگوت بھگت جو رنگ و سرنگار اُنکا ہشنگ گذرے ہین
اُنکی کتھا کہی رانی جی نے اُس خواص کو خدمت سے معاف کرکے مثل گرو کے تصور
کیا بلکہ تعظیم و تکریم اُسکی ازبس کیا کرتی اور بھگوت چرتر دن رات اُس سے سُنا کرتی

جب خوب دل بھگوت چرنون مین لگا تو درشنون کی تمنا ہوئی اور خواص سے کہا کہ کچھ
ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے بھگوت درشن ہون اور صورت زندگانی کی ہووے
کہ وہ منموہن دل مین سما گیا ہے خواص نے کہا کہ اُسکے درشن کمال مشکل ہین ہزارہا رکھیشر و راجہ
وغیرہ ترک خانمان اور راج کا کرکے خاک مین لوٹتے ہین اور درشن نہین پاتے الا پریم سے
حصول اُسکا ممکن ہے سو تم بھگتی اور بھاو سے بھگوت سیوا اختیار کرو اور سرنگار و راگ بھوگ مین
مصروف رہا کرو رانی جی نے نیلمن یعنے نیلم کا سروپ بھگوت کا براجان کیا اور کمال بھگتی اور
بھاو سے سیوا مین مصروف ہوئی انواع انواع کے سرنگار اور طرح طرح کے لاڈ لڈانے اور
راگ بھوگ شروع کیے چند روز مین اُس درجہ کو پہونچ گئی کہ خواب مین بھگوت سے گفتگو
ہوا کرتی فی الحقیقت کروڑون تدابیر اور جوگ و جگ و تپ و دان وغیرہ سے پریم کی راہ
کچھ علیحدہ ہے بعدہ یہ آرزو ہوئی کہ بھگوت کے ساکچھات درشن ہون اُسی خواص سے مطلب
دلی ظاہر کیا اُسنے جواب دیا کہ اپنے مکان کے نزدیک ایک مکان تیار کراؤ اور ہر چہار طرف اپنے
آدمی تعینات کرو کہ جو کوئی ہر بھگت اور سادھو آیا کرے اُسکو لاکر اُس مکان مین فروکش کیا
کرین اور بھوجن وغیرہ کی سیوا بخوبی ہوتی رہے اور تم پردہ مین بیٹھکر اُنکے درشن کیا کرو
اس تدبیر سے یقین ہے کہ برج کشور مہاراج کے درشن ہو جاوینگے رانی جی نے حسب ہدایت اُس
خواص کے عمل کیا اور سادھو سیوا مین مہجورانہ و عاشقانہ دن کاٹنے شروع کیے ایکدفعہ چند
برج بھوم کے رہنے والے سادھو آ گئے کہ جو گل کشور مہاراج کے رنگ مین رنگے ہوئے تھے
اُنکے درشن اور گفتگو سے رانی بیتاب ہو گئی اور خواص سے کہا کہ ست سنگ بغیر روبرو ہوئے
حسب دلخواہ نہین ہو سکتا اور پردہ وغیرہ سب تکلفات ظاہری ہین حقیقت مین برہما سے لیکر
تا مور سب ذی روح برابر ہین بھگوت سروپ کے رس سے پریم آنند مین مگن ہونا ہی سار ہے اور
باقی سب بے حقیقت و اسار ہے کہکر جہان بھگوت بھگت تھے وہان باوجود ممانعت اُس خواص کے چلی
آئی اور چرن پکڑکر ڈنڈوت کری کمال عجز و انکسار سے پیش آئی اور اپنے ہاتھ سے بھوجن کرانے
اور خدمت کرنے کی تمنا کرکے عرض کیا کہ جو اجازت ہووے وہ بجالاؤن اسوقت کا حال محبت
رانی جی کا تحریر و تقریر سے باہر ہے اور کس طرح بیان ہو سکے کہ پریم سے نیم نہین رہتا اپنے
ہاتھ مین طلائی تھال بھگوت پرشاد کا لیکر سب کو بھوجن کرایا اور چندن لگایا اور پان دیے
اور چرنون مین گری ہر بھگت یہ سیوا اور محبت رانی جی کی دیکھکر پریم سے بیطاقت ہو گئے جب

سب پردہ و لحاظ رانی جی نے اٹھا دیا تو شہر مین شہرت ہوئی اور لوگ واسطے دیکھنے کے آنے
متصدی متعینہ محل نے بذریعۂ خط راجہ کو حال مفصل لکھا کہ رانی جی نے بجنون ہو کر سب شرم و
حیا کو دور کیا اور منڈے یعنے فقیرونکے ساتھ بیٹھتی ہی راجہ نے جو خط پڑھا اور زبانی آرندہ
خط کے حال سُنا تو جل بلکر خاک ہو گیا اتفاقاً کنور پریم سنگھ جو بطن رانی ممدوحہ سے پیدا ہوا تھا
واسطے سلام اپنے والد کے اس سروپ سے آیا کہ پیشانی پر تلک تھا اور گلے مین کنٹھی اور مالا
جسوقت مجرا کیا اور لوگون نے حال آمد کنور ممدوح کا بسروپ سادھان کے کہا تو راجہ سنگھ
مذکور نے کنور موصوف کو منڈی کے یعنے پسر بیراگن کہا اور یہ کہکر محل مین چلا گیا پریم سنگھ کو فکر
ناراضی اپنے والد کی ہوئی اور لوگون سے سبب پوچھا بعد دریافت جملہ حال کے اپنے
دل مین خیال کیا کہ اگر ہم سادھو ہین تو اس سے بہتر اور کیا ہی بھگوت بھگتی اختیار کرنی چاہیے
اور والدہ کو لکھ بھیجا کہ اگر تمھاری محبت بھگوت چرنون مین صادق ہی تو راجہ نے مجکو آج
سبھا مین منڈی کا کہا ہی اسکو راست کرنا چاہیے اور موت کو سر پر آیا جانکر کسیطرح کی فکر و اجب
نہین رانی نے وہ خط پڑھا اور بھگوت بھگتی کے رنگ مین رنگین ہو کر او سیوقت موے سر کہ
علر اور پھلیل سے معطر تھے دور کیے اور جیلے سادھو سیوا کرکے اور ان سب کو پرشاد کراکر
رات کے وقت اپنے محل مین چلی آیا کرتی تھی اُس روز سے محل کا جانا موقوف کیا اور سادھو
سیوا کے مکان مین رہنے لگی راجہ کی طرف سے جو کچھ واسطے اخراجات کے معین تھا اسکا لینا
چھوڑ دیا اور فرزند ارجمند کو لکھ بھیجا کہ آج منڈی ہو گئی تم آنند سے رہو پریم سنگھ کو بدریافت
اس خبر فرحت اثر کے کمال خوشی ہوئی لوگون کو انعام دیا اور خیرات کری بلکہ نوبتخانہ رکھوایا
راجہ سنگھ نے لوگون سے پوچھا کہ آج کنور پریم سنگھ کو کس بات کی خوشی ہی لوگون نے بیان کیا
کہ پہلے تو رانی جی نے منڈی کا سوانگ نا رکھا تھا اب کہ آپ نے کنور پریم سنگھ کو منڈی کا کہا تو
رانی موصوفہ حقیقت مین منڈی ہو گئی اور بال سر کے دور کیے راجہ مذکور کمال رنجیدہ ہوا اور
دشمن جانی کنور اور اسکی والدہ کا ہو گیا بلکہ مسلح مع فوج واسطے قتل کنور کے سوار ہوا کنور موصوف
نے جو یہ حال سنا تو وہ بھی تیار ہو گیا اور قریب تھا کہ نوبت بجنگ و کشت و خون کے پہونچے
اہلکاران نے راجہ کو سمجھایا کہ پسر بیکر قتل کی باندھنی مناسب نہین کمال بدنامی تمام ملک مین ہو گی اور
اسطرف کنور پریم سنگھ کو فہمایش کی کنور نے جواب دیا کہ واسطے لذات جسمانی کے اشیا جسم دھارن
کیے اور پھر ویسے جسم جاتے رہے اگر ایک دفعہ بھگوت کی راہ مین یہ جسم جاوے تو اس سے

کیا بہتر ہی اہلکاران نے قدم پکڑ لیے اور منت خوشامد کی تب یہ قرار پایا کہ اگر مادھو سنگھ گھر کھولکر اپنے
مکان پر چلا جاوے تو ہمکو بھی خواہ نخواہ جنگ منظور نہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا رات کے وقت
راجہ مذکور دہلی سے روانہ ہوکر واسطے قتل رانی جی اپنے شہر میں آیا اور لوگوں سے ملاقات کرکے
بعد دریافت جملہ حال کے اپنے محل میں گیا کارپردازان سے صلاح کی کہ رانی نے ہماری ناک
کاٹ لی ایسی عورت کے قتل سے کچھ گناہ نہیں ہوتا قتل کرنا چاہیے ایک نے صلاح دی کہ
تلوار وغیرہ سے مارنا مناسب نہیں جہاں رانی رہتی ہے وہاں شیر کو چھڑوا دو کہ رانی کو مار دیگا
سب کو یہ صلاح پسند ہوئی اور صبحکو موافق صلاح مذکور کے عمل کیا اسوقت رانی ممدوحہ بھگوت سیوا
کرکے اٹھی تھی اور بھگوت روپ کے پریم کا جل آنکھوں میں تھا خواص ممدوحہ نے کہا کہ دیکھو شیر آیا
رانی جی نے دیکھکر فرمایا کہ یہاں شیر کا کیا کام ہے نرسنگھ جی تشریف لائے ہیں اور کمال بھگتی بھاو
سے روبرو آئی ڈنڈوت و تعظیم کرکے کہا کہ آج میری کمال خوش قسمتی ہے جو درشن دیے بھگوت نے
جو یہ شدھ بھاو دیکھا تو اس شیر میں ہی اپنا نرسنگھ روپ دکھایا رانی جی نے پوجن کیا اور پھول و
مالا وغیرہ بھینٹ کرکے آرتی کری بھگوت نے سمجھا گو پوجا تو کرالی لیکن کام بھی تو نرسنگھ کا
کرنا چاہیے اسواسطے مثل نرسنگھ جی کے کہ بروقت مارنے ہرن کشب کے کھنبھ سے بصورت
خونخوار ظاہر ہوئے تھے حویلی سے باہر آئے اور جو لوگ بگہ تھے انکو پا کر روانہ ہوئے مادھو سنگھ کو
یہ خبر پہنچی اور رانی کا حال سنا کہ بدستور بھگوت بھجن میں آنند ہیں معتقد اور نرم ہوکر آیا اور
زمین پر گرکر ساشٹانگ ڈنڈوت کی خواص مذکورہ نے عرض کیا کہ راجہ جی ڈنڈوت کرتے ہیں
رانی جی نے کہا کہ لعلجی مہاراج کو ڈنڈوت کریں پھر عرض کیا کہ ایک نظر دیکھنا چاہیے جواب دیا
کہ یہ آنکھیں ایک طرف لگی ہیں دوسری طرف نگاہ نہیں ہوسکتی راجہ نے دست بستہ گزارش
کیا کہ ملک و مال و خزانہ وغیرہ سب آپکا ہی جو دلمیں آوے سو کرو رانی جی ملتفت نہوئیں اور
بھگوت بھجن میں مصروف رہیں ایک دفعہ راجہ مانسنگھ و مادھو سنگھ دریاے عمیق کے پار جاتے تھے
کشتی ڈوبنے لگی اور ملاح بے اختیار ہوگئے دونوں گھبرائے اور راجہ مانسنگھ نے راجہ مادھو سنگھ
سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیے مادھو سنگھ نے رانی کی بھگتی کا حال کہا اور پھر تصور رانی جی
کیا اسوقت کشتی کنارہ پر لگ گئی اور دونوں کو از سر نو زندگی حاصل ہوئی راجہ مانسنگھ کو کمال
تمنا درشنوں کی ہوئی اور جب آیا تو اول رانی جی کے درشنوں کو گیا عجز و انکسار سے بنتی کری
اور وہ ایسے معتقد ہوا ॥ کتھا गुहनिषाद جی راجہ بھیلان کی کتھا سب رامائنوں میں

مفصل لکھی ہی یہان حال مختصر مندرج ہوتا ہی جب سری رگھنندن سوامین حسب اجازت دسرتھ مہاراج
کے بن کو تشریف لیگئے تو سرنگ بیر پور مین کہ اب سنگرور مشہور ہی اور وہان کے راجہ گھو موصوف
تھے پہونچے گھوجی باستماع خبر تشریف آوری سری رگھنندن سوامین کے نذر اور بھینٹ لیکر
آئے اور روپ انوپ وچھب مادھری کے درشن کرکے دل وجان سے عاشق ہو گئے اور اُسی
وقت سے سوائے اُس روپ اور دولت دیدار کے کچھ خبر خویش وبیگانہ کی نرہی جب سری
رگھنندن سوامین چترکوٹ کو تشریف لے گئے اور گھوجی کو رخصت کیا تو بیہوش وحواس
ہوکر اُسی روپ کے تصور مین رہنے لگے جب بھرت مہاراج واسطے ملنے رگھنندن سوامین کے
چترکوٹ کو روانہ ہوئے اور گھو موصوف کو خبر پہونچی تو اشتباہ ہوا کہ میرے سوامین اور
محبوب مرغوب کے ساتھ لڑنے کو یہ فوج جاتی ہی واسطے جان دینے کے مستعد ہو گئے اور
کچھ خوف اُس فوج جرار بھرت جی کا نکیا پھر جو حال بھگتی اور صفائی دل بھرت جی کا معلوم ہوا تو
بھرت جی سے ملے اور تا چترکوٹ ہمراہ گئے وہان سے جب واپس آئے تو مہا بھرت بھگوت سے
ایسے مضطرب اور بیقرار ہوئے کہ بسبب گریہ وزاری کے آنکھون سے خون جاری ہو گیا اور اس
بھگوت روپ کے تصور مین اپنے اور بیگانہ کی خبر جاتی رہی پھر دل مین خیال کرنے لگے کہ مجھسے
مچھلی وغیرہ جانوران آبی ہزار گونہ بہتر ہین کہ اپنے محبوب سے جدا ہوتے ہی مرجاتے ہین
آخر اس امید پر دلکو تسلی دی کہ پھر درشن ہونگے لیکن یہ گوارا نہوا کہ ان آنکھون سے سوائے
اُس روپ کے کچھ اور بھی دیکھنا چاہیے اسواسطے آنکھین بند کرکے بامید مذکور تصور اور دھیان
مین مصروف ہوئے چودہ برس بعد جب رگھنندن سوامین تشریف لائے تو اعتبار نہ آیا اور کہنے
لگے کہ ایسی میری قسمت کہان ہی جو پھر بھی اُس روپ کو ان آنکھون سے دیکھون سری رگھنندن
سوامین محبت لاحد دیکھکر خود تشریف لائے اور اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا اسوقت گھوجی نے
آنکھین کھولین اور درشن اپنے سوامین پریم پرتیم کے کرکے دونون لوک مین کرتارتھ ہوئے
کیتھا بلومنگل جی बिल्वमंगल سری کرشن سوامین کی کرپا کے پاتر انند سروپ پرم بھاگوت ہوئے
کرشن کرنامرت وگوبند مادھو گرنتھ ودیگر استوتر سنسکرت مین اپنے تصنیف کیے کہ رسک بھگتونکو
ل ہار اور مالا کے ہین چنتامن کے سنگ کو پاکر برج سندریون کے بہار اور پریم آنند کو بیان کیا
دچھن دیس مین کرشن بینا دریا کے نزدیک بود وباش تھی اور چنتامن طوائف کے عشق مین
ایسے مبتلا تھے کہ دنیا کی شرم کو چھوڑکر دن رات اُسیکے دام محبت مین گرفتار اور اُسکے ہی گھر رہا کرتے

تھے قوم کے براہمن تھے برفرسرادھ والد کے کرم کرنے اور براہمن جیوانے مین قلیل دن رہگیا
مضطرب ہوکر چلے طوائف مذکور اُس پار دریا کے رہتی تھی جب دریا پر پہونچے تو طغیانی پر دیکھا
اور کشتی وغیرہ سامان عبور کا کچھ نپایا زیادہ تر بیقرار ہوئے بلا معشوقہ کے زندگی فضول سمجھکر
دریا مین کود پڑے کچھ خبر اپنے اور بیگانہ کی نہ تھی صرف طوائف کے ملنے کا خیال تھا جب دریا مین
ڈوبنے لگے تو ایک مردہ کا جسم بہا جاتا تھا اُسکو پکڑ لیا اور خیال کیا کہ محبوبہ نے کشتی بھیجی ہے
اسپر بیٹھکر کنارہ پر پہونچے وہان سے افتان وخیزان بسرعت تمام در طوائف مذکورہ کے دروازہ
پر آگئے آدھی رات تھی اور دروازہ بند تھا اندر جانے کی فکر مین ہوئے اتفاقاً ایک سانپ لٹک رہا تھا
خیال کیا کہ معشوقہ نے از راہ مہربانی کمند لٹکا دی ہے اوسکو پکڑ کر سقف خانہ پر چڑھ گئے اور وہان سے
جب اترنے کی راہ نپائی تو صحن خانہ مین کود پڑے آواز سنکر طوائف اور اُسکے گھر کے لوگ بیدار
ہوئے چراغ روشن کرکے دیکھا تو بلومنگل جی ہین غسل کرایا اور پارچہ خشک پہنائے پوچھا کہ کسطرح آئے
جواب دیا کہ تمنے دریا پر کشتی بھیجی اور دروازے پر کمند لٹکا دی اسکی وساطت سے آیا ہون طوائف
نے جو سقف خانہ پر جاکر دیکھا تو اژدہا سے خونخوار بجاے کمند کے دیکھا وہ طوائف کمال ناراض ہوئی
اور کہنے لگی کہ جسطرح میرے جسم پر کہ صرف گوشت اور پوست ہے دل لگایا ہے اسطرح سیام سندر ست سوبھا
کے دھام جو برج ناگر مہاراج ہین اُنپر کسواسطے دل نہین لگاتا کہ اس سنسار سمدر سے پار ہوجاوے
اور دونون لوک سدھ ہوان مین تو صبح سے جگل کشور مہاراج کا بھجن سمرن کرونگی تمکو اپنا اختیار ہے
جو چاہے سو کرو بلومنگل جی کو یہ گفتگو ایسی موثر ہوئی کہ دلکی آنکھین کھل گیئن اور سری برج چند
کے روپ مادھری نے فی الفور دل مین ظہور کیا اور اُسیوقت اُس روپ کا رس ایسا کام دل کو
حاصل ہوا کہ پریم آنند مین مگن ہوگئے وہ رات تو بھگوت چرتر اور برنداین کے کنج اور سوبھا پر کے نام
کیرتن مین گذری اور صبح کو دونون نے اپنی اپنی راہ لی دلمین پریم سوبھا دھام کا روپ وزبان
اور آنکھون مین پریم کا جل تھا بلومنگل جی سوم گر نامی سنیاسی کے مادہ سنپردا مین سیوک ہوے
اور بھگوت کے روپ انوپ کا چنتون کرتے ہوئے ہزارہا اشلوک رس چرتر اور بھگوت دھیان کے
گرو سے پڑھے اور خود تصنیف کیے ایک سال تک گرو کی خدمت مین حاضر رہے اور پھر شوق
درشن سری برنداین کا ہوا تمناے درشن اور سوبھا برج چندر مہاراج کے دریا مین غوطہ لگاتے
ہوئے روانہ ہوئے راستہ مین کسی دریا کے کنارے پر پہونچے وہان عورات غسل کرہی تھین
ایک عورت حسین وجمیلہ کو دیکھکر فریفتہ ہوگئے اور اپنے لباس کو بھولکر اُسکے پیچھے روانہ ہوے

وہ تو اپنے گھر میں چلی گئی اور بلومنگل جی اشتیاق دیدار دروازہ پر کھڑے رہے شوہر عورت مذکورہ کا
بھگوت بھگت تھا ایک شخص پرم بھاگوت کو دروازہ پر کھڑا دیکھکر عورت کے پاس گیا اور حال پوچھا
عورت موصوفہ نے حال فریفتہ ہونے اور ہمراہ آنے کا بیان کیا بھگت ممدوح بلومنگل جی
کے پاس آیا اور دست بستہ گذارش کیا کہ میرے گھر آپ تشریف لیچلیں کہ قدوم مبارک سے
میرا گھر تیرتھ ہو اور خدمت کرکے سعادت دارین حاصل کروں چنانچہ اپنے گھر لیگیا اور بالاخانہ
پر مقیم کرکے کمال سیوا اور خدمت کری اپنی عورت کو کہا کہ آرایش و سنگار کرکے سب طرح سے
خدمتگذاری کر کیونکہ بھگوت بھگتوں کی سیوا سے بھگوت جلد ملتے ہیں عورت موصوفہ سنگار کرکے
اور تھال میں بھگوت پرشاد لیکر خدمت میں بلومنگل جی کے حاضر ہوئی بلومنگل جی نے اسکو
دیکھکر اور انکی بھگتی اور سادھو سیوا پر خیال کرکے اپنے دل از خود رفتہ کو جمع کیا اور جانا کہ
سب فساد میری آنکھوں کا ہے اگر یہ نہوتیں تو کیوں دل ہاتھ سے جاتا اس عورت کو فرمایا کہ دو سوئی لے آؤ
چنانچہ وہ لائی اور بلومنگل جی نے ان سوئیوں سے اپنی آنکھوں کو نابینا کرلیا عورت مذکور خائف
و ہراسان اپنے شوہر کے پاس آئی اور حال کہا وہ شخص آیا اور حیران ہوکر کمال مضطرب ہو بولا
کہ مہاراج مجھسے کیا قصور ہوا کہ جسکے سبب سے آپ کو یہ تکلیف ہوئی بلومنگل جی نے انکی تسلی وتشفی
کرکے فرمایا کہ تمہاری سادھتا اور بھگتی میں کچھ شک نہیں بلکہ ہماری سادھتا میں فرق ہے آپنے عرض
کیا کہ چندے قیام فرماویں تا کہ خدمت کرکے کرتارتھ ہوں بلومنگل جی نے فرمایا کہ تمنے ایسی خدمت
کری ہے جو کسی سے نہیں ہو سکتی اب تم بھگوت بھجن کرو یہ کہکر روانہ ہوئے ظاہر کی بینائی کو دور کرکے
باطن کی آنکھوں سے کام رکھا برندابن میں پہونچے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھکر بھگوت کے دھیان
اور بھجن میں مشغول ہوئے بھگوت نے دیکھا کہ میرا بھگت گرسنہ و تشنہ ہے خود تشریف لائے اور مہا پرشاد
بھوجن کرایا جس مقام پر بلومنگل جی بیٹھے تھے وہاں دھوپ آگئی بھگوت نے فرمایا کہ چلو سایہ میں بٹھلا
دیویں چنانچہ ہاتھ پکڑکر سگھن چھایا میں لیگئے بلومنگل جی نے مہا پرشاد کے بھوجن و شیرین گفتاری اور نازک ہاتھ کے
اسپرش سے جان لیا کہ خود بدولت ہیں اسواسطے ہاتھ پکڑلیا اور چھوڑنے کو دل نہ چاہا بھگوت نے جو واسطے
چھڑانے کے زور کیا تو بلومنگل جی نے بھی زور کیا آخر بھگوت ہاتھ چھڑاکر لنبے بنے تب بلومنگل جی نے کہا کہ بھلا
میاں تو زبردستی تمہاری پیش رفت ہو گئی اب دلمیں پکڑتا ہوں دیکھونگا کہ کسطرح بھاگ جاؤگے اور
ایسا ہی کیا یعنی سب طرف سے طبیعت کو جمع کرکے ایک سری برج چندر مہاراج کے روپ و تصور میں ایسا دل لگایا
کہ جو جوگیوں کے دل سے بھی نکل جاتا ہے وہ بلومنگل جی کے دلمیں مستقل مقیم ہوگیا جب خوب استقلال طبیعت کو

ہوگیا تب جنگل سے اٹھکر بندرابن میں آگئے اور تمنا ہوئی کہ اگر آنکھیں ہوتیں تو بھگوت کے کنج محل اور بہار استھان اور
بھگوت مورتی کا درشن کرتے بھگوت نے انکی خواہش دلی جانکر اول تو اُس مرلی کی آواز کہ جو جوگ مایا کی بھی موہنے والی ہے
سنائی اور پریم آنند میں پورن کیا اور پھر دونوں آنکھیں بینا کر دیں جسطرح آفتاب کے طلوع سے کمل شگفتہ ہوتا ہے تو بلومنگل
جی نے بن اور لتا اور کنج اور بہار استھان بھگوت کے درشن کیے اور پھر روپ سوبھاؤ بھگوت مورتیونکا دیکھکر زیادہ
تر تمنا اور تشنگی تصویر روپ پریم امرت کی ہوئی کسواسطے کہ اُس پریم انوپ کا لطف ایسا نہیں کہ سیری حاصل ہو
بلکہ جسقدر دلمیں سماتا جاوے اُسیقدر زیادہ تشنگی اور تمنا کو بڑھاتا ہی بلومنگل جی نے کرشن کرنامرت گرنتھ اور چند
استوتر دیگر ایسے تصنیف کیے کہ جنسے دلکی گرہ دور ہو کر بھگوت کے جگل سروپ میں طبیعت لگتی ہے کرشن کرنامرت گرنتھ کے
منگلاچرن میں جو اول نام چنتامن اور بعد ازان اپنے گرو کا لکھا تو اُس سے دو بات ثابت ہوتی ہیں ایک یہ
اول اپدیش چنتامن سے ہوا تھا اسواسطے اسکو بجاے گرو اول کے جانا دوسرے یہ کہ بھگوت بھگت
تھوڑے سے احسان کو بھی بہت سا مانتے ہیں اسواسطے گو وہ طوائف تھی لیکن اُسکا احسان بحقیقت
مانا کہ گرو سے بھی اول درجہ اسکا تصور کیا اور جی لفظ اسکے واسطے لکھا چنتامن ممدوحہ مذکورہ نے حال
بلومنگل جی کا سنا کہ بھگوت کے درشن ہوئے اور پریم بھگت ہو گئے رشتہ محبت سابقہ کا خیال کر کے
بندرابن میں آئی بلومنگل جی اُسکو دیکھکر اٹھے اور بکمال تعظیم وتکریم سے دونا شیر و برنج مہاپرشاد خاص کا
واسطے بھوجن کے پیش کیا چنتامن نے پوچھا کہ یہ بھوجن کہاں سے آیا ہے بلومنگل جی نے فرمایا کہ
بھگوت کرپا کر کے عنایت فرماتے ہیں چنتامن نے کہا کہ یہ مہاپرشاد بھگوت نے تمکو عنایت فرمایا ہے
اگر مجکو اپنے ہاتھ سے خود کرپا کر کے دینگے تو لونگی اور یہ کہکر بھگوت بھجن میں مصروف ہوئی بھگوت نے
بہ پریت لاانتہا چنتامن کی دیکھی تو بہ پریم پریت اور کرپا سے خود دونا شیر و برنج کا واسطے چنتامن کے لائے
کہ جسکے برہمادک بھی ہزار تمنا خواستگار رہتے ہیں اور درشن دیکر کرتارتھ کیا تھا

सूरदास मदनमोहन

سورداس مدنموہن براہمن سوردھج کسی بھگوت سکھی کا اوتار پریم بھگت مادہ سنپردا میں ہوئے اگرچہ اصلی
نام انکا سورداس تھا لیکن چونکہ سری مدنموہن جی مہاراج میں پریم اور عشق بکمال رکھتے تھے اسواسطے
بنام سورداس مدنموہن مشہور ہوئے چشمہاے ظاہر اور باطن مثل کمل کے شگفتہ تھیں اور علم موسیقی و
شاعری وغیرہ میں مہارت کمال رکھتے تھے پرا پریم کے جو پوشیدہ [illegible] ہیں انکے پریم آنند اور رسکو اور
رس کے ادھکاری ہوئے اور نو رسوں میں جو سنگار رس مقدم اور اول ہے اسکو اپنی کبتا یعنے
شاعری میں خوب بیان کیا کبت یعنے شعر انکا بمجرد زبان سے نکلنے کے مشہور ہو جاتا تھا بلکہ ایک
روز میں چار سو کوس تک پہونچ جاتا تھا گویا وہ شعر ہی پروانہ بہم پہونچا لیتا تھا اضلاع پورب میں

سندیلہ کے صوبدار جانب بادشاہ سے تھے بازار مین قند سیاہ قسم اول دیکھا خیال مین آیا کہ لائق مال بھوگ
سری مدن موہن جی مہاراج کے ہے واسطے خرید کرنے کے حکم دیا ملازمین نے عرض کیا کہ قیمت قند سیاہ سے
بہت گونہ خرچ کرایہ کا پڑیگا اور تا بندابن مصری سے بھی گران پہنچیگا سورداس جی نے فرمایا کہ
خرچ وغیرہ کا کیا ذکر ہے بھگوت پرتیت پر نگاہ چاہیے غرض گاڑیون مین بھرواکر روانہ کیا اتفاقاً بندابن
مین وقت شب پہونچا پوجاریان مندر نے بھنڈارے مین رکھوا لیا کہ صبح کو بھوگ لگاوینگے بھگوت
کہ اپنے جگت کے تحفہ مرسلہ کا انتظار دیکھتے تھے بسبب گرسنگی صبح تک صبر نہ کرسکے اور گسائین جی
کو خواب مین حکم دیا کہ اسیوقت مال میرا تیار ہوون چنانچہ تیار ہوئے اور بھوگ لگایا تب شکم سیر
ہوکر آرام فرمایا واہ واہ بھگت بتیلتا اور کریا بتا کہ جسکی مایا کروڑان کوٹ برہمانڈ کا ایک لحظہ مین لقمہ کرلیتی ہے
وہ سوامین بھگت کے بس ہوکر گرسنگی اور سیری ظاہر کرتا ہے سورداس جی موصوف نے ایک اشلوک کے
مقطع مین بیان کیا کہ بھگوت بھگتون کی پاپوش کا محافظ خطاب مجکو ملے کسی سادھو نے واسطے
امتحان کے سورداس جی سے کہا کہ ہم مدن موہن جی مہاراج کے درشن کر آوین ہماری پاپوش کی نگہبانی
کرتے رہو سورداس جی نے بکمال خوشی پاپوش سادھو کی اپنے ہاتھ مین اٹھالی اور کہنے لگے کہ آجتک
اس باب مین جمع خرچ زبانی تھا لیکن آج آرزو برآئی کہ یہ خدمت میرے نصیب ہوئی گسائین جی نے
چند دفعہ آدمی واسطے طلب کے بھیجا نہ گئے اور عرض کیا کہ بعد چند سیوا سادھو کے حاضر ہونگا گسائین جی
اور سادھو اس اعتقاد سے کمال خوش ہوئے سندیلہ کے صوبہ سے تیرہ لاکھ روپیہ تحصیل ہوکر آیا سب
سادھو سیوا مین خرچ کردیا اور کچھ خوف محاسبہ اور بادشاہ کا نہ کیا اہلکاران بادشاہی جب واسطے لینے
روپیہ کے آئے تو صندوق سنگریزون سے بھر کر ہر ایک صندوق مین ایک ایک پرچہ ڈالدیا اسمین
یہ لکھا تھا ـ تیرہ لاکھ سندیلہ مین اوپجے * سب سادھن مل گٹکے * سورداس مدن موہن جو
آدھی رات کو سٹکے * اور ہر ایک صندوق پر اپنی مہر کرکے آدھی رات کو بھاگ گئے صندوق مذکور جب
کھولے گئے تو سنگریزہ برآمد ہوئے بادشاہ نے پرچہ کا مضمون پڑھکر فرمایا کہ گٹک یعنی کھانا تو خوب ہوا لیکن
سٹک یعنی بھاگ جانا اچھا نہوا اور بدریافت سادھو سیوا اور فیاضی کے خوشنود ہوکر ایک فرمان مضمون
معافی قصورات اور خوشنودی سادھو سیوا اور واسطے حاضر ہونے حضور کے بھیجا سورداس جی نے
عذر لکھ بھیجا کہ اب عاملی اور صوبہ داری سے جاروب کشی اور کوچہ گردی سری بندابن کی ہزار گونہ
شرف رکھتی ہے ٹوڈرمل دیوان نے عرض کیا کہ اگر اسیطرح لوگ مالواجب سرکار کا خرچ کرکے بھاگ
جاوینگے تو بالکل انتظام جاتا رہیگا حکم واسطے گرفتاری کے جاری کرایا و زندان مین بھیجدیا

سورداس جی نے ایک دوہرہ لکھکر بادشاہ کے پاس بھیجا اسمین بادشاہ کی تعریف اور قید کا تشدد
اور اپنا حال مختصر حروف مین لطیفہ کے ساتھ لکھدیا تھا بادشاہ نے اسیوقت رہا فرمایا بعد رہائی
برندابن آکر سری برج کشور جی کے دھیان اور تصور مین مگن رہے + کتھا

स्वामी अग्रदास

سوامین اگرداس جی چیلہ کرشنداس پیاہاری کی تیسری پشت مین رامانند جی کے پرم بھگت ہوئے
اور چونکہ انکی سنیہ رامادھرج اپاسنا مشہور و معروف ہی گو کتھا سے کوئی چرتر مادھرج اور سرنگار کا
معلوم نہوتا ہو اس واسطے اس نشتھا مین مندرج کیا ایسے بھجن آنند تھے کہ ایک پل و لحظہ بھی بلا
بھگوت بھجن و تصور نہین گذرتا تھا صبح سے آٹھ پہر موافق قاعدہ بھگوت بھگتون کے آچار اور
کریا سے سری سیتا پت اودھ بہاری کی سیوا اور سمرن مین رہتے اور اپنے بھجن امرت کی برکھا سے
سبکو ایسا آنند دیتے کہ جسطرح ابر کی سب پر نظر برابر ہوتی ہی سدھا ایسے ہوئے کہ نابھا مصنف بھگت مال
جنم کے اندھے کو از سر نو بینائی عطا فرمائی اور سمندر سے ڈوبتا ہوا جہاز بچایا کہ یہ دونون حال دیباچہ مین
مندرج ہوئے سری جانکی مہارانی کے ساکھیات درشن پائے بیراگ اسقدر تھا کہ سب کارخانہ دنیا کے
ترک کرکے گلتا جی مین کہ متصل امیر کے واقع ہی بھگوت بھجن مین مشغول ہوئے باغ کو آرامگاہ جا کے
(गलताजी)
سیر اپنے سوامین کا سمجھکر خود جھاڑو بکشی اور صفائی اسکی کیا کرتے حالانکہ صدہا باغبان اور
مثل نابھا وغیرہ چیلہ موجود تھے لیکن کسیکو اپنی سیوا مین شریک نہ کرتے ایک روز بعد درستی اور صفائی
برگ وغیرہ اٹھاکر باہر ڈالنے کو گئے تھے مہاراجہ مانسنگہ والی امیر واسطے درشنون کے آیا سوامی جی
ہجوم دیکھکر باغ مین نہ گئے اور بیرون از باغ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ رہے جب دیر گذری تو
نابھا جی گئے اور ڈنڈوت کرکے پریم مین بھرے ہوئے کھڑے ہو رہے کچھ عرض نہ کر سکے راجہ موصوف
دیر تک منتظر تشریف آوری کا رہا آخر جہان سوامین جی بیٹھے تھے وہان گیا اور درشن کرکے شرف اندوز
قدمبوسی کا ہوا مطلب سوامین کا اندر نجانے سے یہ تھا کہ اس درخت کے نیچے خاص و عام کو برابر
درشن ہونگے اور مکان پر خاص لوگون کی باریابی ہوگی عوام محروم رہینگے علاوہ ازان یہ بھی خیال کیا
کہ دولتمندون کی جسقدر صحبت کم رہے اسیقدر بہتر ہی سو درخت کے نیچے تو بسبب خاک وغیرہ کے
راجہ تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا جاویگا اور پھر نہ آویگا اور مکان پر جانے سے نہ معلوم کتنی دیر مین جاوے اور
بھجن مین خلل رہے + کتھا

कील्हस्वामी

سوامین کیلہ جی چیلہ کرشنداس پیاہاری کے مادھرج اور
سرنگار اپاسک پرم بھاگوت سوامین اگرداس جی کے گربھائی ہوئے در ذات سری رگھنندن سوامین کے
چرن کملون کے دھیان مین مگن رہتے تھے جنکا نیل جس اب تک تمام جہان مین مشہور ہی بھگوت بھجن مین

سور بیر اور رسانگھ جوگ کے اصل مطلب کے جاننے والے ہوئے مثل بھیکم تامہ کے وقت برنداون تھے
باوجود اس درجہ کے اخلاق و فروتنی کا یہ حال تھا کہ ہر ایک کو خود پرنام کیا کرتے تھے سمیر دیو نکے والد گجرات
مین منصب صوبہ داری پر معزز تھے جب اُنکا انتقال ہوا تو بان پر خبر سنکر پرم دھام کو چلے اوس وقت
کیلہ جی موصوف متھرا مین پاس راجہ بانسنگھ کے بیٹھے تھے بان کو دیکھکر اُٹھے اور ڈنڈوت کر کے کہا
کہ خوب ہوا خوب ہوا راجہ بانسنگھ نے پوچھا کہ کس سے یہ گفتگو تھی کیلہ جی نے اوّل تو چھپایا لیکن بعد مبالغہ
جو حال تھا بیان کر دیا راجہ موصوف نے ہرکارہ واسطے دریافت حال کے بھیجکر پرم دھام اور وقت وفات
سمیر دیو جی کا جو دریافت کیا تو مطابق پایا ڈنڈوت کری اور معتقد ہوا ایک دفعہ کیلہ جی بھگوت پوجن
کرتے تھے اور پٹیاری پھولونکی پاس رکھی تھی اسمین واسطے پھول لینے کے جو ہاتھ ڈالا تو سانپ نے
انگلی مین کاٹا کیلہ جی نے جانا کہ یہ سانپ سیر نہین ہوا اسکو کہا کہ پھر کاٹ چنانچہ تین دفعہ کٹوایا اور مطلق
زہر کا اثر نہوا جب پرم دھام کو جانیکا ارادہ کیا تو بھگوت بھگتون کا سماج کیا اور بعد دیتین اور سنگ
آنکے سماج مین دسوین دروازہ یعنی تارک سرکی راہ پران تیاگ کیے کہ جوگی جن بھی یہ حال دیکھکر متعجب ہوے
اور سب بھگتون کو اعتقاد ہوا ۔ کتھا गोपालभट्ट گوپال بھٹ پیر بلنگیٹ بھٹ چیلہ سرکرشن چیتن
مہاپربھو کے پرم بھاگوت ہوئے ادھر اودھر نگا یا آپنا مین ایسے لگے ہوئے تھے کہ برندابن مین
اس امرت اور رس کا لطف اور مزہ اُنکو ہی نصیب ہوا جنکی بدولت ہزار ہا کو بھگوت کی پراپتی ہوئی بھاگوت
دھرم کے رواج دہندہ اور بھگوت بھگتی کے روپ ہوئے سوائے صواب کے کسی کا عیب خیال مین نہ گذرا
ملک مال کو ترک کر کے برندابن مین باس کیا اور ہمیشہ رس رہس اور پرم سو بھاؤ جگل کشور مہاراج مین مگن
رہتے تھے بھگوت بھگت بھاون مہاراج اُنکی بھگتی اور سیوا سے ایسے تابع مین تھے کہ ازبس خوش ہوکر
سالگرام سے مورتی روپ اپنا ظاہر کیا یعنی اُنکو بروقت سیوا اور پوجن سالگرام جی کے خیال ہوا کہ جسطرح
بھگوت کا سرنگار تصور مین کیا جاتا ہے اگر ظاہر مین بھی اسیطرح ہوا کرے تو خوب ہو بھگوت نے اپنے
بھگت کی تمنا پوری کرنے کے واسطے سالگرام جی سے مورتی اپنی پرم سو بھاؤ مان مع لکھ سدری پربھاشی کو
ظاہر کری بھٹ جی نے مندر مین براجمان کر کے نام رادھا رون جی کے نامزد کیا کہ برندابن مین مشہور
و معروف ہے اور نشان نصفی حصہ سالگرام جی کا زیر پلے اور نصفی کا کمر پر موجود ہے بعد اس کے بھٹ جی
سرنگار و سیوا اور راگ بھوگ وغیرہ مین مصروف ہوئے اور فیض عام واسطے تمام جہان کے ہو گیا ۔
کتھا केशवभट्ट کیشو بھٹ کاشمیری براہمن ایسے پرم بھگت ہوئے کہ لوگون کو عذاب اور
گناہون سے چھڑا کر بھگوت سنگھ کر دیا جہان بھٹ جی کی جہان مین مشہور و معروف ہے کہ بھگتی کے

کلہاڑے سے دیگر دھرموں کے درختون کو کاٹ کر بھگوت دھرم کو جگت مین مشہور کیا بھٹ جی
موصوف کو نمارک سنپرداوالون نے اپنے شجرۂ خاندان مین داخل کیا ہی اور از روے انکی کتھا کے
ہدایت ہونی سرکرشن چیتن سے کہ وے مادھ سنپردا مین تھے ظاہر ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ انکو
اُپدیش بھگوت بھگتی کا سرکرشن چیتن سے ہوا اور بسبب صغیر سنی انکے کہ ہفت سالہ تھے چیلے
انکے نہوئے نمارک سنپرداوالون کے سیوک ہوئے جسطرح سے بھگوت بھگتی اختیار کری انکا حال
یہ ہی کہ یہ بھٹ جی بڑے پنڈت تھے ہزارون پنڈتون کو مباحثہ اور مناظرہ مین لاجواب اور فتح کیا
جب دگ بجے کرتے ہوئے مع صدہا پنڈت اور شاگردون کے ندیا سانتی پور مین پہونچے تو وہان کے سبہی
سب پنڈت خوفناک ہوئے سرکرشن چیتن جی نے خیال فرمایا کہ اس شخص کو کمال غرور اپنی پنڈتائی
کا ہی وہ غرور دور کرنا چاہیے اسواسطے بھٹ جی کے پاس آئے اور بشیرین زبانی وملایمت کہا کہ آپکا
علم اور جس تمام زمانہ مین مشہور ہی کچھ مجکو بھی سنا کر فیضیاب کرو بھٹ جی نے جواب دیا کہ ہنوز طفل ہو
اور علم بھی حاصل نہین ہوا ایسے کلمات بیباکانہ داخل گستاخی ہین لیکن ہم تمہاری خوشکلامی سے
راضی ہین اسواسطے جو کچھ کہو وہ سناوین فرمایا کہ گنگاجی کا سروپ بیان کرو بھٹ جی نے چند اشلوک
مصنفہ خود سنائے سرکرشن چیتن جی کو فوراً یاد ہوگئے بلکہ پڑھکر سنا دیے اور فرمایا کہ معنی اور جو عیب
وصواب نہین ہی بیان کرو بھٹ جی نے جواب دیا کہ میری شاعری مین عیب کب ممکن ہی سرکرشن چیتن جی نے
فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا اگر اجازت ہووے تو مین عیب وصواب ومعنی بیان کرون چنانچہ بیان کرنا
شروع کیا اور ایسے معنی کیے کہ بروقت تصنیف بھٹ جی کے وہم وخیال مین بھی نہین گذرے تھے
اور جو جو عیب وصواب تھے وہ بھی ایسے مفصل ظاہر کیے کہ بھٹ جی کو جواب نہ آیا سرکرشن چیتن تو
اُسیوقت اپنے مکان کو چلے آئے اور بھٹ جی نے نادم ہوکر بوقت شب سرستی جی کا دھیان کیا
سرستی جی تشریف لائین بھٹ جی نے عرض کیا کہ تمام جہان کو فتح کراکر ایک طفل سے شکست دلائی
مجھسے ایسا کیا قصور ہوا تھا سرستی جی نے جواب دیا کہ سرکرشن چیتن جی بھگوت اوتار اور میرے مالک ہین
میری کیا تاب وطاقت ہی کہ انکے مقابلہ پہ گفتگو کر سکون اور تمہاری کمال خوش نصیبی ہی کہ انکے درشن ہوے
یہ فرماکر سرستی جی تو انتردھیان ہوئین اور بھٹ جی سرکرشن چیتن کی خدمت مین آئے دست بستہ عجز و
انکسار کرکے عرض کیا کہ مجھ ہدایت ہو سرکرشن چیتن جی نے فرمایا کہ بھگوت بھگتی اختیار کرو اور ہندہ
کسی پنڈت کے ساتھ بحث مناسب نہین بھٹ جی نے قبول کیا اور جو پنڈت ہمراہ تھے سبکو رخصت
کرکے بھگوت بھگت ہوگئے پھر کشمیر اپنے وطن مین گئے اور کچھ روز وہان رہے متھراجی سے

خبر پہونچی کہ مسلمانان نے بسرانت گھاٹ پر ایسا جنتر لگا دیا ہی کہ جو کوئی اُسطرف گذرتا ہی اُسکی سُنت
خود بخود ہو جاتی ہی اور مسلمان زبردستی اُسکو اپنے مذہب مین ملا لیتے ہین بھٹ جی بغور استماع
اِس خبر کے کشمیر سے چلے اور مع ایک ہزار اپنے چیلون کے متھرا مین تشریف لائے اور اُول بسرانت
گھاٹ پر گئے حرامزادگان نے حسب دستور دیگر اشخاص کے بھٹ جی سے بھی کہا کہ برہنہ ہوکر
ہمکو دکھاؤ بھٹ جی نے اُنکو خوب مارا اور جنتر کو توڑکر جمنا جی مین ڈالدیا وے لوگ صوبہ کے پاس
فریادی ہوئے چونکہ سب شرارت بحمایت صوبہ کے تھی اُسنے اپنی فوج واسطے مدد کے بھیجی بھٹ جی
اُس فوج سے ایسا لڑے کہ اکثرون کو قتل کیا اور بعض کو دریا مین غرق کردیا اور کچھ بھاگ گئے اِس
معرکہ کا حال ایک شاعر نے مفصل لکھا ہی اُس سے معلوم ہوا کہ بھٹ جی نے بھگوت تیج کا آرادھن کرکے
ایسی آگ برسائی کہ سب دُشٹ عاجز ہوگئے اور قاضی و صوبہ وغیرہ آکر قدمبوس ہوئے بعدش یہ چرتر
کیا کہ سب مسلمانون کے جسم پر علامات ہنود معلوم ہونے لگے وہ لوگ یہ کرشمہ دیکھکر زیادہ معتقد
ہوئے اور سب نے دست بستہ غلامی قبول کرکے امان چاہی بھٹ جی نے سب ہنود برج کو جمع کیا
اور اکثر جگہہ خود تشریف لیگئے سبکو مسلمانون سے بیخوف کردیا اور بھگوت بھگتی کا رواج دیا + کبتا
बनवारीजी بنواری جی بھگوت بھگتی کے رنگ مین رنگین اور مادھرج اور سرنگار رس کے رشک
اور بھجن کے مجسم ہوئے خوشگوئی و شعر فہمی و لطیفہ سنجی مین ازبس عاقل اور فہیم و ہوشیار سار یعنے
حقیقت و اسار یعنی بالعکس از حقیقت کے بچار مین پرم ہنسون سے بھی گوے سبقت لیگئے
سداچارج یعنے نیک دھرم جو بھگتی کے ہین اُنکے کرنے والے صابر و شاکر اور سب پر رحم کرنے والے
सदाचार ہشیار ہسرون کے دانا پنڈت اور دس طرحکی بھگتی کے عمل مین ساودھان ہوئے اُنکے درشنون سے
ہی لوگ پوتر ہوتے تھے اور اگر کسی سے گفتگو ہوئی تو اُسکے پوتر اور بھگت ہوجانے مین کچھ شک ہی
نتھا چترپرج بھوکھن سکھدام کی آلاپ مین ازبس تیز تھے + کبتا
आलाप
यशवन्तजी جسونت قوم راجپوت راٹھور بھگوت بھگتی مین ساودھان اور جملہ قواعد بھگتی کے عامل ہوئے بھگوت بھگتون سے
ایسی محبت صادق تھی کہ تکلف نزدیک نہین آتا تھا دست بستہ کشادہ پیشانی اور کمال فرحت سے
اُنکی خدمت مین بیک پا ایستادہ اور ہر وقت متمنی رہتے تھے کہ کسی سیوا کے واسطے اجازت ہو
سری بندابن مین مستقل باس کرکے اور سری رادھا بلبھ لعل کے چرتر اور بہار لیلا مین دلکو لگا کر دن رات
بھگوت کے سرنگار اور مادھرج کے چنتون مین رہتے تھے سب دھرمون کا سار جو نودھا بھگتی ہی
اُسکے مخزن اور رہت گوپی کی دولت سے دولتمند ہوئے اور بھگوت پریم مین ایسے ہوئے کہ اکثر بیخبر

وہ بحیس ہوجاتے تھے + کبتھا **कल्याणदास** بھگوت کی بھگتی اور بھلائی اور سب گنون کی
باریک فہمی جہان مین کلیان داس کے حصہ مین آئی نول کشور برج چند مہاراج کے پریم مین مگن
رہتے تھے اور جسطرح دریا و نہرات جاری رہتا ہو اسیطرح انیہ اور مستقل دل کی توجہ ہر وقت و
ہر لحظہ مادھرج اور سرنگار کے تصور مین رہتے تھے شیرین کلام ایسے تھے کہ خواہ نخواہ سامعین
کی طبیعت خوش ہوکر گرویدہ ہوجاتی تھی پر آبکاری رائم اور بچار روان ہوئے اور اہل مصنف نے
جو یہ لفظ لکھے ہین کہ من کرم بچن سے روپ بھگت کی چرن رج کے اپاسک تھے اُسکے معنی یہ معلوم ہوتے
ہین کہ روپ براور سناتن جو بھگت ہین اُنکی چرن رج کے اپاسک یعنی چیلہ تھے یا روپ یعنی مادھرج
اپاسک جو بھگت اُنکے اپاسک تھے یا روپ یعنے مادھرج اور بھگوت بھگت دونونکے اپاسک تھے
+ کبتھا **करी हरिदेव विख्यात कन्हरदास** کرن ہردیو معروف کنہر داس جی ساکن تورنہ بھگوت
بھگت اپنی آتما مین آنند کرنے والے اور جو آئندہ شدنی ہو اُسکو جاننے والے سری کرشن بھگتی کے
قائم کرنے والے براہمن کل مین مثل آفتاب کے حلیم اور مستقل مزاج سب گُنون کی کھان ہوئے
بھگوت بھگتون کو اپنا سربس جانکر محبت سے سیوا اور خدمت کرتے تھے پارچہ و اشیا خوردنی
و نوشیدنی وغیرہ جو کچھ جس کسیکو مطلوب ہوتا تھا بصفائی و اعتقاد دل دیتے تھے سوبھا رام
جی سے انکو فیض ہوا سرنگار اور مادھرج بھاو کے مجسم تھے اور سب مخلوقات پر برابر نظر
عنایت کی رکھتے تھے + کبتھا **लोकनाथ.** لوکناتھ جی کو بھگوت مین پریم اور عشق اسقدر تھا
کہ جسقدر پارشدون کو ہو سری کرشن چیتن جی کے چیلے تھے اور پریا پریتم کے خیتون اور چریترون
مین ہر وقت اور ہر لحظہ ایسے مگن رہتے تھے کہ اگر ایک دم اور لحظہ بھی بھگوت سروپ کا دھیان
نکرتے تو مضطرب ہوجاتے سری مدبھاگوت کا گان اور کیرتن جان سے زیادہ عزیز تھا اور جو
کوئی بھگوت کے راس چریتر کا بھجن اور کیرتن کرتا تو اُسکو اپنا دوست جانتے تھے اور اُسکو
ہی رشتہ دار ایک دفعہ بر سر راہ جاتے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بھگوت چریترون کا کیرتن
کرتا ہو اُسکو رشک اور پریم جانکر بے اختیار اُسکے قدمون مین پڑے اور اس چریتر سے
دیگر اشخاص کو ہدایت بھگوت کے پریم اور بھگتی کی فرمائی + کبتھا **मानदास.** مانداس جی
پریم بھگت پر آبکاری دیاوان سوسیل ہوئے سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین
محبت اور بھگتی انیہ تھی جانکی جیون مہاراج کے جو چریتر رامائن اور ہنومان ناٹک
اور دیگر رامائنون مین پوشیدہ لکھے ہین اُنکو مانداس جی نے بھاکھا مین اس لطف شاعری سے

بیان کیا کہ ہر ایک کو مرغوب اور فائدہ بخش ہر دو جہان کے ہین اگرچہ جملہ ۹ رس کہ جنکا حال دیباچہ مین مندرج ہوا اپنے گرنتھ مین مفصل بیان کیے لیکن بھگوت کا سرنگار اور مادھرج رس ایسا لکھا کہ جسکے پڑھنے اور سننے سے بالضرور بھگوت سروپ مین طبیعت لگ جاتی ہی اور جو تو امعدہ سرنگار کے سری کرشن چرتر مین آپ اسکون نے بیان کیے ہین اُسیطرح رام چرتر مین ماند اس جی نے بیان کیے + کتھا कृष्णदास. کرشنداس جی پرم بھگت اور پنڈت ہوئے سری گوبند چند مہاراج کے روپ مادھری اور سرنگار مین مگن ہوکر اُسکے رس مین شب و روز مست رہتے تھے بھگوت سیوا ایسی محبت سے کرتے کہ سیوا کا روپ ہو جاتے بھگوت بھگتون کو اقسام اقسام کے بھوجن اور پرساد دیا کرتے اور جو کوئی سادھو انکی سنپردا کا ہوتا تو اُسکے ساتھ کمال شوق سے ملا کرتے بھگوت چرترون کی کیرتن اور سروپ کے چنتون اور انبھو مین अनुभव ایسے مسرور اور محو رہا کرتے تھے کہ بیان اُسکا غیر ممکن ہی

نشٹھا ہشتم در تعریف و مہان باتسل و بیان کتھاء بھگت اُپاشکان این نشٹھا वात्सल्य

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کے اندر دھنش ریکھا کو ڈنڈوت کرکے ہری اوتار धनुष کو پرنام کرتا ہون کہ جگ کے واسطے وہ روپ ظاہر کرکے تشریف لائے اور اُسکو گراہ سے چھڑایا باتسل نشٹھا وہ ہی کہ اپنی زبردستی سے بھگوت کو کھینچکر اُپاسک کے دلمین مقیم کردیتی ہی اور ہرگز ایسا نہین ہوتا کہ اس نشٹھا کے ذریعہ سے اُپاسنا کرنے والے کو بھگوت حاصل نہون سبب یہ ہی کہ بھگوت کا حاصل ہونا اوپر محبت دلی کے ہی سو اس نشٹھا سے جلد اور بسہولیت محبت پیدا ہو جاتی ہی کہ اور کسی نشٹھا سے اسقدر جلد نہین ہوتی ظاہر ہی کہ محبت صادق صرف والد کو نسبت اپنی اولاد کے ہوتی ہی اور بیٹا کیسا ہی بدصورت اور بے تمیز ہو لیکن والد کا لخت جگر اور نور بصر ہی بس اگر وہی محبت بھگوت مین لگائی جاویگی تو کسواسطے جلد تر بھگوت حاصل ہوگا علاوہ ازان بالکون کے چرترا ایسے دلچسپ ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت لگ جاتی ہی اور ہر ایک نے دیکھا ہوگا کہ کسی کا لڑکا تماشے اور توتلی باتین کرتا ہی اور خوبصورت بھی ہی تو غیر شخص راہ چلتے اُسکا تماشا دیکھکر خوش ہوتے ہین اور کھلاتے ہین اور وہ لڑکا دل مین سماجاتا ہی بس وہ پورن برہم سچدانند گھن کہ جسپر خوبصورتی اور تماشے و دیگر چرتر بالکونکے ختم ہین اس نشٹھا کے ذریعہ سے ارادھن کیا جاوے تو کسواسطے جلد تر از جلد دلمین نہ سمایگا

قطع نظر ازین محبت ہر چیز کی کسی نہ کسی خوف سے ہوتی ہی اور جب وہ خوف نہین رہتا تو محبت بھی کم ہو جاتی ہی اور پیشر کی محبت بلا کسی خوف کے خود بخود جذبۂ دل سے ہوتی ہی اور اسیواسطے اسکو پایداری ہی درینصورت ثابت ہوگیا کہ اگر اس نشٹھا کے ذریعہ سے طبیعت بھگوت مین لگیگی تو حسب تمثیل بالا ہرگز محبت مین کمی نہوگی اور روز بروز وہ محبت ترقی کو پہونچکر بھگوت پارایین کردیوگی جس مقام مین رس بھید کی بحث مندرج ہی تو وہان معتقدان نو رس نے باتسل نشٹھا کو ضمیمہ کرنا رس کا لکھا ہی اور بھگوت آپاشکان نے جو اُنکا جواب دیا اور تنقیح رسون کی کرہی تو کرنا کو ضمیمہ باتسل کا ثابت کر دیا سو دونون کے قول پر جو نگاہ کیجاتی ہی تو فہمید بھگوت آپاشکان کی صحیح اور درست ہی کسواسطے کہ رس اُسکو کہتے ہین کہ جس سے زیادہ لطف خاص اُس چیز کا کہ جسکو رس نامزد کیا گیا ہی اور کسی چیز مین نہو مثلاً بیر رس اسکو کہینگے کہ سب مدارج شجاعت کے جسپر ختم ہونگے اسیطرح یہان درباب رحم اصل رس اسکو کہنا چاہیے کہ جس پر رحم ختم ہو سو جو بخوبی تامل اور فکر کیا جاتا ہی تو رحم باتسل نشٹھا پر ختم ہی کسواسطے کہ کرنا اسکو کہتے ہین کہ دوسرے کا دکھ دیکھکر دل نرم ہو جاوے اور کرم خواہ مخواہ من سے اُسکے واسطے بن کریجاوے اور باتسل وہ ہی کہ کمال جذبۂ محبت سے بے تحاشا و بیساختہ رحم ہووے اور من بیچین کرم یکبارگی جذبہ اور کشش باطنی سے سب ایک طرف توجہ کرجاوین پس بغور خیال کرنا چاہیے کہ خاتمہ رحم کا باتسل پر ہوا یا کرنا رس پر اور دونون مین کرنا کا درجہ زیادہ ہوا یا باتسل کا واسطے سریع الفہمی کے ایک تمثیل یاد آئی سو لکھتا ہون ایک کوچۂ تنگ مین ایک طرف سے مویشی آتی ہی اور دوسری طرف سے ایک شخص اشنان کرکے آتا ہی اور ایسا شدید و پوتر ہی کہ کسیکو سپرس نہین کرتا اتفاقاً کسی کا لڑکا دو تین سالہ کھیل رہا ہی جب وہ مویشی نزدیک اُس طفل کے آئی تو وہ شخص کمال رحم سے پکارا کہ کوئی جلد آکر اس لڑکے کو اٹھالو اور خود بخوف نجس ہو جانے کے نہ اٹھایا چند قدم چلا تھا کہ شخص مذکور کا بیٹا بھی اسیقدر عمر کا راستہ مین کھیل رہا تھا اور مٹی و کیچ وغیرہ سے بدن اُسکا نجس ہو رہا تھا وہ مویشی اُس طفل کے نزدیک بھی آپہونچی وہ شخص بے تحاشا دوڑا اور کچھ خیال اُس طفل کی نجاست کا اور اپنی پاکیزگی وغیرہ کا نہ کیا فی الفور اُس طفل کو اُٹھاکر اپنے گلے سے لگا لیا اس تمثیل سے تمیز باتسل اور کرنا رس مین کر لینی چاہیے غرض اصل رس باتسل ہی اور کرنا اُسکا ضمیمہ ہی یہ اپاشنا سری دسرتھ نندن اور دھ بہاری اور نند نندن برندابن چندر کی مروج ہی اور ایسا الوکک

بھاو اس اُپاشنا والون کا ہی کہ تعریف اسکی نہین ہو سکتی بھگوت کو فرزند ارجمند اپنا مانتے ہین
اور اسیکو پورن برمہ سچدانند گھن پرماتما وکنٹھ کہیہ ایک قواعد اس اُپاشنا کے نشٹھ ہوا مین
اور بلبھ آچارج کی کتھا مین مندرج ہوئے اور بعض ساماں بہ آئندہ تحریر ہونگے مہمان اس اُپاشنا
اور اُپاسکان کی نگم واگم و برمعاد شیو بھی نہین کر سکتے اس ہت مند اپ پنچ کر کیا تاب طاقت ہے
کہ دم مار سکے اور فی الحقیقت کوئی کسطرح کہہ سکے کہ جو پورن برمہ انیک جنم تک باوجود ہزارہا
سادھن جوگیون کے من مین بھی نہین آتا وہ اُن اُپاسکان کے واسطے نر روپ ہوا اور پریم
انوپ بال چرتر انکو دکھلائے اور اب دکھاتا ہوا اور آئندہ دکھاویگا خود اسی پورن برمہ کو یہ نشٹھا
ایسی عزیز ہی کہ اپنے بھگتون کی طبیعت دیگر نشٹھاؤن سے پھیر کر اس نشٹھا کی طرف راغب
کر دیتا ہی کہ تصدیق اس امر کی بھاگوت اور رامائن سے بخوبی ہوتی ہی یعنے کوسلیا و نندرانی
و دیوکی و بسدیو کو چند دفعہ اپنی ایشرتا بھگوت نے دکھلائی جب اُنکی طبیعت اسطرف رجوع ہوئی
تو خود بھگوت نے اُسطرف سے انکی توجہ دل کو برگشتہ کرکے طرف بال چرترون کے متوجہ کر دیا
اور پریم آنند دیا اگر بھگوت کو یہ نشٹھا بہ نسبت دیگر نشٹھاؤن کے زیادہ تر عزیز نہوتی تو کیون
ایسا کرتے اور انکی طبیعت طرف بال چرترون کے کسواسطے راغب کر دیتے بلکہ واسطے پختہ
کر دینے بھاو اپنے بھگتون کے اب بھی اس قسم کے چرتر اپنے بھگتون کو دکھلا دیتے ہین چنانچہ
ملاحظہ کتھا بٹھل ناتھ و گرنتھ داس و کرمان بائی وغیرہ سے ظاہر ہی اور عرصہ قلیل کا ذکر ہی
کہ ایک گسائین نام اُنکا یاد نہین بلبھ کل مین پریم بھگت باتسل اُپاسک ہوئے ایک دفعہ
منہاری واسطے چوڑی پہنانے کے اُنکے گھر کی عورتون کو آئی جب گسائین جی قیمت دینے
لگے تو منہاری نے کہا کہ مین نے سات لڑکی اور بہو وغیرہ عورات کو چوڑی پہنائی ہین گسائین
جی نے جواب دیا کہ ہمارے گھر چھ عورت مع لڑکی اور بہو کے ہین اس تکرار مین منہاری بلا لینے
قیمت کے چلی گئی رات کو رادھکا مہارانی نے گسائین جی کو خواب مین کہلا بھیجا کہ کیا مین تمہاری
بہو نہین ہون کہ جو میری چوڑیون کے دام منہاری کو نہین دیتے پس دیکھنا چاہیے کہ بھگوت
کیسے پریم منوہر چرتر کرکے اپنے بھگتون کے بھاو کو پختہ کر دیتے ہین غرض یہ باتسل نشٹھا
واسطے جلد ملنے بھگوت کے پریم سار و خلاصہ و تتو سب نشٹھاؤن کا ہی دیباچہ مین مندرج
ہوا کہ ہر یک رس چار سامان یعنے بھاو انوبھاو ستوک سنچاری سے ظاہر ہوتا ہو سو اس
باتسل رس مین منجملہ سامان اول کے پورن برمہ پرماتما اچیت انت سچدانند گھن سری

رگھنندن سوامین یا نند نندن مہاراج تین برس سے سات برس تک عمر والا نازک بدن نوسلے
بچن شیام سندر سروپ سر پر چھوٹا سا مکٹ جسم نازنین مین باریک کرتہ زردوزی بیٹھے اور گوڑے سے
مغرق کانون مین جھومکہ اور چھوٹے چھوٹے کنڈل گوروچن کا تلک پیشانی پر بلاق ناک مین
نقطہ سیاہی کا رخسار پر آنکھین شوخ اور چنچل گلے مین کٹھلا و تعویذات و ناخن شیر ہاتھون
مین کڑہ و پہونچی چرن کملون مین گھونگھرو تشیا النبین ہے اور کوشلیا مہارانی و نند و جسودھا
وغیرہ آشیرباد لتین اور از بس چنچلتا و چپلتا کہ کبھی ماتا کی گود مین اور کبھی کھلونون کی طرف نگاہ طلب
کبھی جانورون پر نظر اور کبھی کھانے کا خیال اور کبھی کسی چیز کی طلب مین استبداد اور
کبھی توتلی گفتگو سے کچھ پوچھنا اور کبھی پلنگ کو پکڑ کر کھڑا ہونا اور کبھی ماتا کی انگلی پکڑ کر چلنا
سیکھنا کبھی ناچنا کبھی آنگن مین اپنے یارون اور بھائیون کے ساتھ کھیلنا و علی ہذا القیاس
دیگر ہشیار چیتر اشنان کرا کے سنگار کرنا کھلونہ وغیرہ بال چیتر کے تیار و موجود رکھنا سب طرح کے
کھانے کھلانا پیار کرنا لاڈ لڈانا گود مین لیکر سیر کرانا آشیرباد دینا اور اسی قسم کے دیگر اتھاہ
ساز و سامان کا تصور سب منجملہ بھاو یعنے سامان اول و انوبھاو سامان دوم کے ہین
سامان سوم یعنے آٹھ ساتوک سب اس رس مین عمل کرتے ہین اور منجملہ بھی وسبھچاری یعنے
سامان چہارم کے دس حالت اس رس مین عائد ہوتی ہین یکے تپش دل دوم لاغری
سوم تغیر رنگ چہارم دل برداشتگی از جملہ امور دنیا پنجم بے استقلالی ششم بیحسی و حرکت
ہو جانا ہفتم بیماری ہشتم دیوانگی نہم غش دہم موت اور اس رس کا استہائی بھاو وہ ہے
کہ توجہ دل ہر دو جہان کی کل خیالات کو چھوڑ کر اور یکسو ہو کر شب و روز بلا تزلزل بھگوت کے
سروپ اور محبت مین مستقل ہو جاے اور کسی طرح کسی اور کی طرف نجاے ہے رگھنندن
ہے دین بتسل ہے پرنت آرت بھجن ہے پتت پاون ہے دین بندھو ہے کرپا سندھو مہاراج جبتک
प्रणतार्ति भंजन
جو شکایات اس دل کی عرض کری تو ایک فضول امر معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ ان شکایات سے
کبھی بھی کچھ حاصل نہوا اور نہ اس دل کمبخت نے کچھ سنا اور نہ کچھ مانا اگر آس کرپا اور عنایت
کا کہ جسکی بدولت اجامیل اور گج اور گنکا اور وحشی اور طیور وغیرہ بلا کسی سادھن و بھجن کے
ایک لحظہ مین پرم پد کو پہونچکر قید موت و حیات سے چھوٹ گئے امیدوار ہو کر عرض
معروضات خدمت مین جناب بندگان والا کے کیا کرتا تو آپکے برد اور رحم سے
کب ممکن تھا کہ میرا حال ایسا ہی رہتا اور یہ دل کمبخت میرے اختیار مین نہو جاتا

سو اب آسی کرپا اور عنایات کا امیدوار ہوکر عرض رسا ہون کہ جسطرح ممکن ہو ایسی نظر خاوندی کی ہووے کہ سروپ مندرجہ ذیل یا بالا یا مصرعہ اخیر دیباچہ شب و روز بلا تزلزل میری آنکھون مین بسا رہے

کبت سویا

کب ہین سسں مانگت آر کرین کبھون پرت بنب نہار ڈرین

کبھون کرتال بجاے کے ناچت مات سبے من مود بھرین

کبھون رس مار کہین ہٹھ سون پن لیت وہی جہ لاگ ارین

اودھیش کے بالک چار سدا تلسی من مندر مین بہرین

कबहूं शशि मांगत आर करैं कबहूं प्रतिबिम्ब निहारि डरैं।
कबहूं करताल बजाय कै नाचत मातु सबै मन मोद भरैं।
कबहूं रिसआइ कहैं हठ सों पुनि लेत वही जेहि लागि अरैं॥
अवधेश के बालक चारि सदा तुलसी मन मन्दिर में विहरैं॥

کبت دیگر

تن کے دت شیام سرورہ لوچن کنج کی کوملتائی ہرین

ات سوبھت دھو سر دھور بھرے چھب بھور انگ کے دور دھرین

तन की दुति स्याम सरोरुह लोचन
कंज की कोमलताई हरैं।
अति सोभित धूसर धूरि भरे छवि
भूरि अनंग कि दूरि धरैं॥

دمکین دتیان دُت دامنی جیون کلکین کل بال بنود کرین

چمکین چھوٹے چھوٹے دانت روشنی بجلی جسطرح کلکاری نمک آنند مراد از ...

اودھیش کے بالک چار سدا تلسی من مندر مین بہرین

معنی اس تک یعنے مصرع کے مطابق معنی مصرع چہارم کبت بالا ۱۲

کبت دیگر

ونت کی پنگت کُند کلی ادھر آدھر پلو کھولن کے

چپلا چمکین گھن بیچ جکین چھین موتن مال امولن کے

گھونگھراری لٹین لٹکین مکھ اوپر کُنڈل لول کپولن کے

نیوچھاور پران کرے تلسی بل جاؤن للا ان بولن کے

کبت دیگر

دو ہنے کے سہیں دا منو من للا کی للت لنای کبہ کہا ہین

کبہون کلک دہاے نند کے رنگنائی کر اُچکاے لکھ توتری بانہین

दमकैं दंतियां दुति दामिनि ज्यौं किलकैं कल बाल विनोद करैं ॥

अवधेश के बालक चारि सदा तुलसी मन मन्दिर में विहरैं ॥३॥

छनकि पगन छुद्र घंटी अधराधर पल्लव खोलन की ॥

चपला चमकैं घन बिज्जु ज्यौं मणि मोतिन माल अमोलन की

घुंघरारि लटैं लटकैं मुख ऊपर कुण्डल लोल कपोलन की ॥

निवछावरि प्रान करैं तुलसी बलि जाउं लला इन बोलन की

तोहन की सोंहै वामन मोहन लाल की ललित [illegible] कहतें

कबहूं किलकाय [illegible] नंद के निकट [illegible] उचकाय [illegible]

ताकैं ब्रजरानी मह्या कौतुक सियानी देव बानी
सुरजनत चलैया लै उमा कहैं ॥ ४ ॥

تاکہین برج رانی مہا کوتک سرانی دیوبانی مرد سنت بلیابی آن کہین

اوٹ ہوی گیا کی اللہا بلکیا دی کی جسودت میا سون کہیا جب تاکہین

کتھا کوشلیا مہان اور بھاگ کی بڑائی اور بھگتی بھاؤ پریم پوتر کوشلیا مہارانی کا جو بیان کرسکے ایسا اس برہمانڈ مین کون ہوا اور ہوا اور ہوگا اور انصاف شرط ہی کہ کسطرح کسی سے بیان ہو کہ جسکو بعض نرگن نرآکار نرنجن اور بعض گولوک نواسی اور بعض بیکنٹھ ناتھ اور بعض ساکیت بہاری اور بعض چھیر ساگر باسی اور بعض پریم تتو اور بعض پریم جیوت وعلی ہذا القیاس دیگر شاستر والے موافق اپنی فہمید اور قیاس کے بیان کرتے ہین اور پار نہین پاتے جسکی مایا بیشمار برہمانڈون کے برہما شیو وغیرہ کو ریکر پھر ناس کر دیتی ہے اور جو سب بید اور شاستر ونکا سار ہی اور اپنے بھگتونکا سربس اور آدھار ہی پورن برہم پرماتما سچدانند گھن جس کو شلیا کی بھگتی کے بس ہو کر اور پریم منوہر روپ دھارن کرکے ظاہر ہوا ایسے حرتر پوتر انکو دکھلائے کہ جنکو سنکر مہا پاپی اس سنسار سمدر سے پار ہوتے ہین پس کوئی کسطرح مہان ایسی کوشلیا جی کی بیان کرسکے مہاراج ادھراج دسرتھ جی کا بیان ذکر ہوا کہ پہلے جنم مین مہاراجہ موصوف سوانبھومن اور کوشلیا مہارانی ست روپا تھے اور انکو بھگوت کا بردان ہوا کہ تمہارا پتر ہوگا اوسوقت ست روپا نے اسقدر اور درخوست کری کہ مجکو گیان تمہارے سروپ کا بنا رہے بھگوت نے فرمایا کہ والدہ بھاو اور گیان دونون تمکو بنے رہینگے سو اس بردان کے موافق کوشلیا جی بھگوت کو سدہ سچدانند گھن پورن برہم اور اپنا پتر مانتی تھین چنانچہ جب بھگوت اوتار ہوا تو کوشلیا جی نے یہی سمجھا کہ وہ پرم آتمان جسکو جوگی جن سمادھی لگا کر دھیان کرتے ہین اور عقل و دل وغیرہ محسوسات کے ادراک سے باہر ہی وہی میرا پتر ہوا در بصورت مہیجد او آدا چارج باتسل آشنا کا کوشلیا مہارانی کو سمجھنا چاہیے ایک دفعہ مہارانی ممدوحہ بھگوت کو پالنے پر خواب کرا کر خود واسطے

پوجن کل دیوتا کے تشریف لیگئین بروقت پوجا کے بھگوت یعنی سری رامچندر مہاراج کو
دیکھا متعجب ہوکر وہان سے جو بمکان خوابگاہ بھگوت کے آئین تو وہان سوتا پایا پھر
پوجا کے مکان مین گئین تو وہان بھی بھگوت کو دیکھا غرض دو چار دفعہ کے آنے جانے مین
جو دونون جگہ بھگوت کو موجود پایا تو متفکر ہو خیال کرنے لگین کہ یہ کیا بات ہی بھگوت نے
فکر اور رنج دیکھکر اپنے سروپ اور اپنی مایا کے درشن ماتا کو کرائے کہ بیشمار برہمانڈ ہین
اور علیحدہ علیحدہ قسم سے سب برہمانڈونکی رچنا ہی اور سب مین سری رگھنندن سوامی
براجمان ہین لیکن بھگوت کا روپ مثل پیدایش برہمانڈونکی جدا جدا قسم کا نہین سب جگہ
یکسان اور برابر ہی برہما و شیو سدھ دیوتا و اسر وغیرہ استت کرتے ہین اور ایک گوشہ
مین وہ مایا کہ جو سب برہمانڈون کو بناکر پھر ناس کردیتی ہی خائف و ہراسان موجود ہے
کوشلیا جی یہ چرتر دیکھکر خوفناک ہوئین اور بیتاب ہوکر قدم پکڑ لیے بھگوت نے ہنسکر تسلی و
تشفی کری اور فرمایا کہ آئندہ تمکو میری مایا کبھی نہ ستاویگی اس چرتر سے بھگوت کی ہدایت
یہ ہی کہ جسکو میرا سروپ حاصل ہی اسکو مجھسے سوائے اور کون پوجنے کے لائق باقی ہی کسواسطے
کہ جس دیوتا مین جو ایشرتا وغیرہ ہی وہ سب میری دی ہوئی ہی اور وہ دیوتا مجھسے ہی متعلق ہی
پھر تو کوشلیا جی اسقدر بھگوت سروپ کے دھیان اور لاڈ لڈانے مین مصروف ہوئین کہ جسکا
بیان نہین ہوسکتا اور ایسا بھگوت کا روپ ظاہر و باطن مین سمایا کہ سوائے محبت اور سروپ بھگوت کے
مطلق خیال دوسرا نہ رہا چنانچہ جب رگھنندن سوامی بن کو تشریف لے گئے تو سروپ بھگوت کا
ایسا روبرو کوشلیا جی کے رہتا تھا کہ کبھی بن کو جانا معلوم نہوا جب کوئی یاد دلاتا تھا اسوقت
بن کا جانا معلوم ہوتا تھا اور بعد لحظہ کے پھر وہی حالت ہوجاتی تھی جب رگھنندن سوامی بعد
فتح لنکا واپس تشریف لائے اور کوشلیا مہارانی بدستور معہود کہ جسطرح پہلے آرتی بھگوت کی
کیا کرتی تھین آرتی کرنے لگین تو یہ معلوم نہوا کہ یہ وقت کونسا ہی آیا وہ ہی کہ رگھنندن سوامی
حسب معمول ہر روزہ آیا کرتے تھے یا وہ کہ چودہ برس کے بعد آئے ہین بلکہ یہ فکر ہوئی کہ اس لڑکے نے
رکھیشرونکا سا روپ کیون بنایا ہی اور جانکی مہارانی کا سروپ دیکھکر یہ خیال ہوا کہ دیکھو اس لڑکے
نے اپنا سوانگ تو رکھیشرونکا بنایا ہی تھا لیکن پیاری بہو کا روپ بھی ویسا ہی بنا لیا اسی وقت
سری جانکی مہارانی کو اپنے ساتھ اٹھالے گئین اور ابھوکھن وغیرہ سے سنگار کرایا جب
بھگوت کے راج سنگھاسن پر بیٹھنے کا سماج ہوا اور تمام زمانہ مین خوشی اور دھوم ہوئی تو کوشلیا

مہارانی کو یہ فکر ہوئی کہ بروقت راج تلک رکھیشر و دیوتا و اسر وغیرہ سب آوینگے اور میرا لڑکا اور
بہو پرم سکمار اور کومل اور منوہر ہین ایسا نہو کہ روپ کو دیکھکر کسی کی نظر لگ جاوے سو سمترا
وغیرہ رانی تو تیاری منگل و آرتی وغیرہ مین رہین اور خود کوشلیا مہارانی کو تا وقت کرنے آرتی
کے تلاش لوازمات دفعیہ نظر کی رہی غرض بروقت راج تلک جب آرتی کرنی شروع کری تو اوّل
واسطے بچانے نظر کے نقطہ سیاہی کا اپنے لڑکے اور بہو کے چہرہ پر لگایا تب آرتی کری اور روپ کو
دیکھکر پرم آنند مین مگن ہو گئین تھے رگھنندن سوامین اسوقت کے پرم آنند کا جو ذرہ مین سے
کروڑ ور کروڑ وان حصہ ہی اس اپنے خانہ زاد کے نصیب کرو ۞ کتھا नन्दवास نندبابا اور جسودھا
رانی منجملہ ۹ نند یعنے دھرانند و دھروانند و اپنند و ابھنند و شونند و ابھیانند و کرمانند و دھرمانند
धर्मानंद कर्मानन्द अभयानंद सुनन्द अभयनंद उपनंद धर्मानन्द धरानंद
و ولبھانند کے دھرانند جی کے گھر بھگوت اوتار ہوا سو دھرانند موصوف و جسودھا رانی کی یہ
धरानन्दजी वल्लभानन्द
کتھا ہے جسطرح کوشلیا مہارانی کی مہمان اور بھگتی کا بیان کسی سے نہین ہو سکتا وہی حال جسودھا
ماتا و نند بابا کی مہمان کا ہے سر مو کسی طرح کا فرق نہین اگر کوئی انمین سے کسیکو ترجیح دیوے تو
خلاف ہے یا بسبب ناآشنا بھید کے سمجھنا چاہیے البتہ بھگوت چرتر دن کو فرق ہے اسلئے یعنے سری
رام اوتار مین تو ایسا چرتر کوئی نہین ہوا کہ جسکو کوشلیا جی سے پوشیدہ کرنے کی ضرورت ہو اور سری کرشن
اوتار مین ابتدا سے سب چرتر ایسے ہوئے کہ ماتا سے پوشیدہ کرنا ضرور ہووے وجہ اس قسم
کے چرترون کی صاف اور سبکو ظاہر ہے کہ زمانہ کلجگ قریب آنے والا تھا اور بھگوت کا اوتار صرف
واسطے اودھار جگت کے ہوتا ہے تو جیسے چرتر اس زمانہ کے پیدا ہونے والون کو مرغوب
اور اپنی طرف لگانے والے دیکھے ویسے ہی کیے اور ان چرترون کی خبر جسودھا ماتا اور نند بابا کو
کبھی نہین ہوئی اور اگر کوئی قرینہ اشتباہ کا ہو گیا تو یہ سمجھا کہ ہمارا بالک بھولا اور سیدھا سادھا
ہے اسنے یہ کام ہرگز نہین کیا ہوگا چنانچہ جب خود بدولت گوپکاؤنکا ماکھن چراتے اور واسطے
دیکھنے روپ کے بہانہ نالش جسودھا مہارانی کے پاس آتین اور نالش کرتین تو جسودھا جی اپنے
فرزند ارجمند کو تنکا ہرگز قصور نہ سمجھتین بلکہ انکو ہی ملزم کرتین ایک دفعہ رات کو کسی کنج مین خود
بدولت اور رادھکا جی بہار اور راس بلاس کرتے رہے جب دو چار گھڑی رات رہی تو خود بدولت
چپکے چپکے اپنے پلنگ پر آکر سو رہے بسبب جلدی کے بجاے پیتامبر کے رادھکا جی کا نیل امبر
بدل گیا تھا اسکو اوڑھے ہوئے آرام مین تھے صبح جسودھا جی نے جگایا تو نیل امبر کو دیکھکر یہ
جانا کہ بلدیو جی کا نیل امبر بدل گیا ہے اور باہمیگر ہنسی کھیل مین جو رادھکا جی کے ناخونکا نشان

جسم پر نمودار ہو گیا تھا تو اُسکو یہ خیال گذرا کہ کل ایسے بن مین یہ لڑکا گیا تھا کہ بندرون نے گھیر لیا
اور اُنکے ناخنون کا نشان جسم پر ہی اور چشم بیخواب اور شب بیدار کو یہ جانا کہ بسبب تکلیف
لگنے ناخن بندرون کے رات کو خواب نہین آیا نہایت محبت اور پیار کرکے چھاتی سے لگایا
اور رونے لگین براے آئندہ فہمایش کی ایسے بن مین ہرگز نہ جانا اور براہمنون کو بلا کر صدقہ
اور دان دیا اگرچہ گھر پر ہزارون غلام و کنیز موجود تھے لیکن جو گو خاص واسطے بھگوت کے
نامزد تھین اُنکی خدمت اور اُنکا دُوہنا اور دُودھ گرم کرنا اور جانا اور بلونا جسودھاجی خود اپنے
ہاتھ سے کیا کرتی تھین کبھی کسیکو دخل نہ تھا اور جو ماکھن ہوتا تھا اسکو علیحدہ علیحدہ چند
ظروف مین ایسی جگہ رکھا کرتین کہ جہان بھگوت کی نظر آتے جاتے پڑے مطلب یہ تھا کہ
کسیطرح یہ لڑکا مجھسے مانگ کر یا پوشیدہ کچھ ماکھن کھاوے تاکہ لاغری رفع ہو براہمن اور فقیر جو کہین
کچھ جاننے والے تھین تو اُنکو کمال منت اور آرزو سے بُلاتین اور دھن دولت حسب دلخواہ
دیکر اس بات کا تعویذ گنڈہ کرایا کرتین کہ لڑکا سکھا رہے بُری بھلی جگہ وقت بیوقت پھرتا ہی کسی کی
نظر گذر نہو جاوے اور کسی طرح کمزوری رفع ہوا ایسے ایسے چرتر اور بھاو بہتیار ہین کہ اگر کوٹان
کوٹ جنم شیش اور ساردا کے پاؤن تو بھی بیان نکر سکون اور کسطرح بیان ہو کہ جو شخص مہا پاپی
اور بیت ان بھاؤ اور چرتر جسودھاماتا کا خیال کرلیتا ہی اُسکی مہان کسی سے نہین کہی جاتی اور
ترن تارن ہو جاتا ہی جو پریم آنند جسودھاماتا کو نصیب ہوا وہ نہ برہما کو نصیب ہوا نہ شیو کو نہ لچھمی کو
اور کسی کی تو کیا حقیقت کہ بھاگوت اس امر کی گواہ ہی ایک ہدایت بھگوت کا اس کتھا مین لکھنا
مناسب معلوم ہوا اور وہ یہ ہی کہ جب جسودھاجی نے بسبب ظہور چند قصور کے اُس شوخ اور
شرارتی کو اوکھل سے باندھنا تجویز کیا تو خبر سنکر سب گوپیکا خوش ہوئین کہ آج سب شرارتون کا
عوض ہوگا اور اپنے اپنے گھر سے رسّی لیکر دوڑین اور اصل مطلب دلی یہ تھا کہ اسی بہانے سے
اُس پریم سوبھا کو دیکھ آوین جب جسودھاجی باندھنے لگین تو ہر ایک رسّی دو انگشت کم ہوتی
رہی حتی کہ کسی گوپیکا کے گھر رسّی نرہی اور بھگوت نہ بندھے تب تو جسودھاجی کو بہت شرم اور
ہار ہوئی اور عرق آگیا کر یا سندھ مہاراج اپنی والدہ کی آزردگی نہ دیکھ سکے اور فوراً رسی مین بندھ
گئے اس چرتر مین یہ ہدایت ہی کہ میرے بندھ جانے مین صرف دو انگشت کا فرق ہی ایک انگشت کا تو
ازجانب بھگت یعنے محبت اور کوشش کا اور دوسرے انگشت کا ازجانب میرے یعنے کرنا اور دیا لیا
کا جسوقت بھگت کی جانب سے کوشش ہوئی اور اسکے سبب سے مین نے رحم فرمایا تو فوراً بندھ

جاتا ہون یعنے طالب کو ملجاتا ہون ٭ کتھا विश्वनाथ بٹھل ناتھ گسائین خلف الرشید بلبھ اچارج

کرمنکی کتھا دھرم پرچارک نشٹھا مین لکھی گئی ایسے پرم بھگت باتسل نشٹھا کے ہوئے کہ جو سکھ

باتسل کا نند بابا کو ہوا تھا وہی بھگوت نے کرپا کرکے انکو دیا دستور بٹھل ناتھ جی کا تھا کہ شب و روز

بھگوت ارادھن یعنے لاڈ لڈانے اور کھلانے اور تیاری راگ بھوگ اور سیوا مین رہتے تھے

صبح بھگوت کو خواب سے جگانا اور منہ دھونا کچھ بھوجن کرانا پھر اشنان کرانا زیور و لباس پہنانا سنگار

کھلونے وغیرہ تلاش کرکے لانا بچھونا بچھانا آرام کرانا و دیگر لوازمات بال چرتر مین مصروف رہنا اور

یہ آرادھن صرف ایک دفعہ نتھا بلکہ سات دفعہ کرتے تھے غرض سوائے سیوا اور آرادھن کے

مطلق توجہ دلکی دوسری طرف نہین جاتی تھی جیساکہ اصلی گوکل اور نندرائے کا سماج تھا

ویساہی سب کارخانہ اور ویسی ہی سوبھا کا سامان اپنے سیوکون کے دلپر منقوش اور ظاہر کردیا

تھا بیشک بٹھل ناتھ جی نے کلجگ کے زمانے کو دواپر کردیا اگرچہ تصور مین بھگوت کے بال

چرترون کا درشن مثل ساکچھات درشنون کے ہوتا تھا لیکن ایک دفعہ یہ تمنا ہوئی کہ ساکچھات

بال چرتر دیکھین بھگوت نے رضامندی انکی ازبس ضرور تصور فرماکر ارشاد فرمایا کہ ہم اپنی

آویش اوتار سے تمکو بال چرتر دکھلاوینگے چنانچہ جب گردھر جی پسر کلان پیدا ہوئے تو انکے

جسم مین بھگوت کی کلانے حلول فرمایا اور بال چرتر بٹھل ناتھ جی کو دکھلائے جب گردھر جی عمر

بچپن سے متجاوز ہوئے تو وہی کلا گردھر جی سے علیحدہ ہوکر دوسرے صاحبزادہ کے جسم مین

آگئی اسیطرح سات صاحبزادہ ہوئے اور سب مین بھگوت نے اپنی کلا کا عود فرماکر بال چرتر دکھلائے

ایک دفعہ بھگوت بندر کو دیکھکر ڈرے اور دوڑ کر بٹھل ناتھ جی کی گود مین آچھپے اسوقت بٹھل ناتھ جی

کو بھگوت کی ایشرتا خیال تھا محبت سے گود مین بٹھلا کر اور پیار کرکے فرمایا کہ جسوقت لنکا پر چڑھے

اور ہشیار بندر مثل کال کے ہمراہ تھے اسوقت تو کبھی خوف نہوا اب اس ایک چھوٹے سے

بندر سے کسواسطے خوف ہی بھگوت نے فرمایا کہ اگر تمھاری توجہ دل طرف میری ایشرتا کے راغب ہی

تو بال چرترکی آپاتنا کیا ضرور ہی اور اگر بال چرتر کی آپاتنا مقدم ہی تو ان چرترون کا

سبب پوچھنا ضرور نہین میرے چرتر اور میرے سروپ بمقتضائے بھگت بتسلتا و کرپا تابا

حسب خواہش بھگتون کے ہوتے ہین ورنہ ان معاملات سے علیحدہ اور سب

مایا کے گنون سے جدا ہون بٹھل ناتھ جی اس کرپا بھگوت سے کمال آنند ہوئے اور ساتون

صاحبزادونکا نام شجرۂ خاندان بلبھ اچارج ہین مندرج ہوا اور سب آویش اوتار ہوئے ساتگادی

اُنکے نام سے اب تک گوکل مین موجود اور مشہور ہین گویا اس سنسار سمدر سے پار اترنے کو
مثل سات جہاز کے ہین سات مورتی بھگوت کی براجمان کردہ سوامین بلبھ آچارج اور بٹھل ناتھ
اور اُنکے صاحبزادون کی تھی منجملہ اُنکے ایک مورتی سری ناتھ جی مہاراج کی حسب درخواست
اور منت و خوشامد رانا والی اودے پور کے بطور سیر راج رانا موصوف مین بعہد عالمگیر بادشاہ
تشریف لے گئی اور اودے پور سے بارہ کوس جانب شمال براجمان ہین اور ناتھ دوارہ
تمام جہان مین مشہور اور معروف اب تک خود بدولت وہان بطور مسافران رونق بخش ہین
کہ خاص قیام کے واسطے کوئی مندر نہین بنوایا گسائیان و پوجاریان کے واسطے مکانات
عظیم الشان تیار ہو گئے ہین اور بٹھل ناتھ جی کی اولاد مین سے وہان کے ادھکاری وہ
گسائین ہین اور اسیطرح دوسری مورتی موسوم بہ چندرمان عہد بادشاہ مذکور مین والی جیپور
لیگیا وہ مورتی بھی اب تک جے پور مین ہی اور گردوارہ عظیم الشان بٹھل ناتھ جی کی اولاد مین
سے وہان پوجاری اور گسائین ہین + کتھا कर्माबाई کرمان بائی پرم بھگت باتسل اپاسک
ہوئین دستور ہی کہ طفلان خردسال صبح کو اٹھتے ہی کھانا مانگا کرتے ہین اور والدہ کھچڑی یا روٹی
کی انکو قبل از بیداری کر رکھتی ہی سو کرمان بائی جی کو اسی بھاؤ سے اول انکو بھگوت کی کھچڑی تیار
کرنے کی ہوتی اور بلا اشنان وکریا وغیرہ کے تھوڑی سی کھچڑی جھپٹے سے کوزہ مین انگار پر
رکھدیا کرتی تہین اور جب وہ تیار ہو جایا کرتی تو کمال پریت اور محبت سے بھگوت کو بھوگ لگایا کرتین
اور جگناتھ رائے سوامین پرشوتم پوری سے تشریف لاکر اور خوش ہو کر کھایا کرتے ایک دفعہ
کوئی سادھو آگیا اور اسطرح کی کھچڑی کا بھوگ لگانا منع کرکے آچار اور کریا سکھائی ناچار کرمان بائی
جی نے سادھو کی اجازت کا عدول مناسب نجانا اور موافق اُسکے ارشاد کے عمل کیا اس سبب سے
وقت معہود مین دیر شروع ہوئی اور گرسنگی بھگوت کی کرمان بائی کو مضطرب اور بیقرار کرنے
لگی ایک روز بھگوت کرمان بائی جی کی گود مین بیٹھے ہوئے کھچڑی بھوجن کر رہے تھے
کہ پرشوتم پوری مین راج بھوگ کی تیاری ہوئی اور بھگوت بلا ہاتھ منہ دھوئے وہان ہو پہنچے
جب پنڈون نے بھگوت کے ہاتھ اور منہ کو کھچڑی لگی دیکھی تو متعجب ہوئے اور حال پوچھا فرمایا کہ
کرمان بائی ہمکو صبح کھچڑی بھوگ لگایا کرتی تھی اور ہم اسکی محبت کے قابو مین ہوکر واسطے
بھوجن کے جایا کرتے تھے اب ایک سادھو نے اُس بائی کو آچار اور کریا کی تعلیم کردی ہی کہ
اُسکے سبب سے دیر ہو جاتی ہی سو اُس سادھو کو اجازت دو کہ کرمان بائی کو معمول قدیم کی

اجازت دے آوے پوجاریان نے اُس ساڈھو کی تلاش کر کے کریان بائی جی کے گھر بھیجا اور وہ
حسب ارشاد بھگوت کے اجازت دے آیا کریان بائی جی سنے کہ اُس کریا اچار کو بلاے عظیم سمجھ
رکھا تھا بدین سبب کہ میرا لڑکا سکمار اور کم خور ہی تا دوپہر بھوکھا رہنے لگا جب اجازت معمول
قدیم کی پائی تو کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائین اتبک جوجگناتھ راے جی مین صبحی سب بھوگون
سے اوّل کھچڑی کا بھوگ بنا مزد کریان بائی کے لگایا جاتا ہی تو اُسکے دو سبب معلوم ہوتے ہین
ایک یہ کہ بھگوت نے گیتاجی مین فرمایا ہی کہ جو شخص جس بھاؤ سے مرتا ہی وہ اُسی بھاؤ کو پراپت
ہوتا ہی سو اس قول کے موافق کریان بائی جی کو جسودھا مہارانی کا درجہ ملا کسواسطے کہ اُنکو
وقت مرگ کے اپنے باتسل بھاؤ مین مستقل نشٹھا تھی اور موافق اُپاسنا اور بھاؤ کے اُنکے
بھگوت کو کھچڑی کا بھوگ لگاتے ہین دوم یہ کہ بھگوت اپنے بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ میرے
محبت اور باتسل بھاؤ کا یہ درجہ ہی کہ کریان بائی جی کی کھچڑی کا مزہ اور لطف اتبک میری زبان سے
نہین چھوٹا اُپاسکان اور بھاوکان ورشکان کو واضح رہے کہ بیشک کریان بائی جی خود تشریف
لاکر اتبک وہ کھچڑی بھوگ لگاتے ہین کسواسطے کہ ہزارہا قسم کے طعمہ واسطے بھگوت کے
پرشوتم پوری مین تیار ہوتے ہین لیکن جو لطف اور مزہ کریان بائی کی کھچڑی کو ہی اسقدر اور
کھانے کو نہین + کتھا کرشنداس جی باتسل نشٹھا مین ایسے پرم بھگت ہوئے

कृष्णदास.

کہ سری گوردھن دھاری برج بھوکھن مہاراج نے اپنے نت پرم آنند مین شامل کر لیا سری ولبھ
آچارج نے گرو کے فرمودہ پر ایسا عمل کیا کہ خود بھجن اور سیوا کے سروپ ہو گئے اور شاعری بے عیب
ایسی تھی کہ پنڈت اور بھگت سب جسکو حرز جان سمجھکر ڈنڈوت کرتے تھے اور اب تک ہادی
گمراہان ہی برج کی رج کو مثل اپنے اشٹ دیو کے جانا اور ہمیشہ ست سنگ مین بھگوت بھگتو نکے
رہے ایک دفعہ واسطے خرید سامان سنگار سری ناتھ جی کے دہلی مین آئے جلیبی لطیف دیکھکر
خیال ہوا کہ اگر ناتھ جی کے واسطے یہ جلیبی بھیجی جاوین تو انگن مین کھلاتے پھرتے ہوئے اور
بندرون اور جانورون کو کھلاتے ہوئے بہت خوش ہونگے اور یہ بھی خیال فرماوینگے کہ ہمارے بابا نے
ہمارے واسطے دہلی کی مٹھائی بھیجی ہی اور اپنے یارون کو کھلاوینگے غرض اس تصور یہ سروپ کے
خیتون مین مگن ہو کر اُن جلیبیون کا بھوگ سری ناتھ جی کو لگایا اور وہ ایسا مقبول ہوا کہ طشت
جلیبیون کا دکان سے کرشنداس جی کے روبرو آگیا کہ اُسکا پرشاد اپنے سیوکون کو دیا بعض نے تو
نہ لیا اور یہ سمجھا کہ پوجاری کی عقل مین فرق آگیا ہی نہ معلوم یہ جلیبی کس کریا اور اچار سے بنی ہین

اور بعض نے لیکہ مہا پرشاد تصور کیا اور رباب کر یا اور آچاریہ سمجھا کہ بزرگون کے عمل مین دخل کرنا نچاہیے اُنکی اجازت کو سر پر رکھنا واجب ہی وہان سے آگے چلے ایک طوائف کو ناچتا دیکھکر پریم مین مگن ہوگئے کہ اس چندر مکھی کا ناچ ناتھ جی کو دکھانا چاہیے اور اُسے پاس بلاکر کہا کہ ہمارا صاحبزادہ ناچ راگ کا بڑا رسیا ہی اُسکے روبرو ناچنے کے واسطے چل اُسنے قبول کیا چنانچہ ساتھ لیکہ آئے اور گوبردھن جی مین مانسی گنگا کا اشنان کراکر زیور اور لباس زرق برق کا پہنایا اور عطر وغیرہ خوشبو لگاکر مندر مین لے گئے طوائف مذکور سروپ سری ناتھ جی کا دیکھکر نشہ تعشق سے مست ہوگئی اور من کرم بچن سے بھگوت کی ہوکر محو دیکھنے اور دکھلانے کی ہوئی کرشنداس جی نے پوچھا کہ ہمارے صاحبزادے کو دیکھا طوائف نے جواب دیا کہ دیکھا اور میرے دل مین سما گیا پھر اُسنے ناچنا اور گانا شروع کیا اور ایسے ایسے بھاو اپنی مسکان وغیرہ کے بتائے اور دکھلائے کہ اُس پریم رجھوار کو اپنے حسن اور ناچ اور راگ اور بھاو کے قابو مین کر لیا اور بھید تداکار روپ ہوکر اور دیہہ کو چھوڑکر نت بہار مین شامل ہوئے کروڑون ڈنڈوت ہین بھگوت بھگتون کے چرن کملون کو ایک لحظہ مین پریم پاتکی اور گنہگارون کو کہ جنھون نے کبھی نام تک نہین لیا تھا اُس درجہ کو پہونچا دیتے ہین کہ خود وہ ہشیار بڑے بڑے بھانڈون کا پیدا کرنیوالا ہوجاتا ہے کرشنداس جی نے پریم رس راس گرنتھ تصنیف کیا کہ اُسکو خود سری ناتھ جی نے مقبول فرمایا اور سب بھگتون کو مرغوب اور پسند ہی سورداس جی نے بروقت ملاقات کے کرشنداس جی سے کہا کہ کوئی پد اپنی تصنیف کا ایسا پڑھو کہ جسمین میری تصنیف کا پرتو نہووے کرشنداس جی نے دس پانچ پد سنائے لیکن سورداس جی نے اپنی تصنیف کا پرتو سب مین ظاہر اور ثابت کردیا کرشنداس جی نے فرمایا کہ حسب فرمایش تمھارے صبح کو سنا دینگے اور فکر مین ہوئے سری ناتھ جی مہاراج پریم کرپال نے ہوا اپنے بھگت کو متفکر دیکھا تو خود ایک پد تصنیف کرکے اُنکے تکیہ کے نیچے رکھدیا کرشنداس جی نے جو صبحکو اُٹھکر دیکھا تو بھگوت کرپا سے خوش ہوئے اور سورداس جی کو وہ پد سنایا چونکہ سورداس جی بھی پریم بھگت تھے جان گئے اور فرمایا کہ یہ کرتوت تمھارے کوتلکی کی ہی کہ اپنے بابا کی حمایت کرہی اور دونون بھگوت پریم مین محو اور مدہوش ہوگئے اول مصرع اُس پد مصنفہ بھگوت کا یہ ہی مصرع آوت سنبے کا نھ گوپ بالک سنگ نچ کے کھر رین چھورت الکاولی ہو واضح ہو کہ کرشنداس اور سورداس جی دونون گربھائی یعنی اچاریہ جی کے چیلے ہین کرشن داس جی روز متھرا جی سے بسرانت گھاٹ کا جل واسطے بھگوت اشنان کے لایا کرتے تھے گوردھن جی سے

نوکوں ہی بھگوت نے منع کیا کہ اسقدر تکلیف کچھ ضرور نہین لیکن جب کرشنداس جی نے نہ مانا تو سری
ناتھہ جی نے نشان لانے سبوچہ پانی کا اپنے سر مین دکھایا کرشنداس جی مجبوری کوپ یعنی چاہ کے
جل سے اشنان کرانے لگے ایک روز بہ سبب لغزش پا چاہ مین گر پڑے اور نت لیلا بہار بھگوت
مین شامل ہوئے رشک لوگون کو ایک تو دکھ انکی مہاجرت کا اور دوم چاہ مین گر کر مرنے کا ہوا
سری ناتھہ جی مہاراج اس بدنامی کو برداشت نہ کر سکے کرشنداس جی کا نت بہار مین شامل ہونا
سب پر ظاہر اور ثابت کر دیا یعنی کرشنداس جی ایک شخص گوال کو متصل گوردھن جی کے ملے اور
اس گوال سے یہ بات کہی کہ گسائین بٹھل ناتھہ جی سے ڈنڈوت کر کے عرض کرنا کہ اسوقت وہ
کوئی اور شوخ طرف گوردھن کے اکیلا چلا گیا ہے اسکی تلاش کو جاتا ہون اسواسطے حاضر نہین ہوسکتا
اور میری خوابگاہ مین ساٹھہ ہزار روپیہ مدفون ہے تم اسکو نکلوا کر نصفی زیور وسنگار سری ناتھہ
جی مین اور نصفی سادھو سیوا مین لگا دو بٹھل ناتھہ جی نے جو حسب نشان کے تلاش روپیہ کی
کرہی تو اسیقدر روپیہ نکلے اور سبکو بھگتی کرشنداس کا اعتقاد ہوا + کبت
गोकुलनाथ.
گسائین گوکل ناتھہ جی خلف الصدق بٹھل ناتھہ جی اور نبیرہ بلبھ اچارج کے بھگتی اور سب گنونکے
سمندر صاحب عقل وفہم وخوبصورت ومتحمل وبردبار وکم گو اور سری گردھر مہاراج کے بھجن مین مستقل
ہوئے بھگتی کے پرتاپ کسے جنکے چرنون کو سب راجہ ڈنڈوت کرتے تھے ظاہر وباطن یکسان اور
دل واسطے فائدہ لوگون کے متوجہ رہتا تھا انکی خدمت مین ایک شخص مالدار واسطے سیوک
ہونے کے آیا اور لاکھون روپیہ واسطے نذر بھینٹ کے لایا گسائین جی نے اس شخص سے
پوچھا کہ تمھاری محبت دلی کس چیز مین ہے اسنے جواب دیا کہ کسی چیز مین نہین گسائین جی نے فرمایا
کہ تم کسی اور گرو کی تلاش کر لو اگر تمکو محبت کسی طرف ہوتی تو ممکن تھا کہ اس طرف سے دل کو
ہٹا کر بھگوت کی طرف رجوع کیا جاتا اور جبکہ تم ہی محبت کا نہین تو بھگوت بھگتی کا تخم کب پیدا ہوگا
فی الحقیقت جو دل کہ بلا محبت وشوق ہے مثل سنگ خارا کے ہے کا تھا حلال خور ہمیشہ ناتھہ جی کے
مندر مین واسطے جاروب کشی کے آیا کرتا تھا اور روپ انوپ بھگوت کے درشن کر کے رس اور
پریم مین مگن رہتا تھا گسائین جی نے ہر ایک کی نظر کا پڑنا سری ناتھہ جی پر مناسب نجانکر پردہ کی
دیوار بنوا دی اور کا تھا موصوف کو بھگوت کے درشن ہونے موقوف ہوئے بھگوت بھگت بتسل
کو اسکی محرومی پسند نہوئی اور بوقت شب خواب مین کا تھا مذکور کو اجازت فرمائی کہ گسائین
گوکل ناتھہ جی سے عرض کر دینا کہ دیوار جدید دور کر دو یہ مین ہماری سیر مین خلل انداز ہے کا تھا نے

لئیے دل مین خیال کیا کہ گسائین جی کی خدمت مین پہونچنے کی مجکو کب تاب طاقت ہی اور اگر جاتا ہون تو خوف ہی کہ دربان بخیال گستاخی زدوکوب کرینگے پس لال جی مہاراج ناحق مجکو تنگ کرتے ہین یہ سمجھکر خاموش ہو رہا سری ناتھ جی مہاراج نے تین روز تک خواب مین یہی ارشاد فرمایا ناچار گیا اور دربان سے عرض کیا کہ مجھے گسائین جی سے عرض کرنا ہی دربان نے بخیال گستاخی اطلاع نہ کری لیکن کسی اور شخص نے بر سبیل تذکرہ عرض کر دیا گسائین جی نے اُسیوقت بلوایا اور حسب الالتماس اُسکے تخلیہ کرکے پوچھا کاتھا نے پیغام بھگوت کا سنایا اور یہ بھی کہا کہ تین روز سے برابر تاکید ہی گسائین جی نے پوچھا کہ کیا میرا نام بھی ناتھ جی نے لیا ہی جواب دیا کہ آپ ہی کا نام لیکر کہا ہی کہ دیوار مسمار کرین چونکہ گسائین جی کو بھی کچھ اشارہ اس بات مین معلوم ہوا تھا قول کاتھا کا مطابق اُس اشارہ کے جانکر بے اختیار ہو گئے اور کاتھا موصوف کو دوڑکر چھاتی سے لگا لیا اور تعمیل حکم بھگوت کی کری * کتھا गुंजामाली گنجا مالی نام مشہور ہونے کی وجہ یہ ہی کہ گنجا یعنے گھونگچی جسکو صراف بجاے وزنہ ایک رتی کے رکھتے ہین اُسکی مالا بہت پہنا کرتے تھے بدین سبب کہ برج بھوکھن مہاراج کو اُسکی مالا عزیز تھی اسواسطے گنجا مالی نام مشہور ہوا یعنی اُسکے یہ ہین کہ گنجا کی مالا والا لاہور کے رہنے والے تھے پسر اُنکا مرگیا بہو سے کہا کہ مال و دولت گھر بار سب تیرا ہی اور گوپال جی مہاراج مالک اور سوامین ہین جو تجکو مطلوب ہو وہ لیکر بھگوت بھجن کیا کریو نگہ بہو مذکور بھگوت بھگت تھی اُسنے کہا کہ مجکو کچھ مطلوب نہین گوپال جی مہاراج کی مورتی واسطے سیوا کے میرے حوالہ کرو اور کمال متمنی بھگوت سیوا کی ہوئی گنجا مالی جی نے بھگوت سیوا توا اُس بہو کے سپرد کری اور مال و اسباب استری کو دیکر خود برندابن مین تشریف لائے اور برج بلبھ مہاراج کے بھجن کیرتن مین مصروف ہوئے بہو بڑ بھاگی ممدوحہ بھگوت سیوا کرنے لگی اور ایسی مستغرق ہوئی کہ کوئی وقت بھجن اور سیوا سے خالی نرکھا جس مقام پر بھگوت مورتی براجمان تھی وہان دیگر اشخاص کے طفل حسب خواہش اور بھاو بہو موصوفہ کے کھیلا کرتے تھے ایک روز اپنیونکا کھیلا خاک اُن لڑکون نے بھگوت کے اوپر ڈالدیا بہو جو وجہ اُسپر ناراض ہوئی اور آنے سے بند کر دیا جب بھوجن تیار کرکے بھگوت کے سامنے لیگئی تو بھگوت نے بھوجن نکیا اور اَنمنے ہوکر فرمایا کہ ہمارے یارون کو آنے سے منع کر دیا ہم تیری روٹی بھی نہین کھاتے بہو جی نے بہت منت اور خوشامد کری لیکن ایک نہ سنی تب تو خفا ہوکر کہا کہ میرا کیا نقصان ہی تمھاری ہی پوشاک خراب ہوتی ہی سو مین جسقدر خاک دھول کی مرضی ہوگی صبح کو ڈلوا دونگی اب بھوجن کرلو بھگوت بلا

اپنے یارون کے ہرگز راضی نہوئے ناچار اُن لڑکون کو مٹھائی دینی کرکے منت وسماجت سے لائی اور تب بھگوت نے بھوجن کیا واہ واہ بھگوت کی کرپا لیتا اور رو پالیتا کہ اپنے بھگتون کی پریت کا ایسا نباہ کرتے ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت کوکشش بھگوت کے چرترون مین ہوجاتی ہے بائی یعنے بہو ممدوحہ کی بھاونا باتسل تھی اور بالکون کو کھیل عزیز ہوتا ہے سو وہی بھاو بھگوت نے پختہ اور مضبوط کر دیا + کتھا गिरिधर گردھر جی مہاراج خلف ٹھل ناتھ نبیرہ بلبھ اچارج جی کے مثل کلپ برکھ کے ہوئے بلکہ کلپ برکچھ سے بھی اسقدر فضیلت تھی کہ وہ تو مطلب دنیاوی کو حسب خواہش دیتا ہے اور گردھر جی مہاراج ارتھ دھرم کام موکشھ اور بھگوت بھگتی مستقل کے دینے والے بلا خواہش ہوئے سب شاسترونکا سارا اور بید کا اصل مطلب جو بھگوت گیان ہے اُسکو بخوبی سمجھا اور نندجی برج راج کنور مہاراج کی سیوا اور خدمت مین باتسل بھاو سے عشق لگایا صرف اُنکے درشنون سے لوگ پوتر ہوتے تھے اور جس سبھا مین بیٹھتے تھے اُس سبھا کی یہ سوبھا ہوتی تھی کہ گویا بھگت پریم کا امرت برستا ہے اور کہان تک بیان کیا جاوے کہ اپنے عہد کے لاثانی تھے + کتھا तिपरदास تپرداس جی قوم کایستھ ساکن شیرگڑھ باتسل بھاو سے پریم اور بھگتی کے مجسم ہوئے ہرسال موسم سرما مین یہ نیم تھا کہ سری ناتھ جی مہاراج کے واسطے پوشاک زردوزی یا کسی اور عمدہ قسم کی تیار کرکے بھیجا کرتے تھے اتفاقاً راجہ نے تمام مال واسباب اُنکا ضبط کرلیا اور کچھ پاس باقی نرہا فکر ہوئی کہ اب کہان سے اگھا تیار کیا جاوے کچھ تدبیر نہوسکی جب سردی زیادہ ہوئی تو بخیال اس بات کے کہ اُس سکمار کو سردی لگتی ہوگی مضطرب اور بیقرار ہوکر زار زار رونے لگے اور گھر مین جاکر خوب تلاش کری تو ایک دوات ہاتھ آئی بازار مین اُسکا ایک روپیہ ملا تھان پارچہ گندہ کا خرید کرکے سرخ رنگایا اور بھیجنے کی تدبیر مین ہوئے لیکن اُس پارچہ کو دیکھ دیکھ یہ افسوس کرتے کہ اُس پریم منوہر سوبھا نمان اور سکمار کے واسطے یہ موٹا کپڑا بھیجنا کب مناسب ہے اور اسی خیال مین بیتاب وبیہوش ہوجاتے کوئی بھگوت بھگت برج کو جانے لگا اُسکو وہ پارچہ سپرد کرکے کمال منت وزاری سے عرض کیا کہ اس کپڑے کی خبر گسائین جی کو نہووے کسواسطے کہ اُنکی کنیز کے لائق بھی نہین بھنڈارہ مین ڈالدینا وہ شخص آیا اور بھنڈاری نے اُسکو بمقدر ہی سے اور کپڑون کے نیچے رکھدیا سری ناتھ جی کو کہ وہ سرمائی مرسلہ نندسروپ اپنے باپ کی باوجود موجود ہونے کے توشہ خانہ مین میسر نہوئی تو بسبب سردی کے کلمنے لگے گسائین جی نے لحاف اور رضائی

زربفت و کمخواب وغیرہ کی اوڑھائی لیکن سردی موقوف نہوئی پھر دوشالہ و رومال وغیرہ اوڑھائے
تب بھی جاڑا بدستور رہا آگ کی انگیٹھی لائے اور سب دروازے بند کر دیے لیکن کیا ذکر تھا
کہ سردی رفع ہو گسائین جی نے بعد تھوڑے کے بھنڈاری اور کارپردازان کو کہا کہ بھائی یہ سردی
نہین کچھ مقرری ہی بیان کرو کہ کس کس بھگت نے کیا کیا سرمائی بھیجی ہی انھون نے جس جس راجہ
اور امرا اور دیگر اشخاص کی مرسلہ سرمائی آئی تھی سب بیان کی اور اوڑھائی کچھ سود مند نہوئی
آخر مین بھنڈاری کو یاد ہوئی اور گسائین جی سے بیان کیا کہ تیرداس مفلس ہو گیا ہی اُسنے ایک تھان
بہت موٹا بھیجا ہی وہ واسطے باندھنے دیگر پوشاک بھگوت کے بھنڈارے کے اندر ڈال
دیا ہی گسائین جی نے کہا کہ جلد لاؤ چنانچہ لائے اور اسکا جھولنا سا تیار کرکے پہنایا کہ فی الفور
سردی رفع ہو کر شوخی اور ہٹ موقوف ہوئی شارح بھگت مال ہدایت فرماتا ہی کہ اس پریت
اور بھگت تبسلتا کی طرف خیال کرکے دل لگانا چاہیے سو فی الحقیقت اگر اس بھگوت کرپالتا کو
خیال کرکے اور پڑھ سنکر اگر دل کمبخت بھگوت مین نہ لگے تو بیشک سنگ خارا سے بھی زیادہ
سخت ہی بلکہ کوئی اور نہیں سمجھنا چاہیے

نشٹھا بست ویکم در مہان داس نشٹھا و بیان شانزدہ گیتا بھگتان آن

दास

ऋषभदेव

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی یورکھ ریکھا کو پرنام کرکے رکھب دیو اوتار کو
ڈنڈوت کرتا ہون کہ اجودھیا پوری مین وہ اوتار دھارن کرکے گیان اور بیراگ کی انتہا و اخیر
درجہ کو تمام جہان مین ظاہر کیا مہان داس نشٹھا کس سے بیان ہو سکتی ہی بیشک واسطے
اودھار جگت کے اس نشٹھا سے بہتر اور کوئی وسیلہ نہین اگرچہ دیگر نشٹھا بھی واسطے
حصول بھگوت کے بکثرت ہین مگر انجام و اختتام سب نشٹھاؤن کا اسی نشٹھا مین پہونچ
جاتا ہی مثلاً سکھا و باتسل ہی اور اسمین داس بھاو بظاہر مقدم نہین لیکن جو اصلیت پر
نگاہ ہوتی ہی تو حقیقت مین اصل اُنکی داس بھاو سے تعلق رکھتی ہی اور سکھا و باتسل بھاو
صرف بمقتضاے رغبت دلی واسطے رجوع ہونے طبیعت کے ہی چنانچہ اُنکے منترون سے صریحاً
معنی سرن ہونے اور داس بھاو کے نکلتے ہین بس جس حالت مین کہ اُن دونون نشٹھا
والونکا یہ حال ہو تو باقی نشٹھا ضمیمہ اور فرع داس نشٹھا کی خود ہو گئین اور ہین ـــ برہم استتی
مین بھاگوت کے مندرج ہی کہ تبھی تک دوئی و راحت و رنج وغیرہ اس آدمی کی عقل کے

سارق ہین اور ابھی تک خانہ داری وغیرہ مثل مجلس ہی اور ابھی تک موہ یعنی اگیان شامل جولانہ
کے ہی کہ جب تک بھگوت کا داس نہین ہوتا دوسرا قول بھاگوت کا ہی کہ جس بھگوت کے صرف
نام لینے اور سُننے سے نربل اور صاف ہوجاتے ہین اسکے داس اور غلام ہونے سے تو
کرنسا درجہ ہی کہ ملنے سے باقی رہے وعلے ہذا القیاس صدہا ہزار قول ہرایک پوران وغیرہ مین
مشہور اور معروف ہین اور یہ نشٹھا ایسی عام و مشہور ہی کہ جس کسی سے پوچھا جاتا ہی تو اپنے
آپ کو غلام و بندہ ایشر کا اور ایشر کو سوامین اور مالک اپنا بیان کردیتا ہی بلکہ یہ گفتگو زبانزد
ہی کہو ومہ کے جو بعض آباسکان نے جو سرناگتی کو علیحدہ داس نشٹھا سے بیان کیا تو سبب
یہ ہی کہ داس یعنی غلام تو درباب بجاآوری خدمات غلامی کے مجبور اور ناچار ہی کہ ہر حالت مین
اُسکو خدمتگذاری اپنے آقا کی واجب اور مقدم تر ہی اور سرناگت یعنے پناہ مین آیا ہوا گو غلام
سے زیادہ خدمتگذاری کرتا ہو لیکن مثل غلام کے اوسپر فرض نہین کہ خدمات غلامی بجالاوے
چنانچہ بظاہر دیکھنے اور سننے مین آیا ہی کہ جو غلام کسیکا ہوتا ہی اگر وہ خدمت معینہ اپنے آقا کی
نکرے تو منجملہ نمک حرامان کے شمار ہوتا ہی اور نہ آقا رضامند رہتا ہی اور جو پناہ مین آتا ہی اُسکے
ذمہ کوئی خدمت نہین ہوتی لیکن اگر وہ مثل غلامان خدمت متعلقہ غلامی بھی بجالاتا ہی
تو بسبب ہر وقت پیش نظر رہنے اور خدمات کے کاربرآری جلد ہوجاتی ہی تو اعدہ داس
نشٹھا کے جابجا مندرج ہین اور گنسائین تلسی داس جی نے بھی اجودھیا کانڈ رامائن مین
داس نشٹھا کے بھاؤ اور قاعدہ خوب کچھ بیان کیے خلاصہ جملہ قواعد کا یہ ہی کہ طمع ہر دو جہان
یعنی ارتھ دھرم کام موکھ کو صفحۂ دل سے دور کر کے صرف اپنے آقا کی خدمت اور رضامندی
کو جملہ مقدمات پر مقدم تر سمجھے اور اپنے آپ کو سب طرح مجبور اور باختیار اپنے سوامین کے
جانکر ظہور اسباب راحت سے شادان اور امور رنج سے رنجیدہ نہو بلکہ راحت کو بخشیدہ اپنے
سوامین کی اور رنج کو بشومی اعمال بدسابقہ کے سمجھتا رہے اکثر زبانزد خلائق یہ بات ہی کہ اگر
کوئی بات رنج و نقصان کی پیش آجاتی ہی تو یہ کہتے ہین کہ بھگوت کی مرضی اور خوشی ایسی ہی تھی
سو واضح رہے کہ ہرگز و مطلق بھگوت کی مرضی واسطے رنج و نقصان اپنے غلام کے نہین ہوتی
بھگوت ہر ساعت و ہر لحظہ اپنے داس کے واسطے بہتر اور نیک کرتا ہی ورنہ غور کرنا چاہیے
کہ اُس مالک کی ناراضی اور رنج دینے کی برداشت کروڑون برہمانڈ کے برھمان اور کال وجم وغیرہ
نہین کرسکتے آدمی تبا ازگناہ کی تو کیا حقیقت ہی در نصورت ہرگز سہوا ور خواب مین بھی کسی

آفت اور رنج کے نازل ہونے سے یہ خیال نہو کہ بھگوت کی خواہش سے ہوا خدمات متعلقہ غلا
جو ضروری اور لازم ہین نشٹھا ے ہشتم یعنے پوجا اور آرچا و نشٹھا ے ہفتم یعنے سیوا مین
مندرج ہو مین اُن خدمات کی بجا آوری کمال واجبات سے ہو خواہ بتصور یعنے مانسی بھاو سے
ہون خواہ شالگرام یعنے بھگوت مورتی کے اور جب تک کہ خدمات مذکورہ ادا نہون تب تک
نشٹھا غلامی کی نہین ہو سکتی کسواسطے کہ غلام واسطے خدمت کے ہی نہ براے سیر و تفریح فاش
جسوقت اُن خدمات سے فراغت ہو تب اپنے مالک کے روبرو عجز و الحاح و فروتنی اور اپنے
عیوب و گناہون کو بیان کرکے اپنے سوامین کی کرپالتا و دیالتا و بھگت تبلتا و ایشرتا کی نمائش
اور ستت کیا کرے اور چیترا ورگن سوچ اور سمجھکر اُنکے آنند مین مسرور اور مگن رہے آبابکان
نے اس نشٹھا کو منجملہ پنج رس کے لکھا ہی سو رس بچار کے موافق بھگوت سدا نند گھن پورن برہم
پرماتما کرنا کروین بندھو دینیال بھگت تبل سنر اگت پالک اس رس کا بشیا لنبن ہی اور بھگوت
بھگت جو پہلے گذرے یا اب ہین یا آیندہ ہونگے وے اشریا لنبن تلک اور مالا اور تلسی اور
بھگوت شستروں کے نشان دھارن کرنے چیترونکا سرون کیرتن اور شاستروں کے موافق
عمل کرنا اور بھگوت سیوا اور خدمت کے سامان جمع کرنے برت ایکادشی وغیرہ ست سنگ و
بھگوت اتساہ یہ سب بھاو و انو بھاو یعنے سامان اول و دوم کے اسباب ہین آٹھ ساتوک
مندرجہ دیباچہ یعنے سامان سوم سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور منجملہ سامان چہارم یعنی
سی و سہ بھچاری کی دنش حالت جو باتبل نشٹھا کی تمہید مین مندرج ہو مین اس داس رس مین
بھی اسیقدر ہین زیادہ نہین بھگوت چرنون کی خدمت مین بلا تزلزل محنت کا ہونا و اسے تھائی
بھاو یعنی مستقل درجہ ہی اور وہ محبت ایسی ہو کہ کسیطرح اور کسی سبب سے کسی وقت کم نہو مثل
جسطرح گنگا کا پرواہ شب و روز برابر جاری رہتا ہی اُسیطرح دل کی توجہ صرف بھگوت چرنون مین
لگی رہے رگھنندن ہے دین بتبل ہے کرنا کر ہے تپت پاون مہاراج کس تمہید اور وسیلہ سے
اپنے عرض حال نوبت بندگان والا تک پہونچاؤن کہ سب طرح عاجز اور دین ہون اور گناہ
اور نالائقی وغیرہ مزید ے بران اور اگر خاموش ہو رہون تو بلا عرض چارہ نہین دیکھتا
کسواسطے کہ آپ کے سواے ایسا اور کون ہی کہ جسکو بپت اور ادھم عزیز ہون اگر ارشاد
ہوگا کہ دیگر دیوتا بڑے بڑے نامی گرامی ہین اُنکی سرن کسواسطے نہین جاتا سو اول تو
وے بیچارے اپنے ہی حال مین گرفتار ہین میرے واسطے کیا کرینگے دوسرے جب کہ

آپ کے چرن کملون کے روبرو کسیکی کچھ حقیقت اور ہستی نہ سمجھی تو مجھسے راضی کیون ہونگے قطع نظر
ازان سب اپنی خدمت اور سوارتھہ کے خواہان اور جویان ہین بلا سبب حاجت نوازی و دین تسلیا
بندگان والا ہی کے حصہ مین آئی ہو لیس آن دیوتاونکی خدمت مین وہ شخص جاوے کہ جسکو
اپنے اعمال نیک اور سب طرح کی خدمت گزاری کرنے کا بھروسا ہو آنکے دربار مین مجھسے گنہگار
اور نالائق کو کون پوچھتا ہو درینصورت مجکو نہ کوئی جگہ جانے کی ہو نہ کوئی سوا مین نظر آتا ہو.
نہ کوئی مہربان ہو سرکار کے دروازہ پر پڑا ہون جب کبھی جو کچھ ہوگا آپ ہی کی سرکار سے ہوگا
اور چونکہ بارگاہ والا سے کوئی تپت اور یاچک مایوس و بے نیل مرام نہین پھرا اسواسطے مجکو
بھی یقین ہو کہ اپنی مراد دلی کو پہونچ جاؤنگا اور ایک عرض یہ ہو کہ گو حصول میرے مطلب کا
میرے نزدیک کمال مشکل ہو لیکن آپ کی اندک توجہ سے بآسانی ممکن ہو صرف اسقدر خواہان
ہون کہ وہ سما و ساج آپ کے راج اور ابھلیکہ کا جو بہادک کہ پرم آنند کا دینے والا ہو ہر وقت
بلا تزلزل میرے دل مین بسا رہے بھگوت کا باون اوتار اس سروپ سے ہوا کہ جو بشن نارائن
سنکھ چکر گدا پدم دھاری کا دھیان شاسترون مین لکھا ہو اور سرناگتی نشٹھا مین تحریر
ہوگا لیکن جسوقت راجہ بل کے دروازہ پر گئے اور دان لیا اسوقت کا سروپ ایسا بھاگوت
مین لکھا ہو کہ پرم منوہر اور سوبھائمان چھوٹا سا برہمچاری کا سروپ جسکو دیکھکر سورج دل ہرو
اور چندرمان نہایت خجالت سے ہمہ تن آب ہوتا تھا بناکر ایک ہاتھ مین جل کا کمنڈل مع
کشا اور دوسرے ہاتھ مین ڈنڈ لیے ہوئے مونجی یعنے تگڑی سو بھت چھتری واسطے سایہ
کے لگائے ہوئے راجہ بل کے سنکھ پراجان اور سنکلپ کراتے ہین + کتھا پرہلاد جی प्रह्लाद
بھگوت داسون مین اگرنی و سرنشتا اور رونق دہندہ داس نشٹھا اور بھاگوت دھرم کے ہوئے
چونکہ کتھا انکی سب پرانون مین اور بالخاص بھاگوت اور بشن پران اور نرسنگھ پران اور अग्रणी
مہابھارتھ مین مفصل لکھی ہو اسواسطے یہان باختصار لکھتا ہون جب ہرن ناچھ اور ہرن کشپ हिरण्याक्ष
کو بھگوت نے باراہ روپ دھر کر مارا تو ہرن کشپ بارادہ انتقام واسطے تپ کے کوہستان کو हिरण्यकशिपु
چلا گیا راجہ اندر نے تمام راج اور خانمان ہرن کشپ کا تاخت و تاراج کیا اور اسکی استری کو
جبکہ پرہلاد جیو حمل مین تھے پکڑ کر لیچلا نارد جی نے آکر چھوڑا دیا اور اپنی حفاظت مین رکھکر گیان
اپدیش کیا حقیقت مین وہ اپدیش واسطے پرہلاد جی کے گربھ مین سنتے تھے تھا جب ہرن کشپ
بعد حاصل کرنے بر کمال مشکل اور محنت کے آیا تو اپنا راج و خانمان سب درست اور فراہم کر لیا

اور تریہ لوگ کے راج پر تسلط ہو کر دیوتاؤن کو قید مین ڈال دیا بعد چندے پرہلاد جی پیدا ہوئے
اور برہمنان نے ہرن کشب کو مبارکباد دی کہ بسعادت قدوم اس فرزند نونہال کے تمہارا خاندان
پاک اور صاف ہوا اور تمہارے بزرگ پرم دھام کے بھاگی ہوگئے ہرن کشب نے پرہلاد جی کو
کمال ناز و نعمت سے پرورش کیا اور جب پانچ چار برس کے ہوئے تو سنکھ و لکھت پسران سکرجی کے
پاس واسطے تعلیم راج نیت و تریورت شاستر کے بھیجا جب گورو نے پڑھانا شروع کیا تو پرہلاد
جی نے بھگوت نام کا اوچارن کیا اُستاد نے کہا کہ ارے تو کسکا نام لیتا ہی وہ تیرے باپ کا دشمن ہی
اگر تیرا باپ سن پاویگا تو سزا دیگا پرہلاد جی نے جواب دیا کہ سب علمون کا پڑھنا صرف واسطے
جاننے بھگوت کے ہی اسکو چھوڑکر دیگر علوم کا پڑھنا محض لاحاصل ہی اور اپنے والد کا ہرگز
خوف مجکو نہین گورو نے پرہلاد جی کی والدہ سے فہمایش کرائی لیکن پرہلاد جی اپنے بھاؤ اور
دھرم مین مستقل رہے ایک روز ہرن کشب نے گود مین بٹھلا کر پوچھا کہ تم اس عرصہ مین کیا پڑھے
پرہلاد جی نے وہی اسم مبارک سنایا ہرن کشب ناراض ہو کر بولا کہ یہ نام میرے دشمن کا کس نے
پڑھایا ہی آیندہ ہرگز اس نام کو نہ لینا پرہلاد جی نے کہا کہ یہی نام سب نامیون کا نام دینے والا ہی
اور سب دھرمون کا پرم دھرم اور سب بدیاؤنکی پرم بدیا ہی تمکو مناسب ہی کہ اسی نام کا ورد کیا
کرو ہرن کشب سنکر زیادہ تر پر غضب ہوا اور اپنے ملازمین کو واسطے تنبیہ پرہلاد جی کے ہدایت
کی انھون نے حسب ایما اپنے آقا کے عمل کیا اور جب کچھ اثر نہوا تو آگ مین جلایا اور دریا مین ڈبایا
اور بلندی کوہ سے ڈالا لیکن چونکہ تمام زمین و زمان پیدا کردہ بھگوت کے ہین اور بھگوت
اپنے بھگتون کے قابو مین ہی اور جب کہ بھگوت قابو مین ہوا تو سب اسباب پیدا شدہ از
ہر پنچ عنصر بھگوت بھگت کے فرمان بردار اور خادم ہو جاتے ہین اسواسطے اُن سب
آفات سے کچھ تکلیف پرہلاد جی کو نہوئی ناچار ہرن کشب نے پھر اُستاد کے سپرد کیا پرہلاد
جی نے سب طفلان مکتب کو بغیبت اُستاد اُپدیش شروع کیا کہ یہ سنسار اسار ہی اور سب کارخانہ
اسکا ناپایدار بھگوت سار ہی اور ہمیشہ موجود و برقرار بھگوت چرنون مین دل لگایا پرم سکھ داتا
بھگوت سے بمکھ ہونا پرم دکھ ہی یہ نرتن صرف واسطے بھگوت بھجن کے ہی ورنہ وحشی اور طیور اور خس
و خاشاک سے بھی بدتر ہی نارد جی نے جو اُپدیش مجکو کیا تھا وہ تمکو سنایا بہتر یہ ہی کہ بھگوت سمرن
اور کیرتن اور بھجن کرو بھگوت کو کچھ ذات اور کل پر نظر نہین ہی مین بھی تو تمہارا ہی ہمقوم ہون
لیکن بھگوت نے کیسی آفات سے بچایا ہی طفلان مذکورین کو اُپدیش پرہلاد جی کا اثر کر گیا

اور سب بھگوت بھجن کرنے لگے اُستاد جب آیا اور یہ حال دیکھا تو برآشفتہ ہوا اور جاکر سب حال
ہرن کشب سے کہا وہ نعل در آتش آیا اور شمشیر بکف مستعد قتل پرہلاد جی کا ہوکر بولا کہ اب
تیرا نگہبان کون ہی پرہلاد جی نے جواب دیا کہ وہی بھگوت جو سب مین ہی ایک اور توانا اور
موجود ہے ہرن کشب نے کہا کہ اس ستون مین بھی ہی جواب دیا کہ البتہ ہی ہرن کشب نے
ایک مکا اُس ستون مین مارا کہ آواز سخت مہیب اسمین سے آئی اور پھر بھگوت بھگت رچھک
اور رہست کرنے والے قول اپنے بھگتون کے نرسنگھ روپ دھارن کرکے بیساکھ سدی چتر دسی وقت
دوپہر بمقام ملتان کہ راجدھانی ہرن کشب کی تھی ظاہر ہوئے ہرن کشب بھی مستعد بجنگ ہوا
اور لڑائی ہونے لگی جب وقت شام آیا تو بھگوت نے اُسکو پکڑا اور اپنی رانون پر ڈالکے بدروازہ
پر مکان کے اپنے ناخنون سے اُسکا شکم چاک کیا اور پرم پد کو بھیجدیا اور سب بردان برہما کی
رعایت بخوبی بھگوت کو ملحوظ رہی برہما اور شیو اور اندر آدک دیوتا استت اور بنتی کرنے لگے
اور آسمان سے جوجو کار کی آواز اور پھولون کی برکھا ہونے لگی چونکہ بھگوت کا سروپ ہولناک
اور پرغضب تھا کسی کو یہ طاقت نہوئی کہ قریب جاکر غصہ کو فرو کرے اسواسطے سبنے پرہلاد
جی کو بھیجا پرہلاد جی نے جاکر بعد ڈنڈوت عرض کی کہ ہے پربت آرت بھجن آپکی مہان بیدو
برہما بھی نہین کہہ سکتے مجھ ادھم و ہیچدان اور طفل سے تو کیا بیان ہو سکتی ہی لیکن کرپا سندھ
دین تبسل جانکر عرض کرتا ہون کہ جناب کے پرغضب سروپ سے سب دیوتا ہولناک اور خائف
ہین کرپا کرکے انکا خوف رفع کرو بھگوت نے خوش ہوکر فرمایا کہ بہتر اور جو خواہش تمھارے ہووے طلب
کرو کہ پوران کرونگا پرہلاد جی نے عرض کیا کہ آپکے چرن کملون کی بھگتی کے سوائے کسی چیز کی
خواہش نہین جو جسم مجھے ملے آپکے چرنون کی پریت بنی رہے بھگوت نے یہ بردان دیا
اور راج گادی پر بٹھلاکر اپنے ہاتھ سے راج تلک کردیا اُسوقت بھگوت روپ کی سوبھا
ایسی تھی کہ اگر ہزارون آفتاب ایکدفعہ روشن ہووین تو وے بھی بھگوت مکھ کے تیج اور
روشنی کی برابری نہ کرسکین اس مکھ پر جابجا خونون کی بوندین لگی ہوئین بڑی بڑی آنکھین
سرخ مانل ہزاری زبان سے بار بار اپنے ہونٹھون کو چاٹتے ہین موچھین بھوری گردن کے
بال زرد اور سیاہ دونون ہاتھ کمال ذی طاقت ناخن تیز چوڑی چھاتی پر آنتون کی مالا اچھال
اور قدم کمر پر ہوکر سر پر بطور چنور کے لہراتی ہوئی پرہلاد جی کو گود مین لیکر راج تلک کرتے
ہین دیوتا ہر چہار طرف بنتی کر رہے ہین آسمان پر نقارے بجے ہین اپسرا ناچتی ہین

گندھرب بھگوت جیترون کا کیرتن کرتے ہین جہو لونگی برکھا ہوتی ہی واضح ہو کہ بھگوت سروپ
ایسا تھا کہ کوئی عضو شیر کا ہووے اور کوئی آدمی کا بلکہ کل سروپ بھگوت کا کبھی مثل شیر کے
معلوم ہوتا تھا اور کبھی مثل آدمی کے کہ یہ بات شرح بھاگوت سے ظاہر ہی الا غالب نظر آنے
بھگوت روپ کا مجسم شیر کے تھا بعد ازان بھگوت تو انتردھیان ہو گئے اور پرہلاد جی راج
کرنے لگے آنکے راج مین بھگوت بھگتی نے اسقدر رواج پایا کہ کوئی بھگ نہ رہا اور عدل و انصاف
اسقدر تھا کہ ایک دفعہ ہدگر بروچن پسر پرہلاد جی وسترت دھنوا برہمن سے ایک عورت خوبصورت
پر یہ تنازع ہوا کہ بروچن تو اُس عورت کو بسبب فوقیت راج تپر ہونے کے خود لینا چاہتا تھا اور
براہمن موصوف کہتا تھا کہ راجہ وغیرہ پر برہمنون کو فوقیت ہی اسواسطے یہ عورت اول حق میرا ہی
غرض انصاف اس تنازع کا پرہلاد جی پر قرار پایا اور باہم یہ شرط ٹھہری کہ جو خلاف گو راجہ معرج
نزدیک معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے پرہلاد جی نے کچھ لحاظ اپنے پسر کا نہ کیا اور برہمن کو راست
کہتا تھا اسکو عورت مذکورہ دلادی اور واسطے قتل اپنے پسر کے حکم نافذ کیا براہمن مذکور اس
انصاف سے کمال خوش ہوا اور بجلدوے اُسکے قتل بروچن سے درگذر کرکے پرہلاد جی کو
بخش دیا اس پرہلاد جی سے بھگوت کی بھگت بتسلتا پر غور کرنا چاہیے کہ یہ ہرن کشب ابتدا سے
راج سے دیوتاؤن پر ظلم کرتا رہا اور وے ہمیشہ نالان اور فریادی رہے لیکن بھگوت نے کبھی
خیال بھی طرف ہرن کشب کے نہ کیا جب اُسنے بھگوت بھگت کو دُکھ دیا تو بھگوت اُسکی برداشت
نکرسکے اور بلا مطلب موجود ہو کر بھگوت کی سہاے کری اور ایک ہدایت یہ اس جگہ سے ظاہر
ہوتی ہی کہ اگر والد بھی بھگوت سنمکھ ہونے کا حارج ہو تو تیاگ کے لائق ہی پرہلاد جی نے تیاگ
کیا ٭ کتھا अंगदजी انگدجی خلف الرشید بال راجہ بانران ایسے پرم پوتر بھگوت بھگت ہوئے
کہ باوجود عمر جوانی اور موجود ہونے عیش و عشرت و راج و شجاعت و طاقت وغیرہ کے ہمیشہ توجہ
دل کی بھگوت چرنون مین رکھتے تھے حتے کہ سری رگھنندن سوامین نے اُنکے والد کو حسب استغاثہ
سگریون کے قتل کیا لیکن ہرگز راہ بھگتی اور اپنے دھرم سے نہ پھرے بلکہ ممنون اور مشکور اس
بات کے ہوئے کہ بال اس درجہ کے لائق کب تھا کہ جو بھگوت نے اُسکو عنایت فرمایا وقت تلاش
سیتا مہارانی کے و نیز معرکہ جنگ باراون جو محبت و شجاعت و جان نثاری کری وہ حال مفصل
رامائن مین مندرج ہی شمہ یہ ہی کہ جب جانب رگھنندن سوامین سے اتفاق جانے کا بطور سفارت
راون کے پاس ہوا اور سوال و جواب باہم جو مناسب تھے تو اُسوقت راون کی زبان سے

یہ کلمہ گستاخی کا سرزد ہوا کہ جیسے اور آدمی ہین ویسے ہی رامچندر تیرے سوامین بھی ہین بغور سماعت اس لفظ نالائق کے انگدجی آتش غضب و غصہ سے مشتعل ہوگئے اور ایسا سروپ ہیئت کال کے ہوگیا کہ راجسبھان موجودہ راج سبھا خائف و ہراسان ہوکر بھاگ گئے بلکہ راون بھی باوجود اُس شجاعت اور طاقت کے کہ اندر آدک دیوتاؤن کو اپنی قید مین لیا تھا کانپ کر گر پڑا اُسحالت مین مکٹ اسکے سر سے اُتر گئے کہ منجملہ اُنکے چند مکٹ انگدجی نے سری رگھنندن سوامین کی طرف روانہ کیے بعدازان جو نوبت زیادہ سوال و جواب کی ہوئی تو سری رگھنندن سوامی کے پرتاپ کا سمرن کرکے راون سے کہا کہ اگر کوئی تم مین سے میرا قدم اُٹھا دیویگا تو میرے رگھنندن سوامین واپس چلے جاوینگے اور سیتا مہارانی کو مین ہار چکا اس بات کو سُنکر اندرجیت وغیرہ جو بڑے بڑے پہلوان زور آور تھے اوٹھے اور بکمال زور اور طاقت چرن کو اٹھانے لگے ہرگز اپنی جگہ سے نہ ٹہا کہ جسطرح کامی کی باتون سے ستی یعنی پت برتا کا دل اپنے دھرم سے نہین ہٹتا یا بسبب حائل ہونے آفات دنیاوی کے بھگت کا دل ہر بھجن اور انصاف سے راجپوتون نے انواع انواع کی تدبیرات سے چرن کو اُٹھایا لیکن قدم نے زمین کو اسطرح نچھوڑا کہ جسطرح بلا بھگوت بھجن کے سنسار کا دُکھ اور بدون بدلے کے اگیان نہین چھوٹتا ناچار سب شرمندہ اور سرنگون ہوکر بیٹھ گئے اور آخر مین خود راون للکار اُٹھا چاہتا تھا کہ انگدجی کے چرن کو پکڑے اُسوقت انگدجی نے نصیحۃً اور واسطے اُسکے تمسخر کے فرمایا کہ ای احمق میرے چرن پکڑنے سے کیا ہوتا ہے سری رگھنندن سوامین کے چرن کسواسطے نہین پکڑتا کہ کرتارتھ ہوجاوے اور دین و دنیا دونون حاصل ہون وہ ازبس شرمندہ ہوا اور اپنے سنگھاسن پر جا بیٹھا انگدجی کو بھگوت کی اوشیرتا اور کرپا اور اپنی غلامی اور سیوکائی کا اسقدر کامل بسواس تھا کہ بروقت کرنے اقرار کے راون سے مطلق کسیطرح کا شبہہ دل مین نہین ہوا تھا کہ کوئی میرا چرن زمین سے اُٹھا دیویگا اور فی الحقیقۃ یقین[12] کہ جو ایشر کہ خس کو مثل کروڑون بجر کے اور کروڑون بجر کو مثل خس کے ایک لحظہ مین کرسکے پھر ایسا کون ہوگا کہ اسکے دوت اور بھگت کا اقرار و عہد خلاف کر دیوے بعد فتح ہونے لنکا کے جب رگھنندن سوامین اجودھیا کو واپس تشریف لائے اور راج ابھکیک ہولیا تب انگدجی بھی حسب الارشاد سوامین کے رخصت ہوکر اپنے گھر کو گئے اور اپنے سمرن اور بھجن مین مشغول اور محو ہوگئے کہ دوسری طرف خیال مطلق نہوا + کتھا पीपाजी پیپاجی ایسے پرم بھاگوت گذرے کہ انکی بھگتی کے پرتاپ سے وحشی بھی بھگوت سرن ہوگئے بھگوت کی بھگتی اور سب گنون کے

جاننے والے اور جگت کو سکھ اور بھگتی کے دینے والے ہوئے کاگرون گڑھ کے راجہ اور
ابتدا مین درگا کے سیوک تھے ایک دفعہ بھگوٹ بھگتون کا گذر ہوا انکو جنس وغیرہ حسب خواہش
دلوادی انھون نے بھگوت کی رسوئین تیار کر کے بھوگ لگایا اور بھگوت کی جناب مین عرض کیا
کہ یہ راجہ بھگت ہو جاوے بوقت شب ایک شخص نے خواب مین راجہ کو ہدایت کی کہ تو کیسا
بیوقوف ہی جو بھگوت سے بکمہ ہو کر مغفرت چاہتا ہی بعدہ ایک خبیث نے بصورت مہیب
ظاہر ہو کر راجہ کو چارپائی سے زمین پر ڈال دیا راجہ ممدوح اُسیوقت سے بھگوت بھگتی کے
متمنی ہوئے اور تمام کارخانہ دنیا کا بے حقیقت معلوم ہونے لگا درگا جی شاکچھات ہوین
اور پیپاجی نے ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ بھگوت بھگتی کسطرح حاصل ہو درگا مہارانی رامانندجی کو
گرو کرنے کی ہدایت کر کے انتردھیان ہوئین اور پیپاجی ایسے شائق درشن رامانندجی کے
ہوئے کہ لوگ احتمال دیوانگی کا کرنے لگے آخر کاشی پوری مین رامانندجی کے پاس آئے اور
رامانندجی نے بروقت حاضری جواب دیدیا کہ یہ خانۂ فقرا ہی راجہ کا یہان
کیا کام ہی پیپاجی نے اُسیوقت سب مال ومتاع اور کارخانہ خیرات کیا اور پھر حاضر
ہو کر عرض کیا کہ مین بھی فقیر ہو گیا رامانندجی نے حکم دیا کہ کوئین مین گر پڑو بے تامل روانہ
ہوئے اور جب گرنے لگے تو چیلہ ہاے رامانندجی نے پکڑ لیا اور آنکی خدمت مین حاضر لائے
رامانندجی نے چیلہ کیا اور بھگوت بھگتی عطا فرما کر اجازت دی کہ اپنے گھر جاؤ اور سادھو سیوا
کرتے رہو جب ایک سال گذر جاویگا اور خدمتگذاری بھگوت بھگتون کی تمھاری جانب سے
معلوم ہوگی تب ہم بھی مع دیگر ہر بھگتون کے تمھارے گھر آوینگے پیپاجی حسب ارشاد اپنے
گھر آئے اور ایسے بھجن اور سادھو سیوا مین مصروف ہوئے کہ بیان نہین ہو سکتا بعدہ ایک
سال کے خط لکھا کہ حسب وعدہ کے تشریف لاوین رامانندجی مع کبیر وریداس وغیرہ اپنے چالیس
چیلون کے روانہ ہوئے جب قریب شہر کے پہونچے تو پیپاجی سواری پالکی واسطے اپنے
گرو کے لیکر آئے اور سب بھگتون کو شاشٹانگ ڈنڈوت علحدہ علحدہ کری اور ہر شادیانہ مین
نقد و جنس کثیر خیرات کیا پھر اُس سماج کو اپنے گھر لائے اور اسقدر سیوا اور خدمت کری کہ اسکا
ثمرہ بہت جلد حاصل ہوا بعد چندے رامانندجی نے ارادہ درشن دوارکا جی کا کیا اور پیپاجی
مہاجرت گرو سے مضطرب ہونے لگے رامانندجی نے آنکی محبت دلی دیکھکر فرمایا کہ اختیار ہی خواہ
یہان رہو یا درویشی اختیار کر کے ہمراہ چلو پیپاجی نے اُسیوقت راج چھوڑ دیا اور ہمراہ ہوئے

بارہ رانی بھی ہمراہ چلیین پیپاجی نے انکو بہت سمجھایا اور صعوبات سفر اور جنگل وغیرہ سے ڈرایا
لیکن کسی نے نہ مانا پیپاجی نے فرمایا کہ یہ زیور اور لباس تو دور کرو اور گلیم لیکر ہمراہ ہو لو گیارہ
رانی تو اپنے گھر واپس آئین اور سب سے چھوٹی رانی کہ نام اسکا سیتا تھا موافق ارشاد کے
کمل پہنکر ہمراہ ہوئی پیپاجی نے فرمایا کہ اسکو بھی دور کر رانی نے وہ بھی دور کیا راما نندجی کو
اسپر رحم آگیا اور پیپاجی کی جانب مخاطب ہوئے پیپاجی نے عرض کیا کہ اگر آپکو اسپر رحم ہو تو
کسی اور سادھو کو بخش دیوین میرے ساتھ رہنے سے لطف نہین راما نندجی نے پیپاجی کو
سمجھا کر اور قسم دلا کر رانی کا ہاتھ پکڑا دیا اور روانہ ہوئے ایک براہمن بھی ساتھ ہوا اور جب منع
کیا تو زہر کھا مرا بھگوت چرن امرت سے زندہ ہوا اور اپنے گھر واپس آیا سب سماج راما نندجی کا
دوارکا مین آیا اور بعد درشن جاتا روانہ کاشی جی کے ہوا لیکن پیپاجی اجازت لیکر دوارکا مین
مقیم رہے ایک روز تمنا درشن سری کرشن مہاراج کی ہوئی سمدر مین کود پڑے بھگوت نے ایک شخص
واسطے رہبری کے بھیجدیا اور پھر کمر پاکر کے خود تشریف لائے اور ملاقات کر کے محل مین
لے گئے پیپاجی کو وہان کی سوبھا اور بھگوت کے درشن کا ایسا سکھ ہوا کہ سات روز مثل
ایک لحظہ کے گذر گئے بعدہ بھگوت نے اجازت رخصت کی فرمائی پیپاجی نے دست بستہ عرض کیا
کہ مہاراج آپ اپنے پاس سے کہان رخصت کرتے ہو بھگوت نے فرمایا کہ جس مقام پر رہوگے
ہمارے درشن تمکو ہوتے رہینگے اور اگر اب رخصت نکرو تو یہ کلنک ہوگا کہ بھگت سمدر مین
ڈوب گیا سو تم جا کر بیشک لوگونکا رنج دور کرو ناچار رخصت ہوئے اور بھگوت بھگتان کو بمقتضاے
محبت واسطے پہونچانے کے آئے پیپاجی مع سیتا بھگوت مہاجرت سے بیقرار اور مثل ماہی بے آب
بیتاب کنارہ پر آئے بدن خشک تھا اور پارچہ تر لوگ دیکھکر متعجب ہوئے اور بھگوت بھگتی کے
معتقد ہو کر قدمون مین پڑے پیپاجی نے چھاپ بخشیدہ بھگوت کی کہ بروقت رخصت کے عنایت
فرمائی تھی وہان کے پوجاریان کو عنایت کری اور فرمایا کہ جس کسیکے جسم پر یہ چھاپ لگائے جاوینگے
وہ بھگوت کو پراپت ہوگا اور پھر جنم نہ پاویگا یہ پرتاپ پیپاجی کا جب مشہور ہوا تو لوگون کا ہجوم
ہونے لگا سیتا نے کہا کہ اب کسی اور مقام کا قیام مناسب ہو وہان سے چلے چہ منزل طے ہوئی
تھین کہ لشکر افغانان کا ملا اور انھون نے سیتاجی کو خوبصورت دیکھکر چھین لیا سیتا نے بھگوت
کو یاد کیا بفور یاد کرنے کے تشریف لائے اور ان بدذاتون کو سزا دیکر سیتا کو آنند سے لے
آئے پیپاجی نے سیتا سے کہا کہ اب بھی گھر چلی جاؤ تمھارے سبب سے فساد برپا ہوتے ہین

سیتانے جواب دیا کہ مہاراج آپکی تدبیر سے کونسا فساد رفع ہوا ہے کہ جسکے سبب سے بھجن مین خلل
ہوا ہو اور ایسا وقت کونسا ہوا ہے کہ جو بھگوت واسطے سہارے کے تشریف نہین لائے چنانچہ
آپ کو اور مجکو امتحان اور اعتقاد کامل اس بات مین ہوگیا ہے باوجود اسکے نصیحت فرمانا امر نیک
ہے پیپا جی اس استقلال سے خوش ہوئے اور دوسرے راستہ کو تشریف لیچلے اُسطرف ایک
شیر خونخوار رہتا تھا دیکھکر آیا پیپا جی نے اُسکو نزدیک بُلایا اور اپنا چیلہ کرکے بھگوت بھگتی کا
اُپدیش کیا اُسنے بھگوت بھجن اختیار کیا اور ابتک وہانکا شیر سادھو براہمن گئو کو نہین مارتا رہا بعد
چلکر ایک گانون مین آئے شیش سائی مہاراج کا وہان مندر تھا بازار مین لاٹھی دیکھکر مالک سے
शेषशायी
مانگی اُسنے جواب دیا کہ جنگل مین سے کاٹ لاؤ پیپا جی نے اُن سب لاٹھیون کو سرسبز کردیا کہ جنگل
ہوگیا اور ایک لاٹھی کاٹ لی پھر ایک چیدھڑ نامے بھگت کے گھر آئے وہ اور اُسکی استری پیپا جی
کے درشن کرکے کمال خوش ہوئے گھر مین کچھ موجود نہ تھا استری کا لہنگا فروخت کرکے سامان
رسوئی کا لائے اور استری مذکور برہنہ ایک کوٹھری مین پوشیدہ ہوگئی جب رسوئی تیار ہوئی اور
بھوگ لگاکر واسطے کھانے کے بیٹھے تو پیپا جی نے چیدھڑ بھگت سے کہا کہ اپنی استری کو بھی لاؤ
کہ پرساد تیار ہے چیدھڑ بھگت نے کہا کہ آپ بھوجن کرین وہ سیت پرساد کا بھوجن کریگی پیپا جی نے
سیتا کو کہا کہ تم لے آؤ سیتا جی گئین اور کوٹھری مین پوشیدہ پایا پوچھا کہ کوٹھری مین پوشیدہ کس واسطے
بیٹھی ہو جواب دیا کہ جسم پر پارچہ کا ہونا نہونا باعث پرم آنند کا نہین بھگوت روپ کا خیتون اور
سادھو سیوا پرم سار ہے اُسکا ہونا واجب ہے سیتا جی نے عقلیہ سب حال جان لیا اور اُنکے بھجن
اور سیوا کے روبرو اپنی بھگتی بے حقیقت سمجھی اپنے پارچہ پوشیدنی سے نصف پارچہ دیکر
باہر لائین اور باتفاق بھوجن کیا بعدہ سیتا نے سب حال پیپا جی سے کہا اور خدمت اُنکی
بہت واجبات سے سمجھکر یہ تجویز کری کہ بار مکھی یعنی طوائف کے پیشہ سے زر کثیر جلد حاصل ہوگا
سو بازار مین جا بیٹھی حسن و جمال بیتال دیکھکر لوگ فراہم ہوگئے لیکن جب نزدیک آئے تو
مرض دلی اُنکا جاتا رہا اور آنکھ اُٹھاکر نہ دیکھ سکے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو
جواب دیا کہ بار مکھی ہین گھر بار کہین نہین صرف یہ شخص مطرب ہمراہ ہے وے لوگ سنکر خاموش ہو
رہے اور اپنی زبان سے منسبی کی بات نہ کہ سکے غلہ اور اشرفی اور روپیہ وغیرہ نذر کیا
اور پیپا جی نے وہ سب چیدھڑ بھگت کے گھر پہونچا دیا بھگت موصوف ایسے براگوان تھے کہ
فی الفور سب بھگوت بھگتون کو دیدیا اور خود جیسے تھے ویسے ہی رہے بعدہ پیپا جی اُنسے

رخصت ہوئے اور راہ کی صعوبات سیری و گرسنگی وغیرہ کی طے کرکے ٹونڈا شہر مین مقیم ہوئے واسطے
اشنان کے گئے تھے اشرفیونکا گھڑا نظر پڑا کچھ خیال نہ کیا اور چلے آئے رات کے وقت سیتا
جی سے ذکر کیا انھون نے جواب دیا کہ پھر اُس تالاب پر نجانا اتفاقاً چورون نے یہ حال سُنا
تالاب پر گئے سبو چہ مذکور مین اژدہا سے خونخوار دیکھکر یہ سمجھے کہ ہمارے مارنے کے واسطے بجائے
اژدہا کے اشرفی اس فقیر نے بتلادی ہی اس اژدہا سے اُس فقیر ہی کو کٹوانا چاہیے اسواسطے
سبوچہ کو کھودکر اور پیپاجی کے مکان مین ڈالکر چلے گئے اسمین سے سات سو بیس اشرفی
کہ ہر یک پانچ تولہ کی تھی نکلین پیپاجی نے بھگوت اچھا سے تصور کرکے مابین عرصہ تین روز کے
بھگوت اُفساو اور بھنڈارہ اور سادھو سیوا مین صرف کردیے سورسین راجہ اُس ملک کا تھا
اُسنے نام اور بھگتی اور پرتاپ پیپاجی کا سُنا واسطے درشنون کے آیا اور قدمون مین پڑا درخواست
کی کہ مجکو منتر اُپدیش کرو اور سادھو بناکر اپنا ساکرلو پیپاجی نے اول تو اُسکو نمایش اور ممانعت
کری جب مستعد پایا تو فرمایا کہ اپنی دولت اور رانی وغیرہ سب ہماری نذر کرو راجہ مذکور فی الفور
حاضر لایا اور پیپاجی نے بعد اس امتحان کے اُسکو منتر اُپدیش کرکے چیلہ کیا رانی اُسکو واپس دیکر
فرمایا کہ ہر بھگتون سے پردہ ضرور نہین اور جو بھینٹ کیا تھا تھوڑا سا رکھکر سب واپس کیا
برادران راجہ یہ حال سُنکر ناراض ہوئے اور اپنی تیرہ درونی سے پیپاجی کے ساتھ دشمنا
کرنے لگے ایک بنجارہ آگیا اور اُسکو تلاش نرگاوان کی تھی برادران راجہ نے اُسکو بہکا دیا
کہ پیپاجی کے پاس بیل خوب ہین بنجارہ آیا اور زر نقد روبرو رکھکر بولا کہ بیل نوعمر و جوان کا
خواہان اور خریدار ہون پیپاجی شرارت اور بدذاتی دشمنون کی جان گئے اور فرمایا کہ اسوقت
بیل واسطے چرائی کے گئے ہین پھر آکر لیجانا بنجارہ تو چلا گیا اور پیپاجی نے اُس روپیہ سے
بھنڈارہ و مہوتساہ شروع کیا ہزارہا سادھو جمع تھے کہ بنجارہ آیا اور مستدعی بیلون کا ہوا پیپا
جی نے فرمایا کہ ہزارہا بیل موجود ہین کہ پرم دھام تک کھیپ پہونچا دیتے ہین جسقدر مطلوب
ہون لیجاؤ بنجارہ خوش نصیب ہر بھگتون کے درشن کرکے اُسیوقت بھگوت سرن ہوا
اور بھنڈارہ پیپاجی کی طرف سے تصور کرکے پارچہ ہاے باریک و قیمتی اپنی طرف سے
ہر ایک سادھو کی بھینٹ کیے ایک روز پیپاجی گھوڑے پر سوار ہوکر واسطے اشنان کے گئے تھے
اُوترکر مطلق العنان چھوڑ دیا دُشٹ لوگ گھوڑا چرا لے گئے اور اپنے گھر باندھ لیا جب پیپاجی
اشنان کرکے چلنے کا ارادہ کیا تو اسپ مذکور موجود ہوگیا گویا کوئی تیار کرکے لایا ہی ایک دفعہ

پیپاجی ہر بھگتون کے سماج مین گئے تھے گھر پر سادھو آئے اور اسوقت کچھ سامان موجود نتھا
سیتاجی بازار مین گئین اور ایک بقال سے بوعدہ رات کو آنے کے جنس لے آئین
پیپاجی بھی آگئے ہر بھگتون کے درشن اور سیتاجی کی خدمتگذاری سے خوش ہوئے اور
پوچھا کہ یہ سامان کہان سے آیا سیتاجی نے سب حال راست براست بیان کردیا جب رات
ہوئی اور سیتا سنگار کرکے براے ایفاء وعدہ چلی تو بارش شروع ہوئی پیپاجی اپنی پشت پر
سوار کرکے بقال کی دکان پر لے گئے سیتاجی نے اندر دکان کے قدم رکھا ہی تھا کہ وہ
دکان مع بقال و اشیاے موجودہ عیب اور گناہون سے پاک ہو گئی اور اسواسطے اول نظر
بقال کی سیتاجی کے قدمون پر پڑی جوتون کو خشک دیکھکر پوچھا کہ اے ماتا کسطرح آئی سیتاجی نے
جواب دیا کہ میرے سوامی لائے ہین اور دروازے پر موجود ہین بقال دوڑکر قدمون مین گرا
اور نہایت عجز و انکسار سے ملتمس ہوا کہ کرپا کرو پیپاجی نے فرمایا کہ شرم کچھ ضرور نہین اپنی دکان
مین جاؤ اور چین اوڑاؤ تمنے وہ روپیہ ہمکو دیا ہی کہ جسکے واسطے بھائی باہمدگر لڑ مرتے ہین
بقال ازبس محجوب ہوا اور کمال رنج اور دکھ سے زار زار رونے لگا پیپاجی کو اسپر رحم آیا اور
دیکھا دیکھی آواگون کے دکھ سے چھڑا دیا تیرہ درونان اور معاندین نے یہ خبر راجہ تک پہنچائی
اور برہمنان نے راجہ سے کہا کہ یہ بڑی انیت ہی راجہ سادہ لوح اپنی ہتک عزت سمجھکر بے اعتقاد
ہوگیا پیپاجی کو جو حال اُسکی بے اعتقادی کا معلوم ہوا تو خیال فرمایا کہ سب عذاب و رگناہ سے
گرو چھڑا دیتا ہی جب کہ گرو سے بے اعتقادی ہوئی تو پھر کیا ٹھکانا لگتا ہی درین صورت
اس راجہ کی دنیا اور دین دونون کا ناس ہوجاویگا اُسکی بے اعتقادی دور کرنی
چاہیے اسواسطے راجہ کے گھر تشریف لے گئے اور اطلاع کرائی راجہ نے کہلا بھیجا کہ
پوجا کرتا ہون پیپاجی نے فرمایا کہ یہ راجہ بڑا بیوقوف ہی چمار کے گھر واسطے جوتی لینے
کے گیا ہی اور نام پوجا کا لیتا ہی راجہ سُنکر فی الفور پا برہنہ باہر آیا اور قدمون مین گرگیا
پیپاجی نے بمقتضاے بعقلی راجہ کے کچھ اور ضرورت معجزہ دکھانے کی سمجھی اور اسکے
گھر ایک رانی عقیمہ تھی فرمایا کہ اُس رانی کو لے آؤ کہ ہماری بھینٹ تو نے کری تھی راجہ
بخیال ننگ و ناموس اور پردہ دری کے متفکر ہوکر چلا صحن خانہ مین شیر بیٹھا دیکھا
واپس ہوا کہ یہی بہانہ کرونگا پیچھے بھی شیر کو دیکھا تب تو اعجاز پیپاجی کا سمجھا اور رانی کے
پاس گیا دیکھا کہ اُسکی بغل مین ایک طفل نو تولد شدہ ہی معتقد ہوکر ساشٹانگ ڈنڈوت کری

۲۰ منتر اپدیش کرنا پیپاجی کا ۱۲
۲۰ سبب اعانی یا راہ بد ۱۲

اور دست بستہ لرزان اور خائف ہو کر کہنے لگا کہ اس نالائق اور بے اعتقاد نے ہمان
تمھاری نہین جانی تھی رحم کرکے اب کرپا کرو پیپاجی اس طفل کے سروپ سے ظاہر ہوئے
اور راجہ نے پشیمان اور نادم ہو کر سب حال اپنے شکوک اور غمازی سے باطمان کا بیان
کیا پیپاجی نے فرمایا کہ ای بے وقوف اس روز کے اعتقاد اور محبت کو یاد کر کہ جس روز
حیلہ ہوا تھا ہو جب قاعدہ کے ضرور تھا کہ روز بروز محبت بھگوت اور گرو مین زیادہ ہوتی
نہ یہ کہ برگشتہ ہو کر جہنمی ہو جاتا آئندہ گرو اور ہر بھگتون کو بھگوت روپ تصور کر کے معتقد اور
انکا بھگت رہنا چاہیے کہ دونون جہان آسانی حاصل ہون اور اسی قسم کے دیگر اُپدیش
چند کیے کہ راجہ کے دل مین سما گئے بدستور معتقد ہو کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوا اور پیپاجی
اپنے مقام پر تشریف لائے ایک شخص نام کا سادھو اور باطن خراب پیپاجی کے پاس آیا
اور درخواست کری کہ ایک رات کے واسطے سیتا کو میرے حوالہ کرو پیپاجی نے فی الفور حوالہ
کیا اُسنے اپنے دل مین سمجھا کہ اگر اس استری کو رات ہی رات بفاصلۂ دور و دراز لیجاؤن گا
تو پھر واپس نہ آویگی اسواسطے تمام رات دوڑا اور سیتا کو بھی دوڑایا جب صبح ہوئی تو سیتا
جی نے چلنے سے انکار کیا کہ اجازت واسطے ایک شب کے تھی اُسنے ارادہ کیا کہ سواری پر
لیجاؤن اور بتلاش سواری کے گانون مین گیا وہان جملہ عورات گانون کو سیتا کا روپ
دیکھا معتقد ہو کر قدمون مین پڑا اور عرض کیا کہ چلو واپس پہونچا آؤن چنانچہ ہمراہ سیتاجی
کے واپس آیا اور عاجز ہو کر پیپاجی کے قدم پکڑ لیے پیپاجی نے رحم کیا اور سیوک کرکے
کام کرودھ وغیرہ سے چھڑا دیا اسیطرح چار شخص کامی اور بنی سادھو روپ بنا کر آئے
اور سیتاجی کی درخواست کی شب کو سنگار کر کے سیتاجی جب کوٹھری مین گئین تو وے لوگ
بھی گئے دیکھا کہ شیر مادہ واسطے مارنے اور پھاڑنے کے بیٹھی ہی نامبردگان مغضب و
خوفناک پیپاجی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم کیسے سادھو ہو بجاے استری کے شیر مادہ
بٹھلا دی ہی پیپاجی نے جواب دیا کہ وہ سیتا ہی لیکن جیسا تمھارا دل ہی ویسی ہی نظر آتی ہی
اگر صاف دل سے جاؤ تو سیتا کے درشن ہون نامبردگان کی اسیقدر ہدایت سے
چشم دلی کھل گئین اور سیتاجی کو ماتا تصور کرکے درشن کیے اور اُسیوقت چیلے ہوئے
اور بھگوت بھگتی اور سادھتا کو پہونچ گئے ایک گوجری کے پاس سادھو ان نے جغرات
دیکھکر پیپاجی سے درخواست دلادینے کی کری پیپاجی نے چند روز تک سیا سادھاگی

اُنکو چوری کے جُرات سے کرائی اور زر کثیر بابت قیمت کے اُسکو دلایا ایک براہمن
درگا اپاسک کے گھر پیپاجی نے بھگوت بھوگ لگاکر مہاپرشاد بھوجن کیا اور اُسکو
کرایا اُسکی کرپا سے براہمن کو درگا کے درشن ہوئے اور صاف دل ہوکر بھگوت
بھگت ہوگیا اور بجاے درگا مورتی کے بھگوت آرادھن شروع کیا ایک تیلن
خوبصورت تیل لو تیل لو کہتی پھرتی تھی پیپاجی نے فرمایا کہ اس مُنہ سے رام رام کہنا زیبا تر
ہوتا تیلن غصہ ہوئی اور جواب دیا کہ جب کوئی مرجاتا ہی رام رام اُسوقت کہا کرتے ہین وہ
جب اپنے گھر پہونچی تو شوہر کو مردہ پایا معتقد ہوکر پیپاجی کے قدمون مین پڑی اور
مع خانمان رام نام کہنے کا اقرار کیا تب پیپاجی نے اُس شخص مردہ کو زندہ کردیا سادھو لوگ
کے واسطے ایک گاو میش کہین سے آگئی اور چور اُسکو لے گئے پیپاجی بچہ گاو میش لیکر
پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور اُن چورون سے کہا کہ بھینس بلا بچہ دودھ نہ دیگی اسکو بھی
لیتے جاؤ چور معتقد ہوئے اور بھینس مکان پر باندھ گئے کہین سے ایک گاڑی گندم کی
اور زر نقد لاتے تھے رہزنان نے وہ گاڑی چھین لی پیپاجی زر نقد بھی دینے لگے کہ بلا
روپیہ کے دیگر سامان رسوئی کا نہو سکیگا رہزن معتقد ہوئے اور خود وہ گاڑی پہونچا گئے
ایک مہاجن کا زر کثیر بسبب خرچ سادھو سیوا کے ذمہ پیپاجی کے ہوگیا ہر روز تقاضی ہوتا
اور پیپاجی امروز فردا کیا کرتے ایک روز تقاضا سخت کیا پیپاجی منکر ہوگئے اُسنے حاکم کے
روبرو استغاثہ کیا اور بہی حساب کی لیگیا وقت معائنہ وہ بہی سفید پائی نادم ہوا اور
حاکم نے اُسکو لائق سزا کے تجویز کیا پیپاجی نے رحم کرکے فرمایا کہ اس شخص کا روپیہ مجکو ضرور
دینا ہی لیکن بسبب تنگ طلبی کے بھگوت خواہش سے یہ بہی سفید ہوگئی ہی یہ کہکر
حاکم سے اُس بقال کو چھڑا دیا وہ پیپاجی کے قدمون مین پڑا اور بکمال تضرع و زاری
درخواست بدستور ہوجانے بہی کی کری پیپاجی نے اُسکی بہی بدستور سابقہ کردی اور زر دین
بھی ادا کیا بھگوت نے کہ پیپاجی مفلس ہوگئے نقدی اور جنس کثیر بھجوادی پیپاجی نے وہ
گھر اور اسباب سب خیرات کردیا ایک شخص سے گئو ہتیا ہوگئی اور سادھوان نے ذات
سے نکال دیا پیپاجی نے رام نام اُسکی زبان سے کہلایا اور بھگوت پرشاد بھوجن کراکر
بھگوت بھگت کردیا سادھوون نے نامبردہ کو بدستور علحدہ رکھا تب پیپاجی نے سب
بید اور شاسترون سے رام نام کا پرتاپ ظاہر کرکے فرمایا کہ وہ نام مبارک ایک دفعہ

اگر زبان سے برآمد ہو تو کروڑون جنم کے مہاپاتک دور ہوجاتے ہین پس اُس نام کے
صدہا ہزار ہا دفعہ لینے سے ایک گئو ہتیا کہان باقی رہی سب معقول ہوئے اور قوم مین شامل
کرلیا راجہ سورسین کو تمنا ہوئی کہ پیپاجی کے درشن ہون پیپاجی بصفائی قلب یہ آرزو اُسکی
دریافت کرکے خود تشریف لے گئے اور درشن دیئے ایک سادھو کو ضرورت روپیہ کی پیش
آئی پیپاجی سے سائل ہوا پیپاجی نے آسی جگہ سے اسقدر روپیہ اُسکو دیا کہ بعد رفع ضرورت کے
بیچ رہا سری رنگ نا نے بھگوت بھگت تھے آنھون نے خط بطلب پیپاجی کے بھیجا تشریف
لے گئے اُسوقت سری رنگ موصوف مانسی پوجن مین بھگوت کو پھولون کی مالا پہناتے تھے
کہ وہ مکٹ مین اولجھ جاتی تھی اس حالت مین کسی نے خبر پہونچائی کہ کوئی سادھو آیا ہے
سری رنگ جی نے کہلا بھیجا کہ پوجا کرتا ہون بعد فراغت حاضر ہونگا پیپاجی نے جواب دیا کہ
کیسی پوجا کرتے ہو مالا پھولون کی نہین پہنائی جاتی سری رنگ جی سنکر دوڑے آئے اور باہم
ھدگر ملاقات ہوئی چندروز تک ست سنگ رہا اور سیتاجی کے پریم اور بھگتی کو دیکھکر زیادہ تر
محبت بھگوت چرنون مین ہوئی ایک براہمن واسطے انصرام کار خیر شادی اپنی دختر کے
پیپاجی سے ملتجی ہوا پیپاجی اُسکو اپنا گرو قرار دیکر راجہ کے پاس لے گئے اور بہت سا روپیہ
دلایا ایکادشی کے روز جاگرن ہوتا تھا پیپاجی یکایک اُٹھے اور ہاتھ ملنے لگے راجہ نے
پوچھا کہ مہاراج ہاتھ ملنے کا کیا سبب ہے پیپاجی نے فرمایا کہ دوارکا مین بھگوت چندوا کو
آگ لگ گئی تھی اُسکو بجھایا ہے راجہ نے شتر سوار بھیجکر جو تنقیح اس امر کی کری تو قول پیپاجی کا
راست معلوم ہوا اور یہ بھی دریافت ہوا کہ پیپاجی ہر ایکادشی کو جاگرن مین آیا کرتے ہین
ایک روز پیپاجی واسطے اشنان کے دریا پر گئے تھے وہان ایک طفل تیلی کا بیل کو واسطے
پانی پلانے کے لایا اُسوقت ایک براہمن پیپاجی سے بیل مانگتا تھا پیپاجی نے وہ نرگاو
طفل مذکور سے لیکر براہمن کے حوالہ کردیا تیلی مذکور پیپاجی کے پاس آیا اور مفلسی اپنی
بیان کرکے کہنے لگا کہ وہ نرگاو باعث پرورش میرے عیال اور اطفال کا تھا پیپاجی
نے فرمایا کہ بیل تیرے گھر موجود ہے چنانچہ جاکر دیکھا تو موجود پایا ایک دفعہ قحط سال
ہوا پیپاجی نے اسقدر غلہ وغیرہ سامان خوردنی ونوشیدنی لوگون کو تقسیم کیا کہ گویا قحط
نہین ہوا تھا اور سب کا دکھ دور کیا ایک دفعہ زر کثیر کہین سے ہاتھ آیا دو چار روز
مین صرف کردیا ایسے چرتر پیپاجی کے لاانتہا ہین کہ جنہین قیاس اور وہم کو دخل نہین

ہوسکتا پس بھگوت مین اور بھگوت بھگتون مین کیا فرق ہے کہ ایسی ہی مہان بھگوت کی ہے +
کتھا پرایاگداس جی प्रयागदास. پریاگداس جی اپنے گرو اگرداس جی کی کرپا سے ایسے پریم بھگت ہوئے
کہ من بچن کرم سے سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین پریم تھا اور بھگوت بھگتون
مین اسقدر پریت اور بھاونا تھی کہ بھگوت روپ جانکر انکی سیوا پوجا کیا کرتے تھے کیا
مین مہوتساہ بھگوت مندر کے کلس چڑھانے کا تھا اور موضع اودھ بلیہ مین بھگوت
مندر کی دھجا چڑھانے کا دونون جگہ ساد ھو واسطے طلب کے آئے پریاگ داس جی نے
اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر ایک جگہ جاتا ہون اور دوسری جگہ نہین جاتا تو دونون
سادھو ناراض ہونگے اسواسطے دونون جگہ دو روپ بنا کر گئے اور ست سنگ اور
درشن اور بھگوت چیترون کے کیرتن اور بھجن کا انند اٹھایا اور اپنے ہاتھ سے
ایک جگہ دھجا اور دوسری جگہ کلس چڑھایا اس ہوتا تھا بھگوت کا مادھری
سروپ دیکھکر پریم مین مگن ہوگئے اور غلبہ پریم اور استغراق سے پران
بھگوت کے تصدق کرکے پرم پدکو گئے واضح ہوکہ اگرداس جی اور
آنکے سنپرداوالے مادھرج آپا سک سری رگھنندن سوامین کے ہین
پریاگداس جی نے بروقت راس لیلا کے مادھرج اپنے سوامین کا تصور
فرمایا اور پران تصدیق کیے + کتھا بھگوان भगवान. بھگوان نامے بھگوت بھگت قصبہ
سونی پت مین ہوئے جہان کہین منکر دھرم کا سنتے تو طرح طرح کے آدیش کرتے اور
بھاگوت دھرم پر قائم کردیتے چنانچہ موضع نیدوری مین فریق جوگیان کا رہتا تھا
بھگوان بھگت نے جو انکا حال سنا تو وہان گئے اول فہمایش اور ہدایت کی اور جب ضرورت
ہوئی تو معجزات انکو دکھلائے کہ وے سب انکے چیلے ہوکر بھگوت بھگتی مین سادھان ہوگئے
بادشاہ وقت نے کہ مخالف مذہب تھا اور مخالفین کو جسقدر ساتھ ہندو دھرم کے عداوت
دلی ہو ظاہر ہے امتحانا خواہ عداوتا زہر قاتل پلوادیا کہ بھگوت بھگت رچھک مہاراج نے
مطلق اثر اس زہر کا ہونے ندیا اور ممتحن کو باطن کو ندامت ہوئی داس بھاؤ مین بھگوان
ممدوح کو محبت کمال تھی + کتھا رام رائے राम राय. رام رائے جی پرم بھگت ہوئے سارست براہمن
تھے گیان اور بیراگ اور جوگ مین واقفیت کامل رکھتے تھے شہوت و غصہ و طمع و حرص
وموہ یعنی اگیان کے تارک تھے اور سادھو سیوا مین ایسی محبت تھی کہ جب کسی سادھو کا

درشن کرتے تو مثل کمل کے کہ آفتاب کے دیکھنے سے کھل جاتا ہی خوش ہوتے ایک دفعہ سادھو سماج تھا وہان کوئی دشٹ کہ ہمیشہ سے بھگوت بھگتون کے ساتھ عداوت دشمنی کی چلی آتی ہی مذمت خلاف واقع رام رائے جی کی کرنے لگا بھگوت نے سزا ایسے بدذات اور خلاف گو کی ضرور جانی اور اُس محفل مین کہ مقوم اور ہمچشم اُسکے بکثرت موجود تھے دستار اُسکے سر سے اتروادی سب صغیر و کبیر خوب ہنسے اور وہ پاپی شرمندہ اور خجل منھ چھپاکر اُس محفل سے بدر ہوا ✤ کبت ✤ श्री रंग. سری رنگ جی موضع دیوسا علاقہ جیپور مین سراوگی کے بیٹے تھے غلام اُنکا مرکر جمدوت ہوا اور ایک بنجارہ وارد دیہہ مذکور کی قبض روح کو آیا بہ تعرف سابقہ سری رنگ موصوف سے ملا اور حال کہا سری رنگ کو شوق دیکھنے اس تماشا کا ہوا اور جہان بنجارہ مقیم تھا وہان گئے دیکھا کہ بساعت معہود جمدوت مذکور نے ایک بیل کو بھڑکا دیا اور بنجارہ واسطے پکڑنے کے اُٹھا جمدوت مذکور نے نرگاو کے سر پہ بیٹھکر اور شاخ نرگاو سے شکم بنجارہ کا چاک کرکے بعذاب عظیم مارڈالا سری رنگ جی نے جو یہ حال دیکھا تو خوفناک ہوئے اور اُس دوت سے علاج رہائی از پنجہ جمدوتان پوچھا اُسنے جواب دیا کہ بلا بھگوت بھگتی کے سب کو ایسے ہی عذاب پیش آتے ہین اور جو بھگوت بھگت ہین اُنکے خواب مین بھی جمدوت نہین آتے سری رنگ جی کو اُسیوقت مذہب بے اصل سراوگیان سے نفرت کمال ہوئی اور بھگوت بھگتی اختیار کرکے حسب نشاندہی دوت مذکور چیلہ سری انتا نند چیلہ راماند جی کے ہوئے عرصہ قلیل مین بھگوت سروپ کے پراپتی ہوگئے اور خوف جنم اور مرن سے رہا ہوئے ایک پریت یعنی عفریت ہر روزہ پسر سری رنگ جی کو نظر آتا تھا پسر مذکور اُسکے خوف سے خشک ہوگیا سری رنگ جی نے سبب پوچھا تو بدین سبب کہ بھگتون کے گھر پریت کا کیا کام ہی کچھ نہ کہا اور جب مبالغہ ہوا تو سب حال بیان کردیا سری رنگ جی رات کے وقت جس چارپائی پر اُنکا پسر سویا کرتا تھا خود سو رہے جب عفریت مذکور آیا تو غضبناک ہوکر اُسکے پیچھے دوڑے عفریت خوفناک بھاگا اور بحالت اضطراب بیان کیا کہ فلان زرگر اسی گانون کا رہنے والا ہون اور بسبب گناہ ہائے زنا و فسق و فجور کے پریت ہوا ہون واسطے مغفرت کے آپ کا دروازہ پکڑا ہی اور سرن ہون اس عذاب عظیم سے کسیطرح رہائی بخشو سری رنگ جی کو اُسکے اوپر رحم آیا اور بھگوت کا چرن امرت اُسکو دیا کہ اُسکی بدولت دیوتا کا سروپ پاکر سُت گت کو پراپت ہوا ✤ کبت ✤ लछमीनारायण. لچھمی نارائن چیلہ کرشنداس جی

ساکن ملک پنجاب کے بھگوت اور مرتاض ہوئے صبر و قناعت کے مجسم تھے ہر وقت بھگوت
بھجن مین رہتے تھے بنگ نوشی کا شوق تھا اور ہرگز اُسکا نشہ نہین ہوتا تھا بادشاہ
وقت سنے دھتورہ وغیرہ پلایا تب بھی نشہ نہوا پھر بسبب تعصب مذہب کے زہر قاتل
بنگ مین بارادۂ قتل کے دیا اور غذاے خوردنی و نوشیدنی موئد ترقی زہر کی کھلائی کچھ اثر
نہوا آخر نادم ہوکر بادشاہ نے اپنی خطا معاف کرائی واضح ہو کہ کوئی شخص اس کتھا کو نظیر
اور گواہی واسطے بنگ نوشی کے نہ سمجھ لیوے بنگ متروک اور ممنوع سب کے نزدیک ہی
شراب مین اور بنگ مین کچھ فرق نہین بلکہ بہ نسبت شراب کے بنگ مین ایک عیب
یہ زیادہ ہی کہ مقراض العقل ہی کسی بزرگ کی نظیر سے جواز اسکا نہین ہو سکتا بھلا شیوجی
مہاراج کی نظیر دیا کرتے ہین سو اگر شیوجی کی نظیر سے بنگ جائز ہو تو شیوجی نے وہ زہر نوش
کیا ہی کہ جسکی حدت کو دیوتا بھی برداشت نہ کرسکے اب کوئی ایک ماشہ تو زہر کھا لیوے یا شیوجی
سانپ کا زیور اور مینڈونکی مالا رکھتے ہین اب کوئی چھوٹا سا سانپ یا کپال مردہ کا تو ہاتھ مین
لے لیوے شنکر سوامین نے گنج کہ جسکا شیشہ بنتا ہی بھٹی مین سے ہاتھ پر رکھکر مثل پانی کے
پی لیا اب کوئی تھوڑی سی آگ تو ہاتھ مین لے لیوے و علے ہذا القیاس ہزارہا تمثیل اس
قسم کی پورانون سے اور اس بھگت مال سے مل سکتی ہین پس بزرگون کی نظیر سے کب
کوئی اشی ممنوع جائز ہو سکتی ہی سمرتھ کو نہین دوش گسائین + ربہ پاوک سرسری کی
نائین + اور جید پورانون کے قول برابر متفق ہین کہ بزرگون کی نظیر اور تمثیل اور اعمال
جو شخص امر ناجائز کو جائز سمجھ لیتے ہین جہنمی ہوتے ہین ہٹی نارائن موصوف نے بنگ کو
بعد حاصل ہونے کمالیت اور سد مضا کے نوش کیا اور شخص کامل امر اور نہی کی قید سے
باہر ہی کہ بھگوت روپ ہو جاتا ہی غرض بنگ کا پینا مردود اور متروک ہی + کتھا رَیداس۔
ریداس جی پرم بھگت بھگوت سے ایسے ہوئے کہ جنکی گفتگو اور شاعری واسطے دور کرنے
تاریکی شکوک و شبہات کے مثل آفتاب کے تھی بید اور شاستر کے موافق اعمال نیک کے
کرنے مین مثل ہنس کے ہوئے یعنے ہنس جسطرح پانی کو چھوڑکر صرف دودھ کو قبول لیتا ہی
اُسیطرح ریداس جی نے ممنوعات کا ترک کرکے جو سار اور خلاصہ ہی اُسکو قبول کیا بھگوت
کر پا سے اسی جنم مین بھگوت دھام کو پہونچے اور جنکے چرنون کو بڑے بڑے برن آشرم
والون نے دنڈوت کری پہلے جنم مین برہمچاری اور راما نند جی کے چیلے تھے گدائی

لے صاحب طاقت کو کچھ گناہ نہین ہوتا کہ بشن مہاراج سانپ کے اوپر آرام فرماتے ہین اور آفتاب و آتش سب قسم خوردنی و ناخوردنی کو کھاتے ہین اور گنگا جی مین سب قسم کا پانی جا ملتا ہی انکو کیا گناہ ہو ۱۲

کر کے گرو سیوا اور تیاری بھگوت پرشاد کی کیا کرتے تھے ایک بقال بر سر راہ ہمیشہ عرض
کیا کرتا کہ میرا بھی لوازمہ رسوئی کا واسطے بھگوت پرشاد کے قبول فرماؤ لیکن اُس سے کچھ
نہ لیا کرتے ایک روز بارش بشدت ہوتی تھی اُسی بقال سے جنس لاکر رسوئی بنائی
جب رامانند جی بھگوت کو اُس رسوئی کا بھوگ لگانے لگے تو بھگوت دھیان مین نہ آئے
راماننداجی نے برہمچاری موصوف سے پوچھا کہ یہ جنس کسکے گھر سے آئی ہی برہمچاری نے
اُس بقال کا نشان دیا اور بعد دریافت اسکا لین دین چمارون کے ساتھ معلوم ہوا رامانند
جی نے برہمچاری کو ساپ دیا کہ تجکو بھی چمار کا جنم ملے چنانچہ برہمچاری موصوف براہمن
جسم کو چھوڑ کر بخانہ چمار پیدا ہوئے لیکن بھگوت بھگتی اور گرو کے پرتاپ سے پہلے جنم کی
خبر رہی وقت تولد سے والدہ کا دودھ پینا ترک کیا کہ بلا گرو منتر اُپدیش کے خورد و نوش مشروک ہی
راماننداجی کو بھگوت نے آکاس بانی سے فرمایا کہ برہمچاری کو تمنے سخت سزا دی اسپر کرپا
واجب ہی راماننداجی حسب الحکم چمار کے گھر گئے اور والدین ریداس جی نے تشریف آوری
آنکی تعجبات اور منتنات سے جانکر قدم پکڑ لیے راماننداجی نے منتر اُپدیش کرکے ریداس نام
رکھا اور واسطے پینے شیر مادر کے اجازت فرمائی جب عمر ریداس جی کی کچھ زیادہ ہوئی تو بھگوت
بھگتون کی سیوا کرنے لگے جو کچھ گھر سے ملتا ہر بھگتون کی نذر کر دیتے والد ناراض ہوا اور
گھر کے پیچھے ایک جگہ واسطے رہنے کے دیدی اگرچہ دولت اور مال بہت تھا لیکن ریداس
جی کو ایک حبہ بھی ندیا ریداس جی مع استری کے آنند سے رہنے لگے اور پاپوش دوزی سے
بسر اوقات کیا کرتے جو کوئی بشنو اور سادھو دیکھتے اُسکو پاپوش مفت پہنایا کرتے پھر ایک
چھپر ڈال لیا اور اسمین بھگوت مورتی براجمان کرکے سیوا کرنے لگے اور خود اُس چھپر کے صحن
اور میدان مین بلا سایہ پڑے رہتے اگرچہ بظاہر تکلیف افلاس وغیرہ کی تھی لیکن دل بھگوت
کے تصور اور دھیان مین شادان اور فرحان رہتا تھا بھگوت نے وہ تکلیف افلاس کی
بھی دور کرنی ضرور سمجکر خود سادھو کا روپ بنایا اور ریداس جی کے گھر آئے ریداجی نے
کمال خدمت کرکے بھوجن کرایا اور بھگوت روپ جاما سادھو ممدوح نے خوش ہوکر سنگ پارس
ریداس جی کو دیا اور تعریف اُسکی بیان کرکے کہا کہ احتیاط سے رکھنا ریداجی نے جواب دیا کہ
میرے کسی کام کا نہین میرا دھن اور دولت رام نام ہی سادھو نے جانا کہ قدر اس پارس کی
ریداس نہین جانتا اسواسطے رانپی کو لگا کر سونے کی کر دی ریداس جی نے دل مین سمجھا کہ

رانی بھی ہاتھ سے گئی پھر جو سادھو مذکور نے دیکھا کہ ریداس جی کو طمع کسی چیز کی نہین تو
بنت کہا کہ اس سنگ پارس کو قبول کرو ریداس جی نے فرمایا کہ چھپر مین رکھدو چنانچہ
سادھو موصوف چھپر مین رکھکر تشریف لے گئے بعد سیزدہ ماہ کے پھر آئے اور ریداس
جی کا حال بدستور دیکھا پوچھا کہ وہ سنگ پارس کیا ہوا جواب دیا کہ جہان آپ رکھ گئے تھے
وہان ہی ہوگا مجکو اُسکے ہاتھ لگانے سے خوف آتا ہی بھگوت اُسکو لیکر روانہ ہوئے ایک روز
شیو پوجا کی پٹاری سے پانچ اشرفی برآمد ہوئین ریداس جی کو بھگوت سیوا سے بھی خوف
ہونے لگا بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ اگرچہ تمکو ہرگز طمع باقی نہین رہی لیکن اب جو کچھ
ہم دیوین قبول کرو ریداس جی نے قبول کیا اور ایک دھرم سالہ پختہ تیار کرکے بھگوت
بھگتون کو اُسمین بسایا اور پھر ایک بھگوت مندر تعمیر کرا کے طرح طرح کے چندوہ اور جھالر
اور بندھن دار زردوزی اور دیوارگیری اور چھت بند وغیرہ سے ایسا آراستہ کیا کہ جو درشن
کرنے والے آتے تھے سوبھا مندر اور بھگوت مورتی کو دیکھکر گرویدہ ہو جاتے تھے پوجا پرتشٹھا
راگ بھوگ وغیرہ سب براہمنونکے سپرد تھا بعد ازان جہان ریداس جی خود رہتے تھے وہان ایک
مکان دو منزلہ بنوایا اور کمال پریت سے بھگوت آرادھن شروع کیا اکثر براہمن بسبب
عداوت اور خصومت کے راجہ سے نالشی ہوئے اور کلمہ سخت زبان پر لاکر کہا کہ قوم
چمار کو بھگوت مورتی پوجن کا ادھکار کسی شاستر مین نہین لکھا ریداس بلا خوف وخطر بھگوت
سیوا مورتی براجمان کرکے پوجن وغیرہ کرتا ہی اُسکو سزا دینی چاہیے راجہ نے ریداس جی کو
بلایا اور اسقدر پرتاپ ریداس جی کا راجہ پر غالب ہوا کہ ایک دو بات کہی اور رخصت کیا
رانی راجہ چیتور کا نام جھالی تھا اُسنے جو پرتاپ ریداس جی کا سنا تو سیوک ہوئی برہمنان ہمراہی
رانی مذکور کے پر غضب ہوئے اور کہنے لگے کہ رانی کی عقل جاتی رہی رانا کے پاس نالشی
گئے اور سب حال کہا رانا نے ریداس جی کو بلایا اور سب براہمن جمع ہوئے براہمن تو قوم کی
بزرگی بیان کرتے تھے اور ریداس جی کا یہ قول تھا کہ بھگوت کو بھگتی عزیز ہی
قوم پر نگاہ نہین بعد مباحثہ یہ قرار پایا کہ بھگوت مورتی جو سنگھاسن کے اوپر
براجمان ہی جسکے پاس خوش ہو کر آجاوے وہی مقبول ہی اس بات پر
برہمنان نے تین پہر کامل بید پڑھا اور منتر جپ کیا لیکن کچھ نہوا
جب نوبت ریداس جی پر پہونچی تو عرض کیا کہ مہاراج اپنے پتت پاون نام کو رحمت کیجیے اور

دو ایک اشلوک پد کیرتن کیے ایک پد کا مقطع یہ ہی بانیب چھارآئے کہ دھون بلا لیجیے + اور دوسرے پد کا مطلع یہ ہی دیو اوہ دیو آیو تم سرنا + کرپا کیجیے جان آپنو جنا + بھگوت بغور سنتے پد ہاے مذکورہ کے سنگھاسن پر سے اُٹھکر ریداس جی کی گود میں آ بیٹھے اور سب معتقد ہوئے بعد ازان رانی جھالی مذکورہ کانسی سے اپنی راجدھانی میں آئی اور جگ کرنے کی تجویز کرکے ریداس جی کو بکمال فروتنی و لجاجت لکھا کہ کرپا کرکے تشریف لاوین چنانچہ ریداس جی چتور میں آئے رانی از بس خوش ہوئی اور زر کثیر خیرات کیا براہمنان کو خیال ہوا کہ اس رانی کا گرو چمار ہی بہتر ہی کہ خشک جنس لیکر رسوئی تیار کرین سو ایسا ہی کیا جب واسطے بھوجن کے بیٹھے تو ہر ایک نے دو شخص کے بیچ مین ریداس کو بیٹھا دیکھا معتقد ہو کر قدموں مین پڑے اور لاکھوں شخص چیلے ہو گئے ریداس جی نے خیال کیا کہ اگرچہ یہ لوگ اس وقت چیلہ ہو گئے ہین لیکن پھر جب ہماری قوم کا خیال ہو گا تو غیر معتقد ہو جاوینگے اور وہ بے اعتقادی باعث لیجانے دوزخ کا اُن لوگون کو ہو گی اس واسطے اشتباہ قوم کا دور کر دینا چاہیے سو آس مجمع عام مین پوست اپنے جسم کا اوتار کر جگنیو پویت سب کو دکھا دیا اور فرمایا کہ مین اصلی براہمن ہون گرو کے سراپ سے یہ دیہہ پائی ہی سب کو قوم کی جانب سے بھی اطمینان ہو گیا بعد ازان ریداس جی دیہہ کو چھوڑکر بسبب عنایت اپنے گرو اور بھگوت کے پرم پد کو گئے اور پھر جنم نہوا + کتھا

गोपालभट्ट گوپال بھٹ ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ تمام جہان مین اُنکی ساکھی معروف اور مشہور ہی بھگوت بھگتی کا پرتاپ جنکی پیشانی سے مثل آفتاب کے ظاہر اور روشن تھا بھگتون کی محفل کو زیبایش کے دینے والے اور سری مدبھاگوت مین اگر کسیکو شک و شبہہ واقع ہوتا تو اپنی ہمہ دانی سے اُسکے دور کرنے والے ہوئے باگرویس کو اپنی بھگتی اور بھجن کے پرتاپ سے بھگوت پرایَن کرکے کرتارتھ کر دیا اور رس بھاؤ سے اُن بھگتی مین مستقل ہو کر سری برج سری رادھا بلبھ لعل کے پریم مین پورن رہے بھگوت بھگتون کی کرپا کے پاتر تھے اور اُپدیش کنندہ نودھا بھگتی کے + کتھا

विनाकर کریم چند جو مثل کشب کے تھے اُنکے گھر دیواگر جی واسطے دور کرنے تاریکی دل جہانیان کے دوسرے دیواگر یعنی آفتاب ہوئے اور بہت سے راجاؤن کو اپدیش کرکے بھگوت بھگتی مین لگایا ہر بھگتون کے واسطے ایسے ہوئے کہ جسطرح کسی درخت مثمر کی شاخ زمین پر آجاتی ہی اور ہر ایک کو فیض عام ہوتا ہی بھولا رام اُنکا تکیہ کلام تھا سب کے دوست اور سب پر برابر مہربانی کے کرنے والے ہوئے سری رگھنندن سوامین کی بھگتی کے سواے اور کبھی

کچھ خواہش نہوئی اور سیتاپت اودھ بہاری مہاراج کے چرترون کا کیرتن اور سمرن کیا + کتھا ۱۲۱
کھیم گسائین مشہور اور معروف ہین کہ رامداس اپنے گرو کی کرپا اور عنایت سے سری क्षेमरसाई
رگھنندن سوامین کے انن داس ہوئے اس لوک اور پرلوک مین سوائے رگھنندن سوامین کے
اور کسیکو کچھ نہین جانتے تھے اور نہ کچھ تعلق دونون جہان کے دکھ سکھ سے تھا دھنش بان
جو بھگوت کے شستر ہین انکا نشان اپنے ہر دو بازو پر دھارن کرکے اور دیکھ دیکھکر کمال خوش
ہوا کرتے تھے اور پریم آنند مین مگن رہتے تھے کسیوقت سوامین کے چرنون سے علیحدگی
نتھی اور ہنومان جی کے موافق شجاع اور شور بیر پریم پربی اور بھگوت بھگتون مین بدرجہ اول
تھے + کتھا ۱۲۲ کلیان سنگھ جی کو بھگتی نچھا اور اودارتا درجہ غایت سے ہوئی कल्याराा सिंह
بھگتی نچھا کا قلیل حال یہ ہے کہ مع انوپ سنگھ برادر خود واسطے درشن جنم آستان سری نند نندن
مہاراج کے شہر نونیرہ مسکن اپنے سے برندابن کو آتے تھے ایک سراوگی ظالم کو دیکھا کہ سادھو
مفلس کو ستاتا ہے کلیان سنگھ جی نے بشنو سادھو کا پچھ کیا اور پچھ ظلم اس ظالم سے بچایا اور
اوداریتا کے یہ معنی کہ مال و منال بخش دینا تو جزوی امر ہے انکو جان دینے سے بھی دریغ نہ تھا
اور بھگوت نے دونون بات مصرحۂ بالا انکی مدت العمر خوب نباہی ابتدا سے سری جگناتھ رائے
سوامین کے چرنون مین پریت تھی جب اخیر وقت آیا تو سری رگھنندن سوامین مین محبت اور
پریت ہوگئی اور جناب ممدوح نے اپنا پارشد جانکر اپنے نزدیک بلا لیا جگناتھ پوری مین رہا کرتے
تھے اور رگھنندن سوامین کی محبت سے دونون جہان کی محبت مثل خس کے دور کردی تھی
دل مین روپ انوپ رہتا تھا اور زبان پر رگھنندن سوامین اور جانکی مہارانی کا نام +
کتھا ۱۲۳ راجہ کھیمال قوم راجپوت راٹھور ایسے پریم بھگت ہوئے کہ انکے خاندان مین راजा खेमाल
بھگتی اٹل یعنے لاجنب ہوگئی رام رائے پسر اور کنور کشور بنیرہ کہ انکا ذکر اس بھگت مال مین
علیحدہ ہوا ہے پریم بھگت ہوئے کہ راجہ موصوف سے بھی سبقت لے گئے راجہ ممدوح کو
بھگوت بھگتون مین اسقدر محبت تھی کہ جسطرح سمندر چندرمان کو دیکھکر نہایت خوشی سے بڑھتا ہے
اسیطرح بھگوت بھگت کو دیکھکر خوش ہوتے تھے اور بھگوت کے بھجن مین اسقدر بھاو اور
پریم تھا کہ ہمیشہ اسمین معروف رہتے تھے دل مثل گنگا جل کے نرمل اور صاف تھا اور من
بچن کرم سے سری رگھنندن سوامین کے داس تھے سوائے چرن کمل سوامین کے اور
کچھ بھروسا تھا نہ پناہ نہ کچھ اور اعتقاد تھا نہ چاہ + کتھا ۱۲۴ کیشو جی بلقب لٹیرا مشہور تھے केशावजी

لیرا لاغر خواہ نحیف کو کہتے ہین اگرچہ کام کرودہ لوبھ موہ وغیرہ مین نحیف اور لاغر تھے لیکن بھگتی
بھاؤ مین موٹے اور توانا سری سرانندجی کی سنپردا مین پرم بھگت ہوئے اور انکی بھگتی واسطے دور کرنے
دھوپ جنم اور مرن کے دیگر اشخاص کو مثل سائبان کے ہو گئی دلمین بھگوت کے چرتر پوتر رہتے
تھے اور زبان پر نام جیسا پریم داس بھاؤ بھگوت مین کیشو موصوف کا تھا ایسا ہی اُنکے صاحبزادہ
کو ہوا اور کیون نہو کہ جیسا درخت بویا تھا ویسا ہی پھل لگا جس بھاؤ اور بھگتی سے بھگوت سیوا
کرتے تھے اسی اعتقاد سے بھگوت بھگتونکی سیوا مین مصروفیت تھی بھگوت چرتر ونکے کیرتن مین
یکتا تھے اور سخاوت اور رحم مین لاثانی ونیز شاعر + کبتھا[۲۱] ॥ स्वेती ॥ شوتی جی ہر بھگتونکی سبھا مین
لائق تعریف اور تعظیم کے مشہور اور معروف مثل آفتاب کے ہوئے بھجن کا پرتاپ ایسا تھا
کہ بھگتی اور دھرم کی دکھاتے تھے سری سیتاپت اودھ بہاری کے چرنون مین ہر وقت مگن اور
اور آنندت رہا کرتے اور دل کو ایسا مستقل بھگوت کے داس بھاؤ مین کیا تھا کہ مطلق دوسری
آنندمین بھرے ہوئے
طرف توجہ نہین ہوتی تھی اور نہر جی اُنکے گرو کے پرتاپ سے ایسی ہی بھگتی اُنکے پسر اور نبیرگانکو بھی ہوئی

نشٹھا بست و دوم[۲۲] در تعریف و مہان سکھا بھاؤ و بیان کبتھا بیج بھگت آیا سکان آن

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملونکی سر جور کیا کو ڈنڈوت کرکے دیگر اوتار کو ڈنڈوت پرنام
کرتا ہون کہ جھوں مین وہ اوتار دھارن کرکے بھگوت بھگتی اور سرناگتی کے سروپ کو جگت مین
ظاہر کیا واضح ہو کہ بعض پورانون مین بجائے دھرو اوتار کے نارد جی کا اوتار لکھا ہی آیا سکان
سکھا بھاؤ کا یہ سدھانت ہی کہ ایشر اور جیو دونون باہمدگر سکھا یعنی دوست ہین اور ایسی دوستی
خلاصہ
اور محبت مربوط مضبوط ہی کہ ایشر کو بلا جیو ایشرتا نہین اور نہ جیو بلا ایشر ہو سکتا ہی یعنی اگر جیو
نہو تو ایشر کو کوئی نہین جانتا اور اگر صرف جیو ہو اور ایشر نہو تو یہ بات غیر ممکن ہی کہ بلا ایشر
جیو نہین ہو سکتا اگر یہ اعتراض ہووے کہ دوستی باہمدگر دو شخص برابر کی ہوتی ہی سو کہان تو
جیو کہ ہزارہا عذاب جنم اور مرن اور گناہ اور ثواب مین پھنسا ہی اور کہان وہ ایشر کہ جسکا سروپ
وہم و قیاس سے باہر اور بید جسکو نیت نیت کہتے ہین اور مایا گنون سے علیحدہ نت نربھ نرنکار
اجیت اننت پورن برہم پرماتما سچدانندگھن ہی اس اعتراض کا جواب تمثیل ظاہری سے سمجھ لینا
چاہیے کہ اول درباب دوستی برابر ہونا خاندان اور لیاقت اور شرافت اور عقل اور حسن اور
پوشش اور لباس وغیرہ اسباب کا واجب ہوتا ہی بعد ازان اپنی قسمت ہی کہ ایک بادشاہ ہو جاوے
اور دوسرا مفلس سو یہی حال جیو اور ایشر کی دوستی کا ہی یعنی جیسا ایشر نت نربکار پرگاس مان

پرمان

گویا آنند سروپ ہی ویسا ہی یکمی و بیشی وہ ایک بات کے جیو ہی کچھ فرق نہین دونون کے بیچ مین
مایا کے سروپ کا پردہ حایل ہوا سو چونکہ جیو اون یعنی خورد ہو لیگیہ یعنے کم جانے والا تھا
اسواسطے وہ تو مایا کو دیکھکر موہت ہو گیا اور اسکے حال مین گرفتار ہوا اور ایشر کہ اننت اور سرب گیہ
تھا وہ مایا پر پرک بدستور رہا اگرچہ ایشر نے واسطے چھوٹنے اپنے دوست کے مایا کی قید سے بذریعہ
بید اور شاستر اُس دوست کو اپنا اور اسکا سروپ تبلایا اور اپنے نام آپ پر ظاہر کیے اور صدہا ہزارہا
تدبیرات مثل منتر جپ و جگ و دان اور دیا اور کرم اور گیان و بیراگ و نو دھا بھگتی وغیرہ کے
رواج دی لیکن وہ جیو اُس مایا کی مدہ مین ایسا گرفتار ہوا کہ مطلق ملتفت نہوا اور اپنا اور اپنے
دوست کا سروپ بالکل بھول گیا سو جب اپنے اور ایشر اور مایا کے سروپ کو جانکر واسطے رہائی کے
تدبیر کرے تب پھر اپنے دوست کی ملاقات اور پریم آنند کو فایز ہو اب بڑا اعتراض یہ پیدا
ہوا کہ جس حالت مین ایشر اور جیو دوست ہین اور وہ ایشر کہ جسکی مایا مین یہ جیو پھنسا ہی
خواہان اُسکے چھوٹنے کا مایا سے ہی تو پھر کسواسطے یہ جیو مایا مین گرفتار ہی خود ایشر کسواسطے
نہین چھڑا لیتا سو واضح ہو کہ یہ اعتراض جدید نہین بلکہ وہی بات ہی کہ جو شاستر و نمین ایشر کی
دیالتا اور کرپالتا نسبت جیو کے بیان کری ہی اور واسطے منسلک رہنے سلسلہ آفرینش
دنیا کے کرم کی تقدیم ظاہر کر کے ہونا مکتی کا بروقت دور ہونے نیک و بد کرم کے بیان کیا ہی
جو جواب اس اعتراض کا بموجب سدھانت شاسترون کے وہان تنقیح ہوا ہی وہی یہان
سمجھ لینا چاہیے اور اگر بقاعدہ سکھا بھاؤ کے جواب مطلوب ہی تو یہ ہی کہ قاعدہ وافی جملہ
امور دنیا اور دین کی ایشر پر ختم ہی درینصورت دوستی کا قاعدہ بھی بھگوت سے بہتر کوئی نہین
جانتا اور قواعد دوستی مین دونون دوست برابر عمل کرتے ہین اگر ایک دوست نے ضیافت
کری تو اُسکے جواب مین دوسرا دوست اُس سے بہتر ضیافت کر دیتا ہی اور اگر بیاہ شادی
وغیرہ مین ایک دوست نے سو روپیہ خرچ کیے تو دوسرا دوست بھی اُسکی شادی مین اسیقدر
خرچ کرتا ہی سو اس قاعدہ برابری کے موافق اگر ایشر بلا رجوعات طبیعت جیو کی مایا کو دور
کر کے واسطے ملاقات کے آوے تو قاعدہ اور اصول دوستی کا خلاف ہو جاوے اگر اسمین
یہ گفتگو ہووے کہ جیو کی رجوعات پر کیا حصر تھا خود ایشر نے مبادرت واسطے ملاقات اپنے
دوست کے کسواسطے نکی کہ دوستی مین دوست کا اپنے گھر آنا یا خود اُسکے گھر جانا دونون برابر ہین
سو واضح ہو کہ بھگوت کی جانب سے پیشقدمی اور مبادرت بخوبی ہووے اور ہر گز کسی قاعدہ مین

قصور واقع نہین ہوا یعنی اپنا اور اُس دوست کا سروپ بیان کرکے اور بید اور شاسترون کو
بطور پیغامبر بھیجکر پیغام ملاقات کا بھیجا اور اپنے نام و نشان ظاہر کیے بعد ازان تدبیرات
ملنے کی بتلائی اور اب تک ہر جگہہ اور ہر وقت واسطے ملاقات کے حاضر اور موجود ہے پس ایشر کی
جانب سے کیا قصور ہے سب قصورات اس جیو کے ہین کہ ہرگز اُس سے ملنا نہین چاہتا اور نہ توجہ
کرتا ہی غرض بلا اعتراض کسیطرح کے ثابت ہے کہ ایشر اور جیو قدیمی دوست ہین چنانچہ بید سرتی
مین صاف یہی بات لکھی ہی اور سری مدبھاگوت کے چہارم اسکندھ پرنجن کتھا مین مفصل
بدلائل لکھا ہی کہ جیو اور ایشر دونون باہمدگر دوست ہین قطع نظر ازان جہان نودھا بھگتی کا
بید اور شاستر نے بیان کیا ہی تو وہان سکھا بھاؤ کی بھی بھگتی لکھی ہی پس اگر جیو اور ایشر
باہمدگر دوست نہوتے تو سکھا بھاؤ کی بھگتی اور اُسکے قاعدہ بید اور شاستر مین کیون مندرج
ہوتے قواعد ارادھن اور سیوا سکھا بھاؤ کے موافق قواعد دیگر نشٹھاؤن کے ہین صرف
اسقدر فرق ہی کہ دیگر نشٹھاؤن مین سوامین وغیرہ تصور کرکے سیوا پوجا کرتے ہین اور اس
نشٹھا مین دوست اور برابر سمجھکر سیوا ہوتی ہی اور چونکہ بھگوت نے چہارم اسکندھ پرنجن
کتھا مین فرمایا ہی کہ دیگر بھگتی تو گرو کے اُپدیش سے حاصل ہوتی ہین اور سکھا بھاؤ اور
آتم نویدن کو مین خود اُپدیش اور تعلیم کرتا ہون درینصورت سکھا بھاؤ مین جسوقت طبیعت
سالک کی رجوع ہوتی ہی اُسوقت خود بھگوت اُسکے دل مین نزول اور ظہور فرماتا ہی یہ رس جس
کسی نے نوش کیا فوراً مست اور مدہوش ہوگیا رجوعات طبع ہر یک سکھا بھاؤ والے کی بھگوت
چرترون مین موافق رغبت اپنی طبیعت کے ہی مثلاً بدر کاسرم مین نر نارائن سکھا ہین اُنکی رغبت
تپ اور گیان کے چرترون مین ہی ارجن اور سری کرشن مہاراج کی محبت مثل دوستی راجگان کے
اور بیچ گوپ کمارون کے کھیل اور ہنسی مثل گوپ کمارون کے اور اجودھیا کے راجکمارون کی محبت
بھگوت چرترون مین مثل کھیل اور ہنسی وغیرہ شاہزادگان کے ہوئی اور اسیطرح ہر ایک کے بھاؤ
جدا جدا ہین جسطرف جس کسیکو رغبت ہی اُسی قسم کے سامان سے سیوا اور بھگوت ارادھن کیا کرتا ہی
وہ ارادھن اور سیوا پوجا اگر نہ یا ہفت بار ہر روزہ نہوسکے تو تین دفعہ سے کم نہو اسکے ترا پچھر اور
نام اور منتر جپ علیحدہ رہا ہر وقت کا تصور دلی اُسطرف رہنا پوجا سیوا معمولی سے علیحدہ بات ہی
کہ سب آپاشنا اُسیکے واسطے ہین اور واجب و مقدم تر ہی درینولا اُپاشنا اس سکھا بھاؤ کی
بتصور مادھرج اور سرنگار کے بیشتر رائج ہی خواہ رام اُپاشک ہون خواہ کرشن اُپاشک اور فی الحقیقت

جسقدر ترقی محبت کی مادھرج بھاؤمین جلد ہوتی ہی اور کسی بھاؤمین اسقدر جلد نہین ہوتی د
عرصہ قریب گذرا کہ اجودھیا جی مین رام سکھی مہاراج اور اُنکے چیلہ پریم سکھے جی سکھا بھاؤکی وجہ
اور اس بھگتی کے ملک مین بادشاہ ہوئے رام سکھے جی کا ایک گرنتھ اصول اس بھاؤ کا دیکھنے
مین آیا اُسمین مادھرج کو مقدم رکھا ہی اور برج مین جو تنقیح اس امر کی کرہی گئی تو وہان خصوصیت
مادھرج کی بہرحال واجب اور لازم معلوم ہوئی ہی کہ برج مین جو تر بھگوت کے سب سرنگار اور مادھرج کے
مجسم ہین وحدانیت بھگوت کی اور یہ بات کہ اُپاشک کو بھولکر واسطے اپنی رہائی کے دوسرے دیوتا کا
خیال نہووے جسطرح سب نشٹھا اور اُپاسنا جملہ دیوتاؤن مین مقدم ہی اسیطرح اس نشٹھا مین بھی
بدرجہ بہی جہان اس نشٹھا اور اُپاسکان اس نشٹھا کی ہرگز کسی سے بیان نہین ہوسکتی کسواسطے
کہ اس نشٹھا اور اُپاسکان اور بھگوت مین سرمو تفاوت نہین سب ایک ہین بھگوت اُپاسکان
نے اس سکھا نشٹھا کو منجملہ پنچ رس کے بیان کیا سو اس قاعدہ کے موافق بھگوت رام خواہ
کرشن خواہ بشن عاقلی و لطیفہ گوئی و زودفہمی و خوش خلقی اور جلد جواب دینے مین ہوشیار اور
طرار نوجوان پریم سو بھایا کہ جسکے چہرہ کے روبرو سب خوبصورتی اور حسن گرد ہین زیورات اور
لباس حسب مناسبت ہریک عضو کے پہنے ہوئے بشالنین ہی ارجن اور شدامان اور سریدامان
وغیرہ برج گوال و دیگر بھگت سکھا بھاؤ کے آشریالنبن لوازمہ سرنگار اور مادھرج اور ہنسی
اور قہقہہ اور ہمدگر کھیلنا ساتھ کھانا ساتھ سونا ساتھ بیٹھنا ساتھ رہنا ساتھ ہی سیر کو جانا باہمدگر
سرنگار اور آرایش کرنا وعلی ہذا القیاس ہزارہا بھاؤ اور سامان اوّل و دوم یعنی بھاؤ و
انوبھاؤ کے اسباب ہین سامان سوم یعنی آٹھون ساتوک سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور
چونکہ یہ سکھا رس قریب بلکہ مخلوط و مشترک سرنگار رس کے ہی اسواسطے جملہ سی (۳۳) بیبچاری یعنے
سامان چہارم اس رس مین عملدرآمد ہوتے ہین استھائی بھاؤ اس رس کا وہ ہی کہ اُس پریم منتر
کی دوستی مین اسقدر استقلال اور پختگی ہووے کہ ہرگز اور مطلق خواب و خیال مین دل کی
توجہ دوسری طرف نجاوے اور بلا تزلزل اُس دوست سراپا مغز بے پوست کی محبت مین محو اور
مستغرق رہے ہے رگھنندن ہے دین تبل ہے پرنت آرت بھنجن مہاراج مین نے سُنا ہی کہ آپکے
عدل اور انصاف سے کوئی زبردست کسی زیردست پر ظلم نہین کرسکتا اور داد خواہ فوراً
انصاف کو پہونچتا ہی سو کرپاسندھ مہاراج نہ معلوم میرے واسطے وہ عدل اور انصاف کہان گیا
کہ یہ مہاموہ دن رات طرح طرح کے ظلم کرتا ہی اور ہشیار جنونسے حیران اور پریشان کر رکھا ہی اگرچہ

جناب والا کے اُس عدل و انصاف مین کچھ شائبہ شبہہ نہین لیکن میری ہی قسمت کی کمی ہی کہ نتیجہ ظلم اُس ظالم سے نہین چھوٹتا اب در دولت پر مستغاثی ہون کہ اکیدفعہ کسیطرح اُس جبر و تعدی سے چھڑا کر میرے تلکو اپنے روپ انوپ کے خیتو نہین لگا دیجیے کہ جو سب بید اور شاستر نکا سار ہی اور نج بھگت انکا جیون آدھا

کبت

कर कंजन मंजु बनी पहुंची धनुहीं शर पंकज पाशि लिये १॥

کر کنجن منج بنی پہونچی دھنوہین سر پنکج پان لیے

ہاتھ کنول زیبا نام زیور چھوٹی کمان تیر کنول ہاتھ

लड़कन संग खेलत डोलत हैं सरयू तट चौहट हार हिये २॥

لڑکا سنگ کھیلت ڈولت ہین سر جو تٹ چوہٹ ہار ہیے

तुलसी ऐसे बालक सों नहिं नेह कहा जप योग समाधि लिये ३॥

تلسی ایسے بالک سون نہین نیہہ کہا جپ جوگ سمادھ لیے

नर सो खर सूकर श्वान समान कहो जग में फल कौन जिये ४॥

نر سو کھر سوکر آن سمان کہو جگ مین پھل کون جیے

اگرچہ کبت آئندہ کھنڈتا دھیرا کا ہی لیکن چونکہ ہر ایک لفظ اسکا پریم اور برس اور برج راج مہاراج کے دھیان اور رس اور مادھرج کو ظاہر کرتا ہی اسواسطے اُسکا لکھنا ضرور جانا

کبت

बिन गुन माल वारे चलन मराल वारे अधरन लाल वारे शोभा सद भारे हैं १॥

निलकन भाल वारे जल जात माल वारे मूरति विशाल वारे हग अनियारे हैं॥

بن گن مال واری چلن مرال واری ادھرن لعل واری سوبھا سد بھاری ہین

رشتہ مالا والی ہنس لب ادھر لعل یار

تلکن بھال واری جلج نال واری مورت بشال واری درگ انیارے ہین

[illegible]

پیت پٹ واری لٹ واری نٹ واری پوکھی کاری تٹ واری تین تو موہن واری ہین
نام شاعر جمنا کنارہ ۱۱

چور پر واری چیت چور پر واری سُن مور پر واری تیرے مور پر واری ہین

[illegible]

पीत परवारे लटवारे नटवारे सुखी कारी तटवारे तैं तो मोहना मनवारे हैं ३॥

चोर परवारे चित चोर परवारे सुन मो परवारे तेरी मोर परवारे हैं ॥ ४॥

کتھا अर्जुन. ارجن مہاراج کے سکھا بھاو کا بیان کس سے ہوسکتا ہی جنکی بھاونا اور بھگتی کے بس ہوکر وہ پورن برمہ سچدانند گھن جو وہم وقیاس سے باہر ہی رتھ بان آنکا ہوا اگرچہ ارجن مہاراج برادر پھوپھی زاد سری کرشن سوامین کے تھے لیکن سکھا بھاو مقدم تھا نشست و برخاست و خورد و نوش و سیر و تماشا و گفتگو و ملاقات دوستانہ تھی نہ مثل جدھشٹر وغیرہ کے برادرانہ جو جو بھگوت نے کریا اور سہائے کری مفصل وے کتھا مہابھارتھ مین مندرج ہین آنکا ذکر اس کتھا مین ضرور نسمجھا کہ عالم دوستی مین جب کسی سے جو کچھ سلوک باہمدگر ہو اسب مساوات ہی ایک حال بے تکلفی کا تحریر ہوتا ہی ارجن مہاراج جب حسن بے انتہا اور جمال دلربا سبھدرا ہمشیرہ سری کرشن مہاراج کا دیکھکر ہزار جان سے عاشق ہو گئے تب بمقتضائے صدق دوستی کچھ تکلف اور خیال راضی یا ناراضی کا نکرکے اپنے عشق اور بیقراری کا حال راست راست سری کرشن سوامین سے بیان کردیا سوامین ممدوح کو خاطرداری اور دلداری اپنے دوست کی اسقدر منظور ہوئی کہ ننگ و ناموس و بدنامی پر نگاہ نکرکے یہ صلاح ارجن کو دی کہ اگر واسطے شادی کردیکے بلدیو جی اور بلدیو جی سے کہتا ہون تو نہ معلوم قبول کرین یا نہ کرین پس بلباس فقیر دوارکا مین جاکر زبردستی سے لے آو بعد ازان بلدیو جی اور بلدیو جی کو راضی کرلیا جایگا چنانچہ ارجن نے ایسا ہی کیا اور جب کہ بلدیو جی واسطے قتل ارجن کے تیار ہوگئے تو خود بدولت نے سمجھا کر آنکا غصہ دور کردیا ایک دفعہ ارجن مہاراج سبھدرا جی سے عیش و عشرت مین مشغول تھے سری کرشن

سوامین نے انکو مکان نشست مین ندیکھا تو مضطرب ہوگئے اور تاب جدائی نہ لاکر بے حجاب
سبھدراجی کے محل مین چلے گئے دوستانہ ہنسی اور قہقہہ مین مصروف ہوئے اور نہایت درجہ
محبت کا ثابت کیا بھگوت کی کرپالتا اور دین تبلتا پر غور کرنا چاہیے کہ خود دوست و دشمن
رنج و راحت نیک و بد وغیرہ اسباب مایا سے کہ جہان تک ظاہر و باطن کی نظر پہونچے مبرا اور
پاک ہی باوجود اسکے جو ایسے عیر تر کیے تو بھگتون کو تسلی و دیگر اشخاص کو ترغیب واسطے
بھگتی کے دیتا ہی کہ جو کوئی جس بھاؤ سے میرا بھجن کرتا ہی مین اسی بھاؤ سے ظاہر ہوکر بھگت کی
بھاونا پورن کرتا ہون کہ گیتاجی مین اس بات کا وعدہ واثق کیا ہی + کتھا सुदामा کتھا
سُداماں جی کی بھاگوت اور بشن پوران مین مفصل مندرج ہی اور بھاکھا مین اکثر شاعرون نے
سُداماں چرتر تصنیف کیے اسواسطے باختصار لکھتا ہون ساندیپن (सान्दीपनि) گروہ کی خدمت مین جب
سری کرشن سوامین نے بید اور دیگر علم پڑھے اُسوقت کی دوستی سداماں جی سے تھی بعد
تحصیل علم کے جدائی ظاہری ظہور مین آئی سُداماں جی مفلس اسقدر تھے کہ نہ گھر مین کھانے کو
تھا نہ جسم پر کپڑا ایک روز سوسیلا انکی استری نے کہا کہ کمال تعجب ہی جسکے محب صادق اور یار وفادار
سری کرشن سے مہاراج بھی کے پت ہوویں وہ ایسا مفلوک اور مفلس ہووے اب تم اُنکے پاس جاؤ
سداماں جی نے عذرات چند در چند کیے لیکن سوسیلا نے ایسے جواب معقول دیے کہ بہ لاچاری ارادہ
روانگی کا کیا سوسیلا کچھ برنج ساٹھی کے کہین سے مانگ لائی اور سداماں جی کے سپرد کرکے کہا کہ
بھگوت کی بھینٹ کرنا سداماں جی بھگوت درشنون کے شوق مین بھرے ہوئے چلے اور رات کو
کسی گانون مین ٹھہرے یہان بھگوت کو شوق ملنے اپنے یار کا دامنگیر ہوا اور شب سُداماں جی کو
دوارکا کے قریب بُلا لیا صبح کو سُداماں جی جب تھوڑی دور چلے تو ایک شہر نظر آیا اور جو نام پوچھا
تو دوارکا سنکر خوش ہوئے اشنان پوجا کرکے پرسان پرسان سری کرشن مہاراج کی راجدھانی پر
آئے چوبدار نے ڈنڈوت کرکے سری کرشن سوامین کو اطلاع دی کہ ایک براہمن چھوٹی دھوتی پھٹی
چادر ننگے پانون دروری سا آپکا استھان پوچھتا ہی اور سُداماں نام ہی سُنتے ہی اُس نام کے
بے تحاشا دوڑے اور اول قدم پکڑ کر چھاتی سے لگا لیا اور چونکہ دونون متر بعد مدت ملے تھے
اسواسطے تادیر ایسے ملے کہ گویا دونون ایک جسم ہوگئے بعد ملاقات کے بھگوت ہاتھ مین ہاتھ
لیکر خاص رنگ محل مین لائے اور پلنگ مکلف پر بٹھلا کر گفتگو شروع کی اس عرصہ مین رکمنی جی
سامان پوجا کا لے آئین اور خود بھگوت اور رکمنی جی چرن دھونے لگے اسوقت کا ایک

کبت مصنفہ نرو تم کب لکھتا ہون ÷

سویا   صاف اور سیدھا ہی

ایسے بے حال بوآین سون بھیے کنٹک جال گڈھے پگ جوئے
خار بسیار   پانون دیکھنے

ہاے سکھا دکھ پائے مہا تم آئے اتے نہ کتے دن کھوئے
یہان   کہان

دیکھہ سدامان کی دین دسا کرنا کرکے کرنامے روئے
عاجز حالت   رحم   مجسم رحم

پانی پرات کو ہاتھہ چھیو نہین نینین کے جل سون پگ دھوئے
آنکھون   پانی   پانون

ऐसे बेहाल बिवायन सों भये कण्टक जाल गड़े पग जोये १
हाय सखा दुख पायो महा तुम आये इतै न कितै दिन खोये २
दीखसुदामा की दीनदशा करुणाकर के करुणा निधि रोये ३
पानी परात को हाथ छुयो नहिं नैनन के जलसों पग धोये ४

بعد دھونے کے بھگوت نے اپنی خاص پیتامبر سے پونچھکر حسب قاعدہ پوجا کری جب اُس سے بھی فراغت ہوئی تو بھگوت نے پوچھا کہ ہماری بھابی نے کچھہ ہمارے واسطے بھی دیا ہی اور تمکو قدیمی عادات دیگر قسم کے ہی ایسا نہو کہ تم ہی ہضم کر جاؤ اور ہم دیکھتے ہی ہین سدامان جی بسبب ساتھی کو جو بغل مین تھے چھپانے لگے بھگوت نے جانا کہ کچھہ تحفہ بغل مین ہی ادھر تو بھگوت اُسکے لینے کے داوگھات مین ہوئے اور ادھر سداما جی بسبب شرم چھپانے کے خیال مین اسی عرصے مین پارچہ کہنہ پھٹ گیا اور چاول گر گئے بھگوت نے انمین سے ایک مٹھی لیکر فوراً اور جلدی سے منہ مین ڈال لیے اور دوسری مٹھی کے واسطے بھی وہی جلدی تھی کہ رکمنی جی نے ہاتھہ پکڑ لیا اگرچہ بعض بھگتان و شارحان نے مطلب ہاتھہ پکڑ لینے کا یہ لکھا ہی کہ ایک مٹھی چاولون سے تو ہر دو جہان کی دولت سدامان کو بخش دی دوسری مٹھی سے کیا بخشوگے اور بعض نے یہ لکھا کہ رکمنی جی کو یہ خوف ہوا کہ مین بھی کا سروپ ہون ایسا نہو کہ بھگوت دوسری موٹھی کے عوض مجھکو بخش دین اور بعض کا یہ قول ہی کہ رکمنی جی کو خیال نازکی و کم خوری و عادت کھانے غذائے لطیف بھگوت کا ہو کر یہ خوف ہوا کہ کچے چاولون کے کھانے سے درد نہونے لگے لیکن اصل مطلب رکمنی جی کا ہاتھہ پکڑنے سے یہ ہی کہ مہاراج یہ تحفہ تمہارے یار کے گھر کا ہی تنہا خوری مناسب نہین بھاجی بانٹی چاہیے اور اگر یہ کہوگے کہ ہمارے یار کے لائے ہوئے

۱۵ وجہ جلدی کی یہ کہ ایسا نہو کوئی اس نعمت عظمے سے محروم نہ ہوجاوے ۱۲

تحفہ مین کسی کا کیا واسطہ ہی تو آپ کے یار محبوب تھے کنگالی وفاقہ مست ہوتے ہین انکو کسی
تحفہ کی بھر سانی کی کیا طاقت ہی یہ تحفہ میری جٹھانی کے بدولت تمکو میسر ہوا ہی بھر حال سب کے
پہونچے ورنہ دیورانی جٹھانی مجکو طعنہ دینگی کہ رکمنی نے بھاجی نہ بانٹی بعد اس حیرتہ کے خدمتگاران
نے رسوئی تیار ہونے کی خبر پہونچائی دونون مترون نے باتفاق بھوجن کیا غرض اسیطرح
سات روز کمال خوشی اور فرحت سے گذرے بعد ازان سداماں جی نے درخواست رخصت
کی کری اور بعد مبالغہ رخصت ہوئے بھگوت تا دور واسطے پہونچانے کے گئے اور وقت
رخصت کچھ سداماں جی کو نہ دیا سداماں جی اپنے دلمین کہنے لگے کہ آخر تو گوالیون کے گھر
پرورش پائی ہی کیا ہوا کہ اب راج وغیرہ حاصل ہو گیا اگرچہ مجکو دیتے تو کیا خزانہ کم ہو جاتا بلکہ
اور خوب ہوا کہ کچھ نہ دیا اب اُس عورت سے کہ جسنے زبردستی بھیجا تھا کہونگا کہ دولت خوب
احتیاط سے رکھ کہ بہت سا خزانہ ملا ہی اور پھر دلمین کہنے لگے کہ شاید بھگوت نے اسواسطے
کچھ نہین دیا کہ بسبب دولت کے بھجن مین خلل نہ پڑ جاوے غرض ایسے ایسے خیالات کرتے
ہوئے اپنے گانون کے نزدیک آئے دیکھا کہ دوارکا سے بھی ہزار گونہ بہتر طلا و جواہرات کی
عمارت ہی ایسی کبھی دیکھی تھی نہ سُنی تھی لوگون سے پوچھا کہ کسکا شہر ہی اور کیا نام ہی جواب ملا
کہ آپ کا ہی شہر ہی اور سداماں پور نام ہی اس گفتگو مین تھے کہ غلام اور کنیز دوڑے اور
سداماں جی کو دست بدست محلون مین لے گئے سوسیلا آ کر قدمون مین پڑی اور سداماں
جی اس بھگوت کرپا کو دیکھکر جو بطفیل بھگوت کو دیتے تھے انکا افسوس کرنے لگے دولت
وغیرہ کے سکھ سے ہرگز بھجن اور آرادھن کو نچھوڑے بلکہ زیادہ تر مصروفیت ہوئی بھگوت کی
اشیتا کہ اجیت وانت وسیدانند گھن سریا تما پورن پرمیشر ہی خیال کرکے پھر اس کرپا لتا دو یا
و بھگت تبلتا اور متر بھاو کے نباہ کو دیکھکر سنکر ہونہ پر بھر آنند مین مگن نہین ہوتا اُسنے ناحق
پیدا ہو کر اپنی والدہ کے حسن کو ضائع کیا اور جسکی آنکھون مین پریم کا جل نہین آتا تو وے
آنکھین کوڑے کی کتھا برج کے گوال بالون کی نند نندن مہاراج کے ब्रज ग्वाल बाल
بیشمار گوال بال سکھا ہین انمین سری داماں श्रीदामा و مدھو मधु و منگل मंगल
و سوبن सुबल و سوباہو सुबाहु و بھوج भोज و ارجن अर्जुन و منڈل मंडल
آٹھ سکھا پرم متر اور ہر وقت پاس رہنے والے و سرغنہ دیگر سکھاون کے ہین جسطرح
رادھکا جیو کے ساتھ للتا بشاکھا و شیاملا وغیرہ آٹھ سکھی ہین علاوہ از بیشمار سکھا

سدامرادا ز سوسیلا استری سداماں جی

CC-0 Shri Krishna Museum, Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مذکورہ کے رنگ پتنگ पतंग وپتری पत्री ومدھوکنٹھ मधुकंठ ومدھوبرت मधुवर्त्त
ورسال रसाल وبسال विशाल وپریم کنڈ प्रेमकन्द ومکرند मकरन्द وآنند आनन्द وچندرہنس
چندرہاسیہ चन्द्रहास्य وپید पयद وبکل बकुल ورسدان रसदान وساردا بدھ शारदा बुद्धि وغیرہ اگرچہ
سکھا بھاؤ رکھتی ہین لیکن خدمتگزاری اور فرمانبرداری ہین بھی جیہ درخانہ وجیہ وہ بن
ہروقت حاضر رہتے ہین سکھا بھاؤ والون کے جسقدر بھاؤ متفرق ہین اُن سب مین
اول درجہ برج کے گوال بال سکھاؤنکو ہی کسواسطے کہ انکو اس درجہ سے کمی وبیشی نہین ہوتی
بھگوت کے نت بہار مین شامل رہتے ہین اور سب گولوک نواسی ہین جب بھگوت کا اوتار
ہوتا ہی وے بھی ہمراہ آتے ہین اگر کوئی شخص مہا بھگوت چرترون کی لکھ سکے تو انکی مہما
لکھنے کا بھی دعوی کرے ورنہ جیسی اپار مہا بھاوت کی ہی ویسی ہی انکی ہی قطع نظر انکی مہما کے
انکے چرتر اور کتھا پرم پوتر کا یہ مہاتم ہی کہ جو کوئی دیکھے سے بھی انکے کھیل وتماشا ہنسی
قہقہہ وبے تکلفی وغیرہ بال چرترون کو سنتا ہی یا گان کرتا ہی تو بھگوت زبردستی سے اپنی بھگتی
اسکو عطا فرماکر اُسکے قابو مین ہوجاتے ہین سکھا بھاؤ کے چرتر اسقدر بیشمار ولاانتہا ہین
کہ شیش اور شاردا بھی بیان نہین کرسکتی واسطے پوتر ہونے اس ترجمہ کے ایک دو چرتر
مختصر لکھتا ہون سب بن مین واسطے گئو چرانے کے جایا کرتے تو دو فریق ہوکر کھیل شروع
کیا کرتے ایک روز فریق بلدیوجی کا توجیتا اور خود بدولت کا فریق ہارا مع جب شرط کے
ایک ایک سکھا ہارے ہوئے نے ایک ایک سکھا جیتے ہوئے کو اپنی جدھی چڑھایا سریداما
جی کے حصہ مین خود بدولت آئے جہان پہونچانے کی شرط تھی جگہ دور تھی تھوڑی دور
چلکر بسبب نازکی اور کمزوری کے نندنندن مہاراج کو عرق آگیا اور ہار گئے تب اول تو
سریداما کی خوشامد کری کہ نصف دور تک لیجاؤنگا جب نہ مانا تو دھمکایا کہ کل کو مین تیری خوب
خبر لونگا جب اُسپر بھی سریداما جی نے کچھ خیال نہ کیا تو شرارت شروع کی لیکن سریداما جی
ایسے استاد ملے کہ ایک قدم بھی معاف نہ کیا اور جہان تک شرط قرار پائی تھی وہان تک لے گئے جب
سری نندنندن مہاراج متھرا مین حسب الطلب راجہ کنس کے تشریف لے گئے تو شنک
وچانور وغیرہ پہلوانان پرزور اور فیل مست کو بلا محنت وتکلیف ایک لحظہ مین قتل کردیا
اور اُسی اکھاڑے مین جب نوبت کشتی کی ساتھ برج گوال بالون کے پہونچی تو کبھی
خود بدولت انکو زمین پر ڈال دیتے تھے اور کبھی وے ایسی خبر لیتے تھے کہ زمین سے

اُٹھنے کی تاب و طاقت نہین رہتی تھی واہ واہ بھگت تسلسا اور پریت کی پورنتا جب برج
گرہن مین گوردھن پہ بھگوت دوارکا سے آئے تو سب برجباسی بھی آئے تھے بعد بہت
مدت ملاقات ہوئی اور اون نے تو حسب اپنی اپنی محبت اور بھاؤ کے ملاقات کی اور بھگوت
سکھا اُس اپنے رنگ مین رنگے ہوئے مستعد اپنی داو اور پریت لینے کے ہوئے اور وہ
رنگ بھگوت گنا نیت نرنکار کو بھی ایسا چڑھا اور اسقدر محبت کے دریا مین غرق کردیا کہ
پریم کا جل آنکھون سے جاری ہوکر چرنون تک پہونچا ॥ کبت گوبند سوامین

गोविन्दस्वामी

مہاراج کے سکھا بھاو کا چرتر بھاگوت بھاگتون کو تو پرم آنند کا دینے والا ہی اور جو شخص
بھگت نہین انکو بھگتی کا دینے والا سوامین ممدوح اُس بھاو کے آرادھنا سے تھوڑے ہی
عرصہ مین اُس درجہ کو پہونچے کہ گوردھن ناتھ جی کے ساتھ ہمیشہ کھیل اور بازی مین مصروف
رکھکر اپنے پرم متر کے روپ انوپ مین مگن ہاکرتے تھے ایک روز گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے جب
داو گوبند سوامین کا آیا تو نٹ ناگر مہاراج بھاگ کر مندر مین آگھسے گوبند سوامین پیچھے دوڑے آئے
اور گلی بھگوت کی مورتی پر ماری اُودھر سے بھگوت حمایتی یعنے پوجاریان مندر دوڑے اور
کمال گستاخی از جانب گوبند سوامین سمجھکر دھکے دیکر مندر سے باہر نکالدیا بلکہ بھگوت بکھر جانا
گوبند سوامین تالاب کے کنارے راستہ پر آکر بیٹھ رہے اور گالیان دیکر کہنے لگے کہ اب تو
حمایت مین جا بیٹھا بھلا کبھی تو نکلیگا ایسی خبر لونگا کہ یاد رکھیگا نند کنور مہاراج کو فکر ہوئی
کہ اب یہ بیطور میری تلاش مین ہی اور مجھ سے بلا ان بہار اور کھیل رہا نہین جاتا جب
باہر جاؤنگا نہ معلوم کیا کریگا سو اُس فکر مین کچھ نہ کھایا اور گسائین بٹھل ناتھ جی سے کہ
پرم بھگت تھے کہا کہ مجھے بسبب خوف گوبند سوامین کے کچھ کھایا نہین جاتا اگر مجکو کچھ
کھلانا منظور ہی تو گوبند سوامین کو راضی کرو اگرچہ داو گوبند سوامین کا تھا لیکن بسبب بیخبری کے
مین مندر مین چلا آیا اب وہ ناحق مجکو گالی دیتا ہی اور جب باہر جاؤنگا نہ معلوم کیا کریگا سو جب
اُسکا غصہ دور ہوگا تب مجکو کچھ کھانا پینا سوہایگا بٹھل ناتھ جی دوڑے گئے خوشامد کرکے
اور زبردستی سے گوبند سوامین کو مناکر لائے اور مندر مین بھگوت کے پاس بھیجدیا وہان جب
سلوک دونون کا ہوگیا اور باہم گردونون یار گلے لگ کر ملے تب نندلعل مہاراج نے بھوگ
لگایا ایک دفعہ گوبند سوامین واسطے رفع حاجت بشری کے جنگل مین گئے تھے جب بیٹھے
تو خود بدولت نے جاکر اور دور کھڑے ہوکر آکھ کے پھل مارنے شروع کیے اور اسی قسم کی

اور کچھ شرارت کری گوبند سوامین نے اُسی حالت مین اُٹھکر ایسے آگھ کے پھل مارے
کہ ہر چہمو مین مہاراج تنگ ہوکر بھاگنے کے مستعد ہوئے اتفاق سے گوبند سوامین کی
والدہ تلاش کُنان آگئین تب گوبند سوامین پرندہ کرکے گھر کو گئے اور لڑائی رفع ہوئی
ایک دفعہ بھگوت مندر کو بھوگ کے واسطے تھال جاتا تھا گوبند سوامین کہ راستہ مین باامید
پرشاد بیٹھے رہے تھے پوجاری سے مستدعی ہوئے کہ اوّل ہمکو بھوجن دو بعد ازان بھگوت
نندنندن کے واسطے لیجانا پوجاری نے انکار کیا گوبند سوامین اُسکے ہاتھ سے تھال
چھینکر تمام سامگری تھال کی کھا گئے اور روانہ ہوئے پوجاری غصہ ہوتا ہوا گسائین جی کے
پاس آیا اور کہا کہ مین پوجا وغیرہ سے باز آیا گوبند سوامین بھوگ کا تھال لوٹ لے گیا گسائین
جی نے گوبند سوامین کو بُلاکر پوچھا کہ یہ کیا زیادتی ہی گوبند سوامین نے جواب دیا کہ تم اپنے
لالہ کو اچھے اچھے بھوجن کراکر مستعد سیر اور کھیل اور لڑائی کا کر دیتے ہو اور وہ بہلے جبت و
چالاک ہوکر بن کو چلا جاتا ہی مجکو جو بھوجن پیچھے ملتا ہی تو اُسکی تلاش کرتا ہوا تمام جنگل مین حیران
و پریشان پھرتا ہون پس اُس سے پہلے اسواسطے مستعد مہور ہون گسائین جی نے ہنسکر پرتاپ
اور بھگتی اور سکھا بھاؤ گوبند سوامین کا پوجاری سے بیان کیا اور براے آیندہ تاکید کر دی
کہ انکی رضامندی سے بھگوت کی رضامندی تصور کرے تصنیفات گوبند سوامی
کی بھگوت مین ایسا جلد دل لگا دیتی ہین کہ گویا مُول منتر ہین اور اشٹ
چھاپ مین اِن مہاراج کی شمار ہی + کنبھنداس گنگ گوال چیلہ برجناتھ جی
سکھا بھاؤ کے پرم بھگت اور کسی سکھی کا اوتار ہوئے جنھون نے برج کے چیترا ور سب
سکھی اور بھگوت سکھاؤنکا مفصل حال بیان کیا نندنندن مہاراج کے ساتھ کھیل کا
جو پرم آنند اُسکے رس مین ہر وقت مگن رہتے تھے برج بھوم جان سے زیادہ عزیز
تھی اور بھگوت جیونون مین نہایت پریم اور محبت رکھتے تھے بھاوت کیرتن یعنی علم
موسیقی مین ایسے ہوئے کہ اُس عصر مین ثانی کوئی نہ تھا ایک دفعہ بادشاہ کا گذر برندابن
مین ہوا اور تعریف اُنکے گانے کی سنکر بولایا زبردستی آئے اور بلبعہ آجارج بھی اُسوقت
ہمراہ تھے بسبب ہونے وقت دوپہر کے راگ سارنگ گایا کہ بادشاہ اور حاضرین سب از خود رفتہ
ہوگئے اور ہر ایک بھگوت کے پریم مین محو بادشاہ یہ پرتاپ دیکھکر دست بستہ کھڑا ہوا اور
کمال آرزو سے درخواست کری کہ میرے ساتھ چلو جواب دیا کہ برج بھوم کو چھوڑ نہین جا سکتا جب

مبالغہ از جانب طرفین زیادہ ہوا تو بادشاہ قید کرکے دہلی مین لے آیا اور نظر بند رکھا راجہ ہرداس قوم راجپوت تودر نے خبر پائی اور سفارش کرکے چھڑا دیا فی الفور برج مین آئے اور اپنے پریم منتر کو دیکھکر جان تازہ پائی لقب گوال بسبب سکھا بھاو کے مشہور ہوا

نشٹھا بست و سوم در مہما و تعریف سرناگتی و آتم نویدن محتوی بر کتھا دہ بھگت

आत्मनिवेदन शरणागत मन्वंतर

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی چھتر اور جنور رکھیا کو ڈنڈوت کرکے منونتر اوتار کو بندنا کرتا ہون کہ جھون مین وہ اوتار دھارن کرکے سب دھرمون کا ایجاد کیا قبل از تحریر مہما سرناگتی و آتم نویدن کے ایک بات یہ لائق تحریر ہی کہ جو بندن نشٹھا کے اپاسک ہین وہ بھی اسی نشٹھا مین تحریر ہونگے وجہ یہ ہی کہ حقیقت مین بندن سے مراد تصدیق ہونے کی ہی اور بندن و سرناگتی مین صرف اسقدر فرق ہی کہ بندن تو ظاہری رسوم تصدق اور ارپن ہونے کو کہتے ہین اور سرناگتی ظاہر و باطن دونون کو ارپن اور بھینٹ کرنے کا نام ہی جسطرح کیرتن سمرن کہ کیرتن تو اسکو کہتے ہین کہ جو بھگوت کا نام اور بھجن صرف زبان سے ادا ہووے اور سمرن اسکا نام ہی کہ جو دل سے یاد ہو حقیقت مین دونون بات کا مطلب یاد کرنے سے ہی خواہ زبان سے ہو خواہ دل سے اور اسیواسطے کیرتن نشٹھا مین سمرن کو بھی شامل کرکے لکھا گیا ہی اسیطرح بندن نشٹھا کو بھی شامل سرناگتی کے کیا گیا اور یہ بھی واضح رہے کہ سرناگتی اور آتم نویدن ایک بات ہی کہ اسکا بیان اسی نشٹھا مین مفصل ہوگا بعض اپاشک اور بانجا ہم راپانچ سنپردا والے واسطے حصول بھگوت کے سرناگتی کو مختار مانتے ہین اور کہتے ہین کہ بھگوت دو طرح سے ملتا ہی ایک تو بھگتی سے اور دوسرے سرناگتی سے سو بھگتی کے لائق تو وے شخص ہین کہ جنکو اپنی تدبیرات کا بھروسا کامل ایسا ہو کہ اس جنم خواہ دش خواہ پچاس جنم مین اپنے پرشارتھ یعنی بھگوت آرادھن وغیرہ سے ضرور بھگوت کو پراپت ہونگے اور بھجن کے اعتقاد اور بھروسہ سے جمراج وغیرہ کا کچھ خوف نہین رکھتے اور اگر اس جنم مین اُنکا مطلب حاصل نہو تو جنم ہاے آئندہ سے یہ خوف نہین کہ ہمکو بھگوت بھگتی نہوگی بموجب قول بھگود گیتا کے کہ اب تک جنمون مین سدھی کو پراپت ہوکر پریم گتی کو جاتا ہی دوسرا قول کہ اے ارجن میرے بھگت کا ناس کبھی نہین ہوتا اور علے ہذا القیاس صدہا قول بھاگوت و گیتا و دیگر پورانون کے ہین سرناگتی وہ چیز ہی کہ جسوقت بھگوت مین اعتقاد کامل کرکے سرن ہوا

اور اس لوک اور پرلوک کا بوجھ بھار بھگوت کے اوپر ڈال دیا اسیوقت سے اس شخص کو نہ کسی
تدبیر کی ضرورت ہی نہ پرشارتھ کی اور اگر کچھ تدبیرات اور پرشارتھ کا بھروسا اس شخص کو باقی رہا
تو اسکے سرن ہونے مین خامی ہی بلکہ اسکا نام سرناگتی نہین اور نہ سرناگتی اپنا ثمرہ بخشتی ہی جسطرح
ہنومان جی کو اندرجیت پسر راون نے برہم پھانس ہین کہ ایک رسی باریک تھی باندھ لیا
اور کچھ تدبیر نہ کی اور اسکو یقین کامل رہا کہ اس برہم پھانس سے کبھی نہ چھوٹیگا چنانچہ حسب
اعتقاد اسکے ہنومان جی بندھے رہے جب وہ یقین جاتا رہا یعنے مضبوط رسون سے ہنومان
جی کو باندھا تو ہنومان جی اس برہم پھانس اور رسون کو توڑ کر نکل گئے اسیطرح بھگوت سرن
ہوکر کچھ اور بھی اعتقاد واسطے رہائی کے سمجھا تو سرناگتی کا سروپ کہان باقی رہا سالکان بھگتی
مارگ کا یہ سدھانت ہی کہ سرون کیرتن وغیرہ جو بھگوت بھگتی ہین انمین پریم اور عشق ہونا ضرور ہی
جب وہ عشق کمالیت اور مستقل درجہ کو پہونچ جایگا وہی ثمرہ ہی اس سے آئندہ کچھ عمل باقی نہین
رہتا اسیطرح سرناگتی والے سرناگتی کو کہتے ہین کہ جب سرناگتی کا عشق کمالیت کو پہونچ جائیگا وہی ثمرہ ہی
اسکے بعد حاجت کسی سادھن اور عمل کی نہین اب تنقیح اس بات کی واجب ہوئی کہ سرناگتی اور
آتم نویدن مین کیا فرق ہی اور اگر کچھ فرق نہین تو گفتگو باہمگر سرناگتی اور بھگتی مارگ والونکی
کیا ہی سو واضح ہو کہ سرناگتی و آتم نویدن ایک بات ہی اور اسی کو پرپتی (प्राप्ति) اور نیاس اور تیاگ کہتے ہین
جسطرح سبوچہ کے چندنام کلس و کمبھ و گھٹ ہین اسیطرح سرناگتی کے چندنام مصرحہ بالا ہین صرف
(त्याग) (न्यास) (कुम्भ) (घट)
ایک گفتگو کا فرق باہمگر یہ ہی کہ سالکان طریق بھگتی نے تو سرناگتی کو ایک جزو بھگتی کا سمجھا یعنی
یہ کہتے ہین کہ بھگوت سرن ہوکر داس یا واتسل یا شرنگار یا سرون یا کیرتن وغیرہ بھگتی کا کرنا
واجبات سے ہی کہ اس بھگتی سے مغفرت ہوگی اور سرناگتی کے اپاسکان نے سرناگتی کو ہی
واسطے مغفرت کے مقدم سمجھا اور کہتے ہین کہ بعد سرناگتی کے ضرورت کسی اور بات کی نہین
سرناگتی ہی سب کام دونون جہان کے کردیتی ہی واضح ہو کہ یہ سدھانت دونون فریق کے
اعتقاد کا مندرج ہوا لیکن جس حالت مین کہ اپاسکان سرناگتی کو بلا سیون پوجن سرون
کیرتن وغیرہ گزیر نہین اور نہ اپاسکان سرون کیرتن وغیرہ کو بلا سرناگتی کے کچھ چارہ ہی
لہذا گفتگو و فرق مصرحہ بالا برائے نام و برائے ترقی اعتقاد متصور ہی مہا اور تعریف
سرناگتی نشٹھا کی کس سے لکھی جاوے کہ ماحصل و انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی ہی
بھگوت نے اسکند چہارم پورنجن کتھا مین فرمایا ہی کہ سکھا و آتم نویدن کو مین خود تعلیم

کرتا ہون اس سے ثابت ہوا کہ مآل اور انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی یعنی آتم نویدن ہی
جہان تک جو منتر دیکھنے مین آتے ہین سب مین سرناگتی کو مقدم رکھا ہی تصریح اُسکی یہ ہی
کہ بعض منترون مین تو لفظ سرناگتی کا صاف مندرج ہی کہ مین سریکرشن یا بشن نارائن یا رامچندر
کے سرن ہون اور بعض منترونمین نمہ لفظ لکھا ہی اور نمہ کے معنی ڈنڈوت اور بندن کرنے
नमः
کے ہین اور بندنا کی مراد ارپن خواہ بھینٹ خواہ نویدن کرنے جسم سے ہی کہ جسکو قربان
اور تصدق ہونا کہتے ہین پس جس حالت مین کہ ڈنڈوت کرنا اور سرناگتی آتم نویدن ایک ہی
بات ہی اور ایک ہی اُنکا انجام ہی تو ثابت ہوگیا کہ سب منتر بھگوت سرناگتی کو بیان کرتے
ہین اور سرناگتی ہی سب جگہہ مقدم رکھی گئی ہی اور چونکہ حصر سب اقسام بھگتی اور آپاسنا کا
صرف اوپر منتر کے ہی اور منترون سے سرناگتی کی تقدیم ثابت ہوئی تو کوئی شک نہ رہا کہ
سرناگتی سب آپاسنا اور سب طریق بھگتی مین مقدم تر ہی اور تقدیم سرناگتی جملہ آپاسنا او
نشٹھاؤن مین اس سے بھی ثابت ہی کہ بھگوت نے گیتاجی مین فرمایا ہی کہ جو میرے سرن
ہوتے ہین وے میری مایا کو اوترتے ہین جب بھگوت سری کرشن مہاراج آپدیش
گیان اور بھگتی و بیراگ و جوگ و کرم کا ارجن کو کر چکے تو فرمایا کہ جو سب دھرمون مین پوشیدہ
رکھنے کی بات ہی وہ تجھسے کہتا ہون کہ تو میرا عزیز ہی اور ذی عقل ہی سب دھرمون کو
چھوڑکر مجھہ ایک کی سرن ہو مین تجکو سب پاپون سے فی الفور چھڑا دونگا اور اس
سرناگتی کے اُپدیش کے بعد کوئی اور اُپدیش نہین کیا تو معلوم ہوگیا کہ سب دھرمونکا
اخیر درجہ اور انجام سرناگتی ہی اسکے بعد کوئی اور بھاگوت دھرم نہین اور سب بھگتی خود
بخود سرناگتی سے حاصل ہوجاتے ہین خواہ اُسکا ضمیمہ ہین جب بھبھیکھن بھگوت سرن
آیا تو سگریو وغیرہ نے صلاح اُسکے قید کرنے کی کری بھگوت نے فرمایا کہ جو شخص میری
سرن ہوکر کہتا ہی کہ تیرا ہون اُسکو تمام مخلوقات یعنے ہر دو جہان سے ابھی وقت
بیخوف کر دیتا ہون یہ عہد میرا ہی اور یہ ترجمہ اشلوک بالمیک رامائن کا ہی و نیز واضح رہے
کہ یہ دونون اشلوک اخیر گیتاجی و بالمیک رامائن کا منتر بھی شمار ہوتے ہین و بہیصورت
بموجب بھگوت بچنون کے خوب ثابت ہوگیا کہ سرناگتی ہی واسطے مغفرت کے وافی
اور کافی ہی قطع نظر ازان از روے شاسترون کے ثابت ہی کہ گج اور بھبھیکھن نے
کسیطرحکا کوئی سادھن نہین کیا صرف بھگوت کی سرن ہوئے تھے اُسکی بدولت

مراد ہر دو جہان پر فائز ہوئے عام رواج ہی کہ کیسا ہی گنہگار اور نالائق کسی کی سرن
جاتا ہی تو اُسکے عیوب پر ہرگز نگاہ نہیں ہوتی سب سے اول اُسکی کار برآری پر
نگاہ ہوتی ہی اسیطرح یہ جیو سب بھروسہ کو چھوڑکر اگر بھگوت سرن ہوگا تو وہ پرماتما
کہ سب قاعدون کا جاننے والا ہی کیون نہ مراد دونون جہان کی بخش دیویگا ورین
صورت تہا جہ از روے قیاس وجہ از روے تمثیل وجہ از روے رواج وجہ از روے
منقول یعنے ہر چہار برہان سے خوب یقین ہوگیا کہ بھگوت سرناگتی خود مختار اور
مطلق العنان اور مالک واسطے مغفرت کے ہی کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین
سو اُس سرناگتی کا سروپ حقیقت مین تو سروپ یہ ہی کہ ہر دو جہان کے حصول کی فکر
اپنی ذات سے دور کرکے اور بھگوت کے اوپر سب بوجھ بھار (बोझभार) اپنا ڈالکر اپنی آپی یعنے خودی
کو بھگوت کے سمرپن یعنے نذر کردینا اور مستقل باعتقاد ہر وقت بنا رہنا کہ بھگوت سرناگتی
سے اس لوک اور پرلوک کے سب کام خودبخود ہو جاوینگے مجکو کوئی تدبیر کرنی نہین چاہیے
میری فکر خود بھگوت کو ہی اور جسوقت جیو بھگوت کی سرن ہوتا ہی ہزار گذشتہ جنمون کے گناہ
اُسیوقت دور ہو جاتے ہین لیکن بعض اس سرناگتی مین چھ قسم کی تفصیل کرتے ہین اول یہ
کہ وقت سرناگتی سے جو بھاگوت دھرم شاسترون مین لکھے ہین انکا عمل کرنا دوم جو بھاگوت
دھرم سے خلاف دھرم ہین اور شاسترون نے انکی ممانعت لکھی ہی انکا ترک کرنا اور بھگوت
بھگتون مین سیوا اور محبت کا ہونا سوم یہ یقین واثق رکھنا کہ مین جو بھگوت کے
سرن ہون بھگوت میرے سب گناہون پر نظر نہ کرکے ضرور رچھا (रक्षा) کرینگے چہارم سواے بھگوت کے
ہر دو جہان مین کسیکو رچھا اور حفاظت اور بہتری کے واسطے خواب و خیال مین قبول نکرنا یہ سمجھنا
پنجم بھگوت کی مورتی مثل سالگرام وغیرہ یا تصور یہ سروپ (रक्षा) بھگوت کے سامنے کھڑا ہوکر
اپنی عاجزی اور گناہ بیان کرنے کہ اے بھگوت مین گنہگار اور عاجز ہون سواے آپکے
میرا کچھ ٹھکانا اور آسرا نہین اور چونکہ آپ تپت پاون اور دین تبل ہین تو یہ تعلق بھی
آپ سے رکھتا ہون کہ مجھسے زیادہ تپت اور دین کوئی نہین میرا اودھار آپ ہی سے
ہوگا ششم اپنی آتما یعنے خودی یا ہستی یا ظاہر باطن کو بالکل بھگوت سمرپن یعنے نذر کردینا
سو اس قسم کی سرناگتی بیشک بلا کسی سادھن وغیرہ کے اس سنسار سمدر سے ایک لحظہ مین
اتار دیویگی ہے رگھنندن سوامی ہے دین تبل ہے تپت پاون ہے ادھم اودھارن

مہاراج جیسا ہون آپ کا ہون میرے اوپر بھی نظر ترحم کی ہو کہ آپ کا چنتون و زرات کرتا رہون
جو سروپ بیکنٹھ کا دھام نشٹھا مین مندرج ہوا اُسکے بیچ مین خاص مکان اور نجدھام بھگوت
کے بہار کا ہو کہ ہزار اُسکے کھنبہ ہین اور ہر در و دیوار اُسکی دِبّ दिव्य یعنی روشنی اور نور کے
جواہرات سے مرصع و منقش ہی اُسکے بیچ مین سہسر دل کمل اور ہر ایک دل یعنے برگ
منتر روپ ہی یعنے ہر ایک دیوتا کے جو چند چند منتر ہین وہی بجاے دل کے ہین خواہ ہر ایک
دل پر وے منتر منقش اور لکھے ہوئے ہین اُسکے اوپر سیس جی مہاراج بجاے مسند کے
اور سیس جی کے اوپر سری لچھمین نارائن پرم سوبھا اور مادھرج کے دھام براجمان ہین
بھگوت کے سروپ اور روشنی اور نور کے روبرو کروڑون برہمانڈ کے سورج اور چندرمان
ایک دفعہ روشن ہوکر روشنی کرین تو کروڑ سے کروڑوین حصہ کو نہ پہونچین چرن کملون کے
نکھ یعنی ناخن کہ جنکا شیو برہمادک دھیان کرکے کرتارتھ ہوتے ہین اور مکتی کا مقام
شاسترون نے اُنکو لکھا ہی ایسے روشنی بخش ہین کہ گویا واسطے قلوب روشنی بھگتونکے
کروڑان کوٹ مہامن یعنی جواہرات جمع ہین نیچے سے اُن چرنون کو ایسی سرخی ہی کہ جسقدر
روشنی اور آبھا سب برہمانڈون مین ہی اسی سے ظاہر ہوئی ہی اور اوپر سے وہ منوہر
سوبھا اُن چرنون کی ہی کہ سب سوبھا (माया) اُس سے متعلق ہین کرڑے اور گھونگرو براجمان پیتامبر
دھارن کیے ہوئے اسپر چھدر گھنٹکا (क्षुद्रघंटिका) جگیوپویت سوبھت جواہرات اور تلسی اور پھولون کی
مالا اور کوستبھ (कौस्तुभ) منی کنٹھ (कंठ) مین ہر چہار ہاتھون مین کڑے پہونچی بازوبند وغیرہ زیورات جواہر
سنکھ چکر گدا پدم سوبھایمان چہرہ تابندہ و درخشان پر تلک کی جھلک مکراکرت (मकराकृत) کنڈل
کانون مین سرپر کریٹ مکٹ (मुकुट) پیتامبر وغیرہ کی پوشش من بھاون سری (श्री)
بتس (वत्स) کا نشان سینے پر بلکہ خود لچھمین جی بائین طرف ویسی ہی سوبھا سے چرن
سیوا مین براجمان بسوک سین وغیرہ پارشد خدمتگزاری مین حاضر۔ کتھا
اکرور جی (अक्रूर जी) اکرور جی کو شاسترون مین بندن نشٹھا کے آپاسکان مین لکھا ہے
سُپھلک جدونبسی کے پتر پوتر تھے اگر اتفاق اُنکے رہنے کا مہاکو سنگ یعنے
کنس کے راج کاج مین تھا لیکن چونکہ بھگوت چرنون مین اعتقاد کامل رکھتے تھے اسواسطے
وہ صحبت ناقص کچھ نقصان نہین کرسکتی تھی بلکہ اُن کو سنگیونکو اکرور جی کے قدم باعث برکت میسا کے تھے
جب کنس نے واسطے لانے سری برج چند مہاراج کے اکرور جی کو بھیجا تو کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائے

بدین امید کہ اسی بہانے سے اُن چرن کملون کو دیکھونگا کہ جو شیو برہمادک کے سوامین اور
مالک ہین اور اُس چندر مکھ کو دیکھکر میری آنکھین سپھل ہونگی کہ جنکے واسطے سب برج سُندری
مثل چکور کے ہوکر انوپ روپ کے پان سے ترپت نہین ہوتین اور جب دنڈوت کرونگا
نوشیدن ۱۲
تو اُن ہاتھون سے مجکو اُٹھا کر چھاتی سے لگا وینگے کہ جنکا سایہ مثل کلپ برکھ کے ہمیشہ
بھگتون کے سر پر رہا ہے ایسے منورتھ کرتے ہوئے جب برندابن کے نزدیک پہونچے تو نشان
قدوم برج بھوکھن مہاراج کا پہچانکر نہایت جذبۂ پریم و محبت سے بیتاب ہوگئے اور اپنا
سوامین واشٹ دیا اون نشانات کو جانکر ساشٹانگ دنڈوت کری غرض پریم و اُمنگ مین
بھرے ہوئے جہان نشان دیکھا وہان ہی دنڈوت کری اور نشۂ محبت مین مست و مدہوش
نندجی کے گھر پہونچے سری بھگت بتسل مہاراج نے دلی محبت جانکر خواہش انکی پورن کی اور
نہایت شوق سے مع بلدیوجی کے اُنسے ملے جب صبح کو مع نندجی مہاراج اور بال گوپالون کے
روانہ ہوکر جمناجی پر پہونچے تو اکرورجی کو بسبب محبت کے یہ شبہہ ہوا کہ سری کرشن مہاراج اور
بلدیوجی پرم سکمار اور سوبھاویان بالک ہین کیا نادانی کرتا ہون کہ مجمع پہلوانان بر حیم و جوانان
پرزور کنس مین لیے جاتا ہون سری جانامی مہاراج کو دفع کرنا اس اشتباہ کا ضرور ہوا اور بروقت
اشنان اکرورجی کو یہ چرتر دکھایا کہ چند دفعہ بھگوت کو مع بلدیو اور تمام سماج کے جمنا مین اور
رتھ پر ہر دو جگہ دیکھا اور پھر یہ دیکھا کہ خود بدولت سیس سیجیا پر سیام سندر سروپ کریٹ مکٹ مکراکرت
کنڈل و دیگر زیورات مناسب ہر ایک عضو کے اور کوستبھ من اور پیتامبر پہنے ہوئے سنکھ
چکر گدا پدم ہاتھون مین لیے براجمان ہین برہما شیو جم کال وچھ راچھس گندھرپ وغیرہ خادمان
وہراسان ہر چہار طرف کھڑے استت کرتے ہین اور وہ دیکھا کہ جو کبھی نہ سُنا تھا اکرورجی کا
شبہہ فوراً رفع ہوگیا اور جمناجی سے باہر آکر نہایت پریم سے دنڈوت کری اور طرف متھرا کے
روانہ ہوئے بعد قتل کنس کے خود بدولت نے اپنے قدوم سے اونکے گھر کو مشرف کیا اور بھگتی
کا بردیکر مع خاندان کرتارتھ کر دیا جب بھگوت متھراجی کو چھوڑ کر دوارکا تشریف لیگئے تو جا بجا
کو بسبب نہ معلوم ہونے پرتاپ اور بھگتی اکرورجی کے بے اعتقادی اور دشمنی ہوگئی اور قصہ
سینتک من حسب بیان بھگوت کے اکرورجی کاشی کی طرف چلے گئے اسیوقت دوارکا مین ایسی
स्यमतक
آفات نازل ہوئین اور قحط پڑا کہ سب عاجز ہوگئے اور جب اکرورجی تشریف لائے تب سب آفات
رفع ہوئی ایک اور پرتاپ بھگوت بھگتی کا لائق تحریر او رغور کے ہے کہ سینتک من مذکور ایسی تھی کہ جہان

رہتی تھی آٹھ بھار[سلہ] طلا کے ہر روز خود بخود موجود ہوتے تھے اور مفلسی وغیرہ نزدیک نہ آتی تھی
भार
لیکن نحس بھی اس شدت سے تھی کہ جہاں رہی اُسی کا نقصان کیا یعنی اولا ستراجیت مارا گیا
جب اُسکا بھائی لیکر بھاگ گیا تو وہ بھی کام آیا جب جاموَنت کے پاس گئی تو وہاں اگرچہ بسبب
بھگوت بھگت ہونے جاموَنت کے کچھ زیادہ خلل نہ کرسکی الّا جاموَنت کو ہزیمت تب بھی
نصیب ہوئی پھر خود بھگوت کے پاس گئی تو بلدیوجی کو شک بھگوت کی جانب سے
ہوگیا الّا جب اکرورجی پاس گئے تو سب نحوست رفع ہوگئی اور پورن پھل نیک ہوا ایسے
چرتروں سے بھگوت اپنی بھگتی کا پرتاپ ظاہر کرتے ہین ورنہ سب کو معلوم ہی کہ بھگوت
ایک لحظہ مین کوٹان کوٹ برہمانڈ کو ظاہر کرکے پھر ناس کرسکتا ہی اسکو نحوست اور غیر نحوست
سے کیا واسطہ + کتھا[سلہ] विन्ध्यावलि. بندھاولی پٹ رانی راجہ بل پریم بھگت اور پتی برتا ہوئی
جسوقت راجہ بل سے بھگوت نے درخواست تین قدم زمین کی کی ہی اور شکرجی نے
راجہ کو سمجھایا کہ یہ وشن نارائن ہین اسوقت یہ رانی نربھر پریم مین پورن ہوگئی اور اپنے اور
راجہ کے بھاگ کی بڑائی کرتی ہوئی لوٹا جل کا لیکر بار بار راجہ پر متقاضی ہوئی کہ سنکلپ کرو
سنکلپ کرو اور سبب اس جلدی اور تقاضا کا یہ تھا کہ ایسا نہو شکرجی کے کہنے سے طبیعت راجہ
کی دان سے پھر جاوے بعد سنکلپ کے جب بھگوت نے دو قدم سے دونون جہان کو ناپ
لیا تو تیسرے قدم کے واسطے راجہ ممدوح کو باندھا رانی موصوفہ کو اسوقت غم گرفتاری اور
رنج راجہ کا مطلق نہوا بلکہ یہ خوشی ہوئی کہ راجہ بڑا صاحب قسمت ہی کہ اسکو بھگوت کے چرنون
اور ہاتھونکا سپرش ہوا اور پھر بھگوت کی جناب مین عرض کرنے لگی کہ ہے ناتھ ہے کرپا سندھ آپنے
کرپالتا اور دیالتا جو کچھ اس راجہ پر کری وہ کسطرح اور کس زبان سے بیان ہوسکے کہ ایک متکبر
ملک ومال کو خود آکر درشن دیئے اور مع خاندان کرتارتھ کردیا بعد ازان رانی کی سمجھ مین آیا کہ راجہ کا
ملک ومال تو بھگوت کی نذر ہوکر سپھل ہوگیا لیکن مجکو اور راجہ کو دیہہ ابھمان یعنے خودی باقی ہی
سو اگر یہ بھی بھگوت کے نذر ہوجاوے تو آیندہ جسم کے ہونے کا بکھیڑا رفع ہوا اسواسطے راجہ نے
جب واسطے ناپ لینے اپنے جسم کے بجائے ایک قدم باقیماندہ کے کہا تو رانی نے بھی عرض کیا کہ
مہاراج میرا جسم حسب قاعدہ شاستر کے نصفی جسم راجہ کا ہی سو راجہ کا اور میرا جسم بعوض ایک قدم کے
پیمایش کرلین بھگوت نے یہ پریم رانی کا آتم نویدن مین دیکھا اور راجہ کے ڈیوڑھ بواس پر نگاہ کی
تو وہ کرپا کری کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور شرح اُسکا کتھاے راجہ بل مین لکھا گیا درحقیقت وہ کرپا

سلہ ایک قسم وزن ہندی کا جو شاید سوا من یا ڈیڑھ من کا ہوتا ہی ۱۲

بھگوت کی نسبت ہونے پرم بھگت اور پرم ستی اور بھاو آتم نویدن رانی مدوعہ کے ہوئی دیکھنا
बिभीषण. بھبھیکھن جی پسر ببیسروا بیرہ پولست ایسے پرم بھگت ہوئے کہ شاستروں مین پرم
بھاگوت لکھے گئے اور صبح ہی انکے نام لینے سے خیر و برکت ہوتی ہی خرد سالی سے ہی بھگوت
چرتروں مین پریت تھی جب ہمراہی راون اور کنبھ کرن اپنے بھائی کے تپ کیا تو وقت بر دان کے
برہما اور شیو جی سے بھگوت بھگتی کی درخواست کی جنکے قدم لنکا مین باعث دولت و حیات
راون وغیرہ راکھشسان کے تھے چنانچہ راون کو جب بھبھیکھن جی نے تیاگ کیا تبھی لنکا پر تباہی
آئی اور راون وغیرہ سب راچھس لقمہ ملک الموت کے ہوئے مختصر حال یہ ہی کہ جب سری
رگھنندن سوامی کی فوج سمندر کے کنارہ پر پہونچی تو راون نے سب اپنے صلاح کاروں سے
صلاح پوچھی بھبھیکھن جی نے کہ دھرم اور نیت کے جاننے والے تھے فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ
کہ سیتا جی کو بھگوت کے حوالہ کرو اور عجز و الحاح سے قدم پکڑ کر صلح کر لو ورنہ لنکا کی اور تمھاری
اور سب راچھسان کی خیر نہین راون کو یہ صلاح اچھی نہ معلوم ہوئی اور ناراض ہوکر بھبھیکھن جی
سے مشتبہ ہو گیا راج سبھا مین ایک لات ماری اور کہا کہ جسکی جانب داری کرتا ہو اُسی کے
پاس روانہ ہو بھبھیکھن جی نے اسوقت بھی بمقتضاے سادھتا اور دھرم کے اُسکے فائدہ اور
کلیان کی ہدایت کی لیکن جب بالکل بھگوت بمجھ یقین کر لیا تب اُسکا ترک ضرور جانا اور بھگوت
چرنون کی سرن کو ہر سہ لوک پر فائق تر سمجھکر اُسیوقت روانہ ہوئے راستہ مین یہ منوربھ کرتے
آتے تھے کہ آج اُن چرن کملون کو ڈنڈوت کرونگا کہ جو شیو اور برہما دک کے بھی اشٹ دیو ہین
اور اُس روپ انوپ کو دیکھونگا کہ جسکو جوگی جن سمادھی لگا کر دھیان کرتے ہین اور آج اُن
ہاتھون کا سایہ میرے اوپر ہوگا کہ جو سرناگتون کے سر پر ہزارہا کلپ برکچھ سے زیادہ سایہ بخش
ہوکر ہر دو جہان کی دھوپ کو دور کرتا ہی اور وے بات بھگوت کے منہ سے سُنونگا کہ
جو بید ونکا سار اور منترون کا پرم منتر ہی جب سمندر کے اسطرف آئے تو سرن رگھنندن سوامی کو
اطلاع پہونچی اور حکم واسطے آنے کے دیا سگریو نے عرض کیا کہ دشمن کا بھائی حقیقی ہی نہ معلوم
کیا اُسکے دلمین ہی بہتر ہی کہ قید کر لیا جاوے رگھنندن سوامی نے ہنسکر فرمایا کہ اگرچہ تمنے
راج نیت کی بات کہی لیکن میرا عہد پناہ آمدہ کے خوف دور کرنے کا ہی جو کوئی ہر دو جہان کے سب
گناہون مین گرفتار ہی اور خوفناک میری سرن آکر ایکدفعہ یہ کہتا ہی کہ مین تمھارا ہون اسیوقت
دونون جہان کے خوف سے بیخوف کر دیتا ہون درینصورت اگر سرن آیا ہوا اور قید کر لیا جاوے تو اُس

عہد مین فرق آویگا اور اگر براہ فریب آیا ہی تو اس حالت مین بھی کچھ نقصان نہین کہ لچھمن جی ایک
لحظہ مین تمام رچھیان کا قتل کر سکتے ہین پس بہر دو صورت اُسکا آنا مناسب ہی یہ سنکر ہنومان و انگد
و جاموونت و غیرہ دوڑ سے اور کمال تعظیم و اعزاز سے لائے بھبیکھن جی نے دور سے ہی ہاتھ پر دو ور
دھنش بان دھاری اور سوبھا بیان سُکھ کے درشن کر کے دونون جہان کے رنج و عذاب کو رخصت
کیا اور ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے بکمال عجز و الحاح دل سے پکار کر یہ لفظ کہا کہ ہے سرناگت تمبل
سرن ہون سرن پال کرپال مہاراج بفور سُننے اُس لفظ کے اُٹھے اور چھاتی سے لگا لیا بعد گفتگو
اگرچہ سب طرح سے استغنائی بھبیکھن جی کی امور دنیا سے بسبب حاصل ہوجانے پریم آنند بھگوت
درشنون کے معلوم ہوئی لیکن چونکہ قبل از درشن کرنے کے جو کچھ آرزو اُنکے دلمین تھی اُسکا پورن
کرنا بھگوت نے ضرور سمجھا اسواسطے وہ راج لنکا کا کہ جسکو راون نے ہزارہا دفعہ اپنے سر بھینٹ
کر کے شیوجی سے پایا تھا اسیوقت بھبیکھن کو عنایت فرمایا اور سمدر کا جل منگا کر راج تلک کردیا
بعد قتل ہونے راون کے جب بھبیکھن جی راج لنکا کا کرنے لگے تو وہی لنکا جو پہلے گناہ و عذاب کی
مخزن اور مجسم تھی دھرم اور بھگتی کا روپ ہوگئی بھبیکھن جی کو رام نام مین اسقدر اعتقاد تھا
کہ شمہ اُسکا یہ ہی کہ ایک جہاز کسی سوداگر کا سمدر مین چلنے سے رہگیا مالک جہاز نے بصلاح اپنے
مشیرون کے ایک شخص کو بطور بلدان یعنے صدقے کے دریا مین ڈالدیا وہ بیچارہ غوطہ کھاتا ہوا
لنکا کے کنارہ پر جالگا اور وہان کے باشندے اُسکو بھبیکھن جی کے پاس لے گئے بھبیکھن جی نے
بدین اعتقاد کہ ایسے ہی عضو اور علامات میرے سوامین کے ہین اُسکو بھگوت روپ جانا اور
سیوا پوجا کری پریم سے سنگھاسن پر بٹھلایا اور بتعظیم تمام رکھا وہ شخص بسبب صحبت غیر جنس کے
ہمیشہ ملول و متردد رہکر ہر روزہ درخواست رخصت کی کیا کرتا بھبیکھن جی نے اُسکو جواہرات بیشمار
دیکر رخصت کیا اور واسطے سمدر سے پار ہونے کے اُسکی پیشانی پر رام لکھدیا وہ شخص اُسی رام نام
کی بدولت سمدر مین اُس آرام سے روانہ ہوا کہ جہاز مین بھی وہ آرام نہ تھا اتفاقاً اُسی جہاز کے
نزدیک پہونچا اور جہاز والون نے سوار کر لیا اُسنے مفصل سرگذشت اور بھگتی بھبیکھن جی کی اور
مہارام نام کی جہاز والون سے بیان کری وے لوگ معتقد ہوئے اور اُس رام نامی کو جپکر پار تم
ہوگئے فی الحقیقت یہ نام مبارک میرے سوامی کا وہ ہی کہ جسکی بدولت تمیر سمدر سے تر گئے گنہگار
ادہم پاپی جسقدر اس سنسار سمدر سے اترے ہین انکی تو کچھ شمار ہی نہین اور بھبیکھن جی نے بھی
بروقت لکھنے رام نام کے اُسکی پیشانی پر یہی بات سمجھی تھی کہ جس حالت مین کروڑون جہاپاپی

سنسار سمندر سے پار ہو گئے تو ایک شخص کا چھوٹے سے سمندر سے پار ہوجانا کتنی بات ہے + گیتھا ہے
مہابھارتھ اور بھاگوت اور دیگر پورانون مین کتھا مفصل تحریر ہے کہ گج اور گراہ پہلے جنم مین
दोनों ब्राह्मण — مہابھارت
دونون براہمن بھگوت بھگت تھے رکھیشر کے شاپ سے ایک نے جسم گج یعنی فیل کا پایا
اور دوسرے نے گراہ یعنی نہنگ کا بسبب خصومت جنم سابقہ کے اس جنم مین بھی باہم گر نوبت
لڑائی کی پہونچی یعنی ایک روز گج موصوف واسطے آب نوشی کے دریا ے گنڈکی پر کہ جہان گراہ
رہتا تھا اور گراہ نے پانون گج کا پکڑ لیا گراہ تو اپنی طرف کھینچتا تھا اور گج اپنی طرف ایک ہزار
سال تک باہم دیگر لڑائی رہی آخر گراہ غالب آیا اور گج کو دریا مین لیجا صرف تھوڑی سی سونڈ دو نیے
سے رہ گئی تھی کہ گج نے بھگوت سرن لی یعنی ایک کمل دریا مین سے اُتار کر اور اپنی سونڈ مین لیکر
بھگوت بھینٹ کیا اور پکارا کہ ہے ہر ہماری سرن ہون سرناگت تبل رین وکھ بھنجن مہاراج سننے
ہی آواز دُکھ سے بھری ہوئی کے بیقرار ہو کر بسواری گرڑ بکنٹھ سے چکر پھراتے ہوئے دوڑے
اور اسقدر اضطراب جلد پہونچنے کا ہوا کہ گرڑ کو بھی جو دل کے برابر چلتا ہے کمزور سمجھکر چھوڑ دیا
اور پیادہ پا چلے ہنوز گج کی اُسقدر سونڈ پانی سے باہر تھی کہ آ پہونچے اور گراہ کے منہ پر چکر مارا
کہ منہ اسکا کٹ گیا اور گج اُسکی پھانسی سے رہا ہوا ایک اعتراض یہ ہے کہ بھگوت سب جگہ ہیا یک ہے
کیا سبب ہے کہ بکنٹھ سے اوتار دھارن کر کے تشریف لائے اُسی جگہ سے کیون نہ ظاہر ہو گئے
سو واضح ہو کہ اسوقت گج بکنٹھ ناتھ مہاراج کا دلمین تصور کر کے پکارا تھا کہ اسواسطے حسب قاعدہ
موافق خواہش بھگت کے بکنٹھ سے آئے علاوہ ازان یہ چرتر اپنی بیقراری کا واسطے چھڑانے
اپنی شرناگت کے براے رغبت دیگران مشہور کرنا ضرور تصور فرمایا اسواسطے بکنٹھ سے آئے
جلد رسی کی تعریف مین ہزارہا اشلوک وکبت شاعران نے تصنیف کیے منجملہ اُنکے دو چار کا
مضمون مختصر یہ ہے + چھائین نہ ہن پائین آئے ہراتہ ہوے + یعنے ہنوز آواز کی چھائین
موجود تھی کہ بیقرار ہو کر آ پہونچے + دیگر راکھو رو دن انہہ ناکھو گن مین + یعنی جب گج رام
پکارا تو اسقدر جلد آئے اور جھاکری کہ حرف را تو بحالت رو دن یعنی گریہ وزاری اسکی زبان سے
برآمد ہوا تھا اور حرف م بحالت مگن یعنی خوشی نکلا + دیگر پانی مین پہ گنڈ کہ بھون پانی مین گیند سے
معنی صاف ہین دیگر آبو چڑھ وا ہی کے منور تھ مہا رتھی + یعنے اسقدر جلد مہارتھی مہاراج پہونچے
کہ گویا اُسکی خواہش پر سوار ہو آئے بعد گج موصوف نے بھگوت کی استت کری کہ گجیندر موکچھ
استوتر مین مندرج ہے اور جو اُسکو پڑھتا ہے بھگوت دھام کو جاتا ہے بھگوت نے خوش ہو کر اپنا

پرم پد عنایت فرمایا اور چونکہ گراہ کو بھگوت پارشد کا اسپرش ہوگیا تھا اور پہر بھگوت درشن ہوئے
اسواسطے اسکو بھی پرم پد نصیب ہوا ❊ کتھا ध्रुव یہ کتھی دھروجی کی اکثر کتھا پورانون مین
مندرج اور زبان زد ہر ایک کے ہی اسواسطے باختصار لکھتا ہون جنم انکا راجہ اتان پاد اور رانی سونیتی
سے ہوا ایک روز راجہ موصوف اوتم پسر رانی کلان کو گود مین لے رہا تھا دھروجی نے ارادہ گود
उत्तानपाद سुनीति
مین بیٹھنے کا کیا رانی کلان نے کہا کہ اگر تو میرے بطن سے پیدا ہوتا تب راجہ کی گود مین بیٹھنے کے
لائق ہوتا یہ کہکر نہ بیٹھنے دیا دھروجی غیرت سے اسیوقت بھگوت سرن ہوئے کہ بجز بھگوت سرناگتی
کے اور کوئی پناہ نظر نہ آئی اور والدہ سے اجازت لیکر بارادہ بھگوت بھجن کے گھر سے چلے ناردجی نے
سمجھایا اور پہر بھگوت بھگتی کا پاتر یعنے ظرف دیکھکر دوادس اچھری منتر کا اُپدیش کیا دھروجی تہوڑے مین
اس منتر جپ کرکے بھگوت کو خوشنود کیا مہاپر بھو پرکٹ ہوئے سرکار نے تشریف لائے اور اپنا ہاتھ
دھروجی کے سر پر رکھکر بھگتی کا بر دیا اور فرمایا کہ ۳۶ ہزار سال سلطنت اس جہان مین کرکے پھر اٹل لوک
کا راج کروگے اب تم گھر کو جاؤ دھروجی اپنے وطن کو آئے اور والد انکا حسب فہمائش ناردجی کے استقبال
کرکے اعزاز و اکرام سے راجدہانی کو لیگیا اور راج تلک وغیرہ کر دیکر واسطے بھگوت بھجن کے بن کو چلا گیا
دھروجی نے ۳۶ ہزار سال کمال عدل و انصاف سے راج اور بھگوت بھگتی کو تمام ملک مین پھیلایا اور
برادر دھروجی کو ملا زمان کبیر نے قتل کردیا دھروجی کبیر پر چڑھ گئے اور ایک لاکھ اسی ہزار نو مین
کبیر کے قتل کیے سوانبھو من آئے اور خطا کبیر کی معاف کرائی بعدازان دھروجی مع ہر دو اپنی
والدہ کے دھرو لوک کو گئے اور مہاپرلی جب ہوگی تب بھگوت کے پرم پد کو جاوینگے ❊ کتھا
जटायु سب رامائنون مین کتھا مفصل مندرج ہی کہ جٹایو راجہ پرندگان پرم بھاگوت بھگت ہوئے
اور اپنی آتما کو بھی بھگوت کے تصدق کیا جب سری رگھنندن سوامی ڈنڈک بن مین آئے اور
تنج بٹی سے راون والی لنکا کا سیتا جگت جننی کو چرا کر لیگیا تو سیتا جی بھگوت برہ سے مضطرب
و بیقرار ہوکر بہا بلاپ کرتی ہوئی جاتی تھین جٹایو موصوف نے کہ پہلے درشن سری رگھنندن سوامی اور
مہارانی جی کے کیے تھے شناخت کرلیا کچھ خوف راون کے پرتاپ اور زور وغیرہ کا نہ کرکے بیتحاشا
دوڑا اور اپنی چونچ اور پنجون سے راون کو مار کر گرادیا سیتا مہارانی اُس سے چھڑا لین ایک جگہ
بٹھلا کر مستعد بجنگ راون ہوا ایسا لڑا کہ جس راون نے تمام دیوتا اور راجہ وغیرہ بلا محنت فتح
کرلیے تھے اسکو قریب المرگ بیحواس کردیا راون متعجب و پر غضب ہوا تلوار سے پر کاٹ دیے
اگرچہ اس حالت مین بھی کوشش اور ہمت کری لیکن جبکہ پرند بلا پر مثل مردہ کے ہو رہا محنت

کچھ کارگر نہوئی اور راون وہ جا بزخم کاری لگا کر روانہ ہوا سیتاجی کی تلاش میں سری رگھنندن سوامی
اور لچھمن مہاراج پھرتے تھے جٹایو کے پاس پہونچے اسوقت تک جان باقی تھی سری رگھنندن سوامی
کے درشن کرکے سب دکھ سکھ نیک و بد دوست دشمن دل سے دور ہوئے اور سوائے روپ انوپ بھگونت کے
اور کچھ چشمہائے ظاہر و باطن میں نہ رہا بعدہ رگھنند سوامی سے سب حال کہکر رخصت جان کی چاہی سری
کرپا کر نے ترحم کیکے جٹایو کو اپنی گود میں رکھکر ہاتھ جسم پر پھیرا اس موقع کے جتر میں ایک کبت مصنفہ
والد مرحوم و مغفور کا لکھتا ہون کبت سویا دین ملین آ ہین ہین انگ بھنگ پروچھیت چھین
دکھاری + راگھو دین دیال کرپال کو دیکھ دکھی کرنا بھی بھاری + گیدھ کو گود مین راکھکر پانہرین

कवित्त ॥ दीन मलीन औ हीन हैं अंग विरंग परोक्षिति छीन दुखारी, राघव दीनदयाल कृपाल-

سروجن مین بھر باری + بار ہین بار سدھارت پنکھ جٹایو کی دھور جٹان سون جھاری + اور شدت غم سے بیقرار

जटायू

को देखि दुखी करुणा भइ भारी, गीध को गोद में राखि कृपानिधि नैन सरो-
जन में भर वारी, बारहिं बार सुधारत पंख जटायू की धूर जटान सों झारी ॥

ہو کر بچشم گریان فرمایا کہ جسم کا چھوڑنا کیا ضرور ہے ابھی الحال انشاء اللہ تعجیل کر سکتا ہون جٹایو نے عرض کیا کہ جسکا نام
کروڑون جنم کے پاپ اور گناہون کو دور کرکے پرم آنند کو پہونچا دیتا ہے وہ پورن برہم سچدانند گھن
مجکو اپنی گود مین لیکر میرے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اور میری دلداری کرتا ہے اور مین اُس سروپ کو جو کہ
شیوجی کے دھیان مین بھی کبھی مشکل آتا ہے دیکھکر پرم آنند مین مگن ہون پس اسوقت سے سوا
اور کونسا وقت بہتر ہوگا کہ اس جسم ناپائدار کو چھوڑونگا یہ کہا اور بھگونت چرنونکو چنتون کرتا ہوا دیہ
چھوڑکر سارو پ مکتی کو پراپت ہوا بھگونت کی استتی کری اور پرم سوبھا یمان بمان پر سوار ہوکر
پرم دھام کو گیا اور بھگونت نے اُسکے جسم کی داہ کریا خود کری اور جسطرح دسرتھ مہاراج کو تل انجلی دی تھی
اُسیطرح جٹایو کو دی واہ واہ کرپالتا اور دین بتسلتا بھگونت کی کہ کیسے کیسے بے حقیقت کس درجہ کو
پہونچتے ہین کہ جہان وہم و قیاس کا بھی دخل نہین + کتھا मामू भानजा ماموں بھانجے
دونون ایسے پرم بھگت ہوئے کہ بھگونت کو اپنی سیوا سے خشنود کیا اور جان تک بھگوت کے تصدق
کری اول جب بھگونت سرن ہوئے تو گھر بار کو ترک کرکے تیرتھ جاترا کرتے ہوئے پھرنے لگے پنڈت اور
گیانوان تھے ہر وقت جاترا کسی جنگل مین دیکھا کہ پرم سوبھامان بھگونت کی مورتی ہے لیکن مندر اسکے
واسطے نہین ارادہ مندر بنانے کا کرکے برائے تلاش زر پھرنے لگے کہین سے کچھ نملا کسی شہر مین پرتما
پرستش سے ہیرونکا حال سنا کہ سنگ پارس کی ہو خوش ہوئے کہ اب مندر حسب دلخواہ تیار ہوگا لیکن

وہم یہ ہوا کہ بموجب حکم شاستر ونکے جو تالہ سر یورون و سراوگی مین جانا ممنوع و متروک ہی کسطرح جاوین آخر
بعد تنقیح و بچار کے اس بات پر طبیعت مستقل ہوئی کہ یہ جسم بھگوت سرن ہی بھگوت جس بات مین خوش
ہون وہ بات کرنی چاہیے اور بھگوت سرناگتون نے اگر دوزخ وغیرہ کا خوف کیا تو استقلال سرناگتی مین
فرق ہی غرض مندر مین جاکر سر یورون کے چیلے ہو گئے اور ایسی خدمت اُس مندر اور سر یورونکی کری کہ
سب نے بشعور ہو کر تمام کارخانہ اور اختیار مندر کا انکے سپرد کیا جب دیکھا کہ اب سب کام قابو مین آگیا
تو مورت لیجانے کی فکر کی لیکن راہ نکالنے کی نملی کہ دروازہ تنگ تھا معاران تعمیر کنندگان سے بحکمت عملی
دریافت ہوا کہ گنبد کے اوپر جو کلس ہی پیچ لگا کر مضبوط کیا گیا ہی اور وہ پیچ کھل سکتا ہی وہی واسطے درآمد
برآمد مورتی کے راستہ ہی رات کو دونون نے صلاح کر کے اول اُس گلس کو اُتارا اور پھر ہمشیرہ زادہ اُسکی
راہ کو نکلکر گنبد پر چڑھ گیا ماموں نے مکان مین بیٹھکر اُس مورتی کو خوب مضبوط رسی سے باندھا کہ بھانجے
نے اوپر سے کھینچ لی جب ملنے مورتی مذکورہ سے خاطر جمع ہو گئی تو ماموں نے بھی اُسی راستہ سے نکلنا چاہا
لیکن بسبب کمال شادمانی اور خوشی کے جسم ایسا فربہ ہو گیا کہ اُس راہ سے نکل نہ سکا بلکہ پھنس گیا ہر چند
تدبیرات کری پیشرفت نہوئی ماموں نے بھانجے کو کہا کہ اگر میرا جسم یہان رہا تو کچھ مضائقہ نہین اور نہ کوئی
بات رنج کی ہی مطلب دلی حاصل ہو گیا اور تم جا کر بھگوت مندر حسب دلخواہ تیار کرو میرا سر کاٹکر کہین ڈالدو
تاکہ میرے کان سادھو بھیکھ کی کہ حقیقت مین بھگوت کا بھیکھ ہی ہجو اور مذمت سر یورون کی زبان سے
نہ سنین ہمشیرہ زادہ نے غمگین ہو کر موافق فرمودہ اپنے ماموں کے عمل کیا یعنے اپنے ماموں کا سر کاٹ لیا
اور مورتی کو لیکر روانہ ہوا اگرچہ بمقتضائے گیان و استقلال بھگوت سرناگتی کے کچھ چاہے غم مرجانے اپنے ماموں کے
نہین سمجھتا تھا لیکن بمقتضائے ست سنگ اور مہاجرت پرم بھاگوت کے اسقدر رنج والم مین مبتلا ہوا کہ ہرگز
تسلی نہین ہوتی تھی غرض کبھی تو ماموں کی مہاجرت سے غمگین اور کبھی حاصل ہونے مراد دلی سے
شاد ان جہان مندر بنوانا منظور تھا وہان پہونچا اور دور سے دیکھا کہ کوئی شخص تیاری مندر کے سامان
مین سرگرم ہی اپنے دل مین جانا کہ کسی اور شخص نے بنوانا مندر کا شروع کر دیا ہی رنج از بس ہوا اور نزدیک
اُس جگہ کے پہونچا دیکھا کہ ماموں موجود ہی اور تیاری سامان مین سرگرم و مصروف ہو رہا ہی کمال خوش
ہوا اور دونون ماموں بھانجہ بغلگیر ہو کر ملے اور بھگوت مندر نگناتھ سوامی کا اُس زیب و زینت
کے ساتھ بنوایا کہ جسکی ثانی جہان مین نہین ۔ کتھا ۔ राघवानन्द رگھوانندجی رامانج سوامی
کی سنپردا مین پرم بھگت اور بھگتون کو آنند دایک ہوئے اور جس ملک مین رہتے تھے اُسکو مثل
کاشی جی کے کر دیا کہ چارون برن یعنی براہمن چھتری بیش شودر اور چارون آشرم یعنی برہمچرج

گرہستہ بان پرست سنیاسہ کو بھگوت بھگتی مین مستقل کردیا راما نندجی کو موت کے پنجہ سے نکال کر
(संन्यासी वानप्रस्थ गृहस्थ)
ساڑھے سات سو برس کی عمر عطا فرمائی کہ یہ حال راما نندجی کی کتھا مین مذکور ہوا اس قسم کے
معجزات اُنکے کثیر ہین اور مہما اُنکی احاطۂ تحریر سے باہر + کتھا ۲۷ جگناتھ پرشاد جی جگناتھ پرشاد جی
ہاریک براہمن کا نٹھ اکل ہین دھرم اور بھگتی کی مرجاد ہوئے شری رامانج سنپردا کے موافق
بھگوت سرن ہوکر دل لگایا اور اُپاسنا کے شاستر بخوبی پڑھکر اصول و اصلیت اُپاسنا کو بخوبی سمجھا
سار اور اسار کو علیحدہ علیحدہ کردیا کہ جسطرح ہمس دودھ اور پانی کو جدا جدا کردیتا ہے منیشرونکے موافق
اچار اور دھرم کرتے تھے اور اننہ سرناگتی اور دس قسم کی بھگتی کے عامل کامل ہوئے مرسوتم انکے
(अनन्य)
گرد کے ترتاپ سے دونون انگ یعنی ہر دو عضو مین کوچ یعنی بکتر پہنا تھا اسکے چند معنی ہین اول
یہ کہ مہاراج پروہت راجہ کے تھے اور شجاعت مین مشہور و معروف ایک عضو یعنی ظاہر مین تو بکتر پہنا
کرتے تھے کہ جیسا سپاہی لوگ پہنتے ہین اور عضو ثانی یعنی دلکو حلم اور بردباشت کا بکتر پہنایا تھا کہ کسی
کی درشت گوئی کا حربہ دلکو نہ لگے دوم یہ کہ دونون عضو یعنی ہر دو دست پر علامت سنکھ اور چکر کی
دھارن کرکے کلجگ کے پاپ جو مثل تیر و تلوار کے ہین اُنسے جسم کو بچایا تھا سوم یہ کہ ظاہری جسم مین
تو بھگوت سیوا کا ایسا کوچ پہنا تھا کہ دیگر کام دنیاوی جو تلوار سے بھی زیادہ تیز ہین ہرگز کارگر نہین
ہوتے تھے اور باطنی عضو یعنی دل مین بھگوت دھیان اور تصور کا کوچ پہنا کہ جسکے سبب سے دیگر
خیالات کا حربہ نزدیک نہین آسکتا تھا + کتھا ۲۸ لکشمن بھٹ जی لکشمن بھٹ رامانج سنپردا مین
(लक्ष्मण भट्ट)
پریم بھگت سرناگتی طریق کے ہوئے بھگتی کا آچار موافق منیشرونکے کرتے تھے اور بھاو اور
بھگوت دھرم اور بھگوت بھگتونکی سیوا اور دس قسم کی بھگتی مین مشہور و معروف ہوئے صبر
اور حلم اور اخلاق بدرجۂ نہایت تھا اور دل کبھی خواب مین مطالب دنیاوی پر توجہ نہین کرتا تھا
پریم دھرم جو سرناگتی ہے اسکا پرت پالن کرکے زمانہ کو اُپدیش کیا اور سری مدبھاگوت کو بچاکر سار و
اسار کو علیحدہ علیحدہ کردیا بھاگوت کی کیرتن مین یکتائے زمانہ تھے اور بھجن مین لاثانی +

+ نشٹھا بست و چہارم در تعریف و بیان کتھا شانزدہ بھگت +

سری رگھنندن سوامی کے چرن کملونکی رکٹ ریکھا کو ڈنڈوت کرکے سوامی کے رام اوتار کو ڈنڈوت
کرتا ہون کہ واسطے اودھار جگت کے اجودھیا پوری مین دھارن کرکے راون وغیرہ راچھسان کو
قتل کیا اور دھرم کی مرجاد قائم کرکے پوتر چرتر جگت مین پھیلائے یہ پریم نشٹھا بھگوت روپ ہوا جسقدر
نشٹھا اس سے پہلے بیان ہوئی اُنکا انجام و مآل یہ نشٹھا ہوا اس سے آگے اور کوئی درجہ نہین کہ اسکو طے

کرنا پڑے جیون مکت جو مشہور ہی وہ اسی پریم کے مستقل ہونے کو کہتے ہین اور بعض شخص جو کیول مکتی
کہتے ہین وہ بھی اسی پریم اور مستقل ہونے کا نام ہی ساندل رکھیشر نے اول تمہید اپنی سوتر و نمین یہ سوتر
لکھا ہی अथाता भक्ति जिज्ञासा: قبل تحریر اس سوتر سے یہ بات ثابت اور قایم کر چکے ہین کہ بھگو
بھگتی ہر چہار پدارتھ یعنی دھرم ارتھ کام موکچھ کی دینے والی ہی بعد ثبوت مذکور یہ سوتر لکھا ہی اور معنی
اسکے یہ ہین کہ بس اسواسطے اس بھگتی کو جاننا چاہیے کہ کیا ہی सापरानुरक्तिईश्वर اُس سوتر کا
اس سوتر مین جواب ہی کہ پریم انرکتی ایشر مین ہونی اُسکا نام بھگتی ہی اور انرکتی خواہ راگ خواہ پریت
خواہ رت خواہ پریم خواہ عشق خواہ محبت خواہ الفت سب ایک معنی رکھتے ہین اور چونکہ بھگتی کو انرکتی
لکھا تو بھگتی کے معنی پریم یا عشق ثابت ہو گئے اور معلوم ہو گیا کہ پریم اور بھگتی ایک بات ہی چنانچہ
نارد پنچراتر مین لکھا ہی کہ اننیہ یعنی لاشرک محبت جو بھگوت مین ہی اُسکو پریم کہتے ہین اور اسی کا نام بھگتی ہی
اب دو اعتراض لازم آتے اول یہ کہ اگر پریم اور بھگتی ایک بات ہی تو بھگتی کا حال دیباچہ مین مندرج
ہو چکا بیان دوبارہ کسواسطے بیان ہوتا ہی دوم یہ کہ اگر اخیر درجہ سب نشٹھاؤنکا پریم نشٹھا ہی تو جو
دیگر نشٹھا اور انکی تعریف پہلے لکھی گئی وے نشٹھا کسواسطے لکھی صرف یہ پریم نشٹھا کافی تھی سو
جواب اعتراض اول کا یہ ہی کہ دیباچہ مین جو حال بھگتی کا لکھا گیا وہ مہا بھگتی ہی اور سروپ اُسکا
اور اقسام اُسکی لکھی گئی اور اس نشٹھا مین وہ حال مندرج ہوتا ہی کہ بعد حاصل ہونے اُس بھگتی کے جو
حالت اُس شخص پر گذرتی ہی جواب اعتراض دوم کا یہ ہی کہ جو مہا اور تعریف ہر ایک نشٹھا کی لکھی گئی
وہ سب صحیح اور درست ہی لیکن یہ پریم نشٹھا جو تجویز ہوئی تو حالت اخیر جملہ نشٹھا گذشتہ کی ہی اگر دس
سب نشٹھا تجویز نہوتی تو اس حالت اخیر کی نوبت تحریر کب پہونچتی علاوہ ازان اگرچہ نشٹھا کثیر ہین
لیکن حالت اخیر سبکی یکسان ہی مثلاً داس نشٹھا والا اپنی آپا پر مستقل ہو کر اس درجہ کو پہونچگیا ہی کہ
کبھی گاتا ہی کبھی ناچتا ہی کبھی ہنستا ہی کبھی روتا ہی اور کچھ خبر اپنے بیگانے کی نہین رکھتا جب سکھا یا تہل یا سرن
یا پوجا وغیرہ نشٹھا والا اخیر درجہ کو پہونچیگا تو اُسکی بھی ایسی ہی حالت ہوگی دریصورت سب نشٹھاؤنکی
اخیر حالت واحد ہوئی اور اُس اخیر حالت کا بیان اگر ہر ایک نشٹھا مین لکھا جاتا تو قطع نظر طوالت کے ایک
طرحکا حال سب نشٹھاؤن مین لکھنا پڑتا اسواسطے یہ پریم نشٹھا مقرر ہوئی سوائے ازان ہر کیشیر کی ابتدا
و انتہا معین ہی اگر پریم نشٹھا مقرر نہوتی تو درجہ انتہا کا معلوم نہوتا اور واضح ہو کہ مکتی ثمرہ اس نشٹھا اور
جملہ نشٹھاؤن کا ہی اور درجہ اخیر سب نشٹھاؤنکا پریم ہی اور یہ بھی معلوم رہے کہ اگرچہ پرا بھگتی اور پریم ایک
معنی اور ایک بات ہین لیکن سب شاستر و نمین اُس حالت معینہ کو بھی پریم لفظ سے نامزد کیا ہی کہ جو

عشق کی شدت مین عاشق یعنی بھگت پر گذرتی ہی پریم دو طرح سے پیدا ہوتا ہی ایک ایشر کی کرپا سے کہ
بھگوت نے ایکادش مین فرمایا ہی اودھو گوپی نہ گرو سے پڑھے نہ تپ کیا نہ جگ وغیرہ کری صرف میری ہی
کرپا سے مجھکو پہونچ گئے یا مثل میران بائی و کرمیتی کے کہ خود بخود عشق بھگوت کرپا سے ہوا دوسرا بھاؤ سے
ہوتا ہی یعنی بھگوت کا جو سچدانند سروپ اُسکے گن سنکر محبت پیدا ہوا اور اس محبت سے نرم ہوکر تداکار اور
محو ہو جاوے یہ قول اشٹ ہو یان کہ بھگوت انترجامی کے جو گن اسکے سُننے سے توجہ دل بجانب بھگوت
کے لگانے کے لائق ہی اور وہ ایسی ہو کہ جسطرح گنگا کا پرواہ دن رات جاری رہتا ہی وہ بھاؤ دو قسم کا ہی
ایک تو بھگوت بھگتون کے پرتاپ سے ہوتا ہی جسطرح نارد جی نے پرہلاد و دھرو پرچاپت کے پسر انکو
دتاتریہ نے راجہ سوباہو کو بھرت نے راگھوگن کو آپدیش کیا اور فی الفور بھگوت سروپ حاصل ہوا اور اب بھی
مشہور و معروف ہی کہ ایسا کوئی کامل کسیکو ملگیا کہ لحظہ مین منزل کو پہونچا دیا دوسرا عمل سے ظاہر ہوتا ہی
جسطرح نارد جی نے بھگوت چرترون کو سُنا اور اوسپر عمل کیا بھگوت بھگت اور پریمی ہو گئے اس بھاؤ کی
چار تفصیل نہ شاستر مین لکھی ہین ایک وہ جو ہمیشہ بھگوت مین طبیعت لگی رہے اسمین بھی دو درجے
ہین اول وہ کہ جنکو کبھی لذائذ دنیاوی کی خواہش نہین ہوتی مثل پرہلاد و سنکادک وغیرہ ثانی وہ
کہ جنکو نعمات دنیا کی خواہش ہو جاتی ہی مثل ارجن وغیرہ دوسری وہ کہ حالت پریم کی تو بت بہا وہی
ہوتی ہی مثل شکدیو وغیرہ تیسری وہ کہ بڑی کشش کرکے دلکو لگاتے ہین تب پریم کی حالت پیدا
ہوتی ہی مثل اکرور وغیرہ چوتھی وہ کہ افسوس کرتے ہین کہ ہمارا دل مثل گوپکاؤنکے بھگوت کے پریم سے
پورن نہوا مثل اودھو و جدھشٹر وغیرہ اب قبل از تحریر اقسام حالت پریم کے تصریح اس بات کی ضرور
ہوئی کہ عشق کی دو حالت ہین ایک سنجوگ یعنی وصل دوم بیوگ یعنی ہجر سو بھگوت عشق مین بھی
حالت ہجر ہوتی ہی یا نہین اور اگر ہوتی ہی تو اُسکی کیا صورت ہی سو واضح ہو کہ ضرور بیوگ ہوتا ہی مگر
مثل عشق مجازی شہوت پرستان و وابستگان لذائذ دنیا کے دُکھ کا دینے والا نہین ہوتا بلکہ بھگوت
کے عشق اور تصور کا زیادہ کرنے والا ہی جسطرح گوپکاؤنکو بروقت تشریف بری برج چند مہاراج کے برہ ہوا لیکن
وہ ایسے پریم کا بڑھانے والا ہو گیا کہ محو ہوکر بھگوت کے وصل دائمی کو پراپت ہوئین اسمین اگر یہ
استفسار ہی کہ یہ صورت تو اُن بھگتون کی برہ کی ہی کہ بروقت موجود ہونے رام کرشن وغیرہ کے جنکو
برہ ہوا لیکن جن لوگونکو کہ دھیان یعنی تصور سے بساعت روپ اور گن بھگوت کے عشق پیدا ہوا یا ہوتا ہی انکو
بھی برہ ہوتا ہی یا نہین سو واضح ہو کہ انکو بھی برہ ہوتا ہی اور اسکی چند صورت ہین ایک یہ کہ بروقت دھیان بھگوت کے
کسیوقت تصور گوپکاؤن یا دسرتھ مہاراج یا کوشلیا مہارانی یا نند جسودھا جی یا دیگر بھگتون کے

ہجر کا آگیا یا کھا انکے بیوگ وغیرہ کی سُنی تو جو حالت آنز بحالت بیوگ گذری تھی وہی اس بھگت پر گذری
ہین اور ذرا فرق نہین رہتا چنانچہ بروقت کتھا اور سُننے کسی حریتر ہجر کے اکثر تجربہ ہر ایک کو ہوتا ہے
علاوہ ازان جسوقت تصور کی پختگی ہونے لگتی ہے اسوقت جذبہ کثرت تصور اور شوق سے معشوق
حسن کا جو برہ ہوتا ہے وہ حالت بھی بعینہ حالت ہجر معشوق کی ہوتی ہے اس سے سوائے جب بھگونت کا
دھیان و تصور ہر وقت رہنے لگا تو بھگوت کے ساکھشات درشن اس بھگت کو ہوتے ہین یا وہ تصور آپ
سروپ اور حسن مثل ساکھشات روپ کے ہوجاتا ہے اسوقت ہمیشہ اور ہر روز حالت وصل اور ہجر کی گذر
کرتی ہین غرض حالت ابتدا سے تا حالت انتہا وصل اور ہجر دونون ہوتے ہین اب یہ تحریر واجب ہوئی کہ
بعض اشخاص نے ہجر کا درجہ بہ نسبت درجہ وصل کے زیادہ لکھا اور حقیقت مین جو کچھ لطف ہجر مین ہے
وصل مین اسقدر نہین سو دونون مین درجہ کلان کسکو ہے سو واضح ہو کہ اگر بدلایل لکھا جاوے اور ثبوت
ترجیح ایک کا دوسرے پر کیا جاوے تو صدہا کتابون مطول مین گنجایش تحریر کی نہو کسواسطے کہ انجام
کو تنازعہ و مناظرہ تائید شرتی اور نیائی ودیا یا نجل کرم شاستر و بیدانت پہونچ جاتا ہے اور فیصلہ نہین ہوتا
سو اسواسطے اُس طوالت سے درگذر کرکے جو خلاصہ سب تقریرات کا پایا گیا وہ لکھا جاتا ہے کہ عشق مین ہجر
اور وصل دونون لازم ملزوم ہین کسواسطے کہ اگر ہجر ہمیشہ بنا رہے اور توقع وصل یا وصل تصوری خواہ
ظاہری کی نہووے تو عشق کبھی نہوا ور علے ہذا القیاس اگر ہمیشہ وصل کی حالت رہی اور ہجر یا
خوف ہجر نہووے تب بھی عشق ہرگز نہو پس عشق نام اُسیکا ہے کہ ہجر کے بعد وصل اور وصل کے بعد
ہجر ہوتا ہو درینصورت ہجر اور وصل دونون لازم و ملزوم ہین الا چونکہ ہجر مین لطف زیادہ تر ہے اور
پختگی عشق کی بذریعہ ہجر ہوتی ہے اور مراد اصلی یہی کہ وصل دائمی یعنی مکتی ہے ہجر کی بدولت جلد
حاصل ہوتی ہے اسواسطے بعض اشخاص نے اُسکو ترجیح لکھی ہے اور اگر اصول پر نگاہ ہوتی ہے تو سب
شاستر اور سب سادھن اور بھگتی گیان بیراگ وغیرہ صرف برای وصل ہین اب حالت و اقسام
پریم کی لکھی جاتی ہین تمثیلات ہر ایک حالت کی جو تحریر ہونگی تو اُنکے پڑھنے سے یہ شبہہ نہو کہ وے
حالت بزمانہ سابق گذرتی ہونگی بلکہ وے سب حالت سب بھگتون پر ہمیشہ اب گذرتی ہین اور جیسا
تصور بھگونت کو جسوقت ہوتا ہے ویسے ہی سماج کا تدروپ اور مجسم ہوجاتا ہے وے حالت بارہ[۱۲] ہین اور
بعض نے انہین سے باریکی نکالکر تین حالت ایزاد اور زیادہ کری کہ سب پندرہ[۱۵] ہوگئین سو سبکی
شرح کیجاتی ہے اول حالت اوبیت [illegible] جب محبوب کی خوبصورتی اور اوصاف کو سُنا اور از بس تمنا
اُسکے سننے کی ہوئی اور پھر کسیطرح وہ نظر پڑا تو سوائے اس محبوب کے اور کسی پیاری چیز کا اور کسی کے

دیدہ یا شنیدہ حسن کا آنکھون مین نہ سمانا اور یہ رغبت اور چاہ ہونی کہ یہ پیارا میری آنکھون سے لحظہ بھی
جدا نہووے ان اوقات مین جو حالت عاشق صادق پر گذرتی ہی اُسکا نام اوبت ہی مثل جانکی مہارانی کے
کہ جب رگھنندن سوامی جنک پور مین پہونچے یا رکمنی جی کو یا گوپکاؤن کے یا اکرور کے یا سوتیچھن کے
دوم ہت हत کوئی بہانہ کرکے دوت یعنی قاصد سے اپنے محبوب کا حال پوچھنا اور اوس
استفسار کے وقت دل بیقرار اور مضطرب عاشق پر جو حالت گذرتی ہی یا محبوب کا حال سنکر جو
حالت اور خوشی ہوتی ہی یا محبوب آیا ہو اور بسبب عدم تعرف سابقہ کے ملاقات و گفتگو نہین
ہوئی اور اسکا ذکر ہونا کہ یہ کون ہی اور کہان سے آیا ہی اسوقت جو حالت ہوتی ہی یا محبوب کی
جانب سے پیغامبر آیا ہی اُسکے ساتھ گفتگو ہونے کے وقت جو نوبت ہوتی ہی ان سب حالتون
مین سے کوئی سی حالت ہو اُسکا نام ہت ہی اور واضح رہے کہ اُسکے دش درجہ ہین جاپ پرجاپ
وغیرہ اور ہر ایک مین نئی نئی بات ہی بسبب طوالت نہین لکھی تمثیل اس ہت حالت کی یہ ہی کہ جسوقت
اودھو جی برج مین سری برج کشور مہاراج کا پیغام لیکر آئے اسوقت جو گفتگو ہوئی یا بہانہ بھنور کے
گوپیون نے برج مند مہاراج کی بیوفائی وغیرہ کو بیان کیا کہ بھنور گیت مین مفصل لکھا ہی یا جسوقت
رگھنندن سوامی جنک پور مین پہونچے اور وہان استریون نے روپ منوہر کو دیکھا اور باہم گفتگو
کرہی سوم للت ललित کا سروپ یہ ہی کہ محبوب کے دیکھنے کا شوق اور اُسکے غلبہ سے بزرگون
کی نصیحت و سرزنش کو نہ خیال کرنا اور بار بار واسطے دیکھنے کے تمنا ہوئی اور شرم کو دور کرکے
واسطے دیکھنے کے پیچھے ہو لینا اور جب آنکھ بھر دیکھ لیا اُسوقت بزرگون سے اور اپنے ساتھ محبت
کرنے والون سے شرم ہوئی جسطرح گوپکا کہ جب برجمو مین مہاراج بن سے آتے تھے تو برج گوپکا شرم
اور لحاظ کو چھوڑکر بلا خوف ساس سسر وغیرہ کے دیکھنے کو جاتی تھین یا سیوئمبر स्वयम्बर وقت قبل توڑنے
دھنس کے جو حالت جانکی مہارانی پر گذری چہارم دلت दलित. محبوب کسی باعث سے آنکھون کے
سامنے نہین اُسکے ہجر مین رنگ کا متغیر ہونا اور بیخوابی اور کمزوری و لاغری و بیقراری ہوجانی اور کسی
چیز کا نہ سوہانا اور گریہ و زاری سے بیحواس ہوجانا اور محبوب کا دلمین تصور کرکے اُسکے تن مَن ہونا اور
اسوقت دل نرم ہوکر جو کچھ گذرتا ہی اسکو دلت کہتے ہین جسطرح سے گوپکاؤن سے شروع راس مین برج کشور
مہاراج انتردھیان ہو گئے اور اُسوقت طرح طرح کے بلاپ گوپکاؤن نے کیے اور جب بعد تلاش
منموہن نہ ملے تو چیتو نکا گان کرنے مین لین ہو گئین یا سری جانکی مہارانی پر وقت جانے لنکا کے
اور رہنے اشوک باٹکا مین جو حالت گذری پنجم ملت मिलित. عرصہ دراز سے جو معشوق سے

अशोकवाटिका

۵ اشوک بنی جو درخت ہین انکا باغیچہ ۱۲

جدائی تھی اور شدت درد ہجر سے دل مضطرب و بیقرار ہو کر طرح طرح کی تمنا و آرزو کیا کرتا تھا وہ محبوب مطلوب بعد مدت ملا ہے اُسوقت جو دل کی حالت ہوتی ہے اسکا نام ہلت ہے جسطرح سری برج چند نٹ ناگر مہاراج راس لیلا مین انتردھیان ہو گئے تھے اور یکایک گوپکاون سے بچھڑے یا سری رگھونندن سوامی اجودھیا مین بعد فتح لنکا آئے اور بھرت وغیرہ مہجوران کو جان تازہ عنایت فرمائی ششم کلت कलित جسوقت دل سنجوگ یعنی وصل کی خوشی سے نرم ہو کر محبوب کی محبت مین غرق ہوتا ہے اسکو کلت کہتے ہین وہ دو قسم کا ہے ایک یہ کہ معشوق سے ظاہری وصل ہو کر اسکے دیکھنے یا گفتگو و ناز و ادا یا ملنے سے جو آنند ہو دوسرا یہ کہ خیال اور تصور مین وصل ہو کر جو تمنا تھی وے اُس تصور مین بعینہٖ میسر ہون اور اس سے آنند ہووے دونون طرحکا وصل پرم آنند سکھ کا دینے والا ہے جسطرح کسی گوپی کو سری برج چند مہاراج نے بن مین اکیلا پاکر اپنی گفتگو محبت لطیفہ آمیز اور ہمد گر کے ناز اور ادا سے اور ہر چیز لینی دینی دشوار ہووے ایسے ہمد گر کے مانگنے سے اور ہنسی اور چھیڑ چھاڑ اور کشا کشی وغیرہ سے پرم آنند کی انتہا کو پہونچایا اور محو آسی لطف سے کیا یا بروقت راس لیلا ایسے حالات مفصل پنج ادھیائے مین لکھے ہین ہفتم छलित. چھولت محبوب پر بسبب نہایت محبت کے غصہ آجانا اور محبوب کے عیب بیان کرنے اور کثرت محبت کے غصہ سے لبون کا چبا کنا اور جسم کا کانپنا اور دیگر حالات غصہ سے محبوب کا انکار ہو جانا اُسکو چھولت کہتے ہین جسطرح گوپکا بھنور گیت مین کمال غصہ سے کہتے ہین کہ اے بھنور تو اُسی کرشن کی تعریف کرتا ہے کہ جسنے رام اوتار مین بالی کو مثل شکاری کے ہو کر مارا کہ جسکا گوشت پوست کار آمد نتھا اور محبت سے جو راون کی ہمشیرہ آئی اُسکے حسن کو خراب کر کے نہ خود رکھا اور نہ اور کے لائق رہی دیا باون اوتار مین راجہ بل کی جگ کو خراب کر دیا یا جسطرح لچھمن جی کو بروقت بن باس ہونے کے رگھونندن سوامی پر غصہ آیا اور کہا کہ آپ کیا براہمنون کی سی بات کہتے ہین کہ بن مین جاکر رکھیشرون کے درشن اور تپ کرینگے مین آپ کا غلام ہون اجازت ہووے کہ دشمنون کو واصل جہنم کر دون اور اسی طرح چتر کوٹ پر جب بھرت جی گئے تب غصہ آیا ہشتم चलित چلت بروقت دیہ تیاگ یعنی مرگ کے اپنے معشوق کا تصور کر کے یہ درخواست بحالت شدت عشق کرنی کہ دوسرے جنم مین بھی مجکو اُسکا عشق ہووے اور وہی ملے اسکا نام چلت ہے جسطرح پاربتی جی نے دچھ پرجاپت کے جگ مین بروقت چھوڑنے جسم کے درخوہست کری یا بالی یا راجہ دسرتھ و سر بھنگ وغیرہ نے نہم मान تصور محبوب سے جو صورت دلمین ظاہر ہووے حسب خواہش دل و رغبت طبع سرنگار وغیرہ کرنا اور ہنسنا

اور کھیلنا بولنا بیٹھنا اور اپنے دل کی آرزو پوری کرنی اور سوائے محبوب کے اور کسی کا حال نہ سننا اور
کو دیکھنا نہ اور کسی سے بولنا ایسی جو حالت ہے اُسکو کرانت کہتے ہین جسطرح کوئی گوپی بھگوت کے تصور سے
ظاہر کی سب بات بھول گئی اور تصور مین جو پریم آنند حاصل ہوا اسمین مثل جوگی جنہون کے
جیون کی تیون رہ گئی اور ہجر کا جو دُکھ تھا نزدیک نہ رہا اور مثل دیوانہ کبھی آنکھ کھولتی تھی
اور کبھی بند کر لیتی تھی واضح ہو کہ عاشق مہجور کو اگر راحت تصور معشوق کی نہووے تو شدت
غم سے زندگی نہو اگر ہر وقت تصور مین غرق رہے تب بھی زیست چند روزہ ہوتی ہے विक्रान्त
بکرانت ایک فرع حالت سنم کی ہے اسیواسطے شمار مین داخل نہین کیا جس وقت عاشق یعنی
بھگت بسبب حاصل ہونے عشق بھگوت کے اپنی قسمت کی بڑائی کرتا ہے یا اپنے اشٹ دیو یعنے
بھگوت کی بزرگی اور اسکے ملنے کا آنند اور اس آنند کی بزرگی اور مشکلات اُسکے ملنے کی بیان کرتا ہے
یا اپنے اشٹ دیو سے جو اورون کی محبت بھی اُنکی تعریف اور توصیف کہتا
سُنتا ہے یا اپنے محبوب کے نہ ملنے اور دیکھنے کا افسوس کرتا ہے اُن حالات مین
अत्रि भरद्वाज
سے ایک حالت ظاہر ہو یا چند اُسکا نام بکرانت ہے جس طرح بھردواج اور اترا
اور بالمیک وغیرہ رکھیشرون نے بر وقت دیکھنے سری رگھنندن سوامی کے اپنی
वाल्मीकि
قسمت کو سراہا یا برہما و شیو اور دیگر رکھیشرون نے بھگوت کی مہا بیان کی یا برہما جی نے برج
استتی مین بڑائی برج اور گوپکاؤنکی اور مشکلات حصول بھگوت اور بھگوت کے پریم کی بیان کی یا گوپکاؤن نے
بیان کیا کہ وہی آنکھین اُن گوپکاؤن کی دھن ہین جو نندنندن سوبھا دھام کو دیکھتی ہین संक्रान्त سنکرانت
ضمیمہ کرانت اور بکرانت کا ہے شرح ضرور نہین دھم विहति بہرت اس حالت کی صورت موافق تمثیلوں کے
تمثیل کے ہے کوئی گوپی کہتی ہے کہ دیکھو پہلے جنم مین مجکو سری کرشن مہاراج کا پریم نہوا اسیواسطے یہ دنیا میں آئی اور
جگت کے دُکھ دیکھنے پڑے اور کیول مکتی مین جو سری کرشن کے پریم کی تقدیم نہین وہ مکتی نہین گویا تو ہے
مطلب یہ ہے کہ اگر بر وقت موت بھگوت کا پریم ہو جاوے تو موت مثل ہزار زندگی کے ہے اور جس مکتی مین بھگوت کا
پریم نہین وہ مکتی ہزار موت سے بدتر ہے کوئی گوپی سری کرشن مہاراج سے مان کرکے باوجود منانے کے راضی
نہوئی جب سری کرشن مہاراج چلے گئے تب افسوس کرکے بحالت ہجر بیتاب ہوئی اور اپنے جسم کو اور جان کو
نفرین کرکے شدت غم اور ہجر سے تصور مین محو ہوگئی संभ्रम سنبھرت ضمیمہ بھرت کا ہے شرح ضرور نسمجھی یا زدہم
گلت محبوب کی خوبصورتی وغیرہ کا تصور کرکے یا اُسکی صورت کو دیکھکر مثل گلائی ہوئی چاندی سونے गलित
کے دل کا نرم ہو جانا اُسکو گلت کہتے ہین جسطرح کوئی گوپکا کسی سکھی کو دیکھکر کہتی ہے کہ دیکھو اس گوپکا نے

ایک دفعہ میری برج کشور کی خوبصورتی اور زیبایش اور گفتگو و ادا وغیرہ کو کسی سے سنا ہی اس سبب سے اسکا
یہ حال ہی کہ شل ہو گئیون کے خاموش ہو گئی ہی اور حس و حرکت بھی نہین ہی کبھی روتی ہی کبھی جسم پر
بال کھڑے ہو جاتے ہین کبھی بکتی ہی اور کبھی ناچتی ہی اور کبھی گاتی ہی اور کہتی ہی کہ کب مین اس پیارے
کو دیکھونگی جبکہ راحت حسن نندنندن سے یہ حال ہی تو نہ معلوم کہ بعد دیکھ لینے منھ موہن کے کیا حال ہوگا
دوازدہم سنترپت . सन्तुष्ट سچدانند گھن پورن برہم پرماتما چھب سمدر سو بھادھام مین ایسا
جسکا دل لگا ہی کہ جہان تہان اسکو دیکھتا ہی اور ایسا محو اور مستغرق اوس روپ انوپ مین ہی کہ مطلق
دوسری طرف دلکی توجہ رجوع نہین کرتی در و دیوار مین وہی محبوب نظر آتا ہی کہ اینک جنم مین طرح طرح کے
جگ اور ابھیاس اور شبھ کرم جسکے واسطے کیے تھے اسی حالت کا نام سنترپت ہی اور مآل اور انجام سب
آپا سنا اور نشٹھا و نکا یہ حالت ہی اسکی تعریف مین بھگوت گیتا مین یہ لکھا ہی کہ جو باسدیو روپ جگکو
دیکھتا ہی سو مہاتما درلبھ ہی اسی حالت اور درجہ کی تعریف مین سب تعریفات مندرجہ بھگوت گیتا اور
بھاگوت کے ہین اسی درجہ کو ساندل سوتر مین پرانرکتی یعنی پرا بھگتی کے نام سے مندرج کیا ہی کہ وہ سوتر
परानुरक्ति
اوپر لکھا گیا مستقل ہونا اس درجہ کا جیون مکت ہی اور ثمرہ اسکا مکتی اور پریم پد ہی اور واضح ہو کہ جو حالتین
व्यभिचारी
ساتوک بھچاری یعنی سامان سوم و چہارم کے رس بھید کے بیان مین مندرج دیباچہ ہوئی وے بھی پریم
सात्विक
نشٹھا کے متعلق ہین سو بعد شمول جملہ حالتون مندرجہ دیباچہ اور اس نشٹھا کے اگر کسی عاشق
کی کوئی حالت جدید سننے یا دیکھنے مین آوے تو وہ فرع ان حالتونکی سمجھ لینی چاہیے یا میری کم فہمی
ورنہ کوئی بات ایسی نہین کہ شاستر نے جسکا اصول نہ لکھا ہو سے رگھنندن سوامی سے دین قبل سے
تپت پاون مہاراج جسطرح شیشی بھاؤ آپ پر ختم ہوا ہی اسیطرح تپت پاون اور ادھم اودھارن نام
यूथी
بھی آپ پر ختم ہی اور جسطرح شیش ناگ پر شیش بھاؤ ختم ہوا ہی اسیطرح ادھم اور تپت ہونے کا درجہ
میرے اوپر ختم ہی لیکن عجب میری کم قسمتی ہی کہ شیش جی کو تو ہر وقت کا قرب حاصل ہوا اور مین اب تک
اس جگت کے بکھیڑے مین ہاے ہاے کرتا رہون اور وصف یہ ہی کہ مین تو اپنے کام مین ہوشیار اور
چست و چالاک ہون یعنی کوئی گناہ اور عذاب ایسا نہین جو مین نے نہ کیا ہو یا نہ کرتا ہون اولاً آپ کو
کبھی اپنے نام کا خیال بھی نہین ہوتا سو کچھ پرواہ نہین اب مین نے کتابون مین لکھنا شروع کر دیا ہی
کبھی تو خیال ہوگا اگرچہ ایسی لفظ عرض کرنی قاعدہ سے بعید تھی لیکن جناب کے توقف اور تساہل
نے کہلائی اور لکھائی گستاخی معاف ہووے مزید برآن یہ ہی کہ جناب کا وعدہ مستقل چند جگہ پر ہی
کہ جو سرن آتا ہی اسکو ابھے کر دیتا ہون سو مدت ہوئی کہ در دولت پر پڑا ہون اگرچہ ایسا نیچ اور مستقل
प्रणय

نہین کہ دعوی کرکے ثبوت کردون لیکن یہ جناب کو خوب معلوم ہی کہ آپ کے دروازے کے سوا اور کسی سے کچھ تعلق بھی نہین رکھتا جب جو کچھ میرے واسطے ہوگا آپ سے ہوگا مختصر عرض یہ ہی کہ کسیطرح اُس روپ انوپ کے چیتون مین دنرات لگا رہون کہ جو دیباچہ کے اخیر مین لکھ آیا اور اس چھند مین بھی درج ہی چھند یہ سہت دنکر نبس بھوکھن کام ہو جیپ سو ہیے + نو اتب دھر برگات انبر بیت من مین موہیے + مکٹ انگد آد سجیہ بھوکھن انگ انگن ریت بسیجیے + ابہوج نین بشال آربہج دھن یہ کھنت جیہ کیجیے

कथा राजाअम्बरीष

راجہ انبریش کی کتھا مین تحریر ہوا کہ ذکر رانی کا پریم نشٹھا مین مندرج ہوگا سو اُسی رانی کا ذکر تحریر ہوتا ہی کہ جب یہ رانی بواہی آئی اور راجہ سے اُپدیش علیحدہ سیوا پوجا کرنے کا پایا تو نہایت پریم اور اعتقاد سے بھگوت مورتی براجمان کرکے سیوا پوجا کرنے لگے اور اسقدر پریم بھگوت مین ہوا کہ کسی وقت سوائے بھگوت بھجن اور آرادھن کے کسی کام مین مصروف نہوتی تھی راجہ کو بھی اس حال کی خبر ہوپنچی محلسرائے رانی موصوف مین آیا دیکھا کہ رانی کو اسقدر بھگوت مین پریم ہی کہ درجہ ہائے اولین سے درگذرکر قریب درجۂ اخیر یعنی تدروتیا کے ہوپنچ گئی ہی کبھی نہایت شوق سے گاتی ہی اور کبھی ناچتی ہی اور کبھی ہنستی اور کبھی روتی ہی اور کبھی بھگوت تصور مین مثل نقش دیوار کے ہوجاتی ہی راجہ یہ حالت دیکھکر کمال خوش ہوا اور اپنی خوش نصیبی بیان کرتا ہوا رانی کے پاس ہوپنچا رانی کہ محو دیدار بھگوت کی ہوکر از خود رفتہ تھی اوّلا کچھ ملتفت نہوئی اور بعد دیر جب کچھ ہوش مین آئی تو راجہ کو دیکھکر کمال تعظیم وغیرہ سے پیش آئی بدین سبب کہ اوّلا تو شوہر ہی دوم راجا سوم گرو کہ اُسکے ہی اُپدیش سے بھگوت سیوا نصیب ہوئی بعد گفتگو ست سنگ اور بھگوت آرادھن کے راجا نے فرمایش کیرتن بھگوت چرتر ونکی کری چنانچہ رانی نے بھگوت کیرتن اور نرت شروع کیا اور ایسے پریم مین مگن ہوگئی کہ کچھ خبر خویش و بیگانہ کی نرہی راجا بسبب لذت پریم کے کہ کبھی وہ مذاق اور لطف پہلے نصیب نہین ہوا تھا خوش نصیبی اپنی سمجھکر ہمیشہ اور ہر وقت رانی ممدوحہ کے ست سنگ مین رہنے لگا اور انجام رانی کے پریم کا یہ ہوا کہ تمام شہر اور ملک راجہ کا بھگوت بھگت ہوگیا وہ مفصل حال راجہ ممدوح کی کتھا مین تحریر ہوا

कथा सुतीक्षण

کتھا سوتیچھن رکھیشر چیلہ اگت جی رام اُپاسک از بس پریمی ہوئے جب سری رگھنندن سوامی دنڈک بن کو تشریف لے گئے اور قریب آسرم سوتیچھن موصوف کے پہونچے تو سوتیچھن جی خبر تشریف آوری اپنے سوامی کی سنکر واسطے استقبال کے روانہ ہوئے لیکن پریم آنند بھگوت کے آنیکا اور شوق درشنونکا اسقدر ہوا کہ سب خبر اپنے اور بیگانہ کی بھول گئے سوائے اُس روپ انوپ تصور یہ کے چشم ظاہر اور باطن کو کچھ نظر نہین

آتا تھا اور نہ یہ کچھ ہوش تھے کہ میں کون ہوں اور کہاں ہوں اور کسطرف جاتا ہوں جب کبھی ہوش
میں آتے تھے تو یہ خیال ہوتا تھا کہ آج کونسی ساعت سعید اور کیا روز مبارک ہے کہ درشن اُس سوامی کے
کہ جو شیو اور برہما دکون کو بھی نصیب نہیں کرونگا اور کبھی اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ میرے برابر
اور کون خوش نصیب ہے کہ جسکو درشن پورن برہمہ سچدانند گھن کے ہونگے غرضکہ ایسے خیالات اور
خوشی میں ایک قدم بھی نہ چلا گیا اور خود رفتہ ہوکر راہ میں بیٹھ گئے اسقدر اُس تصور یہ روپ میں
مگن ہوئے کہ جب رگھنندن سوامی مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے تشریف لائے تو کچھ خبر نہوئی اور جو
آواز دی تو کچھ نہ سُنا تب رگھنندن سوامی نے وہ اپنا روپ تصور یہ انتردھیان کر لیا اور چتربھج روپ
اُنکے دل میں نظاہر کیا جب رکھیشر نے وہ سنوہر روپ اپنے مطلوب کا نہ دیکھا تو بسبب اضطرار اور بیقراری
کے آنکھیں کھولدیں اور اپنے مطلوب مرغوب کو روبرو موجود دیکھکر اور نہایت پریم سے از خود رفتہ
ہوکر قدم پکڑ لیے اور نہ چھوڑے بھگوت نے زبردستی اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا اور آسرم میں جاکر
قیام کیا رکھیشر نے حسب قاعدہ پوجا وغیرہ کرکے بھگوت استتی شروع کی لیکن کیا ذکر تھا کہ بسبب غلبہ
پریم کے ایک حرف بھی زبان سے ادا ہوسکے کبھی تو جل کا پرواہ آنکھوں سے جاری ہوجاتا تھا اور
کبھی کنٹھ (گلو) رُک جاتا تھا جب بھگوت نے یہ پریم لاانتہا دیکھا تو فرمایا کہ جو خواہش ہو وہ بر مانگو کہ سب تمنا
تمہاری پورن ہونگی رکھیشر نے عرض کیا کہ کس چیز کی درخواست کروں کہ مجکو نیک و بد کی خبر نہیں جو
آپکو بہتر معلوم ہو وہ عنایت کرو اور اگر میری ہی عرض پر حصر ہے تو یہ درخواست ہے کہ آپکا روپ انوپ
مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی مہاراج کے میرے دل میں ہمیشہ بلاتزلزل بسا رہے چنانچہ بھگوت نے
یہ بھی بردان دیا جب رگھنندن سوامی روانہ آئندہ کے ہونے لگے تو رکھیشر موصوف کو تاب جدائی کی
نہوئی اور بہانہ درشن اگست جی گرو اپنے کے ہمراہ روانہ ہوئے اور اُسی پرم آنند کے سمندر میں مگن رہے

+ کتھا शावरी شوری بھیلنی کی مہاکس زبان سے بیان ہوسکے کہ بڑے بڑے رکھیشر جسکی
بھگتی کے معتقد ہوئے ابتدا میں جب شوری موصوفہ کو بھگوت بھگتی دل میں پیدا ہوئی تو سلوھو سیوا
اختیار کرکے یعنے دُنڈک بن میں پنپا سر کے قریب متنگ وغیرہ رکھیشروں کے آسرم میں رات کے وقت
خفیہ لکڑیونکی بجھاڑ ڈال جایا کرتی اور رات سے اُٹھکر راہ آمد و رفت کہ جس راستہ کو رکھیشر واسطے
اشنان کے جایا کرتے درست اور صاف کردیتی متنگ رکھیشر اپنے دل میں کہا کرتے کہ ایسا کون نیک بخت ہے
کہ اسقدر خدمت کرتا ہے اور تپ اور بھجن کا حصہ دار ہوتا ہے رات کو دش بیش رکھیشر خفیہ واسطے تلاش کے
بیٹھ گئے اور جب شوری آئی تو پکڑ کر متنگ رکھیشر کے روبرو لے گئے شوری خوف سے رکھیشر کے

کانپنے لگی اور جب روبرو گئی تو شدت گریہ و زاری اور خوف سے کچھ عرض نکرسکی دیگر رکھیشرون کو تو یہ
خیال ہوا کہ یہ شوری نیچ قوم ہی آسکی لائی ہوئی لکڑی جو ہم کام مین لائے نہ معلوم کس عقوبت مین
گرفتار ہونگے اور متنگ رکھیشر کہ بھگتی بھاؤ سے واقف تھے اپنے دلمین کہنے لگے کہ یہ شوری ایسی
پریم پوتر اور سدھ ہی کہ جسکے اوپر کروڑون براہمنون کے دھرم کرم تصدق کرنے واجب ہین متنگ
رکھیشر اُسکو اپنے اسرم مین لے آئے اور بھگوت منتر کا اپدیش کیا جب رکھیشر موصوف پرم دھام کو
جانے لگے تو شوری کو ہدایت فرمائی کہ سری رگھننددن سوامی پورن برہم یہان تشریف لاوینگے اور
تجکو اُنکے درشن ہونگے تو اسی آشرم مین رہا کر اگرچہ شوری کو مہاجرت گورو سے کمال غم ہوا لیکن
سری رگھننددن سوامی کے درشنون کی توقع سے خوشنود ہو کر بھجن اور دھیان مین رہنے لگی
جس گھاٹ پر رکھیشر واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے شوری راہ صاف کیا کرتی تھی ایک روز وقت
معینہ مین دیر ہوگئی اور رکھیشر شوری کو دیکھکر ناراض ہوئے اور اس حالت ناراضی مین ایک رکھیشر
کا پارچہ جو شوری سے اسپرس ہوگیا تھا تو زیادہ تر موجب ناراضی اور غصہ رکھیشر انکا ہوا اور شوری کو
کلمات سخت سُست کہکر پھر واسطے اشنان کے گئے تالاب مین بجائے جل کے خون دیکھا اور بڑے بڑے
کرم پاپئے اس بات کو اپنی غرش عقلی سے یہ سمجھے کہ شوری کی ناپاکی کے سبب سے پانی تالاب کا خراب ہوگیا ہی اور
واپس آئے شوری بخوف رکھیشران اپنے مکان پر چلی آئی اور خیال کیا کہ سری رگھننددن سوامی کیواسطے تلاش
پرشاد کی کرنی چاہیے اسواسطے بن مین واسطے تلاش ثمر درختان کے جانا شروع کیا اچھے اچھے بیری
کنار صحرائی توڑکر اول خود چکھا کرتی کہ آیا شیرین ہین یا ترش شیرین ہوتے تو رکھ لیا کرتی اور ترش کو
ڈالدیتی اور پھر بر سر راہ جاکر جسطرف سے سری رگھننددن سوامی تشریف لاوینگے اسیطرف کو دیکھا
کرتی اور اپنے دل اور آنکھون کو فرش راہ بنایا کرتی جب اپنی بدصورتی اور کم قومی کا خیال ہوتا
تو کسی جگہہ جاکر پوشید ہو جاتی اور جب اپنے گورو کے قول اور بھگوت کی کرپا اتنا دہیت پاونتا پر نگاہ
ہوتی تو بارادہ استقبال تیز رو ہوا کرتی غرض بھگوت کے پریم اور تصور مین دن رات گذرتا اسی طرح
جب عرصہ گذرا تو ادھر اودھارن اور بھگت قبل مہاراج تشریف لائے اور لوگون سے بکمال شوق
استفسار کیا کہ شوری پریم بھگت کا مکان کہان ہی جب مکان کے نزدیک آئے تو شوری نے سانانگ
ڈنڈوت کری رگھننددن سوامی نے لیک کر زمین سے اُٹھا لیا اور سب رنج والم مہاجرت کے دور کیے
شوری کی یہ حالت ہوئی کہ چکور بھگوت مکھ چندرمان کی ہوگئی اور محو دیدار ہو کر نہر بریانند کا جل انکھون سے
ایسا جاری کیا کہ جسکا وار اپار نہ رہا پھر رگھننددن سوامی کو اپنے آشرم مین لیگئی اور بیر جو جنگل سے

لایا کرتی تھی واسطے کھانے کے پیش کیے بھگت بھاون مہاراج تو اُن بیرون کو کھانے لگے اور بھاشیہ وغیرہ
اس بھگت تیلتا و کرپالتا کے پریم مین مگن ہوکر شوری کے بھاگ کی بڑائی بیان کرنے لگے بھگوت ایک بیر
اُٹھاوین اور مکھ مین ڈالکر تعریف اُسکی شیرینی کی کرلین کہ ایسا پھل شیرین ہمنے کبھی نہین کھایا پھر دوسرا
اُٹھاوین اور اُسی تعریف و توصیف سے اُسکو تناول فرماوین غرض جب تناول طعام سے فراغت ہوئی
تو سب رکھیشر بدریافت خبر تشریف آوری خود بدولت بمکان شوری متعجب ہوکر واسطے درشن سری
رگھنندن سوامی کے آئے سب غرور قوم اور اپنے دھرم کرم کا رخصت کیا اور بھگوت درشنون سے کرتارتھ
ہوکر پریم آنند کو فائز ہوئے بعد گفتگو بسبیل تذکرہ حال خرابی تالاب کا بیان کیا اور بھگوت سے استفسار
واسطے پاک اور صاف ہونے اُس تالاب کے ہوئے بھگوت نے فرمایا کہ شوری کے قدم پریم جب اِس
تالاب مین پڑینگے اسیوقت پاک اور صاف ہوجائیگا رکھیشر شوری کی منت سماجت کرکے تالاب پر
لے گئے اور بفور پڑنے قدم اُس پریم بھگت کے تالاب مثل دل بھگوت بھگتون کے پاک اور صاف ہوگیا
بعد ازان رگھنندن سوامی نے رخصت روانگی آیندہ کی شوری سے چاہی اور فرمایا کہ جو آپ پیش
بھگتی کا ہمنے کیا ہی اسیطرح بہ آیندہ عمل کرتی رہنا شوری بدین سبب کہ چشمہاے ظاہر و باطن مین جو روپ
منوہر اور پریم انوپ سما گیا تھا مہاجرت گوارا نہ کرسکی اور بفور درخواست رخصت کے اپنے پران تصدق
کرکے پرم دھام کو گئی بھگوت نے داہ کرم اُسکا خود فرمایا اور اس چرتر سے خواہندگان ہائی آفاگون کو
ہدایت واسطے بھگتی کے عطا فرمائی فی الحقیقت پریم کا درجہ انتہا یہ ہی کہ از بس خوشی جبل محبوب یا از بس
غم مہاجرت مین فوراً جان عاشق کی جاتی ہی کتھا **विदुर और उनकी स्त्री** بدرجی اور اُنکی دھرم پتنی
پرم بھگت ہوئی بدرجی دھرم آتار تھے بسبب شاپ ماندور رکھیشر کے نرو پہ پائی کتھا اُنکی مفصل مہابھارت مین
مندرج ہی جسقدر محبت بھگوت مین بدرجی کو تھی اُس سے زیادہ اُنکی دھرم پتنی کو تھی جب بھگوت سری کرشن
مہاراج واسطے رفع نزاع ہدگر کوروان و پانڈوان کے ہستناپور مین پہونچے تو دُریودھن نے بسبب غرور موج
اور مال کے صلح قبول نہ کی لیکن واسطے ضیافت کے گذارش کیا بھگوت نے فرمایا کہ کھانا بخانہ غیر مین حالت
مین ہوتا ہی یکے بحالت مفلسی دوم بسبب رشتہ محبت و خویشی سوم ہر بھگت یا گرو چیلہ بخانہ ہدگر جاوین سو
یہان ان باتون مین سے کوئی بات نہین یہ فرماکر بخانہ بدرجی تشریف لے گئے اسوقت بدرجی گھر پر
موجود نہ تھے اور اُنکی استری اشنان کرتی تھی آسنے جو آنا بھگت تبسل مہاراج کا سُنا تو کمال خوشی سے
تن مین نہ سمائی اور اسقدر پریم اور آنند مین مگن ہوگئی کہ بیجا با اُسی حالت برہنگی مین اُٹھ دوڑی
مہاراج نے یہ حالت اُسکے پریم کی دیکھکر پیتامبر خاص اُڑھا دیا شاید بھگوت کو اسوقت یہ خیال ہوگا کہ یہ

میری تدر رویتا کو ہونچگئی ہی صرف پیت انبر نہین ہی اسیواسطے پیت انبر بھی اوڑھا دنیا چاہیے یاد رہے بات
ہو کہ جب راجہ کسی اپنے خدمتگار عزیز پر خوش ہوتا ہی تو اپنا خلعت خاص عنایت کرتا ہی سو بھگوت
راج من نے اُسکے پریم سے خوش ہو کر پیت انبر بطور خلعت کے عنایت فرمایا ہو یا ایسا دلمین سمایا ہو
کہ جب کوئی راجا کی خدمت مین جاتا ہی تو کچھ نذر اور بھینٹ دیا کرتا ہی سو بھگوت نے بدر پتنی کو اپنے پریمون
مین مثل راجہ کے تصور کر کے پیت انبر بھینٹ کیا بعد ازان بھگوت کو اپنے گھر مین لے آئی اور پریم
پریت سے سنگھاسن پر بٹھلایا کرپا سندھو مہاراج نے جو اُسکو نہایت پریم اور آنند مین محو دیکھا تو
واسطے رجوع کرنے طبیعت کے بجانب اپنے گفتگو کی ارشاد فرمایا کہ کچھ کھانا تیار ہو تو لاؤ وہ بڑبھاگا
کیلہ کے پھل لے آئی پاس بیٹھکر کھلانے لگی چونکہ پریم آنند مین بیہوش تھی مغز تو زمین پر ڈال دیا اور
پوست واسطے کھانے کے حوالہ کیا بسو بھر مہاراج کہ صرف پریم کے بھوکھے ہین چھلکون کو سراہ سراہ
کر کھانے لگے اس حالت مین بدرجی آگئے اور بھگوت کے چرن کملون کو ڈنڈوت کر کے استری کو طعن
تشنیع کرنے لگے کہ ای بیوقوف بجاے گری کے چھلکے کھلاتی ہی اور خود بھگوت کے پاس بیٹھکر بڑی
بھگت اور بھاؤ سے گری نکالکر کھلانے لگے بھگت من رچھک مہاراج نے فرمایا کہ بدرجی یہ مغز کیلون کا
بڑا لذیذ اور مزہ دار ہی لیکن اُن چھلکون کی حلاوت کو نہین ہونچتا اس فرمانے سے بھگوت اپنے
بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ جسقدر جس کسیکو میرے چرنون مین پریت اور بھگتی ہی اُسیقدر
کھانا وغیرہ جو کچھ میرے بھینٹ اور ارپن کرتے ہین مجھکو مقبول ہوتا ہی دوسری یہ بات ثابت کرتے
ہین کہ میرے دربار مین چترائی وغیرہ کو کچھ دخل نہین صرف پریم اور محبت پر نگاہ ہی اور ایک مطلب
یہ بھی حاصل ہوگیا کہ جو بدرجی اور اُسکی استری کو بسبب کھلانے چھلکون کے شرمندگی اور رنج
ہوا تھا وہ سب رفع ہوگیا اور دونون پرم پریت سے بھگوت کی سیوا اور خدمت مین حاضر رہنے

کتھا راجہ بھگت داس भक्तदास ملقب بہ کل شیکھر بھگوت پریمی ہونے کتھا اُنکے پریم اور بھگتی کی
پریم امرت مین مفصل لکھی ہی یہان بقدر نوشتہ اصل بھگت مال کے تحریر ہوتی ہی یہ راجا سری رگھننندن
سوامی کے اپاشک تھے ہمیشہ چرتر اور کتھا سری رگھننندن سوامی کی سنا کرتے اور کمال پریم اور
محبت سے لیلا اور واقعات بھگوت کے نت نئے بھاؤ سے کیا کرتے برا ہمن کتھا سنانے والا حال پریم راجہ
بخوبی واقف تھا جب رامائن مین کتھا سیتا ہرن کی آیا کرتی اُسکو چھوڑ دیا کرتا ایک دفعہ بیمار ہوگیا اور
اُسکا بیٹا واسطے کتھا سنانے کے آیا وہی کتھا سنائی کہ راون آیا اور جانکی مہارانی کو ہر اکر لے گیا راجہ
بمجرد استماع اس لفظ کے کہ راون جانکی مہارانی کو لیگیا تلوار علم کر کے مار مار کرتا ہوا دوڑا اور گھوڑے پر

سوار ہوکر تیز وتند طرف لنکا کے روانہ ہوا بدین ارادہ کہ اسیوقت راون کا قتل کرکے اپنی ماتا کا درشن
کرونگا اور راون مہاپاپی کا یہ مقدور کہ بحالت میری زندگی کے سری جانکی مہارانی میری ماتا کو لیجاوے
جب راہ مین سمدر حائل دیکھا تو گھوڑا سمدر مین ڈال دیا اور کچھ خوف نہ کیا بھگت بھاون اور
بھگت من رنجک مہاراج مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے ظاہر ہوے اور فرمایا کہ کل شکیم کہان جاتے ہو
راون کو تو مین نے قتل کیا اور مع جنک نندنی اجودھیا جی کو جاتا ہون راجا قدمون پر پڑا اور جگل سروپ
انکے درشن کرکے از سر نو جان تازہ پائی اور اپنی راجدھانی مین آکر پریم بھگتی مین مشغول ہو رہا
کتھا بٹھل داس جی विठ्ठलदास باتحرجو بے غرور اور دیگران کو تعظیم اور بزرگی کے دینے والے
سب سے صاف صابر پر اپکاری ہوکے کسی کے عیب پر نگاہ نہ تھی جو ہنر جس شخص مین ہوتا تھا اسکا بیان
کرتے تھے مالا اور تلک اور بھگوت بھگتونکی مہما اور محبت مثل بھگوت کے ذہن مین سمائی ہوئی تھی
اور ہر گوبند ہر گوبند لفظ ہر وقت زبان پر رہتا تھا انکا والد اور چچا بھائی حقیقی پروہت رانا کے تھے
باہمدگر لڑکر بہ ایام خردسالی بٹھل داس جی کے دونون مارے گئے جب بٹھل داس جی بالغ ہوے
تو بھگوت بھگتی اختیار کی اور رانا کے پاس آنا جانا ترک کیا ایک روز رانا نے لوگون سے پوچھا کہ
ہمارے پروہت کا لڑکا نہین آتا وہ کہان ہے جلد لاؤ بٹھل داس جی نہ گئے جب دوبارہ یاد کیا تو
مخالفین نے عرض کیا کہ مہاراج وہ تو دن رات راگ رنگ بیراگیونکی صحبت مین رہتا ہے اور اپنے آپکو بھگت
شمار کرتا ہے رانا نے بٹھلداس جی کو کہلا بھیجا کہ آج جاگرن ہمارے مکان پر کرنا بٹھلداس جی مع سماج
ہر بھگتون کے تشریف لے گئے رانا نے سبکی تعظیم وغیرہ کرکے واسطے سماج جاگرن کے سہ منزلہ مکان پر
فرش کرایا جس وقت بھگوت چرترونکا کیرتن اور بھجن شروع ہوا بٹھلداس جی حالت ان چرترونکے لطف
اور مذاق مین محو اور بیہوشی کی ہوگئی اور خویش وبیگانہ کو بھولکر خود کیرتن کرنے لگے اور بحالت نرت
اورگان کے کہ کچھ خبر اپنی اور اس مکانکی نہ تھی سہ منزلہ مکان سے نیچے گرے راجا وہ حالت پریم کی
دیکھکر کمال مغموم ومتردد ہوا اور دشٹ لوگونکو زجر وتوبیخ ولعنت ملامت سے پیش آیا سادھو لوگ
بٹھلداس جی کو اٹھا کر گھر پر لائے اور رانا نے نقدی اور جنس بھیجی بٹھلداس جی کو تین روز بعد
اس حالت باطن سے ظاہر کی خبر ہوئی اور انکی والدہ نے سب حال اغواے مخالفین اور واسطے
امتحان کے مقرر ہونا محفل جاگرن کا سہ منزلہ پر بیان کیا بٹھلداس جی بوقت شب اپنے مسکن سے
روانہ ہوئے اور موضع چھٹی کرا مین کہ جہان جسودھا جی نے رسم چھٹی سری نند نندن مہاراج کی کری ہے
آکر سری گرڈھ گوبند کی سیوا پوجا مین مصروف ہوئے رانا کے ملازم جابجا تلاش کر آئے اور جواب دیدیا

फ़ सनातन جگت سے سن کر آنند ہوے ۱۲

کہ کہیں نہیں ملتا لیکن والدہ اور استری نے بعد تلاش اُنکو پایا واسطے واپس چلنے کے ہر چند تدبیرات
کی اور خوشامد کر کے سمجھایا لیکن چونکہ دل ٹھلداس جی کا گرویدہ سیوا انوروپ سری گرڑ گوبند
مہاراج کے ہو گیا تھا اسواسطے کوئی تدبیر سودمند نہوئی لاچار استری اور والدہ نے اُسی گانوین
رہنا شروع کیا کچھ روز گذرے تھے کہ بیماری سخت عائد ہوئی بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ تم متھراجی مین
قیام کرو ٹھلداس جی کو مہاجرت گرڑ گوبند مہاراجکی گوارا نہوئی جب بھگوت نے تین روز تک برابر
ارشاد فرمایا لاچار متھرا مین آگئے اور اپنے عہدوں کو دیکھا کہ بھگوت بھگتی کے خلاف ہین اسواسطے
ایک درہ دگریاد ہوسیوہی کے گھر مقیم ہوئے انکی استری پرمستی حاملہ تھی اُسکو خرچ اخراجات کا خیال
ہوا بھاگوت نے مٹی کھودتے ہوئے ایک اپنی مورتی مع مال کثیر کے ظاہر کردی ٹھلداس جی وہ مورتی
اور زر نقد در ودگر کو دینے لگے لیکن اُسنے دست بستہ قدم پکڑ کر عرض کیا کہ آپ ہی بھگوت کی سیوا
کرین اور یہ روپیہ بھی خرچ مین لگادین ٹھلداس جی نے اس محبت اور پریم کے ساتھ سیوا شروع کی
کہ سوائے سیوا پوجا کے اور کسی کام سے تعلق نرکھا اور چندروزہ مین شہرت اُنکی بھگتی او بھاو کی
اسقدر ہوئی کہ ہردم کثیر جلیہ ہوگئے سماج بھگوت آتساہ اور کیرتن کا ایسا ہونے لگا کہ گویا بھگوت
پارشدونکا سماج ہے اتفاقاً ایک نٹنی آگئی اور اُسنے بھگوت کے روبرو نرت اور کیرتن کیا ٹھلداس جی
بھگوت پریم مین ایسے محو اور ازخود رفتہ ہوگئے کہ جو اسباب اور زیور تھا سب اُسکو بخشدیا اور جب وہ بھی
کم ہوا تو رنگی رائے اپنے صاحبزادہ کو بھگوت تصدق کر کے حوالہ کیا رنگی رائے ممدوح کی چیلی رانا کی لڑکی
تھی اُسنے نٹنی مذکورہ سے کہلا بھیجا کہ جو زر و زیور مطلوب ہو وہ مجھسے لے اور رنگی رائے میرے گرو کو میرے
حوالہ کر نٹنی نے جواب دیا کہ دولت کی کچھ پرواہ نہیں لیکن یہ بچہ کہ تن من دھن سب دیسکتی ہوں دختر رانا نے
ٹھلداس جی کی خدمت مین عرض معروض کر کے پھر سماج کرایا اور جو صاحبزادہ بھگت جن گئے تھے انکی
نذر بھینٹ زر کثیر کیا اور خود بھگت کے سامنے نرت کرنے لگی کہ وہ نٹنی بھی متعجب ہوگئی اور رنگی رائے جی کا
سنگار کر کے اور ڈولہ مین بٹھا کر بھگوت کے روبرو لائی رنگی رائے جی نے حسب کہنے اُس نٹنی کے نرت شروع
کیا کہ سب سماج بھگوت پریم مین بیہوش ہوگیا اور نٹنی نے سب دولت و مال مع رنگی رائے جی کے بھگوت بھینٹ
کیا رنگی رائے جی نے ٹھلداس جی سے کہا کہ آپ مجکو بھگوت نوچھاور کر چکے ہین مناسب نہین کہ پھیر لیوین اسواسطے
رنگی رائے جی کو ٹھلداس جی نے تو نہ لیا لیکن دختر رانا نے لیلیا رنگی رائے جی نے سمجھا کہ اگرچہ ظاہری جسم تو
بھگوت نوچھاور ہو چکا لیکن پران ابتک نوچھاور نہین ہوئے اسواسطے قالب خالی چھوڑ کر بھگوت کے
پرم دھام کو پراپت ہوئے یہ حقیقت ہو تو بھگوت کے رسک و پریمیونکا بھگوت بھگتی کا دینے والا ہی لائق

غور کرکے یہ کتھا कृष्णदास کرشنداس جی پریم بھگت بھگوت کے ہوئے کہ سری نندنندن مہاراج نے
اپنے چرن کملونکا نوپر انکو عنایت فرمایا بھگوت کیرتن کے قاعدونسے خوب واقف تھے سُر اور تال اور گرام
اور مورچھنا وغیرہ جو کچھ سنگیت ترنگا گرہ مین مندرج ہین انکو ایسا جانا کہ اُس زمانہ مین اُنکے ثانی نہ تھا اور کمال
اُسکا یہانتک ہوا کہ رادھکا بلبھ مہاراج کو بھی اپنے پریم اور گُن سے راضی اور خوشنود کرلیا قوم کے زرگر تھے
اور گھر کے بیچ مین اُنکے والد کا نام تھا ایکروز سری رادھا کرشن مہاراج کی سیوا پوجا کرکے نرت اور کیرتن
بھگوت کے روبرو کرنے لگے اور بھگوت کے روپ اور چرتر کے تصور اور سیر مین ایسے مگن اور محو ہوئے
کہ کچھ ہوش نہ رہا اسی حالت مین ایک پاؤنکا گھنگھرو کھلکر گرپڑا اور تال بھنگ ہونے لگا سری ناتھ مہاراج
پریم رچھوار اُس تال بھنگ کو باعث خلل سمجھکر اُٹھے اور اپنے چرن کمل کا نوپر ہاتھ مبارک سے کرشنداس جی کے
چرن مین پہنا دیا کرشنداس جی کو بعد نرت اور کیرتن جب یہ حال معلوم ہوا تو بھگوت کرپا اور اپنی خوش
نصیبی کے آنند مین بہت مگن ہوگئے اور اسقدر بھگوت بھجن مین مصروفیت کی کہ دن رات اُسی حالت پریم مین
محو رہنے لگے سادھو سیوی ایسے تھے کہ ہر بھگتونکو کبھی بھگوت سے کم نجانا اگر کسیکو یہ اعتراض ہو کہ بھگوت نے
اپنا گھنگرو کیون پہنایا وہی گھنگرو کیون نہ درست کردیا سو واضح ہو کہ اگر وہ گھنگرو درست کرکے پہناتے تو دیر ہوتی
اسواسطے اپنا گھنگرو پہنا دیا اور بھگوت کے دلمین اپنی رچھوارتا اور شوقینی ثابت کردی علاوہ ازان یہ بھی ظاہر
ہوتا ہو کہ بھگوت نے رچھکر یہ گھنگرو انعام فرمایا کتھا कात्यायनी کاتیاینی جی کے پریم اور بھگتی
کی کتھا کس سے کہی جاسکے کہ جسقدر برج گوپیکا اُنکو پریم اور عشق سری برجموہن مہاراج مین تھا اسیقدر
کاتیاینی جی کو ہوا بات کہتے کہتے بھگوت کے روپ اور تصور مین محو ہوجایا کرتی تھی اور کچھ خبر باقی ہوش
نہین رہا کرتے تھے جگت کے جھگڑے قصہ جسقدر نظر آتے ہین اُنسے علیحدہ تھا اور بھگوت کے
پریم اور محبت کی جسم سب بھگوت بھگتونکا اتفاق اس بات پر ہو کہ بھگوت کا عشق کاتیاینی جی پر
ختم ہوا یہ حال تھا کہ راہ چلنے مین بھگوت چرترونکے تن مے ہوجاتی تھی اور کبھی گاتی تھی کبھی روتی تھی
کبھی ہنستی تھی ایک دفعہ کا ذکر ہو کہ بھگوت چرترونکے کیرتن مین محو اور مگن تھی بسبب تیزوتند چلنے
ہوا کے درختون سے آواز آنے لگی کاتیاینی جی یہ سمجھی کہ یہ لوگ کوئی تال مردنگ بجانے والے ہین
بھگوت کے روبرو جو مین گاتی ہون تو یہ تال بجاتے ہین اسواسطے کچھ انکو انعام دینا چاہیے
چنانچہ سب پارچہ اپنے انکو بخشدیے اور پیا پریتم کے پریم مین محو اور مستغرق ہوگئی کتھا ۹
माधवदास. مادھوداس جی ساکن گڈھا گڈھا ایسے پریمی بھگوت کے بھگت ہوئے کہ جب بھگوت
چرترونکا کان یا کیرتن سنتے یا خود کیرتن کرتے تو محو تصور روپ مادھوری بھگوت کے ہوکر لوٹنے

لگتے اور ہوش وحواس باقی نرہتے اور علے ہذا القیاس بسیر و نمبر گان وغیرہ کا پریم تھا بھگوت بھگت
نہایت پریم اور اعتقار رکھتے تھے اور بجان و دل اُنکی خدمت کیا کرتے تھے والی شہر بھگوت سے بیگانہ تھا
وُشٹ لوگون نے اُسکو ترغیب کیا کہ مادھو داس واسطے اپنے نشو ونما کے اور بھگوت پریم کے
ناحق زمین پر لوٹا کرتا ہی راجہ سادہ لوح نے واسطے امتحان کے سماج اپنے مکان پر ٹھہرایا اور یہ منزل
پر محفل سماج کی تجویز ہوئی وقت سماج کے مادھو داس جی نے نوپر باندھ کر ایسا کیرتن کیا کہ بیہوش ہوکر
لوٹنے لگے اور بحالت بیخودی چھت مکان سے ایک کڑاہ روغن زرد گرم مین کہ واسطے اوتسا ہ کے
پکوان تیار ہوتا تھا گرے بھگوت نے اپنے بھگت کی ایسی رچھا کری کہ کچھ گزند کسی عضو کو نہ پہونچا
اس چرتر سے راجا کی آنکھ دل کی کھل گئی کمال خائف اور نادم ہوکر بھگوت بھگتی اور بھاگتونکا معتقد ہوا
اور بھگت ہوگیا کتھا

नारायणदास

نارائن داس جی نرتک یعنی تنما بھگوت پریم کے مجسم ہوئے
اگرچہ دنیا مین ہزار ہا رقاص گذرے اور ہین لیکن جو بھگوت پریم کو انھون نے نباہا اور کس سے ہوسکتا ہی
مروت لبش پد کے مطلب سے بھگوت مین محو ہوکر بھگوت کے سنت بہار مین جا ملے انکا یہ نیم اور عہد تھا کہ
سوائے بھگوت کے اور کسی کے سامنے نرت اور کیرتن نہین کرتے تھے تیرتھ اور بھگوت مندرونکی جاترا
کرتے ہوئے ہنڈیا ے مین کہ الہ آباد سے چھ کوس پر ہی پہونچے اور انکے نرت اور کیرتن کی دھوم شہر
مین ہوتی حاکم وہانکا مسلمان تھا اُسنے لوگونکو واسطے طلب کے بھیجا نارائن داس جی نے بھگوت
سنگھاسن کا لیجانا روبرو مسلمانون کے مناسب نسمجھا اور نہ کج اخلاقی گوارا ہوئی ناچار ایک تجویز اپنے
دل مین کرکے تشریف لے گئے اور اونچے سنگھاسن پر تلسی کی مالا کہ حسب قول شاستر کے بھگوت اور
تلسی مین کچھ فرق نہین براجمان کرکے نرت اور کیرتن کرنے لگے لیکن اُس حاکم مسلمان کی طرف کہ
علیحدہ بیٹھا تھا بھولکر بھی ندیکھا جب یہ بشن پد میران بائی جی کا مطلع ساتھ نجو پریت ہی کرنا تو
کو جانے رادھکا ناگری کی مدنموہن رنگ راتو ٭ کیرتن کیا تو اُسکے مطلب اور معنی کو سمجھکر پریا پریتم کے
تصور مین محو ہو گئے اور اسی حالت محویت مین موافق مضمون بشن پد مذکورہ کے وہ سما چشم ہائے
ظاہر و باطن مین سمایا کہ برجمو ہن مہاراج اور برکھبھان نندنی ہمدگر کے محبت اور عشق مین مسرور ہوکر
کھیل اور بہار اور نرت اور کیرتن مین مصروف ہین اور بحالت نرت ترچھا دیکھنا اور ترچھنگی روپ پر جگت
مہاراج نے اور پریم سو بھاو شرنگار برج ناگری جی نے ایسے جلوہ کا ظہور کیا کہ نارائن داس جی کو نہایت
شوق سے کچھ تصدق اور نوچھاور کرنا واجب اور ضرور ہوا اُسوقت اپنی جان سے بہتر اور کوئی چیز
نزدیک نہ پائی اور فی الفور جگل سروپ کے نوچھاور کرکے نت بہار اور پریم آنند مین شامل ہوگئے

लीलानुकारी ایک براہمن پرسوتم پوری مین ایسے پریمی بھگت ہوئے کہ محو بھگوت ہو کے کتھا
ہوکرتن مئی ہوجاتے تھے ایک دفعہ نرسنگھ جی کی لیلا پرم پوتر بروز نرسنگھ چترودشی لوگون نے بہت دہوم
دھام سے تیار کی اور براہمن موصوف کو بھگوت بھگت اور پریمی جانکر نرسنگھ جی کا روپ بنایا
جب اُس چرتر کا کیرتن ہونے لگا نرسنگھ جی نے ہرنکشپ کا اپنے ناخنون سے شکم چیر کر مار ڈالا تو
براہمن ممدوح کو انوکرن کا خیال نہ رہا اور جو نرسنگھ جی کو کرنا چاہیے تھا وہی کیا یعنی جو شخص ہرنکشپ کا
روپ بنا تھا اُسکا شکم اپنے ناخنون سے چیر کر مار ڈالا اور پرہلاد کو راج دیا لوگون نے اُسکا قتل بسبب
عداوت کے سمجھا اور بھگوت بھگتون نے یہ کہا کہ عداوت نہین بلکہ نرسنگھ جی کا انس براہمن مین آگیا تھا
آخرش بعد رد و قدح یہ تجویز ہوئی کہ بروقت رام لیلا کے براہمن کو دسرتھ مہاراج کا انوکرن بنانا چاہیے
اُسوقت حال پریم یا عداوت کا معلوم ہوجاویگا چنانچہ رام لیلا مین ایسا ہی کیا کہ جسوقت وہ چرتر آیا
کہ رگھنندن سوامی مع جنک نندنی اور لچھمن مہاراج کے بن کو تشریف لیگئے اور سومنت وزیر نے آکر
راجہ دسرتھ کو پیغام رگھنندن سوامی کا سنایا اور راجہ نے سُنتے ہی پیغام کے پران تیاگ کیے تو براہمن
موصوف نے کہ حقیقت مین دسرتھ ہی ہوگیا تھا سُنتے ہی پیغام رگھنندن سوامی کا زبانی سومنت کے
اُسیوقت پران اپنے بھگوت کے نوچھاور کیے اور دسرتھ مہاراج سے بڑھکر درجہ پایا حقیقت مین پریم کو یہی
پرتاپ ہے کتھا **मुरारदास** مراراداس جی پریمی بھگت سری رگھنندن سوامی کے بلونڈا شہر مین جو
ملک مارواڑ مشہور ہے ہوئے بھگوت کے اُتساہ اور ہر بھگتون کی سیوا اور بھنڈارہ کرنے مین یکتا
و بیمثال تھے کیرتن کرنے کے وقت سری رگھنندن سوامی کے چرترون مین لولین ہوکر انتہا درجہ پریم کا
ہر بھگتونکو ہدایت فرمایا ایک چمار بھگوت سیوا پوجا کمال اعتقاد سے کرکے باواز بلند کہا کرتا تھا کہ
جو بھگوت چرن آمرت کا ادھکاری ہو سو لیجاوے مراراداس جی نے وہ آواز بلند بر سر راہ سنی اُسکے
گھر گئے وہ شخص خوف سے کانپ اٹھا مراراداس جی نے اُسکی تسلی و تشفی کری اور فرمایا کہ خوف کسواسطے
کرتا ہے صرف واسطے چرن امرت کے آیا ہون چمار نے عرض کیا کہ مہاراج مین قوم کا چمار ہون آپکو کب
دیسکتا ہون مراراداس جی نے جواب دیا کہ تو ہمسے بھی بہتر ہے اور اگر تجھکو کچھ خوف ہو تو ہم کسی سے
نہ کہینگے یہ کہکر پریم سے بیحال ہو گئے اور پانی آنکھون سے جاری ہوا چمار نے پوچھا کہ مہاراج تم کسواسطے
روتے ہو مراراداس جی نے جواب دیا کہ ہماری آنکھین دکھتی ہین پھر چمار نے کمال منت اور الحاح سے
گزارش کیا کہ مہاراج آپکو چرن آمرت مجھ نیچ سے لینا نچاہیے مراراداس جی نے نہ مانا اور ہٹ کرکے
چرن امرت لیا بھگوت بھگتی مقدم سمجھی اور ذات کرم وغیرہ پر خاک ڈالی واضح ہو کہ مراراداس جی اس

چرتر سے ہر۳ قسم کے لوگونکو علی قدر مراتب ہدایت فرماتے ہین یعنی جو شخص بھگوت پریم اور بھاؤ کے
انتہا درجہ کو پہونچگئے ہین اُنکو تو یہ ہدایت ہے کہ ذات کرم وغیرہ کا قید ہین اُن لوگون کے واسطے ہی
کہ بھگوت پریم مین مستقل نہین ہوئے سو تم اس استقلال پر قائم رہنا اور ساودھک لوگونکو تاکید ہے
کہ بھگوت بھگتی مین وہ درجہ حاصل کرنا چاہیے کہ تجاوز اور دوئی دور ہوجاوے اور جو بھگوت سے
بمکھ ہین اُنکو یہ ملعنہ ہے کہ تمسے چمار بہتر ہین جو بھگوت سیوا کرتے ہین بھاگوت کے ایکادش کا قول ہے
کہ جو بپر یعنی قوم اعلے بارہ کرم یعنی شش ظاہری و شش باطنی کا عامل ہو لاکن بھگوت بھگتی نہین
رکھتا اس سے شوپچ یعنے خاکروب بہتر ہین کاشی کھنڈ مین لکھا ہے کہ براہمن خواہ چھتری خواہ بیس
خواہ سودر بلکہ کمینہ اور نیچ جو بھگوت بھگت ہے وہ سب اور تم لوگونمین اوتم ہے وعلی ہذا القیاس
صدہا حکم اس بات مین ہین ایک یہ اندیشہ بھی اس چرتر سے واضح ہوتا ہے کہ بموجب قول آگم یعنی
منتر شاستر کے برہمن بھگتی کے پانچ غرور ہین غرور قوم۱ غرور علم۲ غرور بزرگی۳ دولت وغیرہ غرور حسن۴
غرور طاقت۵ سو جس شخص نے ہر پنج متمردان مذکور کو فتح کرلیا ہے ملک بھگتی کا متسلط ہوا وہ غرض
مرار داس جی کی تمام شہر مین مشہور ہوئی اور لوگ برملا طعنہ دینے لگے بلکہ راجا تک خبر پہونچائی راجا
کو بھی یہ بات ناپسند ہوئی اور غیر معتقد ہوگیا ایک دفعہ مرار داس راجا کے دیکھنے کو آئے تو حسب اعتقاد
سابقہ راجا مین نہ دیکھا چونکہ بیراگوان تھے سب کارخانہ ترک کرکے کسی اور جگہ جا رہے اُنکے جانے
سے ہر بھگت کا آنا بالکل موقوف ہوگیا اور راجا جو ہر سال اُتسو کیا کرتا تھا اور دیس بدیس کے
سادھو بھگوت بھگت جمع ہوا کرتے تھے کوئی نہ آیا بلکہ مفسدہ اور خرابی اور آثار مثل قحط وغیرہ کے
ملک مین ظاہر ہونے لگے تب راجا متفکر اور مغموم ہوکر واسطے واپس لانے کے روانہ ہوا اور جاکر
کمال عجز او فروتنی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کری مرار داس جی نے اسطرف سے منھ پھیر لیا کہ ایسے
شخص بھگوت بمکھ کی صورت دیکھنی نہین چاہیے کہ بھگوت بمکھ سے گورو کی بدنامی ہوتی ہے راجا
دست بستہ رہتا اور عاجزی سے ندامت اور خجالت کے دریا مین غرق ہوکر کھڑا رہا اور پھر
ڈنڈوت کرکے ملتجی ہوا کہ آپ میرے حال پر رحم و دیا فرماکر جو سزا تجویز فرماوین اُسکے لائق ہون
اور یہ لطیفہ بھی گذارش کیا کہ میری خوش قسمتی مین ہرگز شک نہین کہ آپسے گورو مجکو ملے لیکن
آپ کی کرپا اور عنایت کی البتہ کمی ہے کہ آپکے قدمونمین اعتقاد نہ رہا مرار داس جی اس لطیفہ سے خوش
ہوئے اور پرسنگ بالمیک خاکروب کا کہ سری کرشن مہاراج نے جدھشٹر کے جگ مین سب سے اونچے
درجہ پر بٹھلاکر دروپدی کے ہاتھ سے بھوجن کرایا اور سورہی کا کر رکھیشر دنے جسکے قدم پڑے اور

تالاب جسکے چرنون کی برکت سے پاک ہوا اور رگھو راجہ بھیلان کا کہ شٹ جی اور بھرت جی نے اپنے
برابر بٹھلایا اور سنگر یو و ہنومان و بھبکھن و گج و گنکا یعنی طوائف وغیرہ کا اُپدیش کیا اُسکے دل کی
سیاہی رفع کردی اور بھگتی اور بھگتونکا اعتقاد عطا فرمایا بعدہ راجا کے شہر مین تشریف لائے اور
ویسا ہی سماج بھگتونکا اور ست سنگ رہنے لگا سب مفسدہ اور حادثہ رفع ہوئے اور راوگون نے بھگوت
بھگتی اختیار کی ایک دفعہ سماج ہوا اور جو شخص کیرتن و بھجن مین مشتاق اور واقف تھے جمع ہوئے وقت
بھجن اور کیرتن کے بھگوت بھگتون نے مراری داس جی کو کہا کہ کچھ آپ بھجن کرین حسب فرمائش انکے
اُٹھے اور گھونگرو باندھکر نرت کرنے لگے چونکہ بھگوت بھگت تھے سب راگ راگنی اور ساتون سر
اور تینون گرام اور اکیس مورچھنا حاضر ہوئے اور ایسا سماج ہوا کہ کسی نے نہ دیکھا تھا نہ سُنا
تھا جب سری رگھنندن سوامی کے بن کے جانے کا چرتر بھگوت بھگتون نے کیرتن کیا تو مراری داس
جی بھگوت برہ کے تن سے ہو گئے اور مثل تصویر کے جیون سے تیون رہگئے یا یہ بات سمجھی کہ
اُس جنگل اور بن مین پریم سکمار رگھنندن سوامی اور جانکی مہارانی اور لچھمن جی کی خدمت کون
کریگا اسواسطے یہ پران ہمراہ بھیجنے واجب ہین یہ حالت دیکھکہ وہ سماج ازبس دُکھی اور مغموم
ہوا اور مراری داس جی پریم پتر سری رگھنندن سوامی کو پہونچے کتھا गदाधर भट्ट گدادھر بھٹ
جی پریم بھگتی کے سمدر نیک ذات نیک نیت خوش خلق شیرین گفتار بے حرص ہمیشہ بھگوت بھجن
لاشرک مین آنند اور لوگون کو بھگوت بھگتی مین مستقل کرنے والے ہوئے کسی سے کچھ خواہش
نہین رکھتے تھے سب پر کرپا و دیا برابر تھی اور بھگوت بھگتون کی خدمت سے اسقدر رغبت رکھتے
تھے کہ گویا اسیواسطے اُنکا جنم ہوا تھا اُنکا یہ بشن پد مطلع سکھی ہون سیام رام رنگ رنگی +
دیکھ بکائے گئی وہ صورت مورت مانہہ پگی + جیو گسائین جی نے سُنا اور ایک خط لکھکر دو شخص
سادھو کے ہاتھ بھیجا مضمون خط یہ تھا کہ تمکو بدون رہنی رنگ کسطرح چڑھگیا ہمکو فکر ہے مطلب اول
اس تحریر کا یہ کہ بدون بیراگ یعنی ترک کے بھگتی کا رنگ چڑھنا مشکل ہے تو تمنے اتبک ترک تعلقات کا
نہین کیا پھر رنگ مین کسطرح رنگین ہوئے دوم یہ کہ سری برندابن بھگوت سروپ کی رہنی ہے سو بلا
برندابن باس رنگ کسطرح چڑھگیا سادھو موصوف وہ خط پریم کا بھرا ہوا لیکر وطن بھٹ جی مین
پہونچے اور اتفاقاً بھٹ جی بیرون از شہر کسی چاہ پر بیٹھے تھے اُنسے ہی پوچھا کہ گدادھر جی کہان
اور کسطرف رہتے ہین بھٹ جی نے کہا کہ تم کہان سے آئے اور کہان رہتے ہو سادھان نے
جواب دیا کہ سب دھامونکا پرم دھام برندابن ہے وہان رہتے ہین اور وہانسے آئے ہین بھٹ جی سُنتے ہی

اُس نام پریم ابھرام کے پریم سے بیہوش ہو کر گر پڑے اور بعد دیر کے ہوش مین آئے تو پریم انند مین مگن جابجا
ہو کر مثل صورت تصویر کے بھگوت روپ کے تصور مین بیٹھ گئے کسی شخص نے سادھان موصوف سے
کہا کہ گدادھر جی سچے مہاراج ہین سادھان نے وہ خط اُنکو دیا بھٹ جی نے سر پر چڑھا کر جو پڑھا
تو برندابن اور برندابن بہاری کے روپ مین آنند ہو کر اُسیوقت برندابن کو روانہ ہوئے اور جیو
گسائین جی سے ملے دونون کو ایسا پریم کا دریا جوش مین آیا کہ اُسمین غرق ہو گئے اور بعد گرنے
ست سنگ سے موجب خوش قسمتی اور بھگوت کرپا کا سمجھا بھٹ جی نے گسائین موصوف سے
گرنتھ بھگوت چرتر اور رس راس اور پریا پریتم کے کنج بہار کے پڑھے سُنے اور بھگوت کے روپ
رنگ مین رنگین ہو گئے بھٹ جی ہر روزہ کتھا سری مدبھاگوت کی کہا کرتے تھے کلیان سنگھ نامی
راجپوت ساکن دیہہ کہ نزدیک برندابن کے ہی کتھا سُنکر بھگوت کیطرف رجوع ہوا اور آمد
رفت اپنے گھر کی ترک کر کے بھگوت بھجن مین رہنے لگا اُسکی عورت نے سمجھا کہ بھٹ جی کے
ست سنگ سے خواہش گھر کی اور کام کی جاتی رہی ہے سو واسطے بے اعتقاد کرنے اپنے شوہر کے
ایک حاملہ عورت کو کہ گداگری کرتی پھرا کرتی تھی بلایا اور بیس روپیہ دینے کر کے سکھایا کہ جس وقت
بھٹ جی کتھا کہین اُسوقت جو مین سکھاتی ہون باآواز بلند کہدینا اور کنیز اپنی ہمراہ دیکے
گدادھر جی کا مکان اُسکو بتلا دیا عورت مذکورہ طمع مین آکر جہان بھٹ جی کتھا کہتے تھے آئی
اور باآواز بلند کہا کہ یا تو میرے ساتھ تمکو وہ اختلاط تھا کہ حمل رہگیا یا اب وہ نامہربانی ہے کہ خرچ کا
دینا بھی موقوف کر دیا بھٹ جی نے اُسی حالت کتھا مین جواب دیا کہ درست ہے لیکن میرا آپہن
کیا قصور ہے تمنے ہی درشن نہین دیے موجودین کتھا کو اس بات کا یقین نہ آیا اور کہنے لگے کہ
محض غلط ہے بلکہ یہ نالائقہ واجب العقوبت ہے گسائین رادھکا بلبھ لعل جی کو اس حال کی خبر پہنچی
اور کمال رنج ہوا اوس عورت کو بلا کر خوب دھمکایا کہ سچ بیان کر ورنہ زندہ نہ چھوڑونگا اُسنے جو حال
راست تھا بیان کر دیا کلیان سنگھ مذکور نے اپنی عورت کے تریا چرتر کی خبر پائی اور تلوار لیکر مستعد
بہ قتل ہوا بھٹ جی نے بڑا رحم فرمایا کہ خبردار عورت کو کچھ نہ کہنا چاہیے یہی سزا کافی ہے کہ اُسکا فریب کھل گیا
کسی دیس کا ایک مہنت کتھا مین آیا اور بھٹ جی نے سب سے آگے اُسکو بٹھلایا مہنت مذکور نے دیکھا
کہ سب سروتا پریم مین بھرے ہوئے بھگوت چرتر اُنکو سُنتے ہین اور پریم کا جل آنکھون سے جاری ہے
لیکن میری آنکھون سے ایک قطرہ بھی نہین نکلتا دیگر اشخاص میری بزرگی پر ضرور طعن کرینگے
اگلے روز چادر کے گوشہ مین مرچ باندھکر اور آنکھون مین ڈال کر خوب پانی بہایا ایک سادھو

اس حال سے واقف ہوگیا اور بھٹ جی سے سب حال بیان کیا بھٹ جی نے بسبب اپنی صاف دلی
کے یہ سمجھا کہ اُس مہنت نے اسواسطے مرچ اپنی آنکھونمین ڈال لی ہین کہ جن آنکھون سے پریم کا
جل جاری نہوا اسمین مرچ بہتر ہین سو جب کتھا ہوچکی بھٹ جی کمال خوش ہوکر اُس مہنت سے
ملے اور یہ ملنا انکا اُسکے واسطے ایسا اکسیر ہوا کہ چند روز مین سب پریمیون پر فائق ہوگیا ایک دفعہ
گداوھر جی کے مکان مین چور آیا اور اسباب کی مضبوط پوٹ باندھی لیکن بسبب گرانی کے اٹھا نہ سکا
بھٹ جی خود تشریف لائے اور گٹھری اسباب کی اٹھوا دی چور نے فکر کیا کہ یہ شخص کون ہو کہ بجای
گرفتار کرنے کے مال اٹھائے دیتا ہی پوچھا کہ تم کون ہو بھٹ جی نے نام اپنا بتایا چور اسباب کو
چھوڑ کر قدمون مین پڑا اور عجز و الحاح کرنے لگا بھٹ جی نے فرمایا کہ بلا فکر و اندیشہ لیجاؤ بلکہ جسقدر
اور مطلوب ہو موجود ہی اور جلد چلے جاؤ کہ صبح ہوگئی چور نے دست بستہ گزارش کیا کہ اب تو وہ دولت
اور مال مجکو عنایت ہو کہ دونون جہان کی فکر سے بیفکر اور مستغنی ہوجاؤن یہ کہکر گریہ کنان
پھر قدم پکڑ لیے بھٹ جی نے بمقتضاے رحم اُسکو منتر اُپدیش کیا اور اس چوری سے چھڑا کر
ماکھن چور سے دستگیری کرادی بھٹ جی کا دستور تھا کہ بھگوت رسوئی کی خدمت سب اپنے ہاتھ سے
کیا کرتے تھے حالانکہ سیوک اور نوکر بہت تھے لیکن بھگوت سیوامین کسیکو دخل نہ تھا ایک روز
بھگوت رسوئین کا چوکا دیتے تھے کوئی ساہوکار یا راجہ واسطے درشنون کے آیا اور زر کثیر واسطے
بھینٹ کے لایا ایک سیوک نے بھٹ جی سے عرض کیا کہ چوکا چھوڑ کر اور ہاتھ دھوکر جلد مسند پر تشریف
لاوین کہ کلان سیوک آتا ہی بھٹ جی اس شخص سے کمال ناراض ہوئے اور فرمایا کہ بھگوت سیوا سے
مقدم کام کونسا ہی کہ اُسکے واسطے سیوا کو چھوڑا جاے ایسے چیز گداوھر بھٹ کے بکثرت اور آنند کے
دینے والے ہین * کتھا रतनवन्ती رت ونتی بائی پرم بھگت باتسل آیا سک ہوئی بھگوت بھجن اور
تیاری لوازمات بھوگ وغیرہ مین ہر وقت اور ہمیشہ مصروف رہا کرتی تھی کتھا سری مدبھاگوت کی
کسی جگہ ہوتی تھی ہر روزہ وہان جانیکا نیم تھا ایک روز بھگوت کی رسوئی تیار کرتی تھی اُسکو چھوڑ کر
کتھا مین جانا بدین سبب کہ سیوا کو تقدیم ہی مناسب نہ سمجھا اور اپنے پسر کو بھیجدیا اور اس روز
کتھا مین وہ پرسنگ تھا کہ نند نندن برج چند مہاراج ماکھن کو چرا کر اپنے یارون اور بندرونکو
کھلاتے تھے اور اُس کھیل اور تماشا مین مصروف تھے کہ جسودھا جی نے انکا حال بچشم خود دیکھا
اور چونکہ اُسی روز چند شکایت اسی قسم کی از جانب برج سندریون کے بھی ہوچکی تھی اسواسطے
نندرانی جی نے برجبھوکھن مہاراج کو اوکھل سے باندھدیا پسر رتنوتی جی نے وہ سب کتھا آکر

بیان کردی جسوقت یہ لفظ اُس اسیر کی زبان سے برآمد ہوا کہ رسّی سے باندھ دیا تو بیتاب ہو گئی اور منہ بان پہ یہ آیا کہ جسودھا بڑی کٹھور ہی اُس سُکمار نازک اندام پریم سندر کو کسطرح برداشت باندھے جانیکی رسّی ہاے مضبوط سے ہوئی ہو گی ہاے وہ میرا منوہر بالک تو اوکھل سے بندھا ہوا اور مین پریم آنند سے بیٹھی رہون یہ کہکر اُسیوقت اپنی جان تصدق کی اور نت پریم آنند کو پہونچکر اُس اپنے نور چشم بخت جگر کو اوکھل سے چھڑایا کہ جبکی مایا کی پھانسی مین کروڑون برہمانڈ بندھ رہے ہین

کتھا جسودھر ۔ دیوداس بھین مین جسودھر جی کے گھر ایسی بھگتی مستقل ہوئی کہ تیرا اور استری وغیرہ سب بھگوت پراین تھے اور جس بھاؤ اور بھگتون سے بھگوت مین پریم اور سنیہ تھا اُسی بھاؤ سے بھگتون کی خدمت کرتے تھے سری رگھنندن سوامین کے چرترون مین اسقدر پریت تھی کہ چرترون کو سُنکر بھگوت روپ مین محو ہو جاتے تھے یہ چرتر جو بالا مین مندرج ہی کہ وسوامتر رکھیشر آئے اور دسرت مہاراج سے درخواست رگھنندن سوامی اور لچھمن مہاراج کی کری اور بھگت مہاراج ہمراہ رکھیشر موصوف کے چلنے کو تیار ہوئے تو اس چرتر کے بیان کرتے وقت اُسی سماج کے تدروپ ہو گئے یعنے کہنے لگے کہ مہاراج مین بھی ساتھ چلتا ہون بھگوت نے ساکچھات ہو کر فرمایا کہ تم یہان ہی رہو ہم چند روز مین رکھیشر کا جگ پورن کر کے آتے ہین چونکہ جسودھر جی نے اُس روپ مادھری کو روبرو دیکھ لیا تھا کہ جسکی ذرہ سوبھا کی بدولت کوٹان کوٹ برہمانڈون کی سوبھا اور جو بصورتی موسوم بہ سوبھا و خوبصورتی ہوتی ہی پس کہان تاب مفارقت کی ہو سکتی تھی سُنتے ہی اجازت قیام کے اپنے پران بھگوت سو بھادام کے نوچھاور کر کے نت پریم آنند کو فائز ہوئے

کتھا کرشنداس ۔ کرشنداس جی برہمچاری چیلہ سناتن جی کے ہوئے جب سری مدنموہن جی مہاراج کا مندر تیار ہوا اور مورتی بھگوت کی اُسمین براجمان ہوئی تو سناتن جی نے کرشنداس موصوف کو بھگوت سیوا مین ازبس لائق جانکر بھگوت سیوا اُنکے سپرد کی سو ایسے بھاؤ اور بھگتی سے سیوا پوجا مین مصروف ہوئے کہ باعث خشنودی بھگوت اور گورو کا ہوا بعدازان کرشنداس جی نے نارائن بھٹ کو بھگت اور ریلی جانکر اپنا چیلہ کیا ایک روز کرشنداس جی نے بھگوت کا شرنگار کیا بعد بھگوت چھب کو دیکھنے لگے دیکھتے دیکھتے بھگوت کے روپ مین محو اور مستغرق ہو گئے اور بقدر غلبہ پریم اور عشق کا ہوا کہ باوجود یہ آتے دیر تک خبر خویش و بیگانہ کی نہوئی جس محبت اور بھگتی سے سرنگار کرتے تھے اسکا بیان کب ہو سکتا ہی

خاتمۂ ترجمہ و بیان بعض حالات ضروری وما حصل آن

قربان اور تصدق چرن کملون سری سیتا پت اودھ بہاری کے کہ جو مجھسے ادھم ادمیت مند و نکو
بتقضاے کرپالتا دیالتا اپنے سر مین رکھکر دونون جہان کے دکھون سے ایک لحظہ مین بیخوف
وخطر کردیتے ہین غور کرنا چاہیے کہ جسکی مایا لا انتہا برہما نڈونکو بنا کر پھر لاس کر دیتی ہی جسکو کوئی بہت
سے سر اور ہاتھ اور پاؤن والا اور آنکھ وناک والا اور کوئی سب عضو سے علیحدہ اور سب علامات سے
بری نرگن نرا کار اور کوئی بسورو پ اور کوئی جوگ کی انتہا اور کوئی پرپانون کا پران اور کوئی
سب تتون کا پرم تت اور کوئی کال کا بھی کال اور کوئی سب کرمونکا پرم پھل بتلاتا ہی جسکے چرن کمل
کو مدھ برہما کے بھی برہما ہین اور سب دیوتاؤنکے دیوتا جسکا روپ انوپ شوجی کے من ہانس کا
ہنس ہی اور بھگتونکا آدھار نام مبارک جسکا سب نامونکا نام دینے والا ہی اور سب بید اور
شاسترونکا سار جسکی مہما کے بیان مین شارد آگنگ ہی اور شیش سے زبان بید نیت نیت کہتے ہین
اور عقل وقیاس بیرون از احاطہ گمان وایمان سو کہان تو وہ سوامی اور کہان مین سرشار
گنہگاران کہ جسکا نام سننے سے دوزخ بھی محزون مجسم صعوبات و دکھون کا ہوگیا ورنہ دیوتا تھا
میرے اوپر بھی وہ کرپا دیالتا فرمائی کہ جسکا حد وحساب نہین یعنے جس بھگت مال کا سننا اور پڑھنا
ہزار در ہزار ثمرۂ ثواب و اعمال نیک سابقہ سے نصیب ہوتا ہی اسکے ایک ایک حرف کے غور اور
لفظ لفظ کے معنی کا سمجھنا اور پھر اسکو ترجمہ کرنا اور اسکے رس مین آنند ہونا میرے نصیب فرمایا اور
نہ جا بجا سے سامان کثیر تحریر خوامض آیا پشنا ونکا اسقدر جمع کردیا کہ بخوف طوالت کے عشر عشیر بھی
نہ لکھ سکا اور مزید برآن یہ کہ حسب مندرجہ دیباچہ کے کسی سے امداد بھی نہ لینے دی اور میری ہی
معروفیت وقلم سے ختم کرادیا سواس عنایت وخاوندی و دین بتسلتا وتپت یاونتا پر بخوبی غور اور
خیال کرکے اگر میرا دل کمبخت جناب ممدوح کے چرن کملون مین نہ لگے تو اس سے زیادہ مرتد ومتکبر اور
کم نصیب ونالائق اور کون ہوگا دوہرہ سبھ مور کرتوت کل رہے مہان جیہ جو ہے + جو نہ بھجے رگھبیر
یہ جگ بنچک سو ہے + ظاہر ہی کہ یہ چیز تر بھگوت بھگتونکا خود سری رگھنندن سوامی کو مثل جانکی
مہارانی اور اپنی بھگتی کے عزیز ہی اور بالخاص کرپا جناب ممدوح کے کسیکو نصیب نہین ہوتا ہر دو جہان کے
مطالب یعنی ارتھ دھرم کام موکھ کا بخشنے والا ہی اور سری رگھنندن سوامی کے سروپ کو صفحۂ دل پر
ظاہر اور منقوش کردینے والا در بضرورت مناسب نہ تھا کہ سری اختتام سے باعث شکوری اور
بھگوت کرپا کا لکھتا کس واسطے کہ نہ معلوم یہ پرمانند پھر میرے نصیب ہو یا نہو لیکن بروقت اس تحریر کے

یہ یقین کامل دلکو ہوا کہ جس کرپا و دیا خاص سے جناب ممدوح نے یہ ست سنگ میرے نصیب فرمایا
اور مدت تک مجکو اسمین مصروف رکھا اور حسب دلخواہ انجام کو پہونچا دیا اور میرے گناہون پر خیال
نہ کیا گیا وہ کرپا و عنایت آئندہ مبذول نرہیگی بلکہ بالضرور رہیگی اور کیا ہمیشہ کو ست سنگ میرے
نصیب نہوگا بلکہ ضرور ہوگا اور ایک سبب سے امیدوار زیادہ تر عنایت و صلہ کا ہونا کہ جناب
ممدوح کے دوستون اور رشتہ دارونکا جیتر دل سے بیان کیا ہی اگر اپنے جیترونکا تصنیف کا صلہ
نہ بخشین تو اختیار ہی مگر یہ ہرگز ممکن نہین کہ آنکے جیترونکا صلہ نہ ملے کسواسطے قاعدہ مستمرہ جناب
ممدوح مین فرق آویگا اور کچھ خوف طعنہ ہاے اپنے دوستون اور رشتہ دارونکا بھی فرماوینگے در صورت
یقین واثق اور بسواس کامل ہی کہ بالضرور مستقل تصور روپ انوپ اور بھجن کا زر نقد مجکو ملیگا
اگر یہ شبہہ و شک میرے دلکو ہووے کہ عبارت اس ترجمہ کی سب قواعد شاعری سے خالی ہی
بلکہ بے محاورہ اور ناموزون یعنی نہ ڈھنگ ہی نہ نمک ہی نہ ظاہر مین کوئی منتر معلوم ہوتا ہی نہ اسکا
قاعدہ پس ایسی تصنیف سے خود بدولت کیا خوش ہونگے اور ہمنشینان جناب ممدوح کے کیا
سفارش کرینگے اگر تجھ مین بھگوت جیترون کا پریم ہوتا تو سفارش وغیرہ کی کچھ ضرورت تھی بدین
سبب کہ ٭ ریجھت رام سنیہہ نسوتی ٭ سو وہ بھولکر تیرے نزدیک نہین آیا پھر کیا توقع صلہ کی ہی
سو واضح ہو کہ ایسا شبہہ خواب و خیال مین بھی سب سے خاص ۱۲ دلکو ہونا نچاہیے کسواسطے کہ جسطرح دیگر امور کا
انتہا و اخیر درجہ میرے سوامی پر ختم ہی اسیطرح ہنسی و کھیل اور تماشا دیکھنا بھی جناب ممدوح پر
ختم ہوا ہی سو جب یہ عبارت کہ مثل گفتگو کج مج زبان کے ہی سنینگے تو بہت ہنسینگے بلکہ جہان عبارت
غلط و ناقص ہوگی اسکو واسطے ہنسی کے چند بار پڑھوا وینگے اور خوش ہو کر حسب دلخواہ انعام
عطا کرینگے بلکہ فرماوینگے کہ پھر بھی سنانا اور بھگوت بھگتونکا دستور ہی کہ جس عبارت اور تصنیف مین
بھگوت اور بھگتونکے جیتر اور نام ہین اسی کو پریم منتر اور سب تصانیف سے بہتر و اعلی جانتے
ہین گو وہ کیسی ہی ناقص اور گنہگار شاعری کی مصنفہ اور جملہ قواعد شاعری سے خالی ہو در صورت
ہمنشینان بھگوت کے کہ بھگت ہین اس ترجمہ کو مجسم بھگوت اور بھگتون کے جیترون کا سمجھ
نہایت پریم سے سنکر اور خوش ہو کر ضرور میری سفارش بھگوت سے کرینگے اور مطلب دلی کو پہونچا
وینگے مینے بھگوت کے روپ انوپ کا چنتون اور بھجن مجکو نصیب ہوگا علاوہ ازان یہ بھگت مال
مثل ایک درخت کے ہی کہ بھگوت بھگتی اسکی اصل یعنی بیخ ہی اور چوبیس نشٹھا جو بیان ہوے
وے بجاے شاخ کے بھگوت بھگتون کی کتھا بجاے برگ کے ہی اور معنی عبارت اور سلسلہ الفاظ

نئی بات پیدا ہوتی بجاے بھول کے بھگوت سروپ شپتون اور بھجن مستقل ہونا بجاے ثمر کے ہی
اور برمھ آنند مین مگن ہونا بجاے رس اُس ثمر کے ہی جس حالت مین کہ مین نے اُس کلپ برکچھ
لازوال اور ابد پایدار کو سیون کیا ہی تو وہ ثمر مجکو کیون نہ ملیگا اور اگر کوئی اعمال قبیحہ میرے
ایسے پیش آئے کہ ادھر تو اس ست سنگ سے علٰحدگی ہوئی اور اودھر بھگوت بھجن اور تصور
مین دل نہ لگا تو بالضرور یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ جسم میرا سگ اور خوک و خر و عقرب و مار وغیرہ سے
بھی بدتر و نجس ہی کس واسطے کہ سب ذی روح اور جسم والونکو اشتہا و تشنگی و شہوت وغیرہ برابر ہی
جسم انسانی کو بزرگی اور بڑائی بسبب بھگوت بھجن کے دیجاتی ہی پس جس جسم سے بھگوت بھجن
نہین ہوتا وہ جملہ جسمہاے ناقصہ و بد سے بدتر و نجس ہی جو سر کہ بھگوت اور بھگتون کے حضور نمین
خم نہین ہوتا وہ سر بازی گر کی شوم کا تلخ کدو ہی اور زبان بلا بھگوت کیرتن کے مثل زبان غوک کے گوش
کو بلا سماعت بھگوت چرترون کے مثل خانہ مار کے جاننا چاہیے اور آنکھین بلا درشن بھگوت کے
مثل نقش پر طاؤس آیا ستارہ پاپوش کے ہاتھ بلا بھگوت پوجن کے مثل چوب نیم سوختہ کے ہین اور
پانون جو بھگوت تیرتھون اور استھان کی جاترا نہین کرتے مثل بیخ درخت خشک کے غرض
بھگوت بھجن سے ہی آدمی کہنا چاہیے ورنہ سوانس یعنی دم کا لینا مثل دھونکنی لوہار کے ہی
اور اُسنے ناحق پیدا ہوکر والد کی طاقت اور والدہ کے حسن کو ضایع کیا دونون جہانکی نعمات
سے محروم رہکر ہاے ہاے کرتا مرجاتا ہی اور واضح رہے کہ اگرچہ نشکام بھجن کا درجہ اعلے و برتر ہی لیکن
جن لوگون نے واسطے کامیابی دنیا کے بھگوت کی سرن لی ہی اُنکو حسب دلخواہ نعمات دنیا کی حاصل
ہوئی اور ہوتی ہین اور انجام کو سلسلہ آواگون سے رہا ہوئے اور ہو جاتے ہین کہ مدہبرتی گوتیا
و بھاگوت اور سب پوران بآواز بلند پکارتے ہین اور دھرو تنگریو و بھبیکھن و جدھشٹر و اگرسین
و سداما وغیرہ ہزار در ہزار بھگتونکی گواہی کامل دیتے ہین اور یہ بھی فرمایش عام فرماتے ہین
کہ بھگوت سے بمکھ ہوکر کسی نے سکھ نہین پایا نہ کسی کی دولت قائم رہی کہ جرآسندھ و بتن و
دریودھن و راون و کنس و ششپال و انسال وغیرہ کی کتھا کافی ہی اور صرف دولت کا ہی
زوال نہین ہوتا بلکہ اُس خاندان کا نشان جہان سے اُٹھ جاتا ہی یا قطع نسل سے یا پیدا ہونے اولاد
نطفہ غیر و اقوام نیچ سے غرض * رام بمکہ سنیت [illegible] بھائی * جاے رہی [illegible] پائی

ضمیمہ خاتمہ و مہا بھگوت بھجن کے بیان حالات اشخاص زمانہ و ہار جان بھگوت بھجن کا

چند دفعہ مجکو اچھے لوگون سے اس بات کا تکرار ہوا کہ ملک ہندوستان پر عرصہ قریب ایک سال سے

برابر آفات عظیمہ کسواسطے نازل ہین اسکے جواب مین کسی نے تو زناکاری کا رواج ہوجانا اور اسکے
عذاب سے طرح طرح کی عقوبت کا ہونا بیان کیا کسی نے کہا کہ دیانت نرہی اور اکل حلال اُٹھ گیا
کہ ہر ایک پیشہ ور اپنے مال نیک مین تھوڑا سا مال بد ملاکر اسکو ناقص اور نجس کر لیتا ہی کسی نے رواج پایا
جھوٹھ و فریب و میخواری و دغل و قمار بازی خیانت وغیرہ اعمال قبیحہ کا ظاہر کیا کوئی بولا کہ عداوت او
پھوٹ اسقدر اس ملک مین ہوگئی کہ حقیقی بھائی جا بجا گر کے بدخواہ ہین اسواسطے غیر شخص غالب آئے
اور طرح طرح کے عذاب دیے ایک شخص نے کہا کہ علم شاستر کا اس ملک مین کم ہوگیا بیشتر ناواقف او
جاہل اپنے مذہب اور دیگر علوم سے ہین قوم بزرگ اور بالاتر مین جو اندکے رواج ہی تو اسیقدر کا کہ
جسمین دنیا حاصل ہو پر لوک کا مطلق خیال نہین اور دیگر اقوام نے وجہ کفاف کی علم اور زبان
بیگانہ سے سمجھ لی اسکو پڑھتے ہین سہوا در خواب مین اپنے علم کی طرف رغبت نہین سو جیسے
علم کو پڑھتے ہین ویسا ہی اثر ہوتا ہی اسواسطے راندۂ درگاہ ہوگئے اور ہوجاتے ہین اور طرح
طرح کے عذاب از دست دیگران پائے اور پاتے ہین کسی نے بیان کیا کہ راجگان اپنے دھرم سے
جاتے رہے یعنی راجا بموجب دھرم شاستر کے نجیب الطرفین عقیل اور دھرماتما دانندۂ شاستر و نیتی
بیدار مغز باریک فہم بروقت انصاف کے دوست و دشمن کو برابر جاننے والا اٹھارہ عیب شرابنوشی
بازی شکار شہوت پرستی ظلم و دشنام دہی بسیار گوئی خون بیگناہ دشمنی با رعایا لہو و لعب وغیرہ سے
پرہیزگار سات رکانہ یعنے گورو و پروہت وزیر قلعہ خزانہ کارندہ دوست کو درست رکھنے والا سام دام
بھید ونڈ کے قاعدونکا واقف و عامل ہو اور اپنی رعایا کو از دست دیگر راجگان و ٹھگ و اوچکہ
و رہزن و سارق و قلب ساز و جاہل و میخوار و فاسق فاجر و قاتل دیگر مجرمان بحفاظت تمام مثل اپنی
جان کے رکھکر ہر ایک کو اپنے اپنے دھرم پر قائم و مستقل رکھے اور کارندگان و زنان فاحشہ کے
ہاتھ سے زیادہ تر حفاظت رعایا کی کرے کہ یہ دونون بلائے عظیم راجا کو سبز باغ دکھا کر اپنے قابو مین
کر لیتے ہین اور اسواسطے رکھنا اہلکار عقیل و دیانتدار و فہیم و ذی علم کا شاسترون نے لکھا ہی
غرض ایسے راجا اپنی رعایا کی حفاظت کر کے دھرم پر قائم رکھتے تھے اگلے راجگان کا وہ حال ہی کہ
ناگفتہ بہ مختصر اسباب برعکس دھرم ہائے مندرجۂ شاستر کے ہین بجائے حفاظت و پرورش رعایا ظلم
اور لوٹنا ہی اور بجائے دھرم کے ادھرم اور بجائے علم کے جہالت ہی اور بجائے ہوشیاری چالاکی
نادانی و غفلت کارندہ بخشی و وزیر وغیرہ ایسے ہین کہ قطع نظر از دلبستگی علوم و رواج دھرم پرورش
رعایا کے درپے تخریب ہر سہ امور کے ہین اور خیر خواہی و دیانت کا یہ حال ہی کہ راجا کا راج جاتا رہی

۱ دوستی و برابری کے
درجہ سے گرویدہ کر کے
ملک لے لینا ۱۲
۲ خرچ کر کے لینا ۱۲
۳ لشکر یا اہلکاران میں
دشمن کے تفرقہ اور عناد باہمدگر
پیدا کر کے لینا ۱۲
۴ لڑائی و جنگ سے
لینا ۱۲

تو یا اپدیش سے لیکن کسیطرح انکو روپیہ حاصل ہو بعض راجگان کیواسطے یہ تمثیل کافی ہی کہ کسی جنگل بیچ
جانورونکا بادشاہ بندر تھا گربہ و موش واسطے تقسیم کرانے ایک روٹی کے اُسکی خدمت مین
حاضر ہوئے بادشاہ سلامت نے اس روٹی کے دو ٹکڑے کردیے لیکن ایک بڑا ہو گیا تھا اُسکا کھانا
شروع کیا مستغیثان نے سبب کھانے کا پوچھا فرمایا کہ دوسرے کے برابر کرتا ہون کھاتے کھاتے
وہ چھوٹا ہو گیا تو دوسرے کا کھانا شروع کیا اور اسیطرح وہ روٹی بالکل چٹ کر گئے القصہ جب حال
راجگان کا یہ ہووے تو رعایا بیچارہ مفلوک و مفلس کیون نہ بلاے عظیم مین گرفتار ہو اور ایسی
حالت مین ایک مظلوم کی آہ واسطے خاک سیاہ کرنے ملک عظیم کے کافی ہی تو وہ راج کہ جسمین
لکھو کھا مظلوم ہون کیون نہ جاتا رہے اور کسواسطے اُس ملک پر تباہی نہ آوے بعد اسکے ایک
شخص نے بیان کیا کہ دھرم کے چار پانون ست (راستی ۱۲) सत्य شچ (پاکیزگی ۱۲) शौच دان (سخاوت) दान دیا (رحم ۱۲) दया
اور اصل دیگر دھرمون مندرجہ شاستر و مروجہ دنیا کے تھے بسبب زمانہ کلجگ کے اُن چارون
چیزون مین خلل عظیم واقع ہوا اور لوگ پاپی اور گنہگار ہو گئے اسواسطے دیگر اشخاص کے ہاتھ سے
اُن گناہونکی سزا ہوئی اور ہوتی ہی قصہ کوتاہ اس قسم کے اکثر اشخاص نے اپنی فہم اور عقل کے
موافق وجوہ بیان کیے سب سے پیچھے ایک شخص عقیل و ہمہ دان و بھگوت بھگت نے فرمایا
کہ اصل سبب جاتے رہنے راج راجگان اور اُٹھ جانے جملہ دھرم ہاے مندرجہ شاستر اور اجراے
ممنوعات اور عائد ہونے صعوبات عظیم کا یہ ہی کہ بھگوت کا بھجن و آرادھن جاتا رہا اگر وہ قائم
رہتا تو ممکن نہین تھا کہ کسیطرح کی خرابی کسی بات مین ہوتی یا کلجگ اپنا زور کرتا اور وجہ کم ہونے
ملک مثل معدوم ہو جانے بھجن اور آرادھن کے یہ ہی کہ بعض طریق لوگون نے ایسے جاری کیے
کہ بید و شاستر سے بالکل خلاف ہین اور بعض ایسے اجرا پاے کہ گو اصل اُنکی شاستر سے جا ملتی ہی
لیکن فروع مین ایسی غلطی و فروگذاشت ازجانب موجد اوّل یا مجتہدان اخیر اُن طریقون سے
واقع ہوئی کہ پیروان اُنکے نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے بلکہ بدکاری و ناہنجاری مین یکتا ہین
اور بعض اشخاص نے کلجگ اور اعمال ناقصہ کی تحریک سے واسطے پڑ ہونے دوزخ کے مطلب
شاستر کا بالعکس سمجھ لیا اور بہ بہانہ ایک طریق کے کھانے پینے اشیاے ممنوعہ و متروکہ کا ونیز شہوات
نفسانی کا خوب مزہ اُڑاتے ہین واہ طریق اور واہ سمجھ زیادہ تر افسوس کا یہ مقام ہی کہ اِن لوگون نے
مو برابر بھی مطلب اور سدھانت شاستر کا نہ سمجھا علاوہ انکے ہمارے پیشوا اور مجتہد رنگریز
بہ ریش خود درماندہ ہو گئے اور کمتر جو باقی ہین تو موافق عمل اور اثر اُنکی زبان کے کم و بیش سلسلہ

بھجن کا جاری ہی سواے اُسکے ایک بڑی خرابی یہ واقع ہوئی کہ بعض لوگ حالانکہ غار عمیق تاریک
و تنگ دنیا مین بے دست و پا پڑے ہین لیکن کسی ایسے شخص سے کہ وہ بھی اُسی غار مین اس سے
زیادہ تہ در ماندہ ہی تعریف ایسے بادشاہ کی کہ بعد طی بالاخانہ چار منزلہ کے شاید ملے یا نہ ملے اور ایک
ایک منزل کا طی ہونا ہزار ہزار جنم مین بھی مشکل ہی بلکہ بعد طی ہونے کے احتمال گرنے کا ہر وقت دامنگیر
رہتا ہی سنکر ارادہ پہونچ جانے کا بلا وساطت نردبان او طی ہونے ہر چہار منزل کے رکھتے ہین وصف یہ
کہ توقع اُنکے نکلنے کی اُس غار سے بھی نہین بالاخانہ پر کا پہونچنا تو دور رہا اور اسپر بھی لطف یہ ہی کہ
باوجود ایسی عقل سلیم کے دیگران کو اپنا ہمراہی بنا لینے سے دریغ نہین رکھتے بشن پوران مین اُن
لوگون کے واسطے جو کچھ لکھا ہی سب سچ ہی اشخاص مصرحۂ بالا سے سواے ایک اور فریق
ایسا ہی کہ جسکے سبب سے بالکل برہمزنی بلکہ بیخ کنی بھجن اور دھرم کی ہوگئی اور اسقدر عالمگیر ہی کہ
جسقدر ست جگ مین بھگوت بھگتونکا تھا نام اُنکا دشٹ و منکر و مرتد و بکھر و کھل ہی اوصاف
حمیدہ اُنکے بھگوت بھگتونکے چرتر سے دو چند سہ چند طویل ہین مختصراً اُنکی اُپاشنا یہ ہی کہ برخلاف
شاسترونکے عمل کرنا یہ تو اُنکی دھرم کرم نشٹھا ہی اور جسطرح ہو سکے بھگوت بھجن و آرادھن سے
باز رکھنا اور اُسکے اسباب مین خلل اور نقصان پہونچانا یہ بجاے بھاگوت دھرم پرچارک کے
بھگوت بھگتون و سادھو و سنیاسی و براہمنونکی مذمت کرنی یہ سادھو سیوا اور دنرات ناچ
راگ رنگ فحش قصہ کہانی لہو و لعب کھیل تماشا سیر چکلہ کوچہ گردی و دیگر ایسے امور مین رہنا بجاے
ست سنگ کے ہی عیوب دیگران اور دشٹ کتھا اور دشٹون کے چرتر سُننے یہ اُنکی سرون نشٹھا ہی
دروغ بدگوئی و غمازی و دشنام دہی کا شب و روز کیرتن کرتے ہین جیسی صورت اور پوشاک سے
ہندو ہونا ثابت ہو ایسی پوشاک اور صورت بنانی یہ بھیکھ نشٹھا ہی میفروش و قمارباز اور جو زیادہ
مکّاری و فریب و دروغگوئی و ناہنجاری مین مہارت رکھتا ہو وے سب گورو اُنکے ہین لولیان فحش زنان
بیگانہ و طفلان کو بھگوت مورتی سے بھی زیادہ دیکھتے ہین نیکان و راست بازان کے پاس صورت
نیک و راست بازونکی بنا کر جانا اور انکو بھی اپنی عادات اصلی و اعمال بد کے رنگ مین رنگین کر لینا
یہ لیلا نوکرن ہی دوسرے کا نقصان کر دینے مین اپنی جان سے بھی دریغ نکرنا دلشکنی کج خلقی اور
جانکشی یہ اُنکی دیا و اہنسا ہی چند بار و اوقات ممنوعہ مین کھانا یہ بجاے اُپاس یعنی برت کے ہی
نشا پینا اور اشیاء ممنوعہ کا کھانا بجاے چرن امرت و مہا پرشاد کے جانتے ہین میخانہ و قمار خانہ
اور بھنگیر خانہ اور مکان طوائفان وکو سنگیونکا یہ انکا تیرتھ اور دھام ہی نیکیون کو بدی سے

اور بد و نکو نیکی سے نام زد کرنا اور ہزارون لولیان و عورات بدکارہ کے نام یاد رکھنے و بیان کرنے
یہ نام نشٹھا ہی راست بات کو بھی خلاف سمجھ لینا اور مشتبہ رہنا اور نیک امور و احکام سمرتی مین
طبعی وجہ پیدا کر کے اُسکے موافق نہ خود عمل کرنا نہ دوسرے کو عمل کرنے دینا یہ انکا گیان ہی بھگوت
اور بھگتون کے چرترون سے اسقدر بیراگ ہی کہ کبھی خواب مین بھی خیال نہین ہوتا لولیان و زنان
بیگانہ و طفلان کا سیون مثل بھگوت مورتی کے کرتے ہین سب قسم کے کو سنگیون کو اپنا رشتہ دار
سمجھتے ہین شہوت پرستی و زناکاری کو شرنگار جانتے ہین زر و مال کو بصر ہیا و رجمع کرنا اور نہ خرچ
کرنا براہ نیک عزیز مطلب کے غلام اور دوست ہین اور جس سے کچھ ملے اُسکے سرناگت اعمال
افعال مصرحہ بالا مین خوش اور مخمور رہنا اور دوسری طرف رغبت نہونی یہ مستقل پریم اُن لوگونکا ہی
پریم دھام یعنے مکتی اُنکی وہ دوزخ ہی کہ پھر جس سے نہ نکلے لا انتہا دکھونکا کہ جنکو سنگ رو دل کا نہ
جاوے نصیب ہونا یہی اُس مکتی کا سکھ ہی کام (काम) کرودھ (क्रोध) لوبھ (लोभ) موہ (मोह) مد (मद) مسر (मात्सर्य) اُسکے
آوا جایع ہین و مجتہد و بشیر و درواج دہندہ وے صاحب دولت یا صاحب حکومت یا رئیس
خاندان یا رئیس شہر و گانو کے ہین کہ جنکو بھگوت بھجن مین محبت نہین کسواسطے کہ جیسے عمل
اُنکے دیگر اشخاص نے دیکھے ویسا ہی عمل کیا بھگوت نے گیتا مین فرمایا کہ اگرچہ مین کرمہاے نیک و
بد سے بری ہون لیکن واسطے لوک سنگرہ یعنے مروج رہنے اُن دھرمون کے سب کرم خود
کرتا ہون اگر مین کرمون کو چھوڑ دون تو دیگر اشخاص بھی میرے موافق عمل کرین اور سب کا
ناس ہوجاوے درینصورت ثابت ہوگیا کہ ہر چہار اشخاص مصرحہ بالا سے رواج اُن سب اعمال
قبیحہ کا ہوا اس مقام پر ایک فریق کا کچھ حال لکھنا تجویز کیا تھا لیکن بہدایت ایک براہمن کے
خاموش رہا ہدایت اسمرتی و شاستر کے لکھدینے مین کچھ ہرج سمجھا اکادش اسکندکی شرح مین
سری دھر سوامی نے درجہ بدرجہ انتخاب اشخاص و پیچ کار کے خاتمہ اور بیلا زمان رابعگان کے
لکھا اور اسمرتی کا قول بھی مطابق پایا اور ایک قول زبان زد خلائق کے یہ ہی کہ زراعت کا
پیشہ نیک ہی اور تجارت کا متوسط اور سب سے ناقص نوکری کا ہی وجہ ناقص اس پیشہ کی
یہ ہی کہ سب شاستر اور ہر ایک ملت مذہب کے طریق واسطے یکسو ہونے دل کے ہین کہ اُسی کو
صفائی قلب کہتے ہین اور جب دل صاف ہوا تب بھگوت حاصل ہوتا ہی اور واسطے یکسو
ہونے دل کے رحم کا ہونا سب ضروریات سے ضرورتر اور سادھن کلان ہی سو اس پیشہ
نوکری مین وہ دونون بات مفقود ہین یعنے بے اطمینانی جانب آقا اور دیگر اسقدر ہی کہ ہرگز

طبیعت جمع نہین ہوتی اور بیرجمی اس کثرت سے ہی کہ دُکھ اور درد ہاے عظیمہ کو ملازمین راج
ایک بات معمولی اور مساوات بلکہ ضابطہ سرکاری سمجھتے ہین پس جبکہ وے اصل بات بانی مبانی حصول
بھگوت کی اس پیشہ کی بدولت جاتی رہین تو کسواسطے یہ پیشہ سب پیشون مین بدتر و ناقص
نہ شمار کیا جاوے اور کیون نہ شاسترون مین اُسکی مذمت مندرج ہو مطلب اس تحریر سے یہ ہی
کہ ایک تو یہ پیشہ ناقص دوم اگر اس پیشہ والے بھگوت بھجن نہ کرین تو اپنے مآل اور انجام
پر بخوبی غور کر لین کہ کیا شدنی ہی اور اگر باوجود میسر ہونے اس پیشہ سراپا مذموم کے بھگوت
بھجن کرینگے تو اسکا انجام بھی دیکھ لین کہ سب سے باآواز بلند اور رفائق درجہ اُنکو کیون نہ نصیب
ہوگا آمدم بر اصل مطلب یعنی جبکہ ایسے ہرج کلان واقع ہون کہ ایک بھگوت بھجن چند رمان کو
مثل شب چتر دشی تاریک کے ہی تو کسواسطے اُس بھگوت بھجن مین خلل نہ آوے اور کیون بسلسلہ
اُس پرم دھرم کا ٹوٹ جاوے اور کیون نہ دیگر اشخاص کے ہاتھ سے طرح طرح کے عذاب
نصیب ہون قصہ کوتاہ بھگوت بھجن سار و خلاصہ سب شاسترون اور بیدون کا ہی جسطرح ہوسکے
بھجن مین دل لگانا واجب ہی اور بلا بھگوت بھجن برمھا بھی باوجود اُس بزرگی اس سنسار سمدر سے
اوتر نہین سکتا*

حال سروپ مکتی

جابجا اس ترجمہ مین ذکر آیا کہ انجام بھگوت آرادھن اور سب طریقون کا مکتی ہی اُسی کے واسطے
سب محنت کرتے ہین بیان کرنا چاہیے کہ مکتی کسکو کہتے ہین اور وہ کیا چیز ہی سو واضح ہو کہ جیسا
گیان لفظ کے بیان مین ہر ایک طریق اور شاستر کے جدا جدا شرح و تنقیح ہی اسی طرح مکتی کی
شرح مین لفظی اختلاف ہی اگرچہ مطلب سبکا واحد نکل آتا ہی کیا معنی کہ کسی نے سلسلہ یعنے
آواگون کا نہونا مکتی کا سروپ بیان کیا اور کسی نے کہا سب دکھ دور ہوکر نت سُکھ ہونے کو
مکتی کہتے ہین اور کسی نے مایا کے گُنون سے علٰحدہ ہونا اور کسی نے سُکھ دکھ دونو کا نہ رہنا اور کسی نے
دوسرے کے اختیار سے نکلکر خود مختار ہو جانا اور کسی نے جسم و روح دونون کا نہ رہنا اور کسی نے
محسوسات و عناصر کا لجانا الیشر مین اور کسی نے مایا کا ناس ہو جانا مکتی کا روپ ظاہر کیا
لیکن اصلی بات جو بموجب سدھانت شاسترون کے معلوم ہوئی وہ یہ ہی کہ برمھ سروپ ہونیکا
نام مکتی ہی اگرچہ لفظی معنی مکتی کے رہائی اور چھوٹنا ہی لیکن جب تک برمھ سروپ نہوگا تب تک
رہائی کب ممکن ہی اسواسطے برمھ سروپ ہونا سدھانت اور سار رہا اور برمھ سروپ وہ ہوتا ہی

کہ جو بھگوت کرپا کے سبب سے مایا کی پھانسی سے چھوٹ جاتا ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ شاستر مین
مکتی کے چار نام لکھے ہین اور تحریر بالا سے صرف ایک مکتی یعنی برہم سروپ ہو جانا معلوم ہوتا ہی
سو سبب اختلافات کا کیا ہی سو واضح ہو کہ حقیقت مین تو مکتی صرف برہم سروپ ہونے کا نام ہی لیکن
شاستروں نے جو چار نام سے نامزد کیا ہی تو سبب یہ ہی کہ بھگوت کو سب حالتون مین خواہش دلی
بھگت پر لحاظ رہتا ہی اور وے بھگت وہان بھی اسی اپنے بھاو پر مستقل رہتے ہین کہ جس بھاو
اور کینکرج کی بدولت درجہ برہم سروپ ہونے کا انکو حاصل ہوا اسواسطے اُس ایک مکتی یعنے
برہم سروپ ہونے کی چار تفصیل شاستر نے لکھی ہین اول سالوک सालोक्य یعنی اُس پرماتما کے
لوک مین رہنا دوم ساروپ सारूप्य یعنی موافق روپ اُس پرماتما کے روپ دھارن کرکے وہان
رہنا سوم سامیپ सामीप्य یعنی بھگوت کے قریب رہنا چہارم سایوج सायुज्य یعنی بھگوت مین
ملجانا اور اسکا نام سارشٹی सार्ष्टि بھی ہی اسمین بعض کا تو یہ اعتقاد ہی کہ بھگوت مین حل ہو جانا
اور پھر نشان جیو کا نہ رہنا اسکا نام سایوج ہی اور بعض کا یہ قول ہی کہ اگرچہ بھگوت مین جیو ملجاتا ہی مگر
اُس جیو کو اپنا بھگوت مین ملجانا معلوم رہتا ہی جسطرح کوئی شخص دریا مین غوطہ لگاتا ہی اگرچہ کسیکو معلوم
نہین ہوتا لیکن اُس غوطہ لگانیوالے کو اپنے غوطہ لگانے کا حال معلوم رہتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ
کسی زیور اور پارچہ اور پھول وغیرہ کے روپ سے بھگوت کے خاص جسم مین رہنا یہ سایوج ہی
جسوقت کہ آپاسک کی اپاسنا کمال اور پختگی کو پہونچتی ہی اسوقت جیون مکت کہلاتا ہی اور بروقت ارادہ
جانے پرم دھام کے اس دیہ کو چھوڑ کر لنگ سریر دھارن کرتا ہی پھر ہمراہی بھگوت پارشدون کے
लिंगशरीर
اُس راہ سے کو شتیکی اوپنشد اور آٹھوین ادھیاے گیتا مین اگنی اور سورج اور شکل پچھ اور
ششماہ اوتراین کے دیوتاؤن کا ذکر مندرج ہی روانہ ہوکر جو مایا کے گن مثل خاک و آب و آتش و ہوا
و فلون یعنی آکاش و اہنکار و مہتت ہین انکو ہر ایک کے کرہ مین چھوڑتا ہوا یعنی خاک کا کرہ جب
طی ہو چکا تو خاکی تو کو وہین چھوڑ دیا آب کے کرہ مین جا ملا اور اسیطرح دیگر کرونکو طی کرتا ہوا اندر
دو دھرو و برہما وغیرہ دیوتاؤن و رکھیشرون سے پوجا و تعظیم کو حاصل کرکے اُس برہمانڈ سے
باہر ہوتا ہی واضح رہے کہ زمین ریتہ اور ذرہ اور پانی کے قطرہ اگر شمار ہو جاوین تو ہو جاوین
لیکن برہمانڈونکی شمار نہین ہو سکتی غرض بے شمار حلقہ کرہ ہاے برہمانڈ ہی کہ وہ نور اور روشنی
پورن برہم پرماتما سچدانند گھن کی ہی پہونچتا ہی اور اسمین اشنان کرکے لنگ سریر کو چھوڑ دیتا ہی
اور روپ سریر پہنکار پرکاش وان گیا آنند برہم سروپ دھارن کرکے مایا کے گنون سے بری ہوتا ہی

اور پھر اُن گنُون سے تعلق نہین رہتا وہان سے آئندہ جو دیگر استھان نت مُکت وغیرہ بھگوت
بھگتون اور پارشدونکے ہین آنکے اور وہانکے باشندگانکے درشن کرتا ہوا خاص مقام قیام اپنے
سوامی کے دروازہ پر پہونچتا ہی کہ کسی کے اعتقاد مین وہ بیکنٹھ ہی اور کسیکے گولوک اور کسیکے ساکیت
یعنی اجودھیا پارشدان و دربانان بعد کرانے ڈنڈوت اور تعظیم کے اندر لیجاتے ہین وہانکی تجلی
اور نور اور روشنی پورن برہم پرماتماکی کہ اُسی سے سب مکانات و باغیچہ و نہر و تالاب وغیرہ جو بھر
دل اور قیاس اور عقل کی عقل اور قیاس کو نظر آوین تیار ہین سیر کرتا ہوا اپنے سوامی کے روبرو
پہونچتا ہی سب مدارج لطف و عنایت اور محبت و کرپا و نوازش و رحم کے جانب بھگوت پورن
پرماتما سچدانند گھن سوامی اور اُسکی پریم پریا اور اُسکے نکٹ نواسی سے اس شخص پر مرعی و مبذول
ہوتے ہین اور بعد مکالمہ و گفتگو اسوقت یہ شخص کہتا ہی کہ مین نت نربکار گیانانند سروپ کا
پرکاش وان برہم ہون اب تک مایا کے جال مین پھنسا ہوا تھا اب آپکی کرپا سے چھوٹا اور اپنے
سروپ کو پراپت ہوا بعد ازان خواہ تو بھگوت مین وصل ہوجاتا ہی یا اسی بھاؤ داد ھکار و کنکیرج
مین کہ جسکی طرف اُسکی رغبت ہی مستقل و بلا تزلزل رہکر برہمانند مین نشچل اور مگن اُس پریم بید
مین باس کرتا ہی اگرچہ خود اسقدر طاقت اور قوت رکھتا ہی کہ کوٹان کوٹ بلکہ بے انتہا
برہمانڈون کو پیدا کرکے پالن اور ناس کردیوے لیکن اُس برہمانند کے لطف مین
ایسا مگن رہتا ہی کہ دوسری طرف رغبت نہین ہوتی جو کچھ بموجب سدھانت بید و شاستر او
سنپرداؤن کے معلوم ہوا ایسی الفاظ سے کہ ہر ایک سنپرداوالا موافق اپنے اعتقاد کے
مطلب حاصل کرلیوے لکھا گیا اور زیادہ شرح اسواسطے نہ کی کہ کسی ایک سنپرداے کے متعلق ہو جاتی

بیان اس باتکا کہ نرگن طریق اور بھگتی مارگ مین ترجیح کسکو ہی

اب یہ شک ہوا کہ بعض اشخاص بھگتی مارگ پر گیان مارگ کی بزرگی بیان کرکے بحوالہ قول شُرتی
اور شاسترون کے مکتی کا ہونا اوپر گیان نرگن برہم کے حصر کرتے ہین اور اس بھگت مال
مین اول سے آخر تک بزرگی اور مہا بھگوت بھگتی اور سگن برہم کی بیان ہوکر اُسیکی بدولت
مغفرت کا ہونا بیان ہوا سو ان دونون طریق مین نفس الامر بزرگی کس طریق کو ہی اور کس سے
مکتی نصیب ہوتی ہی سو قبل از تحریر جواب کے واضح ہووے کہ حقیقت مین اصلی معنی گیان
لفظ کے ایشر یا جیو کا جتھارتھ سروپ جاننے کو کہتے ہین اور نرگن برہم کے معنی یہ ہین کہ مایا کے
گنون سے وہ پرماتما جدا اور بری ہی لیکن بعض اشخاص گیان لفظ کی مراد واحد ہونے جیو کے

سمجھتے ہین اور ایشر کو ابیکت یعنی باوجود مانتے ہین واجب الوجود نہین مانتے ہین اور اسکو
نرگن برہم سے نامزد کرتے ہین سو اس موقع اور تحریر مین موافق اعتقاد ان اشخاص
نرگن طریق والون کے معنی ہر دو الفاظ مذکورہ کے سمجھنے چاہیے اور سگن لفظ کی مراد از اشٹ دیو
آپاسکان و بھگتان اور اصلی معنی سگن سروپ کے آیندہ لکھے جاوینگے اشتباہ مذکورہ بالا کا جواب
بھگوت سری کرشن مہاراج ارجن سے گیتا مین پہلے ہی بیان فرما چکے ہین یعنی ارجن نے بھگوت سے
پوچھا کہ دونون طریق مین کونسا طریق واسطے مغفرت کے فائق تر ہی بھگوت نے فرمایا کہ جو میرے
مین دل لگا کر اعتقاد سے میری آپاسنا یعنی بھگتی کرتے ہین وے युगततम جگتتم یعنی بہت اچھے
ہین اور جو نرگن یعنی ابیکت جانکر اپاسنا کرتے ہین اگرچہ وے بھی مجکو پراپت ہونگے لیکن انکو کلیش یعنی
دکھ از بس ہی کسواسطے کہ ابیکت یعنی غیر سروپ کے حصول مین رنج اور محنت از بس ہی پھر برہما استتی
مین برہما جی کا قول ہی کہ ہے مہاراج جو شخص اپنے آپکو مکت ہونیکا متکبر مانکر آپکی بھگتی نہین کرتے
اور بحث ناحقہ مین عقیل ہین اگر وے کمال مشکلات سے کسی درجہ کو پہونچ بھی جاوین تو پھر گر پڑتے
ہین کسواسطے کہ آپ کے چرن کملون سے بکھ(?) ہین اور جن لوگون نے کہ آپ کے چرن کملون مین
دل لگایا ہی وے دیوتاؤن(?) کے کلان کے اوپر ہوکر وہان پہونچتے ہین کہ جہان سے پھر نہین پھرتے
تیسرے اسکند مین کپل دیوجی نے اپنی ماتا کو اپدیش کیا کہ بھگوت بھگتی سدھی یعنی نرگن گیان سے
ادھک ہی جو نشکام ہو پھر کیسی ہو کہ اندری (محسوسات ۱۲) اور انکے دیوتا اور من سب بھگوت مین لگجاوین
پدم پوران مین لکھا ہی کہ گیان اور جوگ وغیرہ سے کیا ہی صرف بھگوت بھگتی ہی مکت کی دینے
والی ہی بھاگوت کا قول ہی کہ ہے مہاراج جو تمہاری بھگتی کو چھوڑکر صرف واسطے حصول نرگن گیان کے
دکھ اور محنت اٹھاتے ہین انکو صرف دکھ ہی باقی رہتا ہی جسطرح بھوسہ کے کوٹنے سے بجز رنج کے اور کچھ
حاصل نہین ہوتا اور جن لوگون نے تمامی اپنے اعمال و افعال آپ کے نذر کیے ہین اور جو تمہارے چرتر
سنتے ہین وے تمہاری بھگتی کو پاکر مکت ہوجاتے ہین اگرچہ ان قولون سے گیان مارگ پر بھگتی کو
فضیلت اور ترجیح ثابت ہوگئی لیکن دلکو یہ امنگ ہوئی کہ کچھ مختصر حال اور بھی لکھا جاوے سو چند سطر
لکھتا ہون اور جو نکہ سب پورانون مین سری مدبھاگوت کو فضیلت ہی اسواسطے براے شہادت چند
قول اسکے لکھے جاوینگے اسکے روبرو دیگر پورانون کے قول لکھنے ضرور نہ سمجھے اور واضح ہو کہ چارون
بید کا سار اوپنشد اور سب اپنشدونکا سار گیتا اوپنشد ہی اور سب آپاسکان جملہ طریق نرگن و
سگن نے اسکے احکام کو سند کامل قبول کیا ہی بدینوجہ کہ جیسا بید بھگوت کے مکھ سے پیدا ہوا ایسے ہی یہ

گیتا ہی سو اُسکے اصلی سر بھانت کو ترجمہ بعض قولہای مندرجہ اُسکے لکھونگا بھاگوت مین بھگوت کا
قول ہی کہ بھگت جوگ جو مشہور ہی اور مین نے بیان کیا ہی اسکی بدولت ہر سہ گُن یعنی مایا سے بری ہو کر
جیو میرے بھاو کو پراپت ہوتا ہی قول دوم میرے بھگت سا روپ وغیرہ مُکتی کو باوجود میرے دینے کے
نہین چاہتے صرف میری بھگتی کے مستدعی رہتے ہین قول سوم میرے بھگت سُرگ اور روے زمین کے
سب سُکھ نہین چاہتے الا میری بھگتی قول چہارم میرے بھگت کیول مکتی کو نہین چاہتے حالانکہ
مین دیتا ہون قول پنجم موافق قول دوم کے بکمی بیشی چند لفظ کے ہی قول ششم بھگوت نے گوپیون سے
فرمایا خوب ہوا کہ تمھاری محبت مجھ مین ہوئی کسواسطے کہ میری بھگتی بالضرور مکتی کی دینے والی ہی
قول ہفتم بید کے کیا ہی اور بڑے بڑے شاستر ون سے کیا ہی اور تیرتھ سیون سے کیا ہی میری بھگتی ارتھ
دھرم کام موکچھ کی دینے والی ہی قول ہشتم نیک کرم اور جوگ وغیرہ کا یہ پھل ہی کہ بھگوت مین بھگتی ہو اور
وہ بھگتی مکتی وغیرہ سب پدارتھونکو دیتی ہی وعلے ہذا القیاس صدہا و ہزارہا قول ہین گیتا جی کے اول
ادھیاے مین باعث بیان گیتا شاستر کا ہی دوسرے ادھیاے مین جیو کا سروپ اور سانکھ جوگ لکھا ہی
تیسرے ادھیاے کرم جوگ کو بیان کرتی ہی چوتھے ادھیاے مین برھم جگ کی تعریف ہی پانچوین ادھیاے
مین سنیاس جوگ لکھا ہی چھٹے ادھیاے مین دل اور دیگر محسوسات کو اور آتما کو جمع کرنیکا جوگ ہی بعد بیان
کرنے جوگ ادھیاے ہاے مذکورہ بالا کے آخر مین ششم ادھیاے کے بھگوت نے فرمایا کہ جس شخص کا دل
مجھ مین لگا ہی اور بصدق دل میرا بھجن کرتا ہی وہ شخص سب جوگیون مین جگت تم یعنی از ہمہ بہتر ہی اس سے
ثابت ہو گیا کہ سب طریقون مندرجہ ہر شش ادھیاے پر بھگوت بھگتی کو شرف ہی ساتوین ادھیاے مین
مندرج ہی کہ بہت جنمونکے بعد گیانوان ہو کر میری سرن ہوتا ہی اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ گیان ایک ضمیمہ اور
جزو بھگتی کا ہی پھر اسی ادھیاے مین لکھا ہی کہ مکتی کیواسطے جو میری سرن ہو کر سیون کرتے ہین وہی
برھم اور وہی دانندہ اور وہی ادھیاتم گیانی اور وہی سب کرمونکے جاننے والے ہین اور پھر لکھا ہی کہ جو
شخص مجھکو اننیہ یعنی لاشرک جانکر بھجن کرتے ہین ان جوگیونکو با آسانی حاصل ہوتا ہون آٹھوین ادھیاے
مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ وہ پرم پورکھ یعنی بھگوت اننیہ بھگتی سے جانا جاتا ہی نوین ادھیاے کے
شروع مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ گیان اور بگیان سب تجھسے کہتا ہون اور اُس تمام ادھیاے مین اپنا ہر طرح
ایشر کا بیان کرکے حاصل ہونا اپنا بھگتی سے بیان کیا اور قاعدے اپنے حصول کے بیان کرکے اخیر مین لکھا
کہ میری سرن ہونے سے استری سودر بیس وغیرہ بھی تر جاتے ہین براہمونکا تو کچھ کہنا ہی نہین اور اسکے
اے ارجن مجھ مین ہی دل لگاؤ اور میرا ہی بھگت ہو اور میرے ہی واسطے جگ یعنی جپ کرو اور مجھکو ہی ڈنڈوت

کہ مجکو ہی پراپت ہوگا یہ رہست کہتا ہون اس ادھیانے سے خوب ثابت ہو گیا کہ گیان اور بگیان صرف
بھگوت بھگتی ہی دسوین ادھیاے مین بھگوت نے اپنا بھبوتی سروپ بیان کرکے گیارھوین ادھیاے
مین اپنا سروپ ارجن کو دکھایا اور فرمایا کہ مین نہ بیدون سے نہ تپ سے نہ دان سے نہ جگ سے دیکھا
جاتا ہون کہ جیسا ای ارجن تو نے دیکھا اور یہی کہا کہ بھگتی انینہ سے حاصل ہوتا ہون جیسا مین ہون
اس ادھیاے سے بھی یہی حاصل ہوا کہ بھگوت صرف بھگتی سے جانا جاتا ہی بارھوین[12] ادھیاے مین
صرف بھگتی کا بیان ہوا دوسرا ذکر کچھ اور نہین اور آسکا اصل مطلب ابتداے اس بحث مین بیان کر چکا
ہون تیرھوین[13] ادھیاے مین اگرچہ بھگوت بھگتی کا ایک جگہ ذکر آیا ہے لیکن وہ ادھیاے از ابتدا تا انتہا
ایشر مایا جیو و دیگر محسوسات کو بیان کرتی ہی چودھوین[14] ادھیاے مین بھگوت نے مایا کے تینون گن
بیان کرکے اخیر مین فرمایا کہ جو مجکو مستقل بھگتی سے سیون کرتے ہین وہ اُن تینون گنون سے علحدہ اور
بری ہوکر برہم سروپ ہونے کے لائق تصور کیے جاتے ہین پندرھوین[15] ادھیاے مین بھگوت نے ارجن کو
سرناگتی منتر آپدیش فرمایا اور جیو وشٹہ[16] سے اپنے آپ کو جدا بنا مر دیر سوتم
تत्त्वस्य
بیان کرکے فرمایا کہ جو مجکو پرسوتم جانتا ہی سو سب طرح سے میرا بھجن کرتا ہی یہ کمال پوشیدہ بات بیان کری
جسکو جانکر ای ارجن کرت کرتیہ[17] ہوجاے اس محل پر بھگوت کے بخوبی غور کرنا چاہیے کہ نرگن مارگ کب
کृतकृत्य
قائم رہا یعنے جبکہ ایشر جیو وشٹہ سے علیحدہ ہی اور حصر کرت کرتیہ ہونیکا اوپر جاننے پرسوتم کے ہی تو
तत्त्वस्य
بلا تکلف و اشتباہ ثابت ہو گیا کہ ایشر سگن سروپ ہی اور بھگتی سے جانا جاتا ہی سولھوین[16] ادھیاے مین
منکران اور مرتدان کا بیان ہی سترھوین اور اٹھارھوین ادھیاے مین سب قسم کے دھرم کرم
بیان کرکے اخیر مین بھگوت نے فرمایا کہ جسطرح برہم کو پراپت ہوتا ہی وہ گیان نشٹھا باختصار کہتا ہون
عقل سے دلکو یکسو کرکے اور لذائذ محسوسات دوئی یعنے دکھ سکھ دوستی و دشمنی وغیرہ کا تارک
ہوکر گوشہ مین بیٹھکر غرور اور تمنا وغیرہ سے چھوٹا ہوا برہم ہونے کے لائق تصور کیا جاتا ہی بعد ازان
برہم مین رجوع ہوکر نہ فکر ہی نہ کچھ تمنا اور سب ذوی الارواح کو برابر دیکھتا ہی وہ میری پرابھگتی کو پہنچتا ہی
بھگتی ہی سے جانا جاتا ہون حقیقت مین جیسا ہون اسی بھگتی سے مجکو جانکر وہ شخص مجھ مین
باس کرتا ہی یعنی مجکو پراپت ہوتا ہی بعد ازان سب سے اخیر مین فرمایا کہ سب سے زیادہ پوشیدہ پرم بچن یعنے
سدھانت اور خلاصہ سُن چونکہ تو میرا عزیز ہی اور عقل تیری سلیم ہی اسواسطے تیرے کلیان ہونے کے
واسطے وہ سدھانت کہتا ہون میرے ہی مین دل لگاؤ میرا ہی جگ کر یعنی جپ کر اور مجکو ہی ڈنڈوت کر
مجکو ہی پراپت ہوگا سچ کہتا ہون کہ تو میرا عزیز ہی سب دھرمو کو چھوڑکر مجھ ایک کی سرن ہو مین تجکو سب

یعنی مایا اور رجوگنی قریب اہنکار کے ۱۲

یعنی کریا کرنیکا نتیجہ ۱۲

پاپون سے چھڑاونگا فکرمت کر بعد اس اپدیش کے پھر کچھ اپدیش بھگوت نے نہین کیا اس ادھیا
سے بھگوت بھگتی ہی اصل خلاصہ اور سدھانت ثابت ہوا اور یہ اشلوک کہ مجھ مین دل لگاؤ اور
میرا بھگت ہو جو بھگوت نے دو جگہ یعنی اولًا ادھیائے نہم اور ثانیاً ہیجدہم کے اخیر مین فرمایا تو
اسکی دو وجہ ہین اوّل یہ کہ جو امر تاکیدی اور ضروری ہوتا ہی وہ بار بار کہنے مین آتا ہی سو دو دفعہ
کہنے سے بھگوت اپنی تاکید واسطے بھگتی کے ثابت کرتے ہین دوم یہ کہ بھگوت کو گیان اور بگیان
نوین ادھیائے مین کہنا منظور تھا سو چونکہ بھگوت بھگتی سے سوائے گیان اور بگیان کچھ نہین
اسواسطے ایک دفعہ تو وہان اس اشلوک کو کہا اور اٹھارہوین ادھیائے مین بھگوت کو خلاصہ اور
سدھانت تمام گیتا کا کہنا منظور ہوا چونکہ بھگوت بھگتی سب شاستر اور بید اور اوپنشد
وغیرہ کا سدھانت اور مآل کار ہی اسواسطے وہان بھی وہی اشلوک کہ جو واسطے ثبوت گیان اور بگیان کے
نوین ادھیائے مین کہا تھا بیان کیا اور اس سے یہ بات ثابت کری کہ گیان اور بگیان بھی بھگوت
بھگتی ہی اور مآل اور سدھانت بھی بھگوت بھگتی غرض مطلب تمام گیتا شاستر کا از اوّل تا آخر یہ ہی
کہ بھگوت بھگتی سارا اور خلاصہ سب سدھانتونکا ہی پس جس حالت مین کہ بھگوت کے قول کے
موافق سدھانت سب شاسترونکا بھگوت بھگتی ثابت ہوا اور پوران و بید بھی بھگوت بھگتی
کو مآل و انجام سب طریق اور دھرم کرم وغیرہ کا بیان کرتے ہون اور بھگوت کا حصول بھی کہ یہی
کام مکتی ہی صرف بھگتی سے بہت جلد ہوتا ہو تو بھگتی سے سوائے اور کس طریق کو بہتر سمجھا
جاوے اور کونسا راہ ایسا ہی کہ جسکو ترجیح دیجاوے بھگتی ہی واسطے ملنے بھگوت کے مالک و مختار
و سار و خلاصہ و سدھانت سب بید و شاسترونکا ہی بلا بھگتی کسی طرح بھگوت نہ کسیکو پہلے ملا نہ آئندہ
ملیگا گیان لفظ کے معنی ابتدائے تحریر اس بحث مین لکھے گئے اگر نرگن اپاسکان کا یہ استبداد ہی کہ یہ لفظ
وحدانیت کو کہتا ہی تو اسمین بھی بھگتی کی تائید ہی کسواسطے کہ جب تک ایشر کے واحد اور لاشریک ہونیکا
گیان نہوگا تب تک مکتی کب شدنی ہی چنانچہ انیہ بھگتی کا جا بجا ذکر ہوا ہی نرگن اپاسک
तत्वमसि تتومسی اور सोहम سوہم وغیرہ مہاباک महावाक्य کہ موید اپنے طریق کا سمجھتے ہین حالانکہ ان باکونکے
معنی خود ظاہر کرتے ہین کہ ایشر واجب الوجود ہی کسواسطے کہ لفظ सो سو معنی ایشر کے پیدا کرتا ہی اور
अहम اہم لفظ بجانب اپنے یعنی جیو کے مخاطب ہی پس کیا شک رہا کہ ایشر اور جیو جدا جدا ہین اور
علے ہذا القیاس تونگ त्वं لفظ तत تت لفظ سے علٰحدہ ہی اور اگر یہ سب مہاباک و نیز گیان لفظ
جیو ایشر کے ایک ہونے کو حسب قول نرگن اپاسکان کے سمجھے جاوین تب بھی سدھانت بھگوت

اُپاسکان کو فضیلت ہی کسواسطے کہ بعض اُپاسکان نے جیو ایشر کا ایک ہوجانا قبول کیا ہی اور سایوج
مکتی اُنکا اصل ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ بیدانت شاستر بید کا اَنگ یعنی عضو یا جزو ہی اور اُس شاستر کے بڑے
طویل طویل گرنتھ دیکھنے مین آتے ہین اُسمین طریق نرگن اُپاسکان کا مندرج ہو اسکا کیا حال ہی سو
واضح ہو کہ بیدانت حصہ اخیر بید یعنی اُپ نشدون کو کہتے ہین اور جو اُپ نشدون مین بیان ہوا ہی
گیتاجی اور برہم سوترون مین لکھا ہی اصل بیدانت شاستر یہ ہی سو احکام یا گرنتھ ممدوحہ بالا ہین نرگن
اُپاسکان نے اُنکی شرح حسب طریق خود کری اور اُسکی تائید کے واسطے علیحدہ گرنتھ طول طویل بنائے
اُسکا نام بیدانت رکھ لیا حالانکہ حقیقت مین اوپ نشد اور گیتا اور سوترونکا سدھانت و انجام بھگوت
بھگتی ہی اور بھگوت بھگتی کے متعلق جو شرح اور بھاش اور گرنتھ ہین وے اصل بیدانت ہین اور
بھگوت اُپاسکان مین رائج و مشہور حاصل کلام کا یہ ہی کہ بلا کسی اعتراض اُور کو ترک کرکے بھگوت
بھگتی ہی افسر سرتاج و سرشتہ و بادشاہ سب طریقونکی ہی یہ سدھانت سب شاستر ونکا بلا تعصب تحریر
ہوا اگر اس سے قطع نظر کرکے قول نرگن اُپاسکان کو قبول کیا جاوے تب بھی بھگتی کو ہی بزرگی حاصل
ہوتی ہی یعنے اُنکا قول ہی کہ وہی نرگن برہم سگن سروپ ہوجاتا ہی اب اسمین یہ استفسار ہی کہ وہ سگن
سروپ جو نرگن برہم نے ظاہر کرلیا ایشر ہی یا سلسلہ آواگون مین گرفتار ہی اگر پیدا ہونا اور مرنا اسکو
ہی تو ایشر کہنا نچاہیے اور اگر ایشر ہی تو اُسکے سیون سے مکت کیون نہوگی علاوہ اسکے لیل کے
اور ایک بات ہی کہ نرگن طریق کے موافق بید شرتی نے فرمایا ہی کہ نرگن پرماتما اپنے بھگتون پر کرپا
کرکے سگن روپ ہوجاتا ہی اسمین یہ گفتگو ہی کہ اگر اُس سگن روپ کی بھگتی اور سیون سے مکتی نہوئی
تو اُس نرگن برہم نے کرپا ہی کرپا کری بلکہ وہ کرپا ایک عذاب جان ہوگئی کیا معنی کہ ہزارون جنمون تک
ایک جیو بیچارہ نے محنت کری اور انجام کار وہ ایشر اصل کار برآری سے درماندہ نکلا پس وہ نرگن
ایک بڑھوکھ باز اور لیپی ہوا کہ لوگونکو سبز باغ گفتگو کا دکھلاتا ہی اور اُسی شرتی کے موافق دوسرا اعتراض
یہ ہی کہ اگر وہ بید شرتی صحیح ہی اور یہ بھی اُنکا کلام درست ہی کہ نرگن طریق سے ہی مکت ہوتی ہی تو اُس
بھگوت قول کے کیا معنی کیے جاوینگے اے ارجن جنم اور کرم میرے جو شخص جانتا ہی یعنے میرے
چرترونمین دل لگاتا ہی تو جسم کو چھوڑکر پھر جنم نہین لیتا اور مجکو پراپت ہوتا ہو مطلب اس تحریر سے یہ ہی
کہ اگر مکت ہونا بھگوت بھگتی سے تسلیم ہی تو اس سدھانت مین غلطی آتی ہی کہ بلا نرگن طریق کے
مکتی نہین اور اگر یہ سدھانت صحیح ہی تو اُس بید شرتی اور بھگوت کے قول کا جواب دینا واجب ہی
کہ راست ہین یا دروغ علاوہ ازان اصول کی بات ہی کہ جو جس کسیکا قصور کرتا ہی وہ وہی ہوجاتا ہی اس

سدھانت کے موافق جس کسی نے بھگوت کو پورن برھم پرماتما سچدانند گھن بیاپک مایادھشٹھ یعنی
برھمانڈونکا مالک جانکر اسکے روپ انوپ کا ضبتون کیا وہ کہان جائیگا اگر یہ کہوگے کہ اپنے سوامی کا
روپ ہو جائیگا تو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ اُسکے سوامی مین وے صفات کہ جیسا جانکر اُسنے تصوّر
کیا ہی ہین یا نہین اگر ہین تو بہرحال وہ شخص مُکت ہو گیا کہ سدھانت یہی ہی اور اگر وہ صفات
نہین تو کوئی شخص اُن صفات والا تجویز کرنا چاہیے ورنہ سدھانت مین خلل عظیم واقع ہوگا
اگرچہ دلائل مصرحہ بالا کو نرگن طریق والے قبول کرکے یہ بات بتاتے ہین کہ فی الحقیقت جو بھگتی
کرکے اپنے سوامی کو پہونچگیا ہی اُسکو آواگون نہین ہوگا لیکن اصل مکتی یعنی نرگن برھم کا حصول
اُسیوقت ہوگا کہ جب اپنے سوامی کے ساتھ انتردھیان ہوکر نرگن برھم مین ملجاویگا مطلب اُنکا
یہ کہ بھگتی ایک ذریعہ اور سادھن حاصل ہونے نرگن برھم کا ہی سو اسکا جواب اگرچہ مجھسے کم عقل
اور ناقص اعتقادونکا تو یہ ہی ہکو آنب کھانے یا درخت شمار کرنے مطلب ہمارا واسطے رہائی آواگون
تھا سو تمھارے ایجاب و اقبال سے خود حاصل ہو گیا پس کیا ضرورت زیادہ بحث کی ہی اور کسواسطے ہم
سوا اپنے سوامی کے اور کسی کو ایشر قبول کرین لیکن جو اصلیت اور حقیقت حال اور بید و
شاسترونکے سدھانت کو جانتے ہین وے اُس بیان نرگن طریق والونکو بے اصل و بے بنیاد
فرماکر جواب دیتے ہین کہ وہ قول اُنکا اُس حالت مین لائق ایجاب کے ہوتا کہ جو سگن برھم فرع
نرگن برھم کا ہوتا اور جس حالت مین کہ نرگن برھم ایک فرع سگن برھم کی ہی تو وہ سدھانت اُنکا کب
قابل پذیرائی ہی بلکہ خلاف ہی چنانچہ مختصر حال اُسکا یہ ہی کہ نشٹھا پانزدہم مین بموجب سدھانت شاسترونکے
جہان ایشر کا بیان ہوا ہی وہان پانچ تفصیل لکھی گئی ہین اور منجملہ اُنکے چہارم تفصیل مین مندرج ہوا
کہ وہ سروپ چہارم اُس سگن برھم کا انترجامی ابیکت یعنی غیر مجسم گیانانند الکھ ابناسی نرنجن نرگن
برھم سروپ بیاپک ہی پس ظاہر ہو گیا کہ نرگن فرع سگن برھم روپ کی ہی اور نرگن طریق والے اسی
چہارم سروپ کے اُپاسک ہین علاوہ ازان بارہ سنگیتا مین لکھا ہی کہ نرگن برھم سایہ سگن برھم کا ہی
संहिता
اور اصلی بھگوت کا روپ سگن برھم ہی تو اس تحریر سے مطابقت تفصیل چہارم مندرجہ نشٹھا
پانزدہم کی ہوتی ہی غرض لاریب و بلاشک نرگن برھم ایک فرع سگن برھم کی ہی برائے رفع اعتراض
کسی طرح کے نرگن برھم کے معنی ابتدائے اس بحث مین لکھ آیا ہون کہ جو ایشر مایا کے گنون سے
جدا اور بری ہو اُسکو نرگن برھم کہتے ہین نہ ابیکت یعنی غیر جسم کو اور علیٰ ہذا القیاس گیان لفظ کے
معنی تحریر ہو چکے کہ ایشر یا جیو کے جاننے کا نام گیان ہی اور وہ ایک سادھن بھگوت بھگتی کا ہی

کہ ثبوت اسکا ترجمہ اشلوک ہاے گیتا جی مترجمہ بالا سے بخوبی ہوتا ہی اور یہان بھی ایک دو قول
لکھتا ہون گیتا مین فرمایا ہی کہ جو بھگتی کے واسطے میری سرن ہوتے ہین ویسے ہی برہم کے جاننے والے
ہین اور ویسے ہی ادھیاتم گیان و کرم ہونگے ساندل سوتر ہی کہ برہم کانڈ یعنی گیان بھگوت بھگتی
शाण्डिल्य सूत्र
جاننے کے واسطے ہی غرض گیان ایک سا بہن بھگتی کا ہی اور بھگوت بھگتی مین مستقل ہونا
بگیان ہی اب اگر یہ اعتراض ہو کہ جس حالت مین نرگن لفظ کے معنی اشٹ دیو آپاسکان سے
متعلق ہوئے تو سگن سروپ کے کیا معنی کیے جاوینگے سو ظاہر ہی کہ جب نرگن برہم کے معنے
مایا سے علیحدہ کے ہوئے تو سگن لفظ کے معنی اُس بھگوت سروپ کے ثابت ہو گئے کہ جو اپنی
مایا کے آسرے ہو کر واسطے کارج اپنے بھگتون کے ظاہر ہوتا ہی اور جسکے چرتر سنسار سمدر کے
واسطے مستقل پل ہین جو کوئی سنسار سمدر سے اُترا اُن چرترون کی ہی کرپا و عنایت ہی اُن
چرترون سے سواے اور کوئی سبیل پہلے ہوئی نہ اب ہی نہ آئندہ ہو گی بید اور شاستر اس بات کو
باواز بلند پکارتے ہین القصہ بعد رفع جملہ اعتراضات کے بھگوت بھگتی ہی مقدم ہی اُس سواے
کوئی طریق نیک اور سیدھا نہین اور ایشر کا سروپ مقبولہ نرگن طریق والونکا ایک نوع
ایشر پرماتما مقبولہ بھگوت بھگتانکے ہی اس تحریر مین یہ اعتراض لازم آیا کہ اگر وہ نرگن برہم
منجملہ روپہاے بھگوت کے انترجامی اور ویاپک خواہ سایہ ہی تو اُسکی آپاسنا مین کیا عذر ہی
کسواسطے کہ بموجب سدھانت آپاسکان کے کسی روپ بھگوت کے خواہ دھام خواہ نام
خواہ چرتر کی آپاسنا کامل ہونی چاہیے بالضرور مغفرت ہو گی جواب اسکا یہ ہی کہ ابتداے تحریر
اس بحث سے تا حال یہ کہین نہین لکھا کہ انکا طریق غلط ہی صرف ترجیح بھگوت بھگتی اور
سگن سروپ کی بیان کیجی گئی ہی اگر وے لوگ بہت امر کو سمجھکر آرادھن نرگن برہم کا کرین
تو بالضرور کبھی نہ کبھی بھگوت سچدانند گھن پورن برہم کا اصلی سروپ اُنکے دل پر ظاہر ہوا اور مغفرت کو
پہونچ جاوین لیکن غور بھی تو واجب ہی کہ وہ طریق کسقدر مشکل ہی اول تو بھگوت نے خود گیتا جی مین
فرمایا ہی کہ ابیکت یعنی غیر جسم کا حصول کمال مشکل ہی علاوہ ازان اسکا بیان کرنا مشکل اور اگر کسی نے
بیان بھی کیا تو سمجھنا اُس سے زیادہ مشکل اور کسیطرح سمجھ بھی لیا تو عمل اسکا کیا صعب و سخت مشکل ہی
کہ شاید پہلے زمانہ مین کوئی عامل اسکا ہوا ہو گا کسواسطے کہ جو چیز عقل اور قیاس سے باہر ہی اُسمین کسیطرح
دل لگے اور چونکہ بلا یکسو ہونے دل کے حصول اسکا غیر ممکن ہی اسواسطے منزل مقصود پر پہونچنا معلوم
اور اگر بہ تقدیر بیشمار جنمون مین کمال مشکلات سے کسی ایک کو کوئی درجہ بھی حاصل ہوا تو پھر قائم رہنا

از بس مشکل ہے اور کرنا بہت آسان کسواسطے کہ اندریون کی زبردستی سبکو معلوم ہے غرض از سر تا پا
مشکلات سے سوائے اور کوئی بات نظر نہین آتی بھگوت بھگتی کی آسانی اور جلد حاصل ہونے
بھگوت کا حال یہ ہے کہ کسیطرح سے تھوڑی سی محبت بھگوت چرترون مین ہونی چاہیے وے چرتر ہی
بھجن اور کیرتن مین لگا کر بھگوت سروپ کو صفحۂ دل پر ظاہر کر دیتے ہین اُس سروپ کا یہ پرتاپ ہے
کہ روز بروز اپنی اصلیت کی ترقی سالک کے دل مین بخشتا ہوا اور اعتقاد و یقین کامل عنایت فرما کر
آئینہ دل سے خواہش لذائذ دنیا کی دور کرتا ہوا اور گیان بیراگ کا ظہور فرماتا ہوا اور نام کیرتن و
नितिक्षा क्षमाकरना
بھجن کی امداد سے اولا کرنا چھما تیتچھا وغیرہ بھگت کے دل مین پیدا کر دیتا ہے بعد ازان اپنا جتھارتھ
تحمل از برداشت گرم و سرد زمانہ ۱۲
حسن و جمال بے مثال چشمہائے دل کو دکھا کر ایسا فریفتہ کر لیتا ہے کہ سوائے اُس روپ انوپ اور چھب
مادھری کے دوسری طرف وہ دل نہین جاتا پھر وہ شخص کرت کرتیہ اور کرتارتھ ہو کر اُس روپ مین
مستقل و بلا تزلزل ہو جاتا ہے کہ اُسی کا نام جیون مکت ہے وبس ازان مکت غرض از اول تا آخر
بجز آسانی اور سہولیت کے مشکل ہے کوئی بات نظر نہین آتی جنم مرن کے عذابون سے خوف کر کے
اُسطرف رجوع ہونے کی دیر ہے بھگوت کو اپنی کرنا اور دیالتا اور دین بتسلتا مین مطلق دیر نہین سب
سامان و اسباب اپنے حاصل ہونے کے خود کر دیتا ہے ظاہر مین بہت جگہ سنا اور بعض جگہ دیکھنے مین
آیا کہ جذبہ دلی عاشق و حاشق گنہگار کا عورات بیوقوف مخزن گناہ اور عذابونکے دل پر اثر کر کے اُن عورات کو
جانب اُنکے طالبان کے رجوع کر دیتا ہے پس وہ پرماتما کہ سدھ سچدانند گھن واقف و پیدا کنندہ
جملہ قواعد و عقائد اور مدارج عاشقی و معشوقی کا ہے اپنے عاشق صادق پہ رحم فرما کر کسواسطے جلد تر
نہ ملیگا اور کیون نہ مراد کو پہونچاویگا ورنہ اُسکے اصول پیدا کردہ اور معینہ مین غلطی واقع ہوگی
حاصل کلام کا یہ ہے کہ جو شخص ایسے آسان اور اصل طریق کو چھوڑ کر واسطے حصول بھگوت کی طرف
مشکلات فروع کی توجہ کرتے ہین وے بیوقوف بلا شک و شبہہ کم قسمت و بے نصیب ہین جواہرات
کو ہاتھ سے ڈالکر سنگریزون کو اُٹھاتے ہین کامدھین کو چھوڑ کر واسطے تلاش دودھ کے آک کا
درخت تلاش کرتے ہین اور ایک لطیفہ بھی یاد آیا کہ نرگن شوہر کو عورت بھی قبول نہین کرتی مرد فہیم
اور عقیل تو نرگن کو اپنا مالک کیون قبول کرے چنانچہ گوپیکا بھگوت کی پرم پریا اودھو سے کہتی ہین +
سو رچھا ڈگن دھام سانورو کو نرگن نربا ہے + اور ایک بات لائق غور و انصاف کے ہے کہ عشق
بلا حسن نہین ہوتا اور جب تک عشق نہین تب تک حصول بھگوت کا غیر ممکن ہے اس طریق والونکا
سدھانت ہے کہ جبتک برن و آشرم دھرمونکو کر کے صفائی قلب حاصل نہو تب تک وہ شخص

گیان اور اپدیش کا ادھکاری نہین اب وہ برھم گیان گلی اور کوچہ مین ایسا بہا بہا پھرتا ہی کہ اگر
اندکے بھی تشریح کرتا ہون تو طوالت کثیر ہوتی ہی اور تہمت تعصب کی علاوہ رہی اسواسطے
وہ ذکر ہی قلم انداز کیا اور خوب سمجھ لیا کہ بشن پوران و بھاگوت وغیرہ مین جو حالات مذموم کلجگ کے
لکھے ہین اور یہ بھی بیان ہوا کہ کلجگ مین عورت و مرد ایسے ہونگے کہ سوائے برھم گیان کے اور کچھ نہ کہینگے
اور اعمال اُنکے ایسے ہونگے کہ تھوڑی سی طمع مین آکر ایسے کرم کرینگے کہ جنسے چانڈال کا بھی دل کانپ
جاوے سو وہ زمانہ اب آگیا قصہ کوتاہ اور بحث ختم کرکے کمال عجز و انکسار سے عرض کرتا ہون کہ اگر
آفتاب پچھم سے طلوع ہونا شروع ہوا اور خرگوش کے سر پہ شاخ پیدا ہو جاوین اور آسمان مین پھلواری کا
باغیچہ نمودار ہو جاوے اور پانی آگ کا کام دیوے تو ممکن ہی لیکن یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ بلا بھگوت
بھجن پورن برمھ پرماتما میرے سوامی کے اس سنسار سمدر سے پار ہو جاوے یہ پرتاپ بھگوت کے
سیون بھجن کو ہی کہ وہ سمدر مثل گو پد جل کے ہو جاتا ہی یہ سدھانت وسار بید و شاستر و نکا ہی

مختصر حال تفاوت ہر چہار سنپردا کا اور حقیقت مین واحد ہونا انجام اُنکا

اب یہ تحریر لازم ہوئی کہ ہر ایک سنپردا والا اپنی سنپردا کو فائق دوسری سنپردا پہ جانکر واسطے مغفرت
کے اُسکو رہست و درست سمجھتا ہی اور اُسکو ترجیح دیتا ہی سو حقیقت مین بہتر اور فائق کوئی سنپردا ہی
سو واضح ہو کہ چارون سنپردا واسطے اُتار دینے کے سنسار سمدر سے یکسان و برابر ہین کسی کو کچھ
کمی یا بیشی نہین سب سنپردا والون نے وحدانیت بھگوت کی یکسان و برابر لکھی ہی اور ستری نجیرہ و
قول شہادت کے سب سنپرداؤن مین ایک ہین اور اس بات پر بھی چارون برابر متفق ہین
کہ سوائے بھگوت کے نہ کوئی مغفرت کا دینے والا ہی نہ اس سے سوائے اور کسی دیوتا کا سادھن
چاہیے و علے ہذا القیاس بھگوت کے دھام وغیرہ مین سبکا برابر اتفاق ہی صرف قلیل گفتگو پر
جھگڑتے ہین یعنی ایک تو مایا کے بیان مین باہم کچھ اختلاف ہی अनादिशान्त کوئی انادی سانت
کہتا ہی اور کوئی ایشر کو مایا کا پریرک بتلاتا ہی اور کوئی तटस्थ قرار دیتا ہی اور کوئی ایشر کے جسم
مین لیکن جبکہ سب اس بات پر متفق ہین کہ بعد ضرورت ہونے مایا کے مکتی ہوتی ہی تو
اختلافات مذکورہ برائے نام رہے انجام سبکا برابر ہی اور اسیطرح جیو کے بیان مین اختلاف لفظی ہی
کہ کوئی دویت کہتا ہی اور ادویت اور کوئی دویتا دویت بتلاتا ہی اور کوئی لیسیھا دویت لیکن اسپر
سب متفق ہین کہ نت نرنکار پرکاش آن گیانند سروپ ہی اور مکتی کا ہونا جسطرح بیان سروپ مکتی
مین مندرج ہوا اُسیطرح مانتے ہین پس جبکہ سروپ و آغاز ہوا انجام یکسان تو اختلاف درمیانی

صرف براے نام ہی علاوہ ازان تلک اور مدرا کے دھارن کرنے اور اُسکے سروپ بنانے مین اختلاف
کہ اسکا حال مفصل بھبیکہ نشٹھا مین مندرج ہوا ہی سواے ازین ہر ایک سنپرداوالا اپنے اشٹ دیو
کو اوتاری و اصل اور دیگران کو اوتار و بھبوتی وانس اپنے سوامی کا جانتا ہی سو یہ اختلاف
اُسیوقت تک ہی کہ جبتک صورت تصور یہ اپنے سوامین مین یہ شخص مستقل اور قائم نہین ہوتا
بدرجہ ادنے اور اوسط تو دوسرے کے اشٹ دیو و اوتار کا چیتر شنکہ یہ بقین بھبوتی و اوتار اپنے
سوامی کے اُس روپ مین اپنے سوامی کو روپ تصور کیا کرتا ہی اور جب وہ تصور بدرجہ آخر
و انتہا پہونچ جاتا ہی تو سواے اُس چھب ادھری تصور یہ اپنے سوامی کے اور کوئی صورت ہی
نظر نہین آتی غرض جملہ اختلاف مصرحہ بالا براے افزایش محبت و اعتقاد اپنے طریقیا ور
اپنے سوامی کے ہین انجام و مآل کار چارون سنپرداکا یکسان و برابر ہی کچھ فرق نہین راماج
سوامی کی کتھا مین یہ بات نہین لکھی گئی کہ انکا طریق سرناگتی کا ہی کہ جسکا ذکر نشٹھاے بست
سوم مین ہوا اور ایشر کو چید چید بشٹھا دویت चिद ऽचिद्विशिष्टाद्वैत مانتے ہین

مختصر حال طریق سمارتگان اور شرح انیہ لفظ کی

اب یہ بیان ضرور ہوا کہ سمارت سنپرداکا ذکر اس بھگت مال مین ہوا ہی اس سنپرداو لونکا
کیا طریق ہی اور آرادھن کس دیوتا کا کرتے ہین سو واضح ہو کہ سمرتی یعنی دھرم شاستر کے موافق چلنا
اور شانزدہ کرم از ابتداے حمل تا وفات کو مقدم جاننا انکا طریق ہی جسنے اصل جگیوپویت دیا یعنی
سے علم پڑھا اُسیکو گورو جانتے ہین رکھیشر یعنی منو و جاگ بالک وغیرہ کو آداچارج سمجھتے ہین اور
چونکہ رکھیشر کثیر گذرے اسواسطے کوئی ایک شخص موجد و اچارج و رواج دہندہ اُس طریق کا نہین
کہا جاتا لیکن اخیر مین بعد قتل سربوروں کے شنکر سوامی سے زیادہ تر رواج اُس طریق کا ہوا
اور دوسرے لوگ مآل اور انجام اپنے دھرم کرم کا حصول نرگن برہم کو سمجھتے ہین اسواسطے شنکر
سوامی کو اخیر آچارج سمجھنا چاہیے سمرتی کو واسطے پرستش وغیرہ کے کتاب قاعدہ و دستور العمل کی
جانتے ہین پنچانگ پوجا کرتے ہین یعنی گنیش شیو بشن درگا سورج کی مورتی ایک سنگھاسن پر براجمان
کرکے سبکو پوجتے ہین اور جس دیوتا پر اعتقاد و رغبت زیادہ ہوا اُسکو درمیان مین اور باقی کو ہر چہار
طرف چار گوشون پر بٹھلاتے ہین چارون سنپرا بشنوی مین سے کسیکے چیلہ نہین ہوتے انمین سے
بعض ایسے بھی ہین کہ خاص کسی ایک دیوتا کا پوجن کرتے اور اپنے آپکو سمارت کہتے ہین بدیہی پرستش
دیوتا کی اور استوتر پاٹھ وغیرہ کے البتہ موجود رکھتے ہین لیکن خاص کسی دیوتا کی اُپاسنا کے گرنتھ

جس طرح ہر چہار سنپردا مین ثبوت اپنیشتا کاملانے اپنے سوامی پر کردیا ہی اُس ملک مین کوئی نہین البتہ دکھن مین
سُنے جاتے ہین اگرچہ ہر چہار سنپردا والے بھی احکام سمرتی کو اُسیقدر مانتے ہین کہ جسقدر سمارتگان
درباب شانزدہ کرم وغیرہ عمل کرتے ہین بلکہ بعض معاملات مین اُنسے بھی زیادہ لیکن چونکہ چارون سنپردا
مین تقدیم احکام اوپنشد وبید کی ہی وسمرتی مین سے صرف اُن احکام کو کہ جو متعلق بھگوت کے
حصول کے ہون مانتے ہین اسواسطے یہ لوگ تو بشنو نامزد ہوتے ہین اور وے لوگ سمارت علاوہ ازان
ہر چہار سنپردا مین پنچاینگ پوجن کا دستور نہین باطنی تو مانسی پوجن اپنے اشٹ دیو کا اور ظاہری مین
سالگرام کا پوجن کرتے ہین تلک اور مالا کا ذکر بھیکھ نشٹھا مین مندرج ہوا اور سمارتگان مین منتر اول
واعظم تو گاتیری ہی اور اُس سے سوائے وہ منتر بھی جپتے ہین کہ جس منتر پر جس کسی کی رغبت ہووے اور
ہر چہار سنپردا مین سوائے گاتیری منتر کے اس منتر کی تقدیم ہی کہ جس دیوتا کے متعلق وہ سنپردا ہی
اس بھگت مال مین جو بعض جگہہ سمارت سنپردا کا ذکر ہوا ہی تو وجہ یہ ہی کہ اُن لوگون مین کسی کسی کو
بھگوت آرادھک ایسا دیکھا کہ بھولکر دوسری طرف توجہ نہین ہوتی ظاہر ہی کہ بھگوت کو اپنا انینہ داس
عزیز ہی جو کوئی ہو وہی بھگوت کا بھگت کا بھگت ہی بھگوت کو قوم ہنر علم بزرگی دولت وغیرہ پر کچھ نظر نہین
صرف انینہ بھگتی درکار ہی بالمیک سوپچ شوری گج گنکا سگریو ہنومان بھبیکھن پرہلاد وغیرہ ہزارہا
بھگتونکی کتھا برائے شہادت کافی ہی اور گیتا مین فرمایا ہی کہ انینہ چت سے بھجن کرنے والے کو سلبھ ہون
دوسرا قول ہی کہ انینہ ہمیشہ کیرتن کرنیوالے کو مکت دیتا ہون انینہ لفظ کے معنی بحالت ابتدا تو یہ ہین کہ
اپنے سوامی سے سوائے حیلتاً وصریحاً کسی اور کا کسیطرح تعلق نہو نہ ارادھن نہ کسی سے تعصب اور
بحالت اوسط یہ ہین کہ روبروے تصور چھپ انوپ اور سیوا چرن کمل اپنے سوامی کے برہما لوک تک کے
پدارتھون کو بے حقیقت وناچیز جانے اور دوزخ وغیرہ وجملہ آفات کا خوف بسبب استقلال بھگتی اور
بھگوت کے جاتا رہے وبحالت اخیر یہ ہین کہ سوائے اپنے سوامی روپ راس کے اور کوئی دیدہ ظاہر باطن کو
نظر نہ آوے بہر سہ حالت ایک سے سوائے دوسرا مقبول اور موجب الاعتقاد نہین اور حصول کی بات ہی
کہ دو صورت مرغوب اور حسین پر ایک شخص کا عشق نہین ہو سکتا چنانچہ ایک تمثیل بھی یاد آئی یعنی فاسق
فاجر نے ایک عورت خوبصورت کو کہا کہ مین تیرا عاشق ہون اُسنے جواب دیا کہ فلان عورت ازبس خوبصورت ہی
اُسپر عاشق ہو وہ شخص اُس عورت کی تلاش مین گیا پھر آکر کہا کہ کوئی عورت نہ ملی اُس عورت نے جواب دیا
کہ تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو حقیقت مین میرا عاشق تھا تو دوسری عورت کی تلاش مین کسواسطے گیا تھا
ونیز بصورت نہ علوم کہ جنکے اعتقاد چند طرف ہی اور اچھا مراد کا دینے والا سوائے اُسکے کہ جسکی پوجا تیری

کرتے ہین کسی اور کو جانتے ہین تو اُنکو عشق کس مین اور کسطرح ہوگا اور کیونکر منزل مقصود کو پہونچینگے
باوجود ایسے اعتقاد کے تماشا یہ ہی کہ جو شخص حسب قاعدہ شاستروں کے ایک طرف لگے ہین اُنکو
بمقتضاے خوش عقلی اتہام تعصب اور بے اعتقادی کا لگاتے ہین حالانکہ وے ہرگز وہ مطلق
کسی سے تعصب نہین رکھتے اور اعتبار (یتھارتھ) جیسا جس دیوتا کا درجہ اور قرینہ ہی باعتقاد دل اُسکو
ویسا ہی مانتے ہین ہان مثل اُن لوگون کے ہر ایک کو ایشر نہین مانتے بدین سبب کہ ایشر حسب
قول شاستروں کے ایک دو چار نہین مطلب اس طوالت سے یہ ہی کہ یک در گیر محکم گیر جو سگ خانہ
بخانہ پھرتا ہی ہرگز شکم سیر نہین ہوتا اور جو سگ ایک دروازہ پر قناعت کرتا ہی باوجود نجاست اور
ناپاکی کے مالک خانہ کو ایسا عزیز ہوجاتا ہی کہ خود خبرگیری کرتا ہی اور یہ بھی لائق غور ہی کہ بسترِ فاحشہ والد اُسکو کہے

بھگوت کے اوتار لینے اور موافق خواہش بھگتونکے چیتر کرنیکی وجوہات

اب یہ سوال ہی کہ اس ترجمہ و نیز سب شاسترو نمین بھگوت کی یہ مہما لکھی گئی کہ وہ اَچیت و اننت بیکنٹ
سچدانند گھن پورن برمھ پرماتما ہی کہ بید جسکو نیت نیت کہتے اور اُسکا یہ بیان ہوا کہ کسی بھگت کے
واسطے سوامی اور کہین ٹہلوا چرواہہ کہین مشعلچی کہین سنار اور کہین چور کہین ساہوکار کہین بیٹا
کہین باپ کہین عاشق کہین معشوق کہین یار کہین رشتہ دار ہوا پس اُس مہما کی طرف خیال
کرکے اگر ایسے چرترون پر نگاہ ہوتی ہی تو کمال درکمال تعجب ہوتا ہی اسکا کیا حال ہی سو واضح ہو
کہ اُن لوگونکا تو یہ اعتراض نہین اور نہ اُنکو کچھ جواب مطلوب ہی کہ جو بھگوت اور شاستر کے جاننے
والے ہین کسواسطے کہ اُنکو یہ چرتر پریم آنند کے دینے والے و دافع جملہ شبہات اور بخشندہ بھگوت بھگتی
اور پریم مستقل کے ہین بلکہ اُنکو بھگوت چرترون سے سواے اصلا و مطلقاً اور کسی کتھا پر رغبت
نہین ہوتی کسواسطے کہ اُن چرترون کو یہ طاقت اور پرتاپ ہی کہ روپ انوپ اور چھب بادھری بھگوت
کی صفحۂ دل پر ظاہر کرکے بھگوت پراین کردیتے ہین باقی رہے اشخاص ناواقف سو اُنکی خدمت مین
عرض ہی کہ اس سوال کا جواب مرحتیاً بالفاظ مختصر اور ضمناً یہ حیلہ خواہش بھگتان و کرنا و دیا لتا بھگوتکی
اکثر جگہ تحریر ہوچکا ہی اور یہان بھی مختصر لکھتا ہون بیدہ سرتی فرماتی ہی کہ بھگوت پورن برمھ پرماتما اپنے
بھگتونپر کرپا اور رحم کرکے اُن کے (انندھ) ہوتا ہی ساندل سوتر مین لکھا ہی کہ بھگوت کے سروپ و علاوہ
کرنے مین صرف کرپا اور رحم اور بھگتون (آویربھاو) کے باعث ہی بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہی کہ بھگتونکے
رچھا کرنے کو اور دھرم کے قائم کرنے کو ہر ایک جگ مین اوتار لیتا ہون اُن میرے جنم اور کرم کو
جاننے سے پھر جنم نہین ہوتا پس بموجب اُن قولونکے جبکہ بھگوت اپنے پرم دھام کو چھوڑکر ظاہر

ہوتا ہی تو جو جیترہ کرتا ہی وہ باعث رحم اور کرنا کا اوہ بھگتونکے ہی بدین وجہ کہ وے بھگت اُن جیترونکو
کیرتن کرکے اور اپنے سُوامی کی کرنا و دیالتا کو دیکھکر اُسیطرف لگے رہتے ہین دوسری طرف رجوع
نہین ہوتے اور دیگران کو بھی بدولت اُن جیترونکے نجات ہوجاتی ہی علاوہ ازان بھگوت
بھگتونکو ہروقت تصور و خیال اپنے سُوامی کا رہتا ہی اور جو بات ضرورتًا پیش آتی ہی تو سوائے
بھگوت کے اور کسی طرف رجوع نہین لاتے پس بموجب قاعدہ اور اصول کے بروقت ضرورت
بھگت کے اُسی کا آنا واجب اور لازم آتا ہی کہ جبکہ اُس بھگت کو تصور رہتا ہی اور اگر یہ گفتگو ہو کہ
بھگوت کو سب کچھ سمرتھ اور طاقت ہی کیا اور کسیطرح وہ کاربراری نہین ہوسکتی خود آنے کی کیا
ضرورت ہی واضح ہو کہ اس اعتراض سے اوّل تو قاعدہ اصول مین فرق آتا ہی یعنی تصور تو
کرے کسی جمال کا اور کاربرآری ہو کسی اور طرح یہ کب ممکن ہی دوم اُن قولون مصرحہ بالا کے
بموجب رحم اور کرنا مین بھگوت کے خلل پڑتا ہی کیا معنی کہ جب بھگتونکو ضرورت ہوئی اور خود
نہ آیا اور دیگر کسی طرح سے کاربرآری ہوگئی تو وہ ارشاد بھگوت کا اور رحم کہان رہت رہا کسواسطے کہ
اُن قولون مین یہ بات لکھی ہی کہ خود آتا ہون یہ بات نہین لکھی کہ کاربرآری کردیتا ہون اور اسی
اعتراض کے جواب مین ایک حکایت بھی یاد آئی یعنی دارا شکوہ یا کسی اور عمدہ نے بابا لال یا کسی اور
صاحب کمال سے پُوچھا کہ ایشر کو سب کچھ طاقت ہی اوتار لینے کی کیا ضرورت تھی کسی اور طرح بھگتونکی
کارروائی کیون نہ کردی صاحب کمال موصوف اُس روز خاموش رہا اور ایک تصویر اُسکے پسر
خردسال کی ایسی بنوائی کہ مطلق کچھ فرق اُسکے پسر کی صورت سے نہ تھا اور خدمتگار کو سمجھا دیا
کہ جسوقت ہم اور عمدہ مذکور جمنا کی سیر کو کشتی پر سوار ہون اُسوقت وہ تصویر لے آنا چنانچہ خدمتگار
وقت معہود پر لیگیا اور صاحب کمال اُس طفل تصویر کو لیکر عمدہ کو دینے لگا لیکن وہ تصویر ہاتھ سے
چھوٹکر جمنا مین گر پڑی عمدہ مذکور اُس تصویر کو اپنا پسر سمجھتا تھا بیتاب ہوکر فورًا جمنا مین کود پڑا
اور کچھ فکر اپنی جان اور ڈوبنے کی نکی صاحب کمال نے نکلوایا اور پُوچھا کہ تمھارے نوکر اور ملاح
صدہا موجود تھے تم کسواسطے جمنا مین کود پڑے عمدہ نے جواب دیا کہ مجکو بسبب محبت اور الفت اُس
طفل کے یہ تاب اور ہوش نرہے کہ کسی سے کچھ کہون اسواسطے خود کود پڑا صاحب کمال نے جواب دیا
کہ یہی اُس بھگوت کا حال ہی کہ جب اپنے بھگت کو تکلیف مین دیکھتا ہی تو بمقتضائے رحم اور دیالتا کے
بیتاب ہوکر خود چلا آتا ہی علاوہ از دلائل مصرحہ بالا بھگوت کا وعدہ مستقل ہی کہ اپنے بھگتونکی خواہش
پورن کرتا ہون اور اُن اشلوکونکے ترجمہ چند جگہ اس کتاب مین مندرج ہوئے پس اس وعدہ کے

سوامی

موافق جیسی خواہش بھگت کی ہوئی ویسی آکر خود بھگوت نے پورن کری اس سے سوا بھگوت اور اُسکے
چرتر مثل کلپ برچھہ کے ہین جیسا جس کسی کو اعتقاد ہے اُسکو ویسا ہی پھل دیتے ہین چنانچہ سری رام چندر
سوامی سونیر مین جانکی مہارانی کے اور بھگوت سری کرشن رنگ بھوم مین متھرا کے راجگان کو راجا
اور راجپسان کو کال روپ اور عورتونکو حسین جوان و علے ہذا القیاس موافق طبع ہر ایک کے معلوم
ہوئے پس ثابت ہوگیا کہ جس بھگت نے جس بھاؤ سے تصور کیا اُسکو اُسی بھاؤ سے نظر آئے اور
ویسا ہی پھل دیا اور ویسے چرتر کیے ایک حال بندہ نے بچشم خود دیکھا یعنی برج جاترا کے جب برسانہ
مولد سری رادھکا مہارانی مین جانے کا اتفاق ہوا تو وہانکی عورات جاتریون سے تپیا کو رہی
مانگنے لگین کسی نے کہا کہ جب یہ بات کہوگی کہ نند نندن برج کشور ہمارا بہنوئی ہے تب کچھ دینگے عورات
ممدوحہ مفخر الیہم نے بمقتضاے اپنے رشتہ اور بھاؤ کے اُس رادھکا بلبھ اور اسکے جانب داروں کو
مذمت سنائی اور بھگوت بھگتون اور رشکون کے دلمین ایک سماج روپ انوپ پریا پریم کا ظاہر
کردیا وقت ایک دوکا تو یہ حال دیکھا کہ پریم کا پرواہ آنکھونسے جاری تھا بھگوت کی چھب
مادھری کے تصور مین محو و مدہوش تھے اور اُن عورات کو بھگوت کی سکھی جانکر پرنام کرتے تھے اور
بعض لوگونکو دیکھا کہ اُن عورات سے بدشنام دہی پیش آکر بنظر کاذب دیکھتے تھے اور ہنسی و قہقہہ اُڑاتے
تھے اب غور کرنا چاہیے کہ ایک فریق کو گالیون نے مہامنتر کا پھل دیا اور دوسرے فریق کو دوسرے
عالم کی گفتگو باعث دوزخ اور جہنم کا ہوا غرض جس کسیکو بھگوت اور اُسکے چرترونمین جیسا بھاؤ ہے
اُسکو ویسا ہی ظہور مین آتا ہے اور شاسترون مین صاف لکھا ہے کہ بھگوت کے چرتر بھگتونکو تو آنند دینے والے
اور وشٹ اور بیمکھونکو جہنم دینے والے ہین جسطرح آفتاب کہ کمل تو دیکھکر شگفتہ ہوجاتا ہے اور کمودنی
پژمردہ یا تمام جہان کو تو بصارت حاصل ہوتی ہے اور چغد و شپر کی بینائی جاتی رہتی ہے در حقیقت اسمین کوئی
مقام شبہہ و شک کا نہین کہ بھگوت قادر سمرتھ اور مالک اور اپنے وعدہ کا مستقل اور اپنے قولونکا راست
کرنے والا اور اپنے بھگتون پر از بس رحم و دیال ہے جو چرتر اُسنے کیے اور آیندہ کریگا سب راست و درست ہین
اعتراض و کوتہ تک کو ہرگز گنجایش و دخل نہین معتقد اور پریمیونکو تو وے چرتر بالضرور لاریب پریم آنند
اور سبھہ پد کے دینے والے ہین اور بیمکھ و نامعتقد و مرتدونکو نامعتقدی کا اعتقاد بڑھاکر جہنم کے دینے
والے کسو واسطے کہ کلپ برچھہ سے خواستگار راحت کو راحت ملتی ہے اور خواستگار رنج کو رنج کہ ذکر پہلے بھی
لیلا نمبر کسی شما مین مندرج ہوا ہے مجکو اعتراض کرنیوالونکے سوال پر کمال تعجب ہوا کہ اُنھون نے
بلا سمجھے اور سوچے کسو واسطے ایسا سوال مجہول اور نامعقول کیا کسو واسطے کہ جن بھگتون کے

ہنیہ ہماے دلکو سواے بھگوت کے اور کوئی نظر نہیں آتا اور نہ ظاہر مین سوای اسکے اور کسیکو جانتے ہین
تو جبا انکو خواہش کسیطرح کی ہو اُسکا انجام دینیے والا سواے بھگت تبل کرپا سندہ کے اور کون تجویز
کیا جاوے اور اُن بھگتونکی چشمہاے ظاہر و باطن کو سواے اُسکے کون نظر آئے

بیان نقصان کوسنگ اور فائدہ ستسنگ
صحبت بد ۱۲ صحبت نیک ۱۲

اب یہ تحریر ضرور ہوئی کہ فی الفور کونسی چیز لائق ترک کے ہی اور کونسی چیز لائق اختیار کرنے کے سو معلوم
ہو کہ دُشٹ اور کھل اور بمکھون کی صحبت کا ترک بلا توقف ازبس ضروریات اور واجبات سے ہی اُنکی
تعریف اور توصیف تو لکھنی کچھ ضرور نہیں کہ قلیل از کثیر بعض نشتھا اور بالخاص اس خاتمہ مین لکھہ آیا ہون
انکی صحبت کو معجزہ تصور کرنا چاہیے جدا جدا صورت سے لوگونکو پیش آتی ہی یعنی بعض کو تو مثل عقرب
اور زنبور سیاہ کے ہی اور بعض کو مثل سگ دیوانہ کے اور بعض کو شراب کی رنگت دکھاتی ہی اور بعض کے
واسطے زہر قاتل ہو جاتی ہی گسائین تلسی داس جی نے واسطے ترک صحبت اِن لوگونکے آترکانڈ مین
فرمایا ہی ٭ اوداسین نت رہے گسائین ٭ کھل پرہری سوان کی نیائین ٭ معنی اس چوپائی کے مختصر
یہ ہین کہ کھل یعنی دُشٹ سے بدرجہ اوسط رہنا چاہیے اور مثل سوان یعنی سگ کے ترک اسکا واجب ہی
مطلب بدرجہ اوسط رہنے سے یہ ہی کہ سگ سے اگر محبت اور پیار کیا جاوے تو وہ جسم کو لگ کر اور چاٹکر
ناپاک کر دیوے اور اگر مار کر نکالدیا جاوے تو عف کرے اور کاٹ کھاوے ہر دو صورت مین
نقصان ہی اور بدرجہ اوسط رہنے مین کچہ نقصان نہیں بلکہ ٹکڑا ڈالدینے مین کچہ ہرج نہیں ہوتا ہی
یعنی اس چوپائی و تمثیل سے ممانعت احسان اور سلوک کر دینے کی نہیں ممانعت واسطے دوستی اور دشمنی
اُن اشخاص کے ہی اور بدرجہ اوسط رہنے کی اجازت ہی کسی نے نسبت ایک دو شخص کے التزام کے ساتھ
جو عمل اُس چوپائی پر کیا تو سبطرح خوش رہا غرض ترک کرنا صحبت بمکھ اور دُشٹونکا ازبس ضروریات سے ہی
بھولکر نزدیک نجاوے اور جیسا ترک کرنا بمکھ اور دُشٹونکا اور اُنکی صحبت کا کمال ضروریات سے ہی ایسا ہی
اختیار کرنا ست سنگ اور صحبت بھگتونکا ازبس واجب اور ضرورتہ ہی ست سنگ وہ چیز ہی کہ جن مدارجات
کا ملنا وہم اور قیاس سے باہر ہووے آسانی ملجاتے ہین اس جہان اور بہشت کے سکھ تو خفیف ہین
برمہ آنند کا سکھ بھی ست سنگ کی برابری نہیں کر سکتا بلکہ وے سب سکھ خادم ست سنگ کے ہین سب
دست بستہ حاضر ہو جاتے ہین کہ جس حالت مین کہ پوران برمہ پرماتمات سنگ کی بدولت سہولیت اور آسانی
سے ملجاتا ہی اور جہان ست سنگ ہی وہان خود مع دیوتاؤنکے حاضر اور موجود رہتا ہی پس اگر دیگر مدارج اور
سکھہ حاصل ہو جاوین تو کیا بعید ہی ست سنگ کو وہ پرتاپ ہی کہ اجامیل سا گنہگار جسم دو توتنکو مار پیٹ کر

اُس مقام پر پہونچا کہ جو جیون کو مشکل ہی طلوالغان مجسم گناہان کو دے [illegible]
سوامی اودناتھ جی مہاراج نوبفیتہ ہو گئے اور اپنے قرب اور اِنت بہار مین انکو جگہ [illegible]
اودنارو جی کے حال پر نگاہ کرنی چاہیے کہ پہلے وہ کیا تھے اور اب بدولت ست سنگ
کیا ہین غرض کسیکے نام کی خصوصیت کیجاوے جو کوئی جس مرتبہ اور درجہ کو پہونچا ہی وہ سب
ست سنگ کی عنایت ہی جب کسیکو سنسار سمندر سے اُترنا ہی ست سنگ کرے بلا ست سنگ
نہ نام کیرتن حاصل ہوتا ہی نہ بھگتی نہ بھگوت

وجہ مقرر ہونے نشٹھا کیشر کی اور بضمیمہ اُسکے مہاتم نام کیرتن کا

اس بھگت مال پردیپن مین چوبیس نشٹھا مندرج ہوئی اور ہر ایک نشٹھا کی تعریف مین یہ
لکھا گیا کہ اسی نشٹھا سے بھگوت حاصل ہوتا ہی اب طبیعت تزلزل مین ہی کہ انمین سے کسکے موافق
عمل کرنا چاہیے اور اگر کسی ایک نشٹھا سے بھگوت حاصل ہوتا اسقدر نشٹھا کے لکھنے کی کیا
ضرورت تھی صرف ایک نشٹھا لکھدینی کافی تھی اور اگر پوچھے چوبیسون نشٹھا درست ہین تو یہ بھی
بیان کرنا چاہیے کہ انمین کونسی نشٹھا ایسی ہی کہ جس سے مطلب جلد تر حاصل ہو جواب یہ ہی
کہ سب نشٹھاؤنکا [illegible] مہاتم ہوئی ہی سب راہت و درست ہی نوعے و نیچے جاوے شک و شبہہ کی

[illegible] کسی ایک نشٹھا پر طبیعت مستقل ہو جانی چاہیے وہی ایک نشٹھا اس
[illegible] ہے۔ دوسری نشٹھا کی ضرورت نہوگی اور اسی ایک نشٹھا پر اعتقاد
سنسار سمندر سے پار اتار دیوے گی [illegible] دیگر نشٹھاؤں میں کمالیت خود بخود ہو جاویگی جس طرح ایک
و استقلال کو یہ [illegible] ہے کہ [illegible] جس قدر موجودہ [illegible] نظر آتی ہیں اور جس نشٹھا پر اس شخص
[illegible] روشن ہونے سے سب [illegible] سوائی واسطے حصول بھگوت کے دیگر سادھن ضرورت
[illegible] اس نشٹھا سے [illegible] روز بروز محبت کی ترقی کر کے کمالیت کو پہنچا دیتی
کی طبیعت [illegible] نشٹھا [illegible] ہے کہ جملہ اشخاص نا سمجھ مختلف المزاج ہیں
[illegible] نشٹھاؤں [illegible] ہے اور کسی کی طرف مادھرج [illegible]
ہے وہ [illegible] دوسروں کے [illegible] ہے اور کوئی [illegible]
کسی کی طبیعت [illegible] دل لگاتا ہے اور کوئی [illegible] کے حسن تصور
[illegible] حسب رغبت طبع [illegible] بھگوت [illegible] نشٹھا مندرج ہوئی [illegible] مقرر ہوئے
[illegible] ہے۔ [illegible] نشٹھا [illegible]
میں رجوع ہوتا ہے پس اگر کسی [illegible] ان میں [illegible] حصول میں ہو جاتا ہے
فائدہ [illegible] نشٹھا [illegible] کامل بھگوت [illegible] مطلب اور [illegible]

تصدیق

ں اس تحریر کی خود بھگوت کے چرتروں سے ہوتی ہے کہ بھگوت نے سب نشٹھاؤں کے متعلق اپنے
چرتر کیے تا کہ جیسے چرتروں پر جس کسیکو رغبت ہووے ویسے چرتروں سے دل لگا کر بھگوت پراپن
ہو جاوے ورنہ بصورت چوبیس نشٹھا جو تحریر ہوئی مناسب اور ضروری تھی بلکہ جسقدر زیادہ لکھی جاتی
اسیقدر زیادہ تر صراحت ہوتی یہی بات دیباچہ مین جہان بھگتی کے اختلافات کا جواب لکھا گیا ہے اول
ہی وجہ مین بنا مزد قاعدہ کے مندرج ہوئی یہان اسکو بتصریح درج کر دیا اگرچہ یہ نہین کہا جاتا کہ ان نشٹھاؤن
مین فلان نشٹھا سے بھگوت جلد حاصل ہوتا ہے اور فلان سے بدیر کسواسطے کہ یہ چوبیس نشٹھا آواگون کے
سمندر سے پار ہونے کو مثل چوبیس کشتی کے ہین جس کشتی پر [illegible] ہوگا بیشک پار ہو جاویگا کشتی پر بیٹھنے
یعنی اعتقاد و عمل کامل کی دیر ہی ملاح کو بتقضائے اپنے رحم کے [illegible] پار اتار دینے مین دیر نہین
لیکن زمانہ حال یعنی کلجگ کے کیواسطے جو کچھ شاسترون مین لکھا ہے وہ [illegible] ان پر سمرتی مین
واسطے زمانہ کلجگ کے مختص ہے لکھا ہے کہ ست جگ مین بھگوت کا دھیان اور تریتا مین جگ اور
دواپر مین بھگوت کی پوجا کرنے سے اودھار ہوتا تھا اور کلجگ مین صرف بھگوت کا نام مقدم ہے
اور اس قول کی موید بھاگوت و اسکند و پدم پران وغیرہ ہین رام تاپنی مین بید سمرتی فرماتی ہے
کہ نام کی بدولت پورن برہم پرماتما حاصل ہوتا ہے نام مہاتم کو مدہی گرنتھ مین سوتر و سمرتی و پوران

بید وغیرہ سے و نیز دلائل معقول سے ثبوت اس کا حصول مکتی کا صرف بھگوت نام سے [illegible] لکھا ہے
کہ جو کہ [illegible] اور [illegible] سے تعلق رکھتا ہے۔ جسقدر مذہب اور طریق [illegible] اور [illegible] ان مذہبوں
اپنے اپنے طریق کو ترجیح دے کر باہم دیگر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ لیکن بھگوت نام کی مہما اور بزرگی میں
سب متفق و اتفاق اور ہمراہ ہیں کہ یہ نام سب کام پر دو جہان کا کرتا ہے۔ تجربہ کی
بات ہے کہ ایک مکان میں دس آدمی سوتے ہیں اور سب کو غفلت خواب کی برابر ہے۔ ان میں
سے کسی ایک کا نام لے کر کسی نے آواز دی تو وہی شخص جاگتا ہے۔ جس کا نام لے کر پکارا تھا
دیگر اشخاص کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔ اس دلیل سے دو بات نام کی ثابت ہوئی۔ ایک یہ کہ
جس وقت میں شخص کا فلاں نام لے کر پکارنے سے ہوشیار ہو کر خود [illegible] ہو جاتا ہے تو وہ بھگوت کو ہر
وقت ہوشیار و خبردار و بیدار ہے۔ کس واسطے روبرو ہو جاتا تھا دوم یہ کہ اس دلیل سے نام
دونوں ہی کو [illegible] ثابت ہوئی یعنی جو نام ہے وہی نامی والا ہے جس جگہ نام بھگوت کا
کہ حقیقت میں بھگوت ہے ہر وقت زبان پر رہتا [illegible] وہ شخص [illegible] کیوں نہ [illegible] روبرو ہو جاتا تھا
شاستروں کا [illegible] یہ قول ہے کہ نام کے لینے سے تمام گناہ زمانہ سابق و حال کے جاتے رہتے ہیں
اس کی [illegible] نام [illegible] میں [illegible] اعتراض [illegible] کہ اگر [illegible] اور

بھول میں [illegible] ایک [illegible] نام لینے سے سب گناہ جمع شدہ سابق و حال کے

زائل ہوجاتے ہین تووے لوگ دنیا وآخرت مین کسواسطے رنج وملال اُٹھاتے ہین جواب یہ ہے
کہ بعد اُس ایکدفعہ نام لینے کے جو نام نہین لیتے تو نہ لینے نام کے گناہ مین ماخوذ ہوکر طرح
طرح کے عذابون مین گرفتار ہوتے ہین اگر بلا فرق نام لیتے رہین تو کوئی گناہ نہوا ور برہم
سروپ ہوجاوین اور چونکہ پارچۂ صاف اور سفید پر سیاہی بہت جلد اثر کرتی ہی تو جنکے
زبان سے ایک دفعہ نام برآمد ہوا اور وے پھر نام نہین لیتے تو اُنکو گناہ نہ لینے نام کا زیادہ تر
ہوتا ہی مطلب یہ نکلا کہ بھگوت کا نام ہردم اور ہر لحظہ زبان سے برآمد ہوتا رہے تاکہ پھر کوئی
گناہ نزدیک نہ آوے اور جن لوگون نے ایکدفعہ بھی کسیطرح وہ نام لیلیا ہی اُنکو تو کمال ضروری ہی
یہ سدھانت ایسا ہی کہ کوئی شبہہ یا اعتراض لازم نہین آتا اور اگر کسیکو شبہہ ہو تو اجامیل کے مکت
ہونیکا کہ مدت العمر گناہ کیے تھے اور پھر کے نارایِن نام لینے سے مکت ہوا اصول اور قاعدہ پیدا کرکے
دلائل معقولی یا منقولی سے ثابت کردی غرض اس زمانہ کلجگ مین سوائے نام مبارک میرے سوامین کے
کوئی تدبیر فائق اور بہتر ایسی نہین کہ جلد تر منزل مقصود کو پہونچا دیوے اور نہ اُسکے عمل مین کسیطرح کی
مشکلات ہین نہ کچھ خرچ ہوتا ہی صرف زبان سے کہنا چاہیے جن لوگون نے امنیہ ہوکر اُس نام ناجی کی
پناہ اور سرن لی ہی وے ہی بھگت ہین اور وے ہی بھجن آنند رہی سادھو ہین اور وہی بیشنو —
غرض [illegible]

غرض مولف کی [illegible] بھگتوں اور [illegible] سری شانت سوکھا دھام کے

اے بھگوت بھگتوں اور اپاسکوں کے چرن کملوں کو ڈنڈوت کر کے عرض کرتا ہوں کہ یہ گرنتھ بھگوت اور بھگتوں کا
سب پاپ اور دکھوں کو دور کرنے والا اور بھگوت کے چرنوں میں پریت کا بڑھانے والا اور سب سکھ دونوں
جہان کا دینے والا [illegible] کا دینے والا جیسا موافق عقل ناقص اور فہم نادرست کے مجھ سے ہو سکا
تیار کرنے کی کوشش کی کیونکہ ہمارے دھرم [illegible] کے دھرتروں سے مجسم ہے۔ اسواسطے [illegible] اعمال
کا قصہ کے [illegible] ہے اور سنسکرت داروں کا دھرم آنند کا دینے والا ہے
اسواسطے کہ سب سنسکرت داؤں کا مجموعہ آچارج اور فوائد و عقاید کا حال [illegible] واسطے تعظیم و فضلت
تمام مندرج کیا ہے۔ ناواقف و ناداقی ہندی اور انگلش [illegible] ترجمہ سے [illegible] ایک اس سدھانت
پر نظر ہی ہے۔ کہ کسطرح ہو سکے [illegible] ذریعے سے یا [illegible] سے یا نام سے یا سنسکرت سے بھگوت
[illegible] دھرم سدا نند [illegible] سوکھا دھام [illegible] اور [illegible] ناواقفوں کو
محبت اور واقفوں کو ترقی در استقلال حاصل ہو [illegible] قصور دیدہ دانستہ ہو۔ [illegible]
[illegible] کہ حقیقت میں [illegible] ہے مندرج ہو ہے سو اسکی وجہ صاف ظاہر ہے
کہ سنسکرت اور [illegible] خواہش اور چاؤ

نے ہوئے ہین کہ جو اشخاص نا سمجھ اور نا معتقد ان سنپرداؤن سے پوشیدہ رکھنے کے لائق تھے سو
بات مین اطمینان یہ ہی کہ اُن لوگونکو نوبت پڑھنے اور سُننے اُن مطالب اور نجواغض کی نہ پہونچیگی اور ہر
ہزار در ہزار مین کسی ایک نے پڑھ سن لیے تو اُسکے لطف اور بھاؤ اور اصلی مطلب سے بے بہرہ و ناواقف
رہینگے بلکہ بطور قصص و حکایات کے سمجھینگے کسواسطیکہ اُس رس کے وہی حصہ دار ہین کہ جنکی بھگوت چرنون
مین محبت ہی اور اُنکے ہی واسطے وے بھاؤ اور مطالب تحریر ہوتے ہین سوم بھگوت بھگت اسقدر بیشمار
ولا انتہا گذرے کہ سمندر کے قطرے شمار ہو سکتے ہین اور بھگتونکی شمار نہین ہو سکتی اور اس سبب ان
تھوڑے سے بھگتونکی کتھا لکھکر خاتمہ لکھدیا بلکہ جسقدر اصل بھگت مال مین مندرج تھے انکے نام بھی قلم انداز کیے
سو اگرچہ اسکا جواب نہین لیکن بھگتونکے چرتر اگر ہزار در ہزار کتابون طویل مین کوئی شخص لکھے تب بھی وہی قصور
عائد ہوگا اور چرتر بھگتونکے خاتمہ کو نہ پہونچینگے پس واجب العطا ہون یا جہان میرے دیگر قصورات بمقتضا
رحم کے نظر نہ فرماوینگے وہان اس قصور پر بھی لحاظ نہوگا ہے رام ☆ ہے رام چندر ☆ ہے رام چندر
ہے بید ہنس ☆ ہے رگھناتھ ☆ ہے ناتھ ☆ ہے سیتا بر ☆ ہے سیتا پت ☆ ہے سرناگت بتسل ☆
رعایا درس وادھی ۱۲ راجہ جنک کی رانی سنینا و دیگر رعایا جنکپور ۱۲ آتم گوبدین اکے سرناگت ۱۲ برہمن ۱۲ ہمقدم ۱۲
ہے اودھ بہاری شکھ راس ☆ ہے چھب سمدر سو بھادھام ☆ ہے سچدانند گھن پورن برہم

ملہ ان نامون سے بلایا کرتے تھے اور اپنی عرف ملانے کو بھی طلب کیا کرتے تھے اور اب کرتے ہین ۱۲

موھن دوست ۱۲
سرنگار رس اب تک جنک پور کی استری ۱۲ آنانی دستانت رشی اور ۱۲
ھے کوشلیا کے سرم موھن مکار ہے شت ادھم ادھارن دین بندھو جیسا ہمدا خیال ہے اقبال ہے۔
کس طرح کس زبان سے گذارش کروں کہ آپ کی بلا وجہ کی خوبی معلوم ہے بندی برابر شت و ادھم و
گنہگار وقت ضد و رشتے مشکل میں بھی تھی نہیں اور نہ دستیاب ہے مجھکو غور و استقلال ہے ڈرکھوے
سے دل پر معلوم ایسے آتی دور دنیا کے نامدار گناہ کرکے سزا و خوف سے نہیں رہتا ہے۔ بلکہ مت
ہر حکومت کرتا ہے جس حالت میں کہ اس درجہ نادیدہ معلوم بلکہ خانہ زاد بلکہ فضل سے اوں
عرض کرتا ہوں کہ جس کی مایا ایک ادنی و ناچیز کو بے نشان پر ہماندوں کا مالک بنا دیتا ہے۔ پس مجھکو
کیا حاجت خوف و خطر کی ہے کس کا سہارا ہوں اور اس دل کم ہمت کو کیا کروں کہ کسی طرح
نہیں مانتا ورنہ آپ کی طرف رجوع ہوتا ہے قطع نظر از اعتقاد مقصد مالا جس قدر کہ دنیا
بھلے اور شکر گذاروں کی اور کی رضامندی سے رضامند اور تھوڑی سی نا خوشی سے ناخوش ہوکر
ان کی سیوا کو مقدم تر جملہ مقدمات سمجھتا ہوں اگر دس سے کروڑوں حصہ بھی خالف و
ہراسانی دکھ درد کے آور اگر دوزخ ہو کر آپ کے دن علوں کی طرف رجوع ہوں

اسلی سطح
پھول میں ایک دفعہ نام لینے سے سب گناہ

اُتونی الغفور بیڑا پار ہی لیکن کیا ممکن ہی کہ کبھی بھول کر بھی آپ کی طرف خیال ہو بلکہ یہ حال ہی ؛ بھجن بن جیوت جیسو پریت ؛ دیگر بھجن بن ہتیا جنم گنوایو ؛ دیگر دو ے مین ایکو تو نہ بھئی ؛ نا ہر بھجے نہ گرہ سُکھ پایو بیچ بھاے گئی ؛ دیگر سب دن گئے بشی کے ہیت ؛ دیگر جنم گیو با دہنہ بربیت ؛ ایسے اپنے اعمال و افعال قبیحہ پر نظر کر کے جو مآل اور انجام کو سوچتا ہون تو کچھ ٹھکانا اپنا نہین دیکھا اور نہ کوئی سہارا نظر آتا ہی الا ایک قول کا اور وہ یہ ہی کہ جناب والا نے خاص زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہی کہ جو کوئی ایک دفعہ میری سرن ہو کر اور یہ بات کہکر کہ تمھارا ہون مجھسے مانگتا ہی تو میرا یہ عہد ہی کہ سب سے بیخوفی بخشتا ہون اور اس قول مین یہ شرط نہین کہ وہ شخص نیک ہو یا بد دل سے سرن ہوے یا بظاہر سو اُس قول کے موافق از راستی از دروغ یا برا ے نمایش یا از فریب خواہ از دل خواہ بظاہر آپ کی سرن ہو کر اور تمھارا ہون بآواز بلند پکار کر یہ گدائی کرتا ہون کہ کسی جسم مین جاؤن کسی لوک مین رہون یہ تصور اور چینتون آپ کا شب و روز بلا تزلزل بنا رہے کہ سرجو پرم پوتر کے کنارہ پر اجودھیا پوری کہ جسکی رج کو برہما دک اپنے مستک کا تلک کر کے سدھتا اور سدھتا کو پہونچے ہین اور ایک دفعہ درشن جسکا لا انتہا جنمون کے پاپ اور گناہونکو دور کر کے سری رام پد این کرتیا ہی سبھ بہت ہی اُسکے بیچ مین راجدھانی اور راجدھانی کے بیچ مین خود بدولت کا ہار استھان دہبار استھان کے بیچ مین راج سبھا ہی اور اُسکے پانچ درجہ تو بصورت کمل کے ہین اور درجہ ششم شش گوشہ ہی اُسپر سہ گوشہ سنگھاسن براجمان ہونے خود بدولت کا ہی اُسکی صفت و ثنا کس سے بیان ہو سکتی ہی سو کرور چندرمان اور سورجون کی روشنی جس کے روبرو گرد ہی جواہرات کے جا بجا نقش و نگار ایسی تجلی اور زیبایش کے ساتھ ہین کہ گویا سب دیوتاؤن کے منتر اپنی اپنی اصلی نورانی رنگ سبز سرخ زرد سیاہ وغیرہ کے بیشمار روپ بنا کر ہر ایک موقع مناسب پر واسطے سیوا کے سنگھاسن پر جٹ ہو گئے ہین اُس سنگھاسن پر بتان یعنی چندوہ چھپایا ہی کہ جسکی جگمگاہٹ اور جھلک سے دیدۂ دل کی نظر خیرہ ہوتی ہی منقش اور موتی اور جواہرات کی لڑیون سے جھالر لگی ہوئی ہین اور زمین اور در و دیوار دہان کے طلائی اور مرصع اُسی زیبایش و آرایش کے ساتھ ہی کہ جو سنگھاسن پر سری دسرتھ نندن سیتا پت ادہمہ بہاری دھنش بان دھاری مہاراج اُس شوبھا و سنگار کے ساتھ

ف ۱ اس دھیان کی شرح رام تاپنی وغیرہ تنتر شاسترون مین مفصل ہی اور جنتر پر بھی بکثرت ملتے ہین یہان باختصار لکھا گیا ہی ۱۲

براجمان ہین کہ جسکا بیان بید و برہما سے بھی نہین ہوسکتا اور جو کچھ شاستر اور بیدون نے بیان کیا ہی
تو آخر مین معترف ہوئے کہ بیان سے باہر ہی روشنی ناخن چرن کملون کی برہما و شیو وغیرہ جوگیشران
کو برہمانند کی روشنی بخشتی ہی چرن منوہر بخشندۂ چارون پدارتھ کے اوپر سے شیام اور نیچے سے سُرخ
ایسے سوبھایمان ہین کہ تمثیل سُرخ اور شیام کمل کی اور روشنی جواہرات ہر دو رنگ مذکور کی
از بس پھیکی معلوم ہوتی ہی اور مزید برآن یہ کہ مہارانی جی نے اپنے ہاتھ سے کہین رنگ حنا اور
کہین مہاور لگا کر بخوف چنچلتا خود بدولت کے اپنی نظر مبارک کو محافظ رکھا ہی اُن چرنون کے
انگوٹھون چھلے جڑاؤ اسپر کڑے اور گھونگھرو مرصع کار پیتامبر دھوتی کی چمک کو شرمندہ کرنیوالی
پہنے ہوئے اور اُسپر چھدر گھنٹا ناف منوہر کے اوپر تربلی جانب پسپ نشان سری تبس کا جڑی
چھاتی اُسپر دُھکدُھکی اور موتیون کا ہار بار گازربفت دھانی و باریک جسم منوہر و نازک پر دوپٹہ
پیتامبری مغرق زدی و پٹکہ سے کسے ہوئے ہیکل طلائی سبزون وغیرہ جواہرات سے جڑی ہوئی
ہر دو شانہ اور سینہ پر آکر تا کمر آویزان کنٹھی دوہری چھوٹے چھوٹے دانہ موتیون وغیرہ کی گلے مین
ہاتھون مین انگوٹھی چھلہ کنگن پہونچی بازوبند نورتن پہنے ہوئے سیام سندر چہرہ ایسا دلفریب و منوہر
کہ پورن چندرمان جسکی سندرتا و منوہرتا کو اور آفتاب و برق روشنی و چمکاہٹ کو اور نیلمن و گھنشیام
ملاحت اور نمکینی کو و کمل و گلاب وغیرہ شگفتگی خوبصورتی کو دیکھ کر ایسے بے حقیقت اور بے رونق
ہین جسطرح آفتاب کے روبرو ذرہ کریٹ مکٹ پانچ کلغی سر پر اور ہر ایک کلغی مین موتی و چنی
و سبزونکی لڑی آویزان اور جابجا پھول گتھے ہوئے پیشانی پر تلک کی جھلک کانون مین کنڈل اور
جھمکا اُن مین رنگا رنگ پچھ لونکے گچھے مہارانی جی نے اپنے ہاتھ سے بنا کر پہنائے ہین آنکھین رسیلی
اور رسیلی مین سرمہ لگا ہوا رخسارہ تابندہ و سوبھایمان پر زلف پیچدار آئی لبونپر پانون کی
سُرخی اور مہارانی جی کے کسی رمز و کنایہ سے تبسم نمودار اُس سوبھا و شرنگار پر واسطے بچانے نظر گذر
کے اگر بیشمار کامدیو اور سب برہمانڈونکی سوبھا و سندرتا و آرایش ما دھرج و ملاحت وغیرہ کو
قربان کیا جاوے تو وہ تمثیل لازم آتی ہی کہ کسی چکرورتی راجہ پر کوئی شخص کانی کوڑی یا خاک کا
ذرہ قربان کرے باوٴین طرف سری سیتا مہارانی جی براجمان ہین اُنکو اگر سری رگھنندن
سوامی سے علحدہ کہا جاوے تو رام تاپنی وغیرہ رُپ نشد اور دیگر شاسترون سے خلاف ہی

بلکہ بموجب ناردپنچراتر تنتروں کے برھمتیا کا پاپ عائد ہوتا ہی اگر روپ سری رگھنندن سوامی کا
بیان کیا جاوے تو مادھرج اور سرنگار کی اُپاسنا کا ناس ہو جاوے اور حسن و زیبایش و سوبھا
و سندرتا وغیرہ کا نام و اصول باقی نہ رہے پس یہ بات لازم آتی ہی کہ جو رگھنندن سوامی ہین وہی
سیتا مہارانی ہین وہی رگھنندن سوامی جسطرح بھگوت بمقتضاے اپنی کرپالتا و دیالتا کے اوتار
لے کر اور بھگتون کو اپنے چرترون مین اودھار کرتا ہے اسی طرح واسطے جاری کرنے اُپاسنا مادھرج
و سرنگار کے بھگوت نے اپنے دو روپ کیئے ہین اور اسیواسطے مادھرج و سرنگار نشٹھا سب نشٹھاؤن
پر اول و مقدم ہی کہ اُس کی بدولت جلد تر بھگوت حاصل ہوتا ہی اور ایک دلیل سری رگھنندن
و مہارانی جی کے واحد ہونے کی پر از لطیفہ اور محو کر دینے والی پریا پریتم کے سماج ہین یہ ہی کہ اُس
سنگھاسن پر جو دونون براجمان ہین تو بسبب صفائی حسن اور لباس اور زیورات زرق برق
کے عکس چہرہ لباس ہمدگر کا چہرہ و لباس ہمدگر پر پڑتا ہی اُسوقت یہ نہین معلوم ہوتا کہ کونسی سیتا مہارانی
ہین اور کون سے رگھنندن سوامی اِس تنقیح مین شیو اور شاردا کی بھی عقل دنگ ہی اور مشغول بدیدار ہین
دیگر کسی شخص سے تو کب امتیاز ہو سکتی ہی اور پریا پریتم کے عشق کا یہ حال ہی کہ مہارانی جی تو رگھنندن
مہاراج کے دلمین اور رگھنندن مہاراج مہارانی کے دلمین ہر وقت اور ہر لحظہ بلا فرق بسے رہتے ہین
پس جبکہ ظاہر و باطن دونون کا یہ حال ہی تو کس طرح کہا جاوے کہ رگھنندن مہاراج اور سیتا مہارانی
دو ہین بیشک ایک ہین جس طرح جل اور ترنگ یا لفظ اور معنی غرض اُس جنک نندنی دسرتھ مہاراج
کی پریہ پتر بدھو سونینا اور کوشلیا کی لاڈلی رگھنندن سوامی کی پرم پریا مجسے کپوت کمبخت نالائق کو اپنے اور اپنے سوامی کو اولش سے پالن
کرنیوالی کی سوبھا اور سرنگار کا بیان کس سے اور کسطرح ہو سکتا ہی تمثیلات تو محورات زمانہ سے متمثل ہو کر لائق تمثیل مہارانی جی
کے نہ ہی اور سندرتا و منوہرتا و سوبھا و سرنگار وغیرہ کی اصل و بنیاد مہارانی جی ممدوحہ ہین اصل کے ساتھ فرع کی
تمثیل کب ہو سکتی ہی پس اسقدر لکھنا کافی ہی کہ اُس سوبھا اور سندرتا کے ساتھ سری رگھنندن سوامی کے بام انگ احجان
ہی کہ جسکی سوبھا و سندرتا کے سبب سے سری رگھنندن سوامی کی سوبھا کو سوبھا و سندرتا حاصل ہوتی ہی لچھمن اور شترگھن
مہاراج چھتر لیئے اپنے اپنے موقع پر سیوا مین کھڑے ہین بھرت مہاراج پنکھا جھلتے ہین ہنومان جی دست بستہ پرم آنند
مگن سامنے موجود ہین بھاو شیو وغیرہ دیوتا اور بھرگ سنکادک وغیرہ رکھیشر اور سب ذی حاضر ہین چترنگنی فوج سلامی کی

سے پیارے بیٹے کی دولھن ۱۲ ؎ نام والدہ جانکی مہارانی ۱۲

قواعد کر رہی ہے سگریو و بھیکھن و انگد وغیرہ ڈھال تلوار و دیگر اسلحہ لیئے ہوئے کھڑے ہین چارون بید براہمن روپ سے
اُستت کرتے ہین راجا دیس دیس کے نذر بھینٹ لیئے منتظر وقت ہو لینے تلک کے ہین گندھرب گاتے ہین اپسرا ناچتی
دیوتا پھولون کی برکھا کر رہے ہین اور وہ سماج سوبھا و آرایش کا بھگتون کے دلون مین سمایا ہوا ہے سب موجود ہے ۔
وشسٹ مہاراج بید منتر کو اُچارن کر کے راج تلک کرتے ہین اور یہ خانہ زاد بھی شادان و فرحان اپنے عہدہ کفش برداری پر
حاضر ہے ۔ چھپیہ مہاراج بل جاؤن رام سکھ کند ایک ؛ مہاراج بل جاؤن رام سب مین سب لایک ؛ مہاراج
بل جاؤن رام سب سنکٹ موچن ؛ مہاراج بل جاؤن رام ہو باجن ؛ بل جاؤن رام کرناتین رنیت پال پاتک
بل جاؤن رام کل کھے بکل تلسی داس اکھ سرن + دوہرہ جانکی من اگن جم لسے جم جکو رن جتیہ ؛ تلسی کے اور رکھہو سیارام چھب

श्रीनाभाख्यहरिप्रियेण हरितामन्तःसरस्वद्भवम् । भक्ताख्यानकपुण्डरीकनिचयं कुन्मोदशान्तिप्रदम् ॥ धृत्वा स्वप्रतिमागुणेन रचिता या भक्तमाला शुभा । कण्ठालंकृतये सदास्तु तुलसीरामस्य सा सेविता ॥ १ ॥ आलानं कलकं जलं कविमनोमातंगपुंगस्य किं ग्रन्थोयं कलिकल्मषौघतमसश्चंडांशुरालंबिनं । गेहांध्यमतपजरकम्पुलिनं संसारवारांनिधेः भक्तानां विरतिप्रदं नवनिधेर्हेतुर्हरेः सन्निधेः ॥ २ ॥ आरंभोऽस्य धरेन्दुनन्दधरणीसंख्यांकसंवत्सरे मार्गे मासि सिते प्रजापतितिथौ चन्द्रात्मजे सल्लये ॥ बाहुदमानवभूमिते हरितिथौ सौमे सिते चैत्रके पूर्तिः पूर्णकला दशा रघुपते रम्यालयेऽम्बालये ॥ ३ ॥

انی سری بھگت مال پر ودین سیون سمایت بھگوت جیب و جام کے چرن کملون مین محبت کا بڑھانے والا

जो तीनों ताप हरने को है	شروع تالیف کی تاریخ از مؤلف	विवरण जब हुआ आरंभ
निशेश शारद		भक्तमाल का
جو تینون تاپ کے ہرنے کو ہے نسیس سرد کر بھگت مال پر ودین سہ بھگت کمت برد		نسرن جب ہوا آرنبھ بھگت مال کا کہا کرپال نے سارد کو کہہ یہ تلسی سے
कि भक्तमाल प्रदीपन समुक्ति भुक्ति वरद		कहा कृपालु ने शारद को कह यह तुलसी से

مؤلف نے خود واسطے تاریخ ختم کے فکر کیا تو لا بن مین گسائین تلسی داس جی نے اجودھیا کانڈ کے خیر مین جو سورٹھا
لکھا ہو اس سے کمی بیشی ایک دو لفظ کے تاریخ حاصل ہو گئی سو اسی کا لکھنا باعث برکت و سعادت کا سمجھا

सियाराम पदप्रीति. अवशि होय जन रस विरति		यह शुभ चरित पुनीति, जे सप्रेम गावहि सुनहि ।
سیارام پد پریت اوس ہوے جگ رس برت	سورٹھا	یہ شبھ چرت پونیت سے پریم گاونہ سنہہ

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

کرپا سے سری کرشن جی مہاراج پاربرہم پرمیشر کے یہ پوتھی پرم پوتر پشال بھکت مال جسکو اول نارائن داس عرف نابھاجی نے جو ہنومان منبی تھے بنایا اسکے پیچھے سوامی پریاداس جی نے شرح اسکی بھاشا مین کبت بند تصنیف کی اسکے بعد پہلے پہل ترجمہ اردو زبان مین لالہ لالجی داس نے ۱۸۵۸ع بڑی تحقیقات کے ساتھ کیا علی ہذا اسیطرح کو اکثر لوگون نے اپنے اپنے ڈھنگ رنگ کا ترجمہ کیا اور سمبت ۱۸۹۸ مین لالہ گمانی لال قوم کایستھ نے بھی بہت خوبی سے ترجمہ عمدہ لکھا لیکن اس طرز پسندیدہ اور روش پاکیزہ سے یہ ترجمہ راے تلسی رام صاحب لدرام شاد اگروال نے تالیف کیا اور عام فہم زبان مین صاف صاف یہ چوبیس نشٹھا قائم کیے (۱) نشٹھا دھرم کرم (۲) بھگوت دھرم یعنی رواج دہندہ بھگوت بھگتی (۳) سادھو و سیلو و ست سنگ (۴) سرن (۵) کیرتن (۶) بھیکھ (۷) گرو مہما (۸) پرتما و ارچا یعنی پوجا تصویر کی (۹) مہما لیلا نوکرن (۱۰) دیا و اہنسا (۱۱) اپاش یعنی برت (۱۲) مہا پرساد (۱۳) بھگوت نام (۱۵) گیان دھیان (۱۶) بیراگ و شانت (۱۷) سیوا (۱۸) سوہارد (۱۹) سرنگار و ماد ھرج (۲۰) باتسل (۲۱) داس (۲۲) سکھ بھاؤ (۲۳) سرناگتی و آتم نویدن (۲۴) پریم۔ اور ہر ایک نشٹھا مین جو جو بھگت گذرے ہین انکا مفصل حال ایسی عمدگی سے لکھا ہے کہ ہر ایک فوراً سمجھے اور بھگتی پیدا ہو جاے حقیقت مین لوگ اوپر کی کامیابی کیواسطے تو مثل کلپ برکھ اور کام دھین کے ہے جو شخص اسکو پڑھتے ہین ممکن نہین کہ بھگوت بھگتی انکو نہو جاے اور اگر کسی خواہش دنیا کیواسطے بھی پڑھین تو بھی بہت جلد کامیابی حاصل کرین کیونکہ اسمین ذکر ایسے بھگتون کے ہین کہ جسکی آرزو پوری کرنے کے واسطے خود پاربرہم پرمیشر نے اوتار دھارن کیے ہین اور ہر بھگت کی بات کو قائم رکھا ہے حاصل کلام دنیا مین تین قسم کے آدمی ہین ایک بکت (۲) سادھا سادھک (۳) بشی سو بکت یعنی وارستگان اور سادھک یعنی سالک تو جان سے زیادہ اس پوتھی کو عزیز رکھتے ہین کہ وہی اسکے مراتب و منازل خوب پہچانتے ہین یہ بات سچ کہی ہے ع قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری ؛ مگر لطف یہ ہے کہ پڑھنا اس پوتھی کا سکھ یعنی خواہان لذات دنیاوی کو بھی سودمند ہے کہ مرادات دنیاوی اسکے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہین اور بھگوت کیطرف طبیعت خود بخود مائل ہو جاتی ہے۔ الغرض جو کچھ مہما اس پوتھی کی لکھی جاتی ہین کم از کم ہین اسکے رموز عارفانہ کے نکات کو عارف ہی خوب جانتے ہین پرمیشر کی دیا سے یہ پوتھی کمال ہی درجہ مقبول و مرغوب عالم ہے فی الحال مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بلیسر پرستی و عالی ہمتی عالیجناب معلی القاب منشی رام کمار صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسر داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ و بمساعی جمیلۂ دیگر کارپردازان مطبع بماہ اپریل ۱۹۲۴ع مطبوع ہوئی۔ فقط

श्रीजानकीवल्लभाय नमः

سری جانکی بلبھائیہ

شری جانکی بلبھ کرپاسندھ کے چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے فرہنگ الفاظ سنسکرت اور بھاشا کی جو مندرج نسخۂ بھگت مال پر وہین کیے ہوے بسلسلہ حروف تہجی کے لکھتا ہون اور بعض لفظ جو مندرج نہین کیے تو محاورہ روزمرہ سمجھے یا حاشیہ کتاب پر معنی لکھدیے ہین یا زیر لفظ متن ہین۔

باب الف

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
अवधविहारी	اودھ بہاری	اجودھیا کا سیرانی یا کھلاڑی			مثل بالمیک رامائن و مہابھارت
अविनाशी	ابناشی	لایزال	आत्मनिवेदन	آتم نویدن	بھگوت کو اپنی خودی نذر کردینی
अभ्यागत	ابھیاگت	مہمان	अटल	اٹل	لاجنب
अभिषेक	ابھکھیک	معنی مرادبی از نشستن یا نشانیدن	अज	اج	جو کسی سے پیدا نہ ہو
आभूषण	آبھوکھن	زیور	आचार्य	آچارج	بید شاستر کا خلاصہ سمجھکر خود عمل کرے اور دیگرین رواج دیکر عمل کرائے
अभिराम	ابھرام	خوشنما			
अपार	اپار	ناپیداکنار	आचार	آچار	عمل کرنا موافق حکم شاستر کے
अभिमान	ابھمان	غرور	इच्छा	اِچھا	خواہش
अपकार	اپکار	[illegible] اصطلاح میں بدکار و نقصان	अच्युत	اچیوت	جو کبھی نہ گرے۔
अपराध	اپرادھ	خطا یا گناہ	आदि	آد	تنہا یہ کلمہ معنی ابتدا کے دیتا ہے اور دوسرے کلمے کے اخیر میں ملکر معنی وغیرہ کے دیتا ہے۔
अति	ات	بسیار۔ بہت			
आत्मा	آتما	روح یعنے جیو			
इतिहास	اتہاس	جس کتاب میں حال سلف کا مندرج ہو	आदिक	آدک	بجائے وغیرہ کے یہ لفظ آتا ہے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
अद्वैत	ادویت	نہین دوسرا یعنے وحدانیت
अधम	ادھم	گنہگار یا نیچ یا کمینہ
आधार	آدھار	سہارا یعنے تکیہ
अधम उधारन	ادھم اُدھارن	گنہگار کو مغفرت کا دینے والا
अधिकार	ادھکار	مرتبہ یا خواہش یا درجہ
अधिकारी	ادھکاری	خواستگار یا درجہ والا یا مرتبہ والا
अर्थ	ارتھ	معنے لفظ کے یا دولت یا مطلب
आर्या	آریا	نام بحر منجملہ بحور شعر
अर्चा	ارچا	چندن پھول وغیرہ سے پرستش کرنا
अर्चामूर्ति	ارچا مورتی	پرستش کی تصویر
आराधन या आराधना	آرادھن یا آرادھنا	سیوا یعنی خدمت و وظیفہ
अर्पण	ارپن	نذر کرنا
आरती	آرتی	سنسکرت مین نراجن کہتے ہین یعنے چراغ کی روشنی سے بھگوت کی پرستش
असुर	اسُر	راچھس دیت خلاف از دیوتا ہا
स्तोत्र	استوتر	اسماے ذاتی و صفاتی از تعریفات بزرگی بھگوت کا جسمین بیان ہو
अस्त्र	استر	جو افسون واسطے قتل دشمن کے سلاح کا کام کرے
स्त्री	استری	عورت
असार	اسار	خلاف ناپائدار یا بے حقیقت
स्थायीभाव	استھائی بھاو	مستقل عادت یا حالت
स्तुति	استت	تعریف یا ثنا۔
इष्ट	اسٹ	حق یزدانی اور مراد اس دیوتا سے کہ جسکی سیوا مین رغبت ہو

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
आश्रम	آسرم	مکان و نیز گرہستہ برمھچرج بان پرستہ سنیاس
स्नेह	اسنیہ	محبت مرادی معنی اور اصل معنی دہنیت یعنے چکنائی کے
आशीर्वाद	آشرباد	دعا
अक्षय	اکچھی	کبھی نابود نہ ہو
अखिल	اکھل	کل یعنے سب
अखिलब्रह्माण्डेश्वरी	اکھل برہمانڈیشری	سب برہمانڈونکی مالک
अज्ञान	اگیان	ناداشتگی از اصلیت
अगम	اگم	بید و نیز منتر و نکا شاستر
आगमापायी	آگماپائی	آنے جانیوالا یعنی پیدا ہونا اور مرنا
अग्नि	اگن	آتش
अलौकिक	الوکک	جو دیکھنے مین نہ آوے یعنی نادر
अलंकार	النکار	زیور لباس و نیز صنائع بدائع شعری کو بھی کہتے ہین
अलख	الکھ	جو دیکھا نجاے یا جو نظر نہ آوے
अलंकृत	النکرت	آراستہ بزیورات و لباس
अलाप	آلاپ	بولنا یا گانا
अमृत	امرت	جسکے نوش کرنیسے نہ مرے یعنی آبحیات
अंग	انگ	عضو یا حصّہ
इन्द्रिय	اندری	پانچ سامعہ باصرہ وغیرہ و پنج دست و پا وغیرہ و یک من یعنے دل جملہ یازدہ محسوسات
अंगी	انگی	مجسم بعضوہا

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
इन्द्र	اندر	راجہ دیوتا
आनन्द	آنند	خوشی و راحت
अनुकरण	انوکرن	نقل
अन्त	انت	آخر
अनेक	انیک	بسیار
अनन्त	انت	بیشمار یعنی لاتعد و لاتحصی یا نام شیش جی
अनुभाव	انو بھاؤ	رس بھید کے سامان دم کا نام ہیکر تفصیل اُسکی دیباچہ مین مندرج ہے
अनन्य	اننیہ	نہین دوسرا یعنی لاشریک و لاثانی
अनित्य	انت	جو ہمیشہ نہو یعنی ناپایدار
अंश	انش	حصہ جو شمار مین نہ آسکے
अन्तर्यामी	انترجامی	اندرونمین رہنے والا یا اندرون کی جاننے والا
अणिमादिक	انماوک	آٹھ سدھی مشہورہ انما مہما گرما لگھما پراپتی پراکامیہ ایشتو بششتو آٹھ سدھ ہیان
अंगसंग	انگ سنگ	دو جسم کا ملنا
अन्तर्धान	انتردھان	غائب ہوجانا
अनीति	انیت	بے انصافی
अनुकूल	انکول	موافق مرضی
उपकार	اوپکار	بیروی براے فائدہ دیگرے
उपासक	اُپاسک	خدمت کنندہ مراد از سالک
उपासना	اُپاسنا	بھگوت سیوا کی راہ
उपदेश	اپدیش	تلقین و ہدایت
उपनिषद	اُپ نشد	اخیر حصہ بید کا نام ہے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
उखल व उलूखल	اوکھل و الوکھل	اوکھلی یا ہاون
उत्तम	اوتم	اعلی یا نیک
उपाय	اُپاے	تدبیر
उत्साह	اتساہ	خوشی یا ایک یوم معینہ کو جلسہ نیک ہونا یا برھمبوج وغیرہ کرانا
आवेश	آویش	داخل ہونا کسی جسم مین اور قسم اوتار کی
आवागमन	آواگون	آنا جانا یعنی پیدا ہونا اور مرنا
उत्तर	اوتر	جواب یا سمت
अवतार	اوتار	حلول یعنی اُترنا
अहंकार	اہنکار	غرور یا منجملہ کرہ ہا آتش آب وغیرہ کے کرہ ہفتمین کا نام
अहिंसा	اہنسا	نہ مارنا جانداروں کا یعنی بے آزاری
ईश्वर	ایشر	مختار یا ذی طاقت
ईश्वरता	ایشرتا	ذی اختیاری مالکی
बाब बे	باب (ب)	
बासना	باسنا	خواہش و آرزو یا تمنا
बाणी	بانی	گویائی یا گویائی کا دیوتا یعنی سرستی
बात्सल्य	باتسل	فرزند و خوردان پر از سبب رحم
बामांग	بامانگ	جانب چپ
बाण	بان	تیر یا عادت
बाल	بال	موے جسم یا طفل
बालक	بالک	طفل
बागीश	باگیش	گویائی کا مالک یعنی بھگوت
बावरी, बावली	باوری باولی	چاہ زینہ دار
बाई	بائی	کلمہ تعظیم براے ہمشیرہ عزیزہ

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
वास	باس	قیام
व्यभिचारी	بیبھچاری	سامان چہارم رس بھید کا ہی کہ شرح اُسکی دیباچہ مین مندرج ہے ۳۳ - حالت مین
विभाव	ببھاؤ	سامان اول رس بھید کا نام ہے کہ دیباچہ مین مفصل تحریر ہے
विभूति	ببھوتی	دولت یا خاکستر یا قسم بھگوت کے اوتارون کی
विप्र	بپر	براہمن
वत्सल	بتسل	پیار کرنے والا یعنے عزیز رکھنے والا
वज्र	بجر	اسلحۂ اندر کہ جسکو غلط العام صاعقہ کہتے مین
वचन	بچن	قول
विद्या	بدیا	علم یا گیان
विदेह	بدیہہ	با وجود موجود ہونے جسم کے عزور جسم جاتا رہا ہو
व्रत	برت	عہد کرنا کسی کام کے واسطے
वर्णसंकर	برن سنکر	عورت غیر قوم یا غیر منکوحہ سے جو اولاد ہو
व्रज व व्रजभूमि	برج و برج بھوم	چوراسی کوس کا برج منڈل ہو کہ اندر کے تصریح مقامات دین وغیرہ موقوعہ وہان کے روپ سناتن جیو کی کتھا مین مندرج ہوئے
विरह	برہ	ہجر - جدائی

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
विराजमान	براجمان	زیبائش والا و مراد از نشستن و قیام
वर	بر	دعا یا شوہر نیک
वरदान	بردان	دعا
विरद	برد	بانا یا لباس
वर्ण	برن	قوم یا حرف
व्रजकिशोर	برج کشور	برج کا نوجوان یعنی بھگوت
व्रजनागर	برج ناگر	برج کا عقلمند یعنی بھگوت
व्रजकिशोरी	برج کشوری	رادھکا جیو
व्रजनागरी	برج ناگری	رادھکا جی یا گوپی
वृषभानुनंदिनी	برشبھان نندنی	رادھکا جیو یعنی راجہ برشبھان برسانہ والے کی دختر عزیز
व्रती	برتی	توجہ دل
ब्रह्माण्ड	برھمانڈ	جہانتک برھما کی آفرنیش ہوا اسکا نام برھمانڈ ہے
व्रजभूषण	برج بھوکھن	برج کا زیور یعنی بھگوت
व्रजचन्द	برج چند	برج کو روشنی دینے والا یا برج کا چندرمان یعنی بھگوت
वृन्दावनचंद्र	برندابن چند	برندابن کا روشنی دینے والا یا چندرمان یعنی بھگوت
वृषभानुकिशोरी	برشبھان کشوری	رادھکا جیو
ब्रह्म	برھم	مایا کے گنون سے مبرا و جدا یا جسکے برابر اور کوئی نہو
ब्रह्मा	برھما	والد مخلوقات کا نام ہے
ब्रह्माणी	برھمانی	برھما کی استری

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
विश्वंभर	بشونبھر	تمام جہان کا پرورش کنندہ یعنی بھگوت
विश्वेश्वर	بشویشر	جہان کا مالک یعنی بھگوت
विश्वास	بسواس	یقین
वस	بس	قابو
वशीभूत	بسی بھوت	غیر کے قابو مین ہونا
विश्राम	بسرام	آرام
विश्ववास	بسوباس	تمام جہان مین جسکا قیام ہو یعنی بھگوت
विश्वविमोहन	بشوبموہن	تمام جہان کا فریفتہ کر لینے والا
विषयी	بشی	مہوش شہوات دنیا
विष्णुपद	بشن پد	جس شعر و شاعری مین بھگوت کا بیان ہو
विष्णु	بشن	ہمہ جا موجود یعنی بیاپک
विग्रह	بگرہ	جسم یا تصویر یا دشمنی
वल	بل	زور نام بلدیوجی
विलास	بلاس	آرام یا بازی یا خوشی
विवान विमान	بمان یا بوان	خانہ مکلف کہ حسب خواہش دل ہوا پر پرواز کرے
विमुख	بمکھ	منکر از بھگوت یا مرتد یا گنہگار برخلاف
वन	بن	جنگل
वनमाला	بن مالا	تلسی اور جنگل کے پھولون کی مالا
वंश	بنس	خاندان
वन्दन	بندن	برائے تعظیم دست بستہ سر جھکانا
वंधन	بندھن	یا بندہی کسی امر کی یا کسی امر کا عہد کرنا یا اس عہد کا مقلد رہنا
विहार	بہار	سیر یا کھیل یا تماشا دیکھنا

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
विहारस्थान	بہاراستھان	سیر یا کھیل کی جگہ
विहारी	بہاری	سیرانی یا کھلاڑی یا تماشا کا شوقین یعنے بھگوت
वैराग्यवान्	بیراگوان	تارک
वेद	بید	الفاظ برآمدہ از زبان بھگوت
व्यापक	بیاپک	سب مین اور سب جگہ موجود
वैराग्य	بیراگ	ترک
वेदान्त	بیدانت	شاستر وحدانیت
विराट्	براٹ	اُس بھگوت کے سروپ کا نام ہے کہ جسکے ایک ایک روم یعنی بالمین بیشمار برھمانڈ لٹکتے ہین
वैशेषिक	بیشیشک	ترک شاستر یعنی منطق کا ایک ضمیمہ ہے بسبب تجاوز قلیل کے جدا شاستر قرار پایا
वीणा	بینا	نام ساز جو نارد منی اور سرستی رکھتے ہین اور مرلی کو بھی کہتے ہین
वीज	بیج	تخم
वेड़ा	بیڑا	کشتی
वैजयन्ती	بیجنتی	خوشبودار پھولونکی مالا کہ اسمین تلسی بھی ہو
वैकुण्ठ	بیکنٹھ	وہ مقام کہ جسمین کبھی کمی نہیں ہو بھگوت دھام عرش اعلی
भवन	بھون	خانہ - گھر
भक्ति	بھگتی	خدمت یا محبت یا عشق

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
मुक्ति	بھگتی	نجات دنیا
भाव, भावना	بھاو بھاونا	مطابیت یا منتخب شدہ یا کمال خوشی یا بھگتی
भाषा	بھاکھا	اگرچہ عموماً گفتگو کو کہتے ہین لیکن یا اصطلاح شاعران کبت دوہرہ وغیرہ کے بھاشا وہ ہے کہ بیچ کے روزمرہ مین بعض لفظ سنسکرت اور ضرورتاً کوئی حرف مشہورہ فارسی ملا کر شعر بنایا جاوے
भागवत धर्म	بھاگوت دھرم	بھگوت بھگتی کے متعلق جو کچھ کیا جاوے
भागवत	بھاگوت	پوران کا نام اور بھگوت بھگت کو بھی کہتے ہین جو بھگوت سے تعلق رکھتاہے
भेष	بھیکھ	لباس
भार	بھار	نام وزن کہ جو ڈھائی من کا ہوتا ہے بوجھ یعنی بار
भगवत्	بھگوت	ہر ششم مراتب اعلیٰ والا یعنی ایشر پرماتما پورن برھم
भाग	بھاگ	قسمت یا حصہ یا طرف یعنی سمت
भागी	بھاگی	قسمت والا یا حصہ دار
भोजन	بھوجن	کھانا یا کھلانا
भोग	بھوگ	بھگتنا اشیائے خوردنی یا تناول کرنا یا پس خوردہ یا مقطع مین شاعر کا نام
भिखारी	بھکھاری	دریوزہ گر منگتا
भीख	بھیکھ	دریوزہ گری

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
भू	بھو	زمین
भूमण्डल	بھومنڈل	زمین کا احاطہ یعنی تمام زمین
भाष्य	بھاش	مجتہد و آچاریہ کی شرح جو گیتا یا سوتر وغیرہ پر ہو اور اسکی پیروی سب پیروان اس مشرب کو ہوئے
भण्डार	بھنڈار	برہمن یا سادھان کثیر کو بھوجن کرانا یا مکان جمع رہنے اسباب خوردنی وغیرہ کا بھگوت کے بھوگ کا مقام
भूत	بھوت	جسم ہوائی یعنی خبیث یا ایام قبیلہ
भूमि	بھوم	زمین
भव	بھو	پیدا شدہ یعنی دنیا یا شیوجی کا نام
भेद	بھید	فرق و تجاوز یا دشمنی یا فریب یا راز یا کاٹنا
भोला	بھولا	سادہ یا سادہ لوح
भक्तानुकूल	بھگتانکول	بھگتوں کے موافق مرضی یا بھگتوں کے بس یعنی بھگوت
भक्तभावन	بھگت بھاون	بھگتوں کو آنند دینے والا یعنی بھگوت
भक्तवत्सल	بھگت بتسل	بھگت مین از بس عزیز جسکو یعنی بھگوت
भक्तमनरंजन	بھگت من رنجن	بھگتوں کو آنند دینے والا یا بھگتوں کے دل مین قیام کرنیوالا
भक्त	بھگت	بھجن کرنیوالا یا خدمت کرنیوالا
भलाई	بھلائی	نیکی

भाग

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
भाल	بھال	پیکان تیر یا پیشانی
भूल	بھول	سہو
भगवान	بھگوان	یعنی بھگوت ہر ششم مراتب و مراتب اعلیٰ کا مالک
विह्वल	بہبل	بیطاقت
बाब पे	**باب پ**	
पाक	پاک	پختن طعام
पार	پار	دریا کا دوسرا کنارہ
पारषद	پارشد	بھگوت کی سیوا کرنیوالا یا بھگوت پوجا کے سامان مین گھنٹہ وغیرہ
पाठशाला	پاٹھ شالا	مکتب خانہ
पातांजलि	پاتانجل	منجملہ ششم شاستر کے مہا جوگ یعنی حبس دم و راج جوگ یعنی پرستش بھگوت کا شاستر ہے
पान	پان	شرب یعنی پینا یا برگ تنبول
पारायण	پاراین	بھگوت چرتروں کا پڑھنا یا کیرتن کرنا یا خاتمہ
पावन	پاون	پاک
पाषण्ड	پاکھنڈ	ظاہر نیک کی نمائش یعنی فریب
पाषाण	پاکھان	سنگ یعنی پتھر
पापपुंज	پاپ پنج	مخزن گناہان
पाप	پاپ	گناہ
पापी पापात्मा	پاپی پاپ آتما	گنہگار
पारस	پارس	سنگ پارس یا طعم بقدر خوراک یک آدم

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
पालना	پالنا	پرورش یا جھولا طفل خرد سال کا جسکو مہد کہتے ہین
पारना	پارنا	افطار روزہ
पार्वती	پاربتی	شیوجی مہاراج کی پریم پریا
पातकी	پاتکی	گنہگار
पातक	پاتک	گناہ
पतित	پتت	گرا ہوا یعنی افتادہ از دھرم ایمان مراد از گنہگار
पतितपावन	پتت پاون	گنہگاروں کو پاک کرنیوالا یعنی بھگوت
पुत्र	پتر	پسر
पत्नी	پتنی	بیاہی عورت
पत्र	پتر	خط یا برگ
पिता	پتا	والد
पतिव्रता	پت برتا	وہ عورت جو شوہر کے سوائے اور کسی کو مالک نجانتی ہو
प्रतिज्ञा	پرتگیا	عہد
पति	پت	مالک
पटरानी	پٹ رانی	سرفہرست رانی یا مہارانی
पक्ष	پچھ	جانبداری یا پرندہ کا پر یا پانزدہ روزہ کیاہ کا
पद	پد	چرن یعنی پاے یا مرتبہ یا مقام
पद्म	پدم	کمل
पदार्थ	پدارتھ	نعمت یا دولت دنیا یا دنیوی
पर परम	پر پرم	جس سے بالاتر کوئی نہو یا جسکے روبرو

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		کوئی کچھ حقیقت نرکھتا ہو اور معنی لفظ پر کے بازو پرندہ یا غیر کے بھی ہین
प्रताप	پرتاپ	اقبال
प्रभु	پربھو	سب سے بڑا یا سب کا مالک یعنی بھگوت
प्रेम	پریم	عشق اور عشق کی حالتونکو بھی پریم کہتے ہین
प्रवाह	پرواہ	دریا کی دھار
प्राप्त	پراپت	حاصل ہونا یا پہونچنا
प्राकृत	پراکرت	متوسط یا بھگوت مایا سے جو پیدا ہوے
प्रतिमा	پرتما	تصویر
प्रसंग	پرسنگ	حال یا حکایت
परलोक	پرلوک	اونچا یا سب سے زیادہ تر مقام مراد عاقبت و عقبےٰ
प्रीति	پریت	محبت
परमधाम परमपद	پرم دھام پرم پد	جسسے زیادہ تر مقام نہووے اور کبھی جسکا زوال نہو
परिणाम	پرنام	انجام
प्रचार	پرچار	رواج
प्रचारक	پرچارک	رواج دہندہ
प्रिया	پریا	پیاری یعنی لچھمی یا سیتا مہارانی یا رادھکا جو یا رکمنی یا گوپکا وغیرہ
प्रीतम	پریتم	پیارا یعنی بھگوت
पुरुषोत्तमपुरी	پرشوتم پوری	جگناتھ جیو کی پوری

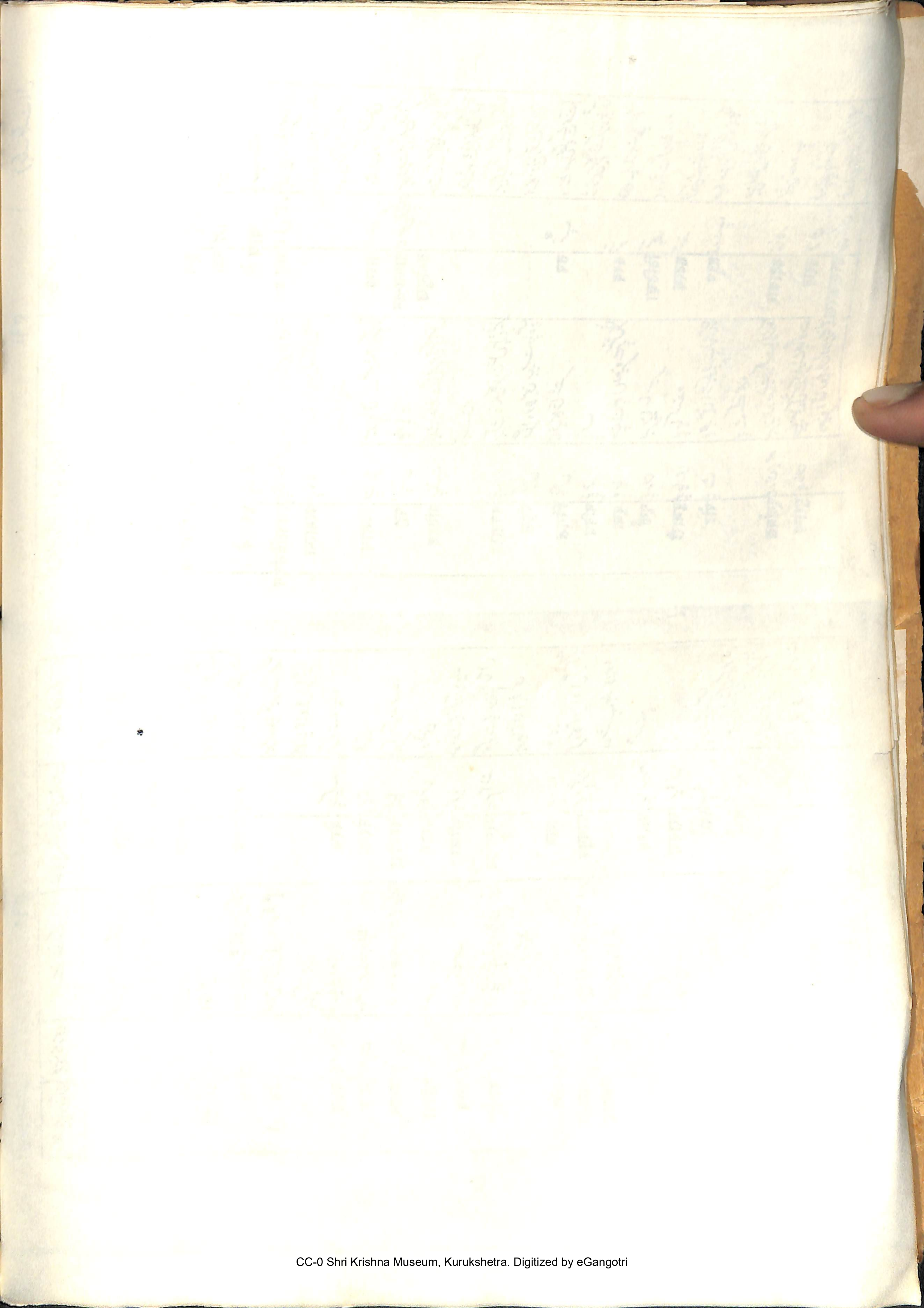
لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
प्रभुता	پربھتا	بزرگی یا بڑائی
प्राण	پران	جان یعنی روح
प्रमाण	پرمان	بعد تحقیقات جو بات قائم ہوئی ہو یا گواہی قول شاستر و بید کی
प्रसाद	پرساد	عنایت و مہربانی یا بھگوت کا پس خوردہ یا بھگوت کو بھوگ لگانا یا تناول کرنا یا کرانا
प्रेरक	پریرک	حرکت دہندہ
प्रेरणा	پریرنا	تحریک
परकीया	پرکیا	غیر کی منکوحہ عورت
प्रकाश	پرکاش	روشنی
परिक्रमा	پرکرما	طواف یعنی گرد اگرد دیدن
परमानन्द	پرم آنند	بھگوت پورن برہم کا حاصل ہوجانا کمال خوشی
प्रणत	پرنت	عاجز
परमगुरु	پرم گرو	گرو کا گرو یا اول گرو کہ جس سے وہ مشرب جاری ہوا
प्रारब्ध	پراربدھ	قسمت
परायण	پرائن	ملنا
स्पर्श	سپرش	چھونا یعنی لمس
पर्व	پرب	ساعت نیک و متبرک جسکو عوام پربھی کہتے ہین و نیز جنم اشٹمی و رام نومی وغیرہ و کسوف و خسوف

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
प्रश्न	پرشن	سوال یعنی پوچھنا
प्रसन्न	پرسن	خوش
परम सनेही	پرم سنیہی	بسیار محبت کنندہ
प्रवृत्तिशास्त्र	پرورت شاشتر	دنیا کے معاملات کا شاستر مثل راج نیت وغیرہ
पुरुषार्थ	پرشارتھ	تدبیر یا کوشش
प्रणतार्तिभंजन	پرناترت بھنجن	عاجز کا دکھ دور کرنیوالا بھگوت
परमात्मा	پرماتما	از ہمہ بالاتر و بزرگ کہ جس سے زیادہ کوئی نہو
पिशाच	پشاچ	جسم ہوائی یعنی خبیث جو ایام گذشتہ
पशु	پشُ	چارپایہ
पण्डित	پنڈت	نیک و بد عاقبت کی فہم مین جسکی عقل تیز ہو
पनवारह	پنوارہ	برگ درختان کا ظرف مثل پتل وغیرہ
पंगुल	پنگُل	لنگڑا لولا یعنی بیدست و پا معذور
पिंगल	پنگل	قافیہ کا شاستر
पवित्र	پوِتر	پاک
पूजा	پوجا	چندن پھول وغیرہ سے پرستش کرنی
पूर्ण	پورن	لبریز یا ماسیر
पुजारी	پوجاری	پوجا کنندہ
पोट	پوٹ	بوجھ یعنی بار جسکو پورب زبان مین پوٹ کہتے ہین
पूर्णब्रह्म	پورن برہم	لبریز از ہدایت یا مکیت یا انندیہ
पुराण	پوران	کتب جسکے معنی کی شرح کرنیوالے بھاگوت وغیرہ اٹھارہ پوران اور دیر پنہ یعنی

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		پرانے بھی کہتے ہین
पीताम्बर	پیتامبر	زرد پارچہ ریشمی برائے دھوتی چادر یا دوپٹہ
फूल	پھول	گل
फल	پھل	ثمر یا ثمرہ کار

बाब ते — باب ت

लفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
ताल-तार	تال۔تار	پکھاوج ستار وغیرہ معہ امیر یا نام درخت اور تار رستہ سوت وغیرہ کو بھی کہتے ہین
तारण	تارن	اوتار دینے والا یا کشتی
तामस-तम तमोगुण	تامس تم تموگن	منجملہ صفت یعنی گن ہدا آفرینش خلقت کے ایک کا نام ہے کہ جان آزاری و غصہ و شہوت وغیرہ نادانی از صفت یعنی اگیان تعلق اسکے ہے اور تال اسکا دوزخ و تحت الثری ہے
तप	تپ	واسطے حصول بھگوت کے محنت ہاے شاقہ مین جسم کا خشک کرانا یا بہانے تپسیا
तत्त्व	تتو	خلاصہ یا سار بست پنچ محسوسات
तितिक्षा	تتچھا	برداشت گرم و سرد زمانہ
तटस्थ	تٹستھ	نزدیک رہنے والا
तद्रूप	تدروپ	جسکا تصور ہو مثل اسکے ہوجانا یعنی مطلق خیال دوسری طرف نہونا
तदाकार	تداکار	بشرح تدروپ
तरण	ترن	خود پار ہو جاوے
तरणतारण	ترن تارن	خود پار ہوجاوے اور دیگران کو اتارے



لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
तर्कशास्त्र	ترک شاستر	بحث کا شاستر جسکو نیائے شاستر بولتے ہین یعنی منطق کا علم
त्रयलोक	تریہ لوک	ہر سہ جہان یعنی عالم بالا و عالم پائین و عالم درمیانہ جسمین انسان وغیرہ ہین۔
तृप्ति	ترپت	آسودگی یا سیری
त्राहित्राहि	تراہ تراہ	رچھیا کرو رچھیا کرو معنی حفاظت کُن حفاظت کُن
तिलक	تلک	قشقہ یا شرح کتاب یا سر [illegible]
तमाल	تمال	درخت کا نام ہے
तंत्र	تنتر	تنتر شاستر یا مختار مثلاً سوتنتر یعنے باختیار خود
तन्मय	تن مَی	اُسکے موافق یا اُسمین ملجانا جسکا تصوّر
त्याग	تیاگ	ترک
बाव ज		**باب ج**
यादवराय	جادورائے	جدو کل کا راجہ سری کرشن سوامی
ज्ञानराय	گیان رائے	جاننے والون کا راجہ یعنی بھگوت
जानकी	جانکی	سیتا مہارانی معنی جنک راجہ کی دختر
जप	جپ	باربار کہنا
यात्रा	جاترا	جاترا گشت کرنا تیرتھونکا یا درشن کرنا یا سفر
यती	جتی	محسوسات کا قابو مین کرنیوالا یا سنیاسی
यथार्थ	جتھارتھ	راست راست یا بعینہ
जटित, जड़ाऊ	جٹت جڑاؤ	مرصع
जड़	جڑ	غیر حس یعنی بلاحرکت

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
यश	جس	خوبی نیکنامی
युक्ति	جگت	شامل یا ساتھ یا ملا ہوا اور بعض جگہ بمقام ہنر بھی آتا ہے۔
युक्त	جگت	مضمون تازہ شاعری کا یا لطیفہ
युग	جگ	دو
यज्ञोपवीत	جگیوپویت	جنیو یعنے زنار
जगजननी	جگت جننی	جہان کی والدہ یعنی بھگوت کی پریا
जगत-जग	جگت جگ	چلنے والا یعنی عالم فانی مراد جہان
यज्ञ	جگ	عمل خاص کا نام ہے کہ باجماع واز منتر وید شاستر کے کیا جاوے
युगल	جگل	دو
युगलस्वरूप	جگل سروپ	دو سروپ
यम	جم	دھرم راج و ملک الموت و محاسب آخرت
जन्म	جنم	پیدا ہونا
जननी	جننی	والدہ
यंत्र	جنتر	پارچہ وغیرہ کا نقش یا کلدار چیز مثل گاڑی وغیرہ
जन्मान्तर	جنمانتر	دیگر جنم خواہ سابق کے ہون یا آیندہ کے
जनकनंदिनी	جنک نندنی	سیتا مہارانی
जिवनार	جونار	یعنی بہت لوگونکو کھانا کھلانا
योगमाया	جوگ مایا	قدرت کاملہ
ज्योति	جوت	روشنی
जय	جے	فتح یا بسیار خوشی
जीव	جیو	ذی روح

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
जीत	جیت	فتح
जीवन्मुक्ति	جیون مکت	جسکو بحالت زندگی مغفرت کا پرم آنند حاصل ہو گیا ہو۔
झँगा	جھنگا	کُرتہ یا انگرکھا یا جامہ
बाव चे		**باب چ**
चार पदार्थ	چار پدارتھ	ارتھ دھرم کام مکتی
चान्द्रायण	چاندراین	ایک مہینے کا برت بکم و بیشی لقمہ ہاے طعام موافق کم بیشی ماہتاب
चाण्डाल	چانڈال	بدغضب مراد از پیچ کمینہ و کمظرف
चित्त	چت	دل
चितवन	چتون	دیکھنا
चतुर	چتر	عقلمند
चतुराई	چترائی	عقلمندی
चतुर्भुज	چتربھج	چار ہاتھ والا یعنی بھگوت
चितचोर	چت چور	دل کا سارق یعنی بھگوت
चटोरा	چٹورا	طامع طعام لذیذ
चरित्र	چرتر	کتھا یعنی حال یا کھیل و رازی وغیرہ دل پسند و مرغوب
चर्चा	چرچا	بحث یا گفتگو یا ذکر
चरणामृत	چرن امرت	بھگوت بھگتونکے یا بھگوت کے پاؤنکا دھوون یا بھوگ لگا یا ہوا اولش یعنی پس خوردہ
चरण	چرن	پاؤن یعنے پلے۔

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
चक्र	چکر	سلاح معروف بھگوت کا مدور ہوتا ہے نام اُسکا سودرشن ہے
चम्पू	چنپو	ایک قسم کی شاعری کی کتاب مثل رامائن وغیرہ
चंद्र चंद चंद्रमा	چندر چند چندرمان	روشنی بخش و منور مراد از ماہتاب
चंदनी चाँदनी	چندنی چاندنی	ماہتاب کا عکس
चँवर	چنور	مشہور چیز ہے مادہ گاؤ کی دم کے بالون کا ہوتا ہے
चँदोवा	چندووہ	شامیانہ و سائبان
चिन्तवन	چنتون	یاد کرنا دل سے تصور
चंचल	چنچل	جو ایک جگہ قائم نرہے یعنی طناز
चौताला	چوتالہ	مکان سراؤگی کے دیوتا کا
चोर	چور	سارق
चेतन	چیتن	باحس اور گیان والا
चेला	چیلا	مُرید
छन्द	چھند	شعر یا بیت
छकना	چھکنا	سیر ہونا
छाया	چھایا	سایہ
छत्र	چھتر	مشہور ہے فارسی مین چتر کہتے ہین سنگھ وغیرہ
छाप	چھاپ	بھگوت اسلحہ کی علامت قشقہ وغیرہ یا اُنکی علامت اپنے جسم پر لگانی یا انگوٹھی یا مقطع مین شاعر کا نام
छूछक	چھوچھک	دختر سے جب اولاد پیدا ہوا اُسوقت جو رسمیات [illegible] ہین

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
छुद्रघंटिका	چھدر گھنٹکا	کمر مین پہرنیکا زیور یعنی کرے گھونگرودار
बाब द	**باب د**	
दास	داس	غلام
दायक	دایک	دینے والا
दाह	داہ	جلانا سوز انیدن
दिव्य	دبیہ	پُر از نور ۔ یا روشن
दर्शन	درشن	دیکھنا
द्रोह	دروہ	دشمنی
दशरथनन्दन	دسرتھ نندن	سری رامچندر سوامی
दुष्ट	دسٹ	گنہگار و پاپی و بدکار یا دکھ دینے والا
दिग्विजय	دگبجے	سب اطراف کو فتح کرنا لڑائی مین یا مباحثہ مین
दल	دل	برگ یا فوج
दम	دم	اندری یعنی محسوسات کو روکنا لذائذ سے یعنی کشتن نفس
दण्डवत	دنڈوت	مثل چوب دستی کے زمین پر گر کر سجدہ کرنا
दण्ड	دنڈ	سزا یا چوب دستی
दण्डी	دنڈی	جو چوب ہاتھ مین رکھتا ہو مراد از دنڈ دھاری سنیاسی
दूत	دوت	ہرکارہ یا وکیل یا سپاہی
दया	دیا	رحم
दैत्य	دیت	ایک قسم انسان کی زبس سخت مزاج دیوتاؤن سے مخالف راچھسون سے بہتر ہے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
दीनवत्सल	دین بتسل	عاجز کے اوپر عنایت کرنیوالا یعنے بھگوت
	باب د	
देह	دیہہ	جسم
दीक्षा, दीच्छा	دیکھیا، دیچھا	گرو سے کسی کار یعنی منتر وغیرہ کا اُپدیش ہونا اور لفظی معنی آموختن
दीप	دیپ	چراغ یا حصہ از زمین مثل جنبودیپ دسیت دیپ وغیرہ
देश	دیس	حصہ از ملک مثل پورب پسچھم وغیرہ
दीनदयाल	دین دیال	عاجز کے اوپر رحم کرنیوالا یعنی بھگوت
दीनानाथ	دیناناتھ	عاجز کا مالک یعنی بھگوت
दीन	دین	عاجز
दीनबन्धु	دین بندھو	عاجز نواز
दीपमालिका	دیپ مالکا	چراغون کی قطار یا دیوالی
धर्म्म	دھرم	جو موافق فرمودہ رشیان کے عمل ہو
ध्यान	دھیان	تصور
धाम	دھام	مکان
धनुष	دھنش	کمان
धर्मात्मा	دھرماتما	دھرم والا
धन	دھن	دولت
धन्य	دھنیہ	کلمۂ آفرین و مرحبا
धारणा	دھارنا	خیال کرنا یا دل کا ٹھہرانا
धूप	دھوپ	خوشبودار بخورات یا عکس آفتاب
धरना	دھرنا	ایک امر کی استدعا سے دروازے

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		کو تنگ کرنا
ध्वजा	دھجا	بیرق
ध्येय	دھیہ	دھیان یعنی تصور کے لائق
बाब र		**باب ر**
राजा	راجہ	روشن یا مشہور مراد از حاکم مملکت و بادشاہ۔
राजधानी	راجدھانی	دار السلطنت
राजसूय यज्ञ	راجسوی جگ	سب راجگان کو فتح کرکے جو جگ کیا جاوے
राजमणि	راج مَن	راجگان کا سرشتہ یعنی بھگوت
राधिका	رادھکا	نام بھگوت پریا کا جو مشہور و معروف ہے
राक्षस	راچھس	ایک قسم کے انسان سخت مزاج جان آزار قوی الجسم دیوتاؤن کے مخالف
राजस, रज, रजोगुण	راجس۔ رج۔ رجوگن	منجملہ سہ صفت یعنے گن کے ایک گن بدارتھ پیدائش ایک یہ گن ہو مدار پیدائش بنیاد جاہ و حشم وغیرہ کا اس سے تعلق ہے اور اس گن سے درجہ اعلیٰ یعنی بھگوت بھگتی بھی ملسکتی ہے اور درجہ ادنیٰ یعنی اگیان بھی ہوسکتا ہے۔
राग	راگ	سرود یا محبت
रागभोग	راگ بھوگ	مراد از سنگار و آرائش وغیرہ بھگوت
रास	راس	بسیار یا راس لیلا بھگوت کی
राजतिलक	راج تلک	تخت سلطنت پر بٹھا کر راج تلک کرنا
राज्याभिषेक	راج ابھیکھیک	مراد بٹھلانیکی تخت سلطنت پر

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
रवि	رب	آفتاب
रथयात्रा	رتھ جاترا	جگناتھ پوری مین ماہ اساڑھ ہوتی ہے
रज	رج	خاک
रिझवार	رجھوار	ریجھنے والا امر او از داد و دہندہ
रक्षक	رچھک	محافظ۔
रस	رس	شیرین ترش وغیرہ کو کہتے ہین اور اصل رس وہ ہے کہ جسکے مزہ اور لطف سے محو ہو جاوے کہ شرح رس بھید کی دیباچہ مین ہوئی۔
रसोई	رسوئی	مطبخ
रसिक	رسک	رسیا یعنے شوقین
हृषीकेश	رکھی کیش	اندری یعنی محسوسات کا مالک
ऋषी ऋषि	رکھی۔ رکھ	بھگوت کے حاصل ہونیکا بچار کرنیوالا
ऋषीश्वर	رکھیشر	اور پرستش اسکی کرنیوالا۔
रौरव	رورو	نام دوزخ۔
रूप	روپ	حسن
रूपराशि	روپ راس	بسیار حسین
रघुनन्दन	رگھنندن	سری رام چندر سوامی
रघुनाथ	رگھناتھ	ایضاً
रंग	رنگ	شوق یا نشہ شوق یا رنگ نیلا پیلا وغیرہ
बाब स श		**باب س و ش**
साधु	سادہو	بھگوت بھگت یا مغفرت کی تدبیر کرنیوالا یا دیگران کو راستہ کرنیوالا
साधुता	سادھتا	نیکی و خوشی اخلاقی

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		بھگوت بھگتی وغیرہ
साहित्य	ساہت	شاعری وعشقبازی کا شاستر
सारी	ساری	پارچہ دھوتی و دوپٹہ زنانہ
शारदा	ساردا	برھما کی استری ناگ گویائی
साधक	سادھک	تدبیر کنندہ منفرت یعنی سالک.
सार	سار	اصل خلاصہ بیدوشاستر کا یا حقیقت یار است،
सांख्य	سانکھ	تتو یعنی محسوسات کی تنقیح کا شاستر کپل دیو جسکے آچارج ہین
साष्टांग	ساشٹانگ	سرکو بہ تصور بھگوت قدمون کے زمین پر لگا کر دست وپابستہ زمین پر گر کر سجدہ کرنا
सांप	سانپ	جانور گزندہ یعنی مار
शाप	شاپ شراپ	بددعا
शान्ति	شانت	سب طرف سے طبیعت کو روک کر یکسو کرنا
सामुद्रिक	سامدرک	علم قیافہ
साधन	سادھن	تدبیر یا کوشش یا عمل
सालोक्य	سالوک	نام اس مکتی کا جو بھگوت کے دھام مین
सारूप्य	ساروپ	اس مکتی کا نام ہے کہ جو بھگوت روپ ہو کر بھگوت دھام مین ہو
सामीप्य	سامیپ	اسکو کہتے ہین جو بھگوت کے قریب ہے
सायुज्य	سایوجیہ یا ساشیشی	وہ مکتی ہو کہ بھگوت مین ملجاوے
सागर	ساگر	سمندر یعنی دریاے محیط
सात्विक	ساتوک	رس بھید مین ستان سوم کا نام ہے

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		دیباچہ مین شرح مفصل ہے آٹھ حالت ہین
शारीरक-सूत्र	شاریرک سوتر	برھمانڈ یا کے سوتر مین مصنف باس جیو برھم سوتر ویاس سوتر بھی کہتے ہین
सभा	سبھا	مجلس
स्पर्श	سپرس	چھونا یعنی لمس
सप्त	سپت	ہفت
शत्रुसूदन	شترسودن	دشمنونکو مارنیوالا یعنی بھگوت
सत्य	ست	راست
सतोगुण	ستوگن	منجملہ تین صفت یعنی گن مدار آفرینش کی ایک یہ ہے کہ مدار پرورش دنیا و مغفرت و نیکی کا داری اسپر ہے
सती	ستی	نام شیوجی کی پریا کا اور نیک عورت کو بھی کہتے ہین
सत्संग	ست سنگ	بھگوت بھگتونکی صحبت یا نیک صحبت یا راست صحبت
सच्चिदानंद घन	سچدانند گھن	راستی و ہمہ دانی اور پرم آنند سے لبریز یا گنجان یا ہمہ تن یعنی پورن برھم
सद्गति	سدگت	نیک یا بالاتر مقام پر پہونچنا
सिद्धि	سدھ	جسکو کچھ کرنا باقی نرہے اور انتہا کو پہونچ جاوے

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
शुद्ध	شُدھ	پاک وصحیح
सिद्धि	سدھی	حالت انتہا کو پہونچ جانا یا اناد کر آٹھ سدھی مشہورہ کو بھی کہتے ہین
सिद्धान्त	سدھانت	درجہ انتہا تحقیق شدہ
श्रीवत्स	شری بتس	لچھمی کا نشان بھگوت کے سینہ پر جانب
शिर	شر	عضو معروف ہے بالاے از گلو
सुर	سُر	دیوتا یا گانیکے سات سُر س رِ گ م پ دھ نی
श्री	شری	لچھمی کا نام یا دولت یا خوبصورتی
श्रुति	شرت	منجملہ بید کے کوئی فقرہ
श्रवण	شرون	سننا بھگوت، چرترونکا یا گوش
श्रद्धा	شردھا	یقین
शृंगार	شرنگار	حسن یا آرایش
शरणागत	شرناگت	در پناہ آمدہ
श्रोता	شروتا	سامع یعنی سننے والا
सर्वस	سربس	بالکل جو پاس ہو
श्राद्ध	شرادھ	واسطے بزرگان کے ایک کرم معمولی
शरण, शरणागती	شرن و شرناگتی	پناہ
स्वर्ग	سُرگ	بہشت
शिरोमणि	شرومنی	سرنشنہ
शर, सर	شر سر	تیر تالاب
स्वरूप	سروپ	حسن یا چہرہ یا مورتی بھگوت مثل سالگرام وغیرہ
सेवड़ा	سیوڑہ	سراوگی کا گرو

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
शस्त्र	ششتر	سلاح
सकाम	سکام	خواستگار مطلب
सख्य	سکھیہ	دوستی
सखा	سکھا	از قسم مردم کہ ہمدگر دوست باشند
शिष्य	سکھ	مرید
सखी	سکھی	عورت دوست بھگوت کی یا عورات جو ہمدگر دوست ہون
सुख	سکھ	راحت
सुखसमाज	سکھ سماج	مراد از راحت قرب بھگوت یا راحت کا سامان
सकल	سکل	سب
शुक्ल	شکل	سفید خواہ منجملہ لقب برہمنان کے ایک لقب یا شرنگار رس
सुकुमार	سکمار	نازک
सघन	سگھن	گنجان
सम	سم	برابر
समाधान, सावधान	سمادھان ساودھان	خبردار
समा	سما	ایک حالت مرغوب کا نمودار ہونا
स्मार्त	سمارت	سمرتی کے طریق پر چلنے والا
स्मृति	سمرتی	اٹھارہ سمرتی کہ رکھیشران نے موافق بید کے احکام شرعی بیان کیے
स्मरण	سمرن	یاد کرنا
समाज	سماج	جمع ہونا اسباب فرحت یا مشورہ یا دیگر قسم کا

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
समुद्र	سمدر	دریاے کلان یعنی بحر محیط
समाधि	سمادھی	دل اور حواس کو یکو کر کے بھگوت کا تصور کرنا
समर्थ	سمرتھ	ذی طاقت
संचित	سنچت	جمع شدہ سابقہ
सम्बंध	سمبندھ	رشتہ داری
संसार	سنسار	جانیوالا یعنی دنیا ناپایدار
संस्कृत	سنسکرت	دیوتاؤں کی گفتگو یا آراستہ کی ہوئی چیز
सिंहासन	سنگھاسن	تخت یا چوکی وغیرہ بھگوت کی نشست کی چیز
संकल्प	سنکلپ	خواہش یا عہد کرنا کسی بات کا
संध्या	سندھیا	دو وقت کا ملنا مثلاً صبح و شام اور اُس وقت جو کرم کرتے ہیں موافق حکم کے اُسکا نام سندھیا۔ یا دو چیز کا ملنا
सन्मुख	سنمکھ	مقابل یا روبرو
संसारी	سنساری	دنیا دار
संशय	سنسہ	شک و شبہ
सन्त	سنت	بھگوت بھگت یا نیک
संग्रह	سنگرہ	جمع کرنا
सुन्दर	سندر	خوبصورت
संयम	سنجم	دل کا روکنا یا پاک رہنا یا فرمودہ شاستر کا عمل
संस्कार	سنکار	آراستگی مراد از مرید شدن

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
संवृत्त	سنبرت	پردہ پوش یعنی ستار
शंख	سنکھ	ناقوس اور بھگوت کے سنکھ کا نام پنج جنیہ ہے
शिव	شیو	کلیان یعنی جملہ سکھ کا دینے والا
सुहागन	سہاگن	عورت شوہر دار
सौभागा	سوبھاگا	بڑی قسمت والی یا شوہر دار عورت
शोभन	سوبھن	خوبصورت
स्वयंवर	سونبر	وہ مجلس کہ جس میں دختر اپنے واسطے شوہر پسند کرے
सुशील	سوسیل	صاحب اخلاق
स्वार्थ	سوارتھ	اپنا مطلب
शोभाधाम	سوبھا دھام	خوبصورتی کا مجمع یعنی بسیار خوبصورت مراد از بھگوت
स्वामी	سوامی	مالک
शोभा	سوبھا	خوبصورتی
सूत्र	سوتر	جس مختصر عبارت میں مطلب کثیر ہو یعنی احکام متفرق بطور مسلسل بعبارت مختصر رکھے ہوئے تالیف کیا ہوا یا رشتہ یعنی سوت دھاگہ
स्वामिधर्म	سوامی دھرم	اپنے مالک کا دھرم
स्वकीया	سوکیا	اپنی منکوحہ عورت
श्वास	سواس	دم
शून्य	سونیہ	خالی یا نقطہ بمعنی صفر
सहायक	سہایک	حفاظت کرنیوالا

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
सहाय	سہاے	حفاظت
सहित	سہت	ساتھ
सौहार्द	سوہارد	رشتہ داری
श्याम	شیام	تمثیل جسکی ابر کے ساتھ ہو یعنی سبز سبزہ رنگ
सेवा	سیوا	خدمت
शेष	شیش	باقی یا شیش ناگ
शेषी	شیشی	جسکا اور سب ضمیمہ ہوں یعنی بھگوت یا جسکے واسطے سب سر ہوں
शीतप्रसाद	سیت پرساد	اوس یعنی پس خوردہ بھگوت کا یا بھگتوں کا
शय्या	سیجا	آرتنک یا چارپائی
सीतारमण	سیتارمن	سری رام چندر سوامی
सीतापति	سیتاپت	ایضاً
सेवक	سیوک	غلام یا خدمتگار
सेवकाई	سیوکائی	غلامی و خدمتگاری
क	باب	باب ک
काम	کام	خواہش یا شہوت یا دیوتا کا نام کہ خوبصورتی اُس پر ختم ہے
कामधेनु	کام دھین	خواہش دل دینے والی مادہ گاؤ دیوتاؤں کی
कारण	کارن	باعث یا پیدا کرنیوالا تخم
कारिणी	کارنی	حسب شرح بالا بھگوت کی یعنی پیدا اسکی قدرت کاملہ

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
काव्य	کابیہ	شاعری
काल	کال	وقت یا موت
काली	کالی	درگا جیو
काण्ड	کانڈ	فصل
कामी	کامی	شہوت پرست
कवि	کب	شاعر
कवित्त	کبت	شعر
कपटी	کپٹی	فریبی
कथा	کتھا	حال حکایت
कठोर	کٹھور	سخت
कठला	کٹھلا	ہیکل خرد جسکو بعض دیس میں کھنڈلا کہتے ہیں
करुणा	کرنا	رحم
कर्म्म	کرم	جو کام یا عمل نیک روزمرہ کیے جاتے ہیں یا قسمت
कृतार्थ	کرتارتھ	جسنے سب مطلب اپنا حاصل کر لیا ہے
कृपा	کرپا	عنایت و مہربانی
क्रीट मुकुट	کریٹ مکٹ	تاج کلغی دار
कृच्छ्र	کرچھر	واسطے کفارہ کے ایک برت معین
क्रोधी	کرودھی	پُر غضب
क्रोध	کرودھ	غصہ
करवा	کروا	لوٹہ برنجی یا گگری
क्रियमाण	کریمان	جو کرم زبان حال کیے جاویں
कृतघ्न	کرتگھن	کیے ہوئے کو نہ ماننے والا یعنی احسان نشناس

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
		سومیر اسوامین ہے	कमठ	کمٹھ	کچھوا یعنے سنگ پشت
करुणाकर	کرناکر	رحم کرنے والا یا رحم کی کھان یعنی	कुण्डल	کنڈل	حلقہ گوش
		بھگوت	कण्ठ	کنٹھ	گلو
करंग	کرنگ	جسم مردہ دیرینہ	कुंज	کنج	اگرچہ عموماً حویلی کو یا حویلی مین جو
करुणासिंधु	کرناسندھ	رحم کا دریا یعنی بھگوت			علحدہ مکان بنا ہو اسکو کہتے مین
कृपाकर	کرپاکر	عنایت کرنیوالا عنایت کی کھان			لیکن یہان مراد اس کنج سے
		یعنے بھگوت			ہے جو درخت اور لتا وغیرہ
कृपासिंधु	کرپاسندھ	عنایت کا دریا یعنی بھگوت			سے ایک گو بنا ہو
कृपाल	کرپال	عنایت کرنے والا یعنی بھگوت	कोटानुकोटि	کوٹان کوٹ	بیشمار
किशोर	کشور	نوجوان شانزدہ سالہ یعنی بھگوت	कोमल	کومل	نازک
किशोरी	کشوری	عورت شانزدہ سالہ نوجوان رادھکا مہارانی	कोपीन	کوپین	لنگوٹی
कलप	کلپ	برھما کا ایک روز یا تمام عمر برھما کی یا بدلنا	कोप	کوپ	غصہ
कुल	کل	خاندان	कूप	کوپ	چاہ
कल्याण	کلیان	سکھ یعنی راحت	कोक	کوک	شاستر عیاشی یا زنان
कल्पवृक्ष	کلپ برچھ	درخت دیوتاؤنکے باغ کا کہ اسکے	कौतुकी	کوتکی	کھلاڑی یا تماشا کا دیکھنے والا
		نیچے خواہش دل حاصل ہوتی ہے			یا دنگئی۔
कुलिश	کلش	سلاح اندر جسکو غلط العام صاعقہ	कुसंग	کوسنگ	صحبت بد
		کہتے ہین۔	कौस्तुभ	کوستبھ	نام اس جواہر کا جو بھگوت کے
कलश	کلش	ظرف آب یعنی سبوچہ یا قبہ بھگوت مندر کا			گلو مبارک مین ہے
कला	کلا	حصہ شانزدہم	कीर्तन	کیرتن	گانا یا گفتگو کرنی یا نام لینا یا کتھا کہنی
कलंक	کلنک	بدی یا بدی کا نشان اصلی معنی			یا تصنیف کرنا بھگوت جرتر دنکا
		سیاہی کے ہین	खेल	کھیل	بازی
कमल	کمل	نیلوفر آفتابی کہ بنام کنول مشہور ہے	कैलास	کیلاس	شیوجی کی قیام گاہ
कमण्डलु	کمنڈل	لوٹا برنجی یا گلی یا چوبی	खल	کھل	دشٹ یعنی مرند و منکر

बाब ग

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
बाब ग		باب گ	गोपदजल	گوپدجل	مادہ گاؤکے پانونکا نقش جو زمین
गायत्री	گایتری	نام ایک بحر شعر کا ہے لیکن مخصوص			پہ ہوتا ہے اسمین جسقدر پانی آوے
		اس بحر کے ساتھ ہے کہ جو اول منتر	गुफा	گپھا	پہاڑکی کندرا جسکو فارسی زبان مین غار
		مذہب ہنود کا ہے اور بلا اسکے			یا در کہتے ہین۔
		ہندو نہین	गोपाल	گوپال	محسوسات یا مادہ گاوان یا بدیان زمین
गादी	گادی	مسند			کا محافظ اور پرورش کرنے والا
गान	گان	سرود	गोविंद	گوبند	بشرح لفظ گوپال ۔ہ
गदा	گدا	گرز بھگوت کے جسکا نام کومودکی	गोविंदचंद	گوبندچند	بشرح لفظ گوپال اور لفظ
गुदड़ी	گدڑی	خرقہ تو بتو دوختہ و پارہ پارہ			چند برائے تعظیم ہے یار وفا دہندہ
गृहस्थ	گرہستھ	خانہ داری	घन	گھن	گنجان یا جنگل۔۔
ग्रन्थ	گرنتھ	کتاب یا گرہ یعنی عقد	ज्ञान	گیان	جاننا اصل بات کا یعنی اشیا
गुसाईं	گسائین	بزرگ			یا جیو کا جان لینا
गुण	گن	ہنر و نیز مراد از ہر سہ گن از مید	घन	گھن	ابر یا گنجان
गण	گن	بسیار	बाब ल		باب ل
गुणकारिणी	گن کارنی	ہر سہ گن یعنی ستو رجو تم کی باعث	लाभ	لابھ	فلاح
		بھگوت کی پریم پریا	लालची लोभी लोभायमान	لالچی لوبھی لوبھایمان	طامع حرص شئے کا ہو۔
गन्धर्व	گندھرب	ایک قسم دیوتاؤن کی ہے کہ سرود گان	लाल	لال	عزیز
		دیگر دیوتاؤنکے روبرو کرتے ہین	लालजी	لالجی	برج چند مہاراج
ग्वाल	گوال	محافظ مادہ گاوان یا بھگوت کے سکھ	लता	لتا	بیل یعنی شاخ پیچان بہ درخت
गोप	گوپ	قوم [illegible] کہ نند مہاراج اسی قوم مین تھے	लोक	لوک	جہان
गोपी, गोपिका	گوپی۔ گوپکا	مشہور اور معروف مثل آفتاب کے ہین	लोग	لوگ	انسان
		بھگوت کی پیاری لفظی معنی گوپ	लीला	لیلا	کھیل یا بازی یا کتھا
		مین پیدا شدہ یا گوپ کی دختر یا	लीलानुकरण	لیلانوکرن	جرتر دان کی نقل مثل راس
		گوپ کی زوجہ۔			اور رام لیلا وغیرہ

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
लीन, लौलीन	لین۔ لولین	ملجانا اُسمین جسکا تصور ہو
बाब म		باب م
माया	مایا	قدرت کا بھگوت کی یا جو خیال
		مین آوے اسکا نمودار ہو جانا
मानसरोवर	مان سرودر	دیوتاؤنکا تالاب ورأس نام سے
		برج وغیرہ مین اکثر تالاب مین
माधुर्य	مادھرج	اصلی معنی شیرینی کے د مراد از حسن
		خوبصورتی دلفریب و عجیب ۔
माधुरी	مادھری	حسین و خوبصورت و دلپسند
माखन	ماکھن	روغن زرد نوبرآمدہ یعنی مسکہ
मार्ग	مارگ	راہ
माखनचोर	ماکھن چور	سری کرشن سوامی
माला	مالا	تسبیح ۔
मति	مت	عقل ۔
मतिमन्द	مت مند	کم عقل
मित्र	متر	دوست
मुद्रा	مدرا	انگشتری یا حلقہ گوش جوگیان یا
		علامت سنکھ چکر بھگوت شسترونکی
मद	مد	شراب یا غرور
मदनमोहन	مدنموہن	کامدیوکو فریفتہ کرلینے والا یعنی بھگوت
मर्याद	مرجاد	حد مقررہ اعمال دینی و دنیوی
मृत्तिका	مرتکا	مٹی یعنی گل
मुरली	مُرلی	بنسری
मुरलीधर	مُرلی دھر	بھگوت سری کرشن سوامی

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
मुक्ति	مکت	رہا شدہ از مرگ و تولد یعنی برہم شدہ
मुक्ति, मोक्ष	مکتی، موکچھ	رہائی از مرگ و تولد یعنی برہم سروپ ہونا
मुकुट	مکٹ	تاج
मुकुन्द	مکند	مکتی دینے والا
मग	مگ	راستہ یعنی راہ
मग्न	مگن	غرق ہونا و نیز مراد از [illegible]
मगह	مگھ	کاشی کے گنگا پار کا ملک
म्लेच्छ	ملیچھ	جنکے دین مین جانکشی اور طعام حرمت
		شائع ہو اور ممنوعات کا پرہیز نہین
		اور شاستر سے مختلف عمل کرتے ہین
मलीन	ملین	میلا
ममता	ممتا	خودی و دلبستگی از امور دنیا
मण्डल	منڈل	احاطہ
मन्दिर	مندر	گھر
मनोहर	منوہر	فریبندۂ دل
मण्डप	منڈپ	سائبان یا جائے مقررہ برائے
		جگ و مجلس وغیرہ امور نیک
मन्वन्तर	منونتر	ایک روز برہما مین چودہ
		وچودہ منونتر ہو جاتے ہین۔
मंदमुस्कान	مند مسکان	تبسم
मन	من	دل
मंगल	منگل	سکھ یا خوشی اور اسکے لوازمات
		مریخ ستارہ
मणि	مَن	عام نام جواہر

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
मंगलाचरण	منگلاچرن	بھگوت کو یاد کرکے جو ابتدا کسی
		خیر کی کریجاوے یا بخاص تصنیفات مین
मुनि	منّ	بچار یعنی حقیقت و غیر حقیقت کی
		فکر کرنے والا۔
मंत्र	منتر	پوشیدہ رکھنے کے لائق کہ جسکے جپنے سے
		بھگوت اور سب مراد دلی حاصل ہو
मनमोहन	منموہن	فریبندۂ دل یعنی بھگوت
मनभावन	من بھاون	دلکو جو اچھا معلوم ہو۔
मोह	موہ	نجاننا اصل مطلب کا یعنی اگیان
मोही	موہی	اگیانی
मोहित	موہت	فریفتہ یا بھولا ہوا۔
मूर्ति	مورتی	تصویر
महिमा	مہما	بزرگی و تعریف
महेश	مہیش	شیوجی مہاراج
महत्तत्त्व	مہت تتو	یہ تتو بعد مایا کے اوّل ہے
महोत्साह, महोच्छा	مہوتساہ مہوچھا	خوشی بسیار و مراد ضیافت کرنے
		برہمن سادھو وغیرہ کی
महामाया	مہامایا	قدرت کاملہ
महन्त	مہنت	بزرگ و سرغنہ
मोहन	موہن	فریفتہ کرنے والا
मीमांसा	میمانسا	کرم شاستر یعنی شریعت کا شاستر جسکے
		اول آچاریہ جیمنی رکھیشر ہوئے
बाब न		باب ن
नाथ	ناتھ	مالک

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
नारायण	ناراین	جو جل یعنی آب یا سب مین
		انسانونمین یا یک جا مقیم یعنی بھگوت
नारी	ناری	عورت
नाश	ناس	زوال یا نیست و نابود۔
नायक	نایک	سرغنہ
नागर	ناگر	باشندہ شہر مراد از عقلمند یعنی بھگوت
नागरी	ناگری	رہنے والی شہر کی بہت عقل والی
		مراد از رادھکا یا گوپکا وُنسے
नास्तिक	ناستک	منکر از شاستر وید و برہمن خواہ از بھگوت
निबाह	نباہ	اول سے آخر تک ایکطور پر کسی بات کا انجام کرنا
नित्य	نت	ہمیشہ
नित्यविहार	نت بہار	ہمیشہ کا قایم کھیل یعنی قرب بھگوت
नटनागर	نٹ ناگر	سب کلا جاننے والوں کا کلاوند یعنی
		ہوشیار اور چالاک یعنی برج چند سوامی
निज	نج	اپنا
निजधाम	نجدھام	اپنا دھام مراد از مقام بھگوت
निधान	ندھان	جامع یا مقام یا بزرگ
निधि	ندھ	سمندر یا دولت اور نو ندھ بھی مشہور ہیں
नद	ند	مندر یا دریا مثل سون بھدر وغیرہ
नदी	ندی	چشمہ جاری یعنی دریا خود
निर्गुण	نرگن	مایا کے گنون سے مبرا یعنی بھگوت سمجھا
		اور قول بعضے گنون سے جدا یعنی غیر جسم
निराकार	نراکار	بے نشان یعنی بھگوت
निर्विकार	نربکار	بلا خلل

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
निर्माल्य, निर्मायल	نرمالیہ۔ نرمائل	شیوجی کا پشپ و جا یا قیماندہ پوجا	नवधा	نودھا	نو قسم بھگتی شرن کیرتن وغیرہ مندرجہ
नर्तक	نرتک	رقص کنندہ۔	निवेदन	نویدن	دیباچہ نذر کرنا
नृत्य	نرت	رقص	नूपुर	نوپر	زیور پائے گھونگھرو دار۔
निर्मल	نرمل	صاف	नवलकिशोर	نولکشور	نوجوان
नर	نر	انسان و عام اصلاح از ذکور	नवलकिशोरी	نولکشوری	رادھا جی پریم سندری و نوخیز
निरंजन	نرنجن	بلا خلل	नियम	نیم	عہد و اقرار برائے بجا آوری اعمال فرمودہ
निर्वाण	نربان	کیول مکتی کا نام ہے	नीति	نیت	انصاف
निर्धार	نردھار	تحقیق شدہ یا تحقیق کردن	नेति नेति	نیت نیت	بیدوں صفت ثنا بھگوت کی کرکے اخیر کلام میں کو زبان پر لاتے ہیں کہ تو ایسا نہیں مطلب یہ کہ بیان سے باہر اور سب اوصاف سے نیارا
निरूह	نروہ	جسکو کسی ایک شے خاص سے قیاس کیا جائے یعنے بھگوت			
निष्काम	نشکام	بلا خواہش	नीलाम्बर	نیلامبر	اودا پارچہ ریشمی کو شش خاص بلدیو جی کا جیو و بلدیو جیو و لچھمن جیو کا
निष्किंचन	نشکنچن	جسکے پاس کچھ نہو			
निष्फल	نپھل	بلا ثمرہ	नीलाचल	نیلاچل	پہاڑ کا نام ہے جہاں جگناتھ جی کی پوری ہے اس کے قریب ہے
निष्ठा	نشٹھا	اعتقاد			باب ہ
निकट	نکٹ	نزدیک	हंस	ہنس	برہما سے مراد ہے اور بھگوت اوتار کا نام ہے برہما جیو کی سواری کا پنچھی آفتاب
निकेत	نکیت	خانہ			
नगर	نگر	شہر	बाब य		باب ی
नन्दन	نندن	پشپ نام باغیچہ دیوتا ہا	यम	یم	اندریوں یعنی محسوسات کو یکسو کرنا
नन्दिनी	نندنی	دختر و نام مادہ گاؤ اندر			
नन्दकिशोर	نندکشور	نندجی کا نوجوان یعنی بھگوت			
नंदनन्दन	نند نندن	نندجی کا پسر یعنی بھگوت			
नंदलाल	نندلعل	نندجی کا پسر یا عزیز۔			
निवासी	نواسی	رہنے والا	समाप्त		سماپت
निवास	نواس	رہنا			

سریمد بھگوت گیتا اُردو

گیتا اُپنشد کا آج تمام دنیا مین ڈنکا بج رہا ہے۔ یہ تمام شاستر سدھانتون مین بکٹ منی ہے گیتا سب تنتون کا سار اور بھارت ورش کا انمول رتن ہے۔ اس گرنتھ کا ترجمہ آجکل سب ہی زبانون مین ہو گیا ہے یہ پستک علم ویدانت مین بےنظیر و روحانی مسائل حل کرنے مین لاثانی خزانہ ہے۔ اس مین مہاراج سری کرشن چندر نے ارجن کو وے اُپدیش دیے ہین جنکے پاٹھ کرنے و سمجھنے سے معرفت یعنی گیان کا دریا دل مین اُمنڈ آتا ہے اور کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار ہردے سے دور ہو کر سارا سنسار سوپن کے مانند چھوٹا نظر آنے لگتا ہے اور گیان و ویراگ اُتپن ہو کر مایا موہ کے ناش ہونے سے یہ جیو پرماتما کے دھیان مین لولین ہوتا ہوا عجب آنند پاتا ہے اور اخیر مین نروان پد کو پراپت کرتا ہے اس گرنتھ کی بھاشا ایسی عمدہ عام فہم رکھی گئی ہے کہ استری پرس بدیارتھی وغیرہ کی سمجھ مین بآسانی آجاتی ہے اور مشکل باتین جو ہر ایک بدیارتھیون کی سمجھ مین مشکل آتی تھین انکی ٹیکا بہت سہل کر دیگئی ہے اسلئے ہر ایک شخص و مخصوص اسکول کے طلبا وغیرہ کو ضرور پڑھنا چاہیئے یہ پستک ہاتھون ہاتھ فروخت ہو کر تھوڑی رہی ہین جلدی لیجیئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت فی جلد عام

ترجمہ سریمد بھاگوت اُردو بھاشا

سریمد بھاگوت جو اٹھارہ پورانون مین مہا پوران کہا جاتا ہے اور جسکے پڑھنے اور سُننے سے یہ جیو بھوساگر سنسار سے پار ہو کر مکت پد ہی حاصل کرتا ہے۔ اُسی اپورب گرنتھ کا یہ انمول ترجمہ ہے مترجم نے اُردو بھاشا نثر عبارت کے سلسلہ مین بیچ بیچ دوہے چوپائی کبت سورٹھا وغیرہ ایسے للت و خوبی و عمدگی سے لکھے ہین گویا بھگوت بھگت کنڈ مین پھولے ہوئے کملون کی شوبھا سے شوبھت کر دیا ہے اور نت پاٹھ کرنے و سُننے سے پرماتما کا ایک پریم بڑھکر چت مین شانت روپی آنند بڑھتا ہے اور انت مین جیو مایا موہ کو چھوڑکر پرم پد کو حاصل کرتا ہے۔ بھگوت پریمیون کے لئے اوش منگانے اور پڑھنے کے جوگ ہے قیمت مجلد کاغذ سفید ۱۲ر بلا جلد ۵ر قیمت کاغذ بادامی مجلد ۱۰ر بلا جلد للعہ۔

مہابھارت بھاشا ترجمہ سری رام کرت بزبان اُردو

(سنسکرت مہابھارت اٹھارہ پرب) یہ اٹھارھون پوران مین سرب سرشٹ حالات مکمل کی ات اُتم پستک ہے اور اتہاسک پستکون مین یہ ایک (پورا چین) قدیم اور صحیح قابل قدر کتاب ہے